

ہر حدیث پر عنوان کا اضافہ

مُسْتَنْدَاؤِ رَبِّكَ مُحَاوَرَةٌ تَرْجَمَهُ

مِشْكُوۃ شَرِیف

اَرُوۡدُ تَرْجَمَہ
مِشْکُوۡۃ الصَّالِحِیۡنَ

اِسْمَاعِیْلُ بْنُ اِبْرٰہِیْمَ بْنِ مُحَمَّدٍ رَحِمَہُ اللہُ الْوَکِیْلُ

ترجمہ

مولانا عبد الرحمن کاندھلوی مرحوم

عنوانات ○ مولانا عبد اللہ جاوید غازی پوری (صابر مظاہر حق جدید)

دارالافتاء

اُفویہ دارالافتاء جامعہ رضویہ سہیل پورہ 2631861

مُسْتَنْدُ اَوْ رَبِّا مُحَاوَرَهٗ تَرْجَمَهٗ

جلد سوم

مشکوٰۃ شریف

اُردو ترجمہ
مشکوٰۃ الصّٰلِحِیْنَ

اسلام آباد، ولی اللہ بن محمد بن عبد اللہ بن الخطیب (العمری)

ترجمہ

مولانا عبد الرحمن کاندھلوی مرحوم

عنوانات ○ مولانا عبد اللہ جاوید غازی پوری (صابر مظاہر حق جدید)

ہذا الاختصار

اُردو بازار، ایم اے جناح روڈ، سراجی پاکستان، فون: 2631861

فہرست مضامین مشکوٰۃ شریف مترجم اردو جلد سوم

صفحہ	عنوان	نمبر شمار
۵	قتل کا بیان	۱
۱۶	جنگ اور قتال کا بیان	۲
۲۶	قیامت کی علامتوں کا بیان	۳
۳۳	قیامت سے پہلے ظاہر ہونے والی نشانیوں اور دجال کا بیان	۴
۴۸	ابن صیاد کا قصہ	۵
۵۳	حضرت عیسیٰ کے نزول کا بیان	۶
۵۴	قرب قیامت کا بیان	۷
۵۶	قیامت بُرے لوگوں پر قائم ہوگی	۸
۵۸	صور پھونکے جانے کا بیان	۹
۶۱	حشر کا بیان	۱۰
۶۶	حساب قصاص اور میزان کا بیان	۱۱
۷۲	حوض کوثر اور شفاعت کا بیان	۱۲
۹۲	جنت اور جہنم کا بیان	۱۳
۱۰۳	دیدار الہی کا بیان	۱۴
۱۰۸	دوزخ اور دوزخیوں کا حال	۱۵
۱۱۵	جنت اور دوزخ کی پیدائش کا بیان	۱۶
۱۱۷	مخلوقات کی پیدائش اور پیغمبروں کا بیان	۱۷
۱۳۱	سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل کا بیان	۱۸
۱۴۲	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسمائے مبارک اور صفات کا بیان	۱۹
۱۴۹	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق و عادات کا بیان	۲۰
۱۵۷	رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کا بیان	۲۱
۱۶۳	نبوت کی علامتوں کا بیان	۲۲
۱۷۰	معراج کا بیان	۲۳

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۲۴	معجزات کا بیان	۱۷۸
۲۵	کرامتوں کا بیان	۲۱۳
۲۶	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کا بیان	۲۱۷
۲۷	نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو چھوڑا اس کا بیان	۲۲۶
۲۸	قریش کے مناقب اور فضائل عرب کا بیان	۲۲۷
۲۹	صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے مناقب و فضائل کا بیان	۲۲۲
۳۰	حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے مناقب و فضائل	۲۳۷
۳۱	حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے مناقب و فضائل کا بیان	۲۴۲
۳۲	حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ و عثمان رضی اللہ عنہ کے مشترک مناقب و فضائل کا بیان	۲۴۸
۳۳	حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے مناقب و فضائل کا بیان	۲۵۱
۳۴	حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ و عثمان رضی اللہ عنہ کے مشترک مناقب و فضائل کا بیان	۲۵۷
۳۵	حضرت علی رضی اللہ عنہ و جبر کے مناقب و فضائل	۲۱۸
۳۶	عشرہ مبشرہ رضی اللہ عنہم کے مناقب و فضائل	۲۶۳
۳۷	رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت رضی اللہ عنہم کے مناقب و فضائل	۲۶۹
۳۸	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں کے مناقب و فضائل کا بیان	۲۸۱
۳۹	بعض مشہور صحابہ کے مناقب و فضائل کا بیان	۲۸۴
۴۰	جنگ بدر میں شریک ہونے والوں کے نام جو بخاری میں درج ہیں	۳۰۲
۴۱	یمن اور شام کا ذکر اور اویس قرنی کا بیان	۳۰۴
۴۲	امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ثواب کا بیان	۳۰۸
۴۳	اکمال فی اسماء الرجال اردو	۳۱۳

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ط

کتاب الفتن

فتنوں کا بیان

فصل اول

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت تک ظاہر ہونے والے تمام فتنوں کے بارے میں پیش گوئی فرمادی تھی
 ۱۴۴۷ھ عَنْ حَدِيقَةَ قَالَ قَامَ فِينَا رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَامًا مَاتَكَ
 شَيْئًا يَكُونُ فِي مَقَامِهِ ذَلِكَ إِلَى قِيَامِ
 السَّاعَةِ إِلَّا حَدَّثَتْ بِهَا حِفْظُهُ مَنْ حِفْظُهُ
 وَنَسِيَهُ مَنْ نَسِيَهُ قَدْ عَلِمَهُ أَصْحَابِي
 هُوَ لَا رَوَاةَ لَيْسَ كَوْنُ مِنْهُ الشَّيْءُ قَدْ
 نَسِيَتْهُ فَإِلَّا فَادَكُهُ كَمَا يَدُ كُرِّ الدَّجَلِ
 وَجَهَ الدَّجَلِ إِذَا غَابَ عَنْهُ شَعْرًا إِذَا
 رَأَاهُ عَرَفْنَا مُتَّفِقٌ عَلَيْهِ -

حضرت حذیفہؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے
 درمیان کھڑے ہوئے اور خطبہ فرمایا اور جو باتیں اس وقت سے قیامت
 تک ہونے والی تھیں سب کا ذکر کیا جن لوگوں نے ان باتوں کو یاد رکھا، یا
 رکھا اور جو بھول گئے، بھول گئے۔ حضرت حذیفہؓ کا بیان ہے کہ میرے
 یہ دوست یعنی صحابہؓ اس سے واقف ہیں (یعنی ان میں سے بعض کو
 وہ باتیں یاد ہیں اور بعض بھول گئے ہیں اور میں بھی بھول گیا ہوں)،
 لیکن جب کوئی ایسا واقعہ پیش آتا ہے جس کی خبر حضور صلی اللہ علیہ وسلم
 نے دی تھی تو مجھ کو وہ بات یاد آجاتی ہے جس طرح ایک غائب شخص کے
 چہرہ کو دیکھ کر لوگ اس کو پہچان لیتے ہیں۔ (بخاری و مسلم)

قلب انسانی پر فتنوں کی یلغار؟

حضرت حذیفہؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کو یہ فرماتے سنا ہے ڈالے جائیں گے فتنے لوگوں کے دلوں پر اس طرح جس
 طرح کہ چٹائی کے تنکے پڑتے ہیں (یعنی برابر اور زیادہ تعداد میں) پس جو دل
 ان فتنوں کو قبول کر لے گا اس کے اندر ایک سیاہ نشان ڈال دیا جائے گا
 اور جو دل ان فتنوں سے متاثر نہ ہوگا اس پر ایک سفید نشان ڈال
 دیا جائے گا غرض دو قسم کے دل ہوں گے ایک تو سفید مثل سنگ مرمر کے
 جن پر کسی قسم کا کوئی فتنہ اثر انداز نہ ہوگا۔ اس وقت تک جب تک کہ آسمان
 و زمین قائم ہیں اور دوسرا دل سیاہ رکھ کی مانند جیسے السابریؒ جس میں
 کچھ باقی نہ رہے یہ دل نہ تو امر معروف (نیک کاموں) سے آگاہ ہوگا
 اور نہ برے کاموں کو بُرا جانے کا۔ مگر صرف اس چیز سے واقف ہوگا
 جو اس کے دل میں پیوست ہوگئی ہے یعنی انسانی خواہشات میں سے (مسلم)

۱۴۴۵ھ وَعَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ تَعْرُضُ الْفِتْنُ عَلَى
 الْقُلُوبِ كَالْحَصْبِ عَوْدًا فَإِذَا قَلْبُ أَشْرَبَهَا
 نَكِثَتْ فِيهِ نَكِثَتْ سَوْدَاءُ وَآيُ قَلْبٍ
 أَنْكَرَهَا نَكِثَتْ فِيهِ نَكِثَتْ بَيْضَاءُ حَتَّى تُصْبِرَ
 عَلَى قَلْبَيْنِ أَبْيَضٍ مِثْلَ الصَّفَا فَلَا تَصْرُهُ
 فِتْنَةٌ مَا دَامَتِ السَّمَوَاتُ وَالْأَرْضُ وَ
 الْأَخِرَ اسْوَدَّ مُرَبَّادًا كَالْكُوزِ مُجْجَخِيًا
 لَا يَجِرُ مَعْرُوقًا وَلَا يُبَكِّرُ مُنْكَرًا إِلَّا
 مَا أَشْرَبَ مِنْ هَوَاهُ سَوَادًا مُسْلِيًا -

جب امانت دلوں سے نکل جائے گی؟

۱۵۴۶ وَعَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثَيْنِ سَأَيْتُ أَحَدَهُمَا وَأَنَا أَنْتَظِرُ الْآخَرَ حَدَّثَنَا أَنَّ الْأَمَانَةَ نَزَلَتْ فِي جَذْرِ قُلُوبِ الرِّجَالِ ثُمَّ عَلِمُوا مِنَ الْقُرْآنِ ثُمَّ عَلِمُوا مِنَ السُّنَنِ وَحَدَّثَنَا عَنْ رَفِيعٍ قَالَ قَالَ يَنَامُ الرَّجُلُ النَّوْمَةَ فَتُقْبَضُ الْأَمَانَةُ مِنْ قَلْبِهِ فَيَبْطِلُ أَثَرُهَا مِثْلَ أَثَرِ الْوَكْتِ ثُمَّ يَنَامُ النَّوْمَةَ فَتُقْبَضُ فَيَبْغِي أَثَرُهَا مِثْلَ أَثَرِ النَّجْلِ كَجَبْرِ دَحْجَتِهِ عَلَى رَجُلِكَ فَتَنْفَطِرَ قَنَازُهُ مُنْتَبِزًا وَلَيْسَ فِيهِ شَيْءٌ وَيُصْبِحُ النَّاسُ يَتَّبِعُونَ وَلَا يَكَادُ أَحَدٌ يُؤَدِّي الْأَمَانَةَ فَيُقَالُ إِنَّ فِي بَنِي فُلَانٍ رَجُلًا أَمِينًا وَيُقَالُ لِلرَّجُلِ مَا أَغْفَلَهُ وَمَا أَظْرَفَهُ وَمَا أَجْلَدَهُ وَمَا فِي قَلْبِهِ مِنْ ثِقَالٍ حَبْتِهِ مِنْ خَرَدٍ مِنَ الْإِيمَانِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِمَا۔

حضرت حذیفہؓ کہتے ہیں کہ ہم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو حدیثیں (باتیں) بیان کیں ان میں سے ایک کو دیکھ چکا ہوں اور دوسری کا منتظر ہوں، رسول اللہؐ نے ہم سے فرمایا کہ امانت (یعنی ایمان) لوگوں کے دلوں کی جڑ میں ڈالی گئی ہے پھر انھوں نے (ایمان کے نور سے) قرآن کو جانا پھر انھوں نے سنت کو جانا۔ اسکے بعد اپنے ایمان کے اٹھ جانے کی حدیث بیان کی۔ اور فرمایا۔ آدمی حسب معمول سوئے گا اور امانت (ایمان) اس کے دل سے نکال لی جائے گی اور ایمان کا وہند لا سا اثر رہ جائیگا۔ پھر جب وہ دوبارہ سوئے گا تو اس کے دل سے امانت کا بقید اثر بھی نکال لیا جائیگا اور دل میں ایک آبلہ جیسا نشان رہ جائیگا جیسے تو آگ کی چنگاری کو اپنے پاؤں پر ڈال دے۔ اور اس سے آبلہ بڑ جائے جو بظاہر پھولا اور اٹھا ہوا ہوگا لیکن اندر سے خالی ہوگا پھر (ایسا ہونے کے بعد) جب لوگ صبح کو اٹھیں گے تو آپس میں حسب معمول خرید و فروخت کریں گے اور ان میں سے ایک شخص بھی ایسا نہ ہوگا جو امانت کو ادا کرے (یعنی حقوق شرعیہ کو ادا کرے) یہاں تک کہ یہ کہا جائے گا (یعنی امانت باقی نہ رہنے کے سبب) کہ فلاں قبیلہ میں ایک امین دو یا تدار شخص ہے اور اس زمانہ میں ایک شخص کو جس کو دنیا داری میں کمال حاصل ہوگا، کہا جائیگا کہ کس قدر عقلمند ہے (کاروبار میں) اور کس قدر

ہوشیار ہے اور کس قدر خوبصورت ہے اور کس قدر چالاک ہے حالانکہ اس کے دل میں رانی برابر بھی ایمان نہ ہوگا۔ (بخاری و مسلم)

جب فتنوں کا ظہور ہو تو گوشہ عافیت تلاش کرو

۱۵۴۷ وَعَنْهُ قَالَ كَانَ النَّاسُ يَسْأَلُونَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَيْرِ وَكُنْتُ أَسْأَلُهُ عَنِ الشَّرِّ حَتَّى أَتَى أَن يُدْرِكَنِي قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا كُنَّا فِي جَاهِلِيَّةٍ وَشَرٌّ فَجَاءَنَا اللَّهُ بِهَذَا الْخَيْرِ فَمَهْلُ بَعْدَ هَذَا الْخَيْرِ مِنْ شَرٍّ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ وَهَلْ بَعْدَ ذَلِكَ الشَّرِّ مِنْ خَيْرٍ قَالَ نَعَمْ وَفِيهِ دَخْنٌ قُلْتُ وَمَا دَخْنُهُ قَالَ قَوْمٌ يَسْكُنُونَ بَغْدِ سُنَّتِي وَيَهْدُونَ بَغْدِ هَدْيِي تَعْرِفُ مِنْهُمْ وَتُنْكِرُ قُلْتُ فَمَهْلُ بَعْدَ ذَلِكَ الْخَيْرِ مِنْ شَرٍّ قَالَ

حضرت حذیفہؓ کہتے ہیں کہ لوگ (اکثر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نیکی کا سوال کرتے رہتے تھے (یعنی نیک باتوں اور نیک کاموں کو دریافت کرتے رہتے تھے) اور میں آپؐ سے برائیوں اور فتنوں کی بابت پوچھا کرتا تھا۔ اس خیال سے کہ کہیں میں کسی فتنہ میں مبتلا نہ ہو جاؤں۔ ایک روز میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم جاہلیت میں مبتلا اور بدی کے زمانہ میں تھے پھر خداوند تعالیٰ نے ہم کو یہ بھلائی عطا فرمائی (یعنی اسلام) کیا اس بھلائی کے بعد بھی کوئی برائی پیش آنے والی ہے آپؐ فرمایا ہاں میں نے عرض کیا کیا اس بدی و برائی کے بعد بھی بھلائی ہوگی؟ فرمایا ہاں۔ اور اس بھلائی میں جو برائی کے بعد ہوگی کہ دورت پائی جائے گی، میں نے عرض کیا وہ کدورت کیا ہوگی۔ فرمایا کدورت سے مراد وہ قوم ہے جو میرے طریقہ کے خلاف طریقہ اختیار کرے گی۔ اور لوگوں کو میری راہ

نَعْمُ دُعَاءٌ عَلَىٰ أَبْوَابِ جَهَنَّمَ مَنْ
أَجَابَهُمُ إِلَيْهَا قَدْ نُفِخَ فِيهَا قُلْتُ
يَا رَسُولَ اللَّهِ صِفْهُمْ لَنَا قَالَ هُمْ مِنْ
بِحْلَدٍ تَنَافَوْا يَنْتَكِلُونَ بِالسِّنِينَ قُلْتُ
فَمَا تَأْمُرُنِي إِنْ أَدْرَكَنِي ذَلِكَ قَالَ تَلْذُمُ
جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِينَ وَإِمَامَهُمْ قُلْتُ
فَإِنْ لَمْ يَكُنْ أَحَدُ جَمَاعَةٍ وَلَا إِمَامًا
قَالَ فَاعْتَزِلْ تِلْكَ الْفِرْقَةَ كُلَّهَا وَلَوْ
أَنْ تَعُصَّ بِأَصْلِ شَجَرَةٍ حَتَّىٰ يَذْرُوكَ
الْمَوْتُ وَأَنْتَ عَلَىٰ ذَلِكَ مُتَّفِقٌ عَلَيْهِ وَ
فِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ يَكُونُ بَعْدِي
أَلْبَنَةُ لَا يَهْتَدُونَ بِهَدَايَ وَلَا يَسْتَنُّونَ
بِسُنَّتِي وَسَيَقُصِّرُ فِيهِمْ رِجَالٌ قُلُوبُهُمْ
قُلُوبُ الشَّيَاطِينِ فِي جُحُومٍ إِنْشَى قَالَ
حَدَّثَنِي قُلْتُ كَيْفَ أَصْنَعُ يَا رَسُولَ
اللَّهِ إِنْ أَدْرَكْتُ ذَلِكَ قَالَ تَسْمَعُ وَ
تَطِيعُ الْأَمِيرَ وَإِنْ ضَرَبَ ظَهْرَكَ وَ
أَخَذَ مَالَكَ فَاسْمَعْ وَأَطِعْ -

کے خلاف راہ بتائے گی تو ان میں دین کو بھی دیکھے گا اور دین کے خلاف
امور کو بھی (یعنی ان میں مشروع اور غیر مشروع دونوں باتیں پائی جائیں
گی) میں نے عرض کیا کیا اس بھلائی کے بعد بھی برائی ہوگی۔ فرمایا ہاں
ایسے لوگ ہوں گے جو دوزخ کے دروازوں پر کھڑے ہو کر لوگوں کو
بلائیں گے (یعنی علانیہ گمراہی پھیلائیں گے) جو شخص ان کی جہنمی دعوت کو
قبول کرے گا۔ وہ اس کو جہنم میں دھکیل دیں گے۔ میں نے عرض کیا
یا رسول اللہ! ان کی صفت بیان فرمائیے (یعنی وہ کون لوگ ہوں گے
اور کیسے ہوں گے) فرمایا وہ ہماری قوم یا جنس میں سے ہوں گے۔ اور
ہماری زبان میں گفتگو کریں گے میں نے عرض کیا اگر وہ زمانہ میں پاؤں تو
آپ مجھ کو کیا حکم دیتے ہیں (یعنی اگر وہ لوگ میری زندگی میں ظاہر ہوئے
تو اس وقت مجھ کو کیا کرنا چاہئے) فرمایا مسلمانوں کی جماعت کو لازم پکڑاؤ
انکے امام کی اطاعت کر۔ میں نے عرض کیا اگر اس وقت مسلمانوں کی جماعت
نہ ہو اور امام بھی نہ ہو تو کیا کروں (فرمایا تو تمام فرقوں سے علیحدہ ہو جا
اگرچہ مجھ کو درخت کی جڑ میں پناہ لینی پڑے یہاں تک کہ موت تجھ کو اپنی
آغوش میں لے لے (بخاری و مسلم) اور مسلم کی ایک روایت میں اس طرح ہے کہ
حضور نے یہ فرمایا کہ میرے بعد امام (خلیفہ یا بادشاہ) ہوں گے جو
میرے طریقہ پر نہ چلیں گے اور میری روش کو اختیار نہ کریں گے اور ان میں سے
چند لوگ ایسے ظاہر ہوں گے جن کی صورت آدمیوں کی ہوگی اور دل

شیطانوں کے سے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اگر میں اس زمانہ کیوں تو کیا کروں۔ فرمایا بادشاہ جو کچھ کہے اس کو سن اور بادشاہ
اطاعت کر اگرچہ تیری پشت پر مارا جائے اور تیرا مال چھین لیا جائے تب بھی سنا اور اطاعت کرنا۔

اس سے قبل کہ فتنوں کا ظہور ہو اعمال صالحہ کے ذریعہ اپنی دینی زندگی کو مستحکم کر لو

۵۱۸۸ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَادِئُوا
بِالْأَعْمَالِ فَتَنًا كَقِطْعِ اللَّيْلِ الْمَظْلُمِ يُبْهِمُ
الْجَلَّ مُؤْمِنًا وَيُبْهِمُ كَافِرًا وَيُبْهِمُ مُؤْمِنًا وَ
يُبْهِمُ كَافِرًا يَبِيعُ دِينَهُ بَعَرَضٍ مِنَ الدُّنْيَا
رَوَاهُ مُسْلِمٌ -

حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اصحاب
و مسلم نے فرمایا اسے اعمال (نیک) میں جلدی کرو ان فتنوں کے پیش آنے
سے پہلے جو تاریک ات کے ٹکڑوں کی مانند ہوں گے (کہ اس وقت)
آدمی صبح کو ایمان کی حالت میں اٹھے گا اور امام کو کافر ہو جائیگا اور شام کو
مومن ہوگا اور صبح کو کافر ہو جائیگا کہ اپنے دین و مذہب کو دنیا کی تھوڑی
سی متاع پر بیچ ڈالے گا۔ (مسلم)

فتنوں کے ظہور کے وقت گوشہ عافیت میں چھپ جاؤ

۵۱۸۹ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ سَيَكُونُ فِتْنٌ الْقَاعِدُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ
الْقَائِمِ وَالْقَائِمُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْمَاشِي وَالْمَاشِي

حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
ہے عنقریب فتنوں کا ظہور ہوگا ان فتنوں کے زمانہ میں بیٹھنے والا بہتر ہوگا
کھڑے ہونے والے سے اور کھڑا ہونے والا بہتر ہوگا چلنے والے سے درپٹنے والا

بہتر ہوگا دوڑنے والے سے جو شخص ان فتنوں کی طرف جھانکے گا فتنہ اسکو اپنی طرف کھینچ لیگا پس جو شخص (اس زمانہ میں) پناہ کی کوئی جگہ پائے وہ وہاں جا کر پناہ حاصل کرے (بخاری مسلم) اور مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ حضورؐ نے فرمایا۔ فتنہ آئیگا جس میں سونے والا شخص جاگنے والے سے بہتر ہوگا اور جاگنے والا بہتر ہوگا کھڑا ہونے والے سے اور کھڑا ہونے والا بہتر ہوگا دوڑنے والے سے پس (اس وقت) جو شخص پناہ کا کوئی ٹھکانا پائے وہاں جا کر پناہ حاصل کرے۔

حضرت ابو بکرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے عنقریب فتنوں کا ظہور ہوگا اور یاد رکھو کہ بھان فتنوں میں سے ایک بڑا فتنہ پیش آئیگا اس بڑے فتنہ میں بیٹھا ہوا شخص چلنے والے سے بہتر ہوگا (اس لئے کہ اپنی جگہ پر بیٹھا ہوا آدمی فتنوں سے محفوظ رہے گا) اور چلنے والا بہتر ہوگا فتنہ کی طرف دوڑنے والے سے۔ خبردار اجنبی فتنہ وقوع میں آئے تو وہ شخص جس کے پاس اونٹ ہو اپنے اونٹ کے ساتھ ہو جائے اور جس کے پاس بکریاں ہوں وہ اپنی بکریوں میں مل جائے اور جس کے پاس زمین ہو وہ اپنی زمین میں جا پڑے یعنی تمام کاموں کو چھوڑ کر گوشہ تنہائی اختیار کرے اور ان چیزوں میں مشغول و متہمک ہو جائے ایک شخص نے دیکھ کر عرض کیا یا رسول اللہ! جس کے پاس اونٹ بکریاں اور زمین نہ ہو وہ کیا کرے۔ فرمایا۔ وہ اپنی تلوار کی طرف متوجہ ہو اور اس کو پیچھا مار کر نوڑ ڈالے (یعنی اس کی دھار کو بیکار کر دے تاکہ جنگ پیکار کا خیال دل میں پیدا نہ ہو) اور پھر اس کو چاہئے کہ ان فتنوں سے نجات پانے کیلئے بھاگ نکلے اگر وہ جلد ایسا کر سکے اس کے بعد اپنے فرمایا اے اللہ! میں نے تیرے احکام تیرے بندوں کو پہنچا دئے ہیں مرتبہ آپؐ یہ الفاظ فرمائے ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! اگر مجھ پر بھروسہ کیا جائے یہاں تک کہ مجھ کو دونوں فریق میں سے کسی ایک فریق کی صف میں لیجا یا جائے اور مجھ کو ایک شخص اپنی تلوار سے مارے یا کوئی تیرا کر لے اور مجھ کو مار ڈالے تو میری نسبت آپؐ کیا خیال ہے۔ فرمایا تیرے قاتل پر اپنا اور تیرے دونوں کا گناہ ہوگا۔ اور یہ شخص دو زنجیروں میں سے شمار ہوگا۔ (مسلم)

حضرت ابو سعیدؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے وہ زمانہ قریب ہے جبکہ مسلمان کا بہترین مال بکریاں ہوں گی کہ وہ ان کو لے کر پہاڑ کی چوٹی پر یا مینہ کے گرنے کی جگہ (جنگل کے نالوں پر) چلا جائے گا اور فتنوں سے بھاگ کر اپنے دین کو بچائے گا۔ (بخاری)

فِيهَا خَيْرٌ مِنَ السَّاعِي مَنْ تَشَرَّفَ لَهَا تَشَرُّفُهُ
ثَمَنْ وَجَدَ مَلْجَأً أَوْ مَعَادًا فَلْيَعُدَّ بِهَا مَقْفً
عَلَيْهِ دَقِيقُ رِوَايَةِ لِمُسْلِمٍ قَالَ تَكُونُ فِتْنَةٌ
الْمَنَاحِيُّ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْيَقْظَانِ وَالْيَقْظَانُ
فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِيهِ وَالْقَائِيهِ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ
السَّاعِي ثَمَنْ وَجَدَ مَلْجَأً أَوْ مَعَادًا فَلْيَسْتَعِذْ
بِهَا۔

۱۵۱۰ وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا سَتَكُونُ فِتْنٌ
أَلَا تَمَرُّ تَكُونُ فِتْنٌ أَلَا تَمَرُّ تَكُونُ فِتْنٌ
الْقَائِيهِ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْمَاشِي وَالْمَاشِي فِيهَا
خَيْرٌ مِنَ السَّاعِي إِلَيْهَا أَلَا قَدْ أَفْقَعْتُ كَمَنْ
كَانَ لَمْ يَلِدْ فَلْيَلِدْ حَتَّى يَأْتِيَهَا وَمَنْ كَانَ
لَمْ يَلِدْ فَلْيَلِدْ حَتَّى يَنْجُوهُ وَمَنْ كَانَ لَمْ
يَلِدْ فَلْيَلِدْ حَتَّى يَأْتِيَهَا فَقَالَ رَجُلٌ
يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ مَنْ لَمْ تَكُنْ لَمْ
يَلِدْ وَلَا عَنَّمْ وَلَا أَسْرَهْ قَالَ يَعْبُدُ
إِلَى سَيْفِهِ فَيَبْدُقُ عَلَى حَدِّهِ بِحَجَرٍ ثُمَّ
يَنْجُرُ إِنْ اسْتَطَاعَ النِّجَاءَ اللَّهُمَّ هَلْ
بَلَغْتُ ثَلَاثًا فَقَالَ سَأَجْلُ يَا رَسُولَ
اللَّهِ أَرَأَيْتَ إِنْ أَكْرَهْتُ حَتَّى يَنْطَلِقَ
بِي إِلَى أَحَدِ الصَّفَيْنِ فَضَمَّ بَنِي سَأَجْلُ
بِسَيْفِهِ أَوْ يَجِيئُ سَهْمٌ فَيَقْتُلُنِي قَالَ
يَكُونُ بِأَتَمِّهَا وَأَتَمِّكَ وَيَكُونُ مِنْ
أَصْحَابِ النَّارِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

آپؐ کیا خیال ہے۔ فرمایا تیرے قاتل پر اپنا اور تیرے دونوں کا گناہ ہوگا۔ اور یہ شخص دو زنجیروں میں سے شمار ہوگا۔ (مسلم)

۱۵۱۱ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوشِكُ أَنْ
يَكُونَ خَيْرَ مَالِ الْمُسْلِمِ غَنَمٌ يَتَّبِعُهَا شَعْفَ الْجِبَالِ
وَمَوَاقِعَ الْقَطْرِ يَفِرُّ بِهَا مِنَ الْفَلَنِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

فتنوں کی پیشین گوئی

حضرت اسامہ بن زیدؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ کے ایک بلند مکان پر چڑھے اور صحابہ کو مخاطب کرنے فرمایا تم اس چیز کو دیکھتے ہو جس کو میں دیکھ رہا ہوں صحابہ نے عرض کیا نہیں۔ آپ نے فرمایا میں فتنوں کو دیکھ رہا ہوں جو تمہارے گھروں پر اس طرح برس رہے ہیں جس طرح مینہ رستا ہے۔ (بخاری و مسلم)

۱۵۲۱ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَطْحَمٍ مِنْ أَطْحَمِ الْمَدِينَةِ فَقَالَ هَلْ تَرَوْنَ مَا أَرَى قَالُوا لَا قَالَ فَإِنِّي لَأَرَى الْفِتْنَ تَفْعُرُ خِلَالَ بُيُوتِكُمْ كَوُفْعِ الْهَطْرِ مُتَّفِقٌ عَلَيْهِ۔

ایک خاص پیشین گوئی

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کی ہلاکت قریش کے چند نوجوانوں کے ہاتھوں میں ہے (بخاری)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے زمانے باہم قریب ہوں گے (زمانہ دنیا و زمانہ آخرت) اور علم اٹھالیا جائیگا اور فتنوں کا ظہور ہوگا اور بخل (الاجانگاری) یعنی لوگوں کے دلوں میں اور زیادہ ہوگا ہر صحابہ نے پوچھا ہر کیا چیز ہے فرمایا بخل (بخاری و مسلم)

۱۵۲۲ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلَكَةُ أُمَّتِي عَلَى يَدَيِ غُلَامٍ مِنْ قُرَيْشٍ وَاهُ الْبُخَارِيُّ

۱۵۲۳ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَقَارَبُ الزَّمَانُ وَيُقْبَضُ الْعِلْمُ وَتُظْهِرُ الْفِتْنُ وَيُلْقَى الشُّعْرُ وَيَكْثُرُ الْهَرَجُ قَالُوا وَمَا الْهَرَجُ قَالَ الْقَتْلُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

فتنوں کی شدت کی انتہا

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے دنیا اس وقت تک فساد ہوگی جب تک لوگوں پر ایسا دن نہ آجائے جس میں قاتل کو یہ معلوم نہ ہو گا کہ اس نے مقتول کو کیوں قتل کیا اور مقتول کو یہ معلوم نہ ہوگا کہ اس کو کیوں مار لیا۔ صحابہ نے پوچھا یہ کیوں نہ ہوگا۔ فرمایا ہرج (یعنی فتنہ) قاتل اور مقتول دونوں دوزخ میں جائیں گے۔ (مسلم)

۱۵۲۴ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتَّى يَأْتِيَ عَلَى النَّاسِ يَوْمٌ لَا يُدْرِي الْقَاتِلُ فِيْمَ قَتَلَ وَلَا الْمَقْتُولُ فِيْمَ قُتِلَ فَيَقِيلُ كَيْفَ يَكُونُ ذَلِكَ قَالَ الْهَرَجُ الْقَاتِلُ وَالْمَقْتُولُ فِي النَّارِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

پُر فتن ماحول میں دین پر قائم رہنے والے کی فضیلت

حضرت معقل بن یسارؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے نیند کے زمانے میں عبادت کا ثواب اتنا ہوگا جتنا کہ میری طرف ہجرت کرنے کا ثواب ہے۔ (مسلم)

۱۵۲۵ عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْعِبَادَةُ فِي الْهَرَجِ كَهَجْرَةِ إِلَى سَوَاءٍ مُسْلِمٌ۔

مظالم پر صبر کرو اور یہ جانو کہ آنے والا زمانہ موجودہ زمانہ سے بھی بدتر ہوگا

حضرت زبیر بن عدیؓ کہتے ہیں کہ ہم انس بن مالکؓ کے پاس گئے اور ان سے مجاہد کے مظالم کی شکایت کی انہوں نے کہا صبر کرو اس لئے کہ آئندہ جو زمانہ آئیگا وہ گزشتہ سے بدتر ہوگا اور اسی طرح اس کے بعد کا زمانہ اس سے بدتر ہوگا یہاں تک کہ تم خدا سے جا ملو۔ یہ بات میں نے تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے۔ (بخاری)

۱۵۲۶ عَنْ زُبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ قَالَ قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ فَسَكُونَا إِلَيْهَا مَا تُلْقَى مِنَ الْحُجَّاجِ فَقَالَ أَصْبِرُوا فَإِنَّهُ لَا يَأْتِي عَلَيْكُمْ نَهْمَانٌ إِلَّا الَّذِي بَعْدَهُ أَشْرَمُ مِنْهُ حَتَّى تَلْقَوُا رَبَّكُمْ سَمِعْتُهُ مِنْ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

فصل دوم

حضور نے قیامت تک پیدا ہونے والے اس امت کے فتنہ پردازوں کے بارے میں خبر دے دی تھی۔

حضرت حذیفہؓ کہتے ہیں قسم ہے خدا کی میں نہیں کہہ سکتا میرے دوست (واقعی) بھول گئے ہیں یا بھول جانے کا اظہار کرتے ہیں حقیقت میں نہیں بھولے قسم ہے خدا کی رسول اللہؐ نے کسی ایسے شخص کا ذکر نہیں چھوڑا جو آج سے قیامت کے دن تک فتنہ کا باعث ہوگا یعنی اس فتنہ برپا کرنے والے شخص کا جس کے ساتھیوں کی تعداد تین سز تک یا تین سو سے زیادہ ہو یہاں تک کہ ہم کو اس کا اس کے باپ کا اور اس کے قبیلہ تک کا نام بتا دیا۔ (البوداؤد)

گمراہ کرنے والے فتنہ

حضرت ثوبانؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میں اپنی امت کیلئے جن لوگوں سے زیادہ ڈرتا ہوں وہ گمراہ کرنے والے امام ہیں۔ اور جب میری امت میں تلوار چل جائے گی تو پھر قیامت تک نہ رکے گی (یعنی جب امت محمدیہ میں قتال شروع ہو جائیگا تو قیامت ہی پر جا کر ختم ہوگا۔) (البوداؤد - ترمذی)

خلافت راشدہ کی مدت کے بارے میں پیش گوئی

حضرت سفینہؓ کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ خلافت تیس سال تک رہے گی پھر یہ خلافت بادشاہت ہو جائے گی سفینہؓ اوی اس حدیث کو بیان کر کے کہنا ہے کہ حساب کر کے دیکھو حضرت ابو بکرؓ کی خلافت دو سال حضرت عمرؓ کی خلافت دس سال حضرت عثمانؓ کی خلافت بارہ سال اور حضرت علیؓ کی خلافت چھ سال۔ (احمد - ترمذی - البوداؤد)

آنے والے زمانوں کے بارے میں پیش گوئی

حضرت حذیفہؓ کہتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس زمانہ خیر کے بعد کیا شر ہوگا جیسا کہ اب سے پہلے شر تھا یعنی جس طرح اسلام سے پہلے بُرائی پھیلی ہوئی تھی کیا موجودہ زمانہ خیر کے بعد بھی بدی کا زمانہ آئے گا، آپؐ نے فرمایا ہاں میں نے عرض کیا۔ پھر اس سے بچنے کی کیا صورت ہے۔ فرمایا۔ تلوار میں نے عرض کیا کیا تلوار کے بعد دھننی لڑنے کے بعد مسلمان باقی رہیں گے فرمایا ہاں سلطنت اور حکومت ہوگی

۱۵۸۸ عَنْ حَدِیْقَةَ قَالَ وَاللَّهِ مَا أَدْرِي أَلَسَى أَحْبَابِي أَمْرًا تَنَاسَوْا وَاللَّهِ مَا تَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قَائِدٍ فَتَنَیْ إِلَى أَنْ تَنْقُضِيَ الدُّنْيَا يَبْلُغُ مَنْ مَعَهُ ثَلَاثَ مِائَتٍ فَصَاعِدًا إِلَّا قَدْ سَمَّاهُ لَنَا بِاسْمِهِ وَإِسْمِ أَبِيهِ فَبَيَّنْتَهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ -

۱۵۸۹ وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَخَافُ عَلَى أُمَّتِي الْأَيُّمَةَ الْمُضِلِّينَ وَإِذَا وَضِعَ السَّيْفُ فِي أُمَّتِي لَمْ يَرْفَعْ عَنْهُمْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ -

۱۵۹۰ وَعَنْ سَفِينَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْخِلَافَةُ ثَلَاثُونَ سَنَةً ثُمَّ يَكُونُ مُلْكًا ثُمَّ يَقُولُ سَفِينَةُ أَهْلُكَ خِلَافَةُ أَلْفٍ بَكْرٍ سِنَتَيْنِ وَخِلَافَةُ عُمَرَ عَشْرَةٌ وَعُثْمَانَ اثْنَتَيْنِ عَشْرَةً وَعَلِيٌّ سِنَةً رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابُودَاوُدَ -

۱۵۹۱ وَعَنْ حَدِیْقَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيْكُونُ بَعْدَ هَذَا الْخَيْرِ شَرٌّ كَمَا كَانَ قَبْلَهُ شَرٌّ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ فَمَا الْعِصْمَةُ قَالَ السَّيْفُ قُلْتُ وَهَلْ بَعْدَ السَّيْفِ بَقِيَّةٌ قَالَ نَعَمْ تَكُونُ مَسَارَةً عَلَى إِقْدَامٍ وَهَذَا نَبَأٌ عَلَى دَخِينٍ قُلْتُ ثُمَّ مَاذَا قَالَ ثُمَّ يَنْشَأُ

۱۵۸۸ اس حساب میں سال کی کسروں کو بیان نہیں کیا گیا ہے۔ صحیح یہ ہے کہ حضرت ابو بکرؓ کی خلافت ۲ سال ۴ ماہ حضرت عمرؓ کی خلافت دس سال ۶ ماہ

حضرت عثمانؓ کی خلافت چند روز کم بارہ سال حضرت علیؓ کی خلافت ۴ سال ۹ ماہ اور حضرت حسنؓ کی خلافت ۵ ماہ - ۱۲

دُعَاةُ الضَّلَالِ فَإِنْ كَانَ لِلَّهِ فِي الْأَرْضِ خَلِيفَةٌ جَعَلْنَا ظَهْرَكَ وَآخِذًا مَّا لَكَ فَاطْعَهُ وَإِلَّا فَمِتْ وَأَنْتَ عَاصٍ عَلَى جَدِّكَ شَجَرَةَ قُلْتُ ثُمَّ مَاذَا قَالَ ثُمَّ يَخْرُجُ الدَّجَالُ بَعْدَ ذَلِكَ مَعَ نَهْرٍ وَ نَارٍ فَمَنْ دَقَعَ فِي نَارِهِ وَجِبَ أَجْرُهُ وَ حُطَّ رُؤُوسُهُ وَ مَنْ دَقَعَ فِي نَهْرِهِ وَجِبَ رُؤُوسُهُ وَ حُطَّ أَجْرُهُ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ مَاذَا قَالَ ثُمَّ يَنْتَجِ الْبُحْرُ فَلَا يُرَكَّبُ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ وَ فِي رِوَايَةٍ قَالَ هَذَانِ عَلَى دَخْنٍ وَ جَمَاعَةٌ عَلَى أَقْدَايِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلْهَدُنِي عَلَى الدَّخْنِ مَا هِيَ قَالَ لَا تَرْجِعْ قُلُوبُ أَقْوَامٍ عَلَى الَّذِي كَانَتْ عَلَيْهِ قُلْتُ بَعْدَ هَذَا الْخَيْرِ بَشَّرَ قَالَ فَتَنَّا عَمِيَاءَ وَ صَحَّاءَ عَلَيْهَا دُعَاةٌ عَلَى أَبْوَابِ النَّارِ فَإِنْ مِتَّ يَا حُدَيْفَةُ وَأَنْتَ عَاصٍ عَلَى جَدِّكَ خَيْرٌ لَكَ مِنْ أَنْ تَتَّبِعَ أَحَدًا مِنْهُمْ سَوَادُهُ الْبُودَا وَ دُ-

جس کی بنیاد فساد پر ہوگی اور صلح کی بنیاد کدورت پر ہیں نے عرض کیا پھر کیا ہوگا۔ فرمایا۔ اس کے بعد گمراہی کی طرف بلانے والے لوگ پیدا ہوں گے اگر اس وقت کوئی بادشاہ ہو اور وہ تیری کمر بستہ ہو تو اسے مارے اور نیرمال بھی چھین لے تب بھی تو اس کی اطاعت کر۔ اور اگر کوئی بادشاہ نہ ہو تو کسی درخت کی جڑ میں بیٹھ جا یعنی پناہ کی جگہ اور وہیں مرجا میں نے عرض کیا پھر کیا ہوگا۔ فرمایا پھر دجال نکلے گا اس شان سے کہ اس کے ساتھ پانی کی نہر ہوگی اور آگ پس جو شخص اس کی آگ میں پڑا اس کا اجر ثابت و قائم ہو گیا اور اس کے گناہ دور ہو گئے اور جو شخص اس کی نہر میں پڑا اس کا گناہ ثابت و قائم رہا اور اس کا اجر جتنا رہا میں نے عرض کیا پھر کیا ہوگا۔ فرمایا پھر گھوڑے کا بچہ جنایا جائیگا۔ اور وہ سواری کے قابل ہوگا کہ قیامت قائم ہو جائے گی۔ اور ایک حدیث میں یہ الفاظ ہیں کہ اس وقت صلح ہوگی ظاہر میں اور باطن میں کدورت ہوگی اور لوگوں کا اجتماع ناخوشی کے ساتھ ہوگا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کدورت پر صلح ہونے کا کیا مطلب ہے۔ فرمایا قوموں کے دل اس حال پر نہ ہونگے جس پر پہلے تھے یعنی لوگوں کے دل اتنے نرم نہ ہوں گے جیسے آغاز اسلام میں تھے میں نے عرض کیا کیا بھلائی کے بعد کوئی برائی ہوگی۔ فرمایا ہاں۔ اور وہ ایک اندھا اور بہرا فتنہ ہے۔ اس فتنہ کی طرف لوگوں کو بلانے والے ہونگے۔ گویا وہ دوزخ کے دروازوں پر کھڑے لوگوں کو بلاتے ہیں پس اگر اے حذیفہ اس وقت تو درخت کی جڑ کو اپنی پناہ گاہ بنا لے اور وہیں مرجائے تو یہ اس سے بہتر ہوگا کہ تو ان لوگوں میں سے کسی فریق کا اتباع کرے۔

(البوداؤد)

خلافت راشدہ کے بعد پیش آنے والے رُوح فرسا واقعات کے بارے میں پیش گوئی

حضرت ابو ذرؓ کہتے ہیں میں ایک روز گدھے پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سوار تھا جب ہم مدینہ کے گھروں سے آگے نکل گئے (یعنی مدینہ کے باہر) تو آپؐ مجھ سے فرمایا۔ ابو ذرؓ! اس وقت تیرا کیا حال ہوگا جب کہ مدینہ میں بھوک (یعنی قحط) ہوگی تو لیٹر سے نہ اٹھ سکے گا اور اپنی مسجد تک (ضعف کے سبب) مشکل سے پہنچ سکے گا میں نے عرض کیا اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا (اس وقت) پرہیزگاری اختیار کرو یعنی بھوک پر صبر کرو اور حرام و مستحب مال سے اپنے آپ کو بچا، پھر آپؐ نے فرمایا ابو ذرؓ! اس وقت تیرا کیا حال ہوگا جب کہ مدینہ میں موت کا ہزار گرم ہوگا اور مکان کی قیمت غلام کی قیمت کے برابر ہو جائے گی یہاں تک کہ قبر کی جگہ غلام کی قیمت میں بچنے لگے گی (یعنی کثرتِ موت سے یہ حال ہوگا کہ ایک

۱۹۲۱۹۲ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ كُنْتُ سَرْدِيقًا خَلَفَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا عَلَى جِمَارٍ فَلَمَّا جَاوَزْنَا بَيُوتَ الْمَدِينَةِ قَالَ كَيْفَ بِكَ يَا أَبَا ذَرٍّ إِذَا كَانَ بِالْمَدِينَةِ جُوعٌ تَقُومُ عَنْ فِرَاشِكَ وَلَا تَبْلُغُ مَسْجِدَكَ حَتَّى يُجْهِدَكَ الْجُوعُ قَالَ قُلْتُ اللَّهُ وَ رَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ تَعَفَّفْ يَا أَبَا ذَرٍّ قَالَ كَيْفَ بِكَ يَا أَبَا ذَرٍّ إِذَا كَانَ بِالْمَدِينَةِ مَوْتُ يَبْلُغُ الْبَيْتَ الْعَبْدَ حَتَّى أَتَى

يُبَاعُ الْقَبْرِ بِالْعَبْدِ قَالَ قُلْتُ اللَّهُ وَ
رَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ تَصَبَّرْ يَا أَبَا ذَرٍّ
قَالَ كَيْفَ بِكَ يَا أَبَا ذَرٍّ إِذَا كَانَ
بِالْمَسِدِ يُنْتَنَى قَتْلُ تَغْمَرِ الْمَاءِ أَجْجَاسَ
الذَّبِيتِ قَالَ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ
قَالَ تَتَابَعُ مَنْ أَنتَ مِنْهُ قَالَ قُلْتُ وَ
أَتَبَسُّ السَّلَاسِمَ قَالَ شَاذَكْتَ الْقَوْمَ
إِذَا قُلْتُ فَكَيْفَ أَصْنَعُ يَا رَسُولَ اللَّهِ
قَالَ إِنْ خَشِيتُ أَنْ يَجْهَرَ لَكَ شُعَاعُ
السَّيْفِ فَالْقِ نَاحِيَةَ ثَوْبِكَ عَلَى
وَجْهِكَ لِيَبُوءَ بِإِثْمِكَ وَإِنْ شِئْتَ سَاوَهُ
أَبُو ذَرٍّ -

قبر کی جگہ غلام کی قیمت کے برابر ہو جائے گی، میں نے عرض کیا اللہ اور
اس کا رسول بہتر جانتے ہیں (یعنی مجھ کو اس وقت کیا کرنا چاہئے اس کا
حال خدا اور اس کے رسول ہی کو معلوم ہے میں نہیں جانتا) فرمایا۔ ابو ذرؓ!
(اس وقت) صبر کر (یعنی اس مصیبت پر صبر کر کہ کہیں بھاگ کر نہ جا) پھر حضور
نے فرمایا ابو ذر! اس وقت تیرا کیا حال ہوگا جب کہ مدینہ میں قتل کا بازار
گرم ہوگا جس کا خون مقام اجار الزیت کو ڈھانک لیگا (یعنی خون سے مقام
مذکور بھر جائیگا گویا وہاں خون کی نالیاں بہہ نکلیں گی) میں نے عرض کیا اللہ اور
اس کا رسول بہتر جانتے ہیں (کہ اس وقت مجھ کو کیا کرنا چاہئے) آپ نے فرمایا
تو اپنے اس امام کے پاس چلا جا جس کا تو تابع ہے۔ میں نے عرض کیا
کیا اس وقت میں اپنے بدن پر ہتھیاروں کو سجالوں (اور فتنہ انگیز
قوم سے لڑوں) فرمایا (اگر تو ایسا کرے گا) تو تو اس قوم (کے گناہ)
میں شریک ہو جائے گا۔ پھر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! پھر میں کیا کروں

فرمایا اگر تو تلوار کی چمک سے ڈر جائے تو اپنے منہ پر اپنے کپڑے کا ایک حصہ ڈال لے تاکہ قاتل تیرا گناہ اور اپنا گناہ ساتھ لے کر
واپس جائے۔ (ابو ذرؓ) میری فتنن ماحول میں نجات کی راہ

۱۲۳ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ
الْعَاصِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ كَيْفَ بِكَ إِذَا بَقِيتَ فِي
حُثَالَتِي مِنَ النَّاسِ مَزَجَتْ عَنْهُمْ دُهُمٌ
وَأَمَّا نَا ثُهُمٌ وَاخْتَلَفُوا فَكَانُوا هَكَذَا
وَشَيْئَكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ قَالَ فَبِمَ
تَأْمُرُنِي قَالَ عَلَيْكَ بِمَا تَعْرِفُ وَدَعْ
مَا تُنْكِرُ وَعَلَيْكَ بِخَاصَّةِ نَفْسِكَ
وَإِيَّاكَ وَاعْوِزْهُمْ وَفِي رِوَايَةٍ أَلْزِمُ
بَيْتَكَ وَأَمْلِكْ عَلَيْكَ لِسَانَكَ وَخُذْ
مَا تَعْرِفُ وَدَعْ مَا تُنْكِرُ وَعَلَيْكَ
بِأَمْرِ خَاصَّتِي نَفْسِكَ وَدَعْ أَمْرَ
الْعَامَّةِ ذَوَاكَ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ -

حضرت عبداللہ بن عمروؓ کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا عبداللہ! تو اس وقت کیا کرنا چاہے کہ تجھ کو ناکارہ لوگوں میں چھوڑ دیا
جائے گا (یعنی جب کہ خداوند تعالیٰ تجھ کو ناکارہ اور بُرے لوگوں میں زندگی
بسر کرنا موقع دے گا) ان کے عہد اور امانتیں مخلوط اور غیر مخلوط ہوں گی
(یعنی عہد شکن اور خائن ہوں گے) اور آپس میں اختلاف رکھیں گے اس
طرح یہ کہہ کر آپ نے دونوں ہاتھوں کی انگلیاں ایک دوسرے کے
اندروں میں لٹکیں اور فرمایا کہ وہ اس طرح ایک دوسرے سے مختلف ہونگے
عبداللہؓ نے عرض کیا (اگر میں وہ زمانہ پاؤں) تو آپ مجھ کو کیا حکم دیتے ہیں
فرمایا۔ اس چیز کو اختیار کر جس کو تو حق جانتا ہے اور اس چیز کو چھوڑ دے
جس کو تو بُرا جانتا ہے اور اپنے آپ کو لازم نہ کرے (یعنی صرف اپنے کو
سمجھائے رہ) اور عوام سے دور رہ (یعنی عوام کے معاملات میں دخل
نہی) اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں۔ اپنے گھر میں پر ا رہ۔ اپنی
زبان کو قابو میں رکھ۔ اس چیز کو اختیار کر جس کو تو اچھا جانتا ہے۔ اور اس
کو چھوڑ دے جس کو بُرا سمجھتا ہے اور صرف اپنی ذات کو سمجھاں اور عوام کے معاملات سے کوئی تعلق نہ رکھ۔ (ترمذی)

قیامت سے پہلے ظاہر ہونے والے فتنوں کی پیش گوئی

۱۲۴ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ بَيْنَ يَدَيِ

حضرت ابو موسیٰؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قیامت
آنے سے پہلے نئے وقوع میں آئیں گے جو اند میری رات کے ٹکڑوں کے

السَّاعَةِ فَنَتَا كَقَطْرِ اللَّيْلِ الْمَطْلَمِ يُصْبِحُ
الرَّجُلُ فِيهَا مُؤْمِنًا وَيُصْبِحُ كَافِرًا وَيُصْبِحُ
مُؤْمِنًا وَيُصْبِحُ كَافِرًا الْقَاعِدُ فِيهَا خَيْرٌ
مِّنَ الْقَائِمِ وَالسَّائِي فِيهَا خَيْرٌ مِّنَ
السَّاعِي فَكَسِّرُوا فِيهَا قَسِيكُمُ وَقَطِّعُوا
فِيهَا أَوْتَارَكُمُ وَأَضْرِبُوا سِيُوفَكُمُ
بِالْحِجَارَةِ فَإِنْ دَخَلَ عَلَى أَحَدٍ مِّنْكُمْ
فَلْيَكُنْ كَخَيْرِ ابْنِ آدَمَ سَادَاةَ الْبُودَاوُدِ
وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ ذَكَرَ إِلَى قَوْلِهِ خَيْرٌ مِّنَ
السَّاعِي ثُمَّ قَالُوا فَمَا تَأْمُرُنَا قَالَ
كُونُوا إِحْلَاسَ بِيُوفِكُمْ وَفِي رِوَايَةٍ
الْتَّرْمِذِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْفِتْنَةِ كَسِّرُوا فِيهَا قَسِيكُمُ
وَقَطِّعُوا فِيهَا أَوْتَارَكُمُ وَالزُّمُوفُ فِيهَا أَجُوفٌ
بِيُوفِكُمْ وَكُونُوا كَابْنِ آدَمَ وَقَالَ هَذَا أَحَدِيَّتُ
صَحِيحٌ غَرِيبٌ

فتنوں کے وقت سب سے بہتر شخص کون ہوگا؟

حضرت ام مالک ہنزہی کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فتنہ کے قریب وقوع میں آئیگا ذکر فرمایا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ!
اس وقت لوگوں میں بہتر شخص کون ہوگا۔ فرمایا وہ آدمی جو اپنے مویشی میں
سے ان کا حق (ذکوٰۃ وغیرہ) ادا کرے اور اپنے پروردگار کی عبادت میں مشغول
رہے گا وہ آدمی جو اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر چلے گا اور وہ دشمنان اسلام کو
ڈراتا ہو اور دشمن اس کو ڈراتے ہوں (یعنی فتنہ کو چھوڑ کر وہ دشمنان اسلام سے بچے۔

فتنہ کا ذکر

حضرت عبداللہ بن عمرو کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا ہے۔ قریب ہے ایک بڑا فتنہ جو سارے عرب کو گھیر لے گا۔
اسے مقتول و زخم میں جائیں گے اس فتنہ میں زبان کھولنا (یعنی
لوگوں کو برا کہنا اور عیب گیری کرنا) تلوار مارنے سے بھی زیادہ
خطرناک ہوگا۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ)

حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
ہے قریب ہے کہ گونگے بہرے فتنہ کا ظہور ہوگا جو شخص اس فتنہ کے قریب جائے
گایا اس کو دیکھے گا فتنہ اس کو دیکھے گا اور اس کے قریب آجائیگا اس

۵۱۶۵ وَعَنْ أُمِّ مَالِكٍ الْهَنْزِيَّةِ قَالَتْ ذَكَرَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِتْنَةً فَقَرَّبَهَا قُلْتُ يَا
رَسُولَ اللَّهِ مَنْ خَيْرُ النَّاسِ فِيهَا قَالَ رَجُلٌ
فِي مَا شِئْتُمْ يُؤَدِّي حَقَّهَا وَيَعْبُدُ رَبَّهُ وَرَجُلٌ
أَخْبَدَ بَرَأْسَ قَرِيبٍ يَخِيفُ الْعَدُوَّ وَيُخَوِّقُونَ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

۵۱۶۶ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَتَكُونُ
فِتْنَةٌ تَسْنُطُ الْعَرَبَ فَنَلَاهَا فِي النَّاسِ
اللِّسَانُ فِيهَا أَشَدُّ مِنْ وَفِعِ السَّيْفِ سَوَاءٌ
الْتَّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ

۵۱۶۷ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَتَكُونُ فِتْنَةٌ صَمَاءُ
بُكْمًا وَعَمِيَاءُ مِّنْ أَشْرَفَ لَهَا اسْتَشْرَفَتْ لَهُ وَ

إِشْرَافَ اللِّسَانِ فِيهَا كَوْنُ السَّيْفِ رَأَاهُ أَبُو دَاوُدَ
چند فتنوں کے بارے میں پیش گوئی

۵۱۶۸ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا نَعُوذُ
بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَذَرُ
الْفِتَنَ مَا كَثُرَ فِي ذِكْرِهَا حَتَّى ذَكَرَ فِتْنَةَ
الْأَخْلَاسِ فَقَالَ قَابِلٌ وَمَا فِتْنَةُ
الْأَخْلَاسِ قَالَ هِيَ هَرَابٌ وَحَرْبٌ
ثُمَّ فِتْنَةُ السَّرَّاءِ وَدَخْنُهَا مِنْ تَحْتِ
قَدَمَيْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي يَزْعُمُ
أَنَّهُ مِنِّي وَلَيْسَ مِنِّي إِنَّمَا أَوْلِيَايَ
الْمُتَّقُونَ ثُمَّ يَصْطَلِحُ النَّاسُ عَلَى رَجُلٍ
كَوْرِكَ عَلَى صَلَاحٍ ثُمَّ فِتْنَةُ الدَّهْيَمَاءِ
لَا تَدْعُ أَحَدًا مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ إِلَّا
لَطَمَتَهُ لَطْمَةً فَإِذَا قُبِلَ الْقَضِيَّةُ
نَمَادَتْ يُصِيبُهُمُ الرَّجُلُ فِيهَا مُؤْمِنًا
وَلَيْسَ كَافِرًا حَتَّى يَصِلَ النَّاسُ إِلَى
مُسْطَاطِينَ مُسْطَاطٍ إِيْمَانٍ لَا نِفَاقَ
فِيهِ وَمُسْطَاطٍ نِفَاقٍ لَا إِيْمَانَ فِيهِ
فَإِذَا كَانَ ذَلِكَ كَانَتْ تَنْظَرُ وَاللَّيْلُ جَالٍ
مِنْ يَوْمِهَا أَوْ مِنْ غَدِهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

آدمی صبح کو بوسن اٹھے گا اور شام کو کافر ہو جائیگا یہاں تک کہ آدمی وہ خیموں میں تقسیم ہو جائیں گے (یعنی دونوں میں منقسم ہو جائیں گے) ایک خیمہ ایمان کا ہوگا جس میں اتفاق ہوگا اور ایک خیمہ نفاق کا ہوگا جس میں ایمان نہ ہوگا جب ایسا موقع میں آجائے تو تم دجال کا انتظار کرو (یعنی اسی روز یا دوسرے دن) (ابوداؤد)

زمانہ نبوی کے بعد عرب میں ظہور پذیر ہونے والے فتنہ کی پیش گوئی

۵۱۶۹ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَلِيلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرْقٍ أَوْ غَرْبٍ
عرب کی کہ فتنہ قریب آگیا پس فتنہ میں وہ شخص کامیاب ہوگا جس نے اپنا ہاتھ روک لیا۔ (ابوداؤد)

فتنہ و فساد سے دور رہنے والا شخص نیک نجات ہے

۵۱۷۰ وَعَنْ الْمُقَدَّادِ بْنِ الْأَسْوَدِ قَالَ سَمِعْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ
السَّعِيدَ لَمَنْ جُنِبَ الْفِتَنُ إِنَّ السَّعِيدَ لَمَنْ
حضرت مقداد بن اسود کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے خوش نصیب ہے وہ شخص جس کو فتنوں سے دور رکھا گیا۔ خوش نصیب وہ شخص ہے جس کو فتنوں سے دور رکھا گیا

جَنَّ الْفِتْنِ إِنَّ السَّعِيدَ لَمَنْ جَنَّ الْفِتْنِ وَ
لَمَنْ ابْتَلَى فَصَبَرَ فَوَاهِدًا أَوْ دَاوُدَ

چند پیش گوئیاں

خوش نصیب وہ شخص ہے جس کو فتنوں سے دور رکھا گیا۔ اور
خوش نصیب ہے وہ شخص جو فتنوں میں مبتلا ہوا اور صبر کیا۔ (ابوداؤد)

۱۵۱۱ وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وَضَعَ السَّيْفُ فِي أُمَّتِي لَمْ تَرْفَعْ
عَنْهَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَلَا لَقُومُ السَّاعَةِ حَتَّى
تَلْحَقَ قَبَائِلُ مِنْ أُمَّتِي بِالْمُشْرِكِينَ وَحَتَّى تَعْبُدَ
قَبَائِلُ مِنْ أُمَّتِي الْأَوْثَانَ وَأَنَّه سَيَكُونُ
فِي أُمَّتِي كَذَابُونَ تَلْثُونَ كُلَّهُمْ يَزْعُمُونَ أَنَّهُ
نَبِيُّ اللَّهِ وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ لَا نَبِيَّ
بَعْدِي وَلَا تَنَزِلُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي عَلَى
الْحَقِّ ظَاهِرِينَ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَالَفَهُمْ
حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ اللَّهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَ
التِّرْمِذِيُّ

حضرت ثوبانؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے
میری امت میں جب تلوار چل جائے گی تو قیامت تک اس کا سلسلہ
جاری رہے گا اور اس وقت تک قیامت قائم نہ ہوگی جب تک میری
امت کے بعض قبائل مشرکوں میں نہ جا لیں گے اور جب تک میری
امت کے بعض قبائل بتوں کی پرستش نہ کرنے لگیں گے اور میری امت
میں ایسے جھوٹے نبی ظاہر ہوں گے ان میں سے ہر شخص یہ خیال رکھتا ہوگا
کہ وہ خدا کا نبی ہے اور واقعہ یہ ہے کہ میں خاتم النبیین ہوں۔ میرے
بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔ اور میری امت میں سے ہمیشہ ایک جماعت
حق پر رہے گی اور دشمنوں پر غالب۔ جو لوگ اس جماعت کی
مخالفت کریں گے وہ اس کو کوئی نقصان نہ پہنچا سکیں گے یہاں تک کہ خدا
کا حکم آجائے (یعنی قیامت قائم ہو یا وہ وقت آجائے کہ اسلام سب
پر غالب ہو جائے۔) (ابوداؤد۔ ترمذی)

ایک پیش گوئی

۱۵۱۲ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَدُورُ رَحَى الْإِسْلَامِ
بِحُسْنٍ وَثَلَاثِينَ أَوْ سِتٍّ وَثَلَاثِينَ أَوْ سَبْعٍ وَثَلَاثِينَ
فَإِنَّ يَهْلِكُوا قَبِيلٌ مِّنْ هَذِهِ وَإِنْ يَقُمْ لَهُمْ
دِينُهُمْ يَقُمْ لَهُمْ سَبْعِينَ عَامًا قُلْتُ أَمَّا
بَقِيَّ أَوْ مِمَّا مَضَى قَالَ مِمَّا مَضَى رَوَاهُ
أَبُو دَاوُدَ

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے
اسلام کی چکی پچیس برس یا چھتیس برس یا سیتیس برس تک چلتی رہے گی
پھر اگر لوگ ہلاک ہوں (یعنی اختلاف کریں) تو وہ ان کی راہ پر ہوں گے
جو ہلاک ہوئے (یعنی جو لوگ اگلی امتوں میں سے انکار دین اختیار کرنے
کے سبب ہلاک ہوئے) اور اگر ان کے دین باقی رہے تو پھر اس کا
سلسلہ ستر برس تک رہے گا۔ میں نے عرض کیا یہ ستر برس ان
سالوں سے بعد ہوں گے جن کا ذکر ہوا یا معاہدے فرمایا۔ جو زائد گزرا اس

کے بعد سے یعنی اسلام کے بعد سے۔ (ابوداؤد) فصل سوم

ایک واقعہ ایک پیش گوئی

۱۵۱۳ وَعَنْ أَبِي وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا خَرَجَ إِلَى غَزْوَةِ
حُنَيْنٍ مَرَّ بِشَجَرَةٍ لِلْمُشْرِكِينَ كَانُوا يُعَلِّقُونَ
عَلَيْهَا أَسْلِحَتَهُمْ يُقَالُ لَهَا ذَاتُ الْأَوَاطِ
فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ اجْعَلْ لَنَا ذَاتَ
أَوَاطٍ كَمَا لَهُمْ ذَاتُ الْأَوَاطِ فَقَالَ رَسُولُ

حضرت ابو واقد لیثیؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب غزوہ
حنین میں تشریف لے گئے تو آپ کا گزر مشرکوں کے ایک درخت پر ہوا
جس پر مشرک لوگ ہتھیار لٹکایا کرتے تھے اور اس کا نام ذات اوطاف تھا۔
(یعنی مشرک لوگ اس پر ہتھیار رکھ کر یا لٹکا کر اسکے گرد طواف کیا کرتے
تھے) بعض لوگوں نے (جوئےئے نئے اسلام میں داخل ہوئے تھے) عرض
کیا یا رسول اللہ! ہمارے لئے بھی ایک ذات اوطاف بنا دیجئے جیسا کہ

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُبْحَانَ اللَّهِ
هَذَا كَمَا قَالَ قَوْمُ مُوسَى اجْعَلْ لَنَا إِلَهًا
كَمَا لَهُمُ إِلَهَةٌ وَالَّذِي لَفِئَتِي بِيَدِهِ
لَتَرْكَبُنَّ سُنَنَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ سَوَاءٌ
الْمُزْمِنِيُّ.

مشرکوں کا ذاتِ نواطہ ہے۔ آپ نے فرمایا سبحان اللہ! یہ تو تم نے
ایسا سوال کیا جیسا کہ موسیٰ علیہ السلام کی قوم نے ان سے کیا تھا۔
یعنی یہ کہ جیسا کافروں کا خدا ہے یعنی بت ایسا ہی خدا ہمارے لئے بنا
دیجئے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے البتہ تم ان
لوگوں کی راہ پر چلو گے جو تم سے پہلے تھے یعنی ان قوموں کی راہ پر جو
پہلے گزر چکی ہیں۔ (ترمذی)

جہاد فتنوں کا ذکر

۱۵۴۴ وَعَنْ ابْنِ الْمَيْمَنِيِّ قَالَ وَقَعَتِ
الْفِتْنَةُ الْأُولَى يَغْنَى مَقْتَلِ عُمَانَ
فَلَمَّا بَيَّنَّ مِنْ أَصْحَابِ بَدْرٍ أَحَدًا ثُمَّ
وَقَعَتِ الْفِتْنَةُ الثَّانِيَةُ يَغْنَى الْحَرَّةَ
فَلَمَّا بَيَّنَّ مِنْ أَصْحَابِ الْحَدَّيْنِ
أَحَدًا ثُمَّ وَقَعَتِ الْفِتْنَةُ الثَّالِثَةُ فَلَكَ
تُرْفَعُ وَبِالْثَّانِي طَبَاخُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

حضرت ابن مہینہ کہتے ہیں کہ واقع ہوا پہلا فتنہ یعنی حضرت
عثمانؓ کا قتل کہ جنگ بدر میں شریک ہونے والے صحابہ میں
سے کوئی باقی نہیں رہا پھر دوسرا فتنہ واقع ہوا یعنی حرہ کا واقعہ اس میں
ان صحابہ میں سے کوئی باقی نہ رہا جو حدیبیہ میں شریک تھے۔ پھر تیسرا
فتنہ واقع ہوا اور وہ نہ گیا کہ لوگوں میں قوت اور مزہبی ہو یعنی اس میں
صحابہ اور تابعین کی قوت ختم ہو گئی اور ان میں سے ایک شخص بھی باقی
نہیں رہا۔ (بخاری)

بَابُ الْبَلَاءِ وَفَصْلٌ فِي الْجَنَاحِ وَفَصْلٌ فِي الْقِتَالِ

کچھ اور چیزیں جن کا قیامت آنے سے پہلے وقوع پذیر ہونا نہایت ضروری ہے۔

۱۵۴۵ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ
حَتَّى تَقْتُلَ فِئَتَانِ عَظِيمَتَانِ تَكُونُ
بَيْنَهُمَا مَقْتَلَةٌ عَظِيمَةٌ دَعَا هُمَا
وَاحِدَةً وَحَتَّى يُبْعَثَ دَجَالُونَ
كَدَّ الْبُؤْسِ كَيْدٍ مِنْ ثَلَاثِينَ كُلُّهُمْ
يَزْعُمُ أَنَّهُ رَسُولُ اللَّهِ وَحَتَّى يُقْبَضَ
الْعِلْمُ وَيُكْثِرَ الزَّلَازِلُ وَيَتَقَارَبَ
الزَّمَانُ وَيَظْهَرَ الْفِتْنُ وَيَكْثُرَ الْفُرْجُ
وَهُوَ الْقَتْلُ وَحَتَّى يَكْثُرَ هَيْكَلُ الْمَالِ
فَيَقْبِضَ حَتَّى يَهْمَ رَبُّ الْمَالِ مَنْ
يَقْبِلُ صَدَقَتَهُ وَحَتَّى يَعْرِضَ
يَقُولُ الَّذِي يَعْرِضُ عَلَيْهِ لَا رَيْبَ

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے
قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک کہ دو بڑے گروہ آپس میں زلزلے
کے۔ ان گروہوں کے درمیان زبردست قتال ہوگا اور دونوں کا
ایک ہی دعوٰی ہوگا یعنی دونوں مسلمان ہوں گے اور قیامت اس وقت تک
قائم نہ ہوگی جب تک کہ مکار فساد کی اور فزہی لوگ پیدا نہ ہو جائیں گے
جو خدا اور رسول پر جھوٹ بولیں گے۔ ان کی تعداد تیس کے قریب ہوگی
ان میں سے ہر ایک کا خیال یہ ہوگا کہ وہ خدا کا رسول ہے اور قیامت اس
وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک کہ علم نہ اٹھایا جائیگا اور قیامت اس وقت
تک آئے گی جب تک کہ بہت سے زلزلے نہ آئیں گے۔ اور قیامت
نہ آئے گی جب تک کہ ناز قریب نہ آجائے۔ (یعنی امام مہدی یا خوشحالی
کا زمانہ) اور قیامت نہ آئے گی جب تک کہ فتنوں کا ظہور نہ ہوگا۔ اور
قیامت نہ ہوگی جب تک کہ ہرج و مرج واقع نہ ہوئے گا۔ اور قیامت نہ ہوگی
جب تک کہ مال دولت کی اتنی زیادتی نہ ہو جائے گی کہ مال والا خیرات لینے

لِي بِهِ وَحَتَّى يَتَطَاوَلَ النَّاسُ فِي الْمُبَيَّانِ
وَحَتَّى يَهْمَرَ الرَّجُلُ بِقَبْرِ الرَّجُلِ كَيْفَ قَوْلُ
يَلْبِسُنِي مَكَانًا وَحَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ
مِنْ مَغْرِبِهَا فَإِذَا طَلَعَتْ دَرَا هَا
النَّاسُ أَهْمُوا أَجْمَعُونَ فَذَا لَكَ
حِينَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِلِيمًا لَهَا لَمْ تَكُنْ
أَمِنَتْ مِنْ قَبْلِ أَوْ كَسَبَتْ فِي إِيْمَانِهَا
خَيْرًا وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَقَدْ نَشَرَ
الرَّجُلَانِ ثَوْبَهُمَا بَيْنَهُمَا فَلَا
يَتَبَايَعَانِهِ وَلَا يَطْوِيَانِهِ وَلَتَقُومَنَّ
السَّاعَةُ وَقَدْ انْصَرَفَ الرَّجُلُ
بَلْبَنٍ لِفَتْحَتِهِ فَلَا يَطْعُمُهُ وَلَتَقُومَنَّ
السَّاعَةُ وَهُوَ يَلْبِطُ حَوْضًا فَلَا يَسْقِي
فِيهِ وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَقَدْ سَفَعَ
أُكْلَتَهُ إِلَى فِيهِ فَلَا يَطْعُمُهَا مُتَّفِقٌ عَلَيْهِ.

والے کو ڈھونڈنے میں پریشان نہ ہو جائیگا۔ وہ جس شخص کے سامنے صدر
پیش کرے گا وہ کہے گا کہ مجھ کو اس کی ضرورت حاجت نہیں ہے و قیامت
اس وقت تک نہ آئے گی جب تک کہ لوگ لمبی اور وسیع عمارتوں کے
بنائے پر فخر نہ کریں گے اور جب تک کہ آدمی کسی قبر کے پاس سے گذرتا
ہو اور کہے گا کہ کاش میں اس کی جگہ ہوتا۔ اور جب تک آفتاب مغرب
کی طرف سے طلوع نہ ہوگا۔ پس جب آفتاب مغرب سے نکل آئیگا اور
لوگ اس کو دیکھ لیں گے تو سب ایمان لے آئیں گے یہ وہ وقت ہوگا کہ
کسی شخص کو اس کا ایمان لانا نفع نہ دے گا جیسا کہ وہ پہلے سے ایمان نہ
لایا ہوگا۔ اور نہ کوئی نیک کام کرنا مفید ہوگا جب تک کہ پہلے سے نیک
کام نہ ہوگا۔ اور البتہ قائم ہوگی قیامت اس حال میں کہ دو شخصوں نے
اینا کپڑا خرید و فروخت کے لئے کھولا ہوگا اور وہ نہ تو اس کو فروخت کر
چکے ہوں گے اور نہ لپیٹ کر رکھ سکے ہوں گے کہ قیامت آجائے گی
اور البتہ اس حال میں قیامت قائم ہوگی کہ ایک شخص اپنی اونٹنی کا دودھ
کے کرچلے ہوگا اور اس کو پینے نہ پایا ہوگا کہ قیامت آجائے گی اور البتہ
اس حال میں قیامت قائم ہوگی کہ ایک شخص اپنے حوض کو لپیٹا ہوگا تاکہ اس
اس حال میں قیامت آجائے اور اس حال میں قیامت قائم ہوگی کہ ایک شخص نے منہ میں

میرا پانی پانی پلائے اور وہ پانی نہ پلائے پایا ہوگا کہ قیامت آجائے (بخاری و مسلم)

بعض قوموں سے جنگ کی پیش گوئی

۱۷۶۹ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا قَوْمًا نِعَالُهُمُ الشَّعْرُ وَحَتَّى تُقَاتِلُوا الشُّرَكَ صِغَارَ الْأَعْيُنِ حُمْرُ الْوُجُوهِ ذُلُّ الْأَنْوَابِ كَانَ وَجُوهُهُمْ أَلْمِجَانُ الْمَطْرَقَةُ مُتَّفِقٌ عَلَيْهِ.

۱۷۷۰ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا أَخَوْنًا ذِكْرَانِ مِنَ الْأَعْيُنِ وَجُوهُهُمْ أَلْمِجَانُ الْمَطْرَقَةُ نِعَالُهُمُ الشَّعْرُ سَأَدَاهُ الْبُخَارِيُّ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ عَنْ عَمْرِو بْنِ نَعْلِبٍ عِرَاضُ الْوُجُوهِ.

حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
ہے قیامت اس وقت نہ آئے گی جب تک تم اس قوم سے جنگ نہ کرو گے
جن کی جوتیاں بالدار چمڑے کی ہوں گی اور جب تک تم ان ترکوں سے نہ
لڑو گے جن کی آنکھیں چھوٹی چھوٹی سرخ چہرے اور ناک بیٹھی ہوئی ہوگی
گویا ان کے منہ چمڑوں کی تہ بڑے ڈھالیں ہیں (بخاری و مسلم)

حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے
قیامت اس وقت تک نہ آئے گی جب تک کہ تم خوز اور کرمان سے نہ
لڑو گے جو عجمیوں میں سے ہیں اور ان کے چہرے سرخ ہوں گے۔ بیٹھی ہوئی
ناک اور چھوٹی آنکھیں گویا ان کے چہرے تہ بڑے ڈھالیں ہیں ان کی جوتیاں
بالدار ہوں گی (بخاری) اور بخاری کی ایک اور روایت میں یہ الفاظ ہیں
کہ ان کے چہرے چمڑے چمڑے ہوں گے۔

یہودیوں سے فیصلہ کن جنگ کی پیشین گوئی

حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے قیامت

اس وقت تک نہ آئے گی جب تک مسلمان یہودیوں سے نہ لڑیں گے پس مارینگے مسلمان یہودیوں کو یہاں تک کہ یہودی پتھر کے پیچھے چھپنا پھر نکلیا اور سخت کے پیچھے اور پتھر بادرخت یہ کہے گئے مسلمان اسے خدا کے بندے اور دھرم میرے پیچھے یہودی چھپا بیٹھا ہے اس کو مار ڈال مگر غرقہ کا درخت (ایسا زکے گام) اس نے کہ وہ یہودیوں کا درخت ہے (مسلم)

ایک قحطانی شخص کے پاسے میں پیشین گوئی

حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے قیامت اس وقت تک نہ آئے گی جب تک کہ ایک شخص قحطان میں سے پیدا ہوگا جو لوگوں کو اپنی لاسٹھی سے ہانکے گا۔ (بخاری و مسلم)

حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے غزیرے رات اور دن (یعنی زمانہ) یہاں تک کہ مالک ہوگا ایک شخص جس کو جہاں کہا جائیگا اور ایک وایت میں یوں ہے کہ مالک ہوگا ایک شخص غلاموں میں سے جس کا نام جہاں ہوگا۔ (مسلم)

کسری کے خزانے کے پاسے میں پیشین گوئی

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ مسلمانوں کی ایک جماعت البتہ فتح کرے گی کسری کے خزانہ کو جو سفید محل میں ہوگا۔ (مسلم)

فتحِ روم و فارس کی پیشین گوئی

حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے عنقریب کسری (شاہِ فارس) ہلاک ہوگا اور اسکے بعد اور کونی کسری نہ ہو گا اور البتہ قیصر (شاہِ روم) ہلاک ہوگا اور پھر کونی قیصر نہ ہوگا۔ اور ان دونوں بادشاہوں کے خزانے خدا کی راہ میں تقسیم کر دیے جائیں گے اور حضورؐ نے لڑائی کا نام دھوکہ اور فریب رکھا۔ (بخاری و مسلم)

حضرت نافع بن عتبہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میرے بعد تم جزیرہِ عرب سے لڑو گے اور اللہ تعالیٰ اس کو تمہارے ہاتھوں پر فتح کرے گا پھر تم فارس سے لڑو گے اور اللہ تعالیٰ اس پر بھی فتح بخشنے کا پھر تم روم سے لڑو گے اور خدا اس پر بھی تم کو فتح دیگا۔ پھر تم وصال سے لڑو گے اور اس پر بھی خدا تم کو فتح عنایت فرمائے گا۔ (مسلم)

وہ چھ چیزیں جن کا قیامت سے پہلے وقوع پذیر ہونا ضروری ہے

حضرت عوف بن مالکؓ کہتے ہیں کہ غزوہ تبوک میں میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ اس وقت چمڑے کے خیمہ میں تشریف

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يُقَاتِلَ الْمُسْلِمُونَ الْيَهُودَ فَيَقْتُلُوا الْمُسْلِمُونَ حَتَّى يَخْتَبِئَ الْيَهُودِيُّ مِنْ وَرَاءِ الْحِجْرِ وَالشَّجَرِ فَيَقُولُ أَجْمَدُ الشَّجَرِ يَا مُسْلِمًا عَبْدَ اللَّهِ هَذَا يَهُودِيٌّ خَلَقِي فَتَعَالَ فَأَمَّا إِلَّا الْغُرُقُ فَإِنَّ مِنْ كَيْفِ الْيَهُودِ رِوَاةُ مُسْلِمٍ

۱۵۷۹ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَخْرُجَ رَجُلٌ مِنْ حَظُطَانٍ يَمُوتُ النَّاسَ بِعَصَاةٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۵۸۰ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَذْهَبُ إِلَّا يَأْمُرُ وَالْيَاكِي حَتَّى يَمْلِكَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ الْكُجْهَجَاءُ فِي رَايَةِ حَتَّى يَمْلِكَ رَجُلٌ مِنَ الْمَوَالِي يُقَالُ لَهُ الْكُجْهَجَاءُ سَوَاءٌ مُسْلِمٌ.

۱۵۸۱ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَتَفْتَحَنَّ عَصَابَةُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ كَنْزَالِ كِسْرَى الَّذِي فِي الْأَبْيَضِ رِوَاةُ مُسْلِمٍ

۱۵۸۲ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا كِسْرَى فَلَا يَكُونُ كِسْرَى بَعْدَهُ وَتَقِصُرُ لِيَهْلِكَ أَحَدًا يَكُونُ قِصْرُ بَعْدَهُ وَلَتَقْصِمَنَّ كُنُوزَهُمَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَسَيُحْرَبُ خُدَاعَةٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۵۸۳ وَعَنْ نَافِعِ بْنِ عُثْبَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَغْرُوْنَ جَزِيرَةَ الْعَرَبِ فَيَفْتَحُهَا اللَّهُ ثُمَّ تَغْرُوْنَ رُومَ فَيَفْتَحُهَا اللَّهُ ثُمَّ تَغْرُوْنَ الدَّجَالَ فَيَفْتَحُهَا اللَّهُ رِوَاةُ مُسْلِمٍ

۱۵۸۴ وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ وَهُوَ فِي ثُبَّةٍ مِنْ

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ وَهُوَ فِي ثُبَّةٍ مِنْ

رکھتے تھے آپ نے فرمایا قیامت سے پہلے تو چھ چیزوں کو گن اول میری موت دوسرے بیت المقدس کا فتح ہونا تیسرے و بارعام جو ختم میں کر لوں گی بیماری کی طرح پھیلے گی جو تھے مال کی زیادتی اس قدر کہ اگر ایک آدمی کو سو دینار دیے جائیں گے تو وہ ان کو حقیر و ذلیل جانے لگا اور اس پر ناراض ہوگا۔ پانچویں فتنہ کا ظہور جس سے عرب کا کوئی گھر بچے گا۔ چھٹے صلح جو تمہارے اور رومیوں کے درمیان ہوگی پھر رومی عہد شکنی کریں گے اور تمہارے مقابلہ پر انہی نشانوں کے ماتحت آئیں گے جن میں سے ہر نشان کے ماتحت بارہ ہزار آدمی ہوں گے۔ (بخاری)

رومیوں سے جنگ اور دجال کو قتل کرنے کی پیش گوئی

حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت قائم ہونے سے پہلے رومی مقام اعماق میں یا ذائق میں آئیں گے اور ان کے مقابلہ پر مدینہ کا ایک لشکر جائے گا۔ جس میں اس وقت کے بہترین لوگ ہوں گے جب وہ لڑنے کے لئے صف باندھیں گے تو رومی ان سے کہیں گے تم ان لوگوں سے لڑنا چاہتے ہیں جو ہمارے لوگوں کو قید کر کے لے آئے ہیں۔ تم سے لڑنا نہیں چاہتے ان لوگوں کو ہمارے مقابلہ پر بھیج دو۔ مسلمان ان کے جواب میں کہیں گے خدا کی قسم ہم ایسا نہیں کریں گے، ہم اپنے ان مسلمان بھائیوں کو تمہارے مقابلہ میں نہ بھیجیں گے پھر مسلمان رومیوں سے لڑیں گے۔ اور ان میں سے ایک تہائی مسلمان رومیوں کے سامنے سے بھاگ جائیں گے خدا ان بھاگنے والے مسلمانوں کی توبہ کو کبھی قبول نہیں کریگا۔ اور ایک تہائی مسلمان شہید ہوں گے اور خدا کے نزدیک یہ بہترین شہداء ہوں گے اور ایک تہائی مسلمان رومیوں پر فتح حاصل کریں گے جن کو خدا تعالیٰ کبھی فتنہ میں نہ ڈالے گا۔ پھر مسلمان قسطنطنیہ کو فتح کریں گے اور اس کے بعد جبکہ وہ مال غنیمت کو تقسیم کرتے ہوں گے اور اپنی تلواروں کو زیتون کے درخت پر لٹکا دیا ہوگا شیطان ان کے درمیان یہ اعلان کریگا کہ تمہاری عدم موجودگی میں مسیح و جہاں تمہارے گھروں میں پہنچ گیا یہ سننے ہی مسلمان قسطنطنیہ سے نکل کھڑے ہوں گے اور یہ خبر جھوٹی ہوگی جب قسطنطنیہ سے نکل کر مسلمان شام میں پہنچیں گے تو دجال خروج کریگا مسلمان اس سے لڑنے کے لئے تیار ہوں گے اور اپنی صفوں کو درست کرتے ہوئے گناہ کا وقت آجائے گا اور عیسیٰ بن مریم آسمان سے اتریں گے اور مسلمانوں کو نماز پڑھائیں گے پھر جب حضرت عیسیٰ کو خدا کا دشمن (دجال) دیکھے

أَدْرَمَ فَقَالَ أَعْدُدْ سِتًّا أَبْنِي يَدِي السَّاعَةَ مَوْتِي ثُمَّ بَيْتَ الْمُقَدَّسِ ثُمَّ مَوْتَانِ يَا خُدَّيْبُ كَيْفَ كَفَعَا مِنَ الضَّرِّ ثُمَّ اسْتِنْفَاضُ الْمَالِ حَتَّى يُعْطَى الرَّجُلُ مَا شَاءَ دِيَارٍ فَيُطْلَ سَاحِطًا ثُمَّ فِتْنَةٌ لَا يَبْقَى بَيْتٌ مِنَ الْعَرَبِ إِلَّا دَخَلَتْهُ ثُمَّ هُدًى تَكُونُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ بَنِي الْأَصْفَرِ فَيُعْدِرُونَ نِيَا تَرَوْكُمْ تَحْتَ ثَمَانِينَ غَايَةً تَحْتَ كُلِّ غَايَةٍ اثْنَا عَشَرَ أَلْفًا وَارَاةُ الْبُخَارِيِّ۔

۱۸۵۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَنْزِلَ الدُّمُورُ بِالْأَعْمَاقِ أَوْ بِذِائِقٍ فَيُخْرِجَ إِلَيْهِمْ جَيْشٌ مِنَ الْمَدِينَةِ مِنْ خِيَارِ أَهْلِ الْأَرْضِ يَوْمَئِذٍ فَإِذَا انْصَافُوا قَالَتِ الدُّمُورُ خَلُّوا بَيْنَنَا وَبَيْنَ الَّذِينَ سَبَّوْا مِنَّا فَقَالَتْ لَهُمْ قِيُولُ الْمُسْلِمُونَ لَا وَاللَّهِ لَا يَخْلُو بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ إِخْوَانِنَا فَيَقَاتِلُوهُمْ فَيَنْهَزُهُمْ ثَلَاثُ لَا يَتُوبُ اللَّهُ عَلَيْهِمْ أَبَدًا وَيَقْتُلُ ثَلَاثَهُمْ أَفْضَلَ الشَّهْدَاءِ عِنْدَ اللَّهِ وَيَقْتَتِحُ الثَّلَاثُ لَا يُفْتَنُونَ أَبَدًا فَيَقْتَتِحُونَ قُسْطَنْطِينِيَّةَ فَبَيْنَمَا هُمْ يَقْتَتِسُونَ الْغَنَائِمَ قَدْ عَلَقُوا سُيُوفَهُمْ بِالزُّيُوتِ إِذْ صَاحَ فِيهِمُ الشَّيْطَانُ أَنْتَ الْمَسِيحُ فَدَخَلَكَمْ فِي أَهْلِيكُمْ فَيَخْرُجُونَ وَذَلِكَ بَاطِلٌ فَإِذَا لَجَأُوا الشَّامَ خَرَجَ فَبَيْنَمَا هُمْ يَحْدُدُونَ لِلْقِتَالِ يُسَوِّدُونَ الصُّفُوفَ إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَيَنْزِلُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ قِيَوْمَهُمْ فَإِذَا سَرَاهُ عَدُوُّ اللَّهِ ذَابَ كَمَا يَذُوبُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ فَلَوْ تَرَكَتُ لَا تَذَابُ حَتَّى يَهْلِكَ دَلِيلُكَ

يَقْتُلُهُ اللَّهُ بِيَدِهِ فَيُرْثِيهِمْ ذَمًّا فِي حَرَّتِهِ سَوَاءٌ مِّنْهُمُ الْمُسْلِمُ

گا تو اس طرح گھٹنے لگے گا جس طرح نمک پانی میں گھلتا ہے اگر علیہ السلام اس کو تھوڑی دیر اور چھوڑ دیں اور قتل نہ کریں تو وہ سارا گھل جائے

اور خود مر جائے لیکن خداوند تعالیٰ اس کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھ سے قتل کرائیگا پھر حضرت عیسیٰ تمام مسلمانوں کو اپنے نیزے کا خون دکھائیں گے یعنی جس نیزے سے اس کو قتل کیا ہوگا۔ (مسلم)

۱۸۹۱ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ إِنَّ السَّاعَةَ لَا تَقُومُ حَتَّى لَا يُقَسَّمُوا مِيرَاتٌ وَلَا يُفَرَّحَ بِغَنِيمَةٍ شَحَّ قَالَ عَدُوٌّ يَجْمَعُونَ لِأَهْلِ الشَّامِ وَيَجْمَعُ لَهُمْ أَهْلُ الْأَسْلَامِ يَعْنِي الرُّومَ فَيَشْرُطُ الْمُسْلِمُونَ شُرُطَةً لِلْمَوْتِ لَا تَرْجِعُ إِلَّا غَالِبَةً فَيَقْتُلُونَ حَتَّى يَخْجَزَ بَيْنَهُمَا اللَّيْلُ فَيَفِيَّ هُوَ الْأَعْدَى وَهُوَ الْأَعْلَى عَائِدٌ غَالِبٌ وَتَفْنِي الشَّرْطَةُ ثُمَّ يَشْرُطُ الْمُسْلِمُونَ شُرُطَةً لِلْمَوْتِ لَا تَرْجِعُ إِلَّا غَالِبَةً فَيَقْتُلُونَ حَتَّى يَفِيَّ هُوَ الْأَعْدَى وَهُوَ الْأَعْلَى عَائِدٌ غَالِبٌ وَتَفْنِي الشَّرْطَةُ فَإِذَا كَانَ يَوْمُ الدَّرَاجِ نَهَدَ إِلَيْهِمْ يَفِيَّتُ أَهْلُ الْأَسْلَامِ فَيَجْعَلُ اللَّهُ الدَّارَةَ عَلَيْهِمْ فَيَقْتُلُونَ مَقْتَلَةً لَمْ يَدْرِ مِثْلُهَا حَتَّى أَنَّ الظَّائِدَ لَيْمُوَ بِجَنَابِ نِهِمْ فَلَا يُخْلِفُهُمْ حَتَّى يَخْرُقَ مِيتًا فَيُتَعَادُ بَنُو الْأَلْبِ كَانُوا مَائَةً فَلَا يَجِدُ وَنَهُ بَقِيَ مِنْهُمْ إِلَّا الرَّجُلُ الرَّاحِدُ فَيَأْتِي غَنِيمَةً يَهْرُجُ أَوَّاهٍ مِيرَاتٍ يُقَسَّمُ بَيْنَهُمْ كَذَلِكَ إِذْ سَمِعُوا بِبَاسِ هَذَا كَبُرَ مِنْ ذَلِكَ فَجَاءَهُمُ الصَّرِيحُ أَنَّ الدَّجَالَ قَدْ

حضرت عبداللہ بن مسعود کہتے ہیں قیامت اس وقت آئے گی جبکہ میراث تقسیم نہ کی جائے گی (یعنی احکام شرع پر عمل نہ کیا جائے گا)۔ مسلمان مال غنیمت سے خوش نہ ہوں گے۔ اس کے بعد ابن مسعود نے اس حقیقت کی تشریح کی اور کہا شام والوں سے لڑنے کے لئے کافر لشکر جمع کریں گے اور ان کافروں سے مقابلہ کیلئے مسلمان بھی لشکر جمع کریں گے (کافروں سے مراد رومی ہیں) پھر مسلمان ایک جماعت کو انتخاب کر کے رومیوں سے مقابلہ کے لئے آگے بھیجیں گے اور اس سے یہ شرط کریں گے کہ وہ لڑے اور مر جائے اور واپس آئے تو فتح حاصل کر کے آئے پھر فریقین ایک دوسرے پر حملہ آور ہوں گے یہاں تک کہ دونوں لشکروں کے درمیان رات چل جائے گی اور دونوں فریق اپنی اپنی جگہ واپس آجائیں گے اور کسی کو فتح حاصل نہ ہوگی۔ لیکن مسلمانوں کی وہ جماعت جس کو آگے بھیجا گیا تھا فنا ہو جائے گی پھر (دوسرے روز) مسلمان ایک اور جماعت کو اسی شرط کے ساتھ آگے بھیجیں گے۔ اور دونوں فریق ایک دوسرے سے مقابلہ کریں گے یہاں تک کہ رات درمیان میں ختم ہو جائے گی اور دونوں فریق واپس ہو جائیں گے اور ان میں سے کوئی فتحیاب نہ ہوگا۔ لیکن مسلمانوں کی وہ جماعت جس کو آگے بھیجا گیا تھا فنا ہو جائے گی رتیر سے روز پھر مسلمان ایک جماعت کو آگے بھیجیں گے اسی شرط کے ساتھ اور دونوں فریق معرکہ آرا ہوں گے یہاں تک کہ شام ہو جائے گی اور دونوں فریق واپس ہو جائیں گے جن میں سے کسی ایک کو بھی فتح حاصل نہ ہوگی اور مسلمانوں کی وہ جماعت جو آگے بھیجی گئی تھی فنا ہو جائے گی۔ چوتھے روز مسلمانوں کی باقی فوج لڑنے کے لئے تیار ہوگی اور خدا اس کو کفار پر فتح دے گا یہ لڑائی نہایت سخت ہوگی مسلمان جان توڑ کر لڑیں گے اور ایسا لڑیں گے کہ اس وقت تک ایسی لڑائی نہ دیکھی ہوگی یہاں تک کہ اگر زندہ اطراف شکر سے گزرنا چاہے گا تو وہ شکر کو پیچھے نہ چھوڑ سکے گا۔ یعنی شکر سے آگے نہ جاسکے گا کہ مرکز زمین پر گر پڑیگا یعنی لشکروں کا اتنا پھیلاؤ ہوگا کہ

خَلَقَهُمْ فِي ذُرَارٍ يَهُمُّ قَبْرَ قَضُونٍ مَا
 فِي أَيِّ يَهُمُّ وَيَقْبَلُونَ قَبْرَ قَضُونٍ
 عَشَرَ قَوَارِسَ طَلِيعَةً قَالَ سَأُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَعْرِفُ
 أَسْمَاءَهُمْ وَأَسْمَاءَ آبَائِهِمْ وَأَكُونَ
 خَبِيرًا بِهِمْ خَبِيرُ قَوَارِسَ أَدَمِينَ خَبِيرُ
 قَوَارِسَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ يَوْمَئِذٍ
 سَأَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

وہ ان کے آخر تک نہ پہنچ سکے گا اور ٹھک کر گر پڑے گا یا نعتوں
 کی بوسے مر جائے گا اور گر پڑے گا پھر شمار کریں گے۔ باب کے
 بیٹوں کو جو تعداد میں تسوے تھے اور ان میں سے صرف ایک زندہ بچ گیا۔
 پھر کس غنیمت سے وہ خوش کئے جائیں گے یا کون سی میراث ان میں
 تقسیم کی جائے گی یعنی جہاں مرنے والوں کی اس نذر بڑی تعداد
 ہوگی وہاں مال غنیمت اور میراث کی تقسیم سے کس کو موت حاصل ہو
 گی (مسلمان اسی حال میں ہوں گے کہ ان کو ایک سخت اٹائی کی خبر
 ملے گی جو اس اٹائی سے زیادہ سخت ہوگی پھر مسلمان یہ سراپا

نہیں گے کہ جہاں اس کی عدم موجودگی میں ان کے اہل و عیال میں پہنچ گیا ہے اس خبر کو سن کر وہ سب کچھ بھینک دیں گے۔ اور جہاں کی
 طرف متوجہ ہو جائیں گے اور دس سواردوں کو آگے بھیجیں گے کہ وہ دشمن کا حال معلوم کریں رسول اللہ نے فرمایا مسلمان بن سارہ دس سواردوں کو آگے
 بھیجیں گے مجھ کو ان کے اور ان کے باپوں کے نام معلوم ہیں اور ان کے گھوڑوں کا رنگ بھی وہ بہترین سوار ہیں یا اس وقت رہے
 میں پر بہترین سواروں میں سے ہوں گے۔ (مسلم)

کشت و خون کے بغیر ایک شہر کے فتح کرنے کی پیشین گوئی

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ قَالَ هَلْ سَمِعْتُمْ بِمَدِينَةٍ جَانِبِ
 مِنْهَا فِي الْبَرِّ وَجَانِبِ مِنْهَا فِي الْبَحْرِ
 قَالُوا نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لَا تَقُومُ
 السَّاعَةُ حَتَّى يَخْذَوْهَا مَسْبُوعُونَ أَلْفًا
 مِنْ بَنِي إِسْحَاقَ فَإِذَا جَاءُوا وَهَذَا نَزَلُوا
 فَلَمْ يَقَاتِلُوا بِسِلَاحٍ وَكُفِرُوا
 بِهِمْ قَالُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ
 فَيَسْقُطُ أَحَدُ جَانِبَيْهَا قَالَ ثَوْرُ بْنُ يَزِيدَ
 الدَّائِي لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا قَالَ الَّذِي فِي الْبَحْرِ
 ثُمَّ يَقُولُونَ الثَّانِيَةَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ
 أَكْبَرُ فَيَسْقُطُ جَانِبُهَا الْآخَرُ ثُمَّ يَقُولُونَ
 الثَّالِثَةَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ
 فَيَفْرَجُ لَهُمْ قَيْدٌ خَلَوْهَا فَيَغْنَمُونَ
 فَبَيْنَمَا هُمْ يَقْتَسِمُونَ الْمَغْنِمَ إِذْ
 جَاءَهُمُ الصَّيْحُ فَقَالَ إِنَّ الدَّجَالَ
 قَدْ خَرَجَ فَيَتَرَكُونَ كُلَّ شَيْءٍ وَيَرْجِعُونَ
 سَأَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم نے
 کسی ایسے شہر کا ذکر سنا ہے جس کے ایک طرف جنگل ہے۔ اور دوسری
 جانب دریا۔ صحابہ نے عرض کیا ہاں۔ یا رسول اللہ سنا ہے۔ فرمایا
 قیامت آنے سے پہلے حضرت اسحاق علیہ السلام کی اولاد میں
 سے ستر ہزار آدمی اس شہر کے لوگوں سے جنگ کریں گے۔
 جب حضرت اسحاق کی اولاد اس شہر میں آئے گی تو اس کے اطراف
 پر نیام پذیر ہوگی اور وہ ہتھیاروں سے جنگ نہ کرے گی اور نہ
 شہر والوں پر تیر چلائے گی وہ صرف لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ
 أَكْبَرُ کہیں گے اور شہر کی ایک طرف کی دیوار گر پڑے گی (یعنی
 شہر کی پناہ کی دیوار) ثور بن یزید راوی کہتا ہے میرا خیال ہے ابو ہریرہ
 نے یہ بتلایا تھا کہ دریا کی جانب دیوار پر وہ دوبارہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
 وَاللَّهُ أَكْبَرُ کہیں گے اور شہر پناہ کی دوسری جانب کی دیوار
 (جو جنگل کی طرف ہے) گر پڑے گی۔ پھر وہ تیسری مرتبہ لَا إِلَهَ إِلَّا
 اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ کہیں گے اور شہر کا راستہ کھل جائے۔ اور وہ
 شہر میں داخل ہو جائیں گے۔ اور شہر میں جو کچھ ہوگا اس کو لوٹ
 لیں گے پھر جب وہ مال غنیمت کو تقسیم کرتے ہوں گے ایک
 فریادی آئے گا اور کہے گا کہ دجال نکل آیا ہے۔ پس وہ ہر چیز کو چھوڑ
 دیں گے اور دجال کی طرف متوجہ ہو جائیں گے۔ (مسلم)

فصل دوم

قرب قیامت کے وہ حوادث و وقائع جو یکے بعد دیگرے ظہور پذیر ہوں گے

۱۸۸۵ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَرَانُ بَيْتُ الْمُقَدَّسِ خَرَابٌ يَثْرِبُ وَخَرَابٌ يَثْرِبُ خُرُوجُ الْمُحَمَّةِ وَخُرُوجُ الْمُحَمَّةِ فَتَحُ قُسْطَنْطِينِيَّةَ وَفَتْحُ قُسْطَنْطِينِيَّةَ خُرُوجُ الدَّجَالِ سَوَادُهُ الْبُودُادُ -

حضرت معاذ بن جبل کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے بیت المقدس کی آبادی جب کمال کو پہنچ جائے گی تو وہ مدینہ کی خرابی و تباہی کا باعث ہوگی اور مدینہ کی خرابی فتنہ اور جنگ عظیم کے پیدا ہونے اور وقوع میں آنے کا سبب ہوگی اور فتنہ کا ظہور اور جنگ عظیم کا وقوع قسطنطنیہ کے فتح کا سبب ہوگا اور قسطنطنیہ کی فتح دجال کے خروج کا سبب - (ابوداؤد)

جنگ عظیم، فتح قسطنطنیہ اور خروج دجال کی پیش گوئی

۱۸۹ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُحَمَّةُ الْعُظْمَى وَفَتْحُ الْقُسْطَنْطِينِيَّةِ وَخُرُوجُ الدَّجَالِ فِي سَبْعَةِ أَشْهُدٍ سَوَادُهُ الْبُودُادُ -

حضرت معاذ بن جبل کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ جنگ عظیم کا وقوع میں آنا قسطنطنیہ کا فتح ہونا اور دجال کا خروج یہ سب سات ہیبتیں میں ہوگا۔

(ترمذی۔ ابوداؤد)

۱۹۰ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَ الْأُحَمَّةِ وَفَتْحِ الْمَدِينَةِ سِتُّ مِثْرِينَ وَيَخْرُجُ الدَّجَالُ فِي السَّابِعَةِ رَوَاهُ الْبُودُادُ وَقَالَ هَذَا أَهَمُّ

حضرت عبداللہ بن بسر کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جنگ عظیم و فتح قسطنطنیہ کے درمیان چھ برس کا فاصلہ ہوگا۔ اور ساتویں برس دجال نکلے گا۔ (ابوداؤد)

۱۹۱ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ يُوشِكُ الْمُسْلِمُونَ أَنْ يَخَاصِرُوا إِلَى الْمَدِينَةِ حَتَّى يَكُونَ أَبْعَدَ مَسَاحِلِهِمْ سَلَامٌ وَسَلَاحُهُمْ قَرِيبٌ مِنْ خَيْبَرٍ سَوَادُهُ الْبُودُادُ -

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ غنقریب مدینہ میں مسلمانوں کا محاصرہ کیا جائے گا۔ یہاں تک کہ ان کی آخری حد سلاح ہوگی اور سلاح ایک مقام ہے خیبر کے قریب۔ (ابوداؤد)

مسلمانوں اور عیسائیوں کے باسے میں ایک پیشین گوئی

۱۹۲ وَعَنْ ذِي الْحَخَرِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ سَنُصَاحِبُوكُمُ الرُّومَ صُلْحًا أَوْ مَعْرَكَةً أَنْتُمْ وَهُمْ عَدَاؤُا مِنْ دَرَاهِمٍ أَوْ كَعْبٍ فَتَنْصَرُّونَ وَتَغْتَنِمُونَ وَتَسْلَمُونَ ثُمَّ تَرْجِعُونَ حَتَّى تَنْزِلُوا بِمَرْجٍ ذِي تَلُولٍ فَيَرْفَعُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ النَّصْرَانِيَّةِ الصَّلِيبَ يَقُولُ غَلَبَ الصَّلِيبُ فَيَغْضِبُ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَيَكْفُرُ فَيَعْبُدُ ذَلِكَ تَعْبُدُ الرُّومُ وَتَجْمَعُ لِلْمَلِكِ حَمَةٌ وَرَادَ بَعْضُهُمْ فَيُشِيرُ الْمُسْلِمُونَ إِلَى اسْتِحْثَارِهِمْ فَيَقْتُلُونَ فَيَكْرِهُمُ اللَّهُ تِلْكَ الْعَصَابَةُ

حضرت ذی الحخر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے۔ مسلمانو! تم غنقریب روم سے با امن صلح کرو گے پھر تم اور رومی باہر مل کر ایک اور دشمن سے مقابلہ کرو گے تم کو درد دی جائے گی یعنی خدا کی طرف سے تم غنیمت حاصل کرو گے اور سلامت رہو گے پھر تم سب (یعنی مسلمان اور رومی) واپس ہو گے اور ایک ایسی جگہ قیام کرو گے جو سبزہ سے شاداب ہوگی اور جہاں میلے ہوں گے وہاں نصرانیوں میں ایک شخص صلیب کو لے کر کھڑا ہوگا اور کہے گا ہم نے صلیب کی برکت سے فتح اور غلبہ حاصل کیا اس پر ایک مسلمان غصب ناک ہو جائیگا اور صلیب کو توڑ ڈالے گا اس وقت رومی عہد کو توڑ دیں گے اور جنگ کے لئے لشکر جمع کریں گے۔ اور بعض راویوں نے اس حدیث میں یہ الفاظ اور بیان کئے ہیں کہ۔

بِالشَّهَادَةِ سَوَادُهُ الْبُودَاؤُدُ۔
مسلمان اپنے ہتھیاروں کی طرف دوڑ پڑیں گے اور نصرائیوں سے
لڑیں گے پس خداوند تعالیٰ مسلمانوں کی اس جماعت کو شہادت کی بزرگی عطا فرمائے گا۔ (ابوداؤد)

حبشیوں کے بارے میں ایک ہدایت

۵۱۹۲ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَتَزَكُّوا الْحَبَشَةَ
مَا تَزَكُّوهُمْ فَإِنَّهُ لَا يَسْتَحْدِجُ كَنْزَ
الْكَعْبَةِ إِلَّا ذُو السُّوَيْقَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ
رَوَاهُ الْبُودَاؤُدُ۔
حضرت عبداللہ بن عمروؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا ہے تم حبشیوں کو چھوڑ دو اور ان سے کسی قسم کا تعرض نہ کرو جب تک کہ
وہ تم سے کچھ نہ کہیں اور تم سے تعرض نہ کریں اس لئے کہ (آئندہ زمانہ میں)
کعبہ کا خزانہ ایک حبشی ہی نکالے گا۔ جس کی پندلیاں چھوٹی چھوٹی
ہوں گی۔ (ابوداؤد)

۵۱۹۳ وَعَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ دَعَا الْحَبَشَةَ مَا دَعَوْكُمْ وَأَتَرَكُوا
الزُّكَّ مَا تَرَكَوْا رَوَاهُ الْبُودَاؤُدُ۔
آنحضرت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی کہتے ہیں۔
حبشیوں کو چھوڑ دو جب تک وہ تم سے تعرض نہ کریں اور ترکوں کو بھی
چھوڑ دو جب تک وہ تم سے چھیر نہ نکالیں۔ (ابوداؤد)

ترکوں کے متعلق پیش گوئی

۵۱۹۴ وَعَنْ بُرَيْدَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي حَدِيثٍ يُقَالُ لَكُمْ قَوْمٌ صَغَارُ
الْأَعْيُنِ يَغْنَى التُّرْكُ قَالَ تَسُوْقُونَهُمْ ثَلَاثَ
مَرَّاتٍ حَتَّى تُلْحَقُوهُمْ بِجَزِيرَةِ الْعَرَبِ فَأَمَّا
فِي السِّيَاقَةِ الْأُولَى فَيَنْجُو مَنْ هَابَ مِنْهُمْ
وَأَمَّا فِي الثَّانِيَةِ فَيَنْجُو بَعْضٌ وَيَهْلِكُ
وَأَمَّا فِي الثَّالِثَةِ فَيُصْطَلِمُونَ أَوْ كَمَا قَالَ
رَوَاهُ الْبُودَاؤُدُ۔
حضرت بريدہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث
کے سلسلہ میں جس کا شروع یہ ہے کہ تم سے ایک چھوٹی آنکھوں والی قوم
لڑے گی (یعنی ترک) یہ فرمایا کہ تم ان کو یعنی ترکوں کو تین بار بھگا دو گے
(یعنی شکست دے کر ان کو تین بار بھگا دو گے) یہاں تک کہ تم ان کو جزیرہ
عرب میں پہنچا دو گے ان کو پہلی مرتبہ شکست دے کر بھگانے میں دو لوگ
نجات پا جائیں گے جو بھگا گھرے ہوں گے اور دوسری مرتبہ شکست
دینے میں ان کے بعض لوگ مارے جائیں گے اور بعض نجات پا جائیں گے
اور تیسری بار شکست میں ان کا خاتمہ ہو جائیگا۔ (ابوداؤد)

بصرہ کے متعلق پیش گوئی

۵۱۹۵ وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَنْزِلُ أُنَاسٌ
مِنْ أُمَّتِي بِغَايَةِ يُسْمَوْنَهُ الْبَصَرَةَ
عِنْدَ نَهْرٍ يُقَالُ لَهَا دَجَلَةٌ يَكُونُ عَلَيْهِ
جَسَدٌ يَكْتُمُ أَهْلَهَا وَيَكُونُ مِنْ أَمْصَارِ
الْمُسْلِمِينَ وَإِذَا كَانَ فِي أَحَدِ الزَّمَانِ
جَاءَ بَنُو قَنْطُورٍ أَوْ عِرَاضُ الْوُجُوهِ صَغَارُ
الْأَعْيُنِ حَتَّى يَنْزِلُوا عَلَى شَطْرِ النَّهْرِ
فَيَتَفَرَّقُ أَهْلُهَا ثَلَاثَ فِرَاقٍ فَرَقَةٌ
يَأْخُذُونَ فِي أَذْنَابِ الْبَقَرِ وَالْبَرِيَّةِ وَ

حضرت ابو بکرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
ہے میری امت کے لوگ ایک بہت زمین میں پہنچیں گے جس کا نام بصرہ
رکھیں گے وہ دجلہ نہر کے قریب واقع ہوگا۔ اس نہر پر پل ہوگا
شہر کے بہنے والوں کی بڑی تعداد ہوگی اور یہ شہر مسلمانوں کے شہروں
میں سے ہوگا۔ جب آخری زمانہ ہوگا تو قنطور کی اولاد ان شہروں
سے لڑنے کے لئے آئے گی ان کے منہ چوڑے چکلے ہوں گے۔ اور
چھوٹی چھوٹی آنکھیں۔ یہ لوگ نہر کے کنارے ٹھہریں گے ان لوگوں کو
دیکھ کر شہر کے لوگ بن فرقوں میں منقسم ہو جائیں گے ایک جماعت
ہیلوں کی دُموں اور جنگل میں پناہ حاصل کرے گی (یعنی جنگ سے
بچنے کے لئے زراعت وغیرہ میں مشغول ہو جائے گی) اور یہ جماعت

هَلَكُوا وَفِرَقَةٌ يَأْخُذُونَ لِكُلِّ فِئَةٍ هَدًى
هَلَكُوا وَفِرَقَةٌ يَجْعَلُونَ ذُرَارَةً لِّهَمَّةٍ
وَهُمُ الشَّهَدَاءُ عَرَاوَاهُ الْبُودَادُ -

ہلاک ہو جائے گی اور ایک جماعت قنطورا کی اولاد سے امن طلب
کئے گی اور یہ بھی ہلاک ہو جائے گی اور ایک جماعت اپنے بیوی بچوں
کو اپنے پیچھے چھوڑ کر دشمنوں سے لڑے گی اور ان لوگوں کے ہاتھ سے
ماری جائے گی۔ یہ لوگ شہید ہوں گے۔ (ابوداؤد)

بصرہ کے متعلق ایک اور پیشین گوئی

۵۱۹۷ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا أَنَسُ إِنَّ النَّاسَ
يُصَيِّرُونَ أَمْصَارًا وَإِنَّ مِصْرًا مِنْهَا
يُقَالُ لَهَا الْبَصْرَةُ فَإِنَّ أُمَّتَكَ مَدْرُوتٌ بِهَا
أَوْ دَخَلَتْهَا فَأَيُّهَاكَ وَسِبَاخُهَا وَكَلَاءُهَا
وَنَحْيِلُهَا وَسُوقُهَا وَبَابُ أَمْرٍ لَهَا
وَعَلَيْكَ بِصَوَاحِبِهَا فَإِنَّهُ يَكُونُ
بِهَا خُصْفٌ وَقَذُوفٌ وَرَجْفٌ وَقَوْمٌ
يَبْئِثُونَ وَيُصِيبُحُونَ قَرْدَةً وَخَنَازِيرَ
عَرَاوَاهُ الْبُودَادُ -

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے
انس! لوگ شہروں کو آباد کریں گے ان میں سے ایک شہر ہوگا جس کو بصرہ
کہا جائے گا کہ اگر تو اس شہر کے قریب سے گزرے یا شہر میں داخل ہو تو
ان مقامات میں نہ جا جہاں کی زمین شور ہے اور نہ مقام کلا میں جا۔
وہاں کی کھجوروں سے اپنے آپ کو بچا (یعنی استعمال نہ کر) اس کے
بازار سے اپنے آپ کو دور رکھ۔ اور وہاں کے بادشاہ اور امیروں
کے دروازوں پر نہ جا۔ شہر کے کناروں میں پڑا رہ۔ یا فوجی میں قیام
کر (بصرہ کے قریب ایک موضع ہے) اس لئے کہ جن مقامات میں
جانے سے تجھ کو منع کیا گیا ہے۔ ان کو زمین میں دھنسا دیا جائے گا
ان پر پتھر برسے گا اور سخت زلزلے آئیں گے اور ایک
قوم ہوگی جو شام کو اچھی بھیجی ہوگی اور صبح کو بندر اور سورہن جائے گی۔
(ابوداؤد)

بصرہ کے ایک گاؤں کی مسجد کی فضیلت

۵۱۹۸ وَعَنْ صَالِحِ بْنِ دَرْمِجٍ يَقُولُ
إِنَّمَا لَقْنَا حَاجِجِينَ فَلَا ذَا سَرَجَلٍ فَقَالَ
لَنَا إِلَى حَبِيبِكُمْ قَرِينًا يُقَالُ لَهَا الْإِبِلَةُ
قُلْنَا نَعَمْ قَالَ مَنْ يَضُمُّ لِي مِنْكُمْ
أَنْ يُصَلِّيَ لِي فِي مَسْجِدِ الْعَشَارَةِ كَعَتَيْنِ
أَوْ أَرْبَعًا وَيَقُولُ هَذَا لِأَبِي هَارِثَةَ
سَمِعْتُ خَلِيلِي أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَبْعَثُ
مِنْ مَسْجِدِ الْعَشَارَةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَهِدَاءً
لَا يَقُومُ مَعَهُ شَهِدَاءُ بَدْرٍ عَلَيْهِمْ رَوَاهُ
الْبُودَادُ وَقَالَ هَذَا الْمَسْجِدُ مِمَّا بَلَغَ
الْقُدْرَةَ وَسَنَدُ كُرْحٍ يَثُ أَبُو الدَّرْدَاءِ
أَنَّ فُسْطَاطَ الْمُسْلِمِينَ فِي بَابِ دِكْرِ الْيَمِينِ
وَالشَّامِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى -

صالح بن درمہم کہتے ہیں کہ ہم بصرہ سے مکہ کو حج کرنے
گئے (جب ہم مکہ پہنچے) تو ہم نے ایک شخص کو دیکھا یعنی ابو ہریرہؓ
کو، اس نے ہم سے پوچھا کیا تمہارے شہر کے ایک طرف ابلہ
نام کوئی آبادی ہے۔ ہم نے کہا ہاں ہے۔ اس نے کہا تم میں
سے کون شخص اس کا ذکر لیتا ہے کہ میرے لئے ابلہ کی مسجد عشر
میں دو رکعت یا چار رکعت نماز پڑھے (یعنی میری طرف سے نماز پڑھے)
اور یہ کہے کہ اس نماز کا ثواب ابو ہریرہؓ کو ملے۔ میں نے اپنے دوست
ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ خدا تعالیٰ مسجد عشر سے قیامت
کے دن شہداء کو اٹھائے گا اور بدر کے شہداء کے ساتھ ان شہیدوں
کے سوا اور کوئی نہ ہوگا (ابوداؤد) راوی کہتا ہے کہ ابلہ میں یہ مسجد نہر
فرات کے قریب واقع ہے۔ (اور عنقریب انشاء اللہ میں اور
شام کے ذکر کے بیان میں ابوالدرداء کی حدیث ان فسطاط
المسلمین الخ بیان کریں گے۔)

فصل سوم

حضرت عمرؓ فتنوں کا دروازہ کھلنے میں سب سے بڑی رکاوٹ تھے

۱۹۹۹ عَنْ شَقِيبٍ عَنْ حَدِيفَةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ عُمَرَ فَقَالَ أَيُّكُمْ يَحْفَظُ حَدِيثَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْفِتْنَةِ فَقُلْتُ أَنَا أَحْفَظُ كَمَا قَالَ قَالَ هَاتِ رَأْيَكَ جَرِيءٌ وَكَيْفَ قَالَ قُلْتُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِي أَهْلِهِ وَمَالِهِ وَنَفْسِهِ وَوَلَدِهِ وَجَارِهِ يُكَفِّرُهَا الصِّيَامُ وَالصَّلَاةُ وَالصَّدَقَةُ وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ فَقَالَ عُمَرُ لَيْسَ هَذَا أَمْرًا يُدْرَأُ نَسًا أَرِيدُ أَلَتِي تَمُوجُ كَمُوجِ الْبَحْرِ قَالَ قُلْتُ مَا لَكَ وَلَهَا يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ بَيْنَكَ وَبَيْنَهَا بَابًا مُغْلَقًا قَالَ فَيَكْسِرُ الْبَابَ أَوْ يَفْتَحُهُ قَالَ قُلْتُ لَا بَلْ يَكْسِرُ قَالَ ذَلِكَ أَحَدِي أَنْ لَا يُغْلَقُ أَبَدًا قَالَ فَقُلْنَا لِحَدِيفَةَ هَلْ كَانَ عُمَرُ يَعْلَمُ مِنَ الْبَابِ قَالَ نَعَمْ كَمَا يَعْلَمُ أَنَّ دُونَ عِدَّةٍ لَيْلَةٍ إِنِّي حَدَّثْتُهُ حَدِيثًا لَيْسَ بِالْأَعْلَى قَالَ فَهَبْنَا أَنْ نَسْأَلَ حَدِيفَةَ مِنَ الْبَابِ فَقُلْنَا لِمَسْرُوقٍ سَلُهُ فَسَأَلْنَا فَقَالَ عُمَرُ مُتَّفِقٌ عَلَيْهَا -

شقیقؓ نے حضرت حدیفہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ حدیفہؓ نے کہا کہ ہم لوگ حضرت عمرؓ کے پاس بیٹھے تھے۔ انھوں نے ہم سے پوچھا۔ ہم میں سے کس کو فتنہ کی بابت رسول خدا کی حدیث یاد ہے حدیفہؓ کہتے ہیں میں نے عرض کیا مجھ کو یاد ہے بالکل حرف بحرف جیسی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائی۔ حضرت عمرؓ نے کہا بیان کرتو روایت حدیث میں جری اور دلیر ہے۔ ہاں جو کچھ حضورؐ نے فرمایا اس کو اور فتنہ کی کیفیت کو بیان کر۔ حدیفہؓ کہتے ہیں میں نے عرض کیا کہ میں نے رسول خدا کو یہ فرماتے سنا ہے کہ آدمی کا فتنہ (یعنی ابتلا و آزمائش) اس کے اہل (و عیال) میں ہے۔ اس کے مال میں ہے۔ اس کی جان میں ہے۔ اس کی اولاد میں ہے اور اس کے ہمسایہ میں ہے۔ اور اس فتنہ (یا آزمائش) کو دوسرے نماز، صدقہ، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر دور کر دیتے ہیں۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا میں اس فتنہ کی بابت نہیں پوچھتا میرا مقصد اس فتنہ کی کیفیت دریافت کرنا ہے۔ جو دیر یا کی موجودگی کی مانند موجیں مارے گا۔ حدیفہؓ کہتے ہیں میں نے عرض کیا امیر المؤمنین اس فتنہ سے آپ کا کیا تعلق آپ کے اور اس فتنہ کے درمیان تو ایک بند دروازہ حال ہے۔ حضرت عمرؓ نے پوچھا اس دروازہ کو یعنی جس دروازہ سے فتنہ نکلے گا اس کو توڑا جائیگا یا فتح کیا جائیگا۔ حدیفہؓ کہتے ہیں میں نے عرض کیا کھولا نہیں جائیگا بلکہ توڑا جائیگا۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا یہ دروازہ مناسب تو یہ ہے کہ کبھی بند نہ کیا جائے۔ شقیقؓ راوی کہتے ہیں کہ ہم نے حدیفہؓ سے پوچھا کہ کیا حضرت عمرؓ اس دروازہ سے واقف تھے۔ حدیفہؓ نے کہا ہاں جانتے تھے۔ جیسا کہ ہر شخص اس بات کو جانتا ہے کہ کل کے دن سے پہلے رات آئے گی (یعنی ان کا علم یقینی تھا) میں نے حضرت عمرؓ سے وہ حدیث بیان کی جس میں غلطیاں نہیں ہیں۔ شقیقؓ راوی کہتے

ہیں کہ اس دروازہ کی بابت میں حدیفہؓ سے کچھ پوچھتے ہوئے ڈرا۔ اس لئے میں نے مسروقؓ سے کہا تم پوچھ لو۔ انھوں نے پوچھا تو حدیفہؓ نے کہا وہ دروازہ حضرت عمرؓ میں ہے۔

قسطنطنیہ کا فتح ہونا، قیامت کے قریب ہونے کی علامت ہوگا۔

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ قسطنطنیہ قیامت کے قریب فتح ہوگا۔ (ترمذی۔ یہ حدیث غریب ہے۔)

۵۲۴ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ فَتَحَ الْقُسْطَنْطِينِيَّةَ مَعَ قِيَامِ السَّاعَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا أَحَدُ ثَلَاثٍ غَرِيبٌ -

بَابُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ

قیامت کی علامتوں کا بیان

فصل اول

قیامت کی علامتیں

۵۲۱ عَنْ أَنَسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يُدْفَعَ الْعِلْمُ وَيَكْثُرَ الْجَهْلُ وَيَكْثُرَ الزِّنَا وَيَكْثُرَ شَرُّ الْخَمْرِ وَيَقِلَّ الرِّجَالُ وَتَكْثُرَ النِّسَاءُ حَتَّى يَكُونَ لَخَمْسِينَ امْرَأَةً الْقِيمَةُ الْوَاحِدَةِ وَفِي رَدَائِهِ يَقِلَّ الْعِلْمُ وَيُظْهِرَ الْجَهْلُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ -

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ وہ قیامت کی علامتیں یہ ہیں کہ علم اٹھا لیا جائے گا۔ جہالت زیادہ ہوگی۔ زنا کثرت سے ہوگا۔ شراب بہت پی جائے گی۔ مردوں کی تعداد کم ہو جائے گی۔ اور عورتوں کی تعداد بڑھ جائے گی یہاں تک کہ پچاس عورتوں کی خبر گیری کرنے والا ایک مرد ہوگا اور روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ علم کم ہوگا اور جہالت زیادہ ہوگی۔ (بخاری و مسلم)

قیامت کی ایک خاص علامت

۵۲۲ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ كَذَّابَيْنَ فَاحْذَرُوهُمَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ -

حضرت جابر بن سمرہؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ قیامت قائم ہونے سے پہلے بہت سے جھوٹے پیدا ہونگے تم ان سے اپنے آپ کو بچاؤ (جھوٹوں سے مراد یا تو جھوٹی حدیں بنانے والے ہیں یا بدعیان نبوت)۔ (مسلم)

۵۲۳ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُ إِذْ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ مَتَى السَّاعَةُ قَالَ إِذَا ضُبِعَتِ الْأَمَانَةُ فَانْظُرِ السَّاعَةَ قَالَ كَيْفَ إِضَاعَتُهَا قَالَ إِذَا وَسَدَ الْأَمْرُ إِلَى غَيْرِ أَهْلِهَا فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ -

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باتیں کر رہے تھے کہ ایک دیہاتی آیا اور آپ سے دریافت کیا قیامت کب ہوگی۔ آپ نے فرمایا جب امانت ضائع ہو جائے (یعنی دیانت امانت یا احکام شرع کا خاتمہ ہو جائے) تب تو قیامت کا انتظار کر۔ دیہاتی نے عرض کیا امانت کیونکر ضائع ہوگی۔ فرمایا جب حکومت کو نااہل کے ہاتھ میں دے دیا جائے تو تو قیامت کا انتظار کر۔ (بخاری)

مال و دولت کی فراوانی قرب قیامت کی دلیل ہے

۵۲۴ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَكْثُرَ الْمَالُ وَيَفِيضَ حَتَّى يُخْرِجَ الرَّجُلُ زَكَاةَ مَالِهِ فَلَا يَجِدُ أَحَدًا يَقْبَلُهَا مِنْهُ وَحَتَّى تَعُودَ أَرْضُ الْعَرَبِ مُرْدُجًا وَ

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے قیامت نہ آئے گی جب تک مال اور دولت اتنی زیادہ نہ ہو جائے گی کہ چاروں طرف پانی کی مانند بہتی پھرے گی یہاں تک کہ لوگ اپنے مال کی زکوۃ نکالیں گے اور کوئی اس کو قبول نہ کرے گا اور اس وقت تک قیامت نہ آئے گی جب تک کہ عرب کی زمین سبز و شاداب باغ و بہار اور

نہروں والی ذہن جائے گی (مسلم) اور روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ قیامت نہ آئے گی جب تک کہ عمارتیں اور آبادی اہاب یا یہاب تک نہ پہنچ جائے گی۔ (اہاب یا یہاب مدینہ کے قریب ایک بستی ہے۔)

أَنْهَارًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي رَوَايَةٍ لَهُ قَالَ تَبْلُغُ الْمَسَاكِينَ أَهَابٌ أَوْ يَهَابٌ -

حضرت امام مہدی کے بارے میں پیش گوئی

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے آخری زمانہ میں ایک خلیفہ ہوگا (یعنی امام مہدی) جو مال کو لوگوں میں خوب تقسیم کرے گا اور جمع کر کے اپنے پاس نہ رکھے گا۔ اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ میری امت کے آخر میں ایک خلیفہ ہوگا جو ہاتھوں میں بھر کر مال لٹائے گا اور اس کو شمار نہ کرے گا۔ (مسلم)

۵۲۰۵ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُونُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ خَلِيفَةٌ يَفْسَحُ الْمَالَ وَلَا يَعْدُهُ وَفِي رَوَايَةٍ يَكُونُ فِي آخِرِ أُمَّتِي خَلِيفَةٌ تَحْثِي الْمَالَ حَثْيًا وَلَا يَعْدُهُ عَدًّا رَوَاهُ مُسْلِمٌ -

دریائے فرات سے خزانے نکلنے کی پیش گوئی

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے عنقریب نہر فرات کھل جائے گی (یعنی خشک ہو جائے گی) اور اس کے نیچے سے سونے کا خزانہ نکلے گا جو شخص اس وقت موجود ہو وہ اس خزانہ میں سے کچھ نہ لے۔ (بخاری و مسلم)

۵۲۰۶ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوشِكُ الْفُرَاتُ أَنْ يَجْسَرَ عَنْ كَنْزٍ مِنْ ذَهَبٍ فَمَنْ حَضَرَ فَلَا يَأْخُذْ مِنْهُ شَيْئًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ -

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے قیامت نہ آئے گی جب تک نہر فرات نہ کھل جائیگی (یعنی خشک نہ ہو جائے گی) اور اس کے اندر سے سونے کا پہاڑ نکلے گا لوگ اس خزانہ کو حاصل کرنے پر لڑیں گے۔ اور ان لڑنے والوں میں سے تانے فیصدی مارے جائیں گے ان میں سے ہر شخص یہ کہے گا کہ شاید میں زندہ پنج جاؤں اور اس خزانہ پر قبضہ کر لوں۔ (مسلم)

۵۲۰۷ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَحْضَرَ الْفُرَاتُ عَنْ جَبَلٍ مِنْ ذَهَبٍ يَفْتَتِلُ النَّاسُ عَلَيْهِ يُفْتَلُ مِنْ كُلِّ مَائَةٍ تِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ وَيَقُولُ كُلُّ رَجُلٍ مِنْهُمْ كَعَلَى أَكُونُ الَّذِي أَتَى رَوَاهُ مُسْلِمٌ -

جب زمین کا سینہ اپنے خزانوں کو باہر اُگل دے گا

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے زمین اپنے بھگڑے ٹکڑوں کو نکال کر باہر پھینک دے گی جو سونے چاندی کے ستونوں کے مانند ہوں گے ایک شخص جس نے اس مال کے لئے لوگوں کو قتل کیا ہوگا آگیا اور یہ کہے گا کیا اسی مال کو حاصل کرنے کیلئے میں نے آدمیوں کو قتل کیا ہے پھر وہ شخص آئے گا جس نے قرابت داروں سے تعلق منقطع کر لیا ہوگا۔ اور کہے گا کیا اسی مال کیلئے میں نے رشتہ داروں سے قطع تعلق کیا ہے۔ پھر جو آئے گا۔ اور کہے گا کیا اسی مال کے لئے میرا ہاتھ کاٹا گیا ہے ان میں سے کوئی شخص اس مال میں سے کچھ نہ لے گا اور اس کو لوہی پڑا رہے گا۔ (مسلم)

۵۲۰۸ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقِيءُ الْأَرْضُ مِنْ أَفْلاذِ كِبَرِهَا أَمْثَالَ الْكَسْطَوَانَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ فَيَجِيءُ الْفَارِثُ يَقُولُ فِي هَذَا أَكْتَلْتُ وَيَجِيءُ الْفَارِطُ يَقُولُ فِي هَذَا قَطَعْتُ رَجُلِي وَيَجِيءُ السَّارِيُّ يَقُولُ فِي هَذَا أَقْطَعْتُ يَدِي ثُمَّ يَدْعُونَ فَلَا يَأْخُذُونَ مِنْهُ شَيْئًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ -

آخری زمانے کے بارے میں ایک پیش گوئی

۵۲۰۹ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي كَفَيْتُنِي بَيْدَهُ لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتَّى يَمُرَّ الرَّجُلُ عَلَى الْقَبْرِ فَيَتَمَرَّغَ عَلَيْهِ وَ يَقُولَ لِيَلَيْتَنِي كُنْتُ مَكَانَ صَاحِبِ هَذَا الْقَبْرِ وَلَيْسَ بِهِ الدِّينُ إِلَّا الْبَلَاءُ وَوَاهُ مُسْلِمٌ

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے دنیا کے ختم ہونے سے پہلے ایک ایسا زمانہ آئیگا کہ آدمی قبر کے پاس سے گزرے گا اور قبر پر لوٹ کر حسرت سے کہے گا کہ کاش میں اس شخص کی جگہ ہوتا جو قبر میں ہے اور یہ اس کا دین نہ ہوگا بلکہ بلا ہوگی۔ (مسلم)

ایک آگ کے بارے میں پیش گوئی

۵۲۱۰ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَخْرُجَ نَارٌ مِنْ أَرْضِ الْجَحَادِ تَضِيئُ أَعْنَاقَ الْأَيْلِ بِبُصْرَى مُتَّفِقٍ عَلَيْهِ

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ قیامت اس وقت آئے گی۔ جب کہ حجاز سے ایک آگ نکلے گی جو بصری کے اونٹوں کی گردنوں کو روشن کرے گی (بصری شام میں ایک شہر ہے) (بخاری و مسلم)

قیامت کی پہلی علامت

۵۲۱۱ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَذَلَّ أَشْرَاطُ السَّاعَةِ نَارٌ تَخْشُرُ النَّاسَ مِنَ الْمَشْرِقِ إِلَى الْمَغْرِبِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے قیامت آنے کی پہلی علامت وہ آگ ہوگی جو لوگوں کو مشرق سے مغرب کی طرف ڈرے جائے گی۔ (بخاری)

فصل دوم

زمانہ کی تیز رفتاری قیامت کی علامتوں میں سے ہے

۵۲۱۲ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَتَقَارَبَ الزَّمَانُ فَتَكُونَ السَّنَةُ كَالشَّهْرِ وَ الشَّهْرُ كَالْجُمُعَةِ وَ تَكُونَ الْجُمُعَةُ كَالْيَوْمِ وَ يَكُونَ الْيَوْمُ كَالسَّاعَةِ وَ تَكُونَ السَّاعَةُ كَالْبَضَائِعِ بِاللَّيْلِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے قیامت قائم نہ ہوگی جب تک کہ زمانہ قریب نہ ہو جائیگا (یعنی زمانہ کے حصہ جلد جلد گزرنے لگیں گے) یعنی سال مہینہ کے برابر ہو جائے گا اور مہینہ ہفتہ کے برابر اور ہفتہ ایک دن کے برابر اور اس وقت دن ایک ساعت کا ہوگا اور ساعت آگ کا ایک شعلہ اٹھنے کے برابر ہوگی (یعنی آگ بھڑکنے پر جو شعلہ اٹھتا ہے اور فوراً بجھ جاتا ہے ساعت اس کے برابر ہوگی) (ترمذی)

مدینہ سے دار الخلافہ کی منتقلی ایک بُری علامت ہے

۵۲۱۳ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَوَالَةَ قَالَ بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنُحْكَمَ عَلَى أَقْدَامِنَا فَرَجَعَنَا فَلَمْ نَعْلَمْ شَيْئًا وَ عَرَفَ الْجَهْدَ فِي وَجْهِهِ فَقَامَ فِينَا فَقَالَ اللَّهُمَّ لَا تَبْكُلْهُمْ إِلَى أَنْ نَضَعَفَ

حضرت عبداللہ بن حوالہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو پیدل جہاد پر بھیجا تاکہ ہم مال غنیمت کو حاصل کریں (اس وقت مسلمانوں کے پاس جہاد کا سامان نہ تھا یعنی سواری وغیرہ) ہم جہاد کو پس آئے اور ہم کو مال غنیمت میں سے کچھ حاصل نہ ہوا۔ رسول اللہ نے ہمارے چہروں کو دیکھ کر ہماری محنت اور مشقت کا حال معلوم کر لیا۔ چنانچہ آپ

عَنْهُمْ وَلَا تَكَلِّمْهُمْ إِلَى الْقَبْرِ تَبْتَغُوا عَنْهَا وَلَا تَتَكَلَّمْ إِلَى النَّاسِ فَيَسْتَأْذِنُوا عَلَيْهِمْ ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ عَلَى رَأْسِي ثُمَّ قَالَ يَا ابْنَ حَوَالَةَ إِذَا دَأَيْتَ الْخَلَائِفَةَ قَدْ نَزَلَتِ الْأَرْضُ مِنَ الْبَقْدَةِ سَةِ قَدْ دَنَتْ الزَّلَازِلُ وَالْبَلَايُ وَالْأُمُورُ الْعِظَامُ قَالَتِ السَّاعَةُ يَوْمَئِذٍ أَقْدَبُ مِنَ النَّاسِ مِنْ يَدِي هَذِهِ إِلَى رَأْسِكَ سَدَاهُ أَبُو دَاوُدَ -

نے ہمارے درمیان کھڑے ہو کر فرمایا اے اللہ! ان لوگوں کے امور کو میرے سپرد نہ فرمائیں ضعیف اور کمزور ہو جاؤں گا یعنی ان کی خبر گیری و غمخواری کا بار مجھ سے نہ اٹھ سکے گا اور اے اللہ! نہ ان کو ان کے نفسوں کے حوالے کر یہ اپنے نفسوں کے امور کو انجام پر پہنچانے سے عاجز آجائیں گے۔ اور اے اللہ! نہ ان کو لوگوں کا محتاج بنانے لوگ اپنی ضرورتوں اور حاجتوں کو ان پر مقدم رکھیں گے۔ اس کے بعد حضور نے میرے سر پر ہاتھ رکھ کر فرمایا اے ابن حوالہ! جب تو دیکھے کہ خلافت زمین مقدس (شام) میں پہنچ گئی تو تو سمجھ لے کہ زلزلے، بلیے، بڑی بڑی علامتیں اور فتنے قریب پہنچ گئے اس وقت قیامت لوگوں سے اتنی قریب ہوگی جتنی کہ میرا ہاتھ تیرے سر سے قریب ہے۔ (ابوداؤد)

قیامت کی علامتیں

حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جبکہ مال غنیمت کو دولت قرار دے دیا جائیگا۔ (یعنی جب مال غنیمت کو امراء اور صاحب منصب لوگ دولت قرار دے کر خود لے لیں گے اور ضعیف اشخاص کو اس میں حصہ نہ دیں گے) اور جب امانت کے مال کو غنیمت شمار کر لیا جائیگا (یعنی جب لوگ امانت کے مال میں خیانت کریں گے اور اس کو مال غنیمت سمجھ لیں گے) اور جب زکوٰۃ کو تاوان سمجھ لیا جائیگا اور جب علم کو دین کے لئے نہیں بلکہ دنیا وغیرہ مال کرنے کے لئے بیکھا جائیگا۔ اور جب مرد عورت کی اطاعت کرے گا (یعنی جو کچھ عورت کہے گی اس کو بجالائے گا) اور جب (بیٹا) ماں کی نافرمانی کرے گا اور اس کو رنج دے گا۔ اور جب آدمی دوست کو اپنا ہم نشین بنائے گا۔ اور باپ کو دُر کر دے گا اور جب مسجد میں زور زور سے باتیں کی جائیں گی اور شور مچایا جائے گا۔ اور جب قوم کی سرداری قوم کا ایک فاسق آدمی کرے گا اور جب قوم کے امور کا سربراہ قوم کا کمینہ اور اذل شخص ہوگا اور جب آدمی کی تعظیم اس کی برائیوں سے بچنے کے لئے کی جائیگی اور جب گانے والی عورتیں ظاہر ہوں گی (اور لوگ ان سے احتلاط کریں گے) اور جب باجے ظاہر

۵۱۱۲ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اتَّخَذَ الْكُفَرُ دُولًا وَالْأَمَانَةُ مُعْتَنًا وَالزَّكَاةُ مَعْرَمًا وَتُعْلِمَ الْغَيْرَ الدِّينَ وَأَطَاعَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ وَعَقَى أُمَّهُ وَأَذَى صَدِيقَهُ وَأَقْضَى آبَاهُ وَظَهَرَتِ الْأَصْوَاتُ فِي الْمَسَاجِدِ وَسَادَ الْقَبِيلَةُ فَاسْقَهُمْ وَكَانَ شَرُّ عِيَالِ الْقَوْمِ أَرْذَلَهُمْ وَأكْبَرُ الرِّجُلِ مَخَافَةً شَرِّهِ وَظَهَرَتِ الْقَيْنَاتُ وَالْمَعَارِزُ وَشَرِبَتِ الْخُمُورُ وَلَعَنَ آخِرُ هَذِهِ الْأُمَّةِ أَوْلَهَا فَإِنْ قَبِلُوا عِنْدَ ذَلِكَ رِيحًا حَمْرَاءَ وَنَزَلَتْ وَخَسْفًا وَ مَسْخًا وَقَدْ قَامُوا يَا تَتَابَعُ كُنْظَاهُمْ قُطِعَ بِكُمْ فَكُنَّا بَعْدَ سَدَاهُ السِّرْمِذِي -

ہوں گے۔ اور جب شرابیں پی جائیں گی (یعنی غلامیہ) اور جب اس امت کے پچھلے لوگ اگلے لوگوں کو برا کہیں گے اور ان پر لعنت کرینگے اس وقت تم ان چیزوں کے وقوع میں آنے کا انتظار کرو یعنی تیز و تند سرخ آندھی، زلزلہ، زمین میں دھنسنے، صورتیں مسخ و تبدیل ہو جانے اور پتھروں کے برسے کا اور ان پے درپے نشانیوں کا جو قیامت سے پہلے ظہور میں آئیں گی، گویا وہ موتیوں کی ایک ٹوٹی ہوئی لڑی ہے جس سے پے درپے موتی گر رہے ہیں۔ (ترمذی)

۵۲۱۵ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا فَعَلْتَ أُمْنِي خَمْسَ عَشْرَةَ خَصْلَةً حَلَّ بِهَا الْبَلَاءُ وَعَدَّ هَذِهِ الْخَصَالَاتِ وَكَمْ يَذْكُرُ تَعْلَمُ لِغَيْرِ الدِّينِ قَالَ وَبَدَّ صِدْقُهُ وَجَفَا أَبَاكَ وَقَالَ وَشَرِبَ الْخَبْرَ وَلَيْسَ الْحَبِيدُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

جائیں گی کی جگہ ”جب ریشم پہنا جائے گا“ بیان کیا۔ (ترمذی)

امام مہدی کے بارے میں پیش گوئی

حضرت عبداللہ بن مسعود کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے دنیا اس وقت تک فنا نہ ہوگی جب تک عرب پر ایک شخص قبضہ نہ کرے گا یہ شخص میرے خاندان سے ہوگا اور اس کا نام میرے نام پر ہوگا (ترمذی)۔ (ابوداؤد) اور ابوداؤد کی ایک روایت میں اس طرح ہے کہ حضورؐ نے فرمایا اگر دنیا کے فنا ہونے میں صرف ایک دن ہی باقی رہ جائیگا کہ خداوند تعالیٰ اس دن کو دو روز کر دے گا یہاں تک کہ اللہ بزرگ بزرگ میرے خاندان میں سے ایک شخص کو بھیجے گا جس کا نام میرے نام پر ہوگا اور جس کے باپ کا نام میرے باپ کے نام پر ہوگا وہ زمین کو عدل و انصاف سے معمور کر دے گا جس طرح کہ وہ اس وقت سے پہلے ظلم و ستم سے معمور تھی۔

حضرت امام مہدی حضورؐ کی اولاد میں سے ہوں گے

حضرت ام سلمہؓ کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ مہدی میری عمرت میں سے ہوں گے یعنی اولادِ فاطمہؓ میں سے۔ (ابوداؤد)

حضرت ابوسعید خدریؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے مہدی میری اولاد میں سے ہے۔ روشن و کشادہ پیشانی۔ بلند ناک۔ وہ زمین کو اسی طرح داد و عدل سے بھر دے گا جس طرح وہ ظلم و ستم سے بھری تھی وہ سات برس تک زمین کا مالک رہے گا۔ (ابوداؤد)

حضرت امام مہدی کی سخاوت

حضرت ابوسعید خدریؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مہدی کے واقعہ کے سلسلہ میں فرمایا۔ مہدی کے پاس ایک شخص آئے گا اور کہے

۵۲۱۶ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَنْهَبُ الدُّنْيَا حَتَّى يَمْلِكَ الْعَرَبَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي يُوَالِي أَسْمَهُ إِسْمَى سَرَاةَ التِّرْمِذِيِّ وَابْنُ دَاوُدَ وَفِي رَوَايَةٍ لَهُ قَالَ لَوْ كُنْتُ بَنِي مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا يَوْمَ لَطَوَّلَ اللَّهُ تَعَالَى ذَلِكَ الْيَوْمَ حَتَّى يَبْعَثَ فِيهِ رَجُلًا هِنِي أَوْ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي يُوَالِي أَسْمَهُ إِسْمَى وَاسْمُ أَبِي يَمْلَأُ الْأَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا كَمَا مِلْتُمْ ظُلْمًا وَجُورًا

۵۲۱۷ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْمَهْدِيُّ مِنْ عَتَرَتِي مِنْ أَوْلَادِ فَاطِمَةَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

۵۲۱۸ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَهْدِيُّ مِنِّي أَجَلِي الْجَبَّةَ أَتَنِي الْأَنْفَ يَمْلَأُ الْأَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا كَمَا مِلْتُمْ ظُلْمًا وَجُورًا يَمْلِكُ سَبْعَ سِنِينَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

۵۲۱۹ وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَصَّةِ الْمَهْدِيِّ قَالَ فَجَحَى إِلَيْهِ الرَّجُلُ فَيَقُولُ يَا

مَهْدِيٍّ اَعْطَيْنَا عَطِيَّتِي قَالَ فَيُخَيَّرُ لَهُ فِي ثَوْبِهِ مَا
اُسْتَطَاعَ اَنْ يَخِيَّرَهُ رَوَاهُ الزُّمَيْدِيُّ۔

امام مہدی کے ظہور کی پیش گوئی

حضرت ام سلمہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے
ایک خلیفہ (بادشاہ) کے مرنے پر اختلاف واقع ہوگا پھر ایک شخص مدینہ سے
نکلے گا اور مکہ کی طرف بھاگ جائے گا۔ مکہ کے لوگ اس کے پاس
آئیں گے اور اس کو گھر سے باہر نکال کر لائیں گے اور حجر اسود و مقام
ابراہیم کے درمیان اس کے ہاتھ پر بیعت کر کے اس کو اپنا خلیفہ بنالیں
گے حالانکہ وہ شخص اس سے ناخوش ہوگا دیہ شخص امام مہدی ہوں
گے پھر شام (کے بادشاہ کی طرف سے) اس کے مقابلہ کے لئے
ایک لشکر بھیجا جائیگا جس کو مکہ و مدینہ کے درمیان مقام بیدار پر
زمین میں دھنسا دیا جائیگا۔ جب لوگوں کو خبر پہنچے گی اور یہ حال معلوم
ہوگا تو شام کے ابدال اور عراق کے بہت سے لوگ اس کی خدمت
میں حاضر ہوں گے اور اس کے ہاتھ پر بیعت کریں گے۔ پھر قریش میں
سے ایک ور شخص پیدا ہوگا جس کی نخیال قبیلہ کلب میں ہوگی۔ یہ
شخص بھی اس شخص کے خلاف لشکر بھیجے گا اور اس لشکر پر امام کا
لشکر غالب آئے گا اور یہ فتنہ لشکر کلب کا فتنہ ہے۔ امام لوگوں کے
درمیان اپنے پیغمبر (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کے احکام کے مطابق عمل کریں
گے۔ اور اسلام اپنی گردن زمین پر رکھ دے گا (یعنی قائم و استوار ہو
جائیگا) امام سات برس تک قائم رہیں گے اور پھر وفات پا جائیں
گے اور ان کے جنازہ پر مسلمان نماز پڑھیں گے۔ (ابوداؤد)

حضرت ابو سعیدؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک
بلا کا ذکر کیا جو اس امت پر نازل ہوگی یہاں تک کہ کوئی شخص اس بلا
سے بچنا حاصل کرنے کی جگہ نہ پائیگا پھر خداوند تعالیٰ ایک شخص کو مامور
فرمائیگا جو میری عزت اور میرے خاندان سے ہوگا۔ وہ زمین کو اسی
طرح عدل و داد سے معمور کر دیگا جس طرح وہ ظلم و ستم سے بھری
ہوئی ہوگی اس سے زمین کے رہنے والے بھی خوش ہوں گے اور
آسمان والے بھی (اس کے عہد میں) آسمان بارش کے قطروں میں سے
کچھ باقی نہ رکھے گا۔ یعنی نہایت کثرت سے بارش ہوگی اور زمین اپنی
روئیدگی میں سے کچھ باقی نہ رکھے گی سب اکاڑے گی یہاں تک زندہ
لوگ اس کی آرزو کریں گے کہ مرنے والے لوگ اس وقت زندہ ہونے۔

وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ يَكُونُ اخْتِلَافٌ عِنْدَ مَوْتِ
خَلِيفَةٍ فَيَخْرُجُ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْمَدِينَةِ
هَارِبًا اِلَى مَكَّةَ نِيَابَتِهِ نَاسٌ مِّنْ اَهْلِ
مَكَّةَ فَيَخْرِجُوْنَهُ وَهُوَ كَارِهٌ فَيَبَايَعُوْنَهُ
بَيْنَ الدُّكَيْنِ وَالْمَقَامِ وَيُبْعَثُ اِلَيْهِ
بَعُثٌ مِّنَ الشَّامِ فَيُخَسَفُ بِهِمْ
بِالْبَيْدَاءِ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ
فَاِذَا رَأَى النَّاسُ ذَلِكَ اَتَاكَ اَبْدَالُ
الشَّامِ وَعَصَائِبُ اَهْلِ الْعِدَارِ
فَيَبَايَعُوْنَهُ ثُمَّ يَنْشَأُ رَجُلٌ مِّنْ
قُرَيْشٍ اَخْوَالُ الْكَلْبِ فَيُبْعَثُ اِلَيْهِمْ
بَعُثًا فَيُظْهِرُوْنَ عَلَيْهِمْ وَذَلِكَ بَعُثٌ
كَلْبٌ وَيَعْمَلُ فِي النَّاسِ يَسْتَدِيْنِيْهِمْ
وَيُلْقِي الْاِسْلَامَ بِجَدَانِهِ فِي الْاَرْضِ
فَيَلْبِسُ سَبْعَ سِنِيْنَ ثُمَّ يَتَوَفَّى وَ
يُبَصَّرُ عَلَيْهِ الْمُسْلِمُوْنَ مَا وَاكَا اَبُو
دَاوُدَ۔

وَعَنْ اَبِي سَعِيْدٍ قَالَ ذَكَرَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلَاءَ يَصِيْبُ هَذِهِ
الْاُمَّةَ حَتَّى لَا يَجِدَ الرَّجُلُ مَلْجَاً يَلْجَاؤُ اِلَيْهَا
مِنَ الظُّلُمِ فَيُبْعَثُ اللَّهُ رَجُلًا مِّنْ عَتَرَتِيْ وَاهْلِ
بَيْتِيْ فَيَمْلَأُ بِهِ الْاَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا كَمَا مَلَأْتُ
ظُلُمًا وَجَوْرًا يَرْضَى عَنْهُ سَاكِنُ السَّمَاوِ وَ
سَاكِنُ الْاَرْضِ لَا تَدْعُ السَّمَاءُ مِنْ قَطْرِهَا
شَيْئًا اِلَّا صَبَّتْهُ مِدْرَاسًا وَلَا تَدْعُ
الْاَرْضُ مِنْ نَبَاتِهَا شَيْئًا اِلَّا اُخْرِجَتْهُ
حَتَّى يَمْنَى الْاَحْيَاءُ الْاَمْوَاتَ يَعِيشُ فِيْ

ذَلِكَ سَبْعَ سِنِينَ أَوْ ثَمَانٍ سِنِينَ أَوْ
تِسْعَ سِنِينَ سَوَاءٌ
یہ شخص (یعنی امام مہدی) اسی عیش و عشرت میں سات برس یا آٹھ
برس یا نو برس رہیں گے۔

ایک پیشین گوئی

حضرت علیؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے
ایک شخص ان شہروں میں جو نہر کے پیچھے واقع ہیں ظاہر ہوگا اس کا نام
حارث حرث ہوگا۔ اس کی نوح کے اگلے حصہ پر ایک شخص ہوگا
جس کا نام منصور ہوگا۔ یہ حارث محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد کو حکمران کا نام
گا۔ جس طرح کہ قریش (کے ان لوگوں) نے (جو ایمان لے آئے
تھے) محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ٹھکانا دیا تھا ہر مسلمان پر اس شخص
کی مدد واجب ہے۔ (ابوداؤد)

حضرت ابوسعید خدریؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا ہے اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمدؐ کی جان ہے۔
قیامت نہ آئے گی جب تک کہ درندے آدمیوں سے باتیں نہ کر
لیں گے اور جب تک کہ آدمی کے چابک کی رسی کا پھندا اور
جوتی کا تسمہ اس سے کلام نہ کرے گا۔ یہاں تک کہ آدمی کی ران
اس کو یہ بتلائے گی کہ اس کے اہل و عیال نے اس کی عدم
موجودگی میں کیا کیا ہے۔ (ترمذی)

فصل سوم

قیامت کی علامتیں کب سے ظاہر ہوں گی

حضرت ابو قتادہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا ہے (قیامت کی) نشانیاں دو کسو برس کے بعد ظہور میں
آئیں گی۔ (ابن ماجہ)

ایک ہدایت

حضرت ثوبانؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے
جب تم خراسان کی طرف سے سیاہ نشان آتے دیکھو تو ادھر متوجہ ہو
جاؤ (یعنی ان لوگوں میں شامل ہو جاؤ) اس لئے کہ نشانوں میں خدا
کا خلیفہ مہدی ہوگا۔ (احمد - بیہقی)

امام مہدی حضرت امام حسن کی اولاد میں سے ہوں گے

ابو اسحاقؓ کہتے ہیں کہ حضرت علیؓ نے اپنے بیٹے حسنؓ کی طرف
دیکھتے ہوئے کہا میرا بیٹا جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا ہے سردار ہے عنقریب اس کی پشت سے ایک شخص پیدا ہوگا
جس کا نام تمہارے نبی کے نام پر ہوگا۔ اخلاق و عادات میں وہ حضور

۵۲۲۲ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ رَجُلٌ مِنْ وَرَاءِ النَّهْرِ
يُقَالُ لَهُ الْحَارِثُ حَرَاثٌ عَلَى مَقْدَرِ مِثْلِهِ
رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ مَنْصُورٌ يُطِينُ أَوْ يَكْنِي لَأَلِ مُحَمَّدٍ
كَمَا تَكُنْتُ قُرَيْشٌ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَجَبَّ عَلَى كُلِّ مُؤْمِنٍ نَصْرُهُ أَوْ قَالَ
إِجَابَتُهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ۔

۵۲۲۳ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ
الَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ
حَتَّى تَكَلَّمَ السَّبَاعُ إِلَّا نَسَّ وَحَتَّى تُكَلِّمَ
الْبَرْجُلُ عَبْدَ بَنِي سَوْطٍ وَشَرَاكَ تَعْلِبَ
يُخْبِرُهُ فَيَخْذُهُ بِمَا أَخَذَتْ أَهْلُهُ
بَعْدَهُ سَوَاءٌ الْيَمُودِيُّ۔

۵۲۲۴ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْآيَاتُ بَعْدَ
الْيَأْتِيَنَّ سَوَاءٌ ابْنُ مَاجَةَ۔

۵۲۲۵ وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَيْتُمُ الزَّيَّاتِ السُّودَ قَدْ جَاءَتْ
مِنْ قِبَلِ خُرَّاسَانَ فَأَلَوْهَا فَإِنَّ فِيهَا خَلِيفَةَ اللَّهِ
أَمْلَهُ يَرْوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي حَتْمٍ فِي دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ۔

۵۲۲۶ وَعَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ وَنَظَرْتُ إِلَى
أَبِي الْحَسَنِ وَقَالَ إِنَّ ابْنِي هَذَا سَيِّدٌ كَمَا سَمَّاهُ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَيُخْرِجُهُ مِنْ
صُلْبِهِ رَجُلٌ يُسَمَّى بِاسْمِهِ نَبِيٌّ كَشِيعَتُهُ فِي الْخَلْقِ

کا مشابہ ہوگا، صورت و شکل میں مشابہ نہ ہوگا۔ اس کے بعد حضرت علیؓ نے اس شخص کے عدل و انصاف کا واقعہ بیان کیا (ابوداؤد)

مذہبوں کا مکمل خاتمہ قیامت کی علامات میں سے ہے۔

وَلَا يُشِيرُهُ فِي الْخَلْقِ لَمْ تَرَ كَرِصَةً يَمْلَأُ الْأَرْضَ
عَدْلًا سَوَادَةً أَبُودَاوُدَ وَكَوْرَيْبُكَ كِبْرًا لِقِصَّتِهِ۔

حضرت جابر بن عبد اللہؓ کہتے ہیں، جس سال حضرت عمرؓ نے وفات پائی ہے اس سال ٹڈی نہیں آئی۔ حضرت عمرؓ نے اس کو خاص طور پر محسوس کیا اور ٹڈی نہ آنے سے غمگین ہو گئے۔ پھر آپؓ نے یمن کی طرف ایک سوار کو بھیجا۔ عراق کی طرف ایک سوار روانہ کیا اور شام کی جانب ایک سوار بھیجا تاکہ وہ وہاں پہنچ کر ٹڈی کے متعلق پوچھیں کہ کسی نے کہیں دیکھی ہے جس سوار کو یمن کو بھیجا گیا تھا وہ ایک مٹھی ٹڈیاں لایا اور حضرت عمرؓ کے سامنے ڈال دیں حضرت عمرؓ نے ان کو دیکھ کر اللہ اکبر کہا اور پھر یہ بیان کیا کہ میں نے رسول اللہؐ کو یہ فرماتے سنا ہے خداوند بزرگ برتر نے حیوانات کی ہزار قسمیں پیدا کی ہیں ان میں چھ سو دریاں ہیں (یعنی بحری حیوانات) اور چار سو خشکی میں ان حیوانات میں سب سے پہلے ٹڈیاں ہلاک ہوں گی (یعنی ٹڈیوں کا خاتمہ ہو جائیگا) پھر حیوانات کی دوسری قسمیں یکے بعد دیگرے ہلاک ہونا شروع ہوں گی جس طرح موتیوں کی بڑی کھل جاتی ہے اور موتی یکے بعد دیگرے بھرنے لگتے ہیں (یہی)

۵۲۲۴ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ فَقَدْ
الْجَرَادُ فِي سَنَةِ مِنْ سِنِي عُمَرَ الْكَلْبِيِّ تَوَفَّى
فِيهَا فَأَهْتَمُّ بِذَلِكَ هَمًّا شَدِيدًا فَبَعَثَ
إِلَى الْيَمَنِ رَاكِبًا وَرَاكِبًا إِلَى الْعِرَاقِ وَرَاكِبًا
إِلَى الشَّامِ يَسْأَلُ عَنِ الْجَرَادِ هَلْ أُرِيَ مِنْهُ
شَيْئًا فَأَتَاهُ الرَّاكِبُ الْيَمَنِي مِنْ
قَبْلِ الْيَمَنِ بِقَبْضَةٍ فَتَشْرَهَا بَيْنَ يَدَيْهِ
فَلَمَّا رَأَاهَا عُمَرُ كَبَّرَ وَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ
وَجَلَّ خَلَقَ أَلْفَ أُمَّةٍ سِتٍّ مِائَةٍ مِنْهَا فِي
الْبَحْرِ وَارْبَعٌ مِائَةٍ فِي الْبَرِّ فَإِنَّ أَوَّلَ هَلَاكِ
هَذِهِ الْأُمَّةِ الْجَرَادُ فَإِذَا هَلَكَ الْجَرَادُ
تَتَابَعَتْ الْأُمَمُ كَنَظَامِ السِّلَكِ سَوَادَةً
الْبَيْهَقِيِّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ۔

بَابُ الْعَلَامَاتِ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ وَذِكْرِ الدَّجَالِ

قیامت سے پہلے ظاہر ہونے والی نشانیوں اور دجال کا بیان

فصل اول

قیامت آنے کی دس بڑی نشانیاں

حضرت حذیفہ بن اسید غفاریؓ کہتے ہیں کہ ہم لوگ قیامت کا ذکر کر رہے تھے کہ رسول اللہؐ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری طرف جھانکا اور فرمایا تم لوگ کس چیز کا ذکر کر رہے ہو تو انہوں نے ہم پر قیامت کا ذکر ہے آپؐ نے فرمایا۔ قیامت اس وقت نہ آئے گی جب تک دس نشانیوں کو نہ دیکھ لو گئے اس کے بعد انہیں ان نشانیوں کا ذکر کیا اور فرمایا، دھواں جو مشرق و مغرب میں چالیس دن تک پھیل رہے گا (۲) دجال (۳) دابہ (یعنی دابة الارض کا خروج) (دابۃ الارض ایک چار پايہ ہوگا، ساتھ گزلبا، اس کے پاس حضرت موسیٰؑ

۵۲۲۸ وَعَنْ حَذِيفَةَ بْنِ أَسِيدٍ الْغَفَارِيِّ
قَالَ أَطْلَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلَيْنَا وَخَنُّ نَتَذَكَّرُ فَقَالَ مَا تَذَكَّرُونَ
قَالُوا نَذَكَّرُ السَّاعَةَ قَالَ إِنْ هَآلَنَ تَقُومَ
حَتَّى تَرَوْا قَبْلَهَا عَشْرَ آيَاتٍ قَدْ كَرَّرْتُهَا
وَالدَّجَالُ وَالذَّابَّةُ وَطُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ
مَغْرِبِهَا وَنُزُولُ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَيَأْجُوجَ

وَمَا جُورٌ وَثَلَاثَةُ خُصُوفٍ خُصَفَ بِالشَّرِيقِ
وَحُصِفَ بِالْمَغْرِبِ وَخُصِفَ بِعِزَّةِ
الْعَرَبِ وَآخِرُ ذَلِكَ نَارٌ تَخْرُجُ مِنَ
الْيَمَنِ تَطْرُدُ النَّاسَ إِلَى مَحْشَرِهِمْ وَفِي
رِوَايَةٍ نَارٌ تَخْرُجُ مِنْ قَعْرِ عَدْنٍ
تَسُوقُ النَّاسَ إِلَى الْمَحْشَرِ وَفِي
رِوَايَةٍ فِي الْعَاشِرَةِ وَرَبِّحٌ تُلْقَى النَّاسَ
فِي الْبَحْرِ سَرَاوَةٌ مُسْلِحَةٌ

کی لائی اور حضرت سلیمان کی انگشتی ہوگی دوڑنے میں کوئی اسکا مقابلہ
نہ کر سکے گا۔ وہ مومن کو عصائے موسیٰ سے مارے گا اور اس کے منہ پر مومن
لکھ دیگا اور کافر کے منہ پر ہرنگا کر کا فرنگے گا (۴۷) آفتاب کا مغرب کی
طرف سے نکلنا (۵) عیسیٰ بن مریم کا نازل ہونا (۶) یاجوج و ماجوج۔
(۷-۹) تین مقامات یزیدین کا دھنسنے کا یعنی ایک مشرق میں دوسرے
مغرب میں اور تیسرے جزیرہ عرب میں (۱۰) وہ آگ جو عدن کے اس کنارے
نکلے گی اور لوگوں کو گھیر کر محشر کی طرف لے جائے گی اور ایک روایت
میں دسویں نشانی ایک ہوا بیان کی گئی ہے جو لوگوں کو دریا میں
پھینک دے گی۔ (مسلم)

قیامت کی وہ چھ نشانیاں جن کے ظاہر ہونے سے پہلے زیادہ سے زیادہ اعمال صالحہ اختیار کر لو

حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
ہے (قیامت کی ان) چھ نشانیوں کے ظاہر ہونے سے پہلے اعمال
صالحہ کی طرف پیش قدمی کرو یعنی (۱) دھواں (۲) دجال (۳) دابۃ
الارض (۴) مغرب سے طلوع آفتاب (۵) فتنہ عامہ (۶) فتنہ خالص
یعنی وہ فتنہ جو ہم میں سے کسی کے ساتھ مخصوص ہو۔ (مسلم)

۲۲۹ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَادِرُوا بِالْأَعْمَالِ
سِتًّا الدُّخَانُ وَالدَّجَالُ وَدَابَّةُ الْأَرْضِ
وَطُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَأَمْرُ الْعَامَّةِ
وَحُيُوبَةُ أَحَدِكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

۲۳۰ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ أَوَّلَ
الْآيَاتِ خُرُوجَ طُلُوعِ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَخُرُوجَ
الدَّابَّةِ عَلَى النَّاسِ مَحْيًى وَآيَهُمَا مَا كَانَتْ قَبْلَ مَا
جَبَتْهَا فَالْآخِرَى عَلَى أَثَرِهَا قَرِيبًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ

حضرت عبداللہ بن عمرو کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے قیامت کی پہلی علامات میں سے یہ نشانیاں
ہیں۔ یعنی آفتاب کا مغرب کی طرف سے نکلنا اور دابۃ الارض کا لوگوں
پر خروج کرنا اور کلام کرنا چاشت کے وقت ان دونوں میں سے جس کا
وقوع پہلے ہوا اسکے بعد ہی فوراً دوسری وقوع میں آئے گی (مسلم)

قیامت کی وہ تین علامتیں جن کا ظاہر ہونا یقینی ہے

حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے
تین باتیں ظہور میں آجائیں گی تو پھر کسی کا ایمان لانا اور عمل کرنا مفید نہ ہوگا۔
جستگ انکے طور سے پہلے یا ان نہ لایا ہو اور عمل نہ کیا ہو (اور وہ تین
باتیں یہ ہیں) آفتاب کا مغرب سے طلوع ہونا، دجال اور دابۃ الارض
کا نکلنا۔ (مسلم)

۲۳۱ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ إِذَا خَرَجْنَ لَا يَنْفَعُ
نَفْسًا إِيَّاهُمْ لَمْ تَكُنْ أَمِنَتْ مِنْ قَبْلِ أَنْ تُكْسَبَتْ
فِي إِيَّاهُمْ أَخِيرًا طُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَخُرُوجُ
الدَّجَالِ وَدَابَّةُ الْأَرْضِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

جب آفتاب کو مغرب کی طرف

سے طلوع ہونے کا حکم ملے گا۔
حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آفتاب
جب غروب ہونے تک، تجھ کو معلوم ہے یہ کہاں جاتا ہے میں نے عرض کیا
خدا اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں فرمایا وہ جاتا ہے یہاں تک کہ عرش

۲۳۲ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ غَرَبَتِ الشَّمْسُ
أَتَدْرِي أَيْنَ تَذْهَبُ هَذِهِ قُلْتُ اللَّهُ

وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّهَا تَنْهَبُ
حَتَّى تَسْجُدَ تَحْتَ الْعَرْشِ فَتَسْتَأْذِنُ
فَيُؤْذَنُ لَهَا وَيُؤْشِرُكَ أَنْ تَسْجُدَ
وَلَا تُقْبِلُ مِنْهَا وَتَسْتَأْذِنُ فَلَا يُؤْذَنُ
لَهَا وَيُقَالُ لَهَا ارْجِعِي مِنْ حَيْثُ
جِئْتِ فَتَطْلَعُ مِنْ مَغْرِبِهَا فَذَا إِلَهُ
قَوْلِكَ وَالشَّمْسُ تَجْرِي لِمُسْتَقَرٍّ لَهَا
قَالَ مُسْتَقَرُّهَا تَحْتَ الْعَرْشِ سَرَادَاةٌ
مُسْلِمَةٌ۔

کے نیچے پہنچ کر سجدہ کرتا ہے پھر حضور رب العزت میں حاضری کی اجازت
چاہتا ہے اس کو اجازت دی جاتی ہے (اور حکم دیا جاتا ہے کہ مشرق کی
طرف جائے اور وہاں سے طلوع کرے) اور قریب سے وہ وقت کہ وہ سجدہ
کرے گا اور اس کا سجدہ قبول نہ کیا جائیگا اور حاضری و طلوع کی اجازت
چاہیگا اور اجازت نہ دی جائیگی اور یہ حکم دیا جائیگا کہ جس طرف سے آیا ہو
اُورہی واپس جا اور اُورہ سے ہی طلوع ہو چنانچہ وہ مغرب سے طلوع
کرے گا۔ اور یہی مراد ہے خداوند تعالیٰ کے اس قول سے والشمس
تجری لمستقر لہا یعنی آفتاب اپنے مستقر کی طرف جاتا ہے (رسول
اللہ نے مستقر کے متعلق فرمایا ہے کہ وہ عرش الہی کے نیچے ہے۔) (مسلم)

فتنہ و جال سے بڑا کوئی فتنہ نہیں

حضرت عمران بن حصینؓ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ آدم کی پیدائش اور روز قیامت کے
درمیان ایک بہت بڑا فتنہ ظاہر ہوگا اور وہ دجال کا فتنہ
(مسلم)

۵۲۳۳ وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ سَمِعْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا
بَيْنَ خَلْقِ آخِرِ الْيَوْمِ قِيَامِ السَّاعَةِ أَمْرًا كَبُرَ
مِنَ الدَّجَالِ سَرَادَاةٌ مُسْلِمَةٌ۔

دجال کا نام ہوگا

حضرت عبداللہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا ہے خداوند تم پر مخفی نہیں ہے (یعنی تم اس کی حقیقت سے
آگاہ ہو) وہ کانا نہیں ہے۔ اور سچ دجال کانا ہے۔ یعنی اسکی
دائیں آنکھ کافی ہے۔ گویا وہ انگور کا ایک پھولا ہوا دانہ
(بخاری و مسلم)

۵۲۳۴ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ لَا يَخْفَى
عَلَيْكُمْ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى كَيْسَ بِأَعْوَرِ وَإِنَّ
الْمَسِيحَ الدَّجَالَ أَعْوَرٌ عَيْنَ الْيُمْنَى كَأَنَّ
عَيْنَهُ عَيْنَةً طَائِفَةً مُتَّفِقَةً عَلَيْهِ۔

ہر نبی نے اپنی امت کو دجال سے ڈرایا ہے

حضرت انسؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے
کوئی نبی ایسا نہیں گذرا جس نے اپنی امت کو جھوٹے کانے سے
ڈرایا ہو خبردار (دجال) کانا ہے اور تمہارا پروردگار کانا نہیں ہے
اور اس کی (دجال) کی آنکھوں کے درمیان ک۔ ف۔ ر۔
(بخاری و مسلم)

۵۲۳۵ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا قَدْ أَذَارَ
أُمَّتَهُ الْأَعْوَرَ الْكَذَّابَ إِلَّا أَنَّهُ أَعْوَرُ
إِنَّ رَبَّكُمْ كَيْسَ بِأَعْوَرَ مَكْتُوبٌ بَيْنَ
عَيْنَيْهِ لَكَ تَرَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

دجال کی جنت اور دوزخ

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
ہے کیا میں تم کو دجال کا حال بتاؤں کسی نبی نے آج تک اپنی قوم کو اسکا
حال نہیں بتایا ہے وہ کانا ہوگا۔ اور اپنے ساتھ دوزخ و جنت کی مانند
دو چیزیں لائیگا وہ جس چیز کو جنت بتائیگا وہ حقیقت میں آگ ہو
گی (اور جس کو دوزخ بتائیگا وہ جنت ہوگی) میں تم کو اس سوڈراتا

۵۲۳۶ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا أَحَدًا نَكَحَ حَتَّى يَأْتِيَ
عَنِ الدَّجَالِ مَا حَدَّثَ بِهِ نَبِيٌّ قَوْمَهُ
أَنَّهُ أَعْوَرُ وَأَنَّهُ يَحْبِي مَعَهُ بِمِثْلِ الْجَنَّةِ وَ
النَّارِ فَالَّذِي يَقُولُ إِنَّهَا الْجَنَّةُ هِيَ النَّارُ دَرِيقٌ

اَنْذِرْكُمْ كَمَا اَنْذَرِيْهَا نُوْحٌ قَوْمَهُ مُتَّفِقٌ عَلَيْهِ هوں، جس طرح نوح نے اپنی قوم کو اس سے ڈرایا تھا (بخاری کا مسلم)

دجال جس شخص کو مصیبت میں ڈالے گا وہ درحقیقت راحت میں ہوگا

حضرت حذیفہؓ کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے دجال اپنے ساتھ پانی آگ لیکر نکلتے گا وہ چیز جس کو لوگ پانی سمجھیں گے حقیقت میں آگ ہوگی بھلسا دینے والی۔ اور جس کو آگ خیال کریں گے وہ حقیقت میں پانی ہوگا ٹھنڈا اور شیریں پس تم میں سے جو شخص دجال کو پائے گا تو وہ اس چیز میں اپنا پڑنا یا ڈالنا پسند کرے گا جس کو وہ اپنی آنکھوں سے آگ دیکھتا ہے۔ اسلئے کہ وہ آگ حقیقت میں ٹیٹھا اور ٹھنڈا پانی ہے (بخاری و مسلم) اور سلم نے اس روایت میں یہ الفاظ زیادہ لکھے ہیں کہ دجال کی آنکھ بیٹھی ہوئی ہوگی اور دوسری آنکھ پر ٹونا ناخونہ ہوگا۔ اس کی آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوگا جس کو مہر مومن خواہ وہ لکھا پڑھا ہو یا نہ ہو پڑے گا۔

دجال کی پہچان

حضرت حذیفہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے دجال کی بائیں آنکھ کافی ہوگی بہت کثرت سے بال ہونگے اسکے ساتھ جنت اور دوزخ ہوگی۔ اس کی آگ حقیقت میں جنت ہوگی اور جنت حقیقت میں آگ۔ (مسلم)

دجال کے ظلماتی کارناموں اور یاجوج و ماجوج کا ذکر

حضرت نو اس بن سمعانؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا اگر دجال خرچ کرے اور میں تمہارے درمیان موجود ہوں تو میں اس سے تمہارے سامنے بحث و گفتگو کر دوں گا اور اس پر غالب آؤں گا اور اگر وہ اس وقت نکلتے جبکہ میں تم میں موجود نہ ہوں تو تم میں سے ہر شخص اپنی طرف سے اس سے بحث و گفتگو کرے گا اور اس پر یعنی اس کی برائیوں کو رفع کرے گا اور اپنے آپ کو اس سے بچا لے گا اور میرا وکیل و خلیفہ ہر مسلمان پر خدا ہے۔ (یعنی خدا تعالیٰ ہر مسلمان کا محافظ مددگار ہے) دجال جوان ہوگا گھونگر پائے بال ہونگے اور اس کی آنکھ پھولی ہوئی ہوگی۔ گویا میں اس کو نطن کے بیٹے عبد العزیٰ سے تشبیہ دے سکتا ہوں تم میں سے جو شخص اس کو پائے وہ اسکے سامنے سورۃ کہف کی ابتدائی آیتیں پڑھے اسلئے کہ یہ آیتیں تم کو دجال کے فتنے سے بچائیں گی۔ دجال اس راہ سے خرچ کرے گا جو شام اور عراق کے درمیان واقع ہے اور دائیں بائیں فساد پھیلائے گا۔ اے اللہ کے بندو! اپنے دین

۵۲۳۷ وَعَنْ حَذِيفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الدَّجَالَ يَخْرُجُ وَإِنَّ مَعَهُ مَاءً وَنَارًا فَمَا الَّذِي يَبْذَرُهُ النَّاسُ مَاءً فَتَأْرِيحِي وَأَمَا الَّذِي يَبْذَرُهُ النَّاسُ نَارًا فَمَاءٌ بَارِدٌ عَذْبٌ فَمَنْ أَدْرَكَ ذَلِكَ مِنْكُمْ فَلْيَقْعُ فِي الَّذِي يَبْذَرُهُ نَارًا فَإِنَّهُ مَاءٌ عَذْبٌ طَيِّبٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَزَادَ مُسْلِمٌ وَإِنَّ الدَّجَالَ مَسْجُومٌ الْعَيْنِ عَلَيْهِمْ خُفْرَةٌ عَلَيْهِ طَبَقَةٌ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ يَقْرَأُ كُلُّ مُؤْمِنٍ كَاتِبٌ وَغَيْرُ كَاتِبٍ۔

۵۲۳۸ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدَّجَالُ أَعْوَرُ الْعَيْنِ الْيُسْرَى جُفَا الشَّعْرِ مَعَهُ جَنَّتُهُ وَنَارُهُ فَتَأْرَاهُ جَنَّتُهُ وَجَنَّتُهُ نَارُ رَدَاهُ مُدَامًا۔

۵۲۳۹ وَعَنْ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ قَالَ ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدَّجَالَ فَقَالَ إِنَّ يَخْرُجُ وَأَنَا فِيكُمْ فَأَنَا حَاجِبُهُ دُونَكُمْ وَإِنْ يَخْرُجُ وَلَسْتُ فِيكُمْ فَأَمْرٌ يَخْرِجُ نَفْسَهُ وَاللَّهُ خَلِيفَتِي عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ إِذَا شَابَ قَطَطَ عَيْنَهُ طَافِيَةً كَأَنِّي أَسْبِقُهُ بَعْدَ الْعُذِيِّ بْنِ قَطَنِ فَمَنْ أَدْرَكَكُمْ مِنْكُمْ فَلْيَقْرَأْ عَلَيْهَا فَوَاتِحَ سُورَةِ الْكَهْفِ وَفِي رِوَايَةٍ فَلْيَقْرَأْ عَلَيْهَا بِفَوَاتِحِ سُورَةِ الْكَهْفِ فَإِنَّهَا جَوَامِعُ مِمَّنْ فُتِنَتْهُ إِنَّهُ خَارِجٌ خَلَّةَ بَيْنَ الشَّامِ وَالْعِرَاقِ فَعَاثَ يَمِينًا وَعَاثَ شِمَالًا يَا عِبَادَ اللَّهِ فَاسْتَبِقُوا قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ

وَمَا كَيْتُهُ فِي الْأَرْضِ قَالَ أَذُبَعُونَ
يَوْمًا يَوْمٌ كَسَنَةٍ وَيَوْمٌ كَشْفٍ وَيَوْمٌ
كَجَمْعَةٍ وَسَائِدُ أَيَّامِهِ كَأَيَّامِكُمْ قُلْنَا
يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ آتَاكَ الْيَوْمُ الَّذِي كَسَنَتْ
أَتَكْفِينَا فِيهِ صَلَواتُكَ يَوْمَ قَالَ لَا أَقْدُرُ
لَهُ قُدْرَةً قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا
إِسْرَاعُهُ فِي الْأَرْضِ قَالَ كَالْغَيْثِ اسْتَدْرَجَتْهُ
الْبَرِّيَّةُ فَيَأْتِي عَلَى الْقَوْمِ فَيَدْعُوهُمْ
فَيُؤْمِنُونَ بِهَا فَيَأْمُرُ السَّمَاءَ فَتُمْطَرُ
الْأَرْضُ فَتُنْبِتُ فَتَرْوِحُ عَلَيْهِمْ
سَائِرَ حَتْلِهِمْ أَطْوَلَ مَا كَانَتْ دُرَّي
وَأَسْبَغَهُ صُرُوعًا وَآمَدَاهُ خَوَاصِرَهُ
يَأْتِي الْقَوْمَ فَيَدْعُوهُمْ فَيَرُدُّونَ
عَلَيْهِ قَوْلًا فَيَنْصَرِفُ عَنْهُمْ فَيَصْبَحُونَ
مُتَحِلِينَ لَيْسَ بِأَيِّدِيهِمْ شَيْءٌ مِنْ
أَمْوَالِهِمْ دِيهَرًا يَأْتِيهِمْ فَيَقُولُ
لَهَا أَخْرِجِي كُنُوزَكَ فَتَتَّبِعُهُ كُنُوزُهَا
كَعَارِ سَيْبِ النَّحْلِ ثُمَّ يَدْعُو سَاجِدًا
مُتَمَلِّئًا شَبَابًا فَيَضْرِبُ بِهَا بِالسَّيْفِ
فَيَقْطَعُهُ جَزَلَتَيْنِ سَاقِيَةِ الْغَرَضِ ثُمَّ
يَدْعُوهُ فَيَقْبَلُ وَيَتَهَلَّلُ وَجْهُهُ
يَضْحَكُ فَيَسْأَلُهُ كَذَلِكَ إِذْ بَعَثَ
اللَّهُ الْمَسِيحَ ابْنَ مَرْيَمَ فَيَنْزِلُ عَنْكَ
النَّارُ فِي الْبَيْضَاءِ شَرْقِيٍّ وَشَقِيٍّ بَيْنَ
مَهْرُودَتَيْنِ وَاضِعًا كَفَّيْهِ عَلَى أَجْنِحَتِهِ
مَلَائِكَيْنِ إِذَا طَاطَأَ سَاسَهُ قَطَعَ وَإِذَا
رَفَعَهُ تَحَدَّرَ مِنْهُ مِثْلُ جُبَّانٍ كَاللُّوْلُؤِ
فَلَا يُحِلُّ لِكَافِرٍ يَجِدُ مِنْ رُوحِهِ
كَفَّيْهِ إِلَّا مَاتَ وَنَفْسُهُ يَنْتَهِي حَيْثُ
يَنْتَهِي طَرَفُهُ فَيَطْلُبُهُ حَتَّى يَكْدِرَ كَمَا
يَبَاقُ لِي فَيَقْتُلُهُ ثُمَّ يَأْتِي عِيْنِي
قَوْمٌ قَدْ عَصَمَهُمُ اللَّهُ مِنْهُ فَيَمْسَحُ

پر ثابت قدم رہنا۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! وہ کب تک زمین
پر رہے گا؟ فرمایا چالیس دن، اس کا ایک دن تو ایک سال کے برابر ہوگا اور
ایک دن ایک مہینہ کے برابر ہوگا اور ایک دن ایک مہینہ کے برابر اور باقی
دن ہمسارے دنوں کے برابر ہوں گے۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! اسکا
جو دن ایک سال کے برابر ہوگا کیا اس روز ہماری ایک دن کی نماز کافی ہوگی؟
فرمایا نہیں! بلکہ اس دن کا اندازہ کر کے نماز پڑھنی ہوگی (یعنی ایک
ایک دن کا اندازہ کر کے حسب معمول نماز پڑھنا) ہم نے عرض کیا یا رسول
اللہ! وہ زمین پر کس قدر جلد چلے گا (یعنی اس کی رفتار کی کیفیت کیا ہوگی)؟
فرمایا وہ اس ابر کے مانند تیز رفتار ہوگا جس کے پیچھے ہوا ہو۔ وہ ایک قوم کے
پاس پہنچے گا اور اس کو اپنی دعوت دے دیگا۔ لوگ اس پر ایمان لے آئیں گے
پھر وہ آسمان کو بارش کا حکم دیگا۔ آسمان سے زمین پر مینہ برسائے گا۔
اور زمین کو حکم دیگا۔ زمین سبزہ آگاہی کی پھر شام کو اس قوم کے مویشی
چر کے آئیں گے۔ ان کے کومان بڑے بڑے ہو جائیں گے بھن بڑھ
جائیں گے (یعنی بھن بڑے بڑے ہو جائیں گے اور دودھ سے بھرے
ہوں گے) اور ان کے پہلو خوب کھینچے اور تنے بے ہوں گے پھر دجال
ایک اور قوم کے پاس پہنچے گا اور اس کو اپنی دعوت دیگا (یعنی اپنے خدا
ہونے کی دعوت) وہ قوم اس کی دعوت کو رد کرے گی۔ اور وہ ان کو
چھوڑ کر چلا جائیگا (یعنی خدا اس کو ان کی طرف سے پھیرے گا) اور وہ قحط
زدہ ہو جائیں گے۔ یعنی ان کے پاس کچھ نہ رہے گا۔ پھر دجال ایک یارنیا خراب
پر سے گزرے گا اور اس کو حکم دے گا کہ وہ اپنے خزانوں کو نکال دے۔
دچنانچہ وہ خراب اس کے حکم کے مطابق خزانوں کو نکال دیگا) اور وہ خزانے
اس طرح اس کے پیچھے ہوں گے جس طرح شہد کی مکھوں کے سردار کے
پیچھے کھیاں ہولیتی ہیں پھر دجال ایک شخص کو جو شباب میں بھرا ہوگا اپنی
دعوت دیگا۔ وہ اس کی دعوت کو رد کر دیگا۔ دجال غضب ناک ہو
کر تلوار مارے گا اور اس جوان کے دو ٹکڑے ہو کر ایک دوسرے سے اتنی
دور جا کر گریں گے کہ دونوں کے درمیان پھینکے ہوئے تیر کے برابر فاصلہ ہوگا
پھر دجال ان ٹکڑوں کو بلائیگا اور وہ جوان زندہ ہو کر آجائیگا اس وقت
دجال کا چہرہ بشاش ہوگا اور وہ اپنی الوہیت کے اس کارنامہ پر مسکراتا
ہوگا غرض دجال اسی طرح اپنے کاموں میں مشغول ہوگا کہ چنانک خداوند
مسیح ابن مریم کو بھیجے گا جو دمشق کے مشرق میں سفید منارہ پر نازل ہونگے
اس وقت حضرت عیسیٰ زور رنگ کے کپڑے پہنے ہوں گے۔ اور اپنے
دونوں ہاتھوں کو فرشتوں کے پروں پر رکھے ہوئے ہوں گے (یعنی مسیح

عَنْ وَجْهِهِمْ وَيُحْدِثُ لَهُمْ رِجَالَهُمْ
 فِي الْجَنَّةِ قَبِيلًا هُوَ الَّذِي إِذْ أَوْحَى
 اللَّهُ إِلَى عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ قَدْ أَخْرَجْتَ عَبَادًا
 لِي لَا يَدِينُونَ إِلَّا بِي فَقَالُوا هُوَ قَدْ
 عَادَى إِلَى الظُّلُمِ وَيَبْعَثُ اللَّهُ يَأْجُوجَ
 وَمَأْجُوجَ وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ
 قِيمُوا أَوْارِكُهُمْ عَلَى مُخَيَّرَةٍ طَبَرِيَّةٍ
 كَيْسَرُونَ مَا فِيهَا وَكَيْمُ أَخْرَجَهُمْ
 فَيَقُولُ لَقَدْ كَانَ بَيْنَهُ مَرَّةً مَاءً ثُمَّ
 لَيَسِيرُونَ حَتَّى يَنْتَهَوْا إِلَى جَبَلٍ الْخَبِيرِ
 هُوَ جَبَلُ بَيْتِ الْمُقَدَّسِ فَيَقُولُونَ
 لَقَدْ تَنَلْنَا مَنْ فِي الْأَرْضِ هَلْكَ فَلَنَقْتُلَ
 مَنْ فِي السَّمَاءِ فَيَرْمُونَ بِنُشَا بِهِمْ
 إِلَى السَّمَاءِ فَيَرُدُّ اللَّهُ عَلَيْهِمْ نُشَا بِهِمْ
 مَحْضُوبَةً دَمًا وَيُحْصِرُ نَبِيُّ اللَّهِ وَأَصْحَابُهُ
 حَتَّى تَكُونَ رَأْسُ الثَّوْرِ لِأَحَدِهِمْ
 خَبِيرًا مِنْ مَائِدَةٍ دِينَارٍ لِأَحَدِهِمْ الْيَوْمَ
 فَيَرْعَبُ نَبِيُّ اللَّهِ عِيسَى وَأَصْحَابُهُ
 فَيُرْسِلُ اللَّهُ عَلَيْهِمُ النَّعْفَ فِي رِقَابِهِمْ
 فَيُصْبِحُونَ قَدْ سَلَى كَمَوْتَ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ
 ثُمَّ يَهْبِطُ نَبِيُّ اللَّهِ عِيسَى وَأَصْحَابُهُ
 إِلَى الْأَرْضِ فَلَا يَجِدُونَ فِي الْأَرْضِ
 مَوْجِعَ شِبْرِ إِلَّا مَلَأَهُ نَرَاهُمْ
 وَنَنُفِثُهُمْ فَيَرْعَبُ نَبِيُّ اللَّهِ عِيسَى وَأَصْحَابُهُ
 إِلَى اللَّهِ فَيُرْسِلُ اللَّهُ طَيْرًا
 كَأَعْنَاقِ الْبُحْتِ تَحْمِلُهُمْ فَتَطْرَحُهُمْ
 حَيْثُ شَاءَ اللَّهُ وَفِي رِوَايَةٍ تَطْرَحُهُمْ
 بِالْقَبِيلِ وَيَتَوَقَّدُ الْمُسْلِمُونَ مِنْ
 قَيْمِهِمْ وَنُشَا بِهِمْ وَجَعَا بِهِمْ سَبْعَ سِنِينَ
 ثُمَّ يُرْسِلُ اللَّهُ مَطَرًا لَا يَكُنْ مِنْهُ بَيْتٌ
 مَذْرُوءًا وَلَا يَرِيفُغْسِلُ الْأَرْضَ حَتَّى

فرشتوں کے پوں پر ہاتھ رکھے ہوئے آسمان سے نازل ہوئے، وہ اپنا سر
 جھکائیں گے تو پسینہ ٹپکے گا اور مراٹھائیں گے تو ان کے سر سے چاندی کے
 دانوں کی مانند جو موتیوں جیسے ہونگے قطرے گریں گے جو کہ فر آپ کے
 سانس کی ہوا یا ٹپکا مر جائیگا۔ اور آپ کے سانس کی ہوا حد نظر تک جائے
 گی۔ پھر حضرت یحییٰ دجال کو تلاش کریں گے اور اس کو باب لد پر پائیں گے
 ونام میں ایک پہاڑ ہے اور بار ڈالیں گے پھر حضرت عیسیٰ کے پاس ایک
 قوم آئے گی جس کو خدا تعالیٰ نے دجال کے مکرو فریب و رفتہ سے محفوظ رکھا
 ہوگا۔ یحییٰ علیہ السلام اس کے چہرے سے گرد و غبار صاف کریں گے۔
 اور ان درجات کی خوش خبری دیں گے جو ان کو بہشت میں حاصل ہوں گے
 حضرت عیسیٰ اسی حال میں ہوں گے کہ خدا تعالیٰ ان کی طرف وحی بھیجے گا اور
 بتائے گا کہ میں نے اپنے بہت سے ایسے بندے پیدا کئے ہیں جن سے لڑنے
 کی طاقت کسی میں نہیں ہے۔ تم میرے بندوں کو وہ طور کی طرف لیجاؤ۔
 اور وہاں ان کی حفاظت کرو۔ پھر خداوند یا جوج اور یا جوج کو بھیجے گا۔
 جو ہر بلند زمین سے آریں گے اور دوڑیں گے ان کی سب سے پہلی جماعت
 طبریہ (واقعہ شام) کے تالاب پر پہنچے گی اور اس کا سارا پانی پی جائے گی۔
 پھر یا جوج یا جوج کی آخری جماعت ادھر سے گذرے گی۔ اور (تالاب
 کو خالی دیکھ کر کہے گی کہ اس میں کبھی پانی تھا۔ اسکے بعد یا جوج یا جوج آگے
 بڑھیں گے اور جبل خمر پر پہنچیں گے جو بیت المقدس کا ایک پہاڑ ہے اور یہاں
 ٹھہر کر کہیں گے کہ زمین پر جو لوگ تھے ان کو ہم نے مار ڈالا۔ آؤ اب آسمان
 والوں کو قتل کریں۔ پس وہ آسمان کی طرف تیر پھینکیں گے۔ اور خداوند تعالیٰ
 ان کے نیروں کو خون آلود کر کے گرا دے گا۔ اور خدا کے نبی حضرت
 یحییٰ (مسیح) اور ان کے ساتھی کو وہ طور پر رد کے جائیں گے یہاں تک کہ (بھوک
 اور غذا کی احتیاج میں) ان کی حالت اس درجہ کو پہنچ جائیگی کہ ان میں
 سے ہر شخص کے نزدیک جبل کا سر سودیناروں سے بہتر ہوگا۔ ہاں ان تیناروں
 سے جو آج تمہارے نزدیک نہایت قیمتی ہیں (جب یہ حالت ہو جائیگی تو)
 خدا کے نبی عیسیٰ اور ان کے ہمراہی خدا تعالیٰ سے دعا کریں گے کہ وہ یا جوج و
 یا جوج کو ہلاک کر دے، خداوند یا جوج یا جوج پر کھڑوں کا عذاب نازل
 فرمائے گا۔ یعنی ان کی گردنوں میں کیرے پڑ جائیں گے (اس قسم کے کیرے
 جیسے کہ اونٹ اور بکری کی ناک میں پڑ جاتے ہیں) وہ ان کیروں سے سب
 سب ایک دم مر جائیں گے۔ پھر عیسیٰ اور ان کے ہمراہی پہاڑ سے زمین
 پر آئیں گے اور زمین پر ایک بالشت ٹکڑا ایسا نہ پائیں گے جو یا جوج و

يَتَرَكُهَا كَالْزَلْفَةِ ثُمَّ يُقَالُ لِلَّذِينَ
أَنبَتِي كَهْرَتِكَ وَمَا دِي بَدْرَكَ
فَيَوْمَئِذٍ تَأْكُلُ الْبَعْضُ مِنَ
الدَّمَائِ وَتَسْتَظِلُّونَ بِقُحُفِهَا وَ
يُبَاسِرُكَ فِي الرَّسْلِ حَتَّىٰ إِنَّ الْفَحْطَةَ مِنْ
مِنَ الْإِبِلِ لَتَكْفِي الْفَتَامَ مِنَ النَّاسِ
وَالْفَحْطَةَ مِنَ الْبَقَرِ لَتَكْفِي الْقَبِيلَةَ مِنَ
النَّاسِ وَالْفَحْطَةَ مِنَ الْعَمَلِ لَتَكْفِي
الْفَحْطَةَ مِنَ النَّاسِ نَبِيئًا هُمْ كَذَلِكَ
إِذْ بَعَثَ اللَّهُ رَجُلًا طَيِّبَةً فَتَأْخُذُهُمْ
تَحْتَ آبَائِهِمْ فَيَقْبِضُ رُوحَ كُلِّ مُؤْمِنٍ
وَكُلِّ مُسْلِمٍ وَيُثَبِّتُ شِدَارَ النَّاسِ
يَتَهَارَجُونَ فِيهَا تَهَارُجًا مُجَسِّدٍ
فَعَلَيْهِمْ تَقُومُ السَّاعَةُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
إِلَّا الْوَايَةَ الثَّانِيَةَ وَهِيَ قَوْلُهُ
تَطْرَحُهُمُ بِاللَّهْبِ إِلَى قَوْلِهِ سَبْعَ
سِنِينَ رَوَاهَا التِّرْمِذِيُّ

ما جوح کی چربی اور بدبو سے محفوظ ہو۔ عیسے اور ان کے ہمراہی پھر خدا تعالیٰ
سے دعا کریں گے کہ وہ ان کو اس مصیبت سے نجات دے (خداوند
ایسے پرندوں کو بھیجے گا جن کی گردنیں بختی (خراسانی) اونٹ کی مانند
ہوں گی۔ یہ پرندے جوح و ما جوح کی نعشوں کو اٹھائیں گے اور جہاں خدا
کی مرضی ہوگی وہاں پہنچیں گے۔ اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ
یہ پرندے ان نعشوں کو نسل میں ڈال دیں گے (یعنی اس جگہ
یہاں سے آقا صلوات اللہ علیہ و آلہ و سلم اور مسلمان یا جوح و ما جوح کی کمانوں تیزوں
اور ترکشوں کو تیرس تک چلاتے رہیں گے۔ پھر خداوند تعالیٰ ایک بڑی
بارش فرمائے گی جس سے کوئی آبادی خالی نہ رہے گی (یعنی یہ بارش سب
جگہ ہوگی۔ اور زمین کا کوئی حصہ ایسا باقی نہ رہے گا جہاں بارش نہ ہوئی ہو)
یہ بارش زہاؤد و حور صاف کرے گی اور وہ آئینہ کے مانند ہو جائے
گی۔ پھر نہا سے کہا جائیگا کہ اپنے بھلوں کو نکال اور اپنی برکت کو داپس لا
چنانچہ انہم میں (دس سے لیکر چالیس آدمیوں تک کی) ایک جماعت
انار کے پھل سے سیراب ہو جائے گی اور انار کے چھلکے سے لوگ سیر حاصل
کریں گے (دو دو میں برکت دیکھ لے گی یہاں تک کہ ایک اونٹنی کا دو دو
ایک چھپسی جماعت کے لئے کفایت کرے گا۔ لوگ ایسی خوش حالی
اور زمین سے زندگی بسر کریں گے کہ خداوند تعالیٰ ایک خوشبودار
ہوا بھیجے گا جو ہر مومن اور مسلم کی روح کو قبض کرے گی اور صرف شریک و بدکار لوگ یا میں باقی رہ جائیں گے جو آپس میں گدھوں کی طرح غمگین ہو جائیں
گے اور زمین گے اور انھیں لوگوں پر قیامت قائم ہوگی۔ اس کو مسلم نے بت کیا مگر دوسری روایت یعنی انکا قول "قطر حمہم بالذہبل
الحمر" سب سے سنیں تک اس کو زندگی نے روایت کیا۔

دجال کے کارناموں پر

۵۲۲۰ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُخْرِجُ الدَّجَالَ فَيَتَوَجَّهُ قِبَلَ رَجُلٍ
مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فَيُلْقَاهُ الْمَسَاحِلُ
الدَّجَالَ فَيَقُولُونَ لَهُ آيَنَ تَعْبُدُ
فَيَقُولُ أَعْبُدُ إِلَىٰ هَذَا الَّذِي خَدَجُ
قَالَ فَيَقُولُونَ كَذًا وَمَا تَدْعِي بَدِينًا
فَيَقُولُ مَا بَدِينَنَا خِفَاءً فَيَقُولُونَ
اقتُلُوهُ فَيَقُولُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ أَلَيْسَ
قَدْ نَهَكُم بِكُمْ أَنْ تَقْتُلُوا أَحَدًا

حضرت ابو سعید خدری کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ دجال نکلیے گا اور ایک مرد مسلمان اس کی طرف متوجہ ہوگا اور
چند بار بند شخص دجال سے جا ملیں گے جو اس کے محافظ ہوں گے۔
یہ مرد نگہبان لوگ اس مرد مسلمان سے پوچھیں گے کہاں جانے
کا ہے؟ وہ کہیں گے اس کی طرف جا رہا ہوں جس نے خرما
کیا (یعنی دجال) رسول خدا نے فرمایا کہ یہ (سنکر) دجال
کے خط اس شخص سے کہیں گے تو تم اسے رب (یعنی دجال) پر ایمان
کہیں گے آتا؟ وہ شخص کہے گا ہمارے پروردگار کی صفات کسی
پر نہیں ہیں۔ (یعنی ہر شخص پروردگار حقیقی کی صفات سے متصف ہے)
وہ آدمی دیکھ کر کہیں گے کہ اسکا مار ڈالو لیکن بعض لوگ

دُونَ مَا فَيَسْطَلِقُونَ بِهِ إِلَى الدَّجَالِ فَإِذَا
رَأَاهُ الْمُؤْمِنُونَ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ هَذَا
الدَّجَالُ الَّذِي كَذَّبَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَيَا مُرَادَ الدَّجَالِ بِهِ
فَيُسَبِّحُ فَيَقُولُ خُذَاكَ وَشَجْوَهُ فَيَسْمَعُ
ظَهْرَهُ وَبَطْنَهُ خَرَبًا قَالَ فَيَقُولُ أَمَّا
تُوْمُنِي بِي قَالَ فَيَقُولُ أَنْتَ الْمَسِيحُ الْكَذَّابُ
قَالَ فَيَوْمَرُ بِهِ فَيُؤْتِيهِ بِالسَّيْفِ الْمُبَشَّارِ مِنْ
مَفْرَقِهِ حَتَّى يُفَرِّقَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ تَلَامِ
يَمُشِي الدَّجَالُ بَيْنَ الْقِطْعَتَيْنِ ثُمَّ يَقُولُ
لَهُمَا تَعْرِفَانِي قَالَا نَعَمْ يَقُولُ لَهُ
أَتُؤْمِنُونَ بِي فَيَقُولُ مَا أَزْدَدْتُ فِيكَ
إِلَّا بَصِيرَةً قَالَ ثُمَّ يَقُولُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ
إِنَّهُ لَا يَفْعَلُ بَعْدِي بِأَحَدٍ مِنَ النَّاسِ
قَالَ فَيَا خُذَاكَ الدَّجَالُ لِيَذْبَحَهُ
فَيَجْعَلُ مَا بَيْنَ رَقَبَتِهِ إِلَى تَرْفُوتِهِ
نُحَاسًا فَلَا يَسْتَطِيعُ إِلَيْهِ سَبِيلًا قَالَ
فَيَا خُذَا بِيَدِي وَرَجُلِي فَيَقْدِرُ بِهِ
فَيَحْسِبُ النَّاسُ أَنَّهَا تُقَى فِي الْجَنَّةِ
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
هَذَا أَعْظَمُ النَّاسِ شَهَادَةً عِنْدَ رَبِّ
الْعَالَمِينَ سَوَاءٌ مُسْلِمٌ

ظاہر کریں گے کہ کیا ہمارے پروردگار نے ہم کو یہ حکم نہیں دیا ہے کہ ہم کسی
کو اس کے حکم بغیر قتل نہ کریں غرض وہ لوگ اس مرد مسلمان کو دجال کے
پاس لے جائیں گے۔ یہ مرد مسلمان جب دجال کو دیکھے گا تو لوگوں
کو مخاطب کر کے کہے گا۔ لوگو! یہ وہی دجال ہے جس کا ذکر رسول اللہ
نے فرمایا تھا (یسنکر) دجال مرد مسلمان کو حیت لٹانے کا حکم دے گا۔
چنانچہ اس کو حیت لٹایا جائیگا پھر دجال حکم دے گا کہ اس کو پکڑا دو اور
سر کھنکھو چنانچہ خوب مارا اس کی پشت اور پیٹ کو نرم کر دیا جائیگا
اس کے بعد دجال اس سے پوچھے گا کہ تو مجھ پر ایمان نہیں لائے گا؟
وہ مرد مسلمان جواب میں کہے گا تو جھوٹا مسیح سے پھر دجال کے حکم سے
اس مرد مسلمان کو اسے سے چیرا جائیگا اور اس کے دو ٹکڑے کر دیے
جائیں گے اور دونوں ٹکڑے دل کو علیحدہ علیحدہ رکھ دیا جائیگا۔ پھر دجال
ان دونوں ٹکڑوں کے درمیان چلے گا اور کہے گا کہ کھڑا ہو جا۔ وہ مرد
مسلمان بالکل سیدھا کھڑا ہو جائیگا کہ دجال پھر اس سے کہے گا کہ کیا
تو مجھ پر ایمان لاتا ہے؟ وہ مرد مسلمان کہے گا اب تو میرا یقین اور میری
بصیرت بہت بڑھ گئی ہے (یعنی اب تو مجھ کو اس امر کا کامل یقین ہو گیا ہے
کہ تو دجال اور جھوٹا مسیح ہے) اسکے بعد وہ مرد مسلمان لوگوں کو خطاب
رہیگا اور کہے گا۔ لوگو! یہ دجال جو کچھ میرے ساتھ کر چکا ہے اب کسی
سرے آدمی کے ساتھ ایسا نہیں کر سکتا۔ (یعنی قتل کر کے دوبارہ اب
ی کو زندہ نہیں کر سکتا) اس کے بعد دجال اس مرد مسلمان کو فوج کرنے
نے پکڑے گا۔ اور اس کی گردن تانبے کی بنا دی جائے گی (یعنی خداوند
کی گردن کو تاننا بنا دیگا تاکہ دجال اس کو فوج نہ کر سکے) (دجال
کو فوج نہ کر سکے گا اور عاجز ہو کر اس کے ہاتھ پاؤں کپڑے کرا سکو اٹھائیگا
اور آگ میں پھینک دیا لوگ یہ خیال کریں گے کہ اس کو آگ میں ڈالا ہے۔ لیکن حقیقت میں وہ جنت کے اندر پھینکا گیا ہوگا۔ یہ بیان کر کے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ شخص خداوند بزرگ برتری کی نظر نہادت کے اعتبار سے بہت بڑے درجہ کا آدمی ہوگا۔ (مسلم)

دجال کے خوف سے لوہاڑوں پر بھاگ جائیں گے

حضرت ام شریک کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
لوگ دجال سے (یعنی اسکے مکرو فریب اور فتنہ سے) بھاگیں گے
ہاڑوں میں جا چھپیں گے۔ ام شریک کہتی ہیں یسنکر میں نے پوچھا
دل اللہ عرب ان ایام میں کہاں ہونگے؟ آپ نے فرمایا عرب
زمانہ میں بہت کم ہوں گے۔

(مسلم)

عَنْ أُمِّ شَرِيكٍ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَفِرَّنَّ النَّاسُ مِنَ الدَّجَالِ حَتَّى يَلْحَقُوا بِالْجِبَالِ قَالَتْ أُمُّ شَرِيكٍ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَإِنَّ الْعَرَبَ يَوْمَئِذٍ قَالَتْ هُمْ قَلِيلٌ سَوَادٌ مُسْلِمٌ

دجال کے تابعدار یہودی ہوں گے

۵۲۲۲ وَعَنْ أَنَسٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَتَّبِعُ الدَّجَالُ مِنَ يَهُودِ إِصْفَهَانَ سَبْعُونَ أَلْفًا عَلَيْهِمُ الطِّيَالِسَةُ سَادَاهُ مُسْلِمُونَ

حضرت انسؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اصفہان کے مترہزار یہودی دجال کی پیروی اور اطاعت اختیار کریں گے۔ جن کے سروں پر چادریں پڑی ہوں گی۔ (مسلم)

دجال مدینہ میں داخل نہیں ہوگا

۵۲۲۳ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي الدَّجَالُ وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْهِ أَنْ يَدْخُلَ نِقَابَ الْمَدِينَةِ فَيَنْزِلُ بَعْضَ السَّبَاحِ الَّتِي تَلِي الْمَدِينَةَ فَيُخْرِجُ إِلَيْهِ رَجُلٌ وَهُوَ خَيْرُ النَّاسِ أَوْ مِنْ خِيَارِ النَّاسِ فَيَقُولُ أَشْهَدُ أَنَّكَ الدَّجَالُ الَّذِي حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثُهُ فَيَقُولُ الدَّجَالُ أَرَأَيْتُمْ إِنْ قَتَلْتُ هَذَا ثُمَّ أَحْيَيْتُهُ هَلْ تُشْكُونَ فِي الْأَمْرِ فَيَقُولُونَ لَا فَيَقْتُلُهُ ثُمَّ يُحْيِيهِ فَيَقُولُ وَاللَّهِ كُنْتُ فِيكَ أَشَدَّ بَصِيرَةً مِنِّي الْيَوْمَ فَيُرِيدُ الدَّجَالُ أَنْ يَقْتُلَهُ فَلَا يَسْلُطُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

حضرت ابو سعیدؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے دجال مدینہ کی طرف متوجہ ہوگا لیکن خدا کے حکم سے وہ مدینہ کے راستوں میں داخل ہو سکے گا۔ آخر وہ مدینہ کے قریب کی شوزمین میں ہی ٹھہر جائیگا اسکے پاس ایک شخص آئیگا جو اس راز کے بہترین لوگوں میں سے ہوگا اور اس سے کہے گا میں شہادت دیتا ہوں کہ تو ہی دجال ہے جس کی خبر رسول اللہ نے ہم کو دی ہے۔ دجال اپنے لوگوں سے کہے گا وہ اگر میں اس شخص کو قتل کر کے دوبارہ زندہ کروں کیا پھر بھی تم میرے بارے میں شک کر دے گے؟ (یعنی میرے خدا ہونے میں پھر بھی تم شک شبہ میں پڑے رہو گے وہ لوگ کہیں گے ہم کو پھر کوئی شبہ باقی نہ رہے گا) دجال اس شخص کو مار ڈالے گا اور پھر اس کو زندہ کر دے گا وہ شخص زندہ ہو جانے کے بعد دجال سے کہے گا یہ خدا کی قسم اس وقت سے پہلے تیرے بارے میں مجھ کو اتنا وثوق و یقین نہ تھا۔ جتنا کہ اب ہے۔ (یعنی اب تو تیرے دجال اور سچ کا ذوق ہونیکا پختہ یقین ہے) پھر دجال اس کو دوبارہ قتل کرنے کی کوشش کرے گا لیکن اس پر قابو نہ پاسکے گا (یعنی اس کو مار ڈالنے کی قدرت اس میں نہ رہے گی۔) (بخاری و مسلم)

۵۲۲۴ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَأْتِي الْمَسِيحُ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ هَمَّتْهُ الْمَدِينَةُ حَتَّى يَنْزِلَ دُبُّ أَحَدٍ ثُمَّ بَصُرَاتِ الْمَلَائِكَةِ وَجْهَهُ قِبَلَ الشَّامِ وَهَذَا يَهْدِيكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے مسیح (دجال) مشرق کی جانب سے آئے گا اور مدینہ کا رخ کرے گا یہاں تک کہ وہ احمد کے پیچھے پہنچ جائیگا۔ پھر فرشتے اس کا منہ شام کی طرف پھیر دیں گے اور وہ شام میں ہلاک کر دیا جائیگا۔ (بخاری و مسلم)

۵۲۲۵ وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْمَدِينَةَ رُغْبُ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ لَهَا يَوْمٌ مِنْ سَبْعَةِ أَبْوَابٍ عَلَى كُلِّ بَابٍ مَلَكَانِ

حضرت ابو بکرؓ کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے مدینہ میں دجال کا رعب و خوف داخل ہوگا۔ ان ایام میں مدینہ کے سات دروازے ہوں گے اور ہر دروازے پر دو فرشتے مقرر ہوں گے۔ (بخاری)

دجال کا ذکر

۵۲۲۶ وَعَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَتْ مِعْتَمِدٌ

حضرت فاطمہ بنت قیسؓ کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

مَنَادِي سَأُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُنَادِي الصَّلَاةُ جَامِعَةٌ فَخَرَجْتُ
إِلَى الْمَسْجِدِ فَصَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ
جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَضْحَكُ قَالَ
لَيُنْزَمَ كُلُّ إِنْسَانٍ مَصَلَاةً ثُمَّ قَالَ
هَلْ تَدْرُونَ لِمَ جَمَعْتُكُمْ قَالُوا
اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ إِنِّي وَاللَّهِ
مَا جَمَعْتُكُمْ لِرِعْبَةٍ وَلَا لِرُهْبَةٍ
وَلَكِنْ جَمَعْتُكُمْ لِأَنْ تَمِيمَ الدَّارِي
كَانَ رَجُلًا نَصْرًا إِنِّيَا فَجَاءَ وَاسْكَدَ
حَدَّثَنِي حَدِيثًا وَافَقَ الَّذِي كُنْتُ
أُحَدِّثُكُمْ بِهِ عَنِ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ
حَدَّثَنِي أَنَّهُ رَكِبَ فِي سَفِينَةٍ بِحَرِّيَةٍ
مَعَ ثَلَاثِينَ رَجُلًا مِنْ لَحْمٍ وَجُذَامٍ
فَلَوَّعَ بِهِمُ الْبُؤْسَ شَهْرًا فِي الْبَحْرِ
فَارْفَأُوا إِلَى جَزِيرَةٍ حِينَ تَغْرُبُ
الشَّمْسُ فَجَلَسُوا فِي أَقْرَبِ السَّفِينَةِ
فَدَخَلُوا الْجَزِيرَةَ فَلَقِيَهُمْ دَابَّةٌ
أَهْلَبُ كَثِيرُ الشَّعْرِ لَا يَدْرُونَ مَا
قُبْلَهُ مِنْ دُبُرِهِ مِنْ كَثَرَةِ الشَّعْرِ
قَالُوا وَيْلَكَ مَا أَنْتَ قَالَتْ أَنَا
الْجَسَّاسَةُ اظْلُفُوا إِلَى هَذَا
الرَّجُلِ فِي الدَّيْرِ فَإِنَّهُ إِلَى خَبَرِكُمْ
بِالْأَشْوَاقِ قَالَ لَمَّا سَمِعْتُ لَنَا
رَجُلًا فَرَقْنَا مِنْهَا أَنْ تَكُونَ
شَيْطَانًا قَالَ فَاطْلُقْنَا سِرَاعًا
حَتَّى دَخَلْنَا الدَّيْرَ فَإِذَا فِيهِ
أَعْظَمُ إِنْسَانٍ مَا سَأَيْتَاهُ قَطُّ
خُلُقًا وَآشَدَّهُ وَشَاقًّا مَجْمُوعَةً يَدَّهِ
إِلَى عُنُقِهِ مَا بَيْنَ رُكْبَتَيْهِ إِلَى كَعْبَيْهِ

کے منادی کو یہ اعلان کرتے سُنَا الصَّلَاةُ جَامِعَةٌ (یعنی نماز
جمع کرنے والی ہے یعنی نماز تیار ہے مسجد کو چلو) چنانچہ میں مسجد میں
گئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی جب رسول
خدا نماز سے فارغ ہو چکے تو منبر پر تشریف لے گئے اور مسکراتے
ہوئے فرمایا جس آدمی نے جہاں نماز پڑھی ہے وہیں بیٹھا ہے اس
کے بعد آپ نے فرمایا تم کو معلوم ہے میں نے تم کو کیوں جمع کیا ہے؟
لوگوں نے عرض کیا خدا اور خدا کا رسول زیادہ جانتے ہیں۔ جسے فرمایا
خدا کی قسم میں نے تم کو اس لئے جمع نہیں کیا ہے کہ میں تم کو کچھ دوں
یا کوئی خوشخبری سناؤں۔ اور اُس لئے جمع کیا ہے کہ تم کو کسی دشمن سے
ڈراؤں بلکہ میں نے تم کو نیم داری کا واقعہ سنانے کیلئے جمع کیا ہے
نیم داری ایک سچی شخص تھا وہ آیا اور مسلمان ہوا اور محمد کو ایک ایسی
خبر دی جو ان خبروں سے مشابہ تھی جو میں نے تم کو مسیح و دجال کی بابت
سنائی ہیں۔ اس نے بیان کیا کہ وہ قبائلِ نحم و جذام کے تیس آدمیوں کے
ساتھ دریائی بڑی کشتی میں سوار ہوا۔ دریائی موجوں نے کشتی کے
ساتھ شونخیاں شروع کیں اور ایک ماہ تک کشتی کو اُدھر اُدھر لے پھرتی
رہی آخر موجیں کشتی کو آفتابِ غروب ہونے کے وقت ایک جزیرہ میں لے گئیں
ہم چھوٹی کشتیوں میں سوار ہوئے اور جزیرہ میں پہنچے۔ وہاں ہم کو ایک
چار پایہ ملا جس کے بڑے بڑے بال تھے، اور اتنے زیادہ بال اس کے
جسم پر تھے کہ اس کا اکا پچھا معلوم نہ ہوتا تھا ہم لوگوں نے اس سے
کہا کچھ پراسوس ہے، تو کون ہے؟ اس نے کہا میں جاسوس ہوں
تم اس شخص کے پاس چلو جو دیر (گرجے) میں ہے وہ تمہاری خبریں
سننے کا بہت مشتاق ہے نیم داری کا بیان ہے کہ اس چار پایہ نے
اس شخص کا ذکر کیا تو ہم اس سے ڈرے اور نہیاں کیا کہ ممکن ہے
وہ دہانہ کی شکل و صورت میں شیطان ہو غرض ہم تیزی سے آگے
بڑھے اور دیر میں پہنچے ہم نے وہاں ایک بہت بڑا اور خوفناک
آدمی دیکھا کہ ایسا آدمی آج تک ہماری نظروں سے نہ گزرا تھا وہ
نہایت مضبوط بندھا ہوا تھا۔ اس کے ہاتھ گردن تک اٹھائے ٹخنوں
تک زنجیر میں جکڑے ہوئے تھے ہم نے اس سے پوچھا تجھ پر افسوس
ہے تو کون ہے؟ اس نے کہا تم نے مجھ کو پایا اور معلوم کر لیا ہے
رتو اب میں تم سے اپنا حال چھپاؤں گا۔ پہلے تم یہ بتاؤ کہ تم کون ہو؟
ہم نے کہا ہم عرب کے لوگ ہیں۔ دریا میں کشتی پر سوار ہوئے تھے۔

یَا حَذِیْبُ قُلْنَا وَبَلَدُ مَا أَنْتَ
قَالَ قَدْ تَدْرُغُ عَلَیْ خَبْرٍ
فَاخْبِرُونِي مَا أَنْتُمْ قَالُوا نَحْنُ
أَنْشَاءُ مِنَ الْعَرَبِ رَكِبْنَا فِي سَفِينَةٍ
بَحْرِيَّةٍ فَلَعِبَ بِنَا الْبَحْرُ شَهْرًا
فَدَخَلْنَا الْحَزِيْرَةَ فَلَقِينَا دَابَّةً
أَهْلَكَ فَقَالَتْ أَنَا الْجَسَّاسَةُ ائْتِيْنَا
إِلَى هَذَا فِي الدَّائِرِ قَالُوا إِلَيْكَ
مَسْرَعًا فَقَالَ أَخْبِرُونِي عَنْ نَحْلٍ
بَيْسَانَ هَلْ تُنْمُو قُلْنَا نَعَمْ قَالَ أَمَا
إِنَّهَا تُؤْشِكُ أَنْ لَا تُنْمُو قَالَ أَخْبِرُونِي
عَنْ بَحِيْرَةِ الطَّبْرِیْتِ هَلْ فِيْهَا مَاءٌ
قُلْنَا هِيَ كَثِيْرَةُ الْمَاءِ قَالَ إِنْ مَاءَهَا
يُؤْشِكُ أَنْ يَذْهَبَ قَالَ أَخْبِرُونِي
عَنْ عَيْنٍ زُعْرَهَلْ فِي الْعَيْنِ مَاءٌ وَ
هَلْ يَذْرَعُ أَهْلُهَا يَمَاءُ الْعَيْنِ قُلْنَا
نَعَمْ هِيَ كَثِيْرَةُ الْمَاءِ وَأَهْلُهَا يَذْرَعُونَ
مِنْ مَاءِهَا قَالَ أَخْبِرُونِي عَنْ نَبِيٍّ
الْأُمِّيِّنَ مَا فَعَلَ قُلْنَا قَدْ خَرَجَ مِنْ مَكَّةَ وَ
نَزَلَ بِثَرْبٍ قَالَ أَقَاتَلَهُ الْعَرَبُ قُلْنَا نَعَمْ
قَالَ كَيْفَ صَنَعَ بِهِمْ فَاخْبِرْنَا أَنَّهُ قَدْ ظَهَرَ
عَلَى مَنْ يَلْبِسُهُ مِنَ الْعَرَبِ وَأَطَاعُوهُ قَالَ أَمَا
إِنَّ ذَلِكَ خَيْرٌ أَنْ يُطِيعُوهُ وَإِنِّي مُخْبِرُكُمْ عَنِّي
أَنَا الْمَسِيْحُ وَإِنِّي الدَّجَالُ يُؤْشِكُ أَنْ يُؤْذَنَ لِي
فِي الْخُدُوجِ فَاخْرُجْ فَايْمُرْ فِي الْأَرْضِ فَلَا أَدْعُ
قَرِيْبًا إِلَّا هَبَطْتُهَا فِي أَرْبَعِينَ لَيْلَةً غَيْرَ مَكَّةَ
وَطَبِيْعَةٍ هُمَا مُحَرَّمَتَانِ عَلَيَّ كَلَّمَا هُمَا كَلَّمَا
أَرَدْتُ أَنْ ادْخُلَ وَاحِدًا مِنْهُمَا اسْتَقْبَلَنِي
مَلَكٌ بِيَدِهِ السَّيْفُ صَلَاتَا يَصُدُّ فِي عَنْهَا وَإِنْ
عَلَى كُلِّ نَفْسٍ مِنْهَا مَلِيْكَةٌ سُوْحَا قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ

دریا کی موجیں ایک مہینہ تک بہاے ساتھ کھینچتی رہیں اور آخر کار ہم
کو یہاں ڈالیں۔ ہم جزیرہ کے اندر داخل ہوئے تو ہم کو ایک چارپایہ ملا
جس کے بڑے بڑے بال تھے اس نے ہم سے کہا میں جاسوس ہوں
تم اس شخص کے پاس جاؤ جو دریا میں ہے۔ پھر ہم تیرے پاس دوڑے
ہوئے آئے۔ پھر اس نے پوچھا کیا یہاں کی مجوروں کے درخت پھل لگاتے
ہیں؟ یعنی قوم بے ایمان کے مجوروں کے درختوں پر پھل آتے ہیں بے ایمان
ایک مقام کا نام ہے جو شام میں یا اردن میں یا یمن میں یا حجاز میں واقع
ہم نے کہا ہاں پھل لاتے ہیں۔ اس نے کہا وہ زمانہ قریب آنے والا
ہے جب کہ یہ درخت پھل نہ لائیں گے (یعنی قرب قیامت کا زمانہ)
پھر اس نے پوچھا یہ تہلاد کہ بحیرہ طبریہ (طبریہ کے نالاب) میں پانی
ہم نے کہا نہیں۔ ہم نے کہا اس میں بہت پانی ہے۔ اس نے کہا
عنقریب اس کا پانی خشک ہو جائیگا پھر اس نے پوچھا رعر کے چشمے
کا حال بتاؤ کیا اس چشمے میں پانی ہے اور کیا اس کے قریب باشندے
پانی سے کاشتکاری کرتے ہیں پھر اس نے پوچھا امیوں کے
چشمے کا حال بتاؤ کہ لوگوں کے نبی، کسی بابت بتاؤ کہ اس نے کیا کیا
ہم نے کہا وہ مکہ سے ہجرت فرما کر مدینہ منورہ تشریف لے گئے۔ اس نے
پوچھا کیا عرب ان سے لڑے ہیں؟ ہم نے کہا ہاں۔ اس نے پوچھا انہوں
نے عرب سے کیا معاملہ کیا؟ ہم نے تمام واقعات سے اس کو آگاہ کیا
اور بتایا کہ عربوں میں سے جو لوگ آپ کے قریبی عزیز تھے ان پر آپ نے
غلبہ حاصل کر لیا ہے اور انہوں نے آپ کی اطاعت قبول کر لی ہے۔
اس نے کہا تم کو معلوم ہونا چاہئے کہ ان کا اطاعت کرنا ہی ان کے
لئے بہتر ہے۔ اچھا اب میرا حال بیان کرتا ہوں۔ میں مسیح (دجال)
ہوں عنقریب مجھ کو کھنے کا حکم دیا جائیگا میں باہر نکلوں گا اور زمین پر
پھروں گا یہاں تک کہ کوئی آبادی ایسی نہ چھوڑے گا جس میں میں داخل نہ ہوں
چالیس تین برابر گشت میں رہوں گا۔ لیکن مکہ اور مدینہ میں جاؤں گا کہ
دہاں جانے کی مجھ کو ممانعت کی گئی ہے۔ میں جب ان شہروں میں سے
کسی میں داخل ہوں کیا ارادہ کروں گا تو ایک فرشتہ جس کے ہاتھ
میں تلوار ہوگی مجھ کو داخل ہونے سے روکے گا اور ان شہروں میں سے
ہر ایک کے رستہ پر فرشتے مقرر ہوں گے جو رستہ کی حفاظت کرتے
ہوں گے اس کے بعد رسول اللہ نے اپنے عصا کو منبر پر رکھ فرمایا
یہ ہے طیبہ۔ یہ ہے طیبہ۔ یعنی مدینہ۔ پھر آپ نے فرمایا

کی طرف جائیم کا بیان ہے کہ میں اس محل میں گیا تو وہاں ایک شخص کو دیکھا جو اپنے بالوں کو گھسیٹتا ہے۔ زنجیروں میں بندھا ہوا ہے۔ اور طوق پڑے ہوئے ہیں۔ اور آسمان وزمین کے درمیان اچھلتا کودتا ہے۔ میں نے کہا تو کون ہے؟ اس نے کہا میں دجال ہوں۔ (ابوداؤد)

دجال کا صلیب

حضرت عباؤہ بن صامت کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میں نے تم سے دجال کا حال بار بار اس اندیشہ سے بیان کیا ہے کہ کہیں تم اس کو بھول نہ جاؤ۔ اس کی حقیقت سے نا آشنا نہ رہو تم کو یاد رکھنا چاہئے کہ مسیح دجال پست قدم ہے۔ اسکے پاؤں نیچے چلنے میں قریب ہوتے ہیں اور اڑیاں دور دور بال مڑے ہوئے ہیں ایک آنکھ سے کان ہے۔ دوسری آنکھ ہموار ہے یعنی نہ ابھری ہوئی اور نہ دھنسی ہوئی۔ پھر بھی اگر تم شبہ میں پڑ جاؤ تو اتنی بات یاد رکھو کہ تمہارا پروردگار کا نام نہیں ہے۔ (ابوداؤد)

ایمان پر ثابت رہنے والوں کو دجال سے کوئی خوف نہیں ہوگا

حضرت ابو عبیدہ بن الجراح کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے حضرت نوح کے بعد کوئی نبی ایسا نہیں آئے گا جس نے اپنی قوم کو دجال سے نہ ڈرایا ہو اور میں بھی تم کو اس سے ڈراتا ہوں اور اس کی حقیقت بیان کئے دیتا ہوں، اسکے بعد آپ نے دجال کی کیفیت بیان کی اور پھر فرمایا شاید تم میں سے کوئی شخص جس نے مجھ کو دیکھا ہے یا میرا کلام سنا ہے اس کو پائے۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! ان ایام میں ہمارے قلوب کی کیا حالت ہوگی؟ آپ نے فرمایا بالکل ایسی ہی جیسی آج کل ہے یا اس سے بہتر۔ (ترمذی - ابوداؤد)

دجال خراسان سے نکلے گا

عمر بن حریثؓ حضرت ابو بکر صدیقؓ سے راوی ہیں۔ کہ رسول اللہ نے ہم سے بیان کیا کہ دجال مشرق کی ایک زمین سے نکلے گا جس کا نام خراسان ہوگا۔ بہت سی قومیں جن کے چہرے دجال کی مانند نہ بنے پھولے ہوئے ہوں گے اس کی اطاعت اختیار کر لیں گی۔ (ترمذی)

فَاتَّبَعْتُهُ فَإِذَا سَرَجٌ يُجْرُ شَعْرَةً مُّسَلَّسٌ فِي الْأَغْلَالِ يَنْزُوفِي مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ فَقُلْتُ مَنْ أَنْتَ قَالَ أَنَا الدَّجَالُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ۔

۲۴۹ وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّي حَدَّثْتُكُمْ عَنِ الدَّجَالِ حَتَّى خَشِيتُ أَنْ لَا تَعْقِلُوا أَنَّ الْمَسِيحَ الدَّجَالُ تَحِيذٌ أَفَحَجَّ جَعِدٌ أَعْوَرَ مَطْمُوسٌ الْعَيْنِ كَيْسَتْ يَمَانِيَتُهُ وَلَا حَجَرَاءَ فَإِنَّ أَلَيْسَ عَلَيْكُمْ فَأَعْلَمُوا أَنَّ سَأَلَ بَكْرٌ كَيْسَ بَأَعْوَرَ سَأَلَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ۔

۲۵۰ وَعَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّمَا لَمْ يَكُنْ نَبِيٌّ بَعْدَ نُوحٍ إِلَّا قَدْ أَنْذَرَ الدَّجَالَ قَوْمَهُ وَإِنِّي أَنُذِرُكُمْ قَوْمَهُ فَوَصَفَهُ لَنَا قَالَ لَعَلَّهُ سَيُذَرِكُهُ بَعْضُ مَنْ رَأَى أَوْ سَمِعَ كَلَامِي قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَكَيْفَ قُلُوْا بِنَا يَوْمَئِذٍ قَالَ مِثْلُهَا يَعْنِي الْيَوْمَ أَوْ خَيْرٌ سَأَلَ التِّرْمِذِيُّ وَابُودَاوُدَ۔

۲۵۱ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ حَرْثٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الدَّجَالُ يُخْرِجُ مِنْ أَرْضِ الْمَشْرِقِ يُقَالُ لَهَا خُرَاسَانٌ يَتْبَعُهُ أَقْوَامٌ كَانَتْ دُجُوهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمَطْرُوقَةُ سَأَلَ التِّرْمِذِيُّ۔

دجال سے دور رہنے کی تاکید

حضرت عمران بن حصینؓ کہتے ہیں رسول اللہ نے فرمایا ہے جو شخص دجال کے نکلنے کی خبر سنے اس کو چاہئے کہ وہ اس سے دور رہے خدا کی قسم آدمی دجال کے پاس آئیگا اور وہ اپنے کو مومن خیال کرتا ہوگا لیکن پھر بھی اس کی اطاعت قبول کرنے کا۔ اس لئے کہ اس کو جو چیزیں ملیں گی یہ ان سے شبہات میں پڑ جائیگا۔ (ابوداؤد)

۵۲۵۲ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَمِعَ بِالْجَالِ فَلْيَأْمِنْهُ فَإِنَّ اللَّهَ إِنْ الرَّجُلَ لَيَأْتِيَهُ وَهُوَ يَحْسِبُ أَنَّهُ مُؤْمِنٌ فَيَتَّبِعُهُ وَمَا يُبْعَثُ بِهِ مِنَ الشُّبُهَاتِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ -

ظاہر ہونے کے بعد روئے زمین پر دجال کے ٹھہرنے کی مدت

حضرت اسماء بنت یزید بن اسکنؓ کہتی ہیں نبی نے فرمایا ہے دجال چالیس برس تک زمین پر رہے گا۔ سال مہینہ کے برابر ہوگا اور مہینہ ہفتہ کے برابر اور ہفتہ ایک دن کے برابر اور ایک دن آٹھ دیر کا ہوگا حتیٰ دیریں کہ کھجور کی خشک شاخ جل جائے۔ (شرح السنہ)

۵۲۵۲ وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ بْنِ اسْكَنْ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُونُ الدَّجَالُ فِي الْأَرْضِ أَرْبَعِينَ سَنَةً السَّنَةُ كَالشَّهْرِ وَالشَّهْرُ كَالْجُمُعَةِ وَالْجُمُعَةُ كَالْيَوْمِ وَالْيَوْمُ كَالضُّطْرِ إِذَا السَّعَفَةُ فِي النَّارِ رَوَاهُ فِي تَرْجُحِ السَّنَةِ -

دجال کی اطاعت کرنے والے؟

حضرت ابو سعید خدریؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میری امت میں سے ستر ہزار آدمی جن کے سروں پر سبز چادریں پڑی ہوں گی دجال کی اطاعت قبول کر لیں گے۔ (شرح السنہ)

۵۲۵۲ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَّبِعُ الدَّجَالَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعُونَ أَلْفًا عَلَيْهِمُ الْبَيْضُ رَوَاهُ فِي تَرْجُحِ السَّنَةِ -

دجال اور قحط سالی؟

حضرت اسماء بنت یزیدؓ کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر میں تشریف فرما تھے کہ آپ نے دجال کا ذکر کیا اور فرمایا دجال کے نکلنے سے پہلے تین سال ایسے آئیں گے جن میں سے ایک سال میں آسمان تہائی بارش کو اور زمین تہائی پیداوار کو روک دے گی اور دوسرے سال میں آسمان دو تہائی بارش کو اور زمین دو تہائی پیداوار کو روک دے گی، اور تیسرے سال میں بارش ہوگی اور نہ پیداوار (اور قحط پڑ جائیگا) پھر کوئی گھروالا جانور باقی رہے گا اور نہ دانستہ الا یعنی سب ہلاک ہو جائیں گے اور دجال سب بڑا فتنہ ہوگا کہ وہ ایک (سادہ لوح) دیہاتی کے پاس پہنچے گا اگر میں تیرے ان اونٹوں کو زندہ کر دوں تو تم کو مجھ کو اپنا بزرگوار قسیم کر لیگا؟ وہ دیہاتی کہے گا ہاں، چنانچہ دجال اونٹوں کے مانند صورت بنا کر آگیا یعنی شیطان اونٹوں کی صورت اختیار کر لیں گے) اور یہ اونٹ تھنوں کی قازی اور کوہان کی بلندی کے اعتبار سے اس کے اونٹوں سے بہتر ہوں گے پھر دجال ایک شخص کے پاس آئیگا جس کا بھائی اور باپ مر گئے ہوں گے اور اس سے کہے گا اگر میں تیرے بھائی اور تیرے باپ کو زندہ

۵۲۵۵ وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِي فَذَكَرَ الدَّجَالَ فَقَالَ إِنَّ بَيْنَ يَدَيْهِ ثَلَاثَ سِنِينَ سَنَةُ تُمَسِّكُ السَّمَاءُ فِيهَا ثَلَاثُ قَطَرِهَا وَالْأَرْضُ ثَلَاثَ نَبَاتِهَا وَالثَّانِيَةُ تُمَسِّكُ السَّمَاءُ ثَلَاثِي قَطَرِهَا وَالْأَرْضُ ثَلَاثِي نَبَاتِهَا وَالثَّالِثَةُ تُمَسِّكُ السَّمَاءُ قَطَرَهَا كُلَّهُ وَالْأَرْضُ نَبَاتُهَا كُلَّهُ فَلَا يَبْقَى ذَاتٌ طَلِفٌ وَلَا ذَاتٌ ضَرْسٍ مِنَ الْبَهَائِمِ إِلَّا هَلَكَ وَإِنْ مِنْ أَشْيٍ فَتَنِيهِ إِنَّهُ يَأْتِي الْأَعْرَابَ فَيَقُولُ أَرَأَيْتَ إِنْ أَحْبَبْتُ لَكَ إِبْلَاكَ أَلَسْتَ تَعْلَمُ أَنَّ رَبِّي يَقُولُ بَلَى فَيَمِثِلُ لَهُ الشَّيْطَانُ نَحْوًا يَبْلُغُ كَأَحْسَنِ مَا يَكُونُ ضَرْوَعًا وَأَعْظَمَهُ أَسْمِيَةً قَالَ وَيَأْتِي الرَّجُلَ قَدَمَاتٌ أَخُوهُ وَمَاتَ أَبُوهُ فَيَقُولُ أَرَأَيْتَ إِنْ أَحْبَبْتُ لَكَ أَبَاكَ وَآخَاكَ

أَلَسْتَ تَعْلَمُ أَنِّي سَأَلْتُكَ فَيَقُولُ بَلَىٰ فَيَقِيلُ
لَهُ الشَّيَاطِينُ نَحْنُ وَأَبْنَاءُ وَنَحْنُ أَخَوِيهِ
قَالَتْ ثُمَّ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَاجَتِهِ ثُمَّ رَجَعَ وَالْقَوْمُ
فِي أَهْتَامِهِمْ وَغَمٍّ مِمَّا حَدَّثَهُمْ قَالَتْ
فَأَخَذَ بِلَحْمَتِي الْبَابَ فَقَالَ مَهْيِمٌ
أَسْمَاءُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَقَدْ
خَلَعْتُ أَقْبِدَ تَنَايِدًا كَرَالِدًا جَالٍ قَالَ
إِنْ يُخْرِجُ وَأَنَا حَيٌّ فَأَنَا حَاجِبُهُ
وَالْأَقْبِدَ فَإِنَّ سَرَّيَ خَلِيفَتِي عَلَى كُلِّ مُؤْمِنٍ
قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَاللَّهِ إِنَّا لَنَعُجِزُ
عَجِيزَتَنَا فَمَا نَحْبِرُهُ حَتَّى نَجُوعَ
فَكَيْفَ بِالْمُؤْمِنِينَ يَوْمَئِذٍ قَالَ
يُجْزِيهِمْ مَا يُجْزِي أَهْلَ السَّمَاءِ
مِنَ النَّسِيرِ وَالْتَقْدِيرِ سَأَلَهُ أَحَدُ

کردوں۔ تو مجھ کو اپنا پروردگار مان لے گا؟ وہ کہے گا ہاں! دجال
شیاطین کو اس کے بھائی اور باپ کی شکل میں پیش کرے گا۔ اسمائت
بزرگ کہتی ہیں کہ یہ ذرا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تشریف لے گئے
اور ٹھوڑی دیر میں واپس آئے۔ لوگ دجال کا ذکر سن کر عکرو ترو دیں
بیٹھے تھے آپ کے دروازے کے دونوں کواڑوں کو کپڑا لیا اور فرمایا
اسماء کیا حال ہے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے دجال کا
ذکر فرما کر ہمارے دلوں کو نکال کر پھینک دیا ہے۔ (یعنی اس ذکر سے
ہمارے دل معیوب خوف زدہ ہیں) آپ نے فرمایا اگر وہ میری زندگی
میں نکلا تو میں اپنے دلائل سے اس کو دفع کر دوں گا (یعنی اس پر غلبہ
حاصل کر لوں گا) اور اگر میری زندگی میں نہ نکلا تو میرا پروردگار ہر مومن
کے لئے میرا وکیل اور خلیفہ ہے۔ میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ!
ہم اپنا آٹا گوندھتے ہیں اور روٹی پکا کر فراغ نہیں ہونے پانے کہ بھوک
سے ہم بے چین ہو جاتے ہیں۔ اس لحاظ سالی میں مومنوں کا کیا حال ہوگا؟
آپ نے فرمایا ان کی بھوک کو دفع کرنے کیلئے وہی چیز کافی ہوگی
جو آسمان والوں کے لئے کافی ہوتی ہے۔ یعنی تسبیح و تقدیس
باری تعالیٰ۔ (احمد ابو داؤد)

فصل سوم

اہل ایمان کو دجال سے خوف زدہ ہونے کی ضرورت نہیں

حضرت متیر بن شعیب کہتے ہیں دجال کی بابت جس قدر میں نے
رسول اللہ سے دریافت کیا ہے اتنا کسی نے نہیں پوچھا۔ رسول اللہ
نے (ایک مرتبہ) مجھ سے فرمایا دجال تجھ کو ضرر نہ پہنچا سکے گا میں نے عرض
کیا توگ یہ کہتے ہیں کہ اس کے ساتھ رومیوں کا پہاڑ اور پانی کی نہر ہو
گی۔ آپ نے فرمایا دجال خدا کے نزدیک اس سے بھی زیادہ ذلیل ہے (یعنی
وہ جو کچھ دکھاتا ہے وہ بے حقیقت چیز ہے اس کو یہ قدرت حاصل
نہیں کہ وہ کسی کو گمراہ کر سکے)۔ (بخاری و مسلم)

دجال کی سواری گدھا ہوگا؟

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی اکرم نے فرمایا ہے دجال ایک
سفید گدھے پر سوار ہو کر نکلتے گا جس کے دونوں کانوں کے درمیان کاغذ
ستر باغ چوڑا ہوگا (ایک باغ دونوں ہاتھوں کے برابر ہوتا
ہے)۔ (ہیثمی)

۵۲۵۶ عَنْ الْبَغِيِّ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ مَا سَأَلَ
أَحَدٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنِ الدَّجَالِ أَكْثَرَ مِمَّا سَأَلْتُهُ وَإِنَّمَا
قَالَ لِي مَا يَضُرُّكَ قُلْتُ إِنَّهُمْ يَقُولُونَ
إِنَّ مَعَهُ جَبَلٌ خُبْرٌ وَنَهْرٌ مَاءٌ قَالَ هُوَ
أَهْوَنُ عَلَى اللَّهِ مِنْ ذَلِكَ مُتَّفَقٌ
عَلَيْهِ۔

۵۲۵۷ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ يَخْرُجُ الدَّجَالُ عَلَى حِمَارٍ
أَقْمَرٍ مَا بَيْنَ أَذْنَيْهِ سَبْعُونَ بَاعًا
رَوَاهُ الْكُتَيْبِيُّ فِي كِتَابِ الْبُعْثِ وَالنُّشُورِ۔

بَابُ فَصَّةِ ابْنِ صَيَّادٍ

فصل اول

ابن صیاد کے ساتھ ایک واقعہ

حضرت عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ حضرت عمرؓ صحابہ کی جماعت میں رسول اللہ کے ساتھ ابن صیاد کی طرف گئے۔ رسول اللہ نے اس کو یہودی قبیلہ بنی مغالہ کے محل میں بچوں کے ساتھ کھیلنا ہوا پایا۔ اس وقت وہ بلوغ کے قریب پہنچ چکا تھا۔ ابن صیاد کو ہمارا آنا معلوم نہ ہوا۔ رسول اللہ نے اس کے قریب پہنچ کر اس کی پشت پر ہاتھ مارا اور فرمایا کیا تو اس امر کی شہادت دیتا ہے کہ میں خدا کا رسول ہوں؟ ابن صیاد نے آپ کی طرف دیکھا اور کہا میں اس کی شہادت دیتا ہوں کہ تم ناخواندہ لوگوں کے رسول ہو! اس کے بعد ابن صیاد نے کہا کیا تم اس کی گواہی دیتے ہو کہ میں خدا کا رسول ہوں۔ رسول اللہ نے اس کو بچہ لیا اور خوب زور سے بھینچا اور دبایا۔ اور پھر فرمایا میں خدا پر اور اس کے رسول پر ایمان لایا۔ اس کے بعد ابن صیاد سے کہا: تو امور غیب میں سے کیا دیکھتا ہے؟ اس نے کہا کبھی سچی خبر اور کبھی جھوٹی یعنی کبھی فرشتہ اگر سچی خبریں دیتا ہے اور کبھی شیطان اگر جھوٹی خبریں پہنچاتا ہے، رسول اللہ نے فرمایا تجھ پر امور کو مشتبہ کیا گیا ہے یعنی جھوٹ اور سچ کو ملا کر تجھ کو مشتبہ کر دیا گیا ہے اور تو نبی نہیں ہو سکتا اس لئے کہ نبی کے پاس جھوٹی خبر نہیں آتی، اس کے بعد رسول اللہ نے فرمایا میں نے اپنے دل میں ایک بات چھپائی ہے (تو اس کو نواہر کر) اور حضور اکرمؐ نے اس آیت کو دل میں رکھا تھا یَوْمَ نَأْتِي السَّمَاءُ بِدُحَانٍ مُّبِينٍ۔ اس نے کہا وہ بات مروج ہے: آپ نے فرمایا: انا ملر تو اپنی حیثیت سے آگے نہ بڑھے گا: عمرؓ نے عرض کیا رسول اللہ! آپ محمد کو اجازت دیتے ہیں کہ میں اس کی گردن اڑا دوں؟ رسول اللہ نے فرمایا اگر یہ وہی دجال ہے جس کی میں نے خبر دی ہے تو تم اس پر قابو نہ پاسکو گے اور اگر یہ وہ نہیں ہے تو اس کے قتل کرنے میں تمہارے لئے کوئی بھلائی نہیں ہے۔ ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ اسکے بعد رسول اللہ اور ابی بن کعبؓ انصاریؓ کھجوروں کے ان درختوں کی طرف روانہ ہوئے جن میں ابن صیاد

۵۲۵۸ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ انْطَلَقَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَهْطٍ مِنْ أَصْحَابِهِ قَبْلَ ابْنِ صَيَّادٍ حَتَّى وَجَدُوهُ يَلْعَبُ مَعَ الصَّبْيَانِ فِي الْأُخْبَرِ بَنِي مَغَالَةَ وَقَدْ قَارَبَ ابْنُ صَيَّادٍ يَوْمَئِذٍ الْحُلُمَ فَلَمَّا شَهِدَ حَتَّى قَرَّبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ظَهْرَهُ بَيْنَهُ ثُمَّ قَالَ أَنَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ فَتَنَظَّرَ إِلَيْهِ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ الْأُمِّيِّينَ ثُمَّ قَالَ ابْنُ صَيَّادٍ أَنَشْهَدُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ فَرَضَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ آمَنْتُ بِاللَّهِ وَبِرَسُولِهِ ثُمَّ قَالَ لِابْنِ صَيَّادٍ مَاذَا تَرَى قَالَ يَا تَيْمِيُّ صَادِقٌ وَكَاذِبٌ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلَطَ عَلَيْكَ الْأَمْرُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فِي خَبَائِكَ لَكَ خَبِيرًا وَخَبِيرًا يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُحَانٍ مُبِينٍ فَقَالَ هُوَ الدُّخَانُ فَقَالَ اخْسَأْ لَكُنْ تَعْدُ وَقَدْ رَأَيْتُكَ قَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَا ذَنْ لِي فِيهِ أَبُؤُ أَضْرَبُ عَنْقَهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ يَكُنْ هُوَ لَا تَسْلُطْ عَلَيْهِ وَإِنْ لَا يَكُنْ هُوَ فَلَا خَيْرَ لَكَ فِي قَتْلِهِ قَالَ ابْنُ عُمَرَ انْطَلَقَ بَعْدَ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَنْ كَعْبٍ الْأَنْصَارِيُّ يَوْمَئِذٍ النَّخْلَ الَّتِي فِيهَا ابْنُ صَيَّادٍ فَطَفِقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقِي بِجَدُّ وَجْهِ النَّخْلِ وَهُوَ يَخْتَلُ أَنْ

عہ ابن صیاد مدینہ کا ایک یہودی تھا سحر و کھانت جانتا تھا اور مختصر یہ کہ وہ ایک فتنہ تھا جس میں مسلمانوں کو مبتلا کر کے انکا امتحان لیا گیا تھا۔ صیاد کا خیال تھا کہ وہی دجال ہے جو خروج کرے گا یا منجملہ وارد جالوں کے ایک جال تھا کہ آخر میں یہ مسلمان ہو گیا تھا۔ ۱۲

يَسْمَعُ مِنْ ابْنِ صَيَّادٍ شَيْئًا قَبْلَ أَنْ يَرَاهُ
وَابْنُ صَيَّادٍ مُصْطَفِجٌ عَلَى فِرَاشِهِ فِي
قُطَيْفَةٍ لَهَا فِيهَا سَرْمَذَةٌ قَرَأَتْ لَهُ
ابْنُ صَيَّادٍ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ
هُوَ يَقِي بِجُدَاوِعِ النَّخْلِ فَقَالَتْ أَيُّ
صَافٍ وَهُوَ اسْمُهُ هَذَا مُحَمَّدٌ فَتَنَّا هُوَ
ابْنُ صَيَّادٍ قَالَ سَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ تَرَكْتَهُ بَيْنَ قَالَ
عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ عُمَرَ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ فَأَثْنَى عَلَى اللَّهِ بِمَا
هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ ذَكَرَ لَدَجَالَ فَقَالَ إِنِّي أَنْذَرْتُكُمْ
وَمَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا وَقَدْ أَنْذَرْتُ قَوْمَهُ لَقَدْ أَنْذَرْتُ
نُوحٌ قَوْمَهُ وَلِكِنِّي سَأَفُولُ لَكُمْ فِيهِ قَوْلًا لَمْ
يَقْلَهُ نَبِيٌّ لِقَوْمِهِ تَعْلَمُونَ أَنَّمَا أَعُودُونَ
اللَّهُ لَيْسَ بِأَعُودٍ مُتَّفَقٍ عَلَيْهِ -

تھا رسول اللہ صیاد ابن صیاد سے درختوں کی شاخوں میں چھپ کر
اس کی باتیں سننا چاہتے تھے۔ تاکہ وہ یہ معلوم کر سکے کہ یہاں کوئی
نہیں ہے آزادی سے باتیں کرے۔ ابن صیاد چادر پیٹے پئے بستر
پر پڑا تھا۔ اور اس کی چادر میں سے ایسی آواز آتی تھی جو سمجھ میں نہ آتی
تھی۔ ابن صیاد کی ماں نے رسول اللہ کو کھجوروں کی شاخوں میں چھپا
ہوا دیکھ لیا اور کہا دو صاف (یہ ابن صیاد کا نام ہے) یہ (سامنے) محمد
کھڑے ہیں، ابن صیاد (پسٹل) خاموش ہو گیا رسول اللہ نے فرمایا اگر
اس کی ماں اس کو اس کے حال پر چھوڑ دیتی تو اس کا کچھ حال معلوم ہو جاتا
ابن عمر کہتے ہیں کہ رسول اللہ لوگوں کے درمیان کھڑے ہوئے خدا تعالیٰ کی
حمد و ثناء کی جس کا وہ مستحق ہے اور پھر وہ جال کا ذکر کیا۔ اور فرمایا میں تم کو
دجال سے ڈراتا ہوں اور کوئی نبی ایسا نہیں گزرا ہے جس نے اپنی قوم
کو دجال سے ڈرایا ہو۔ اور سب سے پہلے نوح نے اپنی قوم کو ڈرایا۔
لیکن میں دجال کی بابت تم سے وہ بات کہتا ہوں جو کسی نبی نے آج
تک اپنی قوم سے نہیں کہی تم آگاہ ہو جال کا دجال کا نام ہے اور خداوند
بزرگ و برتر کا نام نہیں۔ (بخاری و مسلم)

ابن صیاد کا من تھا؟

حضرت ابو سعید خدری کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
البرکۃ اور عمر بن الدینہ کے ایک رشتہ میں ابن صیاد سے ملے رسول اللہ نے
اس سے فرمایا کیا تو گواہی دیتا ہے کہ میں خدا کا رسول ہوں؟ اس نے کہا
کیا آپ گواہی دیتے ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ رسول اللہ نے فرمایا
میں خدا پر اس کے فرشتوں پر، اس کی کتابوں پر اور اس کے
رسولوں پر ایمان لایا۔ اس کے بعد رسول اللہ نے اس سے پوچھا تو
کیا چیز دیکھتا ہے؟ اس نے کہا میں ایک تخت کو پانی پر دیکھتا ہوں
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو ابلیس کے تخت کو پانی پر دیکھتا ہے۔ اس کے
بعد رسول اللہ نے اس سے پوچھا تو اور کیا دیکھتا ہے؟ اس نے کہا
دو سچوں کو دیکھتا ہوں (جو سچی خبریں لاتے ہیں) اور ایک جھوٹے کو دیکھتا
ہوں (جو جھوٹی خبریں لاتا ہے) یا اس نے یہ کہا کہ میں دو جھوٹوں کو دیکھتا
ہوں اور ایک سچے کو رسول اللہ نے فرمایا امر کو اس پر مشتبہ کر دیا گیا ہے
یعنی کاہن ہے اور کہانت میں اس کو اشتباہ کے اندر ڈال دیا گیا
ہے اس لئے اس کو چھوڑ دو۔ (مسلم)

۵۲۵۹ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ قَالَ لَقِيَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ
يَعْنِي ابْنَ صَيَّادٍ فِي بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِينَةِ فَقَالَ لَهُ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَشْهَدُ أَنِّي
رَسُولُ اللَّهِ فَقَالَ هُوَ أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَإِنَّ
يَا لِلَّهِ وَمَلِكِيَّةٍ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ مَاذَا تَرَى
قَالَ أَرَى عَرْشًا عَلَى الْمَاءِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَى عَرْشَ
إِبْلِيسَ عَلَى الْبَحْرِ قَالَ أَرَى صَادِقِينَ
وَكَاذِبًا أَوْ كَاذِبِينَ وَصَادِقًا فَقَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ عَلَيْهِ
نَدَاوُهُ سَأَوَاكَ مُسْلِمًا -

جنت کے بارے میں آنحضرت سے ابن صیاد کا ایک سوال
حضرت ابو سعید خدری کہتے ہیں کہ ابن صیاد نے رسول اللہ سے
۵۲۶۰ وَعَنْهُ أَنَّ ابْنَ صَيَّادٍ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ عَنْ تَوْبَةِ الْجَنَّةِ
تَقَالَ دُرْمَا مَكَّةَ بِيضَاءَ مَسْدٍ خَالِصٍ
سَادَاةً مُسْلِمَةً۔

دریافت کیا کہ جنت کی مٹی کیسی ہے؟ آپ نے فرمایا وہ میدہ کے
مانند سفید اور مشک خالص کی مانند خوشبو ہے۔
(مسلم)

دجال کے بارے میں ایک پیش گوئی

۵۲۶۱ وَعَنْ نَافِعِ بْنِ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ
بْنِ أَبِي نَضْرَةَ قَالَ قَالَ لَهُ تَوَلَّى أَحْضَبَهُ
فَانْفَقَحَ حَتَّى مَلَكَ السَّكَنَةَ فَدَخَلَ ابْنُ عُمَرَ عَلَيْهِ
حَفْصَةَ وَقَدْ بَلَغَهَا فَقَالَتْ لَهُ رَحِمَكَ اللَّهُ مَا أَرَدْتَ
مِنْ ابْنِ صَبَّادٍ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا يُخْرِجُ مِنْ غَضَبِهِ يَغْضَبُهُ
رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

نافع بن عمر کہتے ہیں کہ ابن عمرؓ نے ابن صیاد سے مدینہ کے کسی راستہ
پر ملاقات کی اور ابن عمرؓ نے اس سے ایک ایسی بات کہی جس سے
وہ غضبناک ہو گیا اور اس کی گلیں پھول گئیں اس کے بعد ابن عمرؓ اپنی
بہن حضرت حفصہؓ کے پاس گئے ان کو اس واقعہ کی خبر پہنچ چکی تھی انہوں
نے فرمایا ابن عمرؓ! خدا تجھ پر رحم فرمائے تو نے ابن صیاد سے کیا چاہا تھا کیا
تجھ کو معلوم نہیں رسول اللہؐ نے فرمایا ہے کہ دجال کسی بات پر غضب
ناک ہو کر نکلے گا اور نبوت کا دعوے کرے گا۔ (مسلم)

ابن صیاد کا دجال ہونے سے انکار

۵۲۶۲ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ صَحِبْتُ
ابْنَ صَبَّادٍ إِلَى مَكَّةَ فَقَالَ لِي مَا لَيْفَتْ مِنْ النَّاسِ
يُزْعَمُونَ أَنِّي الدَّجَالُ أَلَسْتَ سَمِعْتَ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّهُ لَا يُؤْكَلُ
لَمَّْا وَقَدْ وُلِدَ لِي أَلَيْسَ قَدْ قَالَ وَهُوَ كَافِرٌ
أَنَا مُسْلِمٌ أَوَلَيْسَ قَدْ قَالَ لَا يَدْخُلُ
الْمَدِينَةَ وَلَا مَكَّةَ وَقَدْ أَقْبَلْتُ مِنَ الْمَدِينَةِ
وَأَنَا أُرِيدُ مَكَّةَ ثُمَّ قَالَ لِي فِي آخِرِ قَوْلِهِ أَمَا
وَاللَّهِ إِنِّي لَا أَعْلَمُ مَوْلِدَهُ وَمَكَانَهُ
وَأَبْنٍ هُوَ أَشْرَفُ آبَاءٍ وَأُمَّهُ قَالَ
فَلَبَّسْنِي قَالَ قُلْتُ لَهُ نَبَأُ لَكَ
سَائِرَ الْيَوْمِ قَالَ وَقِيلَ لَهُ أَلَيْسَ أَنَّكَ
كَذَلِكَ الرَّجُلُ قَالَ فَقَالَ لَوْ عَرِضَ عَلَيَّ
مَا كَرِهْتُ سَادَاةً مُسْلِمَةً۔

حضرت ابو سعید خدریؓ کہتے ہیں کہ میرا اور ابن صیاد کا مکہ
کے سفر میں ساتھ ہوا۔ ابن صیاد نے مجھ سے اس تکلیف کا حال بیان کیا
جو لوگوں سے اس کو پہنچی تھی۔ اور پھر کہا کہ لوگ مجھ کو دجال خیال کرتے
ہیں کیا تم نے رسول اللہؐ سے یہ بات نہیں سنی کہ دجال لا ولد ہوگا اور میرے
اولاد موجود ہے۔ اور کیا رسول اللہؐ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا کہ
دجال مکہ اور مدینہ میں داخل نہ ہوگا۔ اور میں مدینہ سے آ رہا ہوں اور مکہ
کی طرف جا رہا ہوں۔ ابو سعید کہتے ہیں کہ ابن صیاد نے آخری بات
مجھ سے یہ کہی کہ تم آگاہ ہو جاؤ کہ خدا کی قسم میں دجال کی پیدائش کے وقت
کو جانتا ہوں اسکا مکان جانتا ہوں یعنی وہ کس جگہ پیدا ہوگا اور کہاں
ہے گا اور یہ بھی جانتا ہوں کہ وہ اس وقت کہاں ہے اور اس کے ماں
باپ کے نام بھی جانتا ہوں۔ ابو سعید کہتے ہیں کہ ابن صیاد کے آخری
الفاظ نے مجھ کو شبہ میں ڈال دیا یعنی یہ ممکن ہے آخری الفاظ سے اس نے
اپنی ذات کو مراد لیا ہو چنانچہ میں نے اس سے کہا تو ہمیشہ کیلئے ہلاک
ہو۔ ابو سعید کہتے ہیں کہ کسی شخص نے ہمراہیوں میں سے اس سے کہا کیا
تجھ کو یہ اچھا معلوم ہوتا ہے کہ خود ہی دجال ہو؟ ابن صیاد نے کہا اگر مجھ کو وہ صفات
ہے دی جائیں جو دجال میں ہیں تو میں
(مسلم)

ابن صیاد کا ذکر

۵۲۶۳ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَقِيتُهُ وَقَدْ تَفَرَّتْ
عَيْنُهُ فَقُلْتُ مَتَى فَعَلْتَ عَيْتُكَ مَا
أَرَى قَالَ لَا أَدْرِي قُلْتُ لَا تَدْرِي وَ

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ میں ابن صیاد سے ملا جب کہ اس
کی آنکھ ورم آلود تھی میں نے کہا تیری آنکھ کب سے ورم آلود ہے
اس نے کہا میں نہیں جانتا کب سے میں نے کہا تجھ کو معلوم نہیں حالانکہ

بڑا نہ سمجھوں۔

ہی فی کتابک قال ان شاء الله خلقها فی عصا ک قال فتخیر کاشی نخیر حماد سمعت رواہ مسلم۔

آنکھ تیرے سر میں ہے اس نے کہا اگر خدا چاہے تو آنکھ کو تیری لاکھٹی میں پیدا کر دے۔ ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ اس کے بعد ابن صیاد نے ناک سے گدھے کی سخت آواز کی مانند آواز نکالی اتنی سخت جتنی کہ میں نے سنی ہے۔ (مسلم)

ابن صیاد دجال ہے؟

۵۲۶۳ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ رَأَيْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يُحْلِفُ بِاللَّهِ أَنَّ ابْنَ الصَّيَادِ الدَّجَالُ قُلْتُ تَحْلِفُ بِاللَّهِ قَالَ إِنْ سَمِعْتُ عُمَرَ يُحْلِفُ عَلَى ذَلِكَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَكُورْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت محمد بن منکدرؓ کہتے ہیں کہ میں نے جابر بن عبد اللہؓ کو دیکھا وہ قسم کھا کر یہ کہتے تھے کہ ابن صیاد دجال ہے میں نے ان سے کہا کیا قسم کھا کر کہتے ہو؟ انھوں نے کہا میں نے عمرؓ سے سنا ہے کہ وہ رسول اللہؐ کی موجودگی میں اس پر قسم کھاتے تھے اور نبی صلعمؐ نے اس سے انکار نہیں فرمایا۔ (بخاری و مسلم)

فصل دوم

ابن عمرؓ کے نزدیک ابن صیاد مسیح دجال تھا

۵۲۶۵ عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُولُ وَاللَّهِ مَا أَشْكُ أَنْ التَّسِيحَ الدَّجَالُ ابْنُ صَيَادٍ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ أَبِي حَتْمٍ فِي كِتَابِ الْبَعْثِ وَالْمَشْهُورِ۔

حضرت نافعؓ کہتے ہیں کہ ابن عمرؓ کہا کرتے تھے کہ مجھ کو اس میں بالکل شک نہیں کہ مسیح دجال بھی ابن صیاد ہے۔ (بخاری)

ابن صیاد واقعہ حرہ کے دن غائب ہو گیا تھا

۵۲۶۶ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ فَقَدْ نَا ابْنُ صَيَادٍ يَوْمَ الْحَرَّةِ سَرَدَاهُ أَبُو دَاوُدَ۔

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ ہم نے حرہ کے واقعہ میں ابن صیاد کو غائب پایا۔ (ابوداؤد)

ابن صیاد اور دجال

۵۲۶۷ وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمُوتُ أَبُو الدَّجَالِ ثَلَاثِينَ عَامًا لَا يُؤْكَلُ لَهَا وَلَدٌ ثُمَّ يُؤْكَلُ لَهَا عِلَامٌ أَعْرَاضُ رَسٍّ وَأَقْلَهُ مُنْفَعَةٌ تَنَامُ عَيْنَاهُ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهَا ثُمَّ نَعَتْ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَوَيْي فَقَالَ أَبُوهُ هُوَالُ ضَرْبُ اللَّحْمِ كَانَتْ الْفُةُ مِنْقَارًا وَمَتْنُهُ امْرَأَةٌ فَرَضَاجِيَّتُهُ طَوِيذُ الْيَدَيْنِ فَقَالَ أَبُو بَكْرَةَ فَسَمِعْنَا بِمَوْلُودٍ فِي الْيَهُودِ بِالْمَدِينَةِ نَدَّاهُ بَتْنَا وَآلَا وَالرَّبُّ يُرِيدُ بِنُ الْعَوَامِ حَتَّى دَخَلْنَا عَلَى أَبِيي فَإِذَا نَعَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

حضرت ابو بکرؓ کہتے ہیں رسول اللہؐ نے فرمایا ہے دجال کے ماں باپ تیس سال تک لاد لدر رہیں گے۔ پھر ان کے ماں ایک کانا لڑکا پیدا کیا جائے گا جس کے دانت بڑے بڑے ہوں گے۔ اور اس سے بہت کم فائدہ ہوگا (یعنی جس طرح لڑکوں سے گھر کے کام کاج میں فائدہ پہنچتا ہے اس سے محال ہوگا) اس کی آنکھیں سوسیں گی لیکن دل نہ سوسے گا (یعنی نیند کی حالت میں شیطان اس کے دل میں ہمارا فاسدہ پیدا کرنا ہیے گا) اس کے بعد رسول اللہؐ نے اس کے ماں باپ کا حال بیان کرتے ہوئے فرمایا اس کا باپ لمبا دلا ہوگا اس کی ناک ایسی ہوگی گویا کہ چوتھ ہے اور اس کی ماں موٹی چوڑی اور لمبے ہاتھوں والی ہوگی۔ ابو بکرؓ کہتے ہیں کہ ہم نے مدینہ کے یہودیوں میں ایک (ایسے ہی) بچہ کے پیدا ہونے کی خبر سنی دھیا کہ رسول اللہؐ نے فرمایا تھا) میں اور زبیر بن عوام اس کے ماں باپ کے پاس گئے۔ دیکھا تو وہ دونوں ایسے ہی تھے دھیا کہ رسول اللہؐ نے

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِمَا فَقُلْنَا هَلْ
لَكُمَا وَلَدٌ فَقَالَا مَكَثْنَا ثَلَاثِينَ عَامًا
لَا يُوَلِّدُنَا وَلَدٌ ثُمَّ وُلِدَ لَنَا عَلَامٌ
أَعْوَسُ أَحْمَرُ سُمْ وَأَقْلَهُ مُنْفَعَةٌ تَنَامُ
عَيْنَاهُ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهُ قَالَ فَخَرَجْنَا
مِنْ عِنْدِ هُمَا فَإِذَا هُوَ مُنْجِدٌ فِي
الشَّمْسِ فِي نَظِيفَةٍ وَلَهُ هَبْهَمَةٌ فَكَشَفَ عَنْ رَأْسِهِ
فَقَالَ مَا قُلْتُمَا قُلْتُمَا وَهَلْ سَمِعْتُمَا قُلْتُمَا قَالَ نَعَمْ
تَنَامُ عَيْنَاهُ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهُ رَدَاهُ الْغُرْمِيُّ

ان کے متعلق فرمایا تھا ہم نے ان سے پوچھا کہ کیا تمہارا کوئی لڑکا ہے؟
انہوں نے بیان کیا کہ تین سال تک ہم لا ولد رہے، پھر ایک کانٹا لڑکا
پیدا ہوا جس سے ہم کو کوئی فائدہ نہیں پہنچتا۔ اس کی آنکھیں سوتی ہیں
اور دل نہیں سوتا۔ ابو جرح کہتے ہیں کہ ہم ان کے پاس سے چلے آئے
تو کہاں ہم نے اس لڑکے (ابن صیاد) کو دیکھا جو دھوپ میں چادر اوڑھے
لیٹا تھا اور کچھ لنگنارہا تھا جو سمجھ میں نہ آتا تھا۔ اس نے سر سے چادر کو مٹایا
اور ہم سے کہا۔ تم نے کیا کہا؟ ہم نے کہا جو کچھ ہم نے کہا، کیا تو نے سنا؟
اس نے کہا ہاں۔ میری آنکھیں سوتی ہیں دل نہیں سوتا۔

(ترمذی)

کیا آنحضرت بھی ابن صیاد کو دجال سمجھتے تھے؟

۵۲۶۸ وَعَنْ جَابِرٍ أَنَّ امْرَأَةً مِنَ الْيَهُودِ
بِالْمَدِينَةِ وَلَدَتْ غُلَامًا مَسْوُوحَةً عَيْنُهُ
طَالِعَةً نَابِئًا فَاشْفَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَكُونَ الدَّجَالُ فَوَجَدَهُ
تَحْتَ قُطَيْفَةٍ يُهْمُّهُمْ فَإِذَا نَشَأُ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ
يَا عَبْدَ اللَّهِ هَذَا الْبُؤْسُ فَخَرَجَ
مِنَ الْقُطَيْفَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَهَا قَاتِلُهَا اللَّهُ كَوْنَتْ كَتَّةً
لَبَيِّنَةً فَكَادَ مِثْلُ مَعْنَى حَدِيثِ ابْنِ عُمر
فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ إِذْ نَزَلَ بِي رَسُولُ
اللَّهِ فَاقْتُلْنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِنْ يَكُنْ هُوَ فَلَسْتُ صَاحِبَهُ إِنَّمَا صَاحِبُهُ
عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ وَلَا يَكُنْ هُوَ فَلَيْسَ لَكَ أَنْ
تَقْتُلَ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْعَهْدِ فَلَمْ يَدُلْ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُشْفِقًا أَنْ هُوَ
الدَّجَالُ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَنِ

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ مدینہ کی ایک یہودی عورت کے ہاں
ایک بچہ پیدا ہوا جس کی ایک آنکھ پٹ تھی (یعنی ہموار نہ بیٹھی ہوئی اور
نہ ابھری ہوئی) اور کچلیاں باہر نکلی ہوئی تھیں۔ رسول اللہؐ سے کہ
کہیں یہ دجال نہ ہو (ایک وزیر رسول اللہؐ اس کو دیکھنے تشریف لے گئے)
وہ ایک چادر اوڑھے لیٹا تھا۔ اور آہستہ آہستہ کچھ کچھ کہہ رہا تھا جو
سمجھ میں نہ آتا تھا۔ اس کی ماں نے اس سے کہا عبداللہ یہ بولنا تم کھڑے
ہیں۔ اس نے چادر سے سر نکال لیا رسول اللہؐ نے فرمایا اس عورت
کو کیا ہوا۔ خدا اس کو ہلاک کرے رک اس نے اس کو گاہ گردیاں اگر وہ اس
کو اس کے حال پر چھوڑ دیتی (اور گاہ نہ کرتی) تو وہ اپنا حال ظاہر کر دیتا
اس کے بعد جابرؓ نے حضرت عمرؓ کی حدیث کے مانند حدیث بیان کی
یعنی حضرت عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ آپ اجازت دیں تو میں اس
کو مار ڈالوں؟ رسول اللہؐ نے فرمایا اگر وہ دہی دجال ہے تو تو اس کا قاتل
نہیں بلکہ اس کے قاتل عیسیٰ بن مریم ہوں گے۔ اور اگر وہ دہی دجال نہیں
ہے تو تجھ کو ایک ایسے آدمی کا قتل روا نہیں ہے جو ہمارے ذمہ میں ہے
(یعنی وحی ہے) رسول اللہؐ ہمیشہ خائف رہتے تھے کہ کہیں یہ ابن
صیاد دجال نہ ہو۔ (شرح السنہ)

بَابُ نَزُولِ عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نازل ہونے کا بیان

فصل اول

حضرت عیسیٰ کے نزول کا ذکر

۵۲۶۹ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَيُؤْتِيَنَّكُمْ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا عَدْلًا فَيَكْسِدُ الصَّلِيبَ وَيَقْتُلُ الْخَنَزِيرَ وَيَضَعُ الْجُزْيَةَ وَيُفِيضُ الْمَالَ حَتَّى لَا يَقْبَلَ أَحَدٌ حَتَّى تَكُونَ السَّجْدَةُ الْوَاحِدَةُ خَيْرًا مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا ثُمَّ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ فَأَقْرَعُوا إِنْ يَشْتُمُوهُ وَإِنْ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِمُ الْآيَةُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے عنقریب تمہارے دین و مذہب میں ابن مریم نازل ہونگے جو ایک عادل حاکم ہونگے صلیب کو توڑ دیں گے سور کو قتل کریں گے جزیہ کو اٹھا دیں گے (یعنی جزیہ کو باقی نہ رکھیں گے صرف اسلام قبول کر لینا باقی رہے گا) مال کو بڑھائیں گے (یعنی ان کے عہد میں مال کی بڑی کثرت ہوگی) یہاں تک کہ کوئی اس کا خوار ہشتم نہ رہے گا۔ یہاں تک کہ صرف ایک سجدہ کرنا اس وقت دنیا اور دنیا کی تمام چیزوں سے بہتر ہوگا۔ اسکے بعد ابو ہریرہؓ نے کہا کہ اگر تم کو اس میں کچھ شک و شبہ ہو تو اس آیت کو پڑھو اِنْ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِمُ (یعنی کوئی اہل کتاب ایسا باقی نہ رہے گا جو حضرت عیسیٰ پر ان کی وفات سے پہلے ایمان نہ لے آئیگا) (صحیح بخاری)

حضرت عیسیٰ کے زمانہ کی برکتیں

۵۲۷۰ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهِ لَيَكُنَّ لِبْنِ مَرْيَمَ حَكَمًا عَدْلًا فَلَيَكْسِرَنَّ الصَّلِيبَ وَلَيَقْتُلَنَّ الْخَنَزِيرَ وَيَضَعَنَّ الْجُزْيَةَ وَلَيَكُنَّ كَنْ الْقَلَامِ فَلَا يُسْعَى عَلَيْهَا ذَلَّتْ هَبْنِ الشُّجَاعُ وَالنَّبَا عَصُ وَالنَّحَّاسُ وَلَيَدْعُوَنَّ إِلَى الْمَالِ فَلَا يَقْبَلُهُ أَحَدٌ دَعَا مَسِيحٍ وَفِي نَعَايَةِ لَهَا قَالَ كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْيَمَ فَيَكْسِدُ وَمَا مَعَكُمْ مِنْ كَدٍّ

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے خدا کی قسم! اللہ تعالیٰ ابن مریم نازل ہونگے جو ایک عادل حاکم ہوں گے وہ صلیب کو توڑ دیں گے سور کو قتل کریں گے جزیہ کو اٹھا دیں گے جو ان اوشنیوں کو چھوڑ دیا جائیگا۔ یعنی ان سے سواری و بار برداری کا کوئی کام نہ لیا جائیگا۔ لوگوں کے دلوں سے کینہ بغض اور حسد جاتا رہے گا۔ اور حضرت عیسیٰؑ لوگوں کو مال و دولت کی طرف بلائیں گے (یعنی ان کو مال و دولت دینا چاہیں گے) لیکن مال و دولت کی کثرت کے سبب کوئی قبول نہ کرے گی۔ (مسلم)

حضرت عیسیٰ کا امامت سے انکار

۵۲۷۱ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي يُقَاتِلُونَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِينَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ قَالَ فَيَنْزِلُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ

حضرت جابرؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میری امت میں سے ایک جماعت ہمیشہ حق کیلئے جنگ کرتی رہے گی۔ اور قیامت کے دن تک دشمنوں پر غلبہ حاصل کرتی رہے گی۔ پھر عیسیٰ بن مریم نازل ہونگے اور (میری امت کا) امیر ان سے کہے گا وہ آؤ

قَيِّقُولُ أَمِيرُهُمْ تَعَالَيَ لَنَا قَيِّقُولُ
لَا إِنَّ بَعْضَكُمْ عَلَى بَعْضٍ أَمْرًا تَكْرِمَةً
اللَّهُ هَذِهِ الْأُمَّةَ سَوَاءٌ مُسْلِمَةٌ

ہم کو نماز پر چاہو! حضرت عیسیٰ کہیں گے، میں امامت نہیں کرتا اس
لئے کہ تم میں سے بعض لوگ بعض پر امیر و امام ہیں اور خداوند اس
امت کو بزرگ و بزرگ سمجھتا ہے۔ (مسلم)

فصل دوم

وَهَذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّانِي
اس باب میں نہیں ہے۔

فصل سوم

حضرت عیسیٰ آنحضرتؐ کے روضہ اقدس میں دفن کئے جائیں گے

۵۲۴۱ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْزِلُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ
إِلَى الْأَرْضِ فَيَنْزِلُ فِي بَيْتِ لَدَا وَيَبْكُ خَصَمًا
وَأَرْبَعِينَ سَنَةً ثُمَّ يَمُوتُ فَيُدفنُ مَعِيَ فِي قُبْرِي
فَأَقُومُ نَادِي عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ فِي قُبْرِي وَاحِدَ بَيْنَ أَبِي
بَكْرٍ وَعُمَرُ مَا دَا ابْنُ الْحَوَّارِيِّ فِي كِتَابِ الْوَقَاءِ۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا ہے عیسیٰ بن مریمؑ زمین پر نازل ہونگے بیکار کریں گے اور ان کی
اولاد ہوگی۔ وہ ۴۰ برس تک دنیا میں رہیں گے پھر وہ وفات پائیں گے
اور میری قبر میں دفن کئے جائیں گے (قیامت کے دن) میں اور عیسیٰ
بن مریم ایک قبر سے ابی بکرؓ و عمرؓ کے درمیان اٹھیں گے۔
(کتاب الوفا)

بَابُ قُرْبِ السَّاعَةِ وَأَنَّ مَنْ مَاتَ فَقَدْ قَامَتْ قِيَامَتُهُ

قرب قیامت کا بیان جو شخص مر گیا اس پر قیامت قائم ہو گئی

فصل اول

مُشَرِّفُ قِيَامَتِ كَاذِبٌ

۵۲۴۲ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُعِثْتُ أَنَا وَ
السَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ قَالَ شُعْبَةُ وَسَمِعْتُ
قَتَادَةَ يَقُولُ فِي قَصَصِهِ كَفَضِلِ أَحَدَاهُمَا
عَلَى الْآخَرَى فَلَا أَدْرِي أَدَّكَه
عَنْ أَنَسٍ أَوْ قَالَ قَتَادَةَ مُتَّفَقٌ
عَلَيْهِ۔

شعبہ، قتادہ، اور انسؓ سے روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میں اور قیامت ان دو انگلیوں
کے مانند بھیجے گئے ہیں شعبہ نے بیان کیا کہ میں نے قتادہ سے حدیث
کی تشریح کرتے ہوئے یہ سنا کہ جس طرح بیچ کی انگلی شہادت کی انگلی سے
کچھ بڑی ہے اسی طرح قیامت میرے بعد اسی مناسبت سے یعنی
توقف سے آئے گی۔ میں نہیں کہہ سکتا یہ تشریح قتادہ نے کی ہے یا
انسؓ سے اس کو سنا ہے۔ (بخاری و مسلم)

قیامت کا وقت کسی کو بھی معلوم نہیں

۵۲۴۳ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَبْلَ أَنْ يَمُوتَ
بِشَهْرِ تَسْكُونِي عَنِ السَّاعَةِ وَرَأَيْنَا

حضرت جابرؓ کہتے ہیں میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو وفات سے
ایک ماہ پہلے یہ فرماتے سنا ہے کہ تم مجھ سے قیامت قائم ہونے کا وقت پوچھا کرتے
ہو۔ اسکا علم تو خدا ہی کو ہے اور میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ زمین پر

اس وقت جو نفس موجود ہے یا جو پیدا کیا گیا ہے اس پر سو برس گزر جائیں اور وہ موجود ہے ایسا نہیں ہوئی دنیا میں سو وقت جو آدمی موجود ہیں یا جو آج کل میں پیدا ہوئے ہیں ان پر پوسے سو برس نہ گزر جائیں گے۔ بلکہ وہ سو برس کے اندر ہی اندر مر جائیں گے (مسلم)

عَلَيْهَا عِنْدَ اللَّهِ وَأُقْسِرُ بِاللَّهِ مَا عَلَى الْأَرْضِ مِنْ نَفْسٍ مُنْقُوسَةٍ يَأْتِي عَلَيْهَا مِائَةُ سَنَةٍ وَهِيَ حَيَّةٌ يَوْمَئِذٍ نَادَاهُ مُسَلِّحٌ

حضور کی ایک پیشگوئی

حضرت سعید کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے سو برس گزرنے سے پہلے جو لوگ اس وقت زمین پر موجود ہیں سب مر جائیں گے۔ (مسلم)

وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَأْتِي مِائَةُ سَنَةٍ وَ عَلَى الْأَرْضِ مِنْ نَفْسٍ مُنْقُوسَةٍ الْيَوْمَ دَفَاةً مُسَلِّحٌ

قیامت کے بارے میں ایک سوال اور اس کا جواب

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ بہت سے لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر قیامت کا وقت پوچھا کرتے تھے آپ ان سے (پوچھنے والوں میں سے) چھوٹی عمر کے شخص کی طرف دیکھتے اور فرماتے یہ لڑکا اگر زندہ رہا تو اس کے بڑھاپے کا وقت آنے سے پہلے تم پر تمہاری قیامت (یعنی تمہاری موت) قائم ہو جائے گی۔ (بخاری و مسلم)

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ رِجَالٌ مِنَ الْأَعْرَابِ يَا نَوْنُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَسْأَلُونَهُ عَنِ السَّاعَةِ فَكَانَ يُنْظَرُ إِلَى أَصْغَرِهِمْ كَقَوْلِ مَنْ يَبْعَثُ هَذَا الْيَدْرِكُكُمْ أَنْ تَهْرَمَ حَتَّى تَقُومَ عَلَيْكُمْ سَاعَتُكُمْ مُتَّفِقٌ عَلَيْكُمْ

فصل دوم

شرب قیامت کا ذکر

حضرت مستورد بن شداد کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میں قیامت کے ابتدائے میں بھیجا گیا ہوں۔ پھر میں قیامت سے اتنا بڑھ گیا جتنا کہ یہ انگلی (یعنی دریائی انگلی) اس انگلی سے (یعنی شہادت کی انگلی سے) بڑھی ہوئی ہے یہ کہ کہ آپ نے دریائی اور شہادت کی انگلیوں کی طرف اشارہ کیا۔ (ترمذی)

وَعَنْ الْمُتَوَرِّدِ بْنِ شَدَّادٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بُعِثْتُ فِي نَفْسِ السَّاعَةِ فَسَبَقَتْهَا كَمَا سَبَقَتْ هَذِهِ هَذِهِ وَأَشَارَ بِأَصْبَعَيْهِ السَّبَابَةِ وَالْوُسْطَى سَوَاقًا الْتَرْمِذِيُّ

دنیا میں امت محمدیہ کے باقی رہنے کی مدت ؟

حضرت سعد بن ابی وقاص کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مجھ کو امید ہے کہ میری امت اپنے پروردگار کی نظر میں اتنی عاجز نہیں ہے کہ اس کا پروردگار اس کو آدھے دن کی اور ہفت دینے (یعنی خداوند تعالیٰ میری امت کو اتنی ہمت اور دیے اور قیامت قائم نہ کرے) سعد بن وقاص سے پوچھا گیا۔ آدھا دن (جس کا ذکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہے) کتنا ہوتا ہے۔ انھوں نے کہا پانچ سو برس۔ (ابوداؤد)

وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّي لَا أَوْجُو أَنْ لَا تَعْجَزَ أُمَّتِي عِنْدَ سَرَّيْهَا أَنْ يُؤَخَّرَهُمْ نِصْفَ يَوْمٍ قِيلَ لِسَعْدٍ وَكَمْ نِصْفَ يَوْمٍ قَالَ خَمْسٌ مِائَةً سَنَةً نَوَاقُ أَبُو دَاؤُدَ

فصل سوم

شرب قیامت کی مثال

حضرت انس کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اس

عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ مَثَلُ هَذِهِ الدُّنْيَا مَثَلُ تَوْبٍ شَتَّى مِنْ
أُولَئِكَ إِلَى آخِرِهِ بَقِيَ مُتَعَلِّقًا بِخَيْطٍ فِي آخِرِهِ
فَيُوشِكُ ذَلِكَ الْخَيْطُ أَنْ يَنْقَطِعَ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي
شُعَبِ الْإِيمَانِ -

دنیا کی مثال اس کپڑے کی ہے جس کو شروع سے آخر تک بھاڑ ڈالا گیا
ہو اور صرف ایک ٹھکانے میں کپڑے کے دونوں ٹکڑے معلق ہوں۔
اور قریب ہے کہ وہ دھاگہ ٹوٹ جائے۔
(بیہقی)

بَابُ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ إِلَّا عَلَى شَرِّ النَّاسِ

قیامت برے لوگوں پر قائم ہوگی

فصل اول

جب تک روئے زمین پر ایک بھی اللہ کا نام لیوا موجود ہے قیامت نہیں آسکتی

۵۲۸۰ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى لَا يُقَالَ فِي الْأَرْضِ اللَّهُ اللَّهُ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ عَلَى أَحَدٍ يَقُولُ اللَّهُ اللَّهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ -

حضرت انس کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے قیامت
اس وقت آئے گی جب زمین پر کوئی اللہ اللہ کہنے والا نہ رہے گا۔ اور ایک
روایت میں یوں ہے کہ قیامت اس شخص پر قائم نہ ہوگی جو اللہ
اللہ کہتا ہوگا۔
(مسلم)

قیامت صرف برے لوگوں پر قائم ہوگی

۵۲۸۱ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ إِلَّا عَلَى شَرِّ رِجَالِ الْخَلْقِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ -

حضرت عبداللہ بن مسعود کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ قیامت شریروں پر قائم ہوگی۔
(مسلم)

ایک پیشین گوئی

۵۲۸۲ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَضْطَرَّ بَابَاتُ نِسَاءٍ دُوْنِ حَوْلِ ذِي الْخُلَصَةِ وَذُو الْخُلَصَةِ طَاعِيَةٌ دُوْنِ الَّتِي كَانُوا يَعْبُدُونَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ -

حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے
قیامت نہ آئے گی مگر اس وقت جب کہ قبیلہ دوس کی عورتوں کے سر پر
انحصار کے گرد حرکت کریں گے اور ذوالخُلصۃ قبیلہ دوس کا بت ہے جس
کو وہ ایام جاہلیت میں پوجتے تھے مطلب ہے کہ یہ قبیلہ زندہ ہو کر بت
پرستی کریں گے اور ان کی عورتیں بت خانہ کا طواف کریں گی۔
(بخاری و مسلم)

قیامت سے پہلے لات و عزیٰ کی پھر پرستش ہونے لگے گی

۵۲۸۳ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَذْهَبُ

حضرت عائشہ کہتی ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرمایا
سنہا ہے رات اور دن کے فنا ہونے سے پہلے (یعنی دین کے خاتمہ سے)

عہ یہ اس آیت کی طرف اشارہ ہے وَاِنْ يَوْمًا عِنْدَ رَبِّكَ كَالْفَسْفَسَةِ مَتَانِ قَدُونَ یعنی خدا کے نزدیک ایک دن اتنا ہوتا ہے
جتنا کہ تھوڑی نظر میں ایک ہزار برس ہوتے ہیں ۱۲۔ مترجم

پہلے (الامات اور عزریٰ کی پرستش کی جائے گی) لامات و عزریٰ مکہ کے دو مشہور نبیوں کے نام ہیں) میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! جب یہ آیت نازل ہوئی ہو تو اللہ تعالیٰ نے اسے رسول کے ہاتھ سے دینا چاہا لیکن وہ خدا کی طرف سے دینے سے انکار کر دیا۔ اور اس کو جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین کے ساتھ بھیجا۔ تاکہ وہ اس کو سارے دنیوں پر غالب کرے اگرچہ مشرک اس کو بُرا سمجھیں) تو میں نے یہ خیال قائم کر لیا تھا کہ بت پرستی کا خاتمہ ہونے والا ہے (اور یہ کہ آئندہ کبھی بت پرستی نہ ہوگی) آپ نے فرمایا ایسا ہی ہوگا جب تک خدا چاہے گا پھر خداوند ایک خود مشہور وار ہوگا جو بھیجے گا جو ہر اس شخص کو فنا کر دے گی جس کے دل میں رانی برا بھی ایمان ہوگا اور صرف وہ شخص باقی رہ جائیگا جسے جن میں نیکی نہ ہوگی۔ آخر یہ لوگ اپنے باپوں کے دین کی طسٹر لوٹ جائیں گے۔ (مسلم)

قیامت سے پہلے کیا ہوگا؟

حضرت عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے دجال نکلا گا اور چالیس دن تک ہے گا۔ عبداللہ بن عمرؓ کا بیان ہے مجھ کو یہ یاد نہیں ہا کہ حضورؐ نے چالیس دن فرمائے یا چالیس سال۔ پھر خداوند عیسیٰ بن مریمؑ کو بھیجے گا گو یا کہ وہ عروہ بن مسعودؓ میں رہتے تھے حضرت عیسیٰ کی شکل و صورت عروہ بن مسعودؓ سے بہت مشابہ ہوگی) وہ دجال کو تلاش کریں گے اس کو مار ڈالیں گے۔ پھر سات برس تک حضرت عیسیٰ زمین پر رہیں گے اور ان سالوں میں دو شخصوں کے درمیان بھی عداوت نہ ہوگی۔ پھر خداوند شام کی طرف سے ٹھنڈی ہوا بھیجے گا اور زمین پر ان لوگوں میں سے ایک بھی باقی نہ رہے گا۔ جن کے دل میں اتنی برا بھی نیکی یا ایمان ہے (یعنی یہ ہوا سب کو فنا کر دے گی) یہاں تک کہ اگر تم میں سے کوئی پہاڑ کے اندر بھی ہوگا تو ہوا ہاں اُبل ہوگی اور اس کی روح کو نکال لے گی، اور صرف شریک و بدکار لوگ بچائیں گے جو فسق و فجور وغیرہ میں درندوں کے مانند ہو گئے اور تیز رفتار ہونگے اور ظلم و خوریزی وغیرہ میں درندوں کی مانند گراں اور سخت ہوں گے وہ امر معروف (نیک کام) سے واقف نہ ہوں گے اور بُری باتوں سے انکار نہ کریں گے شیطان ایک صورت بنا کر ان کے پاس آئے گا اور ان کے قائم کو ترم و جہاں میں آتی کہ تم فسق و فجور وغیرہ میں مبتلا ہو وہ اس کے جواب میں کہیں گے تو ہم کو کیا حکم دیتا ہے؟ شیطان ان کو بتوں

الْكَذِبِ وَالنَّهَارِ حَتَّى يُعْبَدَ اللَّاتُ وَالْعُزَّىٰ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ كُنْتُ لَا أَظُنُّ حِينَ أَنْزَلَ اللَّهُ هَؤُلَاءِ أَسْرَسَ سَأُولُكَ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ أَنْ ذَلِكَ تَامًا قَالَ إِنَّهُ سَيَكُونُ مِنْ ذَلِكَ مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ بَيَّعْتُ اللَّهَ رِيحًا طَيِّبَةً فَتَوَفَّى كُلُّ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ إِيْمَانٍ فَيَبْقَىٰ مَنْ لَا خَيْرَ فِيهِ فَيَرْجِعُونَ إِلَى دِينِ آبَائِهِمْ رَاةً مُسْلِمَةً۔

۵۸۴ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ الدَّجَالُ فَيَمُكُّتُ أَسْرَبِعِينَ لَا أَذْرَىٰ أَرْبَعِينَ يَوْمًا أَوْ عَامًا فَيَبْعَثُ اللَّهُ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ كَأَنَّ عُرْوَةَ بْنِ مَسْعُودٍ فَيَطْلُبُهُ فَيُهْدِيكُهُ ثُمَّ يَمُكُّتُ فِي النَّاسِ سَبْعَ سِنِينَ لَيْسَ بَيْنَ اثْنَيْنِ عَدَاوَةٌ ثُمَّ يُرْسِلُ اللَّهُ رِيحًا بَارِدَةً مِنْ قِبَلِ الشَّامِ فَلَا يَبْقَىٰ عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ أَحَدٌ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ خَيْرٍ أَوْ إِيْمَانٍ إِلَّا قَبَضَتْهُ حَتَّىٰ تَكُونَ أَحَدًا كَمَا دَخَلَ فِي كَبِدِ جَبَلٍ لَدَ خَلْتَهُ عَلَيْهِ حَتَّىٰ تَقْبِضَهُ قَالَ فَيَبْقَىٰ بِشَرَارِ النَّاسِ فِي خِفَّةِ الطَّيْرِ وَأَحْلَامِ السَّبَاعِ لَا يَبْعَثُونَ مَعْرُوفًا وَلَا يَنْكُرُونَ مُنْكَرًا فَيَتَمَثَّلُ لَهُمُ الشَّيْطَانُ فَيَقُولُ أَلَا نَسْتَحْيِيكُمْ فَيَقُولُونَ فَمَا تَأْمُرُونَا فَيَأْمُرُهُمْ بِعِبَادَةِ الْأَدْنَانِ وَهُوَ فِي

ذَٰلِكَ دَاسِرٌ رَزَقَهُمُ حَسَنًا عَيْشُهُمْ ثُمَّ
يُنْفَخُ فِي الصُّورِ فَلَا يَسْمَعُهُ أَحَدٌ إِلَّا
لِيُصْنِيَ لِبَيْتٍ أَوْ رَفَعَ لِبَيْتٍ قَالَ فَأَوَّلُ مَنْ
يُسْمَعُهُ سَاجِدٌ يَلُوطُ حَوْضَ إِبِلِهِ
فَيُصْعِقُ وَيُصْعِقُ النَّاسَ ثُمَّ يُرْسِلُ
اللَّهُ مَطَرًا كَأَنَّهُ الطَّلُّ فَيَنْبِتُ مِنْهُ
أَجْسَادَ النَّاسِ ثُمَّ يُنْفَخُ فِيهِ أُخْرَى
فَإِذَا هُمْ قِيَامٌ يَنْظُرُونَ ثُمَّ يُقَالُ
يَا أَيُّهَا النَّاسُ هَلُمَّ إِلَى رَبِّكُمْ فَفَوْهُمُ
إِلَهُكُمْ مُسْتَوُونَ فَيُقَالُ أَخْرِجُوا بَعَثَ
النَّاسَ فَيُقَالُ مَنْ كَمَرَ فَيُقَالُ مِنْ
كُلِّ أَلْفٍ تَسْعَ مِائَتًا وَتَسْعِينَ قَالَ
فَإِنَّ ذَٰلِكَ يَوْمٌ يَجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِيبًا
وَذَٰلِكَ يَوْمٌ يَكْشِفُ عَنْ سَاقٍ سَاقًا
مُسْلِمًا وَذُكِرَ حَدِيثٌ مُعَاوِيَةَ لَا
تَنْقَطِعُ الْهَجْرَةُ فِي بَابِ التَّوْبَةِ

کی پرستش کا حکم دیگا۔ اور اس حالت میں ان کے رزق کے اندر
غیر معمولی زیادتی ہوگی، اور وہ عیش و عشرت کے ساتھ زندگی بسر کرتے
ہوں گے، پھر صور پھونکا جائے گا اور جو شخص ان کی آواز کو سنے گا وہ
(خون سے) اپنی گردن کو ایک جانب سے بھکائے گا اور دوسری جانب
سے ادبھا کرے گا۔ سب سے پہلے صور کی آواز وہ شخص سنے گا جو اپنے
اڈھوں کے پانی کی جگہ کو درست کر رہا ہوگا۔ وہ شخص کام کرنے کوئے نہ ملے
گا۔ اور دوسرے لوگ بھی اسی طرح مرجائیں گے، پھر خداوند بارش کو
بھیجے گا گو یا وہ شبنم سے (یعنی نہایت ہلکی بارش) اس بارش سے (ان)
لوگوں کے بدن اگ اٹھیں گے (جو قبروں میں گل گئے ہوں یا مٹی ہو گئے
ہوں گے) پھر دوسرا صور پھونکا جائیگا جس کو سن کر سب لوگ اٹھ کھڑے
ہوں گے اور قیامت کے خوفناک منظر کو دیکھیں گے پھر لوگوں سے کہا
جائیگا۔ اے لوگو! اپنے پروردگار کی طرف آؤ۔ پھر خداوند فرشتوں کو
حکم دیگا کہ ان کو روکے رکھو، ان سے حساب لیا جائیگا۔ پھر فرشتوں
سے کہا جائے گا کہ ان لوگوں کو نکالو جو دوزخ کی آگ کا شکار ہیں، فرشتے
خداوند سے دریافت کریں گے کتنے لوگوں میں سے کتنے لوگوں کو دوزخ
کے لئے نکالا جائے! خداوند تعالیٰ حکم دیگا، ہر ہزار میں سے نو سو

ننانوے کو نکال لوریہ کہہ کر حضور نے فرمایا یہ وہ دن ہے جو بچوں کو بوڑھا کر دے گا (یعنی بچے خون سے بوڑھوں کے مانند ہو جائیں گے)
اور یہ وہ دن ہے جس میں ظاہر کیا جائیگا امر عظیم۔ (مسلم) اور معاویہ رضی اللہ عنہ کی حدیث لا تنقطع اجماع التوبہ کے باب میں بیان

بَابُ النَّفْخِ فِي الصُّورِ صَوْرٌ يَمْحُو نَفْسَ جَانِ كَابِيَانِ

فصل اول

دونوں نفوں کے درمیان کٹنا وقف ہوگا

حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ
دونوں نفوں (یعنی دونوں صویر پھونکے جانے کا درمیانی زمانہ چالیس ہوگا)
لوگوں نے پوچھا ابو ہریرہ کیا چالیس دن؟ ابو ہریرہ نے کہا میں نہیں جانتا
پھر لوگوں نے پوچھا کیا چالیس مہینے؟ ابو ہریرہ نے کہا میں نہیں جانتا۔
پھر کہا کیا چالیس برس؟ ابو ہریرہ نے اس سے بھی انکار کیا۔ اس کے
بعد ابو ہریرہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے پھر خداوند آسمان
سے پانی برسائیگا اور اس پانی سے لوگ اس طرح اگیں گے جس طرح
مبزی اگتی ہے حضور نے فرمایا کہ انسان کی کوئی چیز ایسی نہیں جو پرانی
اور بوسیدہ نہ ہو مگر ایک ہڈی جس کا نام عجب الذنب ہے (ریڑھ کے

۵۲۸۹ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ النَّفْخَتَيْنِ أَرْبَعُونَ
قَالُوا يَا أَبَا هُرَيْرَةَ أَرْبَعُونَ يَوْمًا قَالَ آيَاتُ
قَالُوا أَرْبَعُونَ شَهْرًا قَالَ آيَاتُ قَالُوا أَرْبَعُونَ
سَنَةً قَالَ آيَاتُ ثُمَّ يُنْزِلُ اللَّهُ مِنَ السَّمَاءِ
مَاءً فَيَنْبُتُونَ كَمَا يَنْبِتُ الْبَقْلُ قَالَ وَ
لَيْسَ مِنَ الْإِنْسَانِ شَيْءٌ إِلَّا عَظْمًا وَاحِدًا
وَهُوَ عَجَبُ الذَّنْبِ وَمِنْهُ يُرَكَّبُ الْخَلْقُ
يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةِ مُسْلِمٍ

قَالَ كُلُّ ابْنِ آدَمَ يَأْكُلُهُ التُّرَابُ إِلَّا عَجَبَ
النَّبِيِّ مِنْهُ خَلْقٌ وَنَبِيٌّ يُرَكَّبُ -

نیچے کی ہڈی، اسی ہڈی سے قیامت کے دن ان کے تمام اعضا کو
مرکب کیا جائے گا۔ (بخاری و مسلم)

قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی کبریائی و جبروت کا اظہار

۵۲۸۷ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْبِضُ اللَّهُ الْأَرْضَ
يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيَطْوِي السَّمَاءَ بِمِثْقَلِ
ثَمَرِ يَقُولُ أَنَا الْمَلِكُ ابْنَ مُلُوكِ الْأَرْضِ
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ -

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے
قیامت کے دن خداوند زمین کو اپنے پنجہ میں لے لیگا اور آسمان کو اپنے
ہاتھ میں لپیٹ لے گا اور پھر فرمائے گا میں ہوں بادشاہ رکہاں ہیں وہ
لوگ جو دنیا میں بادشاہی کا دعوائے کرتے تھے؟

(بخاری و مسلم)

۵۲۸۸ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَطْوِي اللَّهُ السَّمَاوَاتِ
يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثُمَّ يَأْخُذُ هُنَّ بِبَيْدِهِ الْيُمْنَى ثُمَّ
يَقُولُ أَنَا الْمَلِكُ ابْنَ الْمُتَكَبِّرُونَ ثُمَّ يَطْوِي
الْأَرْضَيْنِ بِشِمَالِهِ وَفِي يَمِينِهِ يَأْخُذُ هُنَّ بِبَيْدِهِ
الْأُخْرَى ثُمَّ يَقُولُ أَنَا الْمَلِكُ ابْنَ الْجَبَّارُونَ
ابْنَ الْمُتَكَبِّرُونَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ -

حضرت عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں رسول اللہ نے فرمایا ہے قیامت
کے دن خداوند آسمانوں کو لپیٹ لیگا۔ اور پھر ان کو اپنے ہاتھ میں لے
کر کہے گا میں ہوں بادشاہ اکہاں میں ظالم اور کہاں میں متکبر؟ اور پھر
بائیں ہاتھ میں زمینوں کو لپیٹ لے گا۔ اور ایک دایت میں یوں ہے
کہ پھر زمینوں کو دوسرے ہاتھ میں لے لیگا اور کہے گا میں ہوں بادشاہ
کہاں میں ظلم کرنے والے اور کہاں میں غرور و تکبر کرنے والے؟

(مسلم)

قیامت کے دن کی کچھ باتیں یہودی عالم کی زبانی

۵۲۸۹ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ
جَاءَ حَبْرُومَنَ الْيَهُودِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ اللَّهَ
يُهْسِكُ السَّمَوَاتِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى إَصْبَعٍ
وَالْأَرْضَيْنِ عَلَى إَصْبَعٍ وَالْجِبَالِ وَالشَّجَرِ
عَلَى إَصْبَعٍ وَالْمَاءِ وَالنَّارِ وَمَا فِي الْخَلْقِ عَلَى إَصْبَعٍ ثُمَّ
يَهْذُهُنَّ يَقُولُ أَنَا الْمَلِكُ أَنَا اللَّهُ فَصَيِّحْ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
تَعْجَبًا مِمَّا قَالَ الْحَبْرُ تَصْدِيقًا لَهُ
ثُمَّ قَدَّأَ وَمَا قَدَّرُوا اللَّهُ حَقَّ قَدَرِهِ
وَالْأَرْضِ جَمِيعًا قَبْضَتُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
وَالسَّمَوَاتِ مَطْوِيَّتٌ بِمِثْقَلِ سُحْحَانَةٍ
وَتَعَالَى عَمَّا يُشْرِكُونَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ -

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ یہود کا ایک عالم رسول خدا
کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ محمد! قیامت کے دن خدا تعالیٰ
آسمانوں کو ایک انگلی پر زمینوں کو ایک انگلی پر پہاڑوں اور درختوں
کو ایک انگلی پر اور پانی اور زمین کے اندر کی ترمٹی کو ایک انگلی پر اور
ساری مخلوقات کو ایک انگلی پر رکھے گا اور ان انگلیوں کو حرکت دیکر
فرمائے گا میں ہوں بادشاہ اور میں ہوں خدا۔ رسول اللہؐ سنکر مسکرائے
اور اظہار تعجب کیا اس لئے کہ اس کا یہ بیان آپ کے بیان کی تصدیق پر
بنی تھا۔ اس کے بعد حضور نے یہ آیت پڑھی وَهَاقْدَرُوا اللَّهَ حَقَّ
قَدَرِهِ وَالْأَرْضُ جَمِيعًا قَبْضَتُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَالسَّمَوَاتُ
مَطْوِيَّاتٌ بِمِثْقَلِ سُحْحَانَةٍ وَتَعَالَى عَمَّا يُشْرِكُونَ (مشرکوں نے
خدا کی حقیقت و قدر نہ جانی قیامت کے دن ساری زمین اس کے قبضہ
میں ہوگی اور آسمان داہنے ہاتھ میں پیٹے ہوئے ہونگے، اللہ تعالیٰ
پاک ہے اور بزرگ ہے اس چیز سے کہ شرک کرتے ہیں مشرک
لوگ اس کی)

(بخاری و مسلم)

قیامت کے دن زمین و آسمان کی تبدیلی سے متعلق آیت کریمہ کے معنی

۵۲۹۰ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَوْلِهِ يَوْمَ تُبَدَّلُ الْأَرْضُ غَيْرَ الْأَرْضِ وَالسَّمَاوَاتُ فَإِنَّ يَكُونُ النَّاسُ يَوْمَئِذٍ عَلَى الصِّرَاطِ سَادَةً مُسْلِمَةً

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آیت کے متعلق یَوْمَ تُبَدَّلُ الْأَرْضُ غَيْرَ الْأَرْضِ وَالسَّمَاوَاتُ (یعنی اس روز کہ زمین کو دوسری زمین میں تبدیل کر دیا جائیگا اور آسمان کو دوسرے آسمانوں میں) یہ پوچھا کہ لوگ اس روز کہاں ہونگے؟ آپ نے فرمایا کہ پل صراط پر۔ (مسلم)

قیامت کے دن چاند سوچ بے نور ہو جائیں گے

۵۲۹۱ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَمَرُ مَكْشُورَانِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے آفتاب و ماہتاب قیامت کے دن لپیٹ لئے جائیں گے۔ (بخاری)

فصل دوم

حضرت اسماعیل صور بھونکنے کے لئے ہر وقت تیاری کی حالت میں ہیں

۵۲۹۲ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ أَتَعْمَرُ وَصَاحِبُ الصُّورِ قَدْ اتَّقَمَهُ وَاصْنَعِي سَمْعَهُ وَحَتَّى جِبْهَتَهُ يَنْتَظِرُ مَتَى يَوْمَرُ بِالْخَفْجِ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَآمَنَّا مَرْنَا قَالَ قُولُوا حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

حضرت ابو سعید خدریؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میں کیونکر آرام و سکون سے بیٹھوں۔ حالت یہ ہے کہ صور بھونکنے والا (یعنی حضرت اسماعیلؑ) صور کو منہ میں ہائے ہوئے ہے۔ کان حکم سننے کیلئے لٹکائے ہوئے ہے۔ پیشانی جھکائے ہوئے ہے اور انتظار میں ہے کہ کب صور بھونکنے کا حکم ملے۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! (جب یہ حالت ہے تو آپ) ہم کو کیا حکم دیتے ہیں آپ نے فرمایا حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ پڑھا کرو۔ (ترمذی)

صور کیسا ہے

۵۲۹۳ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصُّورُ قَدْ يَنْفَخُ فِيهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ

حضرت عبداللہ بن عمروؓ کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صور ایک سینگ ہے جس کو بھونکا جائے گا۔ (ترمذی، ابو داؤد، دارمی)

فصل سوم

فاقور، راجفہ اور رادفہ کے معنی

۵۲۹۴ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى فَإِذَا نُفِخَ فِي النُّافُورِ الصُّورُ قَالَ وَالدَّاجِفَةُ أَلْفَحَتْهُ الْأَدْوَى وَالرَّادِفَةُ الثَّانِيَةُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي تَرْجُمَةِ بَابِ

حضرت ابن عباسؓ نے کہا کہ خدا تعالیٰ کے اس قول فَإِذَا نُفِخَ فِي النُّافُورِ (یعنی نفاقور سے) اور یَوْمَ تَدْجُفُ الْأُجُفَةُ میں راجفہ سے مراد پہلا صور بھونکنا ہے اور رادفہ سے مراد دوسرا صور۔ (بخاری)

نفخ صور کے وقت جبرائیل و میکائیل حضرت اسماعیل کے دائیں بائیں ہوں گے

۵۲۹۵ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابو سعیدؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے حضور پھونکنے والے کا ذکر فرمایا اور کہا کہ اس کے دائیں جانب جبریل علیہ السلام ہوں گے اور بائیں جانب میکائیل علیہ السلام۔
(درزین)

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاحِبَ الْقُرْآنِ
وَقَالَ عَنْ يَمِينِهِ جِبْرَائِيلُ وَعَنْ يَسَارِهِ
مِيكَائِيلُ۔

دوبارہ زندہ کرنے کا ذکر

حضرت ابو رزین عقیلی کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خداوند تعالیٰ مخلوقات کو دوبارہ کیوں کر زندہ کرے گا جب کہ وہ خاک ہو جائے گی اور موجودہ مخلوق میں کیا کسی نشان سے اس کا ثبوت ملتا ہے آپ نے فرمایا کیا خط کے ایام میں تو اپنی قوم کے جنگل میں سے گذرا ہے کہ وہاں سبزہ کا پتہ نہیں ہوتا اور سارا جنگل خشک نظر آتا ہے پھر بارش ہونے کے بعد جب تو وہاں جاتا ہے تو سبزہ لہلہاتا نظر آتا ہے۔ میں نے عرض کیا ہاں ایسا ہوتا ہے آپ نے فرمایا بس یہی نشانی ہے مخلوقات میں خدا تعالیٰ کی اور اسی طرح خدا تعالیٰ مردوں کو زندہ کرے گا۔
(درزین)

۵۲۹۶ وَعَنْ أَبِي سَرِيْنٍ الْعُقَيْلِيِّ قَالَ
قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ يُحْيِي اللَّهُ
الْمُتْلِفَ وَمَا آيَةُ ذَلِكَ فِي خَلْقِهِ قَالَ
أَمَّا مَرَاتٍ بِوَادِي تَوَيْكَ جَدًّا
ثُمَّ مَرَاتٍ بِهِ يَهْتَزُّ خَضِرًا قُلْتُ
لَعَمْرُكَ قَالَ فَتِلْكَ آيَةُ اللَّهِ فِي خَلْقِهِ
كَذَلِكَ يُحْيِي اللَّهُ الْمَوْتَى سَوَاءً هُمَا
رَبَّانِيْنَ۔

بَابُ الْحَشْرِ حشر کا بیان

فصل اول

حشر کا بیان

حضرت سہل بن سعد کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ قیامت کے دن لوگوں کو ایسی سرخی مائل سفید زمین میں جمع کیا جائے گا کہ جیسی کہ چھنے ہوئے آٹے کی روٹی ہوتی ہے اور اس زمین میں کسی کا نہ مکان ہو گا نہ عمارت۔
(بخاری و مسلم)

۵۲۹۷ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ
الْقِيَمَةِ عَلَى أَرْضٍ بَيْضَاءَ عَفْرَاءَ كَقُرْصَةِ
النَّقِيِّ لَيْسَ فِيهَا عِلْمٌ لِأَحَدٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

اہل جنت کا پہلا کھانا

حضرت ابو سعید خدری کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے قیامت کے دن ساری زمین ایک دہلی ہوگی جس کو خداوند جبار اپنے ہاتھ سے الٹ پلٹ کرے گا جیسا کہ تم لوگ دہلی کو الٹ پلٹ کرتے ہو سفر میں (یعنی جلدی جلدی روٹی پکاتے ہو) اور یہ روٹی جنتیوں کا کھانا ہوگا (یعنی پہلا کھانا) آپ یہ فرما چکے تو ایک یہودی حاضر ہوا اور عرض کیا۔ ابو القاسم! خداے رحمن تم کو برکت دے کیا میں تم کو بتاؤں کہ قیامت کے دن جنتیوں کا کھانا کیا ہوگا۔ آپ نے فرمایا۔ ہاں۔ یہودی نے کہا۔ زمین ایک روٹی ہوگی جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا یہ سن کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودی کی طرف دیکھا اور مسکرائے یہاں تک کہ آپ کی کچلیاں نظر آنے لگیں پھر اس یہودی نے کہا کیا میں آپ کو جنتیوں کا سالن بتاؤں؟ بالام اور نون ہے صحابہ نے بوجھا وہ کیا چیز ہے۔ اس نے کہا بیل اور مچھلی ان دونوں کے گوشت کے

۵۲۹۸ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَكُونُ
الْأَرْضُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ خُبْزَةً وَاحِدَةً يَتَكَفَّأُهَا
الْجَنَّةُ رَبَّيْبِيَّةً كَمَا يَتَكَفَّأُ أَحَدُكُمْ خُبْزَتَهُ
فِي السَّفَرِ ثُمَّ لَا لِأَهْلِ الْجَنَّةِ فَاقِي رَجُلٌ مِّنَ
الْيَهُودِ فَقَالَ بَارَكَ الرَّحْمَنُ عَلَيْكَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ
أَلَا أُخْبِرُكَ بِأَهْلِ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ قَالَ
بَلَى قَالَ تَكُونُ الْأَرْضُ خُبْزَةً وَاحِدَةً كَمَا
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَنْظُرُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْنَا ثُمَّ يَضْحَكُ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِدُهُ
ثُمَّ قَالَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ

اس ٹکڑے سے جو جگر پر ہے اور بڑھا ہے۔ ستر ہزار آدمی (روٹی) کھائیں گے۔ (بخاری و مسلم)

حشر کا ذکر

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ جمع کئے جائیں گے لوگ تین قسموں پر ایک تو وہ جو بہشت کے خواہشمند ہونگے دوسرے وہ جو دوزخ سے ڈرنے والے ہوں گے ان میں سے ہر ایک قسم کے لوگ اپنے مراتب کے لحاظ سے اونٹوں پر سوار ہوں گے۔ (یعنی) دو ایک اونٹ پر سوار ہوں گے تین ایک اونٹ پر اور چار ایک اونٹ پر اور پانچ ایک اونٹ پر۔ اور تیسرے وہ جن کو آگ جمع کرے گی جہاں وہ قیلولہ کریں گے۔ آگ ان کے ساتھ قیلولہ کرے گی، جہاں وہ رات گزاریں گے آگ بھی وہیں رات گزارے گی جہاں وہ صبح کریں گے آگ بھی وہیں صبح کرے گی جہاں وہ شام کریں گے وہیں آگ بھی شام کرے گی۔ غرض جہاں وہ ہوں گے وہیں ان کے ساتھ آگ ہوگی۔ (بخاری و مسلم)

میدان حشر میں ہر شخص ننگے پاؤں، ننگے بدن اور غیر مختون آئے گا

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے قیامت کے دن تم کو اس حال میں جمع کیا جائیگا کہ تم ننگے پاؤں اور ننگے بدن اور بے تختہ ہو گے۔ اسکے بعد آپ نے یہ آیت پڑھی لَمَّا يَدْعُنَا آوَاكَ اَوَّلَ خَلْقٍ نَّعْبُدُكَ وَعَدًا عَلَيْنَا اَنَا كُنَّا ذَا عِلْدَيْنِ (یعنی جیسا کہ ہم نے ان کو ابتداء سے پیدائش میں پیدا کیا تھا، پھر ایسا ہی پیدا کریں گے یہ وعدہ ہم پر لازم ہے اور ہم ایسا کر نیوالے ہیں) اور آپ نے یہ فرمایا قیامت کے دن سب سے پہلے حضرت ابراہیم کو لباس پہنایا جائیگا۔ اور میرے دوستوں میں بہت سے لوگ ہیں جن کو بائیں جانب (یعنی دوزخ کی طرف) لے جایا جائے گا۔ میں (یہ دیکھ کر) کہوں گا یہ تو میرے اصحاب ہیں۔ یہ تو میرے اصحاب ہیں (یعنی ان کو کہاں لے جاتے ہو) خداوند تعالیٰ فرمائیگا جب سے تم ان سے جدا ہو گے یہ ہمیشہ دین سے برگشتہ اور پھرے رہے۔ میں وہی کہوں گا جو بندہ صالح (یعنی حضرت عیسیٰ) نے کہا تھا یعنی یہ کہ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَّا دُمْتُ فِيهِمْ فَالْعَظِيمُ الْحَكِيمُ (یعنی جب تک میں ان میں رہا ان کے حال سے واقف رہا لیکن جب تو تم نے ان میں سے مجھ کو اٹھالیا تو تو ان کا نگہبان اور محافظ تھا۔) (بخاری و مسلم)

میدان حشر میں سب لوگ ننگے ہونے کے باوجود ایک دوسرے کی نگاہ میں بے ستر نہیں گئے۔

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے۔ قیامت کے دن لوگوں کو ننگے پاؤں۔ برہنہ جسم اور بے تختہ جمع کیا جائے گا۔

قَالُوا وَمَا هَذَا قَالَ كُومُوا وَتَوَّنُوا يَا كُلُّ هِمِّنْ لَا يَدْعُ كَبِيرًا هِمَا سَبْعُونَ اَلْفًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۵۲۹۹ وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْشُرُ النَّاسَ عَلَى ثَلَاثٍ طَرَائِقٍ سَا عِثْنِ سَا اِهْبِثْنِ وَ اِشْتَانِ عَلَى بَعِيرٍ وَ ثَلَاثَةً عَلَى بَعِيرٍ وَ اَرْبَعَةً عَلَى بَعِيرٍ وَ عَشْرَةً عَلَى بَعِيرٍ وَ نَحْشُرُ بَقِيَّةَهُمُ النَّاسُ تَقْبِلُ مَعَهُمْ حَيْثُ قَالُوا وَ تَبَيَّتُ مَعَهُمْ حَيْثُ بَاتُوا وَ تُصْبِحُ مَعَهُمْ حَيْثُ اَصْبَحُوا وَ تُمُتُّ مَعَهُمْ حَيْثُ اَمُتُّوا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۵۳۰۰ وَعَنْ اَبْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّكُمْ تُحْشَرُونَ حُفَاةً عُرَاةً غُرُلًا ثُمَّ قَدْ اَكْبَا بَدَا اَنَا اَوَّلَ خَلْقٍ نَّعْبُدُكَ وَعَدًا عَلَيْنَا اَنَا كُنَّا فَا عِلْدَيْنِ وَ اَوَّلُ مَنْ يُكْسَى يَوْمَ الْقِيَمَةِ اِبْرَاهِيْمُ وَ اِنَّ اَنَا سَا مِنْ اَصْحَابِي يُؤْخَذُ بِهِمْ ذَاتُ السَّمَاءِ فَا قَوْلُ اُصْبِحَا نِي اُصْبِحَا نِي فَيَقُولُ اِنَّهُمْ لَنْ يَزَالُوا مُدْتَدِيْنَ عَلٰى اَعْقَابِهِمْ مُدًّا فَا رَفَعَهُمْ فَا قَوْلُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ وَ كُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَّا دُمْتُ فِيهِمْ اِلٰى قَوْلِهِ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۵۳۰۱ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَحْشُرُ النَّاسَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ حُفَاةً عُرَاةً

غَرَلًا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ الرَّجَالُ وَالنِّسَاءُ جَمِيعًا يَنْظُرُونَ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ الْأَمْرُ أَشَدُّ مِنْ أَنْ يَنْظُرَ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ -

گاہیں نے عرض کیا یا رسول اللہ! عورتوں اور مردوں سب کو ان میں سے ایک دوسرے کو دیکھے گا۔ آپ نے فرمایا عائشہ! موقع اس سے زیادہ ہولناک ہوگا کہ لوگ ایک دوسرے پر نظر ڈالیں (بخاری و مسلم)

دور خیمہ کے بل چل کر میدان حشر میں آئیں گے

۵۳۲ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ كَيْفَ يُحْشَرُ الْكَافِرُ عَلَى وَجْهِهِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ قَالَ الْبَسَ الذِّكِّيَّ أَمْبِشَاهُ عَلَى الدَّجَلَيْنِ فِي الدُّنْيَا فَإِذَا مَرَّ عَلَى أَنْ يُشْشِيَهُ عَلَى وَجْهِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ -

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! قیامت کے دن منہ کے بل چلا کر کافر کو کیونکر جمع کیا جائیگا۔ آپ نے فرمایا جس نے پاؤں سے دنیا میں لوگوں کو چلایا ہے کیا وہ اس پر قادر نہیں ہے کہ قیامت کے دن کافر کو منہ کے بل چلائے۔

(بخاری و مسلم)

حضرت ابراہیمؑ کے باپ کا ذکر

۵۳۳ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَلْقَى إِبْرَاهِيمُ آبَاهُ أَرْبَعَةَ يَوْمٍ الْقِيَامَةِ وَ عَلَى وَجْهِهِ اسْمُ رَبِّكَ وَ عَبْدُهُ فَيَقُولُ إِبْرَاهِيمُ أَلَمْ أَقُلْ لَكَ لَا تُعَصِّبْنِي فَيَقُولُ لَهُ أَبُوهُ فَإِلَيْكُمْ لَا أَعْصِيكَ فَيَقُولُ إِبْرَاهِيمُ يَا رَبِّ إِنَّكَ وَعَدْتَنِي أَنْ لَا تُخْزِيَنِي يَوْمَ يُبْعَثُونَ فَأَيُّ خِزْيٍ أَخْزَى مِنْ أَبِي الْأَيْدِي فَيَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى إِنِّي حَرَمْتُ الْجَنَّةَ عَلَى الْكَافِرِينَ ثُمَّ يَقَالُ لِإِبْرَاهِيمَ انْظُرْ مَا تَحْتَ رِجْلَيْكَ فَيَنْظُرُ فَإِذَا هُوَ بِرِجْلَيْهِ مُتَلَطِّعٌ فَيُؤْخَذُ بِقَدَائِمِهِمْ فَيَلْقَى فِي النَّارِ سَادَةً الْبَخَارِيُّ -

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے قیامت کے دن ابراہیم علیہ السلام اپنے باپ آذر سے ملاقات کریں گے۔ اس حال میں کہ آذر کا چہرہ رنج و غم سے سیاہ ہوگا۔ ابراہیم اس سے کہیں گے کیا میں تم سے یہ نہیں کہا کرتا تھا کہ میری نافرمانی نہ کرو۔ آذر۔ ابراہیم سے کہے گا۔ آج میں تمہاری نافرمانی نہ کروں گا۔ ابراہیم کہیں گے۔ اے پروردگار! تو نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ تو مجھ کو اس روز ذلیل و خوار نہ کریگا جس روز کہ لوگوں کو اٹھایا جائیگا۔ پس اس سے زیادہ اور کونسی رسوائی ہے کہ میرا باپ خدا کی رحمت سے دور ہے۔ خداوند تعالیٰ فرمائے گا میں نے جنت کو کافروں کے اوپر حرام کر دیا ہے۔ پھر حضرت ابراہیم سے کہا جائیگا کہ اس چیز کو دیکھ جو تیرے پاؤں کے نیچے ہے۔ ابراہیم دیکھیں گے تو آذر کیڑے کی صورت میں ہوگا جوڑی اور گوبر میں لتھڑا ہوا ہوگا۔ آخر اس کے پاؤں پھوٹ کر درخس میں ڈال دیا جائیگا۔ (بخاری)

میدان حشر میں پہننے والا پسینہ

۵۳۴ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْرِقُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ حَتَّى يَذْهَبَ عَرَقُهُمْ فِي الْأَرْضِ سَبْعِينَ ذِرَاعًا وَيُلْجِمُهُمْ حَتَّى يَبْلُغَ أَذَانُهُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ -

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے قیامت کے دن لوگوں کو پسینہ آئیگا یہاں تک کہ انکا پسینہ زمین کے اندر ستر گز تک چلا جائیگا اور پسینہ لگام کے مانند ہوگا اور کانوں تک پہنچے گا (بخاری و مسلم)

میدان حشر میں سوچ بہت قریب ہوگا

۵۳۵ وَعَنْ الْبُقَايَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ تَدْنِي الشَّمْسُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ مِنَ الْخَلْقِ حَتَّى تَكُونَ مِنْهُمْ كَمِقْدَارِ الْبَيْلِ فَيَكُونُ النَّاسُ عَلَى قَدَرِ أَعْمَالِهِمْ فِي الْعَرَنِي فَبَيْنَهُمْ

حضرت بقایہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے قیامت کے دن آفتاب کو مخلوق کے قریب کیا جائیگا یہاں تک کہ وہ ایک میل کے فاصلہ پر رہ جائیگا۔ پس لوگ اپنے اعمال کے مطابق پسینوں میں غرق ہونگے بعض لوگ ایسے ہوں گے جن کے ٹخنوں تک پسینہ

ہوگا بعض کے گھٹنوں تک سپینہ ہوگا۔ بعض کمز تک سپینہ میں غرق ہوں گے۔ بعض کے دہانہ تک سپینہ ہوگا جو لگام کے مانند ہوگا اور منہ کے اندر تک پہنچ جائیگا۔ یہ فرما کر رسول اللہ نے ہاتھ سے منہ کی طرف اشارہ کیا۔ (مسلم)

مَنْ يَكُونُ إِلَى كَعْبِيَّةٍ وَفِيهِمْ مَنْ يَكُونُ إِلَى رُكْبَتَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَكُونُ إِلَى حَقْوَيْهِ وَفِيهِمْ مَنْ يَحْبَسُهُمُ الْعَرَقُ الْجَمَادَ إِشَارَةً رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْدُوهُ إِلَى فِيهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

اہل جنت کی سب سے بڑی تعداد آسمت محمدی پر مشتمل ہوگی

حضرت ابو سعید خدری کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے (قیامت کے دن) خداوند تعالیٰ آدم سے فرمایگا۔ اے آدم! آدم عرض کرے گیے میں حاضر ہوں تیری خدمت میں۔ اور ساری بھلائیاں تیرے ہی ہاتھوں میں ہیں۔ خداوند تعالیٰ فرمایگا۔ دوزخ کے لشکر کو نکال (یعنی اپنی اولاد میں سے دوزخیوں کو نکال) آدم پوچھیں گے دوزخ کے لشکر کی تعداد کیا ہے۔ خداوند تعالیٰ فرمایگا۔ ہزار ہیں سے نو سو ننانو یہ حکم خداوندی سنکر کچھ خوف سے بڑھا ہوا جائیگا۔ حاملہ عورت کا حمل گر جائیگا اور تو لوگوں کو دیکھے گا گویا نشہ میں مست ہیں۔ حالانکہ وہ مست و سخو نہ ہوں گے لیکن خدا کا عذاب سخت ہے۔ صحابہ نے پوچھا یا رسول اللہ! وہ ایک (جو ہزار میں سے جنت میں جائیگا) ہم میں سے کون ہوگا۔ آپ نے فرمایا۔ خوش ہو جاؤ کہ ایک شخص تم میں سے ہوگا اور ہزار یا جوج و با جوج میں سے۔ پھر فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے مجھ کو امید ہے کہ جنتیوں میں تمہاری چوتھائی تعداد ہوگی یہ سنکر ہم نے اللہ اکبر کہا۔ پھر آپ نے فرمایا مجھے امید ہے کہ جنتیوں میں تمہاری تعداد ہوگی یہ سنکر ہم نے اللہ اکبر کہا۔ پھر آپ نے فرمایا مجھ کو امید ہے کہ جنتیوں میں تمہاری آدمی تعداد ہوگی۔ ہم نے پھر اللہ اکبر کا نعرہ مارا۔ پھر آپ نے فرمایا تو لوگوں میں تمہاری تعداد اتنی ہے جتنا کہ سفید بیل کے اندر ایک کالا بال یا جیسے کالے بیل کے اندر ایک سفید بال۔ (بخاری و مسلم)

۵۳۶ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى يَا آدَمُ قِفْ قِفْ لَكَ وَسَعْدُ لَكَ وَالْخَيْرُ كُلُّهُ فِي يَدَيْكَ قَالَ أَخْرَجُ بَعْثَ النَّاسِ قَالَ وَمَا بَعْثُ النَّاسِ قَالَ مَنْ كُلَّ أَلْفٍ تَسَعُ مِائَةٌ وَتِسْعَةٌ وَتِسْعِينَ فَعِنْدَهُ يَثِيبٌ الصَّغِيرُ تَضَعُ كُلُّ ذَاتٍ حَمْلٍ حَمْلَهَا تَكْذِبُ النَّاسُ سَكْرَى وَمَا هُمْ بِسَكْرَى وَلَكِنَّ عَذَابَ اللَّهِ شَدِيدٌ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَإِنَّا ذَا لِكَ الْوَاحِدُ قَالَ أَتَشِيرُونَ فَإِنْ مَنَعَكُمْ رَجُلًا وَجِئَ بِأُجُوجٍ وَمَا جُوجُ أَلْفٌ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ أَرْجُونَ أَنْ تَكُونُوا رُبْعَ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَكَبَرْنَا فَقَالَ أَرْجُونَ أَنْ تَكُونُوا ثُلُثَ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَكَبَرْنَا فَقَالَ أَرْجُونَ أَنْ تَكُونُوا نِصْفَ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَكَبَرْنَا قَالَ مَا أَنتُمْ فِي النَّاسِ إِلَّا كَالشَّعْرَةِ السَّوْدَاءِ فِي جِلْدٍ ثَوْبٍ أَبْيَضٍ أَوْ كَشَعْرَةِ بَيْضَاءٍ فِي جِلْدٍ ثَوْبٍ أَسْوَدٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

ریاکاروں کے باسے میں وعید

حضرت ابو سعید کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے (قیامت کے دن) ہمارا پروردگار اپنی پٹلی کھولے گا پس ہر مومن مرد اور مومن عورت سجدہ میں گر پڑیں گے اور وہ شخص سجدہ نہ کرے گا جس نے دنیا میں دکھانے اور سننے کے لئے سجدہ کیا ہوگا وہ سجدہ کا ارادہ کرے گا لیکن اس کی پشت تختہ کے مانند ہو جائے گی اور وہ جھک نہ سکے گا۔ (بخاری و مسلم)

۵۳۷ وَعَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَكْشِفُ رَبُّنَا عَنْ سَاقِهِ فَيَسْجُدُ لَهُ كُلُّ مُؤْمِنٍ وَمُؤْمِنَةٍ وَيَقِفُ مَنْ كَانَ يَسْجُدُ فِي الدُّنْيَا رِيَاءً وَسُمُوعَةً فَيَسْجُدُ فَيَعُودُ ظَهْرُهُ طَبَقًا وَاحِدًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

دنیا میں اترانے والوں کی قیامت کے دن حیثیت

حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ قیامت کے دن ایک بڑا شخص موٹا نازہ آبیگا لیکن خدا کی نظر میں وہ پھر کے پر کے برابر بھی نہ ہوگا۔ پھر حضور نے فرمایا یہ آیت پڑھو فلا تُفیکم لہم یوم القیامۃ ورنّا۔ (بخاری و مسلم)

۵۳۰۸ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَأْتِي الدَّجْلُ الْعَظِيمُ السَّمِينُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَا يَزِينُ عِنْدَ اللَّهِ جَنَاحُ بَعُوضَةٍ وَقَالَ اقْرَءُوا فَلَا تُفِيكُمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَرَنًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

فصل دوم

قیامت کے دن زمین ہر شخص کے عمل کی گواہی دے گی۔

حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کو پڑھا یَوْمَئِذٍ تُخَدِّثُ أَخْبَارَهَا یعنی جس ذکر زمین اپنی خبریں بیان کرے گی اور فرمایا تم کو معلوم ہے زمین کی خبریں کیا ہیں۔ صحابہ نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول ہی اچھی طرح جانتا ہے۔ آپ نے فرمایا زمین کی خبریں یہ ہیں کہ زمین ہر مرد اور ہر عورت کی بابت گواہی دے گی کہ اس نے اس کی پشت پر یہ کام کئے ہیں۔ یعنی وہ اس طرح کہے گی کہ اس نے فلاں کام فلاں دن کیا اور یہی زمین کی خبریں ہیں۔ (احمد ترمذی) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۵۳۰۹ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذِهِ الْآيَةَ يَوْمَئِذٍ تُخَدِّثُ أَخْبَارَهَا قَالَ أَتَدْرُونَ مَا أَخْبَارُهَا قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّ أَخْبَارَهَا أَنْ تَشْهَدَ عَلَى كُلِّ عَبْدٍ وَآمَةٍ بِمَا عَمِلَ عَلَى ظَهْرِهَا أَنْ تَقُولَ عَمِلَ عَلَى كَذَا أَوْ كَذَا يَوْمَ كَذَا أَوْ كَذَا أَقَالَ فَهَذِهِ أَخْبَارُهَا رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا أَحَدُ ثَلَاثٍ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ۔

ہر مرنے والا پیشیان ہوتا ہے

حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے تم میں سے جو شخص مرنے والا ہو پیشیان ہوتا ہے۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ قیامت کا کیا سبب ہے فرمایا اگر وہ نیکو کار ہے تو اس لئے نادم و پیشیان ہوتا ہے کہ نیکی میں زیادتی کیوں نہیں کی اور اگر بدکار ہے تو اس لئے نادم ہوتا ہے کہ اپنے آپ کو اس نے برائی سے کیوں نہ روکا۔ (ترمذی)

۵۳۱۰ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ أَحَدٍ يَمُوتُ إِلَّا نَدِمَ قَالُوا وَمَا نَدَامَتُهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِنْ كَانَ مُحْسِنًا نَدِمَ أَنْ لَا يَكُونُ أَزْدَادًا إِنْ كَانَ مُسِيئًا نَدِمَ أَنْ لَا يَكُونُ نَزْعَ سَادَةٍ التِّرْمِذِيُّ۔

میدان حشر میں لوگ میں طرح سے آئیں گے

حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے قیامت کے دن لوگوں کو تین قسم پر جمع کیا جائیگا ایک تو پیدل، دوسرے سوار، تیسرے منہ کے بل چلنے والے۔ پوچھا گیا یا رسول اللہ! منہ کے بل لوگ کیوں چلیں گے۔ فرمایا جس نے ان کو قدموں کے بل چلایا ہے وہ منہ کے بل چلانے پر بھی قادر ہے۔ تم یاد رکھو کہ وہ لوگ منہ کے بل چلنے میں اپنے منہ کو بلندی اور کانٹے سے بچائیں گے۔

۵۳۱۱ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَلَاثَةً أَصْنَافٍ صُفْءًا مَشَاءً وَصُفْءًا سُرْكَبَانًا وَصُفْءًا عَلَى وُجُوهِهِمْ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكَيْفَ يَمْشُونَ عَلَى وُجُوهِهِمْ قَالَ إِنَّ الَّذِي أَمْسَاهُ عَلَى أَقْدَامِهِمْ قَادِرٌ عَلَى أَنْ يُبْشِيَهُمْ عَلَى وُجُوهِهِمْ أَمَا إِنْ لَمْ يَشْفَوْهُمْ لَوْ جُوهِهِمْ كُلَّ حَدَبٍ

وَسُئِلَ سَأَلَهُ التِّرْمِذِيُّ -

اس دنیا میں اگر قیامت کے دن کے احوال دیکھنا چاہتے ہو

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص قیامت کو دنیا میں اپنی آنکھ سے دیکھنا پسند کرتا ہو وہ سورۃ اِذَا الشَّمَاوُ اتْ فُطِّرَتْ اور سورۃ اِذَا الشَّمَاوُ اتْ نُشِقَّتْ پڑھے۔ (احمد ترمذی)

۵۳۱۲ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ كَانَتْ رَأْيِي عَلَيْهِ فَلْيَقْرَأْ اِذَا الشَّمَاوُ اتْ فُطِّرَتْ وَ اِذَا الشَّمَاوُ اتْ نُشِقَّتْ دَوَاهُ أَحْمَدُ وَ التِّرْمِذِيُّ -

فصل سوم

لوگوں کو میدانِ حشر میں کس طرح لایا جائے گا

حضرت ابو ذرؓ کہتے ہیں کہ صادق و مصدق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے بیان فرمایا کہ (قیامت کے دن) لوگوں کو تین گروہوں میں جمع کیا جائیگا۔ ایک گروہ سواروں کا کھانے پینے والوں کا ہوگا اور ایک گروہ وہ ہوگا جس کو فرشتے منہ کے بل ہانک کر دوزخ کی طرف لے جائیں گے اور ایک گروہ پیدل چلنے اور دوڑنے والے لوگوں کا ہوگا جو گروہ سواروں کا ہوگا خداوند تعالیٰ ان کی سواروں کی پشت پر آفت و مصیبت ڈالے گا یہاں تک کہ کوئی سواری باقی نہ رہے گی اور جس کے پاس ایک باغ ہوگا وہ باغ دیکر اس کے بدلہ میں اونٹ لینا چاہے گا لیکن وہ نہ پاسکے گا۔ (نسائی)

۵۳۱۳ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ إِنَّ الصَّادِقَ الْمُصَدِّقَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنِي أَنَّ النَّاسَ يُحْشَرُونَ ثَلَاثَةَ أَفْوَاجٍ فَوَجَّاهُ رَاكِبِينَ كَأَعْيُنٍ كَاسِيْنَ وَفَوَجَّاهُ يَسْحَبُهُمُ الْمَلَائِكَةُ عَلَى وُجُوهِهِمْ وَتَحْشَرُهُمُ النَّارُ وَفَوَجَّاهُ يَمْشُونَ وَيَسْعَوْنَ وَيُلْقِي اللَّهُ الْأَفْئَةَ عَلَى الظُّهُمِ فَلَا يَبْقَى حَتَّى أَنْ الرَّجُلَ لَتَكُونُ لَهُ الْحَدِيقَةُ يُعْطِيهَا بِذَاتِ الْقَنْبِ لَا يَقْدِرُ عَلَيْهِمْ سَأَاةُ النَّسَائِي -

بَابُ الْحِسَابِ وَالْقِصَاصِ وَالْمِيزَانِ

حساب قصاص اور میزان کا بیان

فصل اول

آسان حساب اور سخت حساب

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو قیامت کے دن جس سے حساب لیا جائے گا ہلاک ہوگا میں نے عرض کیا خداوند تعالیٰ کے حکم نہیں فرمایا ہے کہ فسوف يحاسب حسابا يسيرا یعنی قریب ہے کہ حساب کیا جائیگا آسان حساب (آپ نے فرمایا یہ آسان حساب صرف پیش کرنا اور بیان محض ہے کہ اس میں کسی قسم کا مناقشہ نہ ہوگا لیکن جس سے حساب میں مناقشہ کیا جائے گا وہ ہلاک ہوگا۔ (بخاری و مسلم)

۵۳۱۴ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ أَحَدٌ يُحَاسَبُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا هَلَكَ قُلْتُ أَوَلَيْسَ يَقُولُ اللَّهُ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيرًا فَقَالَ إِنَّمَا ذَلِكَ الْعَرْضُ وَلَكِنْ مَنْ كُوفِئَ فِي الْحِسَابِ يَهْلِكُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ -

۳۱۵ وَعَنْ عَدِيِّ بْنِ حَارِثٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا سَيَكَلِّمُهُ رَبُّهُ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ تَرْجُمَانٌ وَلَا حِجَابٌ يَحْجُبُ عَنْهُ فَيَنْظُرُ إِلَيْهِمْ مِنْهُ فَلَا يَرَى إِلَّا مَا قَدْ مَرَّ مِنْ عَمَلِهِ وَيَنْظُرُ إِلَيْهِمْ مِنْهُ فَلَا يَرَى إِلَّا مَا قَدْ مَرَّ وَيَنْظُرُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلَا يَرَى إِلَّا النَّارَ تَلْقَاءُ دَجِجِهِمْ فَأَتَقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ہر کسی واسطہ کے ہر شخص سے ہم کلام ہوگا حضرت عدی بن حارث کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے تم میں سے کوئی شخص ایسا نہ ہوگا جس سے خداوند بزرگ و بزر بلا واسطہ اور بلا حجاب گفتگو نہ کرے گا۔ بندہ اپنے جانب نظر ڈالے گا تو اس کو وہ چیز نظر آئے گی جو اس نے اپنے اعمال میں سے کبھی ہے۔ اور بائیں جانب دیکھے گا۔ تو وہی اعمال نظر آئیں گے۔ جو اس نے بیکھے ہوں گے۔ سامنے دیکھے گا تو آگ نظر آئے گی جو اس کے چہرہ کے بالکل سامنے ہوگی۔ لوگو! تم آگ سے اپنے آپ کو بچاؤ۔ اگرچہ کھجور کے ایک ٹکڑے ہی سے کیوں نہ ہو۔ (بخاری و مسلم)

قیامت کے دن مومن پر رحمت خداوندی

۳۱۶ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ يَدْرِي الْمُؤْمِنِينَ فَيَضَعُ عَلَيْهِمْ كَنَفَهُ وَيَسُدُّهُ كَيْقُولُ أَلَعْرِفُ ذَنْبَ كَذَا أَلَعْرِفُ ذَنْبَ كَذَا فَيَقُولُ نَعَمْ أَيْ رَبِّ حَتَّى تَرَاهُ يَذُنُّ لَوْبِهِ وَيَرَى فِي نَفْسِهِ أَنَّهُ قَدْ هَلَكَ قَالَ سَتَرْتُهَا عَلَيْكَ فِي الدُّنْيَا وَأَنَا أَغْفِرُ هَٰلِكَ الْيَوْمَ نِعْطِي كِتَابَ حَسَنَاتِهِ وَأَمَّا الْكُفَّارُ وَالْمُنَافِقُونَ فَيُنَادِي بِهِمْ عَلَى سَاوِسٍ أَلْخَلَائِقُ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ كَذَبُوا عَلَى رَبِّهِمْ أَلَا لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الظَّالِمِينَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

حضرت ابن عمر کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے قیامت کے دن، خداوند تعالیٰ مومن کو اپنے قریب کرے گا اور پھر اپنی حفاظت کی چادر ڈال کر اس کو ڈھکے گا تاکہ وہ سوا نہ ہو پھر خدا مومن سے پوچھے گا کیا تو اس گناہ کو جانتا ہے اور اس گناہ سے واقف بنده مومن کہے گا ہاں اے پروردگار میں واقف ہوں یہاں تک کہ خدا تمام گناہوں کا انکشاف کر لے گا۔ اور وہ دل میں کہتا ہوگا کہ ان گناہوں کی پاداش میں اب ہلاک ہوا پھر خدا فرمائے گا میں نے دنیا میں تیرے ان عیوب اور گناہوں پر پردہ ڈالا اور آج بھی میں تجھ کو بخشوں گا۔ غرض اسکو اسکی نیکیوں کا نامہ اعمال دے دیا جائے گا۔ اور کافر و منافق لوگ انکو مخلوقات کے روبرو طلب کیا جائیگا۔ اور پکار کر کہا جائے گا کہ یہ لوگ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے پروردگار پر جھوٹ کا بہتان باندھا۔ خبردار میرے ظالموں پر خدا کی لعنت ہے۔ (بخاری و مسلم)

مسلمانوں کے دشمنوں کے لئے دوزخ سے نجات کا عوضانہ ہوں گے

۳۱۷ وَعَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ دَفَعَ اللَّهُ إِلَى كُلِّ مُسْلِمٍ يَهُودِيًّا أَوْ نَصْرَانِيًّا فَيَقُولُ هَذَا نِكَاحُكَ مِنَ النَّارِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

حضرت ابو موسیٰ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے قیامت کے دن خداوند تعالیٰ ہر مسلمان کو ایک یہودی یا نصرانی حوالہ کرے گا اور کہے گا آگ سے تمہاری خلاصی کا یہ بدلہ ہے (یعنی اس کو دیر تک دوزخ سے چھٹکارا حاصل کر لینا اور اپنی نگاہ اس کو بھیج دینا) (مسلم)

قیامت کے دن امت محمدی حضرت نوح علی گواہ بنے گی

۳۱۸ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجَاءُ بِنُوحٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُقَالُ لَهُ هَلْ بَلَغْتَ فَيَقُولُ نَعَمْ يَا رَبِّ

حضرت ابو سعید کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے قیامت کے دن حضرت نوح علیہ السلام کو لایا جائیگا خداوند تعالیٰ ان سے پوچھے گا یا تم نے میرے پھر تو ابھی پہنچائے تھے۔ وہ کہیں گے ہاں اے

كَتُسَلُّ أَمَّتُهُ هَلْ بَلَغَكُمْ فَيَقُولُونَ كَا جَاءَنَا
مِنْ نَذِيرٍ نَقِيْقَالَ مَنْ شَهِدُكَ تَقِيْقُولُ مُحَمَّدًا
وَأَمَّتُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَيَجَاءُ بِكُمْ فَتَشْهَدُونَ أَنَّهُ قَدْ
بَلَغَ ثُمَّ قَدْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَكَذَا إِلَيْكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا
لِتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُونُوا
الرُّسُلُ عَلَيْكُمْ شَرِيْهَةً رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

پروردگار میں نے تیرے احکام پہنچائے تھے۔ پھر نوح کی امت سے
پوچھا جائیگا کیا تم کو ہمارے احکام نوح نے پہنچائے وہ لوگ کہیں
گے ہمارے پاس تو کوئی ڈرانے والا نہیں آیا۔ خداوند تعالیٰ نوح سے
پوچھے گا تمہارے گواہ کون ہیں؟ نوح کہیں گے میرے گواہ محمد اور ان کی
امت ہے۔ اس کے بعد رسول اللہ نے صحابہؓ سے فرمایا کہ تم کو (یعنی صحابہؓ
کو) لایا جائیگا اور تم یہ گواہی دو گے کہ نوح نے اپنی امت کو تیرے
احکام پہنچائے تھے۔ اس کے بعد رسول اللہ نے یہ آیت پڑھی۔ وَ
كَذَا إِلَيْكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِّتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَ
يَكُونُوا الرُّسُلُ عَلَيْكُمْ شَرِيْهَةً۔ (بخاری)

قیامت کے دن جسم کے اعضاء شہادت دیں گے

۵۳۱۹ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَحِكْتَ فَقَالَ
هَلْ تَذَرُونِ مِنَّا أَضْحَكُ قَالَ ثَلَاثًا اللَّهُ
وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ مِنْ مَخَاطِبَةِ الْعَبْدِ
رَبَّهُ يَقُولُ يَا رَبِّ أَسْأَلُكَ تَجَرُّفِي مِنَ الظُّلَمِ
قَالَ يَقُولُ بَلَى قَالَ فَيَقُولُ فَإِنِّي لَا أُجِيزُ
عَلَى نَفْسِي إِلَّا شَاهِدًا أَمِنِّي قَالَ فَيَقُولُ
كَفَى بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ شَهِيدًا وَإِبْلَاجًا
الْكَاتِبِينَ شَهِودًا قَالَ فَيُخْتَمَرُ عَلَيْهِ
فَيُقَالُ لَا دَرَكَ لَهُ لَطْفِي قَالَ فَتَسْطِطُ
بِأَعْيَالِهِ ثُمَّ يُخْلَى بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْكَلَامِ
قَالَ فَيَقُولُ بَعْدًا لَكُنَّ وَصَحُّفًا نَعْنُكَ
كُنْتُ أُنَاضِلُ نَدَاةً مُسْلِمَةً

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
بیٹھے تھے کہ آپ یکایک ہنسنے لگے اور پھر فرمایا تم جانتے ہو میں کیوں ہنس
رہا ہوں ہم نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتے ہیں فرمایا میں بندہ
اور خدا کے درمیان مندرجہ گفتگو ہونے (کا خیال کر کے) ہنس رہا ہوں
(قیامت دن) بندہ اپنے پروردگار سے کہے گا اے پروردگار کیا تو نے مجھ کو
ظلم سے بچا نہیں دی (جیسا کہ تو نے فرمایا ہے وَلَا يَظْلِمُ رَبُّكَ أَحَدًا) یعنی
تیرا رب کسی پر ظلم نہیں کرتا (یعنی کسی قوم کی گواہی معتبر نہیں سمجھتا) خدا تعالیٰ
فرمایا گا خود تیری ذات ہی تیرا گواہ ہوگی (یعنی خود تو اور تیرے اعضاء ہی تیری گواہی
دیں گے) اس کے بعد خدا تعالیٰ کے حکم سے بندہ کے منہ پر پھر لٹکائی جائے
گی۔ اور اسکے اعضاء جسم سے کہا جائیگا بولو چنانچہ اس کے جسم کے اعضاء اسکے
اعمال کو بیان کر دیں گے اور پھر اس مہر کو جو منہ پر لٹکائی گئی تھی توڑ دیا جائیگا اور
بندہ بدستور سابق باقیں کرنے لگے گا اور اپنے اعضاء سے کہے گا۔ دور ہو
بدنچو اور ہلاک ہو میں تمہارے ہی لئے خدا سے برا بھلا کہہ رہا تھا۔ (مسلم)

قیامت کے دن دیدار الہی

۵۳۲۰ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ يَا رَسُولَ
اللَّهِ هَلْ نَرِي رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَمَةِ قَالَ هَلْ
تُحِبُّونَ فِي سَادِيَةِ الشَّمْسِ فِي الظُّهْرِ
لَيْسَتْ فِي سَحَابَةٍ قَالُوا لَا قَالَ فَهَلْ
تُضَارُونَ فِي رُؤْيَةِ الْقَبْرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَيْسَ
فِي سَحَابَةٍ قَالُوا لَا قَالَ قَوْلَانِي نَفْسِي
بِيَدِهِ لَا تُضَارُونَ فِي رُؤْيَةِ رَبِّكُمْ إِلَّا كَمَا

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا قیامت
کے دن ہم اپنے پروردگار کو اپنی آنکھوں سے دیکھیں گے۔ آپ نے
فرمایا کیا دو پہر کے وقت جب کہ ابرنہ ہو تم آفتاب کو دیکھنے میں کچھ شبہ
رکھتے ہو صحابہؓ نے عرض کیا نہیں۔ آپ نے فرمایا کیا تم جبکہ ابرنہ ہو چودھویں
رات کا چاند دیکھنے میں شبہ رکھتے ہو صحابہؓ نے عرض کیا نہیں آپ نے فرمایا اس
ذات کی قسم ہے جسکے ہاتھ میں میری جان ہے جس طرح تم چاند اور سورج کو
دیکھنے میں شک و شبہ نہیں رکھتے اسی طرح تم اپنے پروردگار کو دیکھنے میں کوئی

تَضَارُّونَ فِي رُوحِهِمَا قَالَ قِيلَ
الْعَبْدُ يَقُولُ أَيْ قُلْ أَلَمْ أَكُ مِمَّنْ
أَسْوَدَكَ وَأَزَوَّجَكَ وَأَسَخَّرَكَ الْخَيْلَ
وَالْإِبِلَ وَأَذَمَّكَ تَرَامِسَ وَتَدْبَعُ قِيْقُولُ
بَلَى قَالَ قِيْقُولُ أَنْظَنْتَ أَنْتَ مُلَايَ
قِيْقُولُ لَا قِيْقُولُ قَرَانِي قَدْ أَلَسَاكَ
كَمَا نَسَيْتَنِي ثُمَّ يَلْقَى الثَّانِي فَنَدَّ كَر
مِثْلَهُ ثُمَّ يَلْقَى الثَّلَاثَ قِيْقُولُ لَمْ يَمُتْ
ذَلِكَ قِيْقُولُ يَا سَابِثُ أَمَنْتُ بِكَ
وَبِكْتَابِكَ وَبِرُسُوكَ وَصَلَيْتُ
وَصُمَمْتُ وَتَصَدَّقْتُ وَبَيْتَنِي بِخَيْرٍ مَا
اسْتَطَاعَ قِيْقُولُ هَهُنَا إِذَا ثُمَّ يُقَالُ
أَلَا نَنْبَعُ شَاهِدًا عَلَيْكَ وَتَفَكَّرْ
فِي نَفْسِهِ مَنْ ذَا الَّذِي يَشْهَدُ عَلَيَّ
فَيُحْكَمُ عَلَيَّ فِيهِ وَيُقَالُ لِفَخِيذٍ
الْطَّيْفِيُّ تَنْطِقُ فَخِيذٌ وَلَحْمٌ
وَعِظَامُهُ يَعْمَلُهُ وَذَلِكَ لِيُعَذِّرَ
مِنْ نَفْسِهِ وَذَلِكَ الْمُنَافِقُ وَذَلِكَ
الَّذِي سَخِطَ اللَّهُ عَلَيْهِ سَاوَاةً مُسْلِمٌ
وَذَكَرَ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ يَدْخُلُ
أُمَّتِي الْجَنَّةَ فِي بَابٍ التَّوَكُّلُ بِرَوَايَةِ
ابْنِ عَبَّاسٍ -

شک و شبہ نہ کرے۔ اسکے بعد رسول خدا نے فرمایا جب جسے اپنے پروردگار
کو دیکھیں گے تو پروردگار ان کو خطاب کریگا۔ اور کسی ایک بندے سے دریافت
کریگا اے فلا نے کیا میں نے تجھ کو تمام مخلوقات پر شرافت و بزرگی عطا
نہیں کی۔ کیا میں تم کو بڑی قوم میں سردار نہیں بنایا۔ اور کیا میں نے تجھ
کو تیری بیوی عطا نہیں کی۔ اور کیا میں نے تیرے لئے گھوڑے و اونٹ کو تیرا
مطیع نہیں بنایا اور کیا میں نے تجھ کو اس لئے نہیں چھوڑے رکھا کہ تو اپنی قوم کی
سروری حاصل کرے اور اس سے چوتھائی مال غنیمت (اینا حق) بے بندہ عرض
کریگا ہاں پروردگار تو نے ایسا کیا ہے، پھر خدا تعالیٰ فرمائے گا کیا تیرا خیال بھی تھا
کہ ایک روز تو مجھ سے ملاقات کریگا۔ بندہ کہے گا یہ خیال تو کبھی میرے دل
میں پیدا نہیں ہوا۔ خدا تعالیٰ فرمائے گا جیسا کہ تو مجھ کو بھول گیا تھا آج
میں تجھ کو بھول جاؤنگا (یعنی تجھ کو اپنی رحمت سے دور رکھوں گا) اسکے بعد

خداوند تعالیٰ دوسرے بندے سے ملاقات کریگا اور اسی طرح سوال و جواب
ہونگے پھر تیسرے بندے سے ملاقات کریگا اور اس سے بھی ایسی پوچھے گا وہ
جواب میں یہ کہے گا۔ اے پروردگار! میں تجھ پر تیری کتاب پر اور تیرے رسولوں
پر ایمان لایا میں نے نماز پڑھی میں نے صدقہ دیا (یعنی زکوٰۃ وغیرہ) اور جس قدر
امکان میں ہوگا وہ اپنی نیکیوں کی تعریف کریگا۔ خدا تعالیٰ یہ فرمائے گا تو یہاں
کھڑے ہو گواہوں کی شہادت لے لوں اور ابھی تیرے گواہوں کو لایا جاتا
ہے۔ بندہ یہ سنکر اپنے دل میں کہے گا میرے خلاف یہاں کون گواہی دیگا۔ پھر
خدا کے حکم سے اسکے منہ پر چھ لگائی جائے گی اور ان کی زبان سے کہا جائے گا کہ
بول چنانچہ اسی زبان، اسکا گوشت، اس کی ہڈی اسکے اعمال کو بتلا دیں گے
اور یہ سب کچھ (یعنی سوال و جواب) مہر لگا کر اعضا جسم کی گواہی (اس لئے
ہوگا کہ بندہ کوئی عذر پیش نہ کر سکے اور یہ بندہ جس کا ذکر ہو رہا ہے)
منافق ہوگا اور یہ وہ بندہ ہے جس پر خدا تعالیٰ غضب ناک ہوا۔ (مسلم)

فصل دوم

امت محمدی میں سے حساب کے بغیر جنت میں جانے والوں کی تعداد؛

حضرت ابو امامہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ
فرماتے سنا ہے کہ میرے پروردگار نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ وہ میری امت میں
سے ستر ہزار آدمیوں کو بے حساب جنت میں داخل کریگا۔ اور ان پر عذاب نہ ہوگا
اور ان میں سے ہر ہزار میں سے ایک میرے پروردگار کی بیویوں میں سے اور زیادہ
یعنی ہر ہزار پر خدا تعالیٰ بندوں کی عین پس اور بھر کر جنت میں ڈالیں
گے۔ (احمد - ترمذی - ابن ماجہ)

۵۳۲۱ عَنْ أَبِي إِمَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَعَدَنِي رَبِّي
أَنْ يَدْخُلَ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعُونَ
أَلْفًا لَا حِسَابَ عَلَيْهِمْ وَلَا عَذَابَ مَعَ
كُلِّ أَلْفٍ سَبْعُونَ أَلْفًا وَثَلَاثَ حَتِّيَّاتٍ مِنْ
حَتِّيَّاتِ رَبِّي رَدَاةُ أَحْمَدُ وَاللَّيْمِيُّ وَأَبْنُ بَاجَةَ

قیامت کے دن خدا کی عدالت میں لوگ تین مرتبہ پیش ہوں گے۔

حسن ابو ہریرہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے قیامت کے دن خدا تعالیٰ کے حضور میں لوگوں کو تین مرتبہ پیش کیا جائیگا۔ دو مرتبہ تو منافق اور غدر کیلئے (ایک مرتبہ تو لوگ جھگڑا کرینگے کہ ہم کو احکام نہیں پہنچائے گئے۔ یا یہ کہ احکام ہم کو سمجھائے نہیں گئے وغیرہ وغیرہ اور دوسری مرتبہ اعتراف اور غدر ہوگا) اور تیسری مرتبہ اعمال نامے ہاتھوں میں دئے جائیں گے بعض کے دہاتے ہیں اعمال نامے ہونگے اور بعض کے بائیں ہاتھوں میں۔ (احمد ترمذی)

خدا کے نام کی برکت

حضرت عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے قیامت کے دن خدا تعالیٰ میری امت میں سے ایک شخص کو مخلوق کے سامنے طلب کیا اور اسکے روبرو ننانوے دفتر رکھے گا جن میں سے ہر ایک دفتر نظر تک ہوگا۔ اور پھر اس سے دریافت کرے گا کیا اس میں سے تو کسی چیز کا انکار کرتا ہے کیا میرے لکھے والے نے تجھ پر زیادتی کی ہے وہ شخص عرض کرے گا نہیں میرے پروردگار! پھر خدا پوچھے گا کیا تو کوئی عذر رکھتا ہے وہ شخص کہے گا نہیں میرے پروردگار کوئی عذر نہیں رکھتا خداوند تعالیٰ فرما بیگا۔ ہاں ہمارے پاس تیری ایک نیکی ہے اور تجھ پر آج کوئی زیادتی نہیں کی جائیگی۔ پھر ایک پرچہ نکالا جائیگا جس میں اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ لکھا ہوگا اور خدا تم فرمایا تھا (اعمال کے دن کے وقت) تو میزان پر حاضر ہووے شخص عرض کرے گا اے پروردگار اس پرچہ کی ان دفتروں کے مقابلہ میں کیا حقیقت ہے خدا تعالیٰ فرمایا تھا تجھ پر ظلم نہیں کیا جائیگا رسول خدا نے فرمایا کہ ان دفتروں کو ترازو کے ایک بلترے میں رکھا جائیگا اور اس پرچہ کو دوسرے بلترے میں۔ دفتروں کا پلڑا اوپر اٹھ جائیگا۔ اور پرچہ کا پلڑا نیچے جھک جائیگا مختصر یہ کہ خدا کے نام سے کوئی چیز بھاری نہ ہوگی۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ)

قیامت کے دن کے تین ہونا تک موقع

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ مجھ کو دوزخ کی آگ یاد آگئی (اور میں رو پڑی۔ رسول خدا نے پوچھا کیوں) وتی ہو میں نے عرض کیا دوزخ کی آگ یاد آگئی اور میں رو پڑی۔ کیا قیامت کے دن آپ اہل اعمال کو یاد رکھیں گے رسول اللہ نے فرمایا میں مقامات ایسے ہیں جہاں کوئی کسی کو یاد نہ کرے گا ایک میزان اعمال پر جب تک معلوم نہ ہو جائے کہ اسکے نامہ اعمال کا پلہ بھاری رہا یا ہلکا۔ دوسرے اعمال نامے ہاتھوں میں حوالہ کئے جانے کی وقت جب تک

۵۳۲۲ وَعَنْ الْحَسَنِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْزُضُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَلَاثَ عَرَضَاتٍ فَأَمَّا عَرَضَتَانِ فَيُجَدَّلُ مَعَاذِيرُ وَمَا الْعَرَضَةُ الثَّلَاثَةُ فَيُجَدَّلُ فِي ذَلِكَ تَطْيِيرُ الصُّحُفِ فِي الْآيَاتِ فَاِخِذْ بِمِيزَانٍ وَاجِزْ بِمِيزَانِهِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ لَا يَكْفُرُ هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَ الْحَسَنُ كَمَا يَتَّبِعُونَ مِنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَقَدْ رَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنْ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي مُوسَى

۵۳۲۳ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ يَخْلُصُ رَجُلًا مِنْ أُمَّتِي عَلَى رُؤُوسِ الْخَلَائِقِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُنْشَرُ عَلَيْهِ تِسْعَةٌ وَتِسْعِينَ سَجْدًا كُلُّ سَجْدٍ مِثْلُ مَدَا الْبَصَرِ ثُمَّ يَقُولُ أَتُنْكِرُونَ هَذَا شَيْئًا أَظَلَمْتُ لَكُمْ لَيْسَ بِي إِلَّا خَافُوتُنَّ يَقُولُ لَا يَا رَبِّ فَيَقُولُ أَفَذَلِكَ عَذْرَاءُ قَالَ لَا يَا رَبِّ فَيَقُولُ بَلَى إِنَّ لَكَ عِنْدَنَا حَسَنَةً وَإِنَّهُ لَا ظُلْمَ عَلَيْكَ الْيَوْمَ فَتُخْرِجُ بِطَائِفَةٍ فِيهَا أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ فَيَقُولُ أَحْضِرْ وَرَنكَ فَيَقُولُ يَا رَبِّ مَا هَذِهِ الْبُطَائِفَةُ مَعَ هَذِهِ السَّجَدَاتِ فَيَقُولُ إِنَّكَ لَا تَظْلَمُ قَالَ تَوَضَّعُ السَّجَدَاتُ فِي كِفَّةٍ وَالْبُطَائِفَةُ فِي كِفَّةٍ فَطَاشَتِ السَّجَدَاتُ وَثَقُلَتِ الْبُطَائِفَةُ فَلَا يَثْقُلُ مَعَ أَهْلِ اللَّهِ شَيْءٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ

۵۳۲۴ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا ذَكَرَتْ النَّارَ فَتَبَكَتُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يُبْكِيكِ قَالَتْ ذَكَرْتُ النَّارَ فَبَكَيتُ فَهَلْ تَذَكَّرُونَ أَهْلِيكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا فِي ثَلَاثَةِ مَوَاطِنَ فَلَا يَذْكُرُ أَحَدٌ أَحَدًا عِنْدَ الْبُزْأَنِ حَتَّى يَحْكَمَ

یہ معلوم نہ ہو جائے کہ پیچھے کے پیچھے سے اعمال نامہ میں ہاتھ میں دیا گیا یا باتیں ہاتھ میں اور جب کہ دائیں ہاتھ میں اعمال نامہ پانیوالا خوشی سے یہ نہ کہے کہ آؤ میرا اعمال نامہ پرٹھو۔ تیسرے پلصراط کے قریب جبکہ پلصراط کو جہنم کی پشت پر رکھا جائیگا۔

(البوداؤد)

أَيَّحِفُّ مِيزَانُهُ أَمْ يَثْقُلُ دَعْتُهُ الْكِتَابُ
حِينَ يُقَالُ هَذَا وَمَا فُتِّحَ الْكِتَابُ حَتَّى يُعْلَمَ
أَيْنَ يَقَعُ كِتَابُكَ أَوْ فِي يَمِينِهِ أَمْ فِي شِمَالِهِ أَمْ
مِنْ دَرَاءِ ظَهْرِهِ دَعْتُهُ الصَّيَاطُ إِذَا دُخِجَ
بَيْنَ ظَهْرِي جَهَنَّمَ رَدَاةً أَبُو دَاوُدَ

فصل سوم

حساب کتاب کا خوف

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ ایک شخص آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیٹھ کر عرض کیا یا رسول اللہ! میرے پاس غلام ہیں یہ غلام مجھ سے جھوٹ بولتے ہیں میرے دل میں خیانت کتنے ہیں اور میرے احکام کی نافرمانی کتنے ہیں اور میں انکو نادیباؤں پر بھلا کتا ہوں۔ اور انکو باز نہ بھی ہوں (قیامت میں) ان کے سبب میرا کیا حال ہوگا۔ رسول اللہ نے فرمایا جب قیامت کا دن ہوگا تو ان غلاموں کی خیانت نافرمانی اور جھوٹ کا اور جو سزا تو نے ان کو دی ہے اس کا حساب کیا جائیگا۔ اگر تیری سزا ان کے گناہوں کے برابر ہے تو معاملہ برابر برابر رہے گا۔ یعنی تجھ کو ثواب ملے گا اور نہ انکو عذاب اور اگر تیری سزائیں ان کے گناہوں کے کم ہوں گی تو ان کے گناہوں کی زیادتی کا تجھ کو اجر ملیگا۔ اور اگر تیری سزائیں ان کے جرم سے زیادہ ہوں گی تو تجھ سے ان غلاموں کے لئے بدلہ لیا جائیگا۔ یہ سن کر وہ شخص انکے چاہیٹا اور رونہا چلا نا شروع کیا رسول اللہ نے اس سے فرمایا کیا تو نے خداوند بزرگ بزرگ کا یہ ارشاد نہیں پڑھا ہے وَنَضَعُ الْمَوَازِينَ الْقِسْطَ لِبَيْنِ الْقِيَمَةِ فَلَا تَظْلُمُ نَفْسٌ شَيْئًا وَإِنْ كَانَ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خُرْدٍ أَتَيْنَاهَا حَاسِبِينَ (یعنی ہم انصاف کی ترازوؤں کو کھڑی کریں گے قیامت کے دن پھر کسی شخص پر کوئی زیادتی نہ کی جائیگی۔ اگر چٹل رائی کے دانہ کے برابر کیوں نہ ہو ہم اس کو حاضر کریں گے اور ہم حساب کر نیوالے کافی ہیں) اس شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں اپنے اور ان غلاموں کیلئے اس سے بہتر کوئی بات نہیں پاتا کہ میں ان کو جلا کر دوں میں آپ کو گواہ بنا تا ہوں کہ میرے غلام آزاد ہیں (ترمذی)

آسان حساب اور سخت حساب

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ کو کسی نماز میں یہ کہتے ہوئے سنا کہ اللہ تم مجھ سے میرے اعمال کا آسان حساب میں نے عرض کیا۔ اے خدا کے نبی! آسان حساب کیا ہے۔ آپ نے فرمایا بندہ کے

۵۳۲۶ وَعَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي بَعْضِ صَلَوَاتِهِ أَلَا اللَّهُمَّ
حَاسِبْنِي حَسَابًا يَسِيرًا قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ مَا الْحَسَابُ

عہ اعمال نامے اس طرح حوالے کئے جائیں گے کہ سیرھے ہاتھ کو گردن میں لیجا کر پشت کی طرف نکالا جائیگا۔ اور دائیں ہاتھ کو بغل کے نیچے سے نکال کر پشت کی طرف لے جایا جائیگا اور پشت کی طرف سے ہاتھوں میں اعمال نامے دیئے جائیں گے۔ ۱۲ مترجم

اعمال نامے میں دیکھا جائیگا (یعنی اس کا گناہ) اور پھر معاف کر دیا جائیگا
لے عائشہؓ اس روز جس شخص کے حساب کی پوری جانچ کی گئی اور پورا
پورا حساب لیا گیا وہ ہلاک ہوا۔ (احمد)

مومن پر قیامت کا دن آسان ہوگا

حضرت ابو سعیدؓ خدری کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی خدمت میں حاضر ہو کر پوچھا قیامت کے دن جس کی شان میں خدایہ فرمائے
یَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ جس روز کہ لوگ تمام جہانوں کے
پروردگار کے سامنے کھڑے ہوں گے (کس شخص کو خدا کے سامنے کھڑے ہونے کی
طاقت ہوگی آپ نے فرمایا قیامت کا دن مومن پر ہلکا کیا جائیگا یہاں
تک کہ وہ دن اس پر نازل فرض کے رہ جائے گی (یعنی جتنی دیر میں آدمی فرض
نماز ادا کرتا ہے۔) (بیہقی)

حضرت ابو سعیدؓ خدری کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
اس ن کی بابت پوچھا گیا جس کی تعداد پچاس ہزار برس کی ہے کہ اسکی درازی
کیا ہے (یعنی اسکی درازی میں لوگوں کا کیا حال ہوگا) آپ نے فرمایا اس ذات کی قسم
ہے جس کے فضل میں میری جان ہے وہ دن مومن پر ہلکا کیا جائیگا یہاں تک کہ
مومن کے لئے اس کی درازی اس فرض نماز پڑھنے کے بقدر رہ جاوے گی
جس کو وہ دنیا میں ادا کرتا تھا۔ (بیہقی)

کمال ایمان رکھنے والے لوگ حساب کتاب کے بغیر جنت میں جائیں گے

حضرت اسماء بنت یزیدؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
ہے قیامت کے دن لوگوں کو ایک میدان میں جمع کیا جائیگا پھر ایک منادی
اعلان کرے گا کہ کہاں ہیں وہ لوگ جنکے پہلو بہتروں اور خوابگا ہوں سے جدا
ہوتے تھے (یعنی تہجد کی نماز پڑھنے والے) لوگ یہ سنکر بخورے سے لوگ میدان میں
سے اٹھیں گے اور بے حساب جنت میں داخل ہونگے پھر باقی لوگوں سے حساب
لینے کا حکم دیا جائے گا۔ (بیہقی)

الْبَيْتُ قَالَ أَنْ يُنْظَرَ فِي كِتَابِهِمْ فَيَجَاوِزَ عَنْهُمْ إِنَّهُ
مَنْ تَوَقَّشَ الْحِسَابَ يَوْمَئِذٍ يَأْتِيَهُ هَلَاكٌ
دَوَاهُ أَحْمَدُ۔

۵۳۲۷ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَخْبَرَنِي مَنْ
يَقْوَى عَلَى الْقِيَامِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ الَّذِي قَالَ اللَّهُ
عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ
نَقَالَ يَخْفَفُ عَلَى الْمُؤْمِنِ حَتَّى يَكُونَ
عَلَيْهِمْ كَالصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ۔

۵۳۲۸ وَعَنْهُ قَالَ سَمِعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ
أَلْفَ سَنَةٍ مَا هَلُولَ هَذَا الْيَوْمُ فَقَالَ وَالَّذِي
نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّهُ لَيُخَفَّفُ عَلَى الْمُؤْمِنِ حَتَّى يَكُونَ
أَهْوَنَ عَلَيْهِ مِنَ الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ يُصَلِّيَهَا فِي
الدُّنْيَا رَدَّاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِي كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُورِ۔

۵۳۲۹ وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُحْشَرُ النَّاسُ فِي صَعِيدٍ أَحَدٍ
يَوْمَ الْقِيَمَةِ فَيُنَادَى مَنَادٌ يَقُولُ ابْنَ الَّذِينَ كَانَتْ
تُجَاهِي جُزْئُهُمْ مِنَ الْمَضَاجِعِ يَقُومُونَ دَهْرًا قَلِيلًا
فَيَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ ثُمَّ يَوْمَرُ بِأَيِّ النَّاسِ
إِلَى الْحِسَابِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ۔

بَابُ الْحَوْضِ وَالشَّفَاعَةِ حَوْضِ كَوْثَرٍ وَرِشْفَاعَتِ كَابِيَانِ

فصل اول

حوض کوثر کے دونوں کناروں پر بڑے بڑے موتیوں کے قتبے ہوں گے

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میں جنت
میں پھر رہا تھا (یعنی معراج کی رات میں) کہ میرا گھر ایک گہری ہوا جسکے دونوں
طرف عالی موتیوں کے گنبد تھے میں نے پوچھا جبریل یہ کیا ہے انہوں نے کہا

۵۳۳۰ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا أَنَا أَسِيرُ فِي الْجَنَّةِ إِذَا أَنَا بِهَرَمٍ
كَأَنَّهُ قَبَابُ الْمَدْرَةِ الْمَجُورِ قُلْتُ مَا هَذَا يَا جِبْرِيلُ

قَالَ هَذَا لَكَوْنُكَ لَمْ يَأْخُذْ بِكَ رَبُّكَ فَارْجِعْ
طَبِئَتْ مِنْكَ إِذْ دُرِّمَتْكَ الْبَخَارُ -
یہ کوثر ہے۔ وہ کوثر جس کو آپ کے پروردگار نے آپ کو بخشا ہے میں نے
دیکھا تو اس کی مٹی نہایت خوشبودار ہے۔ (بخاری)

حوض کوثر کی فضیلت

۵۳۳۱ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَرَوَايَا سَوَاءٌ وَمَاءٌ أَيْضٌ مِنَ اللَّهِ وَرِيحٌ
أَطْيَبُ مِنَ الْمِسْكِ وَكَيْفَ أَنْ تَجُوزَ السَّمَاءَ مِنْ
كَثِيرٍ مِنْهَا فَلَا يَطْمَأُ أَبَدًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ -
حضرت عبداللہ بن عمرو کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
ہے میرا حوض (یعنی حوض کوثر) ایک ماہ کی مسافت کی درازی رکھتا ہے اس کے
زائے برابر ہیں (یعنی وہ مریح ہے) اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور خوشبو
مشک سے زیادہ اس کے پانی پینے کے برتن آسمان کے ستاروں کے مانند ہوگا اور جو شخص
اس سے پانی پے گا اس کو پھر کبھی پیاس نہ لگے گی۔ (بخاری و مسلم)

حوض کوثر کی درازی اور اس کی خصوصیات

۵۳۳۲ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلَيْهَا وَسَكَرَ أَنْ حَوْضِي الْيَوْمَ مِنْ عَذَابِ لَهْوٍ
أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ الشَّيْخِ وَأَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ
يَا لَلْبَيْنِ وَالْبَيْنَةُ أَكْثَرُ مِنْ عَذَابِ الْجَهَنَّمَ وَإِنِّي لَأُصَدِّقُ
النَّاسَ عَنْهُ كَمَا يُصَدِّقُ الدَّجَلُ إِبْرَاهِيمَ النَّاسِ
عَنْ حَوْضِهِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلْغَرَفْنَا
يَوْمَئِذٍ قَالَ نَعَمْ لَكُمْ سَيَاءٌ لَيْسَتْ إِلَّا حَبِ
مِنَ الْأَمْرِ لَدُنْكَ عَلَى عَرَا مُحَجَّلِينَ مِنْ أَمْرِ
الْوُضُوءِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ عَنْ أَبِي
قَالَ تُدْرَى فِيهِ آبَارُ بَيْتِ النَّهَبِ وَالْفِضَّةِ
كَعَدَدِ جُجُومِ السَّمَاءِ وَفِي أُخْرَى لَهُ عَنْ
ثَوْبَانَ قَالَ سُئِلَ عَنْ شَرَابِهِ فَقَالَ أَشَدُّ
بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَأَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ
يَخْتَلِكُ فِيهِ مِيزَابَانِ يَمْدَانِ مِنْ
الْجَنَّةِ أَحَدُهُمَا مِنْ ذَهَبٍ وَ
الْآخَرُ مِنْ وِسْرٍ -
حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے
حوض کوثر کی درازی اتنی ہے جتنی کہ مقام ایلہ عدن کے درمیان فاصلہ
ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ۔ اس کا پانی برف سے زیادہ سفید اور اس شہد سے زیادہ
بیٹھا ہے جس میں دودھ ملا ہوا ہو۔ اور اس کے پینے کے برتن آسمان کے ستاروں
سے زیادہ ہیں اور میں غیر امتوں کے لوگوں کو اپنے حوض کوثر پر آنے سے اس طرح
روکوں گا جس طرح کوئی آدمی اپنے اونٹوں کے حوض پر دوسرے اونٹوں
کو آنے سے روکتا ہے صحابہ نے پوچھا یا رسول اللہ! اس روز آپ ہم کو
یعنی امت کو پہچان لیں گے۔ فرمایا ہاں۔ تمہارے لئے ایک علامت ہو
گی جو کبھی امت کیلئے نہ ہوگی۔ تم میرے پاس اس حال میں آؤ گے کہ تمہاری
پیشانی اور ہاتھ پاؤں وضو کے سبب روشن اور چمکتے ہو گے (مسلم) اور
مسلم کی ایک روایت میں اللہ سے یہ الفاظ منقول ہیں کہ حضور نے یہ ارشاد فرمایا
حوض کے اندر سونے چاندی کے لوٹے یا انجوئے ہونگے اتنے کہ جتنے آسمان
پر ستارے ہیں اور مسلم کی ایک روایت میں جو ثوبان سے منقول ہے یہ الفاظ ہیں کہ
رسول اللہ سے حوض کوثر کے پانی کی بابت پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا اس کا
پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ بیٹھا ہوگا۔ اس میں پانی کے
دو پرانے گرنے ہیں جو حوض کوثر کے پانی سے لبریز رکھتے ہیں اور یہ پانی جنت سے
آتا ہے ان میں سے ہر ایک پر نالہ چاندی کا ہے اور دوسرا سونے کا۔

مردین کو حوض کوثر سے دُور رکھا جائے گا

۵۳۳۳ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي
فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ مَنْ مَرَّ عَلَى شَرِبِ
وَمَنْ شَرِبَ لَمْ يَطْمَأُ أَبَدًا إِلَيْهِ دَنَ عَلَى
حضرت سہل بن سعد کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
ہے میں حوض کوثر پر نہایت میرا سامان ہونگا جو شخص میرے پاس سے گزے گا پانی
پے گا وہ کبھی پیاسا نہ ہوگا۔ البتہ میرے پاس بہت سی قومیں آئیں گی میں
ان کو پہچانوں گا اور جو پہچان لیں گی پھر میرے اور ان کے درمیان کوئی چیز

أَقْوَامٌ أَعْرِضَ عَنْهُمْ وَبَعِرَ نُونِي شَحَرًا
يُحَالُ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ فَأَقُولُ لَا تَهْمُ
مَعِيَ فَيَقَالُ إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحَدٌ ثَوْرٌ
بَعْدَكَ فَأَقُولُ سَحَقًا سَحَقًا لِمَنْ عَنِي
بَعْدِي مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ -

حائل کر دی جائے گی۔ میں کہوں گا۔ یہ لوگ تو میرے ہیں یا میرے طریقے پر
ہیں۔ اسکے جواب میں بتایا جائیگا کہ تم کو معلوم نہیں انہوں نے تمہارے
بعد کیا کیا نئی باتیں پیدا کی ہیں (سینکر) میں کہوں گا وہ لوگ دور ہوں
مجھ سے دور خدا کی رحمت سے دور جنہوں نے میرے بعد دین میں
تبدیلی کی ہے۔ (بخاری و مسلم)

شفاعت سے تمام انبیاء کا انکار

۵۳۳۳ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ يُحْبَسُ الْمُؤْمِنُونَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ حَتَّى
يَهْتُمُوا بِذَلِكَ فَيَقُولُونَ لَوْ سَلَّمْنَا
إِلَى رَبِّنَا فَيَرْجِعَنَا مِنْ مَكَانِنَا قِيَامًا نَوْنٌ
أَدَمَ فَيَقُولُونَ أَنْتَ أَدَمُ أَبَوَانَا خَلَقَكَ
اللَّهُ بِبَيْتِهِ وَأَسْكَنَكَ جَنَّتَهُ وَاسْجَدَ لَكَ
مَلَائِكَتُهُ وَعَلَيْكَ أَسْمَاءُ كُلِّ شَيْءٍ إِشْفَعْ لَنَا عِنْدَ
رَبِّكَ حَتَّى يَرْجِعَنَا مِنْ مَكَانِنَا هَذَا فَيَقُولُ
لَسْتُ هُنَا كَمَا وَبَدَا كُذِّبْتُمْ إِلَيَّ أَصَابَ
أَكْلُهُ مِنَ الشَّجَرَةِ وَقَدْ نَهَى عَنْهَا
وَلَكِنْ اسْتَوْا نُوحًا أَوَّلَ نَبِيٍّ بَعَثْنَا
اللَّهُ إِلَى أَهْلِ الْأَرْضِ قِيَامًا نَوْنٌ نُوحًا
فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَا كَمَا وَبَدَا كُذِّبْتُمْ
إِلَيَّ أَصَابَ سُؤَالُهُ رَبَّهُ بِغَيْرِ عِلْمٍ
وَلَكِنْ اسْتَوْا إِبْرَاهِيمَ خَلِيلَ اللَّهِ حَمِيمٍ
قَالَ قِيَامًا نَوْنٌ إِبْرَاهِيمَ فَيَقُولُ إِنِّي لَسْتُ
هُنَا كَمَا وَبَدَا كُذِّبْتُ كَذَّابًا
كَذَّابُهُمْ وَلَكِنْ اسْتَوْا مُوسَى عَبْدًا
أَتَاهُ اللَّهُ النَّوَارِقَ وَكَلَّمَهُ وَقَدْ بَدَا
يُجِيبًا قَالَ قِيَامًا نَوْنٌ مُوسَى فَيَقُولُ
إِنِّي لَسْتُ هُنَا كَمَا وَبَدَا كُذِّبْتُمْ
إِلَيَّ أَصَابَ قَتْلُهُ النَّفْسَ وَلَكِنْ
اسْتَوْا عِيسَى عَبْدَ اللَّهِ قَدْسُوتَهُ وَرُوحَ
اللَّهُ وَكَلِمَتُهُ قَالَ قِيَامًا نَوْنٌ عِيسَى فَيَقُولُ
لَسْتُ هُنَا كَمَا وَبَدَا وَلَكِنْ اسْتَوْا مُحَمَّدًا

حضرت انس کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے قیامت کے
دن مسلمانوں کو روک دیا جائیگا یعنی ایک مقام پر بند کر دیا جائیگا (یہاں تک
کہ وہ فکر و تردد میں پڑ جائیگے۔ اور آپس میں کہیں گے کاش ہم کسی کو سفارش
کریں تاکہ ہمیں تیار کرے تاکہ وہ ہم سے پروردگار سے ہماری شفاعت کرے اور ہم کو
اس تکلیف سے نجات دلا دے (اس خیال سے آدم کے پاس چلے
اور کہیں گے تم سارے لوگوں کے باپ آدم ہو۔ خدا نے تم کو اپنے ہاتھ سے
بنایا ہے اپنی جنت میں تم کو رکھا ہے۔ اپنے فرشتوں سے تم کو سجدہ کرایا ہے
اور ہر چیز کے نام تم کو سکھائے ہیں تم اپنے پروردگار سے ہماری سفارش
کو روکو وہ اس جگہ سے نکال کر ہم کو راحت و اطمینان بخشے۔ آدم کہیں گے
جیسا کہ تم خیال کرتے ہو میں اس وجہ کا نہیں ہوں (یعنی میں شفاعت کا درجہ
نہیں رکھتا) پھر آدم علیہ السلام اپنے اس گناہ کا ذکر کریں گے جو انہوں نے خدا
کے حکم کی نافرمانی کر کے گنہگار کا درجن کھا لیا تھا اور اسکے بعد کہیں گے تم نوح کے
پاس جاؤ چنانچہ نوح سینے پر کے پاس چلے گئے اور شفاعت کی خواہش ظاہر کرینگے
نوح کہیں گے میں شفاعت کا اہل نہیں ہوں اور اپنے اس گناہ کا ذکر کریں گے جو
انہوں نے کیا تھا (یعنی خدا نے دانستہ اپنے بیٹے کو غرق ہونے سے بچا لینے
کی درخواست کرنا) اور پھر کہیں گے تم ابراہیم خلیل اللہ کے پاس جاؤ چنانچہ
وہ حضرت ابراہیم کے پاس آئیں گے (اور شفاعت کی درخواست کریں گے)
وہ کہیں گے مجھ میں شفاعت کی قدرت نہیں ہے اور دنیا میں تین مرتبہ اپنے
جھوٹ بولنے کا ذکر کریں گے۔ اور پھر کہیں گے تم موسیٰ کے پاس جاؤ جو خدا کے
ایسے بندے ہیں جن کو خدا نے تورات عنایت فرمائی ہے اور جن سے خدا نے
کلام کیا ہے۔ اور اپنا محرم دروازہ درنا ہے چنانچہ وہ موسیٰ
کے پاس جائیں گے (اور شفاعت کی درخواست کریں گے) وہ کہیں گے مجھ میں
سفارش کی قدرت نہیں ہے اور اپنے اس گناہ کا ذکر کریں گے جس کا ارتکاب
انہوں نے قطعی کو مار کر کیا تھا۔ اور پھر کہیں گے تم عیسیٰ کے پاس جاؤ جو خدا کے
بندے اور رسول ہیں۔ خدا کی روح میں اور خدا کا کلمہ چنانچہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام

کے پاس جائیں گے اور شفاعت کی خواہش ظاہر کریں گے) ایسے کہیں گے
میں میں کامل نہیں ہوں تم محمد کے پاس جاؤ جو خدا کے ایسے بندے ہیں جنکے
اگلے اور پچھلے سارے گناہ بخش دئے ہیں۔ رسول خدا نے فرمایا کہ پھر لوگ
میرے پاس آئیں گے اور میں خداوند بزرگ سے اسکے حضور میں حاضر ہونے
کی اجازت طلب کروں گا۔ خدا تعالیٰ مجھ کو اجازت مرحمت فرمائے گا۔ میں اندر داخل
ہو کر جب خدائے بزرگ کو دیکھوں گا تو سجدہ میں گر پڑوں گا۔ اور خدا تعالیٰ جنتی
دیر میں سب سمجھے گا مجھ کو سجدہ میں پڑا ہونے دیکھا پھر فرمائے گا محمد! اسراٹھا تو
کچھ کہنا چاہتا ہے کہ میں منونگا (یعنی تیری درخواست کو قبول کر دوں گا) مانگ
جو کچھ مانگنا ہے میں تجھ کو دوں گا۔ رسول خدا نے فرمایا کہ یہ دستکرم میں اپنا سر
اٹھاؤں گا اور اپنے پروردگار کی تعریف ان الفاظ میں کروں گا جو خداوند تعالیٰ
مجھ کو سکھائے گا پھر میں شفاعت کروں گا اور میرے لئے شفاعت کی
ایک مقرر کی جائے گی (یعنی مثلاً فلاں فلاں گناہ کے مرتکب شخص کیلئے سفارش
قبول کی جائے گی) پھر درگاہ رب العزت سے باہر آکر میں ان لوگوں کو (یعنی جتنکے
حق میں سفارش قبول کی گئی ہے) دوزخ سے نکال کر جنت میں داخل کر دوں گا۔
اور پھر دربار حضور رب العزت میں طہری کی اجازت طلب کروں گا مجھ کو اجازت
دی جائے گی اور میں پروردگار بزرگ بزرگ کو دیکھ کر سجدہ میں گر پڑوں گا اور جب
تک اچھا بیگا سجدہ میں پڑا رہوں گا پھر خدا تعالیٰ فرمایا بیگا محمد! اپنا سر اٹھا اور جو
کچھ کہنا چاہتا ہے کہ میں سنوں گا شفاعت کریں قبول کروں گا۔ مانگ میں دوں گا
چنانچہ میں اپنا سر اٹھاؤں گا اور خدا کی حمد و ثنا ان الفاظ میں کروں گا جو خدا نے مجھ
کو سکھائے ہونگے پھر میں شفاعت کروں گا اور میرے لئے شفاعت کی ایک
حد مقرر کی جائیگی پھر میں باہر آکر لوگوں کو دوزخ سے نکالوں گا اور جنت
میں داخل کروں گا پھر میں تیسری مرتبہ درگاہ رب العزت میں طہری چاہوں گا اور
خدائے بزرگ بزرگ بزرگ کو اجازت دیکھا۔ میں جب خدائے تعالیٰ کو دیکھوں گا سجدہ
میں گر پڑوں گا اور جب تک خدا کو منظور ہوگا سجدہ میں پڑا رہوں گا۔ پھر خدا تعالیٰ
فرمایا بیگا محمد! اسراٹھا اور کہہ جو کچھ کہنا چاہتا ہے کہ میں سنوں گا۔ شفاعت کر
میں قبول کروں گا چنانچہ میں اپنے سر کو اٹھاؤں گا اور خدا کی حمد و ثنا ان الفاظ
میں کروں گا جو خداوند تعالیٰ مجھ کو سکھائے گا۔ پھر میں شفاعت کروں گا اور
میرے لئے شفاعت کی ایک حد مقرر کی جائے گی۔ پھر میں باہر آکر لوگوں کو
دوزخ سے نکالوں گا اور جنت میں داخل کروں گا یہاں تک کہ دوزخ میں
صرف وہی لوگ رہ جائیں گے جن کو قرآن کے حکم سے ہمیشہ دوزخ میں
رہنا ہوگا پھر حضور نے آیت پر صلی علیہ وسلم ان یبعثک ربک مقاماً

عَبْدًا غَفَرَ اللَّهُ لَنَا مَا تَقَدَّمَ مِن ذَنْبِهِ
وَمَا تَأَخَّرَ قَالَ فَبِمَا نُوْذِرُ
فَأَسْتَاذِنُ عَلَى سَائِي فِي دَارِهِ فَيُؤْذِنُ
لِي عَلَيْهِ فَإِذَا رَأَيْتُهُ وَقَعْتُ سَاجِدًا
فَيَدْعُوْنِي مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَدْعُوْنِي فَيَقُولُ
ارْفَعْ مُحَمَّدٌ وَقُلْ تَسْمَعُ وَاسْمَعُ تَشْفَعُ
وَسَلْ تُعْطَى قَالَ فَاَرْفَعُ رَأْسِي فَأُثْنِي عَلَى
رَبِّي بِثَنَاءٍ وَتَحْمِيدٍ يُعْلِمُنِي ثُمَّ أَسْفَعُ
فَيَجِدُنِي حَدًّا فَأُخْرِجُهُمْ فَأُخْرِجُهُمْ مِنَ
النَّارِ وَأَدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ ثُمَّ أَعُوذُ
الثَّانِيَةَ فَأَسْتَاذِنُ عَلَى سَائِي فِي دَارِهِ
فَيُؤْذِنُ لِي عَلَيْهِ فَإِذَا رَأَيْتُهُ وَقَعْتُ
سَاجِدًا فَيَدْعُوْنِي مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ
يَدْعُوْنِي ثُمَّ يَقُولُ ارْفَعْ مُحَمَّدٌ وَقُلْ
تَسْمَعُ وَاسْمَعُ تَشْفَعُ وَسَلْ تُعْطَى قَالَ فَاَرْفَعُ
رَأْسِي فَأُثْنِي عَلَى رَبِّي بِثَنَاءٍ وَتَحْمِيدٍ
يُعْلِمُنِي ثُمَّ أَسْفَعُ فَيَجِدُنِي حَدًّا فَأُخْرِجُهُمْ
مِنَ النَّارِ وَأَدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ ثُمَّ أَعُوذُ
الثَّالِثَةَ فَأَسْتَاذِنُ عَلَى رَبِّي فِي دَارِهِ فَيُؤْذِنُ
لِي عَلَيْهِ فَإِذَا رَأَيْتُهُ وَقَعْتُ سَاجِدًا فَيَدْعُوْنِي
مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَدْعُوْنِي ثُمَّ يَقُولُ ارْفَعْ
مُحَمَّدٌ وَقُلْ تَسْمَعُ وَاسْمَعُ تَشْفَعُ وَسَلْ
تُعْطَى قَالَ فَاَرْفَعُ رَأْسِي فَأُثْنِي عَلَى رَبِّي بِثَنَاءٍ وَ
تَحْمِيدٍ يُعْلِمُنِي ثُمَّ أَسْفَعُ فَيَجِدُنِي حَدًّا
فَأُخْرِجُهُمْ فَأُخْرِجُهُمْ مِنَ النَّارِ وَأَدْخِلُهُمُ
الْجَنَّةَ حَتَّى مَا يَبْقَى فِي النَّارِ إِلَّا مَنْ تَذَكَّرَ
الْقُرْآنُ أَنْ يَوْجِبَ عَلَيْهِ خُلُودٌ ثُمَّ تَلَا
هَذِهِ الْآيَةَ عَسَى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ
مَقَامًا مَّحْمُودًا قَالَ وَهَذَا الْمَقَامُ
الْمَحْمُودُ الَّذِي وَعَدَهُ رَبِّي لِمَنْ تَتَّقِي
عَلَيْهِ ۔

محمود و اقرب ہے کہ تیرا پروردگار تجھ کو تمام محمود میں کھرا کر دیگا، اور فرمایا یہی وہ تمام محمود ہے جس کا وعدہ خدا نے تمہارے نبی سے کیا ہے۔ (بخاری و مسلم)

۱۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت

۵۲۲۵ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ مَا بَرَّ النَّاسُ بَعْضُهُمْ فِي بَعْضٍ فَيَأْتُونَ أَدَمَ فَيَقُولُونَ اشْفَعْ إِلَى رَبِّكَ فَيَقُولُ لَسْتُ لَهَا وَلَكِنْ عَلَيْكُمْ بِأَرْهَيْهِ فَإِنَّهُ خَلِيلُ الدَّاحِلِينَ فَيَأْتُونَ أَبَا هَبِيبٍ فَيَقُولُ لَسْتُ لَهَا وَلَكِنْ عَلَيْكُمْ بِمُوسَى فَإِنَّهُ خَلِيلُ اللَّهِ فَيَأْتُونَ مُوسَى فَيَقُولُ لَسْتُ لَهَا وَلَكِنْ عَلَيْكُمْ بِعِيسَى فَإِنَّهُ رُوحُ اللَّهِ وَكَلِمَتُهُ فَيَأْتُونَ عِيسَى فَيَقُولُ لَسْتُ لَهَا وَلَكِنْ عَلَيْكُمْ بِمُحَمَّدٍ فَيَأْتُونَ فَيَقُولُ أَنَا لَهَا فَاسْتَأْذِنُوا عَلَى رَبِّي فَيُؤْذِنُ لِي وَيُلْهِمُنِي مَخَافَةَ مُحَمَّدٍ أَفْعَلُ بِهَا لَا تَحْضُرُ فِي الْآنَ فَاحْمَدُهُ بِتِلْكَ الْحَمَامَةِ وَأَخْرَجَهُ سَاجِدًا فَيَقَالُ يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ وَقُلْ تَسْمَعُ وَتَسْمَعُ تَوْطُهُ وَاسْتَفْعُ تَشْفَعُ فَلَقُولُ يَا رَبِّ أُمَّتِي أُمَّتِي فَيَقَالُ انْطَلِقْ فَأَخْرِجْ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ شَعِيرَةٍ مِنْ إِيْمَانٍ فَانْطَلِقْ فَأَفْعَلْ ثُمَّ أَعُوذُ فَاحْمَدُهُ بِتِلْكَ الْحَمَامَةِ ثُمَّ أَخْرَجَهُ سَاجِدًا فَيَقَالُ يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ وَقُلْ تَسْمَعُ وَتَسْمَعُ تَوْطُهُ وَاسْتَفْعُ تَشْفَعُ فَلَقُولُ يَا رَبِّ أُمَّتِي أُمَّتِي فَيَقَالُ انْطَلِقْ فَأَخْرِجْ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ أَدْنَى أَدْنَى مِثْقَالِ حَبَّةٍ خَرْدَلَةٍ مِنْ إِيْمَانٍ فَخَرَّجَهُ مِنَ النَّارِ

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جب قیامت کا دن ہوگا تو لوگ مضطرب پریشان ہونگے اور آدم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کریں گے اپنے پروردگار سے ہماری سفارش فرمائیجئے۔ وہ کہیں گے میں شفاعت کا اہل نہیں ہوں۔ تم ابراہیم کے پاس جاؤ وہ خدا کے دوست ہیں چنانچہ وہ ابراہیم کے پاس جائیں گے وہ کہیں گے مجھ میں شفاعت کی لیاقت و قدرت نہیں تو تم میرے پاس جاؤ وہ کلیم اللہ ہیں یعنی انہوں نے خدا سے کلام کیا ہے چنانچہ وہ میرے علیہ السلام کے پاس جائیں گے وہ کہیں گے میں شفاعت کے قابل نہیں ہوں تم عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ وہ خدا کی روح اور خدا کا کلمہ ہیں چنانچہ وہ عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جائیں گے وہ کہیں گے کہ مجھ میں شفاعت کی قوت نہیں ہے۔ تم محمد کے پاس جاؤ چنانچہ میرے پاس سینکے میں کہوں گے میں شفاعت کا اہل ہوں (اور ہماری سفارش کروں گا) پھر میں خدا تعالیٰ کے حضور میں حاضری کی اجازت طلب دوں گا خداوند تعالیٰ مجھ کو اجازت مرحمت فرمائیں گا اور میرے دل میں اپنی حمد و ثناء کے الفاظ ڈالے گا کہ میں ان الفاظ سے خدا کی حمد و ثناء کروں گا۔ وہ الفاظ اس وقت میرے ذہن میں نہیں ہیں) میں ان الفاظ سے خدا کی حمد و ثناء کروں گا اور سجدہ میں گر پڑوں گا۔ پھر مجھ سے کہا جائیگا محمد! اپنا سر اٹھا اور کہہ جو کچھ کہنا چاہتا ہے میں سنوں گا۔ مانگ جو کچھ مانگنا چاہتا ہے یا جائیگا شفاعت کر تیری شفاعت قبول کیا جائیگی میں کہوں گا اے پروردگار! میری امت کو بخش دے پروردگار! میری امت کو بخش دے۔ خدا تعالیٰ فرمائیں گا جاؤ اور دوزخ سے ان لوگوں کو نکال لو جسکے دل میں جو برابر ایمان ہو۔ میں جاؤں گا اور پروردگار کے حکم کے مطابق عمل کروں گا اور اس کے بعد درگاہ رب العزت میں دوبارہ حاضر ہوں گا اور خدا کی حمد و ثناء میں الفاظ میں کروں گا اور پھر سجدہ میں گر پڑوں گا کہہ جائیگا اے محمد! اپنا سر اٹھا کہہ جو کچھ کہنا چاہتا ہے میں سنوں گا مانگ جو مانگنا چاہتا ہے دیا جائیگا۔ شفاعت کر تیری شفاعت قبول کی جائے گی میں عرض کروں گا پروردگار! میں اپنی امت کی شفاعت کرتا ہوں۔ میں اپنی امت کی شفاعت کرتا ہوں۔ کہا جائیگا کہ جاؤ اور جس شخص کے دل میں ذرہ برابر ایمان کے برابر بھی ایمان ہو اسکو دوزخ سے نکال لو چنانچہ میں جاؤں گا اور خدا کے حکم کے مطابق عمل کروں گا اس کے بعد پھر حضور رب العزت میں حاضری کی اجازت طلب کروں گا۔ اور خدا کے حضور میں حاضر ہو کر انہیں الفاظ میں خدا کی حمد و ثناء کروں گا اور پھر سجدہ میں گر پڑوں گا۔ کہا جائے گا محمد! اپنا سر اٹھا

فَاُتْلِقُ فَاَفْعَلُ ثُمَّ اَعُوذُ بِاللّٰهِ بِعَتَا
فَاَحْسَدُ اِنَّكَ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ ثُمَّ اَخَذَ
لَهُ سَاجِدًا فَيَقَالُ يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ
قُلْ تَسْمَعُ وَ سَلْ تُعْطَى وَ اَشْفَعُ تُشْفَعُ
فَاَقُولُ يَا رَبِّ اِنَّ ذَنْبِي فِيمَنْ قَالَ
لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ قَالَ لَيْسَ ذَلِكَ لَكَ
وَلَكِنْ وَعِدْتِي وَ جَلَالِي وَ كِبَرِيَّائِي
وَعَظَمَتِي لَا أُخْرِجَنَّ مِنْهَا مَنْ قَالَ لَا
اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ مُتَّفِقٌ عَلَيْهِ

کہہ جو کچھ کہنا چاہتا ہے سنا جائیگا، تاکہ جو مانگنا چاہتا ہے دیا جائے گا
شفاعت کرتیری شفاعت قبول کی جائیگی میں کہوں گا۔ پروردگار میری
امت امیری امت یعنی میری امت کو بخش دے کہہا جائیگا جاؤ۔ اور جس
شخص کے دل میں رائی کے جھوٹے سے جھوٹے دائرے کے برابر بھی ایمان ہو
اسکو دوزخ سے نکال دو میں جاؤں گا اور خدا کے حکم کے مطابق عمل کروں گا
اس کے بعد جو تھی مرتبہ پھر درگاہ رب العزت میں حاضر ہوں گا اور انھیں
الفاظ میں حمد و ثنا کروں گا پھر سجدہ میں گر پڑوں گا۔ کہا جائیگا محمدؐ اپنا سر اٹھا
کہہ جو کچھ کہنا چاہتا ہے سنا جائیگا۔ مانگ دیا جائیگا۔ شفاعت کر قبول
کی جائے گی میں عرض کروں گا اے پروردگار! ان لوگوں کو دوزخ سے

نکالنے کی اجازت مرحمت فرما جنہوں نے لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰہ کہا ہو اور کوئی عمل نہ کیا ہو مگر خداوند تعالیٰ فرمایا گا ان لوگوں کی سفارش تیرا حق نہیں
ہے قسم ہے اپنی عزت کی، اپنے جلال کی اور اپنی ذاتی اور صفاتی عظمت و بزرگی کی میں ہی ان لوگوں کو دوزخ سے باہر نکالوں گا جنہوں نے لَا
اِلَهَ اِلَّا اللّٰہ کہا ہو گا۔ (بخاری و مسلم)

نصیبہ والا شخص

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا ہے قیامت کے دن جن
لوگوں کی میں شفاعت کروں گا ان میں زیادہ خوش نصیب وہ شخص ہو
گا جس نے خالص دل سے لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰہ کہا ہو گا۔ (بخاری)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا ذکر

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
گوشت لایا گیا۔ اور اس میں سے آپ کو دست کا گوشت دیا گیا جو آپ کو بہت
پسند تھا۔ آپ نے اس میں سے انہوں سے نوح نوح کر کھایا اور پھر فرمایا میں
قیامت کے دن جبکہ لوگ تمام جہانوں کے پروردگار کے حضور میں کھڑے ہونگے
لوگوں کا سردار ہوں گا۔ اس روز آفتاب نہایت قریب ہوگا اور لوگوں کی
حالت دگرچی کی زیادتی و نکر و غم اور قیامت کے ہول سے ناگفتہ بہ ہوگی
کہ وہ صبر و استقامت بہت ہار جائیں گے (یعنی گھبرا اٹھیں گے) اور آپس
میں کہیں گے تم کسی ایسے شخص کو تلاش نہیں کرتے جو تمہارے پروردگار سے
تمہاری سفارش کرے۔ چنانچہ لوگ آدم کے پاس جائیں گے۔ اس
کے بعد حضور سرور عالمؐ نے یا ابو ہریرہؓ راوی نے (شفاعت کی حدیث
بیان کی) یعنی وہ حدیث جس کا ذکر اوپر ہوا ہے اور پھر بیان کیا کہ میں خداوند
کی حضوری میں حاضر ہونے کے بارے سے جاؤں گا اور عرش الہی کے نیچے
پہنچکر سجدہ میں گر پڑوں گا۔ پھر خدا تعالیٰ میرے دل میں اپنی حمد و ثنا کے
الفاظ ڈالے گا کہ اب سے پہلے کسی کے دل میں الفار نہ کئے گئے ہوں گے

۵۳۳۶ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ أَسْعِدُ النَّاسَ بِشَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَمَةِ مَنْ قَالَ
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ خَالِصًا مِنْ قَلْبِهِ أَوْ لَفْظِهِ دَوَاكُ الْبُخَارِيِّ
۵۳۳۷ وَعَنْهُ قَالَ أُرَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بِلَحْمٍ فُرِفِعَ إِلَيْهِ الْيَوْمَ الْمَالِ
وَكَأَنْتَ تَعْجَبُ كَيْفَ هَسَ مِنْهَا نَهْسَةٌ
ثُمَّ قَالَ أَنَا سَيِّدُ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ وَ
تَدْنُو السَّمْسُ فَيَبْلُغُ النَّاسَ مِنْ
الْغَمِّ وَالْكَدِّ مَا لَا يُطْبِقُونَ فَيَقُولُ
النَّاسُ أَلَا تَنْظُرُونَ مَنْ يَشْفَعُ كَمَا لِي
رَبِّكُمْ فَيَا لَوْنِ آدَمَ وَ ذَكَرَ حَدِيثَ
الشَّفَاعَةِ وَقَالَ فَاُتْلِقُ فَاَفْعَلُ ثُمَّ اَعُوذُ
بِاللّٰهِ عَلَى مَنْ مَّحَامِدُهُ وَ حُسْنُ الشَّعْءِ
عَلَيْهِ شَيْئًا كَمْ يَفْتَحُهُ عَلَى أَحَدٍ قَبْلِي
ثُمَّ قَالَ مُعَبَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ سَلِّ

اور میں ان الفاظ سے خدا کی حمد و ثنا کر دے گا، پھر خدا تعالیٰ فرمائے گا کہ محمد! اپنا سر اٹھا۔ مانگت مانگتا چاہتا ہے۔ دیا جائیگا شفاعت کر قبول کی جائے گی چنانچہ میں سر کو اٹھاؤں گا اور کہوں گا اے پروردگار! میری امت کو بخش دے۔ اے پروردگار! میری امت کو بخش دے۔ کہا جائیگا اے محمد! تو اپنی امت میں سے ان لوگوں کو جن سے حساب نہیں لیا جائیگا۔ جنت کے واسطے دروازوں میں سے جنت میں داخل کر دے اور یہ لوگ ان دروازوں کے علاوہ دوسرے دروازوں میں بھی لوگوں کے ساتھ داخل ہو سکیں گے اس کے بعد رسول اللہ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے جنت کے دروازے (اس قدر کثرت وہ ہیں کہ ان میں سے ہر ایک جنتی کا نام ہے) ایک موضع کا نام ہے۔

تَقَطَّعَتْ وَاسْتَفْعَى تَشْفَعُ فَأَرْفَعُ رَأْسِي فَأَقُولُ أُمَّتِي يَا رَبِّ أُمَّتِي يَا رَبِّ أُمَّتِي يَا رَبِّ فَيُقَالُ يَا مُحَمَّدُ ادْخُلْ مِنْ أُمَّتِكَ مَنْ لَا حِسَابَ عَلَيْهِمْ مِنَ الْبَابِ الْأَيْمَنِ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ وَهُمْ شُرَكَاءُ النَّاسِ فَيَأْتِي سَوِي ذَٰلِكَ مِنَ الْأَبْوَابِ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّ مَا بَيْنَ الْبَصَرِ أَعْيُنَ مِنْ مَصَارِيعِ الْجَنَّةِ كَمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَبَهْجَةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

دروازہ کے دونوں کواڑوں کے درمیان کا فاصلہ اتنا ہی ہے جتنی مسافت کہ مکہ اور مقام ہجر کے درمیان ہے (ہجر بحرین کے ایک موضع کا نام ہے)۔

(بخاری و مسلم)
امانت اور قرابت داری کی اہمیت

حضرت خذیفہ رضی اللہ عنہ سے شفاعت کی حدیث نقل کر سکتے ہیں کہ رسول اللہ نے پھر فرمایا کہ امانت اور رحم (قرابت داری) کو بھیجا جائیگا اور وہ دونوں پھر طے کے درمیان بائیں کھڑی ہو جائیں گی (مسلم)

۵۳۳۸ وَعَنْ خَذِيفَةَ فِي حَدِيثِ الشَّفَاعَةِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَتُرْسَلُ الْأَمَانَةُ وَالرَّحْمَةُ تَقُودَانِ جَنْبَتَي الصِّرَاطِ بَيْنَنَا وَمِنَ الْأَوْدَاةِ مُسَلِّمَةٌ۔

حضور کی شفاعت قبول کرنے کا وعدہ خدا کی

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اس درخواست کی بابت (جو قیامت کے دن خداوند بزرگ ہر ترک خدمت میں اپنی امت کے متعلق پیش کریں گے) یہ آیت پڑھی رَبِّ اِنَّهُمْ اَصْلَلْنَ كَيْدَ اٰمِنِ النَّاسِ فَمَنْ تَبِعَنِي فَاِنَّهُ مِنِّي (یعنی اے پروردگار! ان بتوں نے بہت سے لوگوں کو گمراہ کیا ہے۔ پس ان میں سے جن لوگوں نے میری اطاعت قبول کی ہے وہ میرے تابعین میں سے ہیں اور جنہوں نے نافرمانی کی ہے تو معاف کر دے (یعنی ہر گناہ سے) پھر رسول خدا نے اسی سلسلہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی درخواست کے متعلق یہ آیت پڑھی اِنْ تَعَذَّبْهُمْ فَانَّهُمْ عِبَادُكَ (یعنی اے پروردگار! اگر تو ان کو عذاب دے گا تو وہ تیرے بندے ہیں) اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اور فرمایا اے اللہ تعالیٰ! میری امت کو بخش دے۔ میری امت کو بخش دے۔ یہ کہہ کر آپؐ واپس چلے۔ خداوند تعالیٰ نے جبریل کو مخاطب کے فرمایا۔ جبریلؑ نے محمدؐ کے پاس جاؤ اور پوچھو کہ کیوں روتے ہیں جبریلؑ علیہ السلام آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور پوچھا کہ تم نے حکم دیا جبریلؑ محمدؐ کے پاس جاؤ اور کہو تم مجھ کو تیری امت کے معاملہ میں

۵۳۳۹ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ قَوْلَ اللَّهِ تَعَالَى فِي إِدْرَاهِيْمَ رَبِّ اِنَّهُمْ اَصْلَلْنَ كَيْدَ اٰمِنِ النَّاسِ فَمَنْ تَبِعَنِي فَاِنَّهُ مِنِّي وَ قَالَ عِيْسَى اِنْ تَعَذَّبْهُمْ فَانَّهُمْ عِبَادُكَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اُمَّتِيْ وَ بَكِي فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى يَا جَبْرِئِلُ اِذْهَبْ اِلٰى مُحَمَّدٍ وَ رَبُّكَ اَعْلَمُ فَسَلَّهُ مَا يَبْكِيْهِ فَاَتَاهُ جَبْرِئِلُ فَسَأَلَهُ فَاَخْبَرَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَالَ فَقَالَ اللّٰهُ اِجْبِرْ بَقِيْلُ اِذْهَبْ اِلٰى مُحَمَّدٍ فَقُلْ اِنَّا سَنَرْضِيْكَ فِىْ اُمَّتِكَ وَ لَا نَسْؤُوكَ سَاوَاةً مُّسَلِّمَةً۔

رسول خدا نے جو کچھ کہنا چاہا کہا۔ خداوند تعالیٰ نے آپؐ کا پیام مستکر حکم دیا جبریلؑ محمدؐ کے پاس جاؤ اور کہو تم مجھ کو تیری امت کے معاملہ میں

راضی کر دیں گے اور تجھ کو بخیرہ نہ کریں گے۔ (مسلم)

قیامت کے دن شفاعت وغیرہ سے متعلق کچھ اور باتیں

حضرت ابوسعید خدریؓ کہتے ہیں کہ چند آدمیوں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا قیامت کے دن ہم اپنے پروردگار کو دیکھیں گے آپ نے فرمایا ہاں۔ کیا تم دو پہر کے وقت جب کہ آسمان صاف ہو آفتاب کو دیکھنے میں کوئی اذیت محسوس کرتے ہو۔ اور کیا چودھویں آت کے چاند کو تم رات میں جبکہ آسمان صاف ہو دیکھنے میں کوئی تکلیف محسوس کرتے ہو؟ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ انہیں۔ آپ نے فرمایا خدا کو دیکھنے میں بھی تم کو اتنی ہی اذیت محسوس ہوگی جتنی کہ سورج اور چاند کو دیکھنے میں ہوتی ہے (یعنی جس طرح سورج اور چاند کو دیکھنے میں کوئی تکلیف نہیں ہوتی۔ اسی طرح خدا کو دیکھنے میں بھی کوئی اذیت و تکلیف نہ ہوگی) اس کے بعد آپ نے فرمایا جب قیامت ہوگی تو ایک شخص بپا کر کے گجرات میں جس چیز کی عبادت کرتی تھی وہ اسی کے پیچھے پیچھے آئے پس جو لوگ خدا کے سوا دوسری چیزوں یعنی بتوں اور پتھروں کی پرستش کرتے تھے۔ ان میں سے ایک بھی باقی نہ رہے گا اور سب کے سب دوزخ میں جا کر نیچے۔ یہاں تک کہ جہاں لوگوں کے سوا کوئی باقی نہ رہے گا۔ جو خدا کی عبادت کرتے تھے وہ خواہ نیک ہوں یا بد تو خدا تعالیٰ ان لوگوں کے پاس آئیگا اور فرمایا تکم کس کے انتظار میں ہو؟ ہر جماعت اپنے معبود کے پیچھے چلی رہی ہے (تم بھی جاؤ) وہ کہیں گے اے ہمارے پروردگار! ہم نے دنیا میں ان لوگوں سے (یعنی بتوں اور پتھروں کو پوجنے والوں سے) علیحدگی اختیار کر لی تھی حالانکہ ہم ان کے محتاج تھے اور کبھی ہم ان کے پاس نہیں بیٹھے۔ اور ابو ہریرہؓ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ وہ لوگ اپنے پروردگار سے یوں کہیں گے کہ ہماری جگہ یہ ہے ہم اس وقت تک یہاں سے نہ جائیں گے جب تک ہمارا پروردگار ہمارے پاس نہ آئے۔ اور جب ہمارا پروردگار آئے گا ہم اس کو پہچان لیں گے۔ اور ابوسعیدؓ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ خداوند تعالیٰ ان سے پوچھ لیا کیا تمہارے اور تمہارے پروردگار کے درمیان کوئی ایسی نشانی ہے جس سے تم اس کو شناخت کرو۔ وہ کہیں گے ہاں۔ چنانچہ خدا کی پندل کھول جائے گی اور جو شخص خدا کو اخلاص و عقیدت سے سجدہ کرتا تھا اس کو سجدہ کرنے کا حکم دیا جائے گا اور جو شخص کسی کے خوف سے یا لوگوں کو دکھانے کے لئے سجدہ کرتا تھا خدا اس کی کوئی نکتہ نہ بنا دے گا جبکہ سجدہ میں جانے کے لئے جھکے گا چنٹ کر پڑے گا۔ پھر دوزخ کے اوپر چل کر رکھا جائیگا۔ اور شفاعت کی اجازت دی جائے گی اور انبیاء اپنی امت کے لئے یہ دعا کریں گے۔ اے اللہ تعالیٰ! ان کو سلامتی سے گزار دے اللہ ان کو سلامتی سے گزارے پس مومن پل صراط سے (اس طرح)

۵۲۴۰ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ نَاسًا قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ نَرَى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ هَلْ نَضْأُونَ فِي رُؤْيَا الشَّمْسِ بِالظُّهْرِ صَحْوًا لَيْسَ مَعَهَا سَحَابٌ وَهَلْ نَضْأُونَ فِي رُؤْيَا الْقَمَرِ لَيْلًا الْبَدْرَ صَحْوًا لَيْسَ فِيهَا سَحَابٌ قَالُوا لَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ مَا نَضْأُونَ فِي رُؤْيَا اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا كَمَا نَضْأُونَ فِي رُؤْيَا أَحَدِهِمَا إِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ أَذِنَ مُؤَذِّنٌ لِيَتَّبِعَ كُلُّ أُمَّةٍ مَا كَانَتْ تُعْبُدُ فَلَا يَبْقَى أَحَدٌ كَانَ يُعْبُدُ غَيْرَ اللَّهِ مِنَ الْأَصْنَامِ وَالْأَنْصَابِ إِلَّا يَتَنَا قُطُونٌ فِي النَّارِ حَتَّى إِذَا كُنَّ يَبْقَى إِلَّا مَنْ كَانَ يُعْبُدُ اللَّهَ مِنْ بَرٍّ أَوْ فَاجِرٍ أَتَاهُمْ رَبُّ الْعَالَمِينَ قَالَ فَمَاذَا نَنْظُرُونَ يَتَّبِعُ كُلُّ أُمَّةٍ مَا كَانَتْ تُعْبُدُ قَالُوا يَا رَبَّنَا فَارْتَفَعْنَا النَّاسُ فِي الدُّنْيَا أَفْقَرَ مَا كُنَّا إِلَيْهِمْ وَكُنَّا نَصَاجِبُهُمْ وَفِي رُؤْيَا أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُونَ هَذَا مَكَانُنَا حَتَّى يَأْتِينَنَا رَبُّنَا فَإِذَا جَاءَ رَبُّنَا عَرَفْنَا هُوَ فِي رُؤْيَا أَبِي سَعِيدٍ يَقُولُ هَلْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُ آيَةٌ تَعْرِفُونَهَا يَقُولُونَ نَعَمْ فَيُكْشَفُ عَنْ سَائِقٍ فَلَا يَبْقَى مَنْ كَانَ يَسْجُدُ لِلْبَنَاتِ تَعَالَى مَنْ تَلَفَاءَ نَفْسِهِ إِلَّا أَذِنَ اللَّهُ لَهُ بِالسَّجْدَةِ وَلَا يَبْقَى مَنْ كَانَ يَسْجُدُ الْفَنَاءَ وَبِإِيَّائِهِ الْأَجَلُ اللَّهُ ظَهْرَهُ طَبَقَةً وَاحِدَةً كُلَّمَا أَرَادَ أَنْ يَسْجُدَ خَرَّ عَلَى فَنَاءِهِ ثُمَّ يَضْرِبُ الْجَسَدَ عَلَى جَهَنَّمَ وَتَحِلُّ الشَّفَاعَةُ وَيَقُولُونَ

اَللّٰهُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ سَلِّمْ فَيَمُرُّ الْمَوْتُونَ
 كَطَرَاتِ الْعَيْنِ وَكَالْبَرْقِ وَكَالْمَرْيَجِ
 وَكَالطَّيْرِ وَكَاجَاوِيدِ الْخَيْلِ وَالرَّكَابِ
 فَنَاجٍ مُّسَلِّمٌ وَفَخْدٌ وَشٌّ مُّرْسَلٌ وَمَكْدُوشٌ
 فِي نَارٍ جَهَنَّمَ حَتَّىٰ اِذَا اخْلَصَ الْمُؤْمِنُونَ
 مِنَ النَّارِ قَوَالِدِيْ نَفْسِيْ بِبَيْدِهِ مَا مِنْ
 اَحَدٍ مِّنْكُمْ بِاَشَدَّ مَنَا شَكَّةً فِي
 الْحَقِّ قَدْ تَبَيَّنَ لَكُمْ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ لِلّٰهِ
 يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِاِخْوَانِهِمُ الَّذِيْنَ فِي النَّارِ
 يَقُولُوْنَ رَبَّنَا كَاُنُوْا بِصُورَةٍ مَّعَنَا وَ
 يُصَلُّوْنَ وَيُخْجَوْنَ فَيَقَالُ لَهُمْ اَخْرِجُوْا مَنْ
 عَرَفْتُمْ فَيُخْرِجُوْهُمْ عَلَى النَّارِ فَيُخْرِجُوْنَ
 خَلْقًا كَثِيْرًا ثُمَّ يَقُولُوْنَ رَبَّنَا مَا بَقِيَ فِيْهَا
 اَحَدٌ مِّنْ اَمْرَتِنَا يَمْ يَقُوْلُ ارْجِعُوْا فَمِنْ
 وَجَدْنَا نَحْنُ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مِّثْقَالَ ذَرِيَّةٍ مِنْ خَيْرٍ
 فَاَخْرِجُوْهُ فَيُخْرِجُوْنَ خَلْقًا كَثِيْرًا ثُمَّ يَقُوْلُ
 ارْجِعُوْا فَمِنْ وَجَدْنَا نَحْنُ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مِّثْقَالَ
 نَيْصِفِ ذَرِيَّةٍ مِنْ خَيْرٍ فَاَخْرِجُوْهُ
 فَيُخْرِجُوْنَ خَلْقًا كَثِيْرًا ثُمَّ يَقُوْلُ ارْجِعُوْا
 فَمِنْ وَجَدْنَا نَحْنُ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مِّثْقَالَ ذَرِيَّةٍ مِنْ
 خَيْرٍ فَاَخْرِجُوْهُ فَيُخْرِجُوْنَ خَلْقًا كَثِيْرًا ثُمَّ
 يَقُوْلُ رَبَّنَا لَمْ نَذَرْ فِيْهَا خَيْرًا فَيَقُوْلُ
 اَللّٰهُ شَفَعَتِ الْمَلَائِكَةُ وَشَفَعَتِ الْمَنِيُّوْنَ
 وَشَفَعَتِ الْمُؤْمِنُوْنَ وَلَمْ يَبْقَ اِلَّا اَسْرَحَمُ
 الرَّاحِمِيْنَ فَيَقْبِضُ قَبْضَةً مِنَ النَّارِ فَيُخْرِجُ
 مِنْهَا قَوْمًا لَّهُمْ يَّعْمَلُوْا خَيْرًا قَطُّ تَدَا
 عَا دُوْا حِمًّا فَيُلْقِيْهِمْ فِيْ نَهْرٍ فِيْ اَفْوَاهِ
 الْجَنَّةِ يَقَالُ لَهَا نَهْرُ الْحَيٰوةِ فَيُخْرِجُوْنَ
 كَمَا تَخْرُجُ الْحَيَّةُ فِيْ حَبِيْلِ السَّيْلِ
 فَيُخْرِجُوْنَ كَاللُّوْءِ فِيْ رِقَابِهِمْ اَلْحَوَاتِمُ
 فَيَقُوْلُ اَهْلُ الْجَنَّةِ هٰذَا عِشَاءُ الرَّحْمٰنِ

گزریں گے کہ بعض تو ملک چھپنے گذر جائیں گے بعض بجلی کی مانند زپ کرکے جائیں گے
 بعض ہوا کے مانند بعض پرندوں کے مانند بعض تیز و اور خوش رفتار گھوڑوں
 کی مانند اور بعض اونٹوں کے مانند ان میں سے بعض بے ہرگز گذر جائیں گے
 اور بعض کچھ نرم کھا کر رکھ جائیں گے اور بعض پارہ پارہ کیے جائیں گے اور درخ میں دھکیل
 دیے جائیں گے پھر جب عذاب کے بعد مومنوں کو آگ سے نجات دی جائے گی تو
 قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اپنے ان بھائیوں کی خلاصی
 کے لئے جو دوزخ میں پہلے گئے تھے قیامت کے دن تم سے زیادہ خدا سے چھگڑا
 کرنے والا کوئی نہ ہوگا چنانچہ مومن خدا سے عرض کریں گے ہمارے پروردگار
 یہ لوگ ہم سے ساتھ دوزخ رکھتے تھے نماز پڑھتے اور حج کرتے تھے (نوان کو دوزخ
 سے نجات دے) مومنوں سے کہا جائے گا جن لوگوں کو تم پہنچاتے ہو ان
 کو دوزخ سے نکال دو اور دوزخ کی آگ پر حرام ہو جائے گا کہ وہ لوگوں
 کی صورتوں کو جلانے (یعنی دوزخ کو حکم دیا جائے گا کہ وہ لوگوں کی صورتوں کو
 جلا کر سخ نہ کرنے لگے شناخت میں آسانی ہو) چنانچہ مومن بہت سے لوگوں
 کو دوزخ سے نکال دیں گے اور پھر عرض کریں گے ہمارے پروردگار جن لوگوں
 کو تو نے نکالنے کا حکم دیا تھا ان میں سے اب کوئی دوزخ میں باقی نہیں رہا
 خداوند تعالیٰ فرمائے گا اچھا دوزخ میں پھر جاؤ اور جن لوگوں کے دل میں دینار
 برابر بھی نیکی پاؤ ان کو دوزخ میں سے نکال دو چنانچہ وہ بہت سی مخلوق کو
 نکال دیں گے پھر خداوند تعالیٰ فرمائے گا جن لوگوں کے دلوں میں ادھے
 دینار کے برابر بھی نیکی ہو ان کو بھی دوزخ سے نکال دو چنانچہ وہ بہت سے
 آدمیوں کو نکال دیں گے پھر خداوند تعالیٰ حکم دے گا واپس جاؤ اور جس
 شخص کے دل میں ذرہ برابر بھی نیکی پاؤ اس کو دوزخ سے نکال دو چنانچہ
 وہ بہت سے آدمیوں کو دوزخ سے نکال دیں گے اور عرض کریں گے اے
 ہمارے پروردگار! ہم نے دوزخ میں بھلائی کو نہیں چھوڑا۔ خداوند تعالیٰ
 فرمائے گا۔ فرشتوں نے سفارش کی۔ انبیاء نے سفارش کی اور مومنوں نے
 سفارش کی اب کوئی چیز ارحم الراحمین کے رحم کے سوا باقی نہیں رہی
 یہ کہہ کر خدا تعالیٰ ایک مٹی بھر کر دوزخ میں سے ان لوگوں کو نکال دے گا۔
 جنہوں نے کبھی بھلائی نہ کی ہوگی۔ یہ لوگ جل کر کوئلہ ہو گئے ہونگے انکو اس
 نہر میں ڈال دیا جائیگا جو جنت کے دروازوں پر ہوگی اور جسکا نام نہر حلیۃ
 ہے یہ لوگ نہر میں سے ایسے تر تازہ نکلیں گے جیسا دانہ پانی کے بہاؤ کے
 کوڑے کرکٹ میں آگتا ہے اور موتی کی مانند چمکدے ہونگے ان کی گردنوں میں
 نشانیاں اور پھریں ہونگی جن سے یہ ظاہر ہوگا کہ انکو کسی نیک عمل کے سبب

أَدْخَلَهُمُ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ عَمَلٍ عَمَلُوهُ
وَلَا خَيْرَ فَعَلًا مَوْكَا فَيَقَالُ لَهُمْ لَكُمْ مَا
رَأَيْتُمْ وَمِثْلَهُ مَعَهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ -

انہیں بخشا گیا، ان کو دیکھ کر جنتی یہ کہیں گے یہ لوگ خدا کے رحمن کے آزاد کئے
ہوئے ہیں انکو خدا نے بغیر کسی عمل کے جنت میں داخل کیا ہے یعنی انہوں نے نہ تو
دنیا میں کوئی بھلائی کی ہے اور نہ کوئی عمل صالح۔ پھر ان لوگوں سے کہا جائیگا
کہ جنت میں تم کو جو چیزیں ملی ہیں انکے بقدر تم کو اور دی گئیں (بخاری و مسلم)

وہ لوگ جن کو دوزخ سے نکال کر جنت میں داخل کیا جائے گا

۵۳۱۱ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ وَأَهْلُ النَّارِ
النَّارَ يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ
مِنْ خَيْرٍ دَلَّ مِنْ إِيْمَانٍ فَأَخْرَجُوهُ فَيُخْرِجُونَ قَدِ
أُمْتَحَشُوا وَأَوْعَا دُورًا حَمِيمًا فَيُلْقَوْنَ فِي نَهْرِ الْحَيَوَةِ
فَيَنْبُتُونَ كَمَا تَنْبُتُ الْحَبَّةُ فِي حَمِيلِ التَّيْلِ أَلَمْ
تَرَوْا أَنَّهُ تَخْرُجُ صَفَرَاءُ مُلْتَوِيَةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ -

حضرت ابو سعید خدری کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
ہے جب جنتی جنت میں اور دوزخی دوزخ میں داخل ہو جائیں گے تو خداوند تعالیٰ
فرمایا جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان ہو اس کو دوزخ سے
نکال لو چنانچہ انکو نکالا جائیگا وہ کوئلے کے مانند نکلیں گے اور انکو نہر
حیوۃ میں ڈال دیا جائیگا اور وہ اس طرح تروتازہ ہو جائیں گے جیسا کہ دریا کے
کنارے کے کوئلے کے کرکٹ میں تروتازہ دانے اگتا ہے تم نے دیکھا نہیں وہ
داڑھیٹا ہوا زرد نکلتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

دوزخیوں کی نجات کا ذکر

۵۳۱۲ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّاسَ قَالُوا يَا رَسُولَ
اللَّهِ هَلْ تَدْرِي رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَدْ كَرَّمَعْنِي
حَدِيثُ أَبِي سَعِيدٍ غَيْرُ كَشَعِ السَّاقِ وَقَالَ
يُضْمَرُ الصَّطَاطُ بَيْنَ ظَهْرِي جَهَنَّمَ فَأَكُونُ
أَوَّلَ مَنْ يَجُوزُ مِنَ الرُّسُلِ بِأَمَّتِهِ وَلَا يَكَلِّمُ
يَوْمَئِذٍ إِلَّا الرُّسُلُ وَكَلَامُ الرُّسُلِ يَوْمَئِذٍ
أَلَّهُمْ سَلَامٌ سَلَامٌ وَفِي جَهَنَّمَ كَلَابِيبُ مِثْلُ
شَوْكِ السَّعْدَانِ لَا يَعْلَمُ قَدْرَ عَظَمَتِهَا إِلَّا اللَّهُ
تَخَطَّفَ النَّاسُ بِأَعْيَانِهِمْ فَمِنْهُمْ مَنْ يُؤَبِّقُ
بِعَمَلِهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يُخْرَدِلُ ثُمَّ يَجُوزُ حَتَّى إِذَا
قَدَّرَ اللَّهُ مِنَ الْقَضَاءِ بَيْنَ عِبَادِهِ وَأَمَّا أَذَانُ
يُخْرِجُ مِنَ النَّارِ مَنْ أَدَانَ أَنْ يُخْرِجَهُ مِمَّنْ كَانَ
يَشْتَدُّ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَمَرَ الْمَلَكَةَ أَنْ يُخْرِجُوا
مَنْ كَانَ يَعْْبُدُ اللَّهَ فَيُخْرِجُونَ نَهْرًا وَيَعْرِفُونَ نَهْرَهُ
بِأَنَارِ السُّجُودِ وَحَرَّمَ اللَّهُ عَلَى النَّارِ أَنْ تَأْكُلَ
أَنَارَ السُّجُودِ فَكُلُّ أَيْنِ أَدَمْنَا كُلَّهُ النَّارُ إِلَّا أَثَرُ
السُّجُودِ فَيُخْرِجُونَ مِنَ النَّارِ قَدِ أُمْتَحَشُوا
فَيَنْبُتُ عَلَيْهِمْ مَاءُ الْحَيَوَةِ فَيَنْبُتُونَ كَمَا

حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا
قیامت کے دن ہم اپنے پروردگار کو دیکھیں گے۔ اس کے بعد ابو ہریرہؓ
نے ابو سعید کے ہم معنی حدیث بیان کی اور پھر کہا کہ پل صراط کو دوزخ کے اوپر
کھڑا کیا جائیگا اور میں سب پہلا رسول ہونگا جو پل صراط کے اوپر سے
اپنی امت کے ساتھ گزروں گا اس دوزخ رسولوں کے سوا کسی کو کلام کرنے
کی قدرت نہ ہوگی اور رسول بھی صرف اتنا کہیں گے۔ اے اللہ! ہم کو سالم
رکھ۔ اے اللہ! ہم کو سالم رکھ۔ اور جہنم کے اندر ایسے آنکڑے ہونگے
جیسے سعدان کے کانٹے (سعدان ایک خاردار درخت کا نام ہے)
ان آنکڑوں کی مباتی خدا کے سوا کسی کو معلوم نہیں یہ آنکڑے لوگوں کو ان
کی بد اعمالی کے موافق اپک لیں گے یعنی بعض گناہ کی بد اعمالی پر ہلاک کر دیں گے
اور بعض کو پاش پاش پھرو نجات پا جائیں گے۔ پھر سب خداوند تعالیٰ بندوں
کے فیصلہ سے فارغ ہو جائے گا اور یہ ارادہ کرے گا کہ جن لوگوں نے
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کا اعتراف کیا ہے۔ ان میں سے جن کو وہ چاہے دوزخ کر
نکال دے تو وہ فرشتوں کو حکم دے گا کہ جو شخص خدا کی عبادت کرتا تھا وہ
اس کو دوزخ سے نکالیں چنانچہ وہ پیشانیوں پر سجدوں کے نشانات
سے ان لوگوں کو نجات کربں گے اور دوزخ سے نکال لیں گے۔ اور
خداوند تعالیٰ نے دوزخ پر حرام کر دیا ہے کہ وہ سجدوں کے نشانات جلانے
آگ انسان کے سارے جسم کو جلا ڈالے گی مگر سجدہ کے نشان کو نہ جلائے گی

تَكُنْتُ الْحَبَّةَ فِي حَبِيلِ السَّيْلِ وَيَقْبِي رَجُلٌ
 بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَهُوَ أَخْرَأُ هَلِ النَّارُ
 دُخُولًا الْجَنَّةَ مُقْبِلٌ بِوَجْهِهِ قَبْلَ النَّارِ
 فَيَقُولُ يَا رَبِّ اصْرِفْ وَجْهِي عَنِ النَّارِ
 وَقَدْ قَسَيْتَنِي رِيحَهَا وَأَحْرَقَنِي ذِكَاؤُهَا
 فَيَقُولُ هَلْ عَسَيْتَ أَنْ أَفْعَلَ ذَلِكَ أَنْ
 تَسْأَلَ غَيْرَ ذَلِكَ فَيَقُولُ لَا وَعِزَّتِكَ فَيُعْطِي
 اللَّهُ مَا شَاءَ اللَّهُ مِنْ عَهْدٍ وَمِيثَاقٍ فَيَصْرِفُ
 اللَّهُ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ فَإِذَا أَقْبَلَ بِهَا
 عَلَى الْجَنَّةِ وَرَأَى بِهَجَّتِهَا سَكَتَ مَا
 شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَسْكُتَ ثُمَّ قَالَ يَا رَبِّ
 قَدْ مَنَنْتَ عَلَيَّ بِبَابِ الْجَنَّةِ فَيَقُولُ اللَّهُ
 تَعَالَى أَلَيْسَ قَدْ أُعْطِيتَ الْعَهْدَ وَ
 الْمِيثَاقَ أَنْ لَا تَسْأَلَ غَيْرَ الَّذِي كُنْتَ
 سَأَلْتَ فَيَقُولُ يَا رَبِّ لَا أَكُونُ أَشْفَى
 خَلْقِكَ فَيَقُولُ فَمَا عَسَيْتَ أَنْ أُعْطِيتَ
 ذَلِكَ أَنْ تَسْأَلَ غَيْرَهُ فَيَقُولُ لَا وَ
 عِزَّتِكَ لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَ ذَلِكَ فَيُعْطِي رَبِّي
 مَا شَاءَ مِنْ عَهْدٍ وَمِيثَاقٍ فَيَقْدِرُ لَهُ
 إِلَى بَابِ الْجَنَّةِ فَإِذَا بَلَغَ بَابَهَا ذَرَأَى
 زَهْرَتَهَا وَمَا فِيهَا مِنَ النَّضَرَةِ وَالسُّرُورِ
 فَسَكَتَ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَسْكُتَ فَيَقُولُ
 يَا رَبِّ أَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ فَيَقُولُ اللَّهُ تَبَارَكَ
 وَتَعَالَى وَيُكَلِّمُ يَا ابْنَ آدَمَ مَا أَعْدَاكَ
 أَلَيْسَ قَدْ أُعْطِيتَ الْعَهْدَ وَالْمِيثَاقَ أَنْ
 لَا تَسْأَلَ غَيْرَ الَّذِي أُعْطِيتَ فَيَقُولُ يَا
 رَبِّ لَا تَجْعَلْنِي أَشْفَى خَلْقِكَ فَلَا
 يَزَالُ يَدْعُو حَتَّى يَضَعَكَ اللَّهُ مِنْهُ فَإِذَا
 صَحَّحَ آدَمَ لَهُ فِي دُخُولِ الْجَنَّةِ فَيَقُولُ
 تَمَنَّ فَيَنْهَنِي حَتَّى إِذَا انْقَطَعَ أُمْنِيَّتُهُ قَالَ
 اللَّهُ تَعَالَى تَمَنَّ مِنْ مَوْلَاكَ كَذَا أَقْبَلَ يُذَكِّرُهُ

یہ لوگ دوزخ سے اس حال میں نکالے جائیں گے کہ آگ نے ان کو جلا کر سیاہ
 کر دیا ہوگا ان پر آب حیات پھڑکا جائے گا اور وہ اس پانی سے اس طرح
 آگ آئیں گے جیسے دیا کے کنارے کوڑے کرکٹ میں دانہ آگ آتا ہے اور
 ایک آدمی جنت اور دوزخ کے درمیان باقی رہ جائے گا جو دوزخیوں
 میں سے جنت میں داخل ہونے والا آخری شخص ہوگا اس شخص کا منہ دوزخ
 کی طرف ہوگا اور وہ عرض کرے گا اے پروردگار میرا منہ دوزخ کی طرف سے
 پھیر دے۔ دوزخ کی بونے مجھ کو سخت اذیت دی ہے۔ اور شعلوں کی
 تیزی و گرمی نے مجھ کو جلا ڈالا ہے۔ خداوند تعالیٰ فرمائے گا اگر میں ایسا کروں
 (یعنی تیرا منہ دوزخ کی طرف سے پھیر دوں) تو مجھے اندیشہ ہے۔ تو اور
 کچھ مانگے گا۔ وہ کہے گا پروردگار! تیری عزت کی قسم میں پھر کچھ اور نہ چاہوں گا
 اس کے بعد خداوند تعالیٰ جو عہد و پیمان اس سے لینا چاہے گا اے گا
 اور اس کا منہ دوزخ کی جانب سے پھیر دے گا جب وہ جنت کی طرف
 دیکھے گا اور اس کی تروتازگی پر نظر ڈالے گا تو جب تک خدا چاہے گا
 خاموش رہے گا۔ اور پھر کہے گا اے پروردگار! تو مجھ کو جنت کے قریب
 پہنچا دے خداوند تعالیٰ فرمائے گا کیا تو نے اس کا عہد و پیمان نہ کیا تھا کہ تو پھر
 کوئی سوال نہ کرے گا وہ کہے گا اے پروردگار! تو مجھ کو اپنی مخلوق میں سب سے زیادہ
 بد نصیب بنا خداوند تعالیٰ فرمائے گا۔ امید ہے کہ تیری اس خواہش کو پورا کر دیا
 جائے تو پھر تو اور کوئی سوال نہ کرے گا۔ وہ کہے گا تیری عزت کی قسم! میں
 پھر اور کوئی سوال نہ کروں گا۔ اس کے بعد خداوند تعالیٰ اس سے جو
 عہد و پیمان لینا چاہے گا اے گا۔ اور اس کو جنت کے دروازے کے پاس
 پہنچا دیگا۔ دروازہ کے قریب پہنچ کر وہ جنت کی تروتازگی اور سامان کو دیکھے گا
 اس وقت تک جب تک کہ خدا چاہے گا خاموش رہے گا۔ اور پھر عرض کرے گا اے
 پروردگار! تو مجھ کو جنت میں داخل کر دے۔ خداوند تعالیٰ فرمائے گا آدم کے
 بیٹے تجھ پر افسوس ہے تو کس قدر عہد شکن اور بی وفا ہے کیا تو نے اس قسم کے عہد
 و پیمان نہیں کئے تھے کہ اب تو اور کوئی سوال نہ کرے گا۔ اور جو کچھ میں نے تیری
 خواہش کے مطابق دیا ہے اس پر قناعت کر لے گا۔ وہ کہے گا اے پروردگار
 تو مجھ کو اپنی مخلوق میں بدترین شخص بنا غرض وہ ہمیشہ خدا سے مانگتا رہے گا
 یہاں تک کہ خدا کو راضی کر لے گا۔ اور جب خدا راضی ہو جائے گا تو اس کو جنت میں
 داخل ہونے کی اجازت دیدے گا اور پھر خداوند بزرگ بزرگ اس سے فرما بیٹا تیرے
 دل میں اور جو آرزو اور خواہش ہو اس کو ظاہر کر وہ اپنی آرزو میں ظاہر کرے گا
 یہاں تک کہ جب اس کی آرزو میں ختم ہو جائیں گی تو خداوند تعالیٰ فرمائے گا

فلاں فلاں چیز کی خواہش ظاہر کر یعنی خدا تعالیٰ اس کو یاد دلاتا جائیگا کہ فلاں فلاں چیز مانگ رہاں تک کہ ان کا بھی خاتمہ ہو جائیگا تو خدا تعالیٰ فرمائیگا یہ سب چیزیں اور ان کے ساتھ اتنی ہی اور تجھ کو عطا کی جاتی ہیں اور ابو سعید کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ میری یہ سب آرزوئیں پوری کی جاتی ہیں اور ان کے ساتھ دس گنا اور دیا جاتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

اس شخص کے جنت میں جانے کا ذکر جو سب سے بعد میں جنت میں جائے گا

حضرت ابن مسعودؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جنت میں جو شخص سب سے آخر میں داخل ہوگا وہ ایک شخص ہوگا جو دوزخ سے باہر نکلنے کے لئے ایک قدم اٹھائیگا اور دوسرے قدم پر منہ کے بل گر پڑیگا۔ اور تیسرے قدم پر آگ کے شعلے اس کے جسم کو جھلس کر نیکے غرض وہ جب دوزخ سے نکل جائیگا تو مراد دوزخ کی طرف دیکھے گا اور کہے گا بزرگ برتر ہے وہ ذات جس نے مجھ کو تجھ سے نجات مرحمت فرمائی۔ البتہ خدا نے مجھ کو وہ چیز عطا فرمائی ہے جو اگلے پچھلے لوگوں میں سے کسی کو عطا نہیں کی پھر اس کے سامنے ایک درخت کھڑا کیا جائیگا۔ جس کے پاس پانی کا چشمہ ہوگا وہ شخص کہے گا اے پروردگار! مجھ کو اس درخت کے قریب پہنچائے تاکہ میں اس کے سایہ میں آرام پاؤں اور اس کے چشمہ سے پانی پیوں۔ خدا تعالیٰ فرمائیگا آدم کے بیٹے مجھے اندیشہ ہے اگر میں نے تیری خواہش کو پورا کر دیا تو پھر تو اور کچھ مانگے گا وہ کہے گا میں اور کچھ نہیں مانگوں گا۔ اس کے بعد وہ خدا سے اس امر کا عہد کر لیگا کہ وہ اور کچھ نہ مانگے گا۔ اور خداوند تعالیٰ جب اس کو مضطرب بنیاب پائیگا تو اس کو معذور سمجھ کر اس کی خوشی کو پورا کر دیکھا اور اس درخت کے پاس پہنچا دیکھا وہ اس کے سایہ میں آرام کر گیا اور چشمہ کا پانی پیے گا۔ پھر ایک درخت کھڑا کر دیا جائیگا جو پہلے درخت سے بہتر ہوگا۔ وہ شخص اس کو دیکھ کر کہے گا پروردگار! مجھ کو اس درخت کے پاس پہنچائے تاکہ وہاں کے چشمہ سے پانی پیوں اور درخت کے سایہ میں آرام پاؤں۔ اور اس کے سوا میں اور کوئی سوال نہ کروں گا خدا تعالیٰ فرمائیگا۔ آدم کے بیٹے! تو نے کیا مجھ سے یہ معاہدہ نہیں کیا تھا کہ اس درخت کے سوا اور کچھ نہ مانگوں گا۔ اس کے بعد خدا تعالیٰ اس سے پوچھے گا۔ اگر میں تجھ کو اس درخت کے پاس پہنچا دوں تو تجھ سے اور سوال نہ کرے گا۔ وہ شخص اس کا عہد کر لیگا کہ اور کوئی بھی سوال نہ کرے گا اور خدا بھی اس کے مضطرب کو دیکھ کر اس کو معذور خیال کرے گا اور وہ اس درخت کے سایہ میں آرام پائے گا۔ اور قریب کے چشمہ سے پانی

دبے حتیٰ إذا انتهت بآلاماني فقال الله لك ذلك ومثله معه وفي رواية أبي سعيد قال قال الله تعالى لك ذلك وعشرة أمثاله فشفق عليهم۔

اس شخص کے جنت میں جانے کا ذکر جو سب سے بعد میں جنت میں جائے گا

۵۳۳۳ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَخْرَجَ مِنْ بَيْتِ خَلِّ الْجَنَّةِ رَجُلًا فَهُوَ يَمْشِي مَرَّةً وَيَكْبُ مَرَّةً وَتَشْفَعُهُ النَّاسُ مَرَّةً فَإِذَا جَاوَزَهَا انْتَفَتَ إِلَيْهَا فَقَالَ تَبَارَكَ الَّذِي نَجَّانِي مِنْكَ لَقَدْ أَعْطَانِي اللَّهُ شَيْئًا مَا أَعْطَاهُ أَحَدًا مِنَ الْأُولِينَ وَالْآخِرِينَ فَتَرَفَعَ لَهُ شَجَرَةٌ فَيَقُولُ أَيُّ رَبِّ أَدْنَى مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ فَلَا سَتَظِلُّ بِظِلِّهَا وَاشْرَبَ مِنْ مَائِهَا فَيَقُولُ اللَّهُ يَا ابْنَ آدَمَ لَعَلِّي أَنْ أَعْطَيْتُكَهَا سَأَلْتَنِي غَيْرَهَا فَيَقُولُ يَا رَبِّ بَعِثْ هَذِهِ أَنْ لَا يَسْأَلَهُ غَيْرَهَا وَرَأَيْتُ بَعْدَ ذَلِكَ لَأَنْتُمْ يَدِي مَا لَا صَبْرَ لَكُمْ عَلَيْهِ فَيُذْنِبُ فِيهَا فَيَسْتَظِلُّ بِظِلِّهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَائِهَا ثُمَّ تَرَفَعَ لَهُ شَجَرَةٌ هِيَ أَحْسَنُ مِنَ الْأُولَى فَيَقُولُ أَيُّ رَبِّ أَدْنَى مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ لَا أَشْرَبُ مِنْ مَائِهَا وَاسْتَظِلُّ بِظِلِّهَا لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَهَا فَيَقُولُ يَا ابْنَ آدَمَ أَكْرَهْتَ نِعْمَ هَذِهِ أَنْ لَا تَسْأَلَنِي غَيْرَهَا فَيَقُولُ لَعَلِّي أَنْ أُؤْتِيَتْكَ مِنْهَا سَأَلْتَنِي غَيْرَهَا فَيَعْبُدُهَا أَنْ لَا تَسْأَلَهُ غَيْرَهَا وَرَأَيْتُ بَعْدَ ذَلِكَ لَأَنْتُمْ يَدِي مَا لَا صَبْرَ لَكُمْ عَلَيْهِ فَيُذْنِبُ فِيهَا فَيَسْتَظِلُّ بِظِلِّهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَائِهَا ثُمَّ تَرَفَعَ لَهُ شَجَرَةٌ عِنْدَ بَابِ الْجَنَّةِ هِيَ أَحْسَنُ مِنَ الْأُولَيْنِ

فَيَقُولُ رَبِّ اَدْ نِيْ مِنْ هٰذِهِ فَلَا سَتْلَ يَطْلُرَا
وَأَشْرَبُ مِنْ مَّائِهَا لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَهَا
فَيَقُولُ يَا ابْنَ آدَمَ اَلَمْ تَعَا هِدْنِيْ اَنْ
لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَهَا قَالَ بَلَى يَا رَبِّ
هٰنِيْه لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَهَا وَرَبُّهُ يُعَذِّبُهُ
لَا تَنْ يَدِي مَا لَا صَبْرَ لَنَا عَلَيْهِ فَيُدْنِيْهِ
مِنْهَا فَاِذَا اَدْنَاهُ مِنْهَا سَمِعَ اصْوَاتَ اَهْلِ
الْجَنَّةِ فَيَقُولُ اَيُّ رَبِّ اَدْخَلْنِيْهَا فَيَقُولُ يَا
ابْنَ آدَمَ مَا يَصْرِيْ بَيْنِيْ مِنْكَ اَيُّضِيْكَ اَنْ
اُعْطِيْكَ الدُّنْيَا وَمِثْلَهَا مَعَهَا قَالَ اَيُّ
رَبِّ اَسْتَهْزِيْ مِنْيْ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ
فَقَمِيْكَ ابْنَ مَسْعُوْدٍ فَقَالَ اَلَا تَسْأَلُوْنِيْ
مِمَّا اُضْحِكُ فَقَالُوا وَمَا تُضْحِكُ فَقَالَ هَكَذَا
ضَحِكُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالُوا مِمَّا تُضْحِكُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مِنْ
ضَحِكِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ حِينَ قَالَ اَسْتَهْزِيْ
مِنْيْ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ فَيَقُولُ اِنِّيْ لَا
اَسْتَهْزِيْ مِنْكَ وَلَكِنِّيْ عَلَيَّ مَا شَاءَ قَدِيْرٌ سَادَا
مُسْلِمٌ رَوَى رِوَايَةً لِّمَا عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ نَحْوَهُ
اَنَّهُ لَحَرِيْدٌ كَرِهَ يَقُولُ يَا ابْنَ آدَمَ مَا يُصْرِيْ بَيْنِيْ
مِنْكَ اِلَى اٰخِرِ الْحَدِيْثِ وَزَادَ فِيْهِ وَبَدَّ كَرَهُ
اللّٰهُ سَلْ كَذَا وَكَذَا حَتّٰى اِذَا انْقَطَعَتْ
بِهِ الْاَمَانِيْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى هُوَ لَكَ وَعَشْرَةٌ
اَمْثَالِهِ قَالَ ثُمَّ يَدْخُلُ بَيْتَهُ فَتَدْخُلُ عَلَيْهِ
زَوْجَتَاكَ مِنَ الْحَوْرِيْنَ يَقُولَانِ الْحَمْدُ
لِلّٰهِ الَّذِيْ اَحْيَاكَ لَنَا وَاحْيَاكَ لَكَ قَالَ
فَيَقُولُ مَا أُعْطِيَ اَحَدٌ مِّثْلَ مَا أُعْطِيْتُ.

پسے گا۔ پھر ایک اور درخت اس کے سامنے کھڑا کیا جائیگا جو جنت کے
دروازے کے قریب ہوگا! اور پہلے دونوں درختوں سے بہت ہوگا! وہ شخص پھر
وہی خواہش ظاہر کرے گا جو پہلے کی تھی خدا تعالیٰ کہے گا۔ آدم کے بیٹے! کیا تو نے
مجھ سے اس کا عہد کیا تھا کہ تو اور کچھ نہ مانگے گا؟ وہ کہے گا۔ ہاں اے
پروردگار! پس میری ایک سوال اور ہے پھر کچھ نہ مانگوں گا۔ خدا تعالیٰ
اس کی بے صبری کو دیکھ کر اسے مغرور خیال کرے گا اور اس درخت کے
پاس پہنچا دیگا۔ وہ جب اس درخت کے پاس پہنچ جائیگا تو جنتیوں کی
آوازوں کو سنے گا اور کہے گا! پروردگار! مجھ کو جنت میں داخل کرے۔
خدا تعالیٰ فرمایا! آگے آدم کے بیٹے! کون سی چیز ہے جو تجھ سے میرا پیچھا
چھڑے! کیا تو یہ چاہتا ہے کہ میں تجھ کو (جنت میں) دنیا کے برابر جگہ
جسے دل اور اسکے ساتھ اتنا ہی اور؟ وہ شخص کہے گا! پروردگار! کیا تو
مجھ سے مذاق کرتا ہے حالانکہ تو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔ ابن مسعود
راوی یہ بیان کر کے ہنسے اور پھر کہا تم مجھ سے میرے ہنسنے کا سبب
دریافت نہیں کرتے۔ لوگوں نے پوچھا آپ کے ہنسنے کا کیا سبب! انہوں نے
کہا اسی طرح رسول اللہ بھی ہنسے تھے۔ صحابہ نے پوچھا یا
رسول اللہ آپ کیوں ہنستے ہیں؟ آپ نے فرمایا میں پروردگار عالم
کے ہنسنے پر ہنسا، جب اس شخص نے یہ کہا کہ پروردگار! کیا تو مجھ سے
مذاق کرتا ہے تو تمام جہانوں کا پروردگار ہے یہ سنکر۔ پروردگار نے
کہا نہیں میں تجھ سے مذاق نہیں کرتا بلکہ میں جس چیز کو چاہوں کر سکتا ہوں۔
یعنی میں ہر چیز پر قادر ہوں (مسلم) اور سلم کی ایک روایت میں جو ابو سعید
سے منقول ہے۔ یہ الفاظ زیادہ ہیں کہ پھر خداوند تعالیٰ اس شخص کو یاد دلایا
کہ تو فلاں فلاں چیز مانگ، یہاں تک کہ جب اس کی آرزوی پوری ہو جائیگی تو
خدا تعالیٰ فرمایا کہ سب چیزیں اور ان کی دس گنی اور تجھ کو دی جاتی ہیں۔
اس کے بعد رسول خدا نے فرمایا کہ پھر وہ شخص جنت کے اندر اپنے گھر میں
داخل ہوگا۔ اور اس کے پاس حور عین میں سے اس کی دو بیویاں آئیں گی
اور کہیں گی تمام حمد و ثنا خداوند بزرگ و برتر کے لئے ہے جس نے تجھ کو
ہمارے لئے اور ہم کو تیرے لئے پیدا کیا۔ وہ شخص کہے گا جتنا مجھ کو دیا
گیا اتنا کسی کو نہیں دیا گیا۔

جنت سے دوزخ میں پہنچائے جانے والے لوگ جنت میں "جہنمی" کہلا میں گئے

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمانوں کی
جماعتوں کو ان گناہوں کی پاداش میں جو انہوں نے کئے تھے دوزخ کی

۵۲۴۳ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ لِبُصَيَّبٍ أَتَوَا مَا سَفَعَهُ مِنَ النَّارِ بِذُنُوبٍ

آگ کا ایک شعلہ لگے گا پھر ان کو اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے جنت میں داخل کرے گا اور ان کا نام جہنمی رکھا جائیگا۔ (بخاری)

حضرت عمران بن حصین کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک جماعت محمد کی شفاعت سے دوزخ سے نکالی جائیگی اس کے بعد جنت میں داخل ہوگی ان کا نام جہنمی رکھا جائیگا (بخاری) اور ایک روایت میں ہے کہ میری امت میں سے ایک جماعت میری سفارش سے جہنم سے نکالی جائے گی جس کا نام جہنمی رکھا جائے گا۔

جو شخص سب سے آخر میں جنت میں جائے گا

حضرت عبداللہ بن مسعود کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میں اس شخص سے واقف ہوں جو سب سے آخر میں دوزخ سے نکالا جائیگا۔ اور سب سے آخر میں بہشت کے اندر داخل ہوگا۔ یہ ایک شخص ہوگا جو گھٹنوں کے بل دوزخ سے نکلے گا۔ خدا تعالیٰ فرمایا جائے گا اور جنت میں داخل ہوگا۔ چنانچہ وہ جنت میں آئے گا۔ اور اس کو جنت اس حال میں دکھائی جائے گی کہ وہ آدمیوں سے بھری ہوئی ہے۔ وہ کہے گا پروردگار! میں نے بہشت کو لوگوں سے بھرا ہوا پایا (اس میں میرے لئے جگہ نہیں ہے) خدا تعالیٰ فرمائے گا۔ جا اور جنت میں داخل ہو جا! ہم نے تجھ کو جنت میں دنیا کے برابر عطا کی اور دس گنی۔ اور وہ کہے گا اے پروردگار! کیا تو مجھ سے مذاق کرتا ہے یا یہ کہے گا پروردگار! کیا تو مجھ سے منہی کرتا ہے حالانکہ تو یاد شاہ ہے ابن مسعود کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ یہ بیان کر کے ہنسے اور آپ کی کچلیاں ہنسنے میں نظر آئے لہٰذا میں نے شخص مرتبہ کے لحاظ سے معمولی آدمی ہوگا۔ (بخاری و مسلم)

حضرت ابو ذر کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میں اس شخص کو جانتا ہوں جو جنتیوں میں سب سے آخر میں جنت کے اندر داخل ہوگا اور سب سے آخر میں دوزخ سے نکلے گا یہ وہ شخص ہوگا جس کو قیامت کے دن پروردگار کے حضور میں لایا جائیگا اور (رفیقوں سے) کہا جائیگا۔ اس کے چھوٹے چھوٹے گناہوں کو اس کے سامنے پیش کرو اور برے بڑے گناہوں کو مخفی رکھو۔ چنانچہ چھوٹے چھوٹے گناہ اس پر ظاہر کئے جائیں گے۔ اور اس سے کہا جائیگا کہ تو نے فلاں وزیر بُرا کام کیا اور فلاں نیک کام کیا۔ اور فلاں وزیر اسیا کیا۔ اور فلاں دن یہ کیا اور تو نے فلاں فلاں روز اسیا کیا۔ وہ کہے گا۔ ہاں میں نے ایسا کیا وہ ان گناہوں کا انکار کرے گا۔ اس لئے کہ وہ بڑے بڑے گناہوں

۵۳۲۵ وَعَنْ عَبْدِ بْنِ حَصِينٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْرِجُ قَوْمٌ مِنَ النَّارِ بِشَفَاعَةِ مُحَمَّدٍ قَبْلَ خُلُوفِ الْجَنَّةِ وَيُسَمُّونَ الْجَهَنَّمِيِّينَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَفِي رِوَايَةٍ يُخْرِجُ قَوْمٌ مِنْ أَمْرِئٍ مِنَ النَّارِ بِشَفَاعَتِي يُسَمُّونَ الْجَهَنَّمِيِّينَ۔

۵۳۲۶ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَا أَعْلَمُ إِخْرَ أَهْلِ النَّارِ خُرُوجًا مِنْهَا وَإِخْرَ أَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُولًا رَجُلٌ يُخْرِجُ مِنَ النَّارِ حَيًّا يَقُولُ اللَّهُ أَذْهَبَ فَأَدْخِلِ الْجَنَّةَ فَيَأْتِيهَا يُحْيِلُ إِلَيْهَا أَنَّهُمَا مَلَأِي يَقُولُ يَا رَبِّ وَجَدْتُهَا مَلَأِي يَقُولُ أَذْهَبَ فَأَدْخِلِ الْجَنَّةَ فَإِنَّ لَكَ مِثْلَ الدُّنْيَا وَعَشْرَةُ أَمْثَالِهَا يَقُولُ أَسْخَرْتَنِي أَوْ تَصَحَّحْتَ مِنِّي أَنْتَ الْمَلِكُ فَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَحِكَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاحِيذُهُ وَكَانَ يُقَالُ ذَا لِكَ أَدْنَى أَهْلِ الْجَنَّةِ مَنَزَلَةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۵۳۲۷ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَا أَعْلَمُ إِخْرَ أَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُولًا وَإِخْرَ أَهْلِ النَّارِ خُرُوجًا مِنْهَا رَجُلٌ يُوَفِّي بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَقُولُ أَعْرِضُوا عَلَيَّ صِغَارَ ذُنُوبِي وَأَرْفَعُوا عَنِّي كِبَارَهَا فَتُعْرَضُ عَلَيْهِ صِغَارُ ذُنُوبِهِ يَقُولُ عَمِلْتُ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا وَكَذَا وَكَذَا وَكَذَا وَكَذَا وَعَمِلْتُ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا وَكَذَا وَكَذَا وَكَذَا يَقُولُ نَحْمَدُكَ لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يُسَكِّدَ هُوَ مُشْفِقٌ مِنْ كِبَارِ ذُنُوبِهِ أَنْ تُعْرَضَ عَلَيْهِ يَقُولُ لَهُ

خوف زدہ ہو گا۔ پھر اس سے کہا جائیگا کہ تیری ہر برائی کے بدلے میں مجھ کو ایک نیکی دی گئی، پس کرو کہے گا۔ پروردگار! میں نے اور بھی بہت سے بُرے کام کئے ہیں جن کو میں ان میں نہیں پاتا ابوزر کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا آپ کی پچلیاں ظاہر ہو گئیں (مسلم)

فَإِنَّ لَكَ مَكَانٌ كُلِّ سَيِّئَةٍ حَسَنَةٍ فَيَقُولُ رَبِّ قَدْ عَمِلْتُ أَشْيَاءَ لَا أَزْهَاهُهَا وَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَخِكَ حَتَّى بَدَتْ لَوَاحِظُهُ دَقَاهُ مُسْلِمٌ۔

ایک دوزخ سے نکلے جانے والے شخص کا واقعہ

حضرت انسؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ دوزخ سے چار آدمیوں کو نکالا جائیگا اور خدا تعالیٰ کے حضور میں پیش کیا جائیگا اور ان کو دوبارہ دوزخ میں بھیج دینے کا حکم دے یا جائیگا تو ان میں سے ایک مرد کو دیکھے گا اور خدا سے عرض کرے گا کہ میں نے تو یہ امید رکھتا تھا کہ جب تو مجھ کو دوزخ سے نکال لے گا تو دوبارہ وہاں نہ بھیجے گا یہ کہہ کر رسول اللہ نے فرمایا کہ خداوند تعالیٰ اس کو دوزخ سے نجات دے دے گا۔ (مسلم)

۵۳۴۸ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُخْرِجُ مِنَ النَّارِ أَرْبَعَةٌ فَيَعْرِضُونَ عَلَى اللَّهِ ثُمَّ يُؤْمَرُ بِهِمْ إِلَى النَّارِ فَيَلْتَفِتُ أَحَدُهُمْ فَيَقُولُ أَيْ رَبِّ لَقَدْ كُنْتُ أَذْجُورًا إِذَا أَخْرَجْتَنِي مِنْهَا أَنْ لَا تُعِيدَنِي فِيهَا قَالَ فَيُنْجِيهِ اللَّهُ مِنْهَا نَفَاهُ مُسْلِمٌ۔

اہل ایمان کو عذاب میں مبتلا کرنے کی اصل وجہ

حضرت ابو سعیدؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے مسلمانوں کو دوزخ سے نکالا جائیگا۔ اور اس پل پر روک دیا جائیگا جو جنت اور دوزخ کے درمیان ہے (یعنی پل صراط پر) پھر ان سے ان حقوق کا بدلہ لیا جائیگا۔ جو ایک کے دوسرے پر ہوں گے یہاں تک کہ جب وہ بالکل پاک ہو جائیں گے ان کو جنت میں داخل ہونے کی اجازت دے دی جائے گی۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں محمدؐ کی جان ہے کہ ان میں ہر ایک اپنے اس مکان کو جنت میں ہو گا دنیا کے مکان سے زیادہ پہچاننے والا ہو گا۔ (بخاری)

۵۳۴۹ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْلَصُ الْمُؤْمِنُونَ مِنَ النَّارِ فَيُحْبَسُونَ عَلَى فَنَطْرَةٍ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَيُقَبَّضُ بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ مَطْلِحًا كَأَنَّهُمْ بَيْنَهُمْ فِي الدُّنْيَا حَتَّى إِذَا هَذَا بُولُو لِقُوا أَدْنَى لَهُمْ فِي دُخُولِ الْجَنَّةِ فَوَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَا أَحَدٌ هُمْ أَهْدَى بِمَنْزِلِهِ فِي الْجَنَّةِ مِنْهُ يَسْتَلِمُهَا كَأَنَّهُ فِي الدُّنْيَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

ہر بندے کے لئے جنت اور دوزخ دونوں میں جگہیں مخصوص ہیں

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کوئی شخص اس وقت تک جنت میں داخل نہ ہو گا جب تک اس کو وہ جگہ دکھا دی جائے گی جو اس کیلئے دوزخ میں مقرر کی گئی تھی۔ اگر وہ بُرے کام کرتا۔ اور پس لے کر اس کے دل میں شکر گذاری کا جذبہ بڑھ جائے اور کوئی شخص اس وقت تک دوزخ میں نہ بھیجا جائیگا جب تک اس کو جنت میں اس کا ٹھکانہ نہ دکھا دیا جائیگا۔ جو اس کیلئے مقرر کیا گیا تھا۔ اگر وہ اچھے کام کرتا اور یہ اس لئے کہ اس کی حسرتِ ندامت میں زیادتی ہو (بخاری)

۵۳۵۰ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ أَحَدٌ الْجَنَّةَ إِلَّا أَرَى مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ لَوْ أَنَّهُ لَمْ يَزِدْ شُكْرًا وَلَا يَدْخُلُ النَّارَ أَحَدٌ إِلَّا أَرَى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ لَوْ أَحْسَنَ لِيَكُونَ عَلَيْهِ حَسَدَةٌ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

جب موت کو بھی موت کے سپرد کر دیا جائے گا

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے

۵۳۵۱ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

جس وقت جنتی جنت میں اور دوزخی دوزخ میں داخل ہو جائیں گے تو موت کو لایا جائیگا اور دوزخ اور جنت کے درمیان اس کو دوڑ کر دیا جائیگا پھر اعلان کیا جائے گا کہ اے جنتیو! اور اے دوزخیو! اب موت نہیں آئے گی یہ سن کر جنتیوں کو فرحت و مسرت بڑھ جائے گی۔ اور دوزخی رنج و غم کے دریا میں ڈوب جائیں گے۔ (بخاری و مسلم)

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَارَ أَهْلُ الْجَنَّةِ إِلَى الْجَنَّةِ وَأَهْلُ النَّارِ إِلَى النَّارِ جَعَلَ بِأَلَمُوتٍ حَتَّى يُجْعَلَ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ تَحْدِيدٌ بِحُرِّ تَحْدِيدٍ مَنَاجِدٍ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ لَا مَوْتَ وَيَا أَهْلَ النَّارِ لَا مَوْتَ فَيَزِدُّ أَهْلَ الْجَنَّةِ فَرَحًا إِلَى فَرَحِهِمْ وَيَزِدُّ أَهْلَ النَّارِ حُزْنًا إِلَى حُزْنِهِمْ مُتَّفَقٌ

فصل دوم

حوض کوثر پر سب سے پہلے آنے والے فقراء مہاجرین ہوں گے

حضرت توبان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میرے حوض کی لمبائی اتنی ہے جتنا فاصلہ عدن اور عمان بقعاء کے درمیان ہے حوض کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ شیریں ہے۔ اسکے پانی پینے کے برتن آسمانوں کے ستاروں سے زیادہ ہیں جس نے ایک مرتبہ اس میں سے پانی پی لیا پھر اس کو کبھی پیاس نہ لگے گی حوض پر سب سے پہلے فقراء مہاجرین آئیں گے جن کے سر کے بال پریشان اور کپڑے میلے ہیں ہاں وہ فقراء مہاجرین جن سے خوشحال عورتوں کا نکاح نہیں کیا جاتا ہے اور جن کیلئے دکھوں کے دروازے نہیں کھولے جاتے (احمد، ترمذی، ابن ماجہ)

۵۳۵۲ عَنْ تُوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَوْضِي مِنْ عَدَنَ إِلَى عَمَانَ الْبَلْقَاءُ مَاءٌ أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَأَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ أَكْوَابُهُ عَدَدُ نَجُومِ السَّمَاءِ مَنْ شَرِبَ مِنْهُ شَرِبَ لَمْ يَطْمَأَنَّ بَعْدَ هَذَا أَبَدًا أَوَّلُ النَّاسِ دُرُودًا فَقَرَاءُ الْمُهَاجِرِينَ الشَّعَثُ رُؤُوسُ النَّاسِ نِيَابًا الَّذِينَ لَا يَكُونُونَ الْمُتَنَعِّمَاتِ وَلَا يُفْتَحُ لَهُمُ السُّدُودُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا أَحَدُ يَثْ عَرَبِيٌّ

حوض کوثر پر سب سے پہلے آنے والے لوگوں کا کوئی شمار نہیں ہوگا

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے کہ ایک مقام پر ہم آئے جس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے فرمایا تم ان لاکھوں جزوں میں سے ایک جزو ہو جو حوض کوثر پر میرے پاس آئیں گے لوگوں نے زید بن ارقم کو پوچھا تمہاری اس روایت کتنی سچی کہاں سوا یا (طہور البوداؤد)

۵۳۵۳ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَلَّ لَنَا مَنَزِلًا فَقَالَ مَا أَنْتُمْ جَزَاءُ مِنْ مِائَةِ الْفِ جَزَاءُ مَنْ يَرِدُ عَلَى الْحَوْضِ قِيلَ كَحُكْمِ كَوَيْمِينَ قَالَ سَبْعُمِائَةِ أَوْ ثَمَانِ مِائَةٍ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

ہر نبی کو ایک حوض عطا ہوگا

حضرت سمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جنت میں ہر نبی کا ایک حوض ہوگا اور انبیاء علیہم السلام اس پر فخر کریں گے۔ کہ کس کے حوض پر آدمی زیادہ آتے ہیں۔ اور مجھ کو امید ہے کہ سب سے زیادہ آدمی میرے حوض پر آئیں گے۔ (ترمذی)

۵۳۵۴ وَعَنْ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوْضًا وَإِلَيْهِمْ لَيُنْتَابُونَ أَيُّهُمْ أَكْثَرُ دَارِدَةٍ وَإِنِّي لَأَسْجُو أَنْ أَكُونَ أَكْثَرَهُمْ دَارِدَةً رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا أَحَدُ يَثْ عَرَبِيٌّ

قیامت کے دن آنحضرت کہاں کہاں ملیں گے؟

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ آپ میرے لئے خاص طور پر سفارش فرماویں۔ آپ نے فرمایا اچھا میں سفارش کر دوں گا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ کو کہاں تلاش کر دوں؟ آپ نے فرمایا ابتداء میں تو مجھ کو قبل صراط پر

۵۳۵۵ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَشْفَعَ لِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقَالَ أَنَا فَاعِلٌ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَإِنْ أَطْلَبُنِي أَوَّلَ مَا تَطْلُبُنِي عَلَى الصِّرَاطِ قُلْتُ فَإِنْ لَمْ أَطْلُقْ عَلَى الصِّرَاطِ قَالَ فَاطْلُبُنِي

تلاش کریں نے عرض کیا اگر آپ پل صراط پر نہ ہیں۔ فرمایا۔ تو میزان پر میں عرض کیا اگر آپ میزان پر بھی نہ ہیں۔ فرمایا عرض کو تر پر میں ان تینوں جگہ کو نہیں چھوڑ دے گا۔ یعنی ان مقامات میں سے کسی ایک جگہ ضرور ملوں گا۔ (ترمذی)

عَنْ الْمِيزَانِ قُلْتُ فَإِنْ كُنَّا لَكَ عِنْدَ الْمِيزَانِ قَالَ قَاتِلُنِي عِنْدَ الْحَوْضِ فَإِنِّي لَا أُحْطِي هَذِهِ الثَّلَاثَ الْمَوَاقِعَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ۔

مقام محمود اور پروردگار کی کرسی کا ذکر

حضرت ابن مسعودؓ کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا مقام محمود کیا ہے (جس کا اس آیت میں آپؐ وعدہ کیا گیا ہو) عسیٰ ان یبعثک من بعد مقام محموداً آپؐ نے فرمایا۔ یہ مقام محمود اس روز ملے گا۔ جس روز خداوند تعالیٰ اپنی کرسی پر نزول اجلال فرمائے گا اور یہ کرسی اس طرح بولے گی جس طرح نئے چمڑے کی تنگ نہ بن بولتی ہے اور کرسی کی کشادگی اتنی ہے۔ جتنی کہ آسمان اور زمین کے درمیانی فضا ہے۔ پھر نرم کو ہر بندہ پائیں گے۔ اور بے فتنہ لایا جائے گا۔ اور جن لوگوں کو اس روز لباس پہنایا جائے گا۔ ان میں سب سے پہلے حضرت ابراہیمؑ ہوں گے۔ چنانچہ خداوند تعالیٰ فرشتوں کو حکم دے گا میرے دوست کو لباس پہناؤ! جنت کی چادروں میں سے دو سفید چادریں لائی جاویں گی اور حضرت ابراہیمؑ کو اڑھائی اور سنانی جاہلیگی (دارمی)

۵۳۵۶ وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَكُمْ مَا الْمَقَامُ الْمَحْمُودُ قَالَ ذَلِكَ يَوْمَ يَنْزِلُ اللَّهُ تَعَالَى عَلَى كُرْسِيِّهِ يَأْتِيهِ كَمَا يَأْتِي الرَّجُلُ الْحَدِيدُ مِنْ تَحْتِ يَدَيْهِ وَهُوَ كَسَعَةِ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَيُجَاءُ بِكُلِّ حَقَاقَةٍ عُرَاةً عُرَاةً لَا فَيَكُونُ أَوَّلُ مَنْ يُكْسَى إِبْرَاهِيمُ يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى اكْسُوا خَلِيلِي يَوْمَئِذٍ يَرِيضَتَيْنِ بَيْضَاوَيْنِ مِنْ رِيَابِ الْجَنَّةِ ثُمَّ اكْسَى عَلَى أَشَدِّ ثَمَرٍ ثُمَّ أَخَذَ مِنْ يَمِينِ اللَّهِ مَقَامًا يَغْطِيهِ الْأَوَّلُونَ وَالْآخِرُونَ سَوَاءٌ الدَّارِ حَيٌّ۔

پل صراط پر اہل ایمان کی شناخت

حضرت معمر بن شعبہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے قیامت کے دن پل صراط پر مومنوں کی علامت یہ الفاظ ہونگے ”رب سلم سلم“ (یعنی مومنین یہ الفاظ کہنے ہوں گے) ”پروردگار سلامت رکھ سلامت رکھ“ ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث غریب ہے۔

۵۳۵۷ وَعَنْ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شِعَارُ الْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى الصِّرَاطِ رَبِّ سَلِّمْ سَلِّمْ وَآةُ التِّرْمِذِيِّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ۔

گناہ کبیرہ کی شفاعت صرف اسی امت کے لئے مخصوص ہوگی

حضرت انسؓ کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میری شفاعت کبیرہ گناہ کرنے کے لئے میرے ساتھ مخصوص ہوگی (یعنی اور کوئی پیغمبر کبیرہ گناہ کی سفارش نہ کر سکے گا۔ (ترمذی ابوداؤد) ابن ماجہ نے اسے جابرؓ روایت کیا

۵۳۵۸ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ شَفَاعَتِي لِأَهْلِ الْكِتَابِ مِنْ أَقْبَتِي سَوَاءٌ التِّرْمِذِيُّ وَابُودُودٌ وَدَرَاكُ بْنُ مَاجَةَ عَنْ جَابِرٍ۔

رحمت عالم کی شان رحمت

حضرت عوف بن مالکؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میرے پاس خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک فرشتہ آئیگا اور مجھ کو اس کا اختیار دے گا کہ باتوں میں اپنی اوصی امت کا جنت میں داخل ہونا منظور کروں یا شفاعت کو اختیار کروں۔ (یعنی ان دونوں باتوں میں سے ایک کو اختیار کروں) میں شفاعت کو اختیار کر گیا اور میری شفاعت ہر شخص کیلئے ہوگی جس نے مرنے وقت تک خدا کے ساتھ کسی کو شریک نہ کیا ہو (ترمذی ابن ماجہ)

۵۳۵۹ وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَانِي أَنِ مِنْ عِنْدِ رَبِّي فَخَبَّرَنِي بِأَنِّي دَخَلْتُ نِصْفُ أُمَّتِي الْجَنَّةَ وَبَيْنَ الشَّفَاعَةِ فَأَحْتَرْتُ الشَّفَاعَةَ وَهِيَ لَمْ يَمَنْ مَاتَ لَا يُشِيرُ إِلَيَّ بِاللَّهِ شَيْئًا سَوَاءٌ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ۔

شفاعت کا ذکر

حضرت عبد اللہ بن ابی جہلؓ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے میری امت کے ایک شخص کی سفارش سے نبی کریمؐ قبیلہ کے آدمیوں کو زیادہ لوگ جنت میں داخل ہونگے (ترمذی و دارمی، ابن ماجہ) حضرت ابو سعیدؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میری امت میں سے بعض لوگ ہونگے جو ایک جماعت کی سفارش کریں گے اور بعض ایک قبیلہ کی سفارش کریں گے۔ اور بعض ایک صلی خاندان کی اور بعض صرف ایک آدمی کی۔ یہاں تک کہ میری ساری امت جنت میں داخل ہو جائیگی (ترمذی)

۵۳۶۱ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي جَهْلٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ يَشْفَعُهُ رَجُلٌ مِنْ أُمَّتِي أَكْثَرُ مِنْ بَنِي قَيْمٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْإِسْنَاءِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ ۵۳۶۲ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ مِنْ أُمَّتِي يَشْفَعُ لِلْفِتَامِ وَفِيهِمْ مَنْ يَشْفَعُ لِلْقَبِيلَةِ وَفِيهِمْ مَنْ يَشْفَعُ لِلْعَصْبَةِ وَفِيهِمْ مَنْ يَشْفَعُ لِلرَّجُلِ حَتَّى يَدْخُلُوا الْجَنَّةَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

حساب و کتاب کے بغیر جنت میں جانے والے

حضرت انسؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے خداوند بزرگ برتر نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ میری امت میں سے چار لاکھ آدمیوں کو بے حساب جنت میں داخل کریگا۔ ابو بکرؓ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہماری تعداد اور بڑھائیے آپ نے فرمایا اور اتنا کہ یہ کہہ کر آپ نے دونوں ہاتھوں کو ملا کر لمبے بنائے اور لوگوں کو دکھائے ابو بکرؓ نے پھر کہا یا رسول اللہ! ہماری تعداد کو اور زیادہ کرائیے! آپ نے پھر لمبے بنا کر فرمایا اتنا اور۔ عمرؓ نے کہا ابو بکرؓ ہم کو ہمارے حال پر چھوڑ دو! (یعنی ہم کو عبادت وغیرہ کرنے دو) ابو بکرؓ نے کہا عمرؓ تمہارا کیا نقصان ہے۔ اگر خداوند تعالیٰ ہم سب کو جنت میں داخل کر دے۔ عمرؓ نے فرمایا اگر خداوند تعالیٰ اپنی ساری مخلوق کو ایک ہی مٹی میں بھر کر یا ایک ہی مرتبہ میں داخل کرنا چاہے تو داخل کر سکتا ہے۔ نبی صلعمؐ نے فرمایا عمرؓ نے سچ کہا۔ (شرح السنہ)

۵۳۶۲ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ دَعَانِي أَنْ يَدْخُلَ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي أَرْبَعٌ مِائَتٌ أَلْفٌ بِلَا حِسَابٍ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ نَدُنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ وَهَكَذَا أَحْتَسِبُ بِكَفِيرٍ وَجَمَعَهُمَا فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ نَدُنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ وَهَكَذَا فَقَالَ عُمَرُ دَعْنَا يَا أَبَا بَكْرٍ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ وَمَا عَلَيْكَ أَنْ يُدْخِلَنَا اللَّهُ كُلَّنَا الْجَنَّةَ فَقَالَ عُمَرُ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ إِنْ شَاءَ أَنْ يَدْخُلَ خَلْقَهُ الْجَنَّةَ بِكَفٍّ وَاحِدٍ فَعَلَّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ عُمَرُ رَوَاهُ فِي تَرْغِيبِ الْمُسْتَنْبِتِ

گناہ گار لوگ کس طرح اپنی شفاعت کرائیں گے

حضرت انسؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے دوزخی صف باندھ کر کھڑے ہونگے کہ ایک ضعیفی ان کے سامنے سے گزرے گا ایک دوزخی اس صف میں سے اس کو مخاطب کر کے کہے گا۔ تو مجھ کو پہنچاتا نہیں میں وہ شخص ہوں جس کا تجھ کو پانی پلایا تھا۔ ایک آدمی یہ کہے گا میں وہ شخص ہوں جس نے وضو کرنے کیلئے تجھ کو پانی دیا تھا۔ وہ ضعیفی اس کی سفارش کرے گا اور اس کو جنت میں لے جائے گا۔ (ابن ماجہ)

۵۳۶۳ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصِفُ أَهْلُ النَّارِ فَيَجْمَعُهُمُ الرَّجُلُ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَقُولُ الرَّجُلُ مِنْهُمْ يَا فُلَانُ أَمَا تَعْرِفُنِي أَنَا الَّذِي سَقَيْتُكَ شَرِبْتَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ أَنَا الَّذِي وَهَبْتُ لَكَ وَضُوءًا فَيَشْفَعُ لَهُ فَيَدْخُلُ الْجَنَّةَ رَوَاهُ بَنُ مَاجَةَ

رجعت خداوندی کے دو مظاہر

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو لوگ دوزخ میں داخل ہوں گے ان میں سے دو شخص بہت زیادہ شور

۵۳۶۴ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ رَجُلَيْنِ مِمَّنْ دَخَلَ

وخل مجائس گے (یعنی خوب میں اور چلا میں گئے) خدا تعالیٰ حکم دے گا ان کو نکال لاؤ جب حاضر ہونگے تو خدا تعالیٰ ان سے پوچھے گا۔ تم کیوں چلا ہے تھے وہ کہیں گے ہم اس لئے چلا ہے تھے کہ ہم پر رحم کیا جائے خداوند تعالیٰ فرمایا مگر میرا رحم تمہارے لئے یہ ہے کہ تم واپس جاؤ اور جس جگہ تم پڑے تھے وہیں اپنے آپ کو آگ میں جا ڈالو۔ ایک تو فوراً اس حکم پر عمل کر گیا۔ یعنی اپنے آپ کو آگ میں جا ڈالے گا جس کو خدا تعالیٰ ٹھنڈا اور امن کی جگہ بنا دیگا۔ اور دوسرا اس حکم کی تعمیل نہ کر گیا۔ خدا تعالیٰ اس سے پوچھے گا۔ تو نے اپنے آپ کو آگ میں کیوں نہیں ڈالا، جس طرح تیرے ساتھی نے ڈال دیا ہے۔ وہ کہے گا مجھے امید ہے کہ جس جگہ سے تو نے مجھے نکالا ہے، پھر وہاں مجھ کو نہ بھیجے گا۔ خدا تعالیٰ فرمایا مگر تو نے جو امید باندھی تھی وہ تیرے لئے پوری کی جاتی ہے چنانچہ دونوں کو خدا تعالیٰ اپنی رحمت سے جنت میں داخل کر دیگا۔ (ترمذی)

النَّاسَ اسْتَدَّ صَبَا حُفَمَا فَقَالَ الرَّبُّ تَعَالَى اَخْرِجُوهُمَا فَقَالَ لَهُمَا لَا يَشْءُ اسْتَدَّ صَبَا حُفَمَا قَالَا فَعَلْنَا ذَلِكَ لَنَرْحَمَنَا قَالَ فَاِنْ رَحِمْتِي لَكُمْ اَنْ تَنْطَلِقَا فَمَتْلِقِيَا اَنْفُسَكُمَا حَيْثُ كُنْتُمَا مِنَ النَّارِ فَيَلْقِيَا أَحَدُهُمَا نَفْسَهُ فَيَجْعَلُهَا اللَّهُ عَلَيْهِ بَرْدًا أَوْ سَلَامًا وَيَقُومُ الْآخَرُ فَلَا يَلْقِي نَفْسَهُ فَيَقُولُ لِمَا لَدَّبْتُ تَعَالَى مَا مَنَعَكَ اَنْ تَلْقِي نَفْسَكَ كَمَا أَلْقَى صَبَا حُفَكَ فَيَقُولُ رَبِّ اِنِّي لَا سُرْجُو اَنْ لَا تُعِيدَ فِي فِيْهَا بَعْدَ مَا اَخْرَجْتَنِي مِنْهَا فَيَقُولُ لِمَا لَدَّبْتُ تَعَالَى لَكَ رَجَاءُ لَكَ فَيَدْخُلَانِ جَبْءًا الْجَنَّةَ بِرَحْمَةِ اللَّهِ وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

پہل صراط سے گزرنے کا ذکر

حضرت ابن مسعودؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے لوگ وزخ کی آگ پر حاضر ہونگے (پہل صراط سے گزرنے والے) پھر اپنے اعمال صالحہ کے مطابق اس سے نجات پائیں گے۔ ان میں جو لوگ سب سے بہتر ہوں گے وہ بجلی چمکنے کی مانند پہل صراط سے گزر جائیں گے پھر ہوا کے مانند، پھر دوڑنے گھوڑے کی مانند، پھر اونٹ کی مانند، پھر آدمی کے دوڑنے کی مانند، پھر پیدل چلنے کی مانند (ترمذی۔ دارمی)

۵۳۶۵ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرِدُ النَّاسُ النَّارَ ثُمَّ يُصَدُّونَ مِنْهَا بِأَعْمَالِهِمْ فَأَوْ لَهُمْ كَلِمَةُ الْبَرِّ ثُمَّ كَلِمَةُ نَجْمٍ ثُمَّ كَلِمَةُ الْقَاسِ ثُمَّ كَلِمَةُ الْكَبِّ فِي رَحْلِهِ ثُمَّ كَلِمَةُ الرَّجُلِ ثُمَّ كَلِمَةُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ

فصل سوم

حوض کوثر کی وسعت

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے تمہارے آگے (قیامت کے دن) میرا حوض ہے جسکے دونوں کناروں کا فاصلہ اتنا ہے، جتنا کہ جبراء اور اذرح کے درمیان فاصلہ ہے بعض راویوں کا بیان ہے کہ جبراء اور اذرح شام میں دو آبادیاں ہیں جنکے درمیان تین دن کا فاصلہ ہے اور ایک روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں کہ اس حوض کے اندر پانی پینے کے برتن آسمان کے ستاروں کے برابر ہیں۔ جو شخص اس حوض پر آئے اور اسکا پانی پیے وہ پھر کبھی پیاسا نہ ہوگا۔ (بخاری و مسلم)

۵۳۶۶ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَمَّا مَكْرُ حَوْضِي مَا بَيْنَ جَنَّتَيْهِ كَمَا بَيْنَ جَرَبَاءَ أَوْ رَحَ قَالَ بَعْضُ الدَّوَاةِ هُمَا قَرِيَّتَانِ بِالشَّامِ بَيْنَهُمَا مَسِيرَةُ ثَلَاثِ لَيَالٍ وَفِي رِوَايَةٍ فِيهِ آبَاءُ بَنِي كَنْجُومِ السَّمَاءِ مَنْ وَرَدَهُ فَشَرِبَ مِنْهُ لَمْ يَطْمَأْ بَعْدَ هَا أَبَدًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

شفاعت اور پہل صراط کا ذکر

حضرت خذیفہؓ اور ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے خداوند بزرگ برتر (قیامت کے دن) لوگوں کو جمع کرے گا

۵۳۶۷ وَعَنْ خَذِيفَةَ وَابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ

اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى النَّاسُ فَيَقُومُ الْكُفَرُ مُنُونٌ
 حَتَّى تُزَلَّفَ لَهُمُ الْجَنَّةُ فَيَأْتُونَ أَدَمَ
 فَيَقُولُونَ يَا أَبَانَا اسْتَفْتِحْ لَنَا الْجَنَّةَ
 نَقُولُ وَهَلْ أَخْرَجَكُم مِّنَ الْجَنَّةِ إِلَّا
 خَطِيئَةُ أَبِيكُمْ كَسْتُمْ بِصَاحِبِ ذَلِكَ
 إِذْ هَبُوا إِلَى ابْنِ إِدْرَاهِيمَ خَلِيلِ اللَّهِ
 قَالَ يَقُولُ ابْرَاهِيمُ كَسْتُمْ بِصَاحِبِ
 ذَلِكَ إِنَّمَا كُنْتُ خَلِيلًا مِّنْ وَسَائِرِ
 وَسَائِرِ عِبَادِ وَأَلِى مُوسَى الْكَذِبِ
 كَلِمَةُ اللَّهِ تَكْلِيمًا فَيَأْتُونَ مُوسَى
 فَيَقُولُ كَسْتُمْ بِصَاحِبِ ذَلِكَ إِذْ هَبُوا إِلَى
 عِيسَى كَلِمَةُ اللَّهِ وَسَأُوجِبُ فَيَقُولُ
 عِيسَى كَسْتُمْ بِصَاحِبِ ذَلِكَ فَيَأْتُونَ
 مُحَمَّدًا فَيَقُومُ فَيُؤَذِّنُ لَهُمْ وَتَرُسلُ
 الْأَمَانَةَ وَالرَّحْمَةَ فَيَقُومَانِ جَنَّتِي
 الْبَصَرِ أَطْيَمِينَ وَشِمَالًا فَيَمُرُّ أَوْ لَكُمُ
 كَالْبَرْقِ قَالَ قُلْتُ يَا بِي أَنْتَ وَأُمِّي أَيْ
 سُبِّي كَمَرِ الْبَرْقِ قَالَ أَلَمْ تَرَوْا رَأْسَ
 الْبَرْقِ كَيْفَ يَمُرُّ وَيُرْجِعُ فِي طَرَفَيْ عَيْنٍ
 ثُمَّ كَمَرِ الرِّيحِ ثُمَّ كَمَرِ الطَّيْرِ وَشَيْءَ الرِّجَالِ
 تَجْرِي بِهِمْ أَعْمَالُهُمْ وَنَبِيِّكُمْ فَإِنَّهُ
 عَلَى الْبَصَرِ أَطْيَمِينَ يَقُولُ يَا سَابِ سَلِمَ سَلِمَ
 حَتَّى تَعْجَزَ أَعْمَالُ الْعِبَادِ حَتَّى يَحْبِلِي
 الرَّجُلُ فَلَا يَسْتَطِيعُ السَّيْرَ إِلَّا مَرَحْفًا
 قَالَ وَفِي حَاقِي الْبَصَرِ أَطْيَمِينَ
 مُعَلَّقَةً مَا مَوْرَةً تَأْخُذُ مَنَ أُمِرَتْ بِهَا
 فَيَمْعُدُ وَشَيْءٌ نَّاجٍ وَمَكْدُوشٌ فِي النَّارِ
 وَالْكَذِبُ نَفْسُ أَبِي هَرِيرَةَ بِيَدِهِ أَنْ
 قَعَرَجَهُمْ لَسَبْعِينَ خَرْلِيًا دَوَاكَ مُسْلِمًا

پھر مومن ایک مقام پر کھڑے ہوں گے اور جنت انکے قریب لیجائی جائے
 گی۔ پھر لوگ آدم کے پاس جائیں گے اور کہیں گے۔ اے ہمارے باپ ہمارے
 لئے جنت کھول دو! آدم کہیں گے تم کو جنت سے تمہارے باپ کے
 گناہ نے نکالا ہے۔ یہ کام میری قوت سے باہر ہے تم میرے بیٹے ابراہیم
 خلیل اللہ کے پاس جاؤ۔ چنانچہ حضرت ابراہیم کے پاس جائیں گے، وہ
 کہیں گے یہ کام میرے بس نہیں میں خدا تعالیٰ کا دوست آج سے پہلے
 ہی تھا۔ تم موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ جن سے خداوند تعالیٰ نے کلام کیا
 ہے۔ چنانچہ وہ موسیٰ کے پاس جائیں گے۔ حضرت موسیٰ کہیں گے میں
 اس کا اہل نہیں۔ تم عیسیٰ کے پاس جاؤ جو خدا کا کلمہ اور خدا کی روح ہیں (چنانچہ
 وہ عیسیٰ کے پاس جائیں گے) وہ کہیں گے یہ کام میری قدرت سے باہر ہے
 آخر لوگ حضرت محمد مصطفیٰ کے پاس آئیں گے، اور آپ عرش الہی کی دائیں جانب
 کھڑے ہو کر شفاعت کی اجازت طلب کریں گے۔ اور آپ کو اجازت دی جائے
 گی۔ پھر امانت اور رحم یعنی مائتہ کہو بھیجا جائیگا۔ اور وہ پل صراط کے
 دائیں بائیں کھڑے ہو جائیں گے اور پل صراط سے گزرنا شروع ہو گا۔ اور
 سب پہلی جماعت بجلی کی مانند گزر جائے گی۔ ابوسہریرہ کا بیان ہے
 کہ میں نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے ماں باپ آپ پر
 فلاہوں بجلی کی مانند کب گزر جائیں گے؟ آپ نے فرمایا۔ کیا تم
 دیکھتے نہیں کہ بجلی چمک کر کس طرح گزر جاتی ہے؟ اور اچھ بھیسکتے
 واپس آ جاتی ہے۔ پھر آپ نے فرمایا۔ اس کے بعد لوگ ہوا کی
 مانند گزریں گے۔ پھر پرندوں کی مانند گزریں گے۔ پھر مردوں
 کے دوڑنے کے مانند گزریں گے، پھر پیدل چلنے والوں کی مانند گزریں گے
 اور اس رفتار کو ان کے اعمال جاری کریں گے (یعنی جیسے اعمال ہوں گے اسی
 قسم کی رفتار ہوگی) اور تمہارے نبی پل صراط پر یہ کہتے ہوں گے سَابِ
 سَلِمَ سَلِمَ یعنی اے پروردگار سالم رکھ سالم رکھ یہاں تک کہ بندوں
 اعمال عاجز ہونگے (یعنی ایسے لوگ وہ جائیں گے جن کے اعمال کے قوت کی
 رفتار سست ہوگی اور وہ پل صراط سے نہ گذر سکیں گے) چنانچہ ایک
 شخص گھسٹتا ہوا آئیگا (یعنی اس میں چلنے کی قوت نہ ہوگی) اسکے بعد
 رسول اللہ نے فرمایا پل صراط کے دونوں طرف آنکڑے ہوں گے۔ جن
 کو حکم دیا گیا ہو گا کہ وہ اس شخص کو کپڑا لیں، جس کو کپڑا لئے جائیگا حکم

دیا گیا ہو۔ چنانچہ ان آنکڑوں سے زخمی ہو کر بعض لوگ نجات پا جائیں گے اور بعض کے ہاتھ پاؤں باندھ کر دوزخ میں ڈال دیا جائیگا۔ قسم
 ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں ابوسہریرہ کی جان ہے۔ دوزخ کا گہراؤ ستر برس کی مسافت کی راہ کے برابر ہے۔ (مسلم)

دوزخ سے نکال کر جنت میں پہنچائے جانے والے لوگ کس طرح تروتازہ اور توانا ہو جائیں گے

۵۳۶۸ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْرِجُ مِنَ النَّارِ قَوْمٌ بِالشَّفَاعَةِ كَانَتْهُمْ التَّعَارِيُفُ قُلْنَا مَا التَّعَارِيُفُ قَالَ إِنَّهُ الضَّغَابُ يُسْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے دوزخ سے سفارش کے سبب آدمیوں کی ایک جماعت نکالی جائیگی گویا کہ وہ تعاریف میں بہم نے عرض کیا تعاریف کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا وہ انہی ہیں (یعنی جس طرح کھیر اگڑی اپنے جلد بڑھتے ہیں اسی طرح یہ لوگ جلے بجھنے نکلیں گے اور نہر حیات میں پڑ کر تروتازہ ہو جائیں گے) (بخاری و مسلم)

کون کون لوگ شفاعت کریں گے؟

۵۳۶۹ وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْفَعُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ ثَلَاثَةُ الْأَنْبِيَاءِ ثُمَّ الْعُلَمَاءُ ثُمَّ الشُّهَدَاءُ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ۔

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے قیامت کے دن تین قسم کے لوگ سفارش کریں گے، اول انبیاء پھر علماء، پھر شہداء۔ (ابن ماجہ)

بَابُ صِفَةِ الْجَنَّةِ وَأَهْلِهَا جنت اور جنتیوں کا بیان

فصل اول

جنت کا ذکر

۵۳۷۰ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى أَعَدَدْتُ لِعِبَادِي الْمَصَالِحِينَ مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبٍ نَبِيرٍ وَاقْرَءُوا إِنِ شِئْتُمْ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مِمَّا أُخْفِيَ لَهُم مِّن قُرَّةِ أَعْيُنٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ خداوند تعالیٰ نے اپنے نیک بندوں کے لئے ایسی چیز تیار کی ہے جس کو کسی آنکھ نے (آج تک) نہیں دیکھا نہ اس کی خوبیوں کو سنا اور نہ کسی انسان کے دل میں اس کا خیال پیدا ہوا۔ اگر تم اس کی تصدیق چاہو تو یہ آیت پڑھو اخفی لہم من قرۃ اعین (یعنی کوئی شخص اس چیز کو نہیں جانتا جس کو پوشیدہ رکھا گیا ہے اور جو آنکھ کی ٹھنڈک کا سبب) (بخاری و مسلم)

جنت کی فضیلت

۵۳۷۱ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَوْضِعٌ مَّوْضِعٌ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جنت میں ایک کوڑے کے برابر جگہ دنیا اور جو کچھ دنیا کے اندر ہے سب سے بہتر ہے۔ (بخاری و مسلم)

حوران جنت کی تعریف

۵۳۷۲ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِدَّةٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ مَا وَحَدَ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَكَوْنُ امْرَأَةٍ مِّنْ نِّسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ أَطْلَعَتْ إِلَى الْأَرْضِ لِأَهْوَاتِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے صبح اور شام کو خدا تعالیٰ کی راہ میں ایک بار جانا دنیا اور جو کچھ دنیا کے اندر ہے سب سے بہتر ہے اور اگر جنتیوں میں سے کوئی عورت دنیا کی طرف بھانک لے تو مشرق و مغرب کے درمیان ردش کرے اور ساری فصائے

مَا بَيْنَهُمَا وَلَمَلَاتُ مَا بَيْنَهُمَا رِجًا وَلَنْصِيفًا عَلَى رَأْسِنَا خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا رِوَاةُ ابْنِ خَرِشٍ -
مشرق و مغرب کو خوشبودی و برتری و اس کے سر کی اوڑھنی دنیا اور جو کچھ دنیا کے اندر ہے سب بہتر ہے۔ (بخاری و مسلم)

جنت کے ایک درخت کا ذکر

۵۳۴۳ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةً يُسَمُّونَهَا الدَّرَكُ فِي ظِلِّهَا مَا تُكْفَى غَاِمٌ لَا يَفْطَعُهَا وَلَقَابُ تَوْسٍ أَحَدًا كُنْ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ أَوْ تَغْرُبُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ -
حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جنت میں ایک درخت ہے اگر کوئی سو اس کے سایہ میں سو برس تک چلتا ہے تب بھی وہ سایہ ختم نہ کر سکے اور جنت میں تمہاری کمان کی برابر جگہ ان تمام چیزوں سے بہتر و برتر ہے جن پر آفتاب طلوع یا غروب ہوتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

جنت کا خمیہ

۵۳۴۴ وَعَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِلْمُؤْمِنِ فِي الْجَنَّةِ كَخِمَةً مِنْ نُورٍ نَوَاجِدٌ وَاحِدَةٌ مُجَوَّفَةٌ عَرْضُهَا وَفِي رِوَايَةٍ طُولُهَا سِتُّونَ مِثْلًا فِي كُلِّ ذَاوِيْنَا مِنْهَا أَهْلٌ مَا يَرَوْنَ إِلَّا خَيْرَيْنِ يَطُوفُ عَلَيْهِمَا الْمُؤْمِنُونَ وَجَنَّتَانِ مِنْ فِضَّةٍ لَيْلِيَّتُهُمَا وَمَا فِيهِمَا وَجَنَّتَانِ مِنْ ذَهَبٍ أَيْلِيَّتُهُمَا وَمَا فِيهِمَا وَمَا بَيْنَ الْقَوْمِ وَبَيْنَ أَنْ يَنْظُرُوا إِلَى رَبِّهِمْ إِلَّا رَدَّاهُ الْكِبْرِيَاءُ عَلَى وَجْهِهِ فِي جَنَّةٍ عَذَابٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ -
حضرت ابو موسیٰؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جنت میں مؤمن کیلئے ایک غالی موتی کا ایک خمیہ ہوگا جس کا عرض ایک روایت میں ہے جس کا طول ساٹھ کوس کا ہوگا اس خمیہ کے ہر گوشے میں اسکی بیویاں وغیرہ ہوں گی اور ایک گوشے کے آدمی دوسرے گوشے کے آدمیوں کو نہ دیکھ سکیں گے۔ ان سب گھروں میں مسلمان چلتا پھرتا رہے گا اور مؤمن کیلئے دو خوش چاندی ہوگی جن کے برتن اور تمام چیزیں چاندی کی ہوگی۔ اور دو سنتیں سونے کی ہوں گی جن کے برتن اور تمام چیزیں سونے کی ہوگی، اور لوگوں اور ان کے پروردگار کے درمیان بزرگی و عظمت باری کا صرف ایک پردہ مائل ہوگا جنت عدن کے اندر (بخاری و مسلم)

جنت کے درجات

۵۳۴۵ وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجَنَّةِ مَائَةٌ دَرَجَةٍ مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَالْقَرْدُوسُ أَعْلَاهَا دَرَجَةٌ مِنْهَا نُفُجُ أَنْهَارُ الْجَنَّةِ الْأَرْبَعُ مِنْ تَوَفُّيْهَا يَكُونُ الْعَرْشُ فَإِذَا سَأَلْتُمُ اللَّهَ فَأَسْأَلُوهُ الْفَرْدُوسُ رِوَاةُ التِّرْمِذِيِّ وَكَأَنَّ أَحَدَهُ فِي الصَّحَابِيِّينَ وَلَا فِي كِتَابِ الْحَمِيدِيِّ -
حضرت عبادہ بن صامتؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جنت میں سو درجے ہیں۔ ان میں سے ہر درجوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا کہ آسمان و زمین کے درمیان ہے اور فردوس جنت کے تمام درجوں سے اعلیٰ و برتر ہے اور اسی فردوس سے جنت کی چاروں نہریں نکلی ہیں جو جنت کے تمام درجوں میں جاری ہیں اور فردوس کے اوپر عرش الہی ہے۔ جب تم خدا سے جنت مانگو تو جنت الفردوس مانگو۔ (ترمذی)

جنت کے بازار کا ذکر

۵۳۴۶ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ كَسُوقًا يَأْتُونَهَا كُلُّ جُمُعَةٍ فَتُحِبُّ رِيحُ الشَّمَالِ فَتُشَوِّئُ فِي وُجُوهِهِمْ دُنْيَا بِهِمْ فَيَزِدُّوْنَ حَسَنًا وَجَمَالًا فَيَرْجِعُونَ إِلَى أَهْلِيهِمْ وَقَدْ ارْتَدَّ دُوحًا حَسَنًا وَجَمَالًا فَيَقُولُ لَهُمْ أَهْلُوهُمْ -
حضرت انسؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جنت میں ایک بازار ہے جس میں ہر جمعہ کو جنتی جمع ہوں گے۔ اور وہاں شمالی ہوا چلے گی جو جنتیوں کے منہ اور کپڑوں پر خوشبودی لے گی اور اسکے حسن و جمال میں زیادتی ہو جائیگی پھر جب وہ زیادہ حسین و جمیل بن کر اپنی بیویوں کے پاس جائیں گے تو ان کی بیویاں کہیں گی قسم

ہے خدا تعالیٰ کی ہم سے جدا ہو کر تم نے اپنے حسن و جمال کو بڑھا لیا اسکے جواب میں وہ کہیں گے اور ہمارے بعد تمہارے حسن و جمال میں زیادتی ہو گئی۔ (مسلم)

جنت کی نعمتوں کا ذکر

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو لوگ جنت میں سب سے پہلے داخل ہوں گے وہ چودھویں رات کے چاند کی مانند ہوں گے اور ان کے بعد جو جماعت داخل ہوگی وہ اس روشن ستارے کی مانند ہوں گی جو سورج اور چاند سے کم اور دوسرے ستاروں سے زیادہ روشن ہے اور جنتیوں کے دل ایک شخص کے دل کی مانند ہوں گے۔ یعنی نہ تو ان میں اختلاف ہوگا اور نہ بغض و عداوت اور جنت میں ہر جنتی کی دو بیویاں حور عین میں سے ہوں گی۔ جن کی پنڈلیوں کا گودا ہڈی اور گوشت نظر آتا ہوگا (یعنی وہ اس قدر حسین ہوں گی کہ ان کا گودا ہڈیوں اور گوشت کے اندر سے دکھائی دے گا) جنتی صبح و شام اللہ تعالیٰ کو یاد کریں گے نہ تو بیمار ہوں گے اور نہ پیشاب کریں گے۔ نہ پانخانہ پھریں گے۔ نہ تھوکیں گے اور نہ رینٹھیں منگیں گے۔ اور جنتیوں کے برتن سونے چاندی کے ہوں گے۔ ان کی کنگھیاں سونے کی ہوں گی۔ ان کی انگلیٹھیوں کا ایندھن اگر ہوگا۔ ان کا پسینہ مشک ہوگا۔ اور سارے جنتی ایک شخص کی سیرت و عادت پر ہوں گے۔ اور صورت میں اپنے باپ آدم کی شکل پر اور ان کا قد ساٹھ گز اونچا ہوگا۔ (بخاری و مسلم)

اہل جنت کو پیشاب پانخانہ کی حاجت نہیں ہوگی

حضرت جابرؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جنتی جنت میں کھائیں گے اور پیئیں گے۔ لیکن نہ تھوکیں گے نہ پیشاب کریں گے نہ پانخانہ پھریں گے اور نہ ناک منگیں گے۔ صحابہؓ نے پوچھا کھانے کا فضلہ کیا ہوگا؟ آپؐ فرمایا ڈکار ہو جائے گا۔ اور پسینہ مشک کی خوشبو کی مانند۔ اور سبحان اللہ والحمد للہ کہنا جنتیوں کے دل میں ڈال دیا جائیگا اور وہ اس طرح ان کی زبان پر روان ہوگا جیسے سانس جاری ہے۔ (مسلم)

اہل جنت کا دائمی عیش و شباب

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص جنت میں داخل ہوگا چین سے اور خوش رہیگا۔ فکر و غم اسکے

وَاللّٰهُ لَقَدْ اَزْدَدْتُمْ بَعْدَ نَاحِسِنَا وَجَمًا لَا فَيَقُولُونَ وَانْتُمْ وَاللّٰهُ لَقَدْ اَزْدَدْتُمْ بَعْدَ نَاحِسِنَا وَجَمًا لَا سَادَاہُ مُسْلِمًا۔

۵۳۴۷ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَوَّلَ زُمْرَةٍ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ عَلَى صُورَةِ الْفَرَسِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ ثَمَّ الَّذِينَ يَكُونُ لَهُمْ كَأَشَدُّ كَوَكَبٍ دَرِي فِي السَّمَاءِ إِضَاعَةً قُلُوبُهُمْ عَلَى قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ لَا اخْتِلَافَ بَيْنَهُمْ وَلَا تَبَاعُضَ بَيْنَهُمْ أَمْرِي مِنْهُمْ زَوْجَاتٍ مِنَ الْحُورِ الْعِينِ بَدْرِي مَخْرُجَاتٍ مِنْ دُرِّ الْعُظْمِ وَاللَّحْمِ مِنَ الْحُسْنِ يُسَبِّحُونَ اللَّهَ بُكْرَةً وَعَشِيًّا لَا يَسْقُمُونَ وَلَا يَمُوتُونَ وَلَا يَبْغَضُونَ وَلَا يَتَغَوَّطُونَ وَلَا يَتَقَلَّبُونَ وَلَا يَمْتَخِطُونَ أُنْيَتُهُمُ الذَّهَبُ وَالْفِضَّةُ وَأَمْتَا طُهُمُ الذَّهَبُ وَوُفُودُ مَجَابِرِهِمُ الْإِلَاقَةُ وَرَشْحُهُمُ الْمُسْكُ عَلَى خَلْقِي رَجُلٍ وَاحِدٍ عَلَى صُورَةِ أَبِيهِمْ ۚ أَدَمَ يَسْتَوْنَ دَرَاغَا فِي السَّمَاءِ مُتَفَقِّعِينَ عَلَيْهِ۔

اہل جنت کو پیشاب

۵۳۴۸ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ يَأْكُلُونَ فِيهَا وَيَشْرَبُونَ وَلَا يَمُوتُونَ وَلَا يَبْغَضُونَ وَلَا يَتَغَوَّطُونَ وَلَا يَمْتَخِطُونَ قَالُوا فَمَا بَالُ الطَّعَامِ قَالَ جُشَاءٌ وَرَشْحٌ كَرَشْحِ الْمُسْكِ يُلْهِمُونَ النَّسِيمَ وَالنَّحِيمَ كَمَا تُلْهِمُونَ النَّفْسَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۵۳۴۹ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ

يَتَّعَمُّ وَلَا يَبَاسُ وَلَا يَسِيلُ ثِيَابُهُ وَلَا يَفُتِي ثِيَابُهُ سَرَادًا مُسْلِحًا۔

۵۳۸- وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَا إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ يَنَادِي مُنَادٍ إِنَّ لَكُمْ أَنْ تَقْبُوا فَلَا تَقْبُوا أَبَدًا وَأَنْ لَكُمْ أَنْ تَحْبُوا فَلَا تَحْبُوا أَبَدًا وَأَنْ لَكُمْ أَنْ تَشْبُوا فَلَا تَشْبُوا أَبَدًا وَأَنْ لَكُمْ أَنْ تَنَعَمُوا فَلَا تَنَعَمُوا أَبَدًا سَرَادًا مُسْلِحًا۔

پاس نہ آئے گا۔ اور نہ تو اس کے کپڑے پرانے ہوں گے اور نہ اس کا شباب فنا ہوگا۔ (مسلم)

حضرت ابو سعیدؓ اور ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جنت میں اعلان کیا جائیگا کہ تم تندرست رہو گے اور کبھی بیمار نہ ہو گے۔ اور تم ہمیشہ زندہ رہو گے کبھی نہ مر گے، اور تم جوان رہو گے کبھی بوڑھے نہ ہو گے۔ اور تم خوشی اور آرام سے رہو گے فکر و غم تمہارے پاس نہ آئے گا۔ (مسلم)

جنت کے بالاخانوں کے ممکن

حضرت ابو سعیدؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جنت اپنے اوپر کے بالاخانے والوں کو اس طرح دیکھیں گے جس طرح تم اس روشن ستارہ کو دیکھتے ہو جو طلوع و غروب کے وقت آسمان کے افق میں ہوتا ہے۔ اور یہ بالاخانے بزرگی اور فرق مراتب کے سبب سے ہوں گے۔ جو جنتیوں کے درمیان پایا جائیگا۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا یہ بالاخانے انبیاء کے مکانات ہوں گے اور انبیاء کے سوا ان میں کوئی نہ جاسکے گا۔ آپؐ نے فرمایا ہاں! قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے ان میں وہ لوگ جاسکیں گے، جو خدا تعالیٰ پر ایمان لائے اور پیغمبرؐ کی تصدیق کی۔ (بخاری و مسلم)

چند جنتیوں کا ذکر

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جنت میں ایک جماعت ایسے لوگوں کی داخل ہوگی جس کے دل پرندوں کے دل کے مانند ہوں گے (یعنی نہایت نرم اور حسد و بغض سے خالی)۔ (مسلم)

۵۳۹- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ اللَّهَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ أَقْوَامٌ أَفِيدَ تِلْكَ مِثْلَ الطَّيْرِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حق تعالیٰ کی خوشنودی

حضرت ابو سعیدؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے خدا تعالیٰ جنتیوں سے فرمائے گا۔ اے جنتیو! وہ کہیں گے اے ہمارے پروردگار ہم حاضر ہیں، تیری خدمت میں موجود ہیں۔ اور بھلائی تیرے ہی ہاتھ میں ہے۔ خدا تعالیٰ فرمائے گا کیا تم راضی اور خوش ہو؟ وہ کہیں گے اے پروردگار! ہم کیونکر راضی اور خوش نہ ہوں۔ تو نے ہم کو اس قدر دیا ہے کہ اپنی مخلوق میں سے کسی کو نہیں دیا۔ خداوند تعالیٰ فرمائے گا کیا میں ان سب چیزوں سے بہتر ایک اور چیز تم کو عطا کروں؟ وہ کہیں گے اے پروردگار! ان چیزوں سے بہتر اور کون سی چیز ہوگی خدا تعالیٰ فرمائے گا میں تم کو اپنی خوشنودی عطا کروں گا اور اس کے بعد پھر تم سے کبھی ناخوش نہ رہوں گا۔ (بخاری و مسلم)

۵۳۹- وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ اللَّهَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ أَقْوَامٌ أَفِيدَ تِلْكَ مِثْلَ الطَّيْرِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

معمولی جنتی کا مرتبہ

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے تم میں سے ادنیٰ شخص کا جنت میں یہ مرتبہ ہوگا کہ خدا تعالیٰ اس سے فرمائے گا دو آرزو ظاہر کر، وہ اپنی آرزو میں ظاہر کرنا شروع کرے گا۔ اور سب کو پورا کیا جائیگا۔ پھر اس سے کہا جائیگا تیرے دل میں اتنی آرزو نہیں تھی تو نے پوری کر لیں وہ کہے گا ہاں! خداوند تعالیٰ فرمائیگا۔ وہ سب چیزیں جو تو نے مانگیں اور اسی قدر اور تجھ کو دی جاتی ہیں۔ (مسلم)

۵۳۸۴ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَدْنَى مَقْعَدٍ أَحَدِكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ أَنْ يَقُولَ لَمْ تَنْتَ بِيَمِينِي وَبِيَمِينِي يَقُولُ لَمْ أَهَلْ تَمَنَيْتَ يَقُولُ نَعَمْ يَقُولُ لَمْ أَتَ لَكَ مَا تَمَنَيْتَ وَمِثْلَهُ مَعَهُ سَرَادَةٌ مُسَلَّمٌ

وہ چار دریا جن کا سرچشمہ جنت میں ہے۔

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ نے فرمایا ہے سیمان۔ جیحان۔ فرات و نیل یہ سارے دریا جنت کی نہریں ہیں۔ (مسلم)

۵۳۸۵ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِيمَانٌ وَجِحْيَانٌ وَالْفَرَاتُ وَالنَّيْلُ كُلُّهُمْ مِنْ أَنْهَارِ الْجَنَّةِ رَوَاهُ مُسَلَّمٌ

دوزخ و جنت کی وسعت

حضرت عتبہ بن غزوآنؓ کہتے ہیں کہ ہمارے سامنے یہ ذکر کیا گیا یعنی رسول اللہ کی حدیث بیان کی گئی کہ اگر دوزخ کے کنارے سے پتھر گرایا جائے تو وہ ستر برس تک میچے لڑھکتا چلا جائیگا اور دوزخ کی تہ تک پہنچے گا۔ اور قسم ہے خدا تعالیٰ کی دوزخ کا یہ گہراؤ بھرا جائیگا اور ہمارے سامنے ذکر کیا گیا کہ جنت کے دروازے کے دونوں کواڑوں کے درمیان چالیس برس کی مسافت کا فاصلہ ہے اور ایک دن ایسا ہوگا کہ یہ جنت لوگوں سے بھری ہوئی ہوگی (مسلم)

۵۳۸۶ وَعَنْ عُتْبَةَ بْنِ غَزُوَانَ قَالَ ذُكِرْنَا أَنَّ النَّبِيَّ يُلقَى مِنْ شَفَةِ جَهَنَّمَ فَيَهْوَى فِيهَا سَبْعِينَ خَرِيفًا لَا يُدْرِكُ لَهَا قَعْرًا وَاللَّهُ لَتَحْمِلَنَّ وَ لَقَدْ ذُكِرْنَا أَنَّ مَا بَيْنَ مَصْرَاعَيْنِ مِنْ مَصَارِيعِ الْجَنَّةِ مَسِيرَةُ أَرْبَعِينَ سَنَةً وَلَيَاتِيَنَّ عَلَيْهَا يَوْمُهُ وَهُوَ كَطِيطٍ مِنَ الزَّحَامِ رَوَاهُ مُسَلَّمٌ

فصل دوم

جنت کی تعمیر کا ذکر

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مخلوق کو کس چیز سے پیدا کیا گیا ہے؟ فرمایا پانی سے پھر میں نے پوچھا جنت کی تعمیر کس چیز سے ہوئی ہے؟ فرمایا ایک اینٹ سونے کی ایک چاندی کی۔ اور اس تعمیر کا مصالحہ باکارائیز خوشبو مشک سے اور اس کی سنگریاں موتی اور باقوت ہیں اور مٹی اس کی زعفران ہے۔ جو اس میں داخل ہوگا چین و آرام سے رہے گا۔ فکر مند نہ ہوگا ہمیشہ رہے گا مرے گا نہیں۔ اس کے کپڑے پرانے نہ ہوں گے۔ اور اس کا شباب فناء نہ ہوگا۔ (احمد، ترمذی، دارمی)

۵۳۸۷ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مِمَّ خُلِقَ الْخَلْقُ قَالَ مِنَ الْمَاءِ قُلْنَا الْجَنَّةُ مَا بَنَاءُ هَا قَالَ لَبَنَةٌ مِنْ ذَهَبٍ لَبَنَةٌ مِنْ فِضَّةٍ وَمَلَأُهَا الْمِسْكُ الْأَذْفَرُ وَحُصْبًا وَهَذَا اللُّؤْلُؤُ وَالْيَاقُوتُ وَتَرَبُّبُهَا الزَّعْفَرَانُ مَنْ يَدْخُلُهَا يَنْعَمُ وَلَا يَيْئَسُ وَلَا يَحْزَنُ وَلَا يَمُوتُ وَلَا يَبْلَى شَيْئًا لَهُمْ وَلَا يَغَيُّ شَيْئًا بِهِمْ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ

جنت کے درخت

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ نے فرمایا ہے جنت میں جو درخت بھی ہے اس کا تنہ سونے کا ہے۔ (ترمذی)

۵۳۸۸ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةٌ إِلَّا وَسَاقُهَا مِنْ ذَهَبٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

جنت کے درجات

۵۳۸۹ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ مِائَةٌ عَامِدَةٌ الزُّمَيْدِيُّ وَقَالَ هَذَا أَحَدُ حَدِيثِ عَزِيزٍ

حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں رسول اللہ نے فرمایا ہے جنت میں سو درجے ہیں اور ہر دو درجوں کے درمیان سو برس کی مسافت کا فاصلہ ہے۔ (ترمذی۔ یہ حدیث غریب ہے)

۵۳۹۰ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ لَوَانِ الْعُلَمَاءِ اجْتَمَعُوا فِي أَحَدٍ لَوْ سَعَتْ لَهُمْ رِوَاةُ الزُّمَيْدِيِّ وَقَالَ هَذَا

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ نے فرمایا ہے جنت میں سو درجے ہیں اگر تمام عالم کے لوگ ایک دہے میں جمع ہو جائیں تو وہ ان کے لئے کافی ہوگا۔ (ترمذی یہ حدیث غریب ہے)

جنت کے فرش

۵۳۹۱ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى وَفُتِحَتْ مَرْفُوعَةٌ قَالَ ارْتِفَاعُهَا لَكُمْ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ مِائَةُ خُمُسٍ مِائَتَا سَنَةٍ رَوَاهُ الزُّمَيْدِيُّ وَقَالَ هَذَا أَحَدُ حَدِيثِ عَزِيزٍ

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ نے خدا تعالیٰ کے اس قول و فرش مرفوعہ کے متعلق فرمایا ہے کہ ان پھولوں کی بلندی اتنی ہوگی جتنی کہ آسمان و زمین کے درمیان مسافت ہے یعنی پانچویں برس کا راستہ۔ (ترمذی)

اہل جنت کے چمکدار چہرے

۵۳۹۲ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَوَّلَ زُمْرَةٍ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ ضَوْءٌ وَجْهُهُمْ عَلَى مِثْلِ ضَوْءِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَالزُّمَرَةُ الثَّانِيَةُ عَلَى مِثْلِ أَحْسَنِ كَوْكَبٍ دُرِّيٍّ فِي السَّمَاءِ بِكُلِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ سِتْرٌ وَجَنَّتَانِ عَلَى كُلِّ زَوْجَتَيْنِ سَبْعُونَ حُلَّةً يَرَى مَعَهُ سَاقَهَا مِنْ دَرَاهِمَ رَوَاهُ الزُّمَيْدِيُّ

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ نے فرمایا ہے قیامت کے دن جنت کے اندر جو لوگ سب سے پہلے داخل ہوں گے ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کے مانند ہوں گے۔ اور دوسری جماعت جو ان کے بعد داخل ہوگی ان کے چہرے آسمان کے سب سے زیادہ چمکنے والے ستارے کی مانند ہوں گے۔ اور ہر جنتی کو دو بیویاں ملیں گی۔ ہر بیوی کے جسم پر ستر چوڑے لباس کے ہوں گے اور ان کی پندلیوں کے اندر کا گودا نظر آتا ہوگا۔ (ترمذی)

جنتیوں کی مردانہ قوت کا ذکر

۵۳۹۳ وَعَنْ أَنَسِ بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُعْطَى الْمُؤْمِنُ فِي الْجَنَّةِ قُوَّةٌ كَذَا وَكَذَا مِنَ الْجَمَاعِ فَيَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوْ يَطِيقُ ذَلِكَ قَالَ يُعْطَى قُوَّةٌ مِائَةُ سَارَاةٍ الزُّمَيْدِيُّ

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جنت میں مومن کو جماع کی اتنی قوت عطا کی جائے گی (یعنی مثلاً دس عورتوں سے جماع کر نیکی متعلق پوچھا گیا یا رسول اللہ کیا مرد کو اتنی عورتوں سے جماع کر نیکی قوت ہوگی؟ فرمایا ایک مرد کو سو مردوں کے برابر قوت عطا کی جائے گی تو پھر وہ کیوں اتنی عورتوں سے جماع کی قوت نہ رکھ سکے گا؟ (ترمذی)

جنت کی اشیاء کا ذکر

۵۳۹۴ وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَوَانِ مَا يَقُولُ كَلْمُهُمَا فِي الْجَنَّةِ بَدَأَ النَّزْخَرَتُ لَهَا مَا بَيْنَ حَوَائِجِ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَلَوَانِ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ أَكَلَهُ قَبْدًا أَسْوَدُهُ لَطَمَ ضَوْءُ شَمْسٍ كَمَا تَطْمِسُ الشَّمْسُ

حضرت سعد بن وقاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اگر جنت کی چیزوں میں سے ناخن برابر کوئی چیز ظاہر ہو جائے تو آسمان و زمین کے تمام اطراف جو اس سے زینت پا جائیں اور اگر جنتیوں میں سے کوئی شخص دنیا کی طرف بھانکے اور اس کے ہاتھوں کے کڑے نمایاں ہو جائیں تو ان کی چمک آفتاب کی روشنی کو ماند کر دے

صَوَّرَ الْجُودُ رَوَاةُ التِّرْمِذِيِّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ جَسَّ طَرَحَ أَقْنَابُ سِتَارِ دُلَّ كِي رُوشَنِي كُو مَانَدُ كُوتِيَا هِي (ترمذی)

۵۳۹۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلُ الْجَنَّةِ جُرَدٌ مَرْدَكَةٌ لَا يَفْتِي شَبَابُهُمْ وَلَا يُنَالُ نِيَابُهُمْ رَوَاةُ التِّرْمِذِيِّ وَالْكَافَرِيُّ

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جنتی بغیر بالوں کے ورازد ہونگے اور ان کی آنکھیں سرنگیں ہوں گی ان کا شباب فنانہ ہوگا اور ان کے کپڑے پرانے نہ ہونگے (ترمذی - دارمی)

۵۳۹۶ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَدْخُلُ أَهْلُ الْجَنَّةِ جُرَدًا مُرْدًا مُكَلِّينَ أَبْنَاءَ ثَلَاثِينَ أَوْ ثَلَاثِينَ وَثَلَاثِينَ سَنَةً رَوَاةُ التِّرْمِذِيِّ

حضرت معاذ بن جبلؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جنتی جنت میں اس طرح داخل ہوں گے کہ ان کا جسم بالوں سے صاف ہوگا یعنی وہ امرد ہوں گے۔ آنکھیں سرنگیں ہوں گی۔ اور تینیس تینیس سال کی عمر ہوں گی۔ (ترمذی)

سدرۃ المنتہی کا ذکر

۵۳۹۷ وَعَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي جَكْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ لَهُ سِدْرَةَ الْمُنْتَهَى قَالَ يَسِيرُ الذَّاكِبُ فِي ظِلِّ الْفَتَنِ مِنْهَا مَا كُنَّ سَنَةً أَوْ يَسْتَظِلُّ بِظِلِّهَا مَا كُنَّ ذَاكِبٌ شَلَّكَ التِّرْمِذِيُّ فِيهَا قَرَأَ الشُّدَّ الْهَبِ كَانَ تَمَرُهَا الْقَلَالُ رَوَاةُ التِّرْمِذِيِّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ

حضرت اسماعیل بنت ابی جکرہؓ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں سدرۃ المنتہی کا ذکر کیا گیا تو میں نے آپ کو یہ فرماتے سنا کہ سدرۃ المنتہی کی شاخوں کے سایہ میں تیز و سوار تلو برسن تک چلتا ہے گایا اپنے یہ الفاظ فرماتے کہ سدرۃ المنتہی کے سایہ میں تلو سوار پناہ حاصل کر سکیں گے۔ (ترمذی) کو شک ہے کہ آپ نے یہ الفاظ فرماتے یا آخری الفاظ اس درخت (سدرۃ المنتہی) کی ڈنڈیاں سونے کی ہیں اور پھل مشکوں کی مانند ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حوض کوثر کا ذکر

۵۳۹۸ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا الْكَوْثَرُ قَالَ ذَلِكَ هُمْ أَعْطَانِيهِ اللَّهُ يَغْنِي فِي الْجَنَّةِ أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَأَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ فِيهِ طَيْرٌ أَعْنَانُهَا كَأَعْنَانِ الْجَنْزِرِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ هِذَلٍ لَنَا عَمَةٌ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكَلْتُمَا النِّعَمَ مِنْهَا رَوَاةُ التِّرْمِذِيِّ

حضرت انسؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوثر کی بات پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کوثر ایک نہر ہے (جنت میں) جس کو خدا تعالیٰ نے مجھے عطا فرمایا ہے۔ دو دھ سے زیادہ سفید اس کا پانی ہے) اور شہد سے زیادہ شیریں ہے اس نہر کے کنارے پرندے ہیں جن کی گردنیں اونٹوں کی مانند ہیں عمرہ نے کہا یہ پرندے تو خوب فرباور جو شمال ہوں گے۔ آپ نے فرمایا ان کے کھانے والے ان سے زیادہ فرباور تو انہوں گے۔ (ترمذی)

جنتیوں کو ہر وہ چیز ملے گی جس کی وہ خواہش کریں گے

۵۳۹۹ وَعَنْ بُرَيْدَةَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ فِي الْجَنَّةِ مِنْ خَيْلٍ قَالَ إِنَّ اللَّهَ أَدْخَلَ الْجَنَّةَ فَلَا تَشَاءُ أَنْ تُحْمَلَ فِيهَا عَلَى فَرَسٍ مِنْ يَاقُوتَةٍ حَبْرَاءُ يُطِيرُ بِكَ فِي الْجَنَّةِ حَيْثُ شِئْتَ إِلَّا فَعِلْتَ وَسَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ فِي الْجَنَّةِ مِنْ إِبِلٍ قَالَ فَلَمْ يَقُلْ لَهُ مَا قَالَ لِيَصَاحِبَهُ

حضرت بریدہؓ کہتے ہیں ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا جنت میں گھوڑے ہونگے آپ نے فرمایا اگر خدا تعالیٰ نے تجھ کو جنت میں داخل کیا اور تو نے گھوڑے پر سوار ہونے کی خواہش ظاہر کی تو تجھ کو مڑخ یا قوت کے گھوڑے پر سوار کیا جائیگا۔ اور جہاں تو جانا چاہیگا یہ گھوڑا تجھ کو اڑا کر لے جائے گا۔ پھر ایک شخص نے پوچھا یا رسول اللہ جنت میں اونٹ بھی ہوں گے۔ آپ نے اس شخص کو وہ جواب نہیں دیا جو پہلے

سائل کو دیا تھا۔ بلکہ یہ فرمایا کہ اگر خدا تعالیٰ تجھ کو بہشت میں داخل کرے گا۔ تو تجھ کو ہر وہ چیز ملے گی، جس کو تیرا دل چاہے گا۔ اور تیری آنکھیں پسند کریں گی۔ (ترمذی)

حضرت ابو الیوبؓ کہتے ہیں کہ ایک دیہاتی نے حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! میں گھوڑوں کو بہت پسند کرتا ہوں، کیا جنت میں گھوڑے ہوں گے؟ آپؐ فرمایا۔ اگر تجھ کو بہشت میں داخل کیا گیا تو تجھ کو باقوت کا ایک گھوڑا دیا جائیگا جس کے دو بازو (دوپر) ہوں گے پھر تجھ کو اس پر سوار کیا جائیگا اور جہاں تو جانا چاہے گا یہ گھوڑا تجھ کو اڑا کر لے جائیگا (ترمذی نے اسکو روایت کیا اور کہا اس حدیث کی اسناد قوی نہیں ہے۔ ابوسورہ راوی ضعیف ہے محمد بن اسمعیل کو کہتے سنا کہ ابوسورہ منکر الحدیث اوی ہے اور بہت سی منکر حدیثیں روایت کرتا ہے۔)

اہل جنت میں اُمت محمدیہ کا تناسب

حضرت بریدہؓ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جنتیوں کی ایک سو بیس صنفیں ہوں گی ان میں سے اسی اُمت کی ہوں گی اور چالیس دوسری امتوں کی۔ (ترمذی، دارمی، بیہقی)

جنت کے اس دروازہ کی وسعت جس سے اہل اسلام داخل ہوں گے

سالمؓ نے اپنے والد صاحبؓ سے نقل کرتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ جنت کے اس دروازہ سے میری امت داخل ہوگی اس کا عرض اس سوار کی تین برس کی مسافت کے برابر ہے جو گھوڑے کو خوب دوڑانا جانتا ہے اور دروازہ کی اس قدر چڑائی کے باوجود جب میری امت اس میں سے گزرتے گی تو اثر عام کے سبب اس پر گزرتا دشتوار ہو جائیگا۔ (ترمذی نے اس کو ضعیف کہا ہے میں نے اس حدیث کے متعلق محمد بن اسمعیل سے دریافت کیا تو لا علمی ظاہر کی اور کہا بخلد بن ابوبکر منکر حدیثیں روایت کرتا ہے۔ (ترمذی)

جنت کا ایک بازار

حضرت علیؓ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جنت میں ایک بازار ہے جس میں خرید و فروخت نہیں ہوتی۔ بلکہ مردوں اور عورتوں کی صورتوں کا بازار ہوگا۔ یعنی جب کوئی شخص کسی کو خوش کرنا چاہے تو اس کو اس بازار میں لے کر آجائے گا۔ (ترمذی)

دیدار الہی اور جنت کا بازار

سعید بن مسیبؓ کہتے ہیں کہ میں ابوہریرہؓ سے جاکر ملا انہوں نے کہا میں خدا تعالیٰ سے سوال کرتا ہوں کہ وہ مجھ کو اور تم کو

فَقَالَ اِنْ يَدْخِلَكَ اللّٰهُ الْجَنَّةَ يَكُنْ لَكَ فِيْهَا مَا اَشْتَهَيْتَ نَفْسَكَ وَلَذْتَ عَيْنَكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

۵۴۵ وَعَنْ اَبِيْ اَيُّوبَ قَالَ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْرَابِيٌّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنِّيْ اُحِبُّ الْخَيْلَ اِنِّيْ اُحِبُّ الْخَيْلَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ اُدْخِلْتَ الْجَنَّةَ اَوْ تَبَيْتَ بِفَرَسٍ مِنْ يَاقُوْتَةٍ لَكَ جَنَاحَانِ فَحَمَلْتَ عَلَيْهِ ثُمَّ طَارَ بِكَ حَيْثُ شِئْتَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيْثٌ لَيْسَ اِسْنَادُهُ بِالْقَوِيْ وَابُو سُوْرَةَ الدَّادِيْ يَضَعِفُ فِي الْحَدِيْثِ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمَاعِيْلَ يَقُوْلُ ابُو سُوْرَةَ هَذَا مُنْكَرُ الْحَدِيْثِ يَرْوِيْ مِنْهَا كَثِيْرًا۔

۵۴۶ وَعَنْ بَرِيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَهْلَ الْجَنَّةِ عَشْرُوْنَ وَفَاةٌ صَفِّ تَمَانُوْنَ مِنْهَا مِنْ هَذِهِ الْاُمَمِ وَارَبْعُوْنَ مِنْ سَائِرِ الْاُمَمِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَابُو يُوْسُفَ فِي لَتَائِبِ

۵۴۷ وَعَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَابُ اُمَّتِي الَّذِي يَدْخُلُوْنَ مِنْهُ الْجَنَّةَ عَرْضُهُ مَسِيْرَةُ الرَّاْكِبِ الْخَوْرُ ثَلَاثًا ثُمَّ اَلَهُمْ لِيَضْطَظُوْنَ عَلَيْهِ حَتّٰى تَكَادَ مِنْ اَكْبَرِهِمْ تَزُوْلُ سَرَاوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيْثٌ ضَعِيْفٌ وَ سَأَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمَاعِيْلَ عَنْ هَذَا الْحَدِيْثِ فَكَمْ يَعْرِفُهُ وَقَالَ يَحْكُوْدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ يَرْوِيْ الْاَمَّا كَثِيْرًا۔

۵۴۸ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَسُوْقًا مَا فِيْهَا شَرِيْ دَلَالٌ بَيْعٌ اِلَّا الْعَوْرُ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ كَاِذَا اشْتَرَى الرَّجُلُ صُوْرَةً دَخَلَ فِيْهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔

۵۴۹ وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّهٗ لَقِيَ اَبَا هُرَيْرَةَ فَقَالَ اَبُو هُرَيْرَةَ اَسْأَلُ اللّٰهَ اَنْ يَجْمَعَ بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ

فِي سُوقِ الْجَنَّةِ فَقَالَ سَعِيدٌ اِنْهَا سُوقٌ قَالَ نَعَمْ
 اخْبَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ
 أَهْلَ الْجَنَّةِ إِذَا دَخَلُوهَا نَزَلُوا فِيهَا بِفَضْلِ أَعْمَالِهِمْ
 رِيْزُونَ لَهُمْ فِي مَقْدَارِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ مِنْ أَيَّامِ
 الدُّنْيَا فَيَزِدُّوْنَ رِزْقَهُمْ وَيَبْدُوْ لَهُمْ عَدَشٌ وَ
 تَبْدَى لَهُمْ فِي رَوْضَةٍ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ فَيُؤَمِّنُهُمْ
 لَهُمْ مَنَابِرُ نُورٍ وَمَنَابِرُ مِنْ لُّوْلُؤٍ وَمَنَابِرُ مِنْ يَاقُوتٍ
 وَمَنَابِرُ مِنْ زَبَرْجَدٍ وَمَنَابِرُ مِنْ ذَهَبٍ وَمَنَابِرُ
 مِنْ فِصَّةٍ وَيَجْلِسُ أَدْنَاهُمْ وَمَا فِيهِمْ دَنَى عَلَى
 كُتُبَانَ الْمُسَلِّكِ وَالْكَافِرِ مَا يَرَوْنَ أَنَّ أَصْحَابَ
 الْكِرَامِيِّيَّ يَأْتِيهِمْ مِنْهُمْ جُلُوسًا قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ
 قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَهَلْ تَرَى رَبَّنَا قَالَ
 نَعَمْ هَلْ تَتَمَارَوْنَ فِي رُؤْيَى الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ
 كَيْلَةَ الْبَدْرِ قُلْنَا لَا قَالَ كَذَلِكَ لَا تَتَمَارَوْنَ
 فِي رُؤْيَى سَائِكُمْ وَلَا يَبْقَى فِي ذَالِكِ الْجُلُوسِ
 رَجُلٌ إِلَّا حَاضَرَهُ اللَّهُ مُحَاضَرَةً حَتَّى يَقُولَ
 لِلرَّجُلِ مِنْهُمْ يَا فُلَانُ ابْنُ فُلَانٍ أَتُنْكِرُ
 يَوْمَ تَكُنْتُ كَذَا وَكَذَا فَيَذْكُرُهُ بِبَعْضِ
 عَدَرَاتِهِمْ فِي الدُّنْيَا فَيَقُولُ يَا سَائِبُ أَقَلِمَ
 تَغْفِرُ لِي فَيَقُولُ بَلَى فَيَسْعَى مَغْفِرَتِي بَلَّغْتَ
 مَا نَزَلَتْكَ هَذِهِ فَبَيْنَاهُمْ عَلَى ذَلِكَ
 غَشِيَتْهُمْ سَحَابٌ مِنْ فَوْقِهِمْ فَأَمْطَرَتْ
 عَلَيْهِمْ طَيْبًا لَمْ يَجِدُوا مِثْلَ رِيْحِهِمْ
 شَيْئًا قَطُّ وَيَقُولُ سَائِبُ فَوُؤَا إِلَى مَا
 أَعْدَدْتُ لَكُمْ مِنَ الْكَرَامَةِ فَخُذُوا
 مَا اسْتَهَيْتُمْ فَتَأْتِي سُوقًا قَدْ
 حَقَّتْ بِهِ الْمَكَّةُ فِيهَا مَا كُمْ
 تَنْظُرُ الْعُيُونُ إِلَى مِثْلِهِمْ وَلَمْ تَسْمِعِ
 الْأَذَانُ وَلَمْ يَخْطُرْ عَلَى الْقُلُوبِ
 فَيَحْمَلُ لَنَا مَا اسْتَهَيْتُمْ لَيْسَ بِبَاعٍ فِيهَا وَلَا
 يَشْتَرَى وَفِي ذَلِكَ السُّوقِ يَلْقَى أَهْلُ

جنت کے بازار میں ملائے۔ سعید نے کہا کیا جنت میں بازار بھی ہے؟
 ابو ہریرہؓ نے کہا، ہاں مجھ کو رسول اللہؐ نے بتایا ہے کہ جنتی جب جنت
 میں داخل ہوں گے تو اعمال کے مطابق ان کو مکانات و منازل ملیں
 گے پھر ان کو جمعہ کے دن اجازت دی جائیگی اور وہ اپنے پروردگار کی
 زیارت کریں گے اس روز خدا تعالیٰ اپنے عرش کو نمایاں کرے گا
 اور جنتیوں کو اپنا دیدار کرنے کے لئے جنت کے ایک بڑے باغ
 میں ظاہر ہوگا (جو لوگ دیدار الہی کے لئے آئیں گے) ان کیلئے نور
 کے منبر۔ سونہریوں کے منبر۔ یاقوت کے منبر۔ زبرجد کے منبر۔ سونے
 کے منبر اور چاندی کے منبر بچھائے جائیں گے (اور ان پر حسب
 مراتب لوگ بیٹھیں گے) اور انہیں درجے کے جنتی (جنت میں
 کوئی شخص ذلیل و کمینہ نہ ہوگا) مشک کا فور کے ٹیلوں پر بٹھائے
 جائیں گے اور یہ ٹیلوں پر بیٹھنے والے کرسیوں پر بیٹھنے والوں کو
 اپنے سے بہتر خیال نہ کریں گے۔ ابو ہریرہؓ کا بیان ہے میں نے عرض
 کیا یا رسول اللہ! کیا ہم اپنے پروردگار کو دیکھیں گے؟ فرمایا
 ہاں! تم کیا سوچ کر اور سوچو دوں رات کے چاند کو دیکھنے میں کوئی
 شبہ رکھتے ہو ہم نے عرض کیا نہیں۔ فرمایا اسی طرح تم اپنے
 پروردگار کو دیکھنے میں کوئی شک نہ کرو گے۔ اور دیدار الہی
 کی اس مجلس میں کوئی شخص ایسا باقی نہ رہے گا جس سے خدا تعالیٰ
 گفتگو نہ فرمائے گا۔ یہاں تک کہ حاضرین میں سے ایک شخص کو مخاطب
 کر کے خدا تعالیٰ فرمائے گا اے فلان کے بیٹے! کیا تجھ کو وہ دن یاد
 ہے جس روز تو نے ایسا ایسا کیا تھا۔ وہ شخص کہے گا، اے پروردگار!
 کیا تو نے میرے ان گناہوں کو بخش نہیں دیا۔ خدا تعالیٰ فرمایا گناہوں میں
 نے بخش دیا۔ اور تو میری بخشش ہی سے آج اس مرتبہ کو پہنچا ہے۔
 سب لوگ اسی حالت میں ہونگے کہ ایک ایرائیگا۔ اور ان پر چھا جائیگا
 پھر یہ ابران پر ایسی خوشبو برسائے گا کہ اس جیسی خوشبو انہوں نے
 کبھی نہ پائی ہوگی۔ پھر خداوندان لوگوں سے فرمائے گا۔ اٹھو اور
 اس چیز کی طرف چلو جو میں نے تمہاری عظمت و بزرگی بڑھانے
 کے لئے تیار کی ہے اور جو چیز تم کو پسند آئے اس کو لے لو۔ پھر ہم
 ایک بازار میں آئیں گے جس کو فرشتوں نے گھیر رکھا ہوگا اس بازار میں وہ
 چیزیں نظر آئیں گی جن کے مانند کبھی آنکھوں نے دیکھیں نہ کانوں نے
 سنیں اور نہ کبھی دل میں ایسی چیزوں کا خیال پیدا ہوا۔ پھر اس بازار میں سے

ہم کو وہ چیزیں دی جائیں گی جن کی ہم خواہش کریں گے۔ حالانکہ اس بازار میں خرید و فروخت کا کوئی معاملہ نہ ہوگا اور اس بازار میں جنتی ایک دوسرے سے ملاقات کریں گے۔ سعید راوی کہتے ہیں رسول اللہ نے فرمایا ہے کہ جنت میں اور بازار میں ایک بلند مرتبہ شخص ایک معمولی درجہ کے آدمی سے ملاقات کریگا اور یہ کمزور درجہ کا شخص جنتیوں میں معمولی اور ذلیل خیال نہ کیا جائیگا اور جو اعلیٰ قسم کا لباس وہ پہنے ہوگا اس کو پسند آئے گا اور اچھا معلوم ہوگا۔ پھر جب دونوں شخصوں کی باتیں ختم ہوں گی تو بلند مرتبہ یہ محسوس کرے گا کہ میرے مخاطب کا لباس مجھ سے بہتر ہے۔ اور یہ اس لئے کہ جنت میں کسی شخص کو عکین ہونے کا موقع نہ دیا جائیگا۔ پھر ہم اپنے مکان کی طرف واپس ہوں گے اور ہماری بیویاں ہم سے ملاقات کریں گی۔ اور مرحبا اور خوش آمدید کہیں گی اور پھر ظاہر کریں گی کہ تم اس حال میں آئے کہ تمہارا حسن و جمال اس سے زیادہ ہے جب کہ تم ہم سے جدا ہوئے تھے۔ ہم انکے جواب میں کہیں گے کہ آج ہم نے اپنے پروردگار کے ساتھ ہم نشینی کی عزت

حاصل کی ہے اور ہم اسی شان کے ساتھ واپس آنے کے لائق ہیں جس شان سے کہ آئے ہیں۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ)

اہل جنت میں اولاد کی خواہش

حضرت ابو سعیدؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اپنے درجہ کا جنتی وہ ہوگا جس کے پاس ستمی ہزار خادم ہوں گے اور بہتر بیویاں اور اس کے لئے موتی، زربہ اور یاقوت کا تھیم ہوگا اتنا بڑا جنتی مسافت کہ جاہلہ اور صفنا کے درمیان ہے۔ ایک دوسری روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا ہے۔ جنتیوں میں سے جو لوگ دنیا کے اندر مریں (یعنی وہ لوگ جو جنت میں جائیں گے) خواہ وہ چھوٹی عمر کے ہوں یا بڑی عمر کے جنت کے اندر تیس سال کے ہو جائیں گے۔ اس سے زیادہ ان کی عمر نہ ہوگی۔ اور اسی طرح دوزخی۔ ایک اور روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ حضورؐ نے فرمایا ہے جنتیوں کے سر پر ناز رکھے ہوں گے۔ اور ان تاجوں کا معمولی موتی ایسا ہوگا جو مشرق و مغرب کے درمیان روشن کرے۔ ایک اور روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا ہے کہ جب جنتی جنت کے اندر اولاد کا خواہشمند ہوگا تو حمل اور بچہ کی (تیس سال کی) عمر ایک ساعت میں وقوع پذیر ہوگی (یعنی یہ سب باتیں ایک ساعت کے اندر عمل میں آجائیں گی۔ اور تیس سال کا بچہ پیدا ہو جائیگا) ابواسحاق بن ابراہیمؒ کہتے ہیں کہ جنتی کے اس خواہش

الْجَنَّةُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا قَالَ فَيَقْبَلُ الرَّجُلُ دُورًا الْمَنْزِلَةَ الْمَرْفُوعَةَ فَيَلْقَى مَنْ هُوَ دُونَهُ وَمَا فِيهِمْ دَنَى فَيَدُوعُهُ مَا يَرَى عَلَيْهِ مِنَ اللَّيَاسِ فَمَا يَنْقُضُ آخِرُ حَدِيثِهِمْ حَتَّى يَخْتَلِعَ عَلَيْهِ مَا هُوَ أَحْسَنُ مِنْهُ وَذَلِكَ أَنَّكَ لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يَخْرُجَ فِيهَا ثُمَّ يَنْصَرِفَ إِلَى مَنْزَلِنَا فَيَتَلَفَّأْنَا أَوْ نَاجُنَا فَيَقْلَنَ مَرَحَبًا وَ أَهْلًا لَقَدْ جِئْتَ وَإِنَّ يَدَكَ مِنَ الْجَمَالِ أَفْضَلُ مِمَّا فَارَقْتَنَا عَلَيْهِ فَنَقُولُ إِنَّا جَا لَسْنَا الْيَوْمَ مِمَّا بَنَى الْجَبَّارَ وَيَحْقِنَا أَنْ تَنْقَلِبَ بِبَيْتِ مَا أَنْقَلَبْنَا سَادَةً التَّوَمِيذِي وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التَّوَمِيذِي هَذَا أَحَدُ بَيْتِ غَرِيبٍ۔

۵۴۶ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَذْنِي أَهْلِ الْجَنَّةِ الَّذِي لَهُ لَمَّا نُونُ الْفَخَّادِمِ وَانْتَانِ وَسَبْعُونَ زَوْجَةً وَتَنْصَبُ لِمَا قَبْلَهُ مِنْ لُؤْلُؤٍ وَزَبَرِجَدٍ وَيَأْتُونَ كَمَا بَيْنَ الْجَابِيَةِ إِلَى صُنْعَاءَ وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ مَنْ مَاتَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ مِنْ صَغِيرٍ أَوْ كَبِيرٍ يَرُدُّونَ بَنِي ثَلَاثِينَ فِي الْجَنَّةِ لَا يَزِيدُونَ عَلَيْهِمْ أَبَدًا وَكَذَلِكَ أَهْلُ النَّارِ وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ إِنَّ عَلَيْهِمُ الْبَتَّجَانَ أَذْنِي لُؤْلُؤَةٍ مِنْهَا لِنَفْسِي مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ الْمُؤْمِنُ إِذَا اشْتَمَى الْوَلَدُ فِي الْجَنَّةِ كَانَ حَبْلُهُ وَوَضَعُهُ وَسِنُّهُ فِي سَاعَةِ كَمَا يَشْتَمِي وَقَالَ إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ إِذَا اشْتَمَى الْمُؤْمِنُ فِي الْجَنَّةِ الْوَلَدَ كَانَ فِي سَاعَةٍ وَلَكِنْ لَا يَشْتَمِي رَوَاهُ التَّوَمِيذِي

وَقَالَ هَذَا أَحَدُ بَيْتِ عَزِيزٍ وَسَمَوِيٌّ ابْنُ مَاجَةِ الرَّابِعَةِ وَالِدَارِ فِي الْأَخْيَرَةِ۔
 کا پورا ہونا ممکن تو ہے۔ لیکن وہ ایسی خواہش نہیں کر سکی (ترمذی)
 یہ حدیث غریب ہے۔

حوریں کا گیت

۵۴۰۶ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَمُجْتَمَعًا لِلْحَوَارِ الْعَيْنِ يَرَفَعْنَ بِأَصْوَاتٍ لَمْ تَسْمِعِ الْخَلَائِقُ مِثْلَهَا يَقُلْنَ نَحْنُ الْخَلَائِقُ فَلَا نَبِيْدًا وَنَحْنُ النَّاعِمَاتُ فَلَا بُدَّاسٍ وَنَحْنُ الدَّائِمَاتُ فَلَا نَسْخَطُ طُوبَى لِمَنْ كَانَ لَنَا وَكَتَلَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔
 حضرت علیؓ فرماتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جنت میں حور عین کے اجتماع کی ایک جگہ ہوگی (یعنی ایک جگہ ایسی ہوگی جہاں حوریں جمع ہوا کریں گی) اس اجتماع میں حوریں بلند آواز سے ترانے گائیں گی ان کی آواز اس قدر دلکش ہوگی کہ لوگوں نے کبھی بھی نہ سنی ہوگی۔ یہ حوریں اس قسم کا ترانہ گائیں گی ہم ہمیشہ زندہ رہیں گے کبھی ہلاک نہ ہوں گے ہم چین و آسائش سے رہیں گے کبھی فکر مند نہ ہوں گے ہم اپنے پروردگار یا اپنے خاوندوں سے راضی اور خوش رہیں گے کبھی ناخوش نہ ہوں گے خوشخبری ہر اس شخص کے لئے جو ہمارے لئے ہے اور ہم اس کے لئے ہیں۔ (ترمذی)

جنت کے دریا اور نہریں

۵۴۰۷ وَعَنْ حَكِيمِ بْنِ مُعَاوِيَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ بَحْرًا لِبَاءٍ وَبَحْرًا الْعَسَلِ وَبَحْرًا اللَّبَنِ وَبَحْرًا الْحَمْرِ ثُمَّ تَشَقُّ الْأَهَارُ بَعْدَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ الدَّارِمِيُّ عَنْ مُعَاوِيَةَ۔
 حضرت حکیم بن معاذ یہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جنت میں پانی کا دریا ہے۔ شہد کا دریا ہے۔ دودھ کا دریا ہے۔ شراب کا دریا ہے۔ جب جنت میں داخل ہو جائیں گے۔ تو ان دریاؤں سے اور نہریں نکلیں گی۔ (ترمذی)

فصل سوم

حوران جنت کا ذکر

۵۴۰۸ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الرَّجُلَ فِي الْجَنَّةِ لَيَتَكَلَّمُ فِي الْجَنَّةِ سَبْعِينَ مَسْنَدًا قَبْلَ أَنْ يَتَحَوَّلَ ثُمَّ تَأْتِيهِ امْرَأَةٌ فَتَضْرِبُ عَلَى مَنْكِبَيْهِ قَبْضَةً وَجْهَهُ فِي خَدِّهَا أَصْفَى مِنَ الْبَرَّةِ وَإِنَّ أَدْنَى لَوْكُوءَةٍ عَلَيْهَا تَضْبِيٍّ مَابِيْنِ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ فَتَسْلِمُ عَلَيْهِ يَرُدُّ السَّلَامَ وَيَسْأَلُهَا مَنْ أَنْتِ تَقُولُ مِنَ الْمَرْبِيِّ وَإِنَّهَا كَيُكُونُ عَلَيْهَا سَبْعُونَ ثَوْبًا فَيَنْفُذُهَا بِصَرَاةٍ حَتَّى يَرَى مُخَرَّجَةً قَرْنًا مِثْلَ قَرْنِ بَيْتِ عَزِيزٍ وَسَمَوِيٍّ ابْنِ مَاجَةِ الرَّابِعَةِ وَالِدَارِ فِي الْأَخْيَرَةِ۔
 حضرت ابو سعیدؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جنت میں مرد مسندوں پر تکیہ لگا کر بیٹھے گا۔ اور یہ صرت ایک پہلو پر ہوں گے (دوسرے پہلو پر اور طرح طرح کی مسند اور تکیے ہوں گے) پھر جنت کی عورتوں میں سے ایک عورت اس کے پاس آئے گی اور اس کو اپنی طرف متوجہ کرنے کے لئے اس کے کاندھے پر ٹھوکا دے گی۔ مرد اس کی طرف متوجہ ہوگا۔ اور اس کے رخساروں میں جو آئینہ سے زیادہ صاف درخشاں ہوں گے اپنا چہرہ دیکھے گا اور اس عورت کا معمولی سا موتی راتنا بیش قیمت ہوگا کہ مشرق و مغرب کے درمیان کو روشن کر دے گا۔ یہ عورت اس مرد کو سلام کرے گی اور وہ اس کے سلام کا جواب دے گا اور پچھے گا کہ تو کون ہے؟ عورت کہے گی میں مزیدیں سے ہوں (یعنی ان چیزوں میں)

عہ قرآن مجید ہے کہ ہم مایشاؤن فیہا ولکن ما مزید جنت میں جنیوں کو ہر وہ چیز ملے گی جس کے وہ خواہشمند ہوں گے۔ اور اس کو علاوہ ہماری طرف سے اور زیادہ دیا جائے گا۔ اسی کی طرف ان الفاظ کا اشارہ ہے۔ ۱۳۔ مترجم:

سے جو خداوند نام جننیوں کو اپنے پاس سے اور دے گا) اس عورت کے جسم پر منکر پڑے (رنگ برنگ کے) ہوں گے جن کے اندر سے اس کا جسم سے نظر آئے گا۔ یہاں تک کہ اس کی پٹلی کا گودا تک بھی دکھائی دے گا اور اس کے سر پر تاج ہوں گے جن کا ایک معمولی بوزل مشرق و مغرب کے درمیان کو روشن کر دے گا۔ (احمد)

سَاقِيهَا مِنْ دَسَائِدِ ذَلِكَ وَإِنَّ عَلَيْهَا مِنَ التَّيْجَانِ إِنَّ أَدْنَىٰ لَوْلَاةٍ مِنْهَا لَتَضِيءُ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ رَوَاهُ أَحْمَدُ

جنت میں زراعت کی خواہش اور اس کی تکمیل

حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ رسول کے پاس ایک دیہاتی شخص بیٹھا ہوا تھا، اور آپ یہ بیان فرما رہے تھے کہ جننیوں میں سے ایک شخص اپنے پروردگار سے کہنی کرنے کی اجازت طلب کرے گا۔ خداوند تعالیٰ فرمائے گا کہ بس حال میں تو ہے۔ کیا یہ کافی نہیں ہے۔ (یعنی تیری خواہش کو پورا کیا جاتا ہے۔ اور جس چیز کو تو چاہتا ہے، وہ تجھ کو مل جاتی ہے کیا یہ تیرے لئے کافی نہیں ہے۔ جو کہنی کی اجازت چاہتا ہے؟) وہ کہے گا ہاں۔ لیکن میں زراعت و کاشتکاری کو پسند کرتا ہوں چنانچہ اس کو اجازت دے دی جائے گی (وہ زمین میں بیج ڈالے گا۔ کہ ہلک چھکانے سبزہ اگ آئے گا، بڑھ جائے گا اور کٹ جائے گا۔ اور پہاڑوں کے برابر انبار لگ جائیں گے خداوند تعالیٰ اس سے فرمائے گا۔ آدم کے بیٹے! تیری خواہش پوری ہو گئی۔ تیری حرص کا پیٹ کوئی چیز نہیں بھرتی حضور کا یہ ارشاد سن کر اس دیہاتی نے جو آپ کے قریب تھا۔ عرض کیا۔ خدا تعالیٰ کی قسم وہ شخص ترشی ہو گا۔ یا انصاری اس لئے کہ یہی لوگ زراعت پیشہ ہیں، اور ہمارا پیشہ زراعت نہیں ہے۔ اس دیہاتی کی یہ بات سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہنس پڑے۔ (بخاری)

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَخَذَاتُ وَعِنْدَاكَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ إِنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ اسْتَأْذَنَ رَبِّهِ فِي الذَّرْعِ فَقَالَ كُنَّا أَلَسْتُ نِيَامُ شَيْئًا قَالَ بَلَىٰ وَلَكِنِّي أُحِبُّ أَنْ أَرْسَعَ فَبَدَأَ رَسَا الطَّرْفَ نَبَاتًا وَاسْتَوَارَكَ وَاسْتَحْصَادًا فَكَانَ أَمْثَالَ الْجِبَالِ فَيَقُولُ اللَّهُ تَعَالَىٰ دُونَكَ يَا بَنِي آدَمَ قَاتِلًا لَا يُشْبِعُكَ شَيْءٌ فَقَالَ الْأَعْرَابِيُّ وَاللَّهِ لَا نَجِدُهُ إِلَّا تَرَشِيًّا أَوْ أَنْصَارِيًّا فَإِنَّهُمْ أَصْحَابُ سَرَّعٍ وَأَمَّا نَحْنُ فَلَسْنَا بِأَصْحَابِ زَرْعٍ فَضَحِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

جنت میں نیند نہیں آئے گی

حضرت جابرؓ کہتے ہیں ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کیا جنتی سوئیں گے۔ آپ نے فرمایا نیند موت ہے۔ اور جنتی مریں گے نہیں (مطلب یہ کہ وہ سوئیں گے نہیں۔) (بخاری)

وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آيِنَا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ قَالَ النَّوْمُ أَخْوَالُ الْمَوْتِ وَلَا يَمُوتُ أَهْلُ الْجَنَّةِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ

دیدار الہی کا بیان

بَابُ رُؤْيَا اللَّهِ تَعَالَى

فصل اول

کھلی آنکھوں سے خدا کا دیدار حضرت جبریلؑ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے (وہ وقت جب کہ تم اپنے پروردگار کو اپنی آنکھوں سے دیکھو

عَنْ جَبْرِئِيلَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكُمْ

گئے اور ایک روایت میں اس طرح ہے کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے آپ نے چودھویں تاریخ کے چاند کو دیکھ کر فرمایا جس طرح تم اس چاند کو دیکھ رہے ہو۔ اسی طرح تم اپنے پروردگار کو دیکھو گے اور خدا تعالیٰ کو دیکھنے میں تم کو کوئی اذیت و تکلیف محسوس نہیں ہوگی۔ اگر تم سے ہو سکے تو آفتاب کے نکلنے سے پہلے اور آفتاب کے غروب ہونے سے پہلے کی نمازوں (فجر و عصر کی نمازیں) کو وقت پر ادا کرو (یعنی پابندی کے ساتھ ادا کرو۔ اور کبھی ترک نہ کرو) اس کے بعد آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔ وَ سَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا (اور اپنے پروردگار کی حمد و پاکی بیان کریں اپنی نماز پڑھ کر آفتاب کے طلوع ہونے سے پہلے اور غروب ہوئے سے پہلے) (بخاری و مسلم)

دیوار الہی سب سے بڑی نعمت ہے

حضرت صہیبؓ کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جب جنتی جنت میں داخل ہو جائیں گے۔ تو خداوند تعالیٰ ان سے فرمائے گا۔ اور کچھ چاہتے ہو؟ کہیں تم کو زیادہ دلوں۔ جنتی کہیں گے۔ کیا ہمارے چہروں کو تو نے روشن نہیں کیا؟ کیا تو نے ہم کو جنت میں داخل نہیں کیا؟ اور کیا تو نے ہم کو دوزخ سے نجات نہیں دی؟ یعنی اسے پروردگار تیرے یہ اسانات کیا کم ہیں، کہ ہم اور مطالبہ کریں! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ سن کر خداوند تم اپنے چہرے سے نقایاں لٹائے گا اور جنتی خداوند بزرگ و بزر کے دیدار سے مشرف ہوں گے۔ اور جنتیوں کو اس سے بہتر کوئی چیز نہ دی گئی ہوگی کہ وہ اپنے پروردگار کا دیدار کریں۔ اس کے بعد حضور نے یہ آیت تلاوت فرمائی لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا الْحُسْنَىٰ وَ زِيَادَةٌ (یعنی جن لوگوں نے نیکی کی ہے، ان کا ثواب نیک ہے یعنی جنت اور اس پر زیادہ) (دیوار الہی)

فصل دوم

اہل جنت کے مراتب

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جنت میں مرتبہ کے اعتبار سے ادنیٰ وہ شخص ہوگا جو اپنے باغوں اپنی بیویوں۔ اپنی نعمتوں۔ اپنے خدمت گاروں۔ اپنے نشست گاہوں کو جو ایک ہزار برس کی مسافت کے اندر پھیلے ہوں گے، دیکھے گا اور خوش رہے گا۔ اور خدا تعالیٰ کے نزدیک بڑے مرتبہ کا جنتی وہ ہوگا جو

سَكَدُونَ سَا بَكَرَ عِيَاثًا دَفِي سَا وَ اَيَّتِي قَالَ كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَا رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَظَرَا إِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ فَقَالَ اِنَّكُمْ سَكَدُونَ رَبُّكُمْ كَمَا تَدُونَ هَذَا الْقَمَرَ لَا تَقْضَاهُمُونَ فِي رُؤُوسِهِ فَإِنْ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ لَا تَغْلِبُوا عَلَى صَلَوةٍ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا فَاَفْعَلُوا ثُمَّ قَرَأَ سَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا مَثْفُفٌ عَلَيْهِ.

۵۴۱۲ وَ كُنْ صُهَيْبٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ يَقُولُ اللّٰهُ تَعَالَى تَرِيبًا وَنَ شَيْئًا أَرِيدُكُمْ فَيَقُولُونَ أَلَمْ تَبَيِّضْ وَجُوهَنَا أَلَمْ تَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ وَ تَنْجِنَا مِنَ النَّارِ قَالَ فَيَرْفَعُ الْحِجَابَ فَيَنْظُرُونَ إِلَى وَجْهِ اللّٰهِ تَعَالَى فَمَا أُعْطُوا شَيْئًا أَحَبَّ إِلَيْهِمْ مِنْ النَّظَرِ إِلَى رَسُولِهِمْ ثُمَّ تَلَا لَكَذِبِينَ أَحْسَنُوا الْحُسْنَىٰ وَ زِيَادَةٌ سَا وَ اَيَّتِي مُسَلَّمٌ.

۵۴۱۳ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَدْنَىٰ أَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً لَمْ يَنْظُرْ إِلَى جَنَانِهِ وَ زَوَاجِهِ وَ نَعِيمِهِ وَ خَدَمِهِ وَ سُرَرِهِ مَسِيرَةً أَلْفَ سَنَةٍ وَ أَلَدَ مَهْمُهُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ

صبح و شام دیدار الہی سے مشرف ہوگا اس کے بعد آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی وَجُودُکُمْ یَوْمَئِذٍ نَّاجِزٌ اِلٰی رَبِّکُمْ نَاطِقٌ رَّهْبَتٌ سے چہرے اس روز اپنے پروردگار کے دیدار سے نرفنازہ اور خوش و خرم ہوں گے۔ (احمد - ترمذی)

دیدار الہی میں کسی طرح کی مزاحمت نہیں ہوگی

حضرت ابو زرین عقیلیؓ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا قیامت کے دن ہر شخص بلا مزاحمت غیر اپنے پروردگار کو دیکھے گا؟ آپ نے فرمایا، ہاں میں نے عرض کیا، دنیا کی مخلوق میں اس کی کوئی مثال ہے؟ فرمایا اے ابو زرین رحمہ کیا چودھویں رات کو تم میں سے ہر شخص بلا مزاحمت غیر چاند کو نہیں دیکھتا میں نے عرض کیا ہاں دیکھتا ہے۔ فرمایا۔ چاند خداوند تعالیٰ کی مخلوقات میں سے ایک مخلوق ہے۔ اور اللہ تعالیٰ بہت بزرگ و بڑے (یعنی جب چاند کو جو خدا تعالیٰ کی مخلوق ہے۔ ہر شخص دیکھ لیتا ہے۔ تو بزرگ و بزرگ خدا کو کیوں بلا مزاحمت غیر نہ دیکھ سکے گا۔ (ابوداؤد)

يَنْظُرُ اِلٰی وَجْهِہِ غُدُوَّةً وَّعَشِيَّةً ثُمَّ قَرَأَ دُجُوَّةً یَوْمَئِذٍ نَّاجِزٌ اِلٰی رَبِّہَا نَاطِقٌ رَّوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ۔

۵۴۱۲ وَعَنْ أَبِي سَرِيْنٍ الْعَقِيلِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَكُلْنَا يَرَى سَرَابًا مُّخْلِئًا بِہَا یَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ بَلَى قُلْتُ وَمَا اِیْنُ ذٰلِكَ قَالَ يَا اَبَا زُرٍّ بَيْنَ الْيَمِّنِ كُكُكُمْ يَرَى الْقَمَرَ كَيْلَةَ الْبَدْرِ مُخْلِئًا بِہَا قَالَ بَلَى قَالَ فَاِنْہَا هُوَ خَلْقٌ مِنْ خَلْقِ اللَّهِ وَ اللّٰهُ اَجَلٌ وَّاعْظَمُ رَوَاهُ ابُو دَاوُدَ۔

فصل سوم

شب معراج میں آنحضرت کو دیدار الہی

حضرت ابو ذرؓ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کیا آپ نے (معراج میں) اپنے پروردگار کو دیکھا ہے؟ فرمایا پروردگار ایک نور ہے میں کیونکر دیکھ سکتا ہوں۔ (مسلم)

۵۴۱۵ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ هَلْ رَأَيْتَ رَبَّکَ قَالَ نُوْرًا اَنْیَّ اَمْرَہٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

آنحضرت کو دیدار الہی سے متعلق ایک آیت کی تفسیر

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں اس آیت کی تفسیر مَا کَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَأٰی وَلَقَدْ رَاٰکُمْ اُخْرٰی (یعنی محمدؐ کے دل نے محمدؐ سے غلط نہیں کہا۔ اس چیز کی بات جو اس نے آنکھوں سے دیکھی، یعنی خدا تعالیٰ کو، اور البتہ محمدؐ نے خدا تعالیٰ کو ایک بار دیکھا، فرماتے ہیں کہ محمدؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خدا تعالیٰ کو دل کی آنکھوں سے دوبار دیکھا (مسلم) اور ترمذی کی روایت میں ہے کہ ابن عباسؓ نے آیت مذکور کی تفسیر میں یہ کہا کہ محمدؐ نے اپنے پروردگار کو دیکھا، عکرمہؓ کہتے ہیں۔ میں نے ابن عباسؓ سے یہ کہا کہ خداوند تعالیٰ تو فرماتا ہے کہ لَا تُدْرِکُہُ الْبَصَارُ وَهُوَ یُدْرِکُ الْاَبْصَارَ (یعنی آنکھیں اس کو نہیں دیکھ سکتیں اور وہ آنکھوں کو دیکھ سکتا ہے) پھر اس کو دیکھنا کیونکر ممکن ہے؟ ابن عباسؓ نے

۵۴۱۶ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ مَا کَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَأٰی وَلَقَدْ رَاٰکُمْ اُخْرٰی قَالَ رَاٰہُ بِفُؤَادِہٖ مَرَّتَیْنِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِيْ رِوَاٰیَةِ التِّرْمِذِيِّ قَالَ رَاٰہُ مُّحَمَّدٌ رَبَّہٗ قَالَ عِکْرَمَةُ قُلْتُ اَلِیْسَ اللّٰهُ یَقُوْلُ لَا تُدْرِکُہُ الْاَبْصَارُ وَهُوَ یُدْرِکُ الْاَبْصَارَ قَالَ وَیَحٰکُ ذٰلَکَ اِذَا تَجَلٰی بِنُوْرِہِ الَّذِیْ هُوَ نُوْرٌ وَّتَدْرَسٰی سَرَابًا مَّرَّتَیْنِ مُسْلِمٌ۔

اس کے جواب میں کہا۔ مگر یہ تجھ پر افسوس ہے، یہ اس وقت کے لئے ہے۔ جب کہ خداوند تعالیٰ اپنے نور کی بجلی فرمائے اور اپنے نور کے ساتھ ظاہر ہو کر وہ نور اس کی ذات خاص کا نور ہے۔ اور محمدؐ نے اپنے خدا کو دوسرے درجہ دیکھا ہے۔ (مسلم)

کہا انحضرت نے شب معراج میں اللہ تعالیٰ کو دیکھا تھا

۵۲۱۷ وَعَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ لَقِيَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَعْبًا يَعْرِفُهُ فَسَأَلَهُ عَنْ شَيْءٍ فَكَتَبَ حَتَّى جَاوَبَتْهُ الْجِبَالُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِنَّا بَنُو هَارِشَجٍ فَقَالَ كَعْبٌ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى تَسَمَّى رُؤُوسَهُ وَكَلَامَهُ بَيْنَ مُحَمَّدٍ وَمُوسَى تَكَلَّمَ مُوسَى مَرَّتَيْنِ وَسَأَلَهُ مُحَمَّدٌ مَرَّتَيْنِ قَالَ مَسْرُوقٌ فَدَاخِلْتُ عَلَى عَارِشَتِهِ فَقُلْتُ هَلْ سَأَلَ مُحَمَّدٌ سَأَلَ فَقَالَتْ لَقَدْ تَكَلَّمْتُ بِشَيْءٍ قَفَّ لَهُ شَعْرِي قُلْتُ رُؤُوسُ الشَّعْرِ قَرَأْتُ لَقَدْ رَأَى مِنْ آيَاتِ رَبِّهِ الْكُبْرَى فَقَالَتْ أَيْنَ شَهِدَ بِكَ إِنَّهُ هُوَ جَبْرَيْلُ مَنْ أَخْبَرَكَ أَنَّ مُحَمَّدًا رَأَى سَأَلَ أَوَكَلَّمَ شَيْئًا مِمَّا أُصْرِبُ أَوْ يَعْلَمُ الْخَمْسَ الَّتِي قَالَ اللَّهُ تَعَالَى إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ لَقَدْ أَعْظَمَ الْفُرْيَانُ وَلَكِنَّهُ رَأَى جَبْرَيْلَ لَمْ يَرَهُ فِي صُورَاتِهِ إِلَّا مَرَّتَيْنِ مَرَّةً عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهَى وَمَرَّةً فِي أَجْيَادِ كَيْسَتٍ مَائَةٍ جَنَاحٍ قَدْ سَدَّ الْأَفُقَ رَدَاةَ التَّرْمِذِيِّ وَسَأَلَ الشَّيْخَانِ مَعْرِيَّةً وَاخْتِلَافَ وَفِي سَأَلِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قُلْتُ لِعَارِشَتِهِ قَائِنَ قَوْلِهِ شَعْرٌ فِي فَتْدَى فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَى قَالَتْ ذَلِكَ جَبْرَيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَأْتِيهِ فِي صُورَةِ الرَّجُلِ وَإِنَّهُ أَتَاهُ هَذِهِ الْمَرَّةَ فِي

شعبي روایت کہتے ہیں کہ ابن عباسؓ نے عرفات میں کعب احبارؓ سے ملے اور ان سے ایک بات دریافت کی (یعنی دیدار الہی کی بات) کعبؓ نے اللہ اکبر کا نعرہ مارا جس سے پہاڑ گونج اٹھے۔ ابن عباسؓ نے کہا ہم ہاشم کی اولاد ہیں۔ (یعنی اہل علم و معرفت ہیں کوئی بعید از عقل بات دریافت نہیں کرتے) پھر کعبؓ نے کہا خداوند تعالیٰ نے اپنے دیدار اور کلام کو محمدؐ اور موسیٰؑ کے درمیان تقسیم کر دیا ہے جنانچہ خدا تعالیٰ نے دوسرے درجے سے کلام کیا۔ اور دوسرے محمدؐ نے خدا تعالیٰ کو دیکھا مسروقؓ کہتے ہیں کہ میں حضرت عائشہؓ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے پوچھا کہ کیا محمدؐ نے اپنے پروردگار کو دیکھا ہے حضرت عائشہؓ نے کہا، مسروقؓ! تم نے ایسی بات پوچھی ہے جس سے میرے جسم کے ہڈی گھڑے ہو گئے (یعنی خدا تعالیٰ کی عظمت و ہیبت سے کہ اسکا دیکھنا ناممکن ہے) مسروقؓ نے کہتے ہیں میں نے کہا عائشہؓ! صبر سے کام لو عجلت نہ کرو۔ پھر میں نے یہ آیت پڑھی لَقَدْ رَأَى مِنْ آيَاتِ رَبِّهِ الْكُبْرَى (یعنی محمدؐ نے اپنے بزرگ و بزرگوار کی بڑی نشانیاں دیکھیں) عائشہؓ نے کہا، تم کو یہ آیتیں کہاں لیجاری ہیں (یعنی اسکا مطلب یہ نہیں ہے جو تم سمجھتے ہو) اس سے مراد جبرائیلؑ ہیں (یعنی بڑی نشانیوں سے مراد جبرائیلؑ ہیں) مسروقؓ تم سے جو شخص یہ کہے کہ محمدؐ نے اپنے پروردگار کو دیکھا ہے، یا یہ کہے کہ محمدؐ نے ان چیزوں میں سے کچھ چھپا لیا ہے جن کے اظہار کا ان کو حکم دیا گیا تھا یا یہ کہے کہ محمدؐ ان پانچ چیزوں کا علم رکھتے تھے۔ جن کا ذکر خداوند تعالیٰ نے ان الفاظ میں کیا ہے إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ اِلٰی اس نے محمدؐ پر بہت بڑا بہتان باندھا (یعنی تو محمدؐ نے خدا تعالیٰ کو دیکھا، احکام الہی میں سے کچھ چھپا لیا ہے، اور ان پانچ چیزوں کا علم تھا جن کا علم خدا کے ساتھ مخصوص ہے)۔ ہاں محمدؐ نے جبرائیل علیہ السلام کو دیکھا ہے۔ اور جبرائیلؑ کو بھی ان کی اصلی صورت میں صرف دوسرے درجہ دیکھا ہے۔ ایک دفعہ سدرۃ المنتہی کے قریب اور ایک دفعہ مقام اجیاد میں (جو مکہ کے قریب ایک آبادی ہے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرائیلؑ کو اصلی صورت میں اس حال میں دیکھا کہ ان کے چھ سو بازو تھے۔ اور انھوں نے آسمان کے کنارے کو معمور کر رکھا تھا (ترمذی) اور بخاری و مسلم

صَوْرَتِہَا الْکَثِیْرُ ھِیَ صُوْرَتُہَا کَسَدُ الْاَفْقِ۔ کی روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں کہ مسروق رحمہ نے کہا پھر میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ کہا کہ پھر خدا تعالیٰ کے اس قول کے کیا معنی ہیں ثُمَّ دَلٰی فَنَدَلٰی نَکَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَدَا دُنٰی؟ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا۔ اس سے مراد جبریل میں جو ہمیشہ ایک مرد کی شکل میں آیا کرتے تھے۔ اور اس موقع پر اپنی اصلی صورت میں ظاہر ہوئے تھے اور افق کو معمور کر لیا تھا۔

حضرت ابن مسعود کی تفسیر و تحقیق

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ ان آیات کی تفسیر میں نَکَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَدَا دُنٰی اور مَا کَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰی اور لَقَدْ رَاٰی مِنْ اٰیَاتِ رَبِّہِ الْکُبْرٰی کہتے ہیں کہ ان سب میں قرینت و ربوبیت سے مراد جبریل کی قربت و ربوبیت ہے۔ یعنی جبریل کو اصلی صورت میں دیکھنا۔ جب کہ ان کو اس حال میں دیکھا گیا کہ ان کے چہرہ سو بازو تھے (بخاری و مسلم) اور نزدیکی کی ربوبیت میں یہ الفاظ ہیں «مَا کَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰی» کے متعلق ابن مسعود نے یہ بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جبریل علیہ السلام کو اس حال میں دیکھا کہ وہ سبز جوڑا پہنے ہوئے تھے۔ اور آسمان وزمین کی درمیانی فضا ان سے معمور تھی۔ اور نزدیکی اور بخاری کی ایک روایت میں ہے کہ ابن مسعود نے لَقَدْ رَاٰی مِنْ اٰیَاتِ رَبِّہِ الْکُبْرٰی کے متعلق بیان کیا کہ حضور نے سبز کپڑے والے کو دیکھا، یعنی جبریل کو جنہوں نے آسمان کے افق کو معمور کر رکھا تھا اور مالک بن انس سے اس آیت «الٰہِی دہباً ناظرہ»، کی بابت پوچھا گیا اور بتایا گیا کہ ایک جماعت (یعنی معتزلہ) یہ کہتی ہے کہ اس آیت میں پروردگار کی طرف دیکھنے سے مراد خدا تعالیٰ کے ثواب کو دیکھنا ہے تو مالک نے کہا یہ لوگ جھوٹے ہیں اگر یہ صحیح ہو تو پھر خداوند تعالیٰ کے اس ارشاد کے کیا معنی ہونگے اَکَلَا اَنَامُ عَنْ رَہْمٰہِمْ یَوْمَئِذٍ لِّمُحْجُوْبِیْنَ یعنی اس روز کفار کو دیدار الہی سے روک دیا جائیگا اس کے بعد مالک نے کہا لوگ (مسلمان) قیامت کے دن اپنی آنکھوں سے خدا تعالیٰ کو دیکھیں گے اور پھر کہا کہ اگر مومن قیامت کے دن اپنے پروردگار کو نہ دیکھتے، تو خداوند تعالیٰ کفار کو دیدار الہی سے محروم کا عار نہ دلاتا۔ اور یہ نہ فرماتا اَکَلَا اَنَامُ عَنْ رَہْمٰہِمْ یَوْمَئِذٍ لِّمُحْجُوْبِیْنَ (شرح السنۃ)

دیدار الہی کی کیفیت

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جب کہ جنتی آرام و آسائش میں مشغول ہوں گے ناگہاں ایک بڑی تیز روشنی نظر آئے گی اور اپنے سردوں کو اٹھا کر اس روشنی کو دیکھیں گے تو اپنے پروردگار کو اپنے اوپر جلوہ گر پائیں گے۔ خداوند تعالیٰ جنہیں سے فرمائے گا جنبتو! تم پر سلامتی ہو اور یہی معنی میں خداوند تعالیٰ کے اس قول کے۔

۵۴۱۸ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ فِیْ قَوْلِہَا نَکَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَدَا دُنٰی وَفِیْ قَوْلِہَا مَا کَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰی وَفِیْ قَوْلِہَا لَقَدْ رَاٰی مِنْ اٰیَاتِ رَبِّہِ الْکُبْرٰی قَالَ فِیْہَا کُلُّہَا رَاٰی جِبْرِیْلَ لَمَّا سَئَلَ مَا سَئَلَ جَنَاحٌ مُّتَّفِقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رَوَاۤیَۃٍ التِّرْمِذِیِّ قَالَ مَا کَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰی قَالَ رَاٰی رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جِبْرِیْلَ فِیْ حُلَّةٍ مِّنْ رَّفَرٍ قَدْ مَلَأَ مَا بَیْنَ السَّبَآءِ وَالْاَرْضِیْنَ وَلَمَّا وَابَّ الْبَخَارِیِّ فِیْ قَوْلِہَا لَقَدْ رَاٰی مِنْ اٰیَاتِ رَبِّہِ الْکُبْرٰی قَالَ رَاٰی رَفَرًا اَخْضَرًا سَدًّا اُفُقَ السَّمَآءِ وَسُئِلَ مَالِکُ ابْنُ اَنَسٍ عَنْ قَوْلِہَا نَعَالِیْ اِلٰی رَبِّہَا نَاطِرٌ نَّقِیْلٌ قَوْمٌ یَّقُوْلُوْنَ اِلٰی تَرَاۤیَ فَقَالَ مَالِکٌ کَذَبُوْا فَاِنَّ ہُمْ عَنْ قَوْلِہَا نَعَالِیْ کَلَّا اِنَّہُمْ عَنْ رَبِّہِمْ یَوْمَئِذٍ لِّمُحْجُوْبُوْنَ قَالَ مَالِکُ النَّاسُ یَنْظُرُوْنَ اِلٰی اللّٰہِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ یَاَعِیْنُہُمْ وَقَالَ تَوَلَّوْا رِیَاسَ الْمُؤْمِنُوْنَ سَرَبَہُمْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ لَمْ یُعِیْرِ اللّٰہُ الْکُفَّارَ بِالْحِجَابِ فَقَالَ کَلَّا اِنَّہُمْ عَنْ رَبِّہِمْ یَوْمَئِذٍ لِّمُحْجُوْبُوْنَ رَوَاهُ فِیْ شَرْحِ السَّنَۃِ۔

۵۴۱۹ وَعَنِ جَابِرٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَیْنَا اَہْلَ الْجَنَّةِ فِیْ نَعِیْمِہُمْ اَدَّ سَطَعَ لَہُمْ نُوْرٌ فَرَفَعُوْا رُؤُوسَہُمْ فَاِذَا الذَّبُّ قَدْ اَشْرَفَ عَلَیْہِمْ مِنْ فَوْقِہُمْ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَہْلَ الْجَنَّةِ قَالَ

سَلَامٌ قَوْلًا مِّن رَّبِّ رَحِيمٍ اِس کے بعد رسول خدا نے فرمایا کہ پھر خداوند تعالیٰ جہنمیوں کی طرف دیکھے گا اور جنتی خدا تعالیٰ کی جانب دیکھیں گے اور دیدار الہی میں اس قدر محو ہوں گے کہ جنت کی نعمتوں میں سے کسی چیز کی طرف متوجہ نہ ہوں گے۔ اور خدا تعالیٰ کو دیکھتے رہیں گے یہاں تک کہ خدا تعالیٰ ان کی نظروں سے مخفی ہو جائے گا۔ اور صرف اس کا نور باقی رہ جائے گا۔ (ابن ماجہ)

وَذَلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى سَلَامٌ قَوْلًا مِّن رَّبِّ رَحِيمٍ قَالَ فَنَظَرُوا إِلَيْهِمْ وَيَنْظُرُونَ إِلَيْهِمْ فَلَا يَلْتَفِتُونَ إِلَى شَيْءٍ مِنَ النَّارِ حَتَّى تَخْتَجِبَ عَنْكُمُ وُجُوهُ رِجَالِ ابْنِ مَارِجَةَ۔

بَابُ صِفَةِ النَّارِ وَأَهْلِهَا دوزخ اور دوزخیوں کا حال

فصل اول

دوزخ کی آگ کی گرمی

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے تمہاری دنیا کی آگ دوزخ کی آگ کے ستر ٹکڑوں میں سے ایک ٹکڑا ہے۔ (دوزخ کی آگ دنیا کی آگ سے ستر درجے زیادہ گرمی رکھتی ہے) کہا گیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا کی آگ (یہی عذاب دینے کے لئے کافی تھی) آپ نے فرمایا دنیا کی آگ پر دوزخ کی آگ کو انہتر درجے بڑھایا گیا۔ اور ان انہتر حصوں میں سے ہر ایک حصہ تمہاری دنیا کی آگ کے برابر ہے۔ (بخاری و مسلم)

۵۴۰ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَارُكُمْ جُزْءٌ مِّنْ سَبْعِينَ جُزْءٍ مِّنْ نَّارِ جَهَنَّمَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ كَأَنَّهُ قَالَتْ لَقَدْ كُنْتُ لَكَ نَبِيَّةٌ قَالَتْ فَعَلَلْتُ عَلَيْهِمْ يَنْسَعِفَةٌ وَتَسْتَعِينَ جُزْءٌ مِّنْ كُلِّهَا مِثْلُ حَرِّهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِبُخَارِيِّ وَفِي سَوَادِئِهِ مُسْلِمٌ نَارُكُمْ أَلْتِي يُوْقَدُ ابْنُ آدَمَ فِيهَا عَلَيْهِمَا وَكُلُّمَا يَبْدُلُ عَلَيْهِمَن وَكُلُّهُنَّ۔

دوزخ کو لانے کا ذکر

حضرت ابن مسعودؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے قیامت کے دن دوزخ کو اس جگہ سے جہاں اس کو خدا تعالیٰ نے پیدا کیا ہے (لایا جائیگا) (اس طرح کہ) اس کی ستر باگیں ہوں گی اور ہر باگ ستر ہزار فرشتوں کے ہاتھوں میں ہوگی اور فرشتے اس کو کھینچتے ہوئے لائیں گے۔ (مسلم)

۵۴۱ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْقَدُ بِجَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لَهَا سَبْعُونَ أَلْفَ زِمَامٍ مَّعَ كُلِّ زِمَامٍ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ يَجُرُّونَهَا رِجَالًا مُّسْلِمِينَ۔

دوزخ کا سب سے ہلکا عذاب؟

حضرت نعمان بن بشیرؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ دوزخیوں میں سب سے ہلکا عذاب جس شخص کو دیا جائیگا۔ اس کو آگ کی جوتیاں پہنائی جائیں گی۔ جن کے اوپر آگ کے تیسے ہوں گے۔ اور ان دونوں چیزوں سے اس کا دماغ کھولنے لگے گا۔ جس طرح دیگ جوش کھاتی ہے۔ وہ شخص اس عذاب کو سخت تر عذاب خیال کریگا۔ مالاںکہ وہ سب سے ہلکا عذاب ہوگا۔ (بخاری و مسلم)

۵۴۲ وَعَنِ النَّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَهْلَ النَّارِ عَذَابًا مِّنْ لَّهُ نَعْلَانِ وَشِرَارَ كَانٍ مِّنْ نَّارٍ يَغْلِي مِنْهُمَا دَمَاعُهُ كَمَا يَغْلِي الْبَرَجَلُ مَا يَدْرِي أَنَّ أَحَدًا اسْتَدَّ مِنْهُ عَذَابًا بَادِيَةً لَّا هَوْنُ لَهُمْ عَذَابًا مُّتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

دوزخ میں سب سے ہلکا عذاب ابوطالب کو ہوگا

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے دوزخیوں میں سب سے ہلکا عذاب ابوطالب کو ہوگا۔ اس کو آگ کی جوتیاں پہنائی جائیں گی۔ جن سے اسکا دماغ کھولنے لگے گا۔ (بخاری)

ایک دوزخی ایک جنتی

حضرت انسؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ دنیا کا بڑا مالدار اور نعمت والا قیامت کے دن لایا جائے گا اور اس کو آگ کے گڑھے میں ایک غوطہ دیا جائیگا۔ اور کہا جائے گا۔ آدم کے بیٹے اکیا تو نے کبھی بھلائی دیکھی ہے (یعنی آرام و آسائش حاصل کی ہے) کیا دنیا میں نعمت و راحت کبھی تجھے نصیب ہوئی ہے۔ وہ عذاب کے خوف سے کہے گا۔ نہیں خدا کی قسم اے پروردگار! نہیں پھر جنتیوں میں سے ایک شخص کو لایا جائیگا جس نے دنیا میں سخت محنت کی ہوگی۔ اور غم برواشت کیا ہوگا۔ اور اس کو جنت میں ایک غوطہ دیا جائیگا۔ اور پوچھا جائیگا۔ آدم کے بیٹے کیا تو نے کبھی محنت و مشقت کا مزہ دیکھا ہے۔ کیا تو نے کبھی رنج و غم اٹھایا ہے۔ وہ کہے گا نہیں خدا کی قسم اے پروردگار! میں نے کبھی محنت و مشقت نہیں دیکھی۔ اور نہ کبھی رنج و غم سے سابقہ ہوا۔ (مسلم)

شرک کے خلاف انتباہ

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے قیامت کے دن خداوند تعالیٰ ان لوگوں سے جن کو آسان ہلکا عذاب دیا جائے گا۔ فرمائے گا اگر تیرے پاس دنیا کی چیزوں میں سے کوئی چیز ہوتی اور تو اس کو دے کر اس عذاب سے بچوٹ جانا تو کیا ایسا کرنے پر آمادہ ہوتا وہ کہے گا۔ ہاں۔ خداوند تعالیٰ فرمایا جب تو آدم کی پشت میں تھا اس وقت میں نے تجھ سے اس سے آسان چیز کی خواہش کی تھی اور وہ یہ کہ تو میرے ساتھ کسی کو شریک کرتا لیکن تو نے اپنا عہد توڑ دیا اور میرے ساتھ دوسروں کو شریک ٹھہرایا۔ (بخاری و مسلم)

عذاب میں تفاوت درجات

حضرت سمرہ بن جندبؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے دوزخیوں میں بعض لوگ وہ ہوں گے جن کے ٹخنوں تک آگ ہوگی بعض وہ ہوں گے جن کے زانوں تک آگ کے شعلے پہنچیں گے، بعض وہ ہوں گے جن کے کمر تک آگ ہوگی اور بعض وہ ہوں گے جن کے گردن تک آگ

۵۲۲۳ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلُ النَّارِ عَذَابًا أَبَا ابِطَالِبٍ وَهُوَ مُتَنَعِّلٌ يَنْعَلِينَ يَنْعَلِي مِنْهُمَا دِفَاعُهُ رِطَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۵۲۲۴ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتَى بِأَنْعِيمِ أَهْلِ الدُّنْيَا مِنْ أَهْلِ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُصْبَغُ فِي النَّارِ صَبْغَةً ثُمَّ يَقَالُ يَا بَنُ آدَمَ هَلْ رَأَيْتَ خَيْرًا قَطُّ هَلْ مَدَّ يَدَكَ فَنَعِمْتَ قَطُّ فَيَقُولُ لَا وَاللَّهِ يَا رَبِّ وَيُرَى بِأَشَدِّ النَّاسِ بُؤْسًا فِي الدُّنْيَا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيُصْبَغُ صَبْغَةً فِي الْجَنَّةِ ثُمَّ يَقَالُ لَكَ يَا بَنُ آدَمَ هَلْ رَأَيْتَ بُؤْسًا قَطُّ وَهَلْ مَدَّ يَدَكَ شِدَّةً قَطُّ فَيَقُولُ لَا وَاللَّهِ يَا رَبِّ مَا مَرَّ بِي بُؤْسٌ قَطُّ وَلَا رَأَيْتُ شِدَّةً قَطُّ سِوَاكَ مُسْلِمٌ.

۵۲۲۵ وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقُولُ اللَّهُ لِأَهْلِ النَّارِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَوَأَنَّ لَكَ مَا فِي الْأَرْضِ مِنْ شَيْءٍ أَكُنْتَ تَفْتَحُ بِهَا فَيَقُولُ نَعَمْ فَيَقُولُ أَرَدْتُ مِنْكَ أَهْرُونَ مِنْ هَذَا وَأَنْتَ فِي صَلْبِ آدَمَ أَنْ لَا تُشْرِكَ بِي شَيْئًا فَإِذَا بَيَّتَ إِلَّا أَنْ تُشْرِكَ بِي مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۲۲۶ وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ النَّارُ إِلَى كَعْبَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ النَّارُ إِلَى رُكْبَتَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ النَّارُ إِلَى حُجْرَتِهِ وَمِنْهُمْ مَنْ

(مسلم)

کے شعلے ہوں گے۔

تَاْخُذُكَ النَّارُ اِلٰی تَرْفُوتَہَا رَوَاہُ مُسْلِمٌ

دوزخیوں کے جسم؟

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے دوزخ میں کافر کے دونوں منڈھوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہوگا جتنا کہ تیز دوسوڑکی تین دن کی مسافت ہے، اور ایک دایت میں یوں ہے کہ دوزخ میں کافر کا دانت احد پہاڑ کے برابر ہوگا اور اس کے جسم کی کھال تین دن کی مسافت کے برابر ہوئی ہوگی۔ اور ابو ہریرہؓ کی حدیث ”اشتکت النار الخ“ تعجیل صلوٰۃ کے باب میں بیان کی گئی۔ (مسلم)

۵۲۲۷ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ مَنْكَبِي الْكَافِرِ فِي النَّارِ مَسِيرَةُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ لِلرَّاكِبِ الْمُسْرِعِ وَفِي رَوَايَةٍ خَرُصُ الْكَافِرِ مِثْلُ أَحَدٍ وَغُلْظُ جِلْدِهِ مَسِيرَةُ ثَلَاثِ رَوَاةُ مُسْلِمٌ وَكَرَّحِدٌ يَثُ أَبُو هُرَيْرَةَ اِشْتَكَّتِ النَّارُ اِلٰی رِيْہَا فِیْ بَابِ تَعْجِیْلِ الصَّلٰوٰۃِ

فصل دوم

دوزخ کی آگ کا ذکر

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ دوزخ کی آگ کو ایک ہزار برس جلایا گیا یہاں تک کہ وہ سرخ ہوگئی پھر اس کو ایک ہزار برس تک اور جلایا گیا یہاں تک کہ وہ سفید ہوگئی۔ پھر ایک ہزار برس اور جلایا گیا یہاں تک کہ وہ سیاہ ہوگئی اب وہ سیاہ و تاریک ہے۔ (ترمذی)

۵۲۲۸ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُوقِدَ عَلَى النَّارِ أَلْفَ سَنَةٍ حَتَّى أَصْبَرَتْ ثُمَّ أُوقِدَ عَلَيْهَا أَلْفَ سَنَةٍ حَتَّى أَبْيَضَتْ ثُمَّ أُوقِدَ عَلَيْهَا أَلْفَ سَنَةٍ حَتَّى اسْوَدَّتْ فَمِی سَوْدَاءُ مَظْلِمَةٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

کافر دوزخی کی جسامت

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے قیامت کے دن کافر کے دانت احد پہاڑ کے مانند ہوں گے اس کی زبان بقیع پہاڑ کے مانند ہوں گی۔ اور اس کے بیٹھنے کی جگہ تین میل لمبی ہوگی جیسے مدینہ سے ریزہ (تین میل کے فاصلہ پر واقع ہے) (ترمذی)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کافر کے جسم کی کھال کی موٹائی (دوزخ میں) بالیس ہاتھ ہوگی اس کا دانت احد پہاڑ کی مانند ہوگا۔ اور اس کے بیٹھنے کی جگہ دوزخ میں اتنی ہوگی جتنی کہ مسافت مکہ اور مدینہ کے درمیان ہے۔ (ترمذی)

۵۲۲۹ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرُصُ الْكَافِرِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِثْلُ أَحَدٍ وَتَحْدُكُ مِثْلُ الْبَيْضَاءِ وَمَقْعَدُهُ مِنَ النَّارِ مَسِيرَةُ ثَلَاثِ مِثْلِ الرَّبْدَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

۵۲۳۰ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ غُلْظَ جِلْدِ الْكَافِرِ أَشْنَانٌ وَارْبَعُونَ ذِرَاعًا وَإِنْ خَرُصَهُ مِثْلُ أَحَدٍ وَإِنْ مَجْلِسَهُ مِنْ جَهَنَّمَ مَا بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کافر دوزخ میں اپنی زبان کو زمین کوں اور چھ کوں تک نکالے گا۔ اور لوگ اس کو قدموں سے روندیں گے (یعنی اس پر چلیں گے) (ترمذی)

۵۲۳۱ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْكَافِرَ لَيَسْحَبُ لِسَانَهُ الْفَرَسَةَ وَالْفَرَسَ حَتَّى يَبْطِئَ النَّاسُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ

دوزخ کا پہاڑ

حضرت ابو سعیدؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ صعو (جس کا ذکر قرآن مجید میں ہے) آگ کا ایک پہاڑ ہے جس پر

۵۲۳۲ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصَّعُودُ جَبَلٌ مِنْ نَارٍ يَصْعَدُ

فِيهِ سَبْعِينَ خَرِيفًا وَيَهُوِي بِهَا كَذَلِكَ فِيهِ
أَبْدَانُهَا التَّرْمِيذِيُّ۔

کا فر کو ستر برس چڑھایا جائیگا۔ اور پھر گرایا جائے گا۔ اور وہ ستر برس
تک رطوبت چلا جائیگا۔ اور ہمیشہ اسی طرح ہوتا رہے گا (ترمذی)

دوزخیوں کی غذا

۵۲۳۲ وَعَنْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ فِي قَوْلِهِ كَالْمُهْلِ أَيْ كَعَكِهِ الذَّيْتِ
فَإِذَا قَرَّبَ إِلَى وَجْهِهِ سَقَطَتْ فَرُوَّةُ
وَجْهِهِ فِيهِ سَادَاةُ التَّرْمِيذِيُّ۔

حضرت ابو سعیدؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت
إِنَّ شَجَرَةَ الذَّوْمِ طَعَامُ الَّذِينَ فِيهَا كَالْمُهْلِ (یعنی زقوم کا درخت
گنہگاروں کا کھانا ہے مہل کی مانند) کے لفظ مہل کے متعلق فرمایا کہ وہ زیتون کی
تلچھٹ ہے جس وقت اس کو دوزخی کے منہ کے قریب لایا جائے گا (نو گرمی کی
وجہ سے) اس کے منہ کی کھال اس میں گر پڑے گی۔ (ترمذی)

گرم پانی کا عذاب

۵۲۳۳ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْحَمِيمَ يُصَبُّ
عَلَى رُؤُوسِهِمْ فَيَنْقُذُ الْحَمِيمَ حَتَّى يَخْلُصَ
إِلَى جَوْفِهِ فَيَسْلُتُ مَا فِي جَوْفِهِ حَتَّى يَمُرَّ
مِنْ قَدَمَيْهِ وَهُوَ الصَّهْرُ ثُمَّ يُعَادُ كَمَا
كَانَ سَادَاةُ التَّرْمِيذِيُّ۔

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ
گرم پانی دوزخیوں کے سر پر ڈالا جائیگا یہاں تک کہ اس کی گرمی سر سے لیکر
پیٹ تک پہنچ جائے گی اور ان چیزوں کو کاٹ ڈالے گی جو پیٹ کے
اندر ہیں اور وہ چیزیں قدموں کی راہ سے نکل جائیں گی۔ اور یہی صہر ہے
جس کا ذکر کلام مجید کی اس آیت میں ہے يَصُبُّ مِنْ قُوْنٍ رَّوْسِهِمُ
الْحَمِيمُ لِيَصْهَرُوا فَيُطَوَّنْهُمْ وَاجْلُوْهُمْ (یعنی ڈالا جائے گا ان کے
سر پر گرم پانی جس سے کھالی جائے گی وہ چیز جو ان کے پیٹوں

میں ہے اور کھالی جائے گی کھال) اور پھر اس کو ایسا ہی کر دیا جائیگا جیسا وہ تھا۔ (ترمذی)

دوزخیوں کے پینے کا پانی

۵۲۳۴ وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ يُسْقَى مِنْ مَّاءٍ
صَدِيدٍ يَتَجَرَّعُهُ قَالَ يَقَرَّبُ إِلَى فِيهِ
فَيَكْرَهُهُ فَإِذَا أَذْنُ مِنْهُ شَرِي وَجْهِهِ
وَوَقَعَتْ فَرُوَّةُ رَأْسِهِ فَإِذَا شَرِبَهُ قَطَعَ
أَمْعَاؤُهُ حَتَّى يَخْرُجَ مِنْ دُبُرِهِ يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى
وَسَقُوا مَاءً رَحِيمًا فَقَطَعَ أَمْعَاءُ هُمْ
وَيَقُولُ وَإِنْ يَسْتَعْثِقُوا يُفَاثُوا بِسَاءٍ
كَالْمُهْلِ لِيَشْوَى الْوُجُوهُ بِسَسِ الشَّرَابِ
رَوَاهُ التَّرْمِيذِيُّ۔

حضرت ابو امامہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس
آیت يُسْقَى مِنْ مَّاءٍ صَدِيدٍ يَتَجَرَّعُهُ (یعنی دوزخیوں کو دوزخیوں کا زرد
پانی پلایا جائیگا جس کو وہ گھونٹ گھونٹ پئیں گے) کے متعلق فرمایا یہ
پانی دوزخیوں کے منہ کے قریب لایا جائے گا جس سے وہ منہ بنائیں
گے پھر جب اس پانی کو منہ میں ڈالا جائے گا تو اس کے منہ کو بھون ڈالے
گا اور اس کے سر کی کھال گر پڑے گی پھر جب وہ پانی پیٹ میں جائے گا
تو آنتوں کو پارہ پارہ کر دے گا۔ یہاں تک کہ وہ آنتیں پاخانہ کے مقام سے
نکل جائیں گی چنانچہ خداوند تعالیٰ فرماتا ہے۔ اور دوزخیوں کو گرم پانی
پلایا جائیگا جو ان کی آنتوں کو پاش پاش کر دے گا۔ اور خداوند تعالیٰ فرماتا
ہے اگر دوزخی پانی کیلئے فریاد کریں گے تو ان کی فریاد سی اس پانی سے
(ترمذی)

کی جائے گی جو تلچھٹ کی مانند ہوگا۔ جو منہ کو بھون ڈالے گا اور یہ پانی بہت بری پینے کی چیز ہے۔

دوزخ کی چار دیواری

۵۲۳۶ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا رَدِّي النَّارَ أَرَبَعُ جُدَارٍ كُشِفَتْ كُلُّ

حضرت ابو سعیدؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ
دوزخ کے احاطہ کی چار دیواریں ہونگی ہر دیوار کی موٹائی چالیس

(ترمذی)

برس کے مسافت کے برابر ہوگی۔

جَدَّ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً رَوَاةُ التِّرْمِذِيِّ

دوزخیوں کی پیپ

حضرت سعید کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اگر اس زرد پانی کا ایک دل جو دوزخیوں کے زخموں سے جاری ہوگا دنیا میں ڈال دیا جائے تو دنیا کے سارے آدمی ہڑھائیں (ترمذی)

۵۴۷۷ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَنَّ دَلْوًا مِنْ عَنَابِي يَهْرَأُ فِي الدُّنْيَا لَأَنَّتِ أَهْلُ الدُّنْيَا رَوَاةُ التِّرْمِذِيِّ

دوزخ کا زقوم

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کو پڑھا اَللّٰهُمَّ اِنْفِقُوا لَنَا نَفَقَةً لَا تَمُوتُ اِلَّا وَانْتُمْ مُسْلِمُونَ (خدا تعالیٰ! بے سے دوزخ میں طرح سے ڈرنا چاہئے اور نہ مرد مگر اسلام کی حالت میں) اور پھر فرمایا اگر زقوم کے درخت کا ایک قطرہ پانی دنیا کے کسی گھر میں ٹپک پڑے تو زمین کے سنے والوں کے اسباب زندگی کو تباہ و برباد کر دے۔ پھر اس شخص کا کیا حال ہوگا جسکی خوراک زقوم ہوگی۔ (ترمذی)

۵۴۳۸ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَى هَذِهِ الْآيَةَ اِنْفِقُوا لَنَا نَفَقَةً لَا تَمُوتُ اِلَّا وَانْتُمْ مُسْلِمُونَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَنَّ فَطْرَةَ بَيْنَ الزُّقُومِ قَطْرَتٍ فِي دَارِ الدُّنْيَا لَأَفْسَدَتْ عَلَى أَهْلِ الْأَرْضِ مَعَالِيَهُمْ تَكَيْفَ يَكُونُ كَعَامَةِ رَوَاةُ التِّرْمِذِيِّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

دوزخیوں کے منہ کی بدبویی

حضرت ابو سعیدؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن مجید کے الفاظ وَهُمْ فِيهَا كَالْحُوتِ (یعنی دوزخی دوزخ میں توری جڑھلے اور دانت کھولے ہوئے) کے متعلق فرمایا آگ کے منہ کو بھون دیگی اس کا ادھر کا ہونٹ اوپر کو مٹ جائیگا یہاں تک کہ نصف سرتک پہنچے گا اور نیچے کا ہونٹ لٹک آئیگا جو زنا تک پہنچ جائیگا۔ (ترمذی)

۵۴۲۹ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُمْ فِيهَا كَالْحُوتِ قَالَ تَشْوِيهِ النَّارُ تَقْلُصُ شَفَتَهُ الْعُلْيَا حَتَّى تَبْلُغَ وَسْطَ رَأْسِهِ وَكَيْتَرُخَى شَفَتَهُ السُّفْلَى حَتَّى تَضْرِبَ سُرَّتَهُ رَوَاةُ التِّرْمِذِيِّ

دوزخی خون کے آنسو روئیں گے

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ لوگو! (خدا کے خوف سے) رو رو کر نہ رو سکو تو بہ تکلف روؤ اس لئے کہ دوزخی دوزخ کے اندر روئیں گے۔ اور ان کے آنسو ان کے رخساروں پر اس طرح بہیں گے گویا کہ وہ نالیاں ہیں پھر آنسو ختم ہو جائیں گے اور خون جاری ہوگا۔ اور آنکھوں کو زخمی کر دے گا اگر ان کے آنسوؤں میں کشتی جاری کی جائے تو البتہ وہ بھل جائیں گے۔ (شرح السنہ)

۵۴۲۰ وَعَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ ابْكُوا فَإِنَّ لَكُمْ تَسْطِيعًا وَتَقْبَلًا فَإِنَّ أَهْلَ النَّارِ يَكُونُ فِي النَّارِ حَتَّى تَسِيلَ دُمُوعُهُمْ فِي وُجُوهِِهِمْ كَانَهَا جَدًّا أَوْ حَتَّى يَنْقُطِعَ الدَّمُوعُ فَتَسِيلَ الدِّمَاءُ فَتَقْرَحُ الْعُيُونُ فَلَوْ أَنَّ سَفْنَا أُنْجِيَتْ فِيهَا لَجَرَتْ نَدَاةُ فِي شَرْحِ السُّنَنِ

دوزخیوں کی حالت

حضرت ابو ذرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے دوزخی سخت بھوک میں مبتلا کئے جائیں گے اور جب تک کہ یہ عذاب اس عذاب کے مساوی ہوگا جس میں وہ دوزخی پہلے سے گرفتار ہوں گے پھر وہ بھوک کی شدت سے فریاد کریں گے ان کی فریاد کو سنا جائیگا اور کھانے کے لئے ان کو ضریع دیا جائیگا دضریع ایک خاردار درخت بدبو دار

۵۴۲۱ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيْلَيْ عَلَى أَهْلِ النَّارِ الْجُوعُ فَيَعْبِلُ مَا هُمْ قَبِيْهِ مِنَ الْعَذَابِ فَيَسْتَفِيضُونَ فَيُعَاثُونَ بِطَعَامٍ مِنْ ضَرْبٍ لَا يَبْنُونَ وَلَا يُغْنِي مِنْ جُوعٍ فَيَسْتَفِيضُونَ

بِالطَّعَامِ فَيَعَاثِرُونَ بِطَعَامِ ذِي غَصَصٍ
فَيَذْكُرُونَ أَنَّهُمْ كَانُوا يَحْذَرُونَ
الْفُصْصَ فِي الدُّنْيَا بِالشَّرَابِ فَيَسْتَفْخِشُونَ
بِالشَّرَابِ فَيُدْفَعُ إِلَيْهِمُ الْحَمِيمُ
بِكَلْبٍ لَّيْبٍ الْحَدِيدِ فَإِذَا دَنَتْ
مِنْ وُجُوهِهِمْ شَوْتٌ وَجُوهُهُمْ فَإِذَا
دَخَلَتْ بَطُونُهُمْ قَطَعَتْ مَا فِي بُطُونِهِمْ
فَيَقُولُونَ ادْعُوا خَزَنَتَنَا جَهَنَّمَ فَيَقُولُونَ
أَكْرَمَتْكَ تَأْتِيكُمْ سُرَسُكُمْ بِالْبَيْتِ
قَالُوا بَلَىٰ قَالُوا فَاذْعُوا وَمَا دُعَاؤُ
الْكُفْرِيِّ إِلَّا فِي ضَلَالٍ قَالِ فَيَقُولُونَ
ادْعُوا مَا لَكُمْ فَيَقُولُونَ يَا مَالِكَ لِيَقْضِ
عَلَيْنَا سَرَّ بَكَ قَالَ فَيُجِيبُهُمْ إِنَّكُمْ
مَاصِكُونَ قَالِ الْأَعْمَشُ نَبْتُ أَن
بَيْنَ دُعَائِهِمْ وَإِجَابَةِ مَا لَكَ إِيَّاهُمْ
أَلْفَ عَامٍ قَالِ فَيَقُولُونَ ادْعُوا سَرَّ بَكُمْ
فَلَا أَحَدٌ خَيْرٌ مِنْ سَرَّ بَكُمْ فَيَقُولُونَ
رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَيْنَا شِقْوَتُنَا وَكُنَّا قَوْمًا
ضَالِّينَ سَرَّ بَنَا أَخْرِجْنَا مِنْهَا فَإِنْ عُدْنَا
قَارْنَا ظُلُمُومًا قَالِ فَيُجِيبُهُمْ اخْسَئُوا
وَيَهَا وَلَا تَكَلِّمُونِ قَالِ فَوَيْلٌ
ذَلِكَ تَبَسُّوْا مِنْ كُلِّ خَيْرٍ
وَعِنْدَ ذَلِكَ يَأْخُذُونَ فِي الدُّفْرِ
وَالْحَسْرَةِ وَالْوَيْلِ قَالِ عَبْدُ اللَّهِ
بْنُ عَبَّاسٍ الرَّحْمَانُ وَالنَّاسُ لَا يَدْعُونَ
هَذَا الْحَدِيثَ سَوَآةَ التَّوْحِيدِ ۝

گھاس ہے) یہ کھانا انکا پیٹ بھر گیا۔ اور نہ ان کی بھوک کو رفع کر گیا
اور وہ دوبارہ فریاد کریں گے اور کھانا مانگیں گے۔ ان کی فریاد کو سنا
جائیگا۔ اور ایسا کھانا دیا جائے گا جو گلے میں اٹک جائے گا۔ یعنی
تو پیٹ میں جائے اور نہ منہ سے باہر آئے پھر ان کو یہ بات یاد آئے
گی کہ دنیا کے اندر جب کوئی چیز گلے میں اٹک جاتی تھی تو وہ اسکو
پانی سے اتار لیا کرتے تھے۔ وہ پانی کیلئے فریاد کریں گے اور ان کو زنجیروں سے
پکڑ کر گرم پانی پلایا جائیگا۔ پانی پیٹ کے اندر داخل ہوگا تو پیٹ
کی چیزوں کو پارہ پارہ کر دیگا۔ پھر دوزخی آپس میں کہیں گے کہ دوزخ کے
محافظوں سے دعا کرو کہ ہمارے عذاب میں تخفیف ہو جائے (دوزخ
کے محافظ ان کی درخواست کو سنکر) کہیں گے کیا تمہارے پاس خدا کے
رسول واضح نشانیاں اور دلائل کے نہیں آئے تھے، دوزخی کہیں گے
ہاں آئے تھے دوزخ کے محافظ کہیں گے تم خود دعا کرو (یعنی ہم تمہارے لئے دعا
نہیں کرتے تم خود اپنے لئے دعا کرو) اور کافروں کی دعا بالکل بے فائدہ اور بیکار
ہوگی (یعنی خدا انکو نہیں سنے گا) پھر دوزخی آپس میں کہیں گے دوزخ کے
داروغہ کو بلاؤ۔ چنانچہ وہ دوزخ کے داروغہ (مالک) سے کہیں گے اے
مالک اپنے پروردگار سے دعا کر کہ وہ ہم کو موت دے۔ دوزخ کا داروغہ
کہے گا تم ہمیشہ یہیں (اور اسی حال میں) رہو گے۔ اس حدیث کے ایک
راوی اعش کا بیان ہے کہ مجھ کو بتایا گیا ہے کہ دوزخیوں اور داروغہ دوزخ
کے درمیان جو گفتگو ہوگی اس میں ایک ہزار برس گزر جائیں گے۔ پھر
دوزخی اس طرف سے مایوس ہو کر آپس میں کہیں گے اپنے پروردگار سے
دعا کرو کہ تمہارے پروردگار سے بہتر کوئی نہیں ہے۔ چنانچہ وہ کہیں گے
اے ہمارے پروردگار ہماری بد نصیبی ہم پر غالب آگئی اور ہم گمراہ لوگوں
میں سے ہیں۔ اے پروردگار! ہم کو دوزخ سے نکال اگر ہم اس
کے بعد بھی کفر کی جانب جائیں تو اپنے اور ظلم کرنے والے ہوں گے
خداوند تعالیٰ ان کو جواب دیگا دوہرا اور گنتوں کی مانند ذلیل و خوار ہو۔ اور
آئندہ مجھ سے کبھی بات نہ کرو رسول اللہ فرماتے ہیں خدا کا یہ جواب سنکر وہ ہر

بھلائی سے مایوس ہو جائیں گے اور اس کے بعد وہ نالہ و فریاد کرتے رہیں گے اور حسرت و افسوس کے ساتھ عذاب برداشت کرتے رہیں گے (تربذی
لام دارمی فرماتے ہیں محدثین اسے مرفوعاً نقل نہیں کرتے۔

آنحضرت نے اپنی امت کو دوزخ کے عذاب سے پوری طرح آگاہ کر دیا ہے

حضرت نعمان بن بشیرؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے میں نے تم کو دوزخ کی آگ سے ڈرایا۔ میں نے
تم کو دوزخ کی آگ سے ڈرایا۔ حضور ان الفاظ کو بار بار فرما رہے تھے۔

۵۴۲۲ وَعَنِ النَّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ أَنذَرْتُكُمْ النَّارَ أَنذَرْتُكُمْ

النَّارَ فَمَا ذَالِ يَقُولُهَا حَتَّىٰ تَكُونَ فِي مَقَامٍ هَذَا سَبْعَةَ أَهْلِ السُّوقِ وَحَتَّىٰ سَقَطَتْ خَبِيصَةٌ كَأَنَّكَ عَلَيْكَ عِنْدَ رَجُلٍ سَوَاءَ الدَّارِجِيَّ

اور بلند آواز سے کہہ رہے تھے اتنی بلند آواز سے کہ اگر آپ اس جگہ تشریف فرما ہوتے جہاں میں بیٹھا ہوں تو آپ کی آواز کو بازار والے سن لیتے۔ اور آپ جھوم جھوم کر یہ الفاظ کہتے تھے کہ آپ کی کلمی جو کاندھے پر پڑی تھی پاؤں میں گر پڑی۔ (دارمی)

دوزخیوں کو باندھنے کی زنجیر

۵۴۲۳ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوَ أَنَّ رِصَاصَةً مِثْلَ هَذِهِ وَأَشَارًا إِلَى مِثْلِ الْجَبَّةِ أُرْسِلَتْ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ وَهِيَ مَسِيرَةُ خَبِيصَةٍ سَنَةٍ لَبَلَّغَتْ الْأَرْضَ قَبْلَ اللَّيْلِ وَلَوْ أَنَّهُمَا أُرْسِلَتْ مِنْ رَأْسِ الْبَيْتِ لَسَارَتْ أَرْبَعِينَ خَرِيفًا اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ قَبْلَ أَنْ تَبْلُغَ أَصْلَهَا أَوْ قَرَّهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اگر سیسے کے ایک (گول) ٹکڑے کو جو کھوپڑی کے مانند ہو آسمان سے زمین کی طرف ڈالا جائے جس کا فاصلہ پانچ سو برس کی راہ کا ہے تو وہ ایک ات گزرنے سے پہلے زمین پر پہنچ جائے۔ لیکن اگر اس سیسے کے ٹکڑے کو اس زنجیر کے کنارے سے چھوڑا جائے جس میں دوزخیوں کو باندھا جائیگا۔ تو چالیس برس تک لڑھکتے رہنے کے باوجود اس کی انتہا یا جڑ تک نہ پہنچے گا۔ (ترمذی)

دوزخ کا بہیب نالہ

۵۴۲۴ وَعَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ فِي جَهَنَّمَ لَوَادِيًا يُقَالُ لَهَا هَبْهَبٌ يَسْكُنُ كُلَّ جَبَارٍ سَوَاءَ الدَّارِجِيَّ

حضرت ابو بردہؓ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے دوزخ میں ایک نالہ ہے جس کا نام بہیب ہے اس نالہ میں ہر اس شخص کو رکھا جائے گا جو منکر اور سرکش ہوگا۔ (دارمی)

فصل سوم

دوزخیوں کی طویل و عریض جسامت

۵۴۲۵ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَعْظُمُ أَهْلُ النَّارِ فِي النَّارِ حَتَّىٰ أَنْ يَكُونَ شَحْمَةً أَوْ ذَنْ أَحَدِهِمْ إِلَى عَاتِقِهَا مَسِيرَةُ سَبْعِ مِائَةٍ عَامٍ وَإِنْ غُلِظَ جِلْدُهَا سَبْعُونَ ذِرَاعًا فَإِنَّ جَهَنَّمَ مِثْلُ أَحَدٍ

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دوزخ میں دوزخیوں کے بدن بڑے بڑے ہو جائیں گے۔ یہاں تک کہ کان کی نو سے کاندھے تک کا فاصلہ سات سو برس کی راہ کا ہو جائے گا۔ اور جلد کی موٹائی ستر گز کی ہو جائے گی۔ اور دانت احد پہاڑ کی مانند۔ (احمد)

دوزخ کے سانپ بچھو

۵۴۲۶ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْرِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فِي النَّارِ حَيَاتٍ كَأَمْثَالِ الْبَحْنِ تَلَسُّ أَحَدَ هُنَّ السَّعَةِ تَجِدُ مَوْتَهَا أَرْبَعِينَ خَرِيفًا وَإِنْ فِي النَّارِ عَقَابِدٌ كَأَمْثَالِ الْبُعَالِ الْمُؤَكَّفَةِ تَلَسُّ أَحَدَ هُنَّ السَّعَةِ تَجِدُ مَوْتَهَا أَرْبَعِينَ خَرِيفًا رَوَاهُ أَحْمَدُ

حضرت عبداللہ بن حارث بن جزرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے دوزخ میں بھتی اونٹ کے برابر سانپ ہیں یہاں ایک مرتبہ کسی کو کاٹے تو اس کا درد اور زہر چالیس برس تک رہے گا۔ اور دوزخ میں پالان بندھے نچروں کے مانند بچھو ہیں ان کے ایک مرتبہ کاٹنے سے زہر کا اثر چالیس سال تک رہے گا۔ (احمد)

جاندہ و سوچ سپرداگ کر دیئے جائیں گے

۵۴۲۷ وَعَنِ الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ

حسن کہتے ہیں کہ ہم سے ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ الشَّمْسُ
وَالْقَمَرُ تَوَرَّانِ مُكَوِّرَانِ فِي النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
فَقَالَ الْحَسَنُ وَمَا ذَبَّهُمَا فَقَالَ أَحَدُ ثَدَى عَنْ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَكَنَ الْحَسَنُ
رَعَاةَ الْيَهُودِيِّ فِي كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُورِ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے قیامت کے دن چاند اور سورج پتھر کے
دو ٹکڑوں کے مانند ہوں گے جن کو آگ میں ڈالا جائیگا۔ حسن بصریؒ
نے ابو ہریرہؓ سے پوچھا سورج اور چاند نے کیا گناہ کیا ہے۔ ابو ہریرہؓ
نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جو سنا تھا بیان کیا۔
حسنؒ نے یہ سن کر خاموش ہو گئے (سبقتی)

سقی کون ہے؟

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
ہے، دوزخ میں صرف بد نصیب اہل ہوگا۔ پوچھا کیا یا رسول اللہ!
بد نصیب کون ہے؟ آپؐ فرمایا بد نصیب وہ ہے جس نے خدا کی عزتوں کو
ورضا مندی حاصل کرنے کیلئے خدا کی اطاعت انہیں کی اور اس کی نافرمانی
کو ترک نہیں کیا۔ (ابن ماجہ)

۵۴۲۸ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ النَّارَ إِلَّا شَقِيٌّ
قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَنِ الشَّقِيُّ ذَاكَ مَنْ كَوَّنَ عَدُوًّا
لِلَّهِ بَطَاعَتَهُ وَكَوَّنَ يَدْرَكَ لِمَا بِمَعْصِيَةِ رَدَاةٍ
ابْنُ مَاجَةَ

بَابُ خَلْقِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ

جنت اور دوزخ کی پیدائش کا بیان

فصل اول

جنت اور دوزخ کی شکایت

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
ہے جنت اور دوزخ کا آپس میں جھگڑا ہوا۔ دوزخ نے کہا مجھ کو سرکشوں
اور سنگبروں کے لئے اختیار کیا گیا ہے۔ جنت نے کہا مجھ کو کیا میرے
اندروں کو زور لوگ حقیر و ذلیل لوگ اور وہ لوگ جو بھولے بھالے اور
فریب میں آجانے والے ہیں داخل ہوں گے۔ خداوند تعالیٰ نے یہ سن کر
جنت سے فرمایا تو میری رحمت ہے۔ یعنی رحمت خداوندی کا محصل
منظہر میں اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہوں تیرے ذریعہ رحم
کرتا ہوں۔ اور دوزخ سے فرمایا تو میرا عذاب ہے میں اپنے بندوں میں
سے جس کو چاہتا ہوں تیرے ذریعہ عذاب دیتا ہوں۔ اور تم دونوں میں
مے میں ہر ایک کو بھروں گا۔ اور دوزخ تو اس وقت تک نہ بھرے گی جب
تک کہ خداوند تعالیٰ اس میں اپنا پاؤں نہ رکھ دے گا۔ جب خدا اپنا
پاؤں رکھ دے گا۔ تو دوزخ کے گے گی بس بس بس۔ اس وقت دوزخ
بھر جائے گی۔ پھر اس کو سمیٹا جائے گا۔ اور اس کے بعض حصوں
کو بعض حصوں میں ملا دیا جائے گا۔ اور خداوند تعالیٰ اپنی مخلوق

۵۴۲۹ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحَاجَّتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ
فَقَالَتِ النَّارُ أُوذِيتُ بِالْمُتَكَبِّرِينَ وَ
الْمُتَجَبِّرِينَ وَقَالَتِ الْجَنَّةُ كَمَا لِي لَا
يَدْخُلُونِي إِلَّا ضِعْفَاءُ النَّاسِ وَسَقَطُهَا
وَعَرَّتْ تَهْمُ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى لِلْجَنَّةِ إِنَّمَا
أَنْتِ رَحْمَتِي أَرْحَمُ بِكَ مِنْ أَمْرٍ مِنْ
عِبَادِي وَقَالَ لِلنَّارِ إِنَّمَا أَنْتِ عَذَابِي
أَعَذِّبُ بِكَ مِنْ أَمْرٍ مِنْ عِبَادِي وَبِئْسَ
وَاحِدٌ مِنْكُمَا مَلُؤُهَا فَمَا النَّارُ
فَلَا تَسْتَلِي حَتَّى يَضَعَ اللَّهُ رِجْلَهُ يَقُولُ
قَطَّ قَطَّ فَهَذَا لَكَ تَسْتَلِي وَيُذَوِّي
بَعْضُهَا إِلَى بَعْضٍ فَلَا يَطْلِعُ اللَّهُ مِنْ
خَلْقِهِ أَحَدًا وَآمَّا الْجَنَّةُ فَإِنَّ اللَّهَ

يُنشئُ لَهَا خَلْقًا مُتَّفِقًا عَلَيْهِ۔ میں سے کسی پر ظلم نہیں کرے گا۔ اب وہی جنت (اگر وہ خالی رہ جائے گی) تو اس کے لئے خداوند تعالیٰ اور نئی مخلوق کو پیدا کر دے گا۔ (بخاری و مسلم)

دوزخ و جنت کو بھرا جائے گا

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ دوزخ میں برابر لوگوں کو ڈالا جاتا ہے گا۔ اور وہ کہتی ہے گی کہ کچھ اور ہے یہاں تک کہ خداوند بزرگ رزاس میں اپنا پاؤں رکھ دے گا۔ اس وقت دوزخ کے بعض اجزاء بعض میں داخل ہو جائیں گے۔ یعنی دوزخ سمٹ جائیگی۔ اور پھر دوزخ یہ کہے گی۔ بس بس تیری عزت اور تیری بخشش کی قسم میں بھر گئی۔ اسی طرح جنت کے اندر مکانات میں زیادتی اور وسعت ہوتی رہے گی۔ یہاں تک کہ خداوند تعالیٰ ایک نئی مخلوق کو پیدا کرے گا اور جنت کے خالی مکانات کو اس سے بھر دیگا۔ بخاری و مسلم اور انس رضی اللہ عنہ کی حدیث "حفت الجنة بالملكۃ النجم، کتاب الترقاق میں بیان کی گئی۔

۲۵۰ وَعَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَزَالُ جَهَنَّمُ يُبْقَى فِيهَا وَتَقُولُ هَلْ مِنْ مَزِيدٍ حَتَّى يَضَعَ رَبُّ الْعِزَّةِ فِيهَا قَدَمَهُ فَيَنْزِلُ بَعْضُهَا إِلَى بَعْضٍ فَتَقُولُ قَطُّ قَطُّ يَعِزَّتِكَ وَكَرَمُكَ وَلَا يَزَالُ فِي الْجَنَّةِ فَضْلٌ حَتَّى يَنْشِئَ اللَّهُ لَهَا خَلْقًا فَيُسْكِنُهُمْ فَضْلَ الْجَنَّةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَذَكَرَ حَدِيثُ أَنَسٍ حَفَّتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِيهِ فِي كِتَابِ الرِّقَاقِ۔

فصل دوم

جنت کو مکروہات نفس سے اور دوزخ کو خواہشات نفس سے گھیر دیا گیا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ خداوند تعالیٰ نے جب جنت کو پیدا کیا تو جبریل علیہ السلام سے فرمایا جاؤ جنت کو دیکھو چنانچہ وہ گئے جنت کو دیکھا اور اس تمام سامان پر نظر ڈالی جو خدا نے جنتیوں کے لئے تیار کیا اور پھر واپس آکر کہا۔ اے پروردگار تیری عزت کی قسم! جو شخص اس جنت کا حال سنے گا۔ وہ اس میں داخل ہونے کی خواہش کرے گا۔ پھر خداوند تعالیٰ نے بہشت کے چاروں طرف شرعی نکالیف کا احاطہ قائم کیا۔ اور اس کے بعد جبریل سے فرمایا جبریل جاؤ۔ اور جنت کو دوبارہ دیکھو۔ چنانچہ جبریل گئے اور جنت کو دوبارہ دیکھ کر واپس آئے اور عرض کیا پروردگار! تیری عزت کی قسم! مجھ کو اندیشہ ہے کہ اب شاید کوئی بھی جنت کے اندر داخل ہونے کی خواہش نہ کرے گا اس کے بعد رسول اللہ نے فرمایا کہ جب خداوند تعالیٰ نے دوزخ کو پیدا کیا تو فرمایا اے جبریل! جاؤ دوزخ کو دیکھو۔ چنانچہ وہ گئے اور دوزخ کو دیکھ کر واپس آئے اور عرض کیا پروردگار! تیری عزت کی قسم! جو شخص دوزخ کا حال سنے گا وہ کبھی اس میں داخل ہونے کی خواہش نہ کرے گا۔ اس کے بعد خداوند تعالیٰ نے دوزخ کے گرد خواہشات نفسانی اور شہوات کا احاطہ لگایا اور پھر

۲۵۱ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا خَلَقَ اللَّهُ الْجَنَّةَ قَالَ لِجِبْرِيلَ اذْهَبْ فَانْظُرْ إِلَيْهَا فَذَهَبَ فَانْظَرَ إِلَيْهَا وَإِلَى مَا أَعَدَّ اللَّهُ لِأَهْلِهَا نَبِيهَا ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ أَيُّ رَبِّ وَعِزَّتِكَ لَا يَسْمَعُ بِهَا أَحَدٌ إِلَّا دَخَلَهَا ثُمَّ حَقَّقَهَا بِالْمَكَارِيهِ ثُمَّ قَالَ يَا جِبْرِيلُ اذْهَبْ فَانْظُرْ إِلَيْهَا قَالَ فَذَهَبَ فَانْظَرَ إِلَيْهَا ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ أَيُّ رَبِّ وَعِزَّتِكَ لَقَدْ خَشِيتُ أَنْ لَا يَدْخُلَهَا أَحَدٌ قَالَ فَلَمَّا خَلَقَ اللَّهُ النَّارَ قَالَ يَا جِبْرِيلُ اذْهَبْ فَانْظُرْ إِلَيْهَا قَالَ فَذَهَبَ فَانْظَرَ إِلَيْهَا ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ أَيُّ رَبِّ وَعِزَّتِكَ لَا يَسْمَعُ بِهَا أَحَدٌ فَيَدْخُلُهَا ثُمَّ حَقَّقَهَا بِالشَّهَوَاتِ ثُمَّ قَالَ يَا جِبْرِيلُ اذْهَبْ فَانْظُرْ إِلَيْهَا قَالَ فَذَهَبَ فَانْظَرَ إِلَيْهَا فَقَالَ

أَيُّ رَبِّ وَعِزَّتِكَ لَقَدْ خَشِيتُ أَنْ لَا يُبْقِيَ
أَحَدًا إِلَّا دَخَلَهَا نَارُهَا الْتَرْمِيزِيُّ دَابُّو
دَاوُدُ وَالنَّسَائِيُّ

فرمایا! جبریل جاؤ۔ اب دوزخ کو دیکھو۔ چنانچہ جبریل گئے اور دوزخ
کو دوبارہ دیکھ کر واپس آئے اور عرض کیا پروردگار! تیری عزت
کی قسم مجھ کو اندیشہ ہے کہ اب جو شخص دوزخ کا حال سنے گا وہ اکی
میں داخل ہونے کی خواہش کرے گا۔ (ترمذی، ابوداؤد، نسائی)

فصل سوم

۱۔ حضرت کو جنت و دوزخ کا مشاہدہ

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ ایک روز رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
ہم کو نماز پڑھانی پھر منبر پر چڑھ کر مسجد کے قبلہ کی طرف اشارہ کیا اور
فرمایا۔ میں نے ابھی ابھی تم کو نماز پڑھاتے پڑھاتے اس دیوار کے آگے
جنت اور دوزخ کو ایک خاص شکل و صورت میں دیکھا ہے۔ اور میں
کہہ سکتا ہوں کہ آج تک میں نے جس قدر اچھی بری چیزیں دیکھی ہیں وہ جنت
و دوزخ کی اچھائی و برائی کے مقابلہ میں کوئی حیثیت و حقیقت نہیں
رکھتیں۔ (بخاری)

۵۴۵۲ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَطَمَ لَنَا يَوْمًا الصَّلَاةَ ثُمَّ رَأَى
الْمَسْجِدَ فَأَمَّا شَأْنُ بَيْتِهِ قَبْلَ قِبْلَتِهِ
الْمَسْجِدِ فَقَالَ قَدْ أُرِيتُ الْآنَ مَذْ
صَلَّيْتُ لَكُمْ الصَّلَاةَ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ
فَمَسَّلَتَيْنِ فِي قَبْلِ هَذَا الْجِدَارِ فَكَلِمَاتُ كَالْيَوْمِ
فِي الْحَيْرِ وَالشَّيْءِ سَأَلَهُ الْبُخَارِيُّ

بَابُ بَدْءِ الْخَلْقِ وَذِكْرِ الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ

مخلوقات کی پیدائش اور پیغمبروں کا بیان

فصل اول

پہلے اللہ کے سوا کچھ نہ تھا

حضرت عمران بن عمرؓ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ نبیلہ بنتو تمیم کی ایک جماعت حاضر ہوئی آپ
نے اس کو دیکھ کر فرمایا بنو تمیم میری بشارت کو قبول کر دو یعنی تم مجھ سے
ایسی چیز کو حاصل کر دو جو سعادت دارین کی موجب ہو بنو تمیم نے کہا آپ نے
ہم کو دین کے معاملہ میں بشارت دی دہم نے اس کو قبول کر لیا۔
اب ہم کو کچھ دنیا بھی عطا فرمائیے۔ پھر آپ کی خدمت میں یمن کے لوگوں
کی ایک جماعت حاضر ہوئی۔ آپ نے اس سے فرمایا۔ بنو تمیم نے تو
بشارت کو قبول نہیں کیا۔ یمن والو! تم میری بشارت کو قبول کر لو یمن
دالوں نے عرض کیا۔ ہم نے حضور کی بشارت کو قبول کر لیا اور ہم اس
لئے آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے ہیں کہ دین کی معلومات آپ سے
حاصل کریں سب سے پہلی بات ہم یہ پوچھنا چاہتے ہیں کہ یہ دنیا کیوں پیدا ہوئی

۵۴۵۳ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ إِنِّي كُنْتُ
عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَهُ
قَوْمٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ فَقَالَ أَتَبَلَّوْا
الْبَشْرَى يَا بَنِي تَمِيمٍ قَالُوا بَشَرْتَنَا
فَأَعْطِنَا فَمَا خَلَّ نَاسٌ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ
فَقَالَ أَتَبَلَّوْا الْبَشْرَى يَا أَهْلَ الْيَمَنِ
إِذْ كُنْتُمْ يَقْبَلُهَا بَنُو تَمِيمٍ قَالُوا قَبَلْنَا
حِجَّتَنَا لِنَتَفَقَّهَ فِي الدِّينِ وَلِنَسْأَلَكَ
عَنْ أَوَّلِ هَذَا الْأَمْرِ مَا كَانَ قَالَ
كَانَ اللَّهُ وَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ قَبْلَهُ
وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ ثُمَّ خَلَقَ

السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَكُتِبَ فِي الْكِتَابِ كُلُّ شَيْءٍ ثُمَّ آتَانِي سَجُلًا فَقَالَ يَا عِزُّوهُنَّ أَدِيرَاكِ نَاقَتَكَ فَقَدْ ذَهَبَتْ فَأَنْطَلَقْتُ أَطْلُبُهَا وَآيَحُ اللَّهُ لَوْ دِدْتُ أَنَّهَا قَدْ ذَهَبَتْ وَلَوْ أَقْبَرُوا ذَاةَ الْبُخَارَىٰ۔

اور اس سے پہلے کیا چیز موجود تھی۔ آپ نے فرمایا سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے آسمان و زمین کو پیدا کیا اور لوح محفوظ میں ہر چیز کو لکھا۔ عمران بن حصینؓ کہتے ہیں کہ حضورؐ یہ بیان فرما رہے تھے کہ ایک آدمی آیا اور مجھ سے کہا۔ عمرانؓ اپنی اونٹنی کو تلاش کر وہ بھاگ گئی ہے۔ چنانچہ میں اس کو ڈھونڈنے کے لئے چل دیا اور میں اب خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ کاش میں نہ اٹھتا خواہ وہ اونٹنی چلی جاتی۔ (بخاری)

آنحضرتؐ نے ابتدائے آفرینش سے روز قیامت تک کے احوال بیان فرما دیئے تھے۔

۵۴۵۲ وَعَنْ عَبْدِ قَالَ قَامَ فِينَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَامًا فَأَخْبَرَنَا عَنْ بَدَأِ الْخَلْقِ حَتَّى دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ مَنَازِلَهُمْ وَأَهْلُ النَّارِ مَنَازِلَهُمْ حَفِظَ ذَلِكَ مَنْ حَفِظَهُ وَنَسِيَ مَنْ نَسِيَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

حضرت عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز ہمارے درمیان کھڑے ہو کر آغاز پیدائش سے جنت و دوزخ میں داخل ہونے تک کا ذکر فرمایا جس شخص نے اس بیان کو محفوظ رکھنے کی کوشش کی محفوظ رکھا اور جس نے کوشش نہیں کی وہ بھول گیا۔ (بخاری)

اللہ تعالیٰ کی رحمت اس کے غضب پر سبقت لے گئی ہے

۵۴۵۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى كَتَبَ كِتَابًا قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ الْخَلْقَ إِنَّ رَحْمَتِي سَبَقَتْ غَضَبِي فَهَرَمَ كُتُوبُ عَنَدَهُ قَوْفَ الْعَرْشِ مُتَّفِقٌ حَكِييٌ۔

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرمانے سنا ہے کہ خداوند تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کرنے سے پہلے ایک کتاب لکھی جس میں یہ الفاظ بھی لکھے ہیں کہ میری رحمت میرے غضب پر سبقت لے گئی ہے۔ پس یہ الفاظ خدا کے ہاں عرش پر لکھے ہوئے ہیں۔ (بخاری و مسلم)

ملائکہ جنات اور انسان کا جو ہر تخلیق

۵۴۵۶ وَعَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خُلِقَتِ الْمَلَائِكَةُ مِنْ نُورٍ وَخُلِقَ الْجَانُّ مِنْ مَّارِجٍ مِّنْ نَّارٍ وَخُلِقَ آدَمُ مِنَّا وَجِيفَ لَكُمُ سَوَادُهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے فرشتوں کو نور سے پیدا کیا گیا ہے اور جنوں کو آگ کے دھواں سے بجھے شعلہ سے پیدا کیا گیا ہے اور آدم کو اس چیز سے پیدا کیا گیا ہے جو نرم سے بیان کر دی گئی ہے۔ یعنی جس کا ذکر قرآن مجید میں تمباغے سامنے موجود ہے (یعنی خَلَقَهُ مِن قَدِّ آدَمَ کو مٹی سے پیدا کیا) (مسلم)

ہیکر آدم کے بائے میں شیطان کا اظہار خیال؟

۵۴۵۷ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا صَوَّرَ اللَّهُ آدَمَ فِي الْجَنَّةِ تَرَكَهُ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَتَرَكَمَا جَعَلَ ابْلَیْسُ يُطِيبُ بِهِ يَنْظُرُ مَا هُوَ فَلَمَّا رَأَاهُ أَجُوفَ عَرَفَ أَنَّ خَلْقًا لَا يَتَمَلَّكَ سَوَادُهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے، جب خداوند تعالیٰ نے آدم کی صورت تیار کی تو جب تک اس نے چاہا اس کو جنت کے اندر رکھا اس عرصہ میں شیطان آدمؑ کے پتلے کے گرد پھرتا اس کو دیکھتا اور کہتا تھا کہ یہ کیا چیز ہے پھر جب اس نے دیکھا کہ اللہ سے خالی ہے تو خیال کیا کہ یہ ایک غیر مضبوط مخلوق ہے۔ (مسلم)

حضرت ابراہیمؑ کا خشنہ

۵۴۵۸ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

مَسَّىٰ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْتَنَ إِبْرَاهِيمَ
النَّبِيَّ وَهُوَ ابْنُ ثَمَارَيْنِ سَنَةً بِالْقُدُومِ
مُسَقَّنٌ عَلَيْهِ۔

فرمایا ہے۔ ابراہیم علیہ السلام نے اسی برس کی عمر میں بسوسے سے اپنا ختنہ
کیا یا یہ کہ ابراہیم علیہ السلام نے مقام قدوم میں اسی برس کی عمر میں
ختنہ کیا۔ (بخاری و مسلم)

حضرت ابراہیم کے تین جھوٹ

۲۵۹ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا كُنْ بِإِبْرَاهِيمَ
إِلَّا ثَلَاثَ كَذَبَاتٍ خَدَتَيْنِ مِنْهُنَّ
فِي ذَاتِ اللَّهِ قَوْلُهُ إِنِّي سَقِيمٌ وَقَوْلُهُ
بَلْ نَعَلَهُ كَبِيرُهُمْ هَذَا وَقَالَ
بَيْنَا هُوَ ذَاتَ يَوْمٍ دَسَارَةً إِذَا أَنِي
عَلَى جَبَّارٍ مِنَ الْجَبَّارَةِ فَقِيلَ
لَهَا إِنَّ هَهُنَا رَجُلًا مَعَهُ امْرَأَةٌ مِنْ
أَحْسَنِ النَّاسِ فَأَرْسَلِ إِلَيْهَا فَسَأَلَهَا
عَنْهَا مَنْ هَذِهِ قَالَتْ أُخْتُ فَاثِي سَارَةٍ
فَقَالَ لَهَا إِنَّ هَذَا الْجَبَّارُ إِنِّي يَعْلَمُ
أَنَّكَ امْرَأَتِي يُغَيِّبُنِي عَلَيْكَ فَإِنْ سَأَلَكَ
فَاخْبِرِيهِ أَنَّكَ أُخْتُ فَاثِيكَ أُخْتُ
فِي الْإِسْلَامِ لَيْسَ عَلَيَّ وَجْهٌ إِلَّا رَضَى
مُؤْمِنٌ غَيْرِي وَغَيْرِكَ فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهَا
فَاثِي بِهَا قَامَ إِبْرَاهِيمُ يُصَلِّيُ فَلَمَّا
دَخَلَتْ ذَهَبَ بَيْنَنَا وَلَهَا بَيْدَةٌ
فَأَخَذَ دَيْرُذَى نَغْطُ حَتَّى سَرَّكَضَ
بِرَجُلِهِ فَقَالَ أَدْعِي اللَّهَ لِي وَلَا أَضْرِكُ
فَدَعَتْ اللَّهَ فَأُطْلِقَ ثُمَّ تَنَاوَلَهَا الثَّانِيَةَ
فَأَخَذَ مِثْلَهَا أَوْ أَسَدًا فَقَالَ أَدْعِي اللَّهَ
لِي وَلَا أَضْرِكُ فَدَعَتْ اللَّهَ فَأُطْلِقَ
فَدَعَا بَعْضَ حَجَبَتِهِ فَقَالَ إِنَّكَ
لَمْ تَأْتِيَنِي يَا نِسَاءُ إِنَّمَا أَنَا نَبِيٌّ
بِشَيْطَانٍ فَأَخَذَ مَهَا هَاجَرًا فَاتَتْهُ
وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّيُ فَأَوْمَأَ بِيَدِهِ مَهْمُومٌ
قَالَتْ سَأَدًا اللَّهُ كَيْدُ الْكَافِرِ فِي
نَحِيرِهِ وَأَخَذَ مَهَا جَدَّ قَالَ أَبُؤ

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا ہے۔ ابراہیم علیہ السلام نے اپنی عمر میں صرف تین جھوٹ بولے ان میں
سے دو جھوٹ خدا کے لئے بولے (یعنی خدا کی خوشنودی حاصل کرنے
اور اس کے حکم کو بجالانے کیلئے) ایک مرتبہ تو انھوں نے یہ جھوٹ بولا
کہ میں بیمار ہوں اور یہ اس وقت جب کہ ان کی قوم اپنی عیسویں ان کو
شریک کرنے کے لئے لیجاتا چاہتی تھی جہاں بتوں کو پوجا جاتا تھا۔
اور وہ جانا نہیں چاہتے تھے۔ اس لئے انہوں نے کہہ دیا کہ میں بیمار ہوں
اور دوسرا جھوٹ یہ بولا کہ یہ کام بڑے بت نے کیا ہے (اور یہ اس
وقت جب کہ کفار کی عدم موجودگی میں انہوں نے انکے بتوں کو توڑ دالا تھا
اور جب کافروں نے پوچھا کہ ابراہیم یہ کام تم نے کیا ہے۔ تو انھوں نے
کہا۔ میں نے نہیں کیا بڑے بت نے یہ کام کیا ہے) اور رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے (تیسرے جھوٹ کی بابت یہ) فرمایا کہ ابراہیم اور ان کی بیوی
سارہ دشنام کی طرہ جارہے تھے کہ ان کا گذر ایک ظالم کے شہر پر ہوا
اس ظالم حاکم کو اطلباء دی گئی کہ یہاں ایک شخص آیا ہوا ہے جس کے
ساتھ ایک نہایت حسین عورت ہے۔ اس نے آدمی بھیج کر ابراہیم
کو طلب کیا اور پوچھا تمہارے ساتھ کوئی عورت ہے۔ ابراہیم نے
کہا میری بہن ہے۔ اس کے بعد ابراہیم نے واپس آکر سارہ سے کہا کہ
اگر اس شہر کے ظالم حاکم کو یہ معلوم ہو گیا کہ تو میری بیوی ہے تو تجھ کو
مجھ سے چھین لے گا۔ اگر وہ تجھ سے پوچھے تو یہ کہنا کہ تو میری بہن ہے۔
اس لئے کہ تو حقیقت میں میری دینی بہن ہے۔ اس وقت دنیا کے
پروردہ پر میرے اور تیرے سوا کوئی مومن نہیں ہے۔ اور اس اعتبار سے
ہم دونوں دینی بہن اور بھائی ہیں۔ پھر اس ظالم حاکم نے سارہ کو
طلب کیا۔ وہ اس کے پاس پہنچی۔ اور ادھر ابراہیم نماز پڑھنے کھڑے
ہو گئے۔ ساتھ جب اس ظالم حاکم کے سامنے آئیں تو اس نے دست
درازی شروع کی اور ظالم کو بکڑ لیا گیا۔ (یعنی خدا نے اس کو روک دیا
یا اس کو بے حس و حرکت بنا دیا گیا) یا اسکا گلا گھونٹا گیا کہ اسکا سانس
رک گیا، اور وہ زمین پر پاؤں مارنے لگا۔ پھر اس ظالم نے سارہ سے
کہا خدا سے میرے لئے دعا کرو کہ وہ مجھ کو اس تکلیف سے نجات

هَذِيذَةٌ رَتَلَتْ أَمْكُمُ يَا بَنِي مَاءِ السَّمَاءِ مُتَّفَقٌ عَلَيْكُمْ۔

(ہے) میں تم کو کوئی ضرر نہ پہنچاؤں گا۔ چنانچہ حضرت سارہؑ نے دعا کی اور اس ظالم کو چھوڑ دیا (یعنی اسکی تکلیف دور کی گئی) اس نے دوبارہ دعا کی

اس کو اسی طرح پکڑ لیا گیا۔ یا اس کا گلا گھونٹا گیا۔ بلکہ پہلے سے زیادہ سخت۔ اس نے پھر یہی کہا کہ خدا سے میری خلاصی کی دعا کرو۔ میں تم کو کوئی اذیت نہ دوں گا۔ چنانچہ سارہؑ نے پھر دعا کی اور وہ اچھا ہو گیا پھر اس ظالم نے اپنے دربانوں میں سے کسی کو بلایا اور کہا تو میرے پاس انسان کو نہیں لایا ہے۔ بلکہ کسی جن کو لے آیا ہے۔ پھر اس ظالم نے سارہؑ کی خدمت کے لئے ایک لونڈی باجرہ نامی دی۔ اور ان کو واپس بھیج دیا۔ سارہؑ واپس آئیں تو ابراہیمؑ کو نماز پڑھتے دیکھا۔ ابراہیمؑ نے نماز ہی میں اشارہ سے پوچھا کیا حال ہے۔ اور کہیں لگڑی، سارہؑ نے کہا فلاوند تعالیٰ نے اس کافر کے سر کو اسکے سینے میں لوٹا دیا۔ اور اس نے خدمت کیلئے باجرہ کو دیا۔ ابوسہریرہؓ رو کہتے ہیں کہ اے آسمان کے پانی کے بیٹو! یہی تمہاری ماں ہے (آسمان کے پانی سے مراد پاک نسب ہے)۔ (بخاری و مسلم)

حضرت ابراہیمؑ، حضرت لوطؑ اور حضرت یوسفؑ سے متعلق بعض اہم واقعات کا ذکر

حضرت ابوسہریرہؓ رو کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ ہم ابراہیم علیہ السلام سے زیادہ شک کے مستحق ہیں۔ جب کہ

انہوں نے یہ کہا تھا کہ اے پروردگار! تو مردوں کو کیونکر زندہ کرتا ہے مجھ کو دکھا دے اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے ابراہیمؑ کیا تو میری اس قدرت پر یقین نہیں رکھتا؟ کہا ضرور لیکن میرے قلب کو علم الیقین کے مرتبہ سے فوق عین الیقین کا مرتبہ حاصل ہونے سے سکون و چین ہو جائے جب ہم کو شک نہیں تو ابراہیمؑ بدرجہ اتم شک کے مستحق نہیں اور خدا لوگوں پر رحم کرے جو ایک سخت جماعت کی بنیاد تلاش کرتے تھے (یعنی جب لوگوں نے لوطؑ

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ سَأَسْأَلُ اللَّهَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْنُ أَحَقُّ بِالشَّكِّ مِنْ إِبْرَاهِيمَ إِذْ قَالَ رَبِّ أَسْرَأْنِي كَيْفَ تُحْيِي الْمَوْتَى وَيَرْحَمُ اللَّهُ لَوْ طَأَفْتُ كَأَن يَأْوِي إِلَى سُرْكَيْنِ شِدْبِي وَلَوْ كَيْتُ فِي السَّجْنِ طُولَ مَا لَيْثَ يُوسُفَ لَا جَبْتُ الدَّائِمِي مُتَّفَقٌ عَلَيْكُمْ۔

کے مہمانوں کو ستایا۔ تو انہوں نے یہ آرزو کی کہ کاش مجھ میں اتنی قوت ہوتی جن کی مدد سے میں ان لوگوں کی مدافعت کر سکتا) اور میں اگر قید خانہ میں اتنی طویل مدت تک رہتا جتنی مدت یوسفؑ سے تھی۔ تو یہی بلائے والے کی دعوت کو قبول کر لیتا (اس کا واقعہ یہ ہے کہ حضرت یوسفؑ نو برس قید خانہ میں رہے۔ پھر جب بادشاہ مصر نے ان کو نجات دینے کے لئے طلب کیا تو حضرت یوسفؑ نے انکار کر دیا اور کہہ دیا جب تک عورتوں سے میری پاکیزگی کی شہادت نہ ملے گی جائے میں قید خانہ سے باہر نہ آؤں گا۔ (بخاری و مسلم)

حضرت موسیٰؑ اور ایدانہ بنی اسرائیل

حضرت ابوسہریرہؓ رو کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے موسیٰ علیہ السلام ایک نہایت شرمیلے اور پردہ دار آدمی تھے اس قدر حیا دار کہ ان کے جسم اور جلد کا کوئی حصہ دکھائی نہ دیتا تھا۔ پس بنو اسرائیل کے کچھ لوگوں نے ان کو تکلیف دینے کا ارادہ کیا اور یہ کہنا شروع کیا کہ موسیٰؑ اپنے بدن کو اس قدر احتیاط سے صرف اسلئے ڈھانکتے ہیں کہ ان کے جسم میں کوئی عیب ہے یا تو برص ہے (کوڑھ) ہے یا ٹھیکے پھولے ہوئے ہیں۔ فلاوند تعالیٰ نے ارادہ کیا کہ جو عیب ان پر لگا یا جا رہا ہے اس سے ان کو پاک و صاف کر کے دکھائے۔ چنانچہ ایک روز موسیٰؑ علیہ السلام کسی تنہائی کے مقام پر نہانے کیلئے گئے اور کپڑے

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ سَأَسْأَلُ اللَّهَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْنُ أَحَقُّ بِالشَّكِّ مِنْ إِبْرَاهِيمَ إِذْ قَالَ رَبِّ أَسْرَأْنِي كَيْفَ تُحْيِي الْمَوْتَى وَيَرْحَمُ اللَّهُ لَوْ طَأَفْتُ كَأَن يَأْوِي إِلَى سُرْكَيْنِ شِدْبِي وَلَوْ كَيْتُ فِي السَّجْنِ طُولَ مَا لَيْثَ يُوسُفَ لَا جَبْتُ الدَّائِمِي مُتَّفَقٌ عَلَيْكُمْ۔

مُوسَىٰ فِي آثَرِهِ يَقُولُ ثَوْبِي يَا حَجَرُ ثَوْبِي
يَا حَجَرُ حَتَّىٰ انْتَهَىٰ إِلَىٰ مَلَأٍ مِنْ بَنِي
إِسْرَائِيلَ قَرَأَهُ عُرْيَانًا أَحْسَنَ مَا خَلَقَ
اللَّهُ فَقَالُوا وَاللَّهِ مَا بِمُوسَىٰ مِنْ يَأْسٍ
وَ أَخَذَ ثَوْبَهُ فَطَفِقَ بِالْحَجَرِ ضَرْبًا
فَوَاللَّهِ إِنَّ يَأْسَ الْحَجَرِ لَنَدَبًا مِنْ أَثَرِ ضَرْبِهِ
ثَلَاثًا أَوْ أَرْبَعًا وَخَمْسًا مُتَّفِقًا عَلَيْهِ -
کرے لیا اور پتھر کو لالٹھی سے مارنا شروع کیا۔ خدا کی قسم اس پتھر پر موسیٰ کے مارنے کے نشان موجود ہیں تین نشان یا چار۔ یا پانچ۔ (بخاری و مسلم)

اتار کے انہوں نے پتھر پر رکھ دیئے۔ پتھر ان کے کپڑوں کو لے کر بھاگا۔
موسیٰ علیہ السلام اس پتھر کے پیچھے یہ کہتے ہوئے دوڑے! اے پتھر
میرے کپڑے دے۔ اے پتھر میرے کپڑے دے۔ یہاں تک کہ
موسیٰ علیہ السلام دوڑتے دوڑتے بنو اسرائیل کی ایک بڑی جماعت
تک پہنچ گئے۔ اس جماعت نے موسیٰ علیہ السلام کو برہنہ جسم دکھایا اور خدا
کی مخلوق میں ایک بہترین جسم کا انسان آپ کو پایا۔ اور سب بالافتخار
یہ کہا کہ خدا کی قسم موسیٰ میں کوئی عیب نہیں ہے آخر موسیٰ نے کپڑوں
کو لے لیا اور پتھر کو لالٹھی سے مارنا شروع کیا۔ خدا کی قسم اس پتھر پر موسیٰ کے مارنے کے نشان موجود ہیں تین نشان یا چار۔ یا پانچ۔ (بخاری و مسلم)

حضرت ایوبؑ کا ایک واقعہ

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ایوب
علیہ السلام تنگے نہارے تھے کہ ان پر سونے کی ٹڈیاں گریں اور ایوب
علیہ السلام نے ان کو سیٹ سیٹ کر کپڑے میں بھرنا شروع کیا
خداوند تعالیٰ نے انکو فرمایا۔ اے ایوب! کیا تم نے تجھ کو اسی سے بے
نیاز نہیں کر دیا ہے (یعنی سونے اور مال و دولت سے کہ تو ان ٹڈیوں کو
جمع کر کے بھر رہا ہے) ایوب علیہ السلام نے فرمایا۔ ہاں تیری عزت کی قسم
تو نے مجھ کو سونے سے بے پروا بنا دیا ہے لیکن میں تیری رحمت و برکت
کی زیادتی سے بے پروا نہیں۔ (بخاری)

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا أَيُّوبُ
يَعْتَسِلُ عُرْيَانًا فَخَرَّ عَلَيْهِ جَرَادٌ
مِنْ ذَهَبٍ فَجَعَلَ أَيُّوبُ يَحْثِي فِي
ثَوْبٍ كَسَا دَاهَاهُ رَبُّهُ يَا أَيُّوبُ أَكُو
أَكُنْ أَغْنَيْتَكَ عَمَّا تَدْرِي قَالَ بَلَى وَ
عَذْرَتِكَ وَلَكِنْ لَا غِنَىٰ لِي عَنْ بَرَكَتِكَ
رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ -

ایک نبیؑ کو دوسرے نبیؑ کے مقابلہ پر بڑھا چڑھا کر پیش کرنے کی ممانعت

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ ایک مسلمان اور ایک یہودی کے
درمیان بدکلامی ہوئی مسلمان نے کہا قسم ہے اس ذات کی جس نے محمدؐ
کو ساری دنیا کے لوگوں پر مبعوث فرمایا۔ یہودی نے کہا قسم ہے اس
ذات کی جس نے موسیٰ کو ساری دنیا کے لئے برگزیدہ فرمایا (یعنی دونوں
میں سے ہر شخص اپنے نبی کی برگزیدگی کو درست و صحیح کہتا تھا) مسلمان
کو اس پر غصہ آگیا اور اس نے یہودی کے منہ پر ایک طمانچہ مارا یہودی
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور واقعہ عرض کیا نبی صلی
اللہ علیہ وسلم نے اس مسلمان کو بلایا اور اس سے واقعہ پوچھا اس نے حقیقت
حال سے آپ کو آگاہ کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دو یقین کے بیانات سن کر فرمایا
مجھ کو موسیٰ علیہ السلام سے بہتر قرار نہ دو اس لئے کہ قیامت کے دن (صور پھٹنے پر)
لوگ یہوش ہو کر گر پڑیں گے اور ان کے ساتھ میں بھی یہوش ہو کر گر
پڑوں گا پھر سب سے پہلا شخص میں ہوں گا۔ جس کو ہوش آئے گا
میں دیکھوں گا کہ موسیٰ علیہ السلام عرش کا پایہ پکڑے کھڑے ہیں۔

وَعَنْهُ قَالَ اسْتَبَّ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ
وَرَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ فَقَالَ الْمُسْلِمُ وَالَّذِي
اصْطَفَىٰ مُحَمَّدًا عَلَى الْعَالَمِينَ فَقَالَ
الْيَهُودِيُّ وَالَّذِي اصْطَفَىٰ مُوسَىٰ عَلَى الْعَالَمِينَ
فَرَفَعَ الْمُسْلِمُ يَدَهُ عِنْدَ ذَلِكَ فَلَطَمَ وَجْهَ
الْيَهُودِيِّ فَذَهَبَ الْيَهُودِيُّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ بِمَا كَانَ مِنْ
أَمْرِهِ وَأَمْرَ الْمُسْلِمِ فَكَرَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمَ فَسَأَلَ عَنْ ذَلِكَ
فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَا تُخَيِّرُونِي عَلَى مُوسَىٰ فَإِنَّ
النَّاسَ يَصْهَقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَأَصْحَقُ
مَعَهُمْ فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يُفَيْتُ فَإِذَا مُوسَىٰ

بَا طَشُّ رَجَا نِبِ الْعَرْشِ فَلَا أُدْرِي
كَانَ فِي مَنْ صَبَعَتْ نَافَايَ قُبُلِي أَوْ كَانَتْ
فِي مَنْ اسْتَشْنَى اللَّهُ وَفِي سَاوَايَةِ فَلَا
أَدْرِي أَحْوَسَبَ بِصَحْفِهِ يَوْمَ الظُّورِ أَوْ لَبِثَتْ
قُبُلِي وَلَا أَقُولُ إِنِّي أَحَدٌ أَفْضَلُ مِنْ يُونُسَ
بْنِ مَتَّى وَفِي رَوَايَاتِي أَبِي سَعِيدٍ قَالَ لَا تُخْبِرُوا
بَيْنَ الْأَنْبِيَاءِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي
سَاوَايَةِ أَبِي هُرَيْرَةَ لَا تَفْضَلُوا بَيْنَ
أَنْبِيَاءِ اللَّهِ -

میں نہیں کہہ سکتا کہ وہ بیہوش ہو کر گرے تھے اور مجھ سے پہلے
ان کو بیہوش آگیا تھا۔ یا خداوند تعالیٰ نے ان کو بیہوشی سے متنبہ کر
دیا تھا۔ اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ آپ نے فرمایا میں نہیں کہہ سکتا
کہ طور پر بیہوش ہو کر گر پڑنا آج کے دن حساب میں شمار ہو گیا (اور وہ
بیہوش ہو کر نہیں گرے) یا بیہوش ہو کر گرے تھے لیکن مجھ سے پہلے ان کو
بیہوش آگیا تھا پھر آپ نے فرمایا میں یہ بھی نہیں کہتا کہ کوئی شخص یونس
بن متی سے افضل ہے اور ابو سعید کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ انبیاء
میں سے کسی کو کسی پر ترجیح نہ دو (بخاری و مسلم) اور ابو ہریرہ کی روایت میں ہے کہ خدا
کے انبیاء علیہ السلام کے درمیان کسی کو فضیلت نہ دو۔

حضرت یونسؑ

۵۲۶۲ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَنْبَغِي لِعَبْدٍ أَنْ يَقُولَ إِنِّي خَيْرُ
مَنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ فِي رَوَايَاتِي لِلْبُخَارِيِّ
قَالَ مَنْ قَالَ أَنَا خَيْرُ مَنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى فَقَدْ كَذَبَ

سے متعلق ایک روایت
حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
ہے کسی شخص کو یہ حق نہیں ہے کہ وہ یہ کہے کہ میں یونس بن متی سے بہتر ہوں۔
(بخاری و مسلم) اور بخاری کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ جس شخص
نے یہ کہا کہ میں یونس بن متی سے بہتر ہوں مجھوٹا ہے۔

حضرت خضرؑ کا ذکر

۵۲۶۵ وَعَنْ أَبِي بَنْ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْغُلَامَ الَّذِي قَتَلَهُ
الْخَضِرُ طَمَعٌ كَافِرٌ لَوْ عَاشَ لَأَرْهَقَ أَبَوَيْهِ
طُعْيَانًا وَكَفَرًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ -

حضرت ابی بن کعبؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
ہے حضرت خضر علیہ السلام نے جس لڑکے کو مار ڈالا تھا۔ وہ کفر کی فطرت
پر پیدا کیا گیا تھا اگر وہ زندہ رہتا تو اپنے مال باپ کو کفر طغیان
میں مبتلا کر دیتا۔ (بخاری و مسلم)

حضرت موسیٰؑ وجہ تسمیہ

۵۲۶۶ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا سُمِّيَ الْخَضِرُ لِأَنَّهُ
جَلَسَ عَلَى قَرْدَةٍ بَيْضَاءَ فَإِذَا هِيَ تَهْتَزُّ مِنْ
خَلْفِهِ خَضِرًا أَوْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ -

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
ہے حضرت خضر علیہ السلام کا نام خضر اس لئے رکھا گیا کہ وہ ایک خشک
سفید زمین پر بیٹھے تھے۔ کہ بیکایک وہاں سبزہ پیدا ہو گیا اور
لہلانے لگا۔ (بخاری)

حضرت موسیٰؑ اور موت کا فرشتہ

۵۲۶۷ وَعَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ مَلَكُ الْمَوْتِ إِلَى
مُوسَى ابْنِ عِمْرَانَ فَقَالَ لَنَا أَجِبْ رَبِّكَ
قَالَ فَلَطَمَ مُوسَى عَيْنَ مَلَكِ الْمَوْتِ
فَفَقَّاهَا فَقَالَ تَرَجَّعَ الْمَلَكُ إِلَى اللَّهِ
تَعَالَى فَقَالَ إِنَّكَ أُرْسِلْتَنِي إِلَى عَبْدٍ لَكَ
لَا يُرِيدُ الْمَوْتَ وَقَدْ نَفَّأ عَيْنِي قَالَ قَرَدٌ

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے
ملک الموت (فرشتہ موت) موسیٰ بن عمران علیہ السلام کے پاس آیا اور کہا
اپنے پروردگار کا حکم قبول کرو (یعنی خدا تعالیٰ کے حکم سے میں تمہاری
جان قبض کرنے آیا ہوں) موسیٰ علیہ السلام نے اس کے منہ پر
ٹھانچہ مارا جس سے اس کی آنکھ پھوٹ گئی۔ ملک الموت خدا کی
خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا۔ پروردگار نے مجھے ایسے بندے کے
پاس بھیجا جو مرنا نہیں چاہتا۔ اور اس نے میری آنکھ پھوڑ دی۔ رسول خدا

اللَّهُ إِلَيَّ عَيْتَهُ وَقَالَ أَسْجِعْ إِلَى عَبْدِي
فَقُلِ الْحَيَاةُ تَرْيِدُ فَإِنْ كُنْتَ
تَرْيِدُ الْحَيَاةَ نَضَعُ يَدَكَ عَلَى مَنْ
لَوْ فَمَا تَوَارَتْ يَدُكَ مِنْ شَعْرِهِ
فَأَنَّكَ تَعِيشُ بِهَا سَنَةً قَالَ ثُمَّ
مَا قَالَ ثُمَّ تَمُوتُ قَالَ فَالآنَ مِنْ
قَرِيبٍ رَبُّ أَدْنَى مِنَ الْأَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ
رَضِيَ الْأَجْرَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَاللَّهِ لَوْ أَتَى عِندَهُ لَا سَأَيْتُكَ
فَبَدَّهَ إِلَى جَنْبِ الطَّرِيقِ عِنْدَ الْكُتَيْبِ
الْأَحْمَرِ مُتَّفِقٌ عَلَيْهِ.

صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ خدا نے ملک الموت کی آنکھ بھیری اور فرمایا وہ میرے بندے کے پاس جا اور کہہ کیا تو زیادہ زندگی چاہتا ہے۔ اگر اس کی خواہش ہے تو اپنا ہاتھ ریل کی پشت پر رکھ جس قدر بال تیرے ہاتھ کے نیچے آجائیں اسی قدر تیری زندگی بڑھادی جائے گی (یعنی تیری زندگی میں بالوں کے برابر سال بڑھا دیے جائیں گے) موسیٰ علیہ السلام نے یہ پیام سن کر کہا پھر کیا ہوگا (یعنی اتنے سال گزر جانے کے بعد کیا ہوگا) ملک الموت نے کہا پھر تم کو مرنا ہے۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا تو میں موت کو ابھی قبول کرنا ہوں اسے پروردگار مجھ کو ارض مقدس سے قریب کر دے (یعنی بیت المقدس سے) اگرچہ ایک پھینکے ہوئے پتھر کے برابر ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بیان کر کے فرمایا خدا کی قسم! اگر میں بیت المقدس کو قریب ہونا تو تم کو موسیٰ علیہ السلام کی قبر دکھا دیتا جو سترہ ربت کے ایک سرخ تودہ کے قریب واقع ہے۔ (بخاری و مسلم)

انبیاء کے صلے

۵۲۶۸ وَعَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَرَضَ عَلَيَّ الْأَنْبِيَاءُ فَإِذَا مُوسَى ضَرَبَ مِنَ الرِّجَالِ كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شُؤْبَةٍ وَرَأَيْتُ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ فَإِذَا أَقْرَبُ مِنْ رَأَيْتُ بِهِ شَهْرًا عَرُودَهُ بَنُ مَسْعُودٍ وَرَأَيْتُ إِبْرَاهِيمَ فَإِذَا أَقْرَبُ مِنْ رَأَيْتُ بِهِ شَهْرًا صَاحِبَهُ يُعِيشُ نَفْسَهُ وَرَأَيْتُ جِبْرِيلَ فَإِذَا أَقْرَبُ مِنْ رَأَيْتُ بِهِ شَهْرًا دَجِيئَةً بَنَ خَلِيفَةَ رِوَاةُ مُسْلِمٍ

۵۲۶۹ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا أَيْتُ لَيْلَةً أُسْرِي فِي مُوسَى رَجُلًا أَدْمَرَكُوا الْأَجْعَدَا كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شُؤْبَةٍ وَرَأَيْتُ عِيسَى رَجُلًا مَرْبُوعًا خَلَقَ إِلَى الْحُمْرَةِ وَالْبَيَاضِ سَبِطَ الرَّأْسِ وَرَأَيْتُ مَالِكًا خَازِنَ الدَّارِ وَالِدَ الْجَالِ فِي آيَاتِ آسَ هُنَّ اللَّهُ آيَاهُ فَلَا تَكُنْ فِي مَدِينَةٍ مِنْ لِقَائِهِ مُتَّفِقٌ عَلَيْهِ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے معراج میں انبیاء میرے سامنے لائے گئے میں نے دیکھا موسیٰ نجیف اور دبلے ہیں گویا کہ وہ قبیلہ شندہ کے آدمیوں میں سے ہیں۔ اور میں نے عیسیٰ کو دیکھا جن لوگوں کو میں نے دیکھا ان میں سے عروہ بن مسعود ان سے بہت مشابہ ہیں اور میں نے ابراہیم کو دیکھا جو تہائے دوست (یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم) سے بہت مشابہ ہیں۔ اور میں نے جبریل کو دیکھا جو وجیہ بن خلیفہ نہ سے مشابہ ہیں۔ (مسلم)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے شب معراج میں میں نے موسیٰ علیہ السلام کو دیکھا جو دراز قد گندم گون گئے اور جس کے بال گھونگر یاے تھے گویا کہ وہ قبیلہ شندہ کے ایک آدمی ہیں اور میں نے عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھا جو سپید الشس کے اعتبار سے متوسط قد و قامت۔ ان کا رنگ سرخ و سفید تھا اور سر کے بال سیدھے تھے اور میں نے دوزخ کے داروغہ (مالک) کو دیکھا اور دجال کو دیکھا۔ اور ان دونوں کو ان علامات میں دیکھا جو خداوند تعالیٰ نے آپ کو دکھائیں اس لئے مخاطب ان کے دیکھنے اور ان سے ملنے میں تو کوئی شک نہ کر (آخری جملہ راوی کا ہے) (بخاری و مسلم)

شب معراج میں انبیاء سے ملاقات اور آنحضرت کا پیالہ شراب قبول کرنے سے انکار

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

۵۲۷۰ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ أُسْرَىٰ بِي لَقِيتُ
مُوسَىٰ فَتَعْتَهُ فَإِذَا رَجُلٌ مُّضْطَرِبٌ
رَجُلٌ الشَّعْرَ كَانَتْ مِنْ رِجَالِ مَثُورَةٍ
وَلَقِيتُ عِيسَىٰ رَبْعَتَا أَحْمَرَ كَانَا خَرَجَ
مِنْ دِيمَاسٍ لَّيْنِي الْحَمَامَ وَرَأَيْتُ
إِبْرَاهِيمَ وَآثَا أَشْبَهُ وَلَدَهُ بِهَا قَالَ
فَأَنْبِئْتُ يَا نَائِيْنِ أَحَدُهُمَا لَبَنٌ وَالْآخَرُ
فِيهِمَا خَمْرٌ فَقِيلَ لِي خُذْهُمَا شِئْتِ
فَأَخَذْتُ اللَّبَنَ فَشَرِبْتُهُ فَقِيلَ لِي هَذِهِ
الْفِطْرَةُ أَمَا نَكَ لَوْ أَخَذْتَ الْخَمْرَ عَوْتُ
أَمْنِكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

ہے شب معراج میں میں موسیٰ علیہ السلام سے ملاقات کی۔ یہ فرما کر
آپ نے موسیٰ کی صفت بیان کی اور فرمایا وہ ایک مضطرب (خوف
خدا سے کانپنے والے) آدمی ہیں۔ سر کے بال گھونگھریالے اور نہ بالکل
سیدھے گویا کہ وہ تبدیلہ شتوہ کے ایک مرد ہیں اور میں نے جیسے علیہ السلام
سے ملاقات کی جو متوسط قامت اور سرخ رنگ ہیں گویا ابھی حمام
سے نکلے ہیں۔ اور میں نے ابراہیم علیہ السلام کو دیکھا اور ان کی اولاد
میں میں ان سے بہت مشابہ ہوں۔ پھر مجھ کو دو برتن دیئے
گئے ایک میں دودھ تھا اور دوسرے میں شراب اور مجھ سے
کہا گیا ان میں جس کو پسند کرو گے۔ میں نے دودھ کو لے لیا اور پی لیا پھر
مجھ سے کہا گیا۔ تجھ کو نظرت کی راہ دکھائی گئی (یعنی خدا نے تجھ کو دین اسلام
کی ہدایت کی) اگر تو شراب کو لے لیتا تو تیری امت گمراہ ہو جاتی (بخاری و مسلم)

انبیاء اس دنیا سے رخصت ہو جانے کے بعد بھی اعمال خیر کرتے ہیں

۱۴۵ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَرْنَا مَعَ رَسُولِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ
فَمَدْرًا نَا بِوَادٍ فَقَالَ أَيُّ وَادٍ هَذَا فَقَالُوا
وَادِي الْأَسْرَارِ قَالَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَىٰ مُوسَىٰ
فَكَدَّرَ مِنْ لَوْنِهِ وَشَعْرِهِ شَيْئًا وَاجْتَعَا
إِصْبَعِيهِ فِي أُذُنِيهِ لَسْتُ جَوَارًا إِلَى اللَّهِ
بِالتَّالِيَةِ مَا نَا بِهَذَا الْوَادِي قَالَ ثُمَّ
سَرْنَا حَتَّىٰ آتَيْنَا عَلَىٰ ثَنِيَّةٍ فَقَالَ أَيُّ
ثَنِيَّةٍ هَذِهِ قَالُوا هَرَشَاءُ أَدْلَيْتُ فَقَالَ
كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَىٰ يُونُسَ عَلَىٰ نَاقَةٍ حَمْرَاءَ
عَلَيْهِ جُبَّةٌ صَوْبَ خَطَامٍ نَا قَتَبَهُ
خَلِيَّةٌ مَا نَا بِهَذَا الْوَادِي مُلَسِّبًا
رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ ہم نے مکہ اور مدینہ کے درمیان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کیا ہم جب ایک جنگل میں پہنچے تو رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا یہ کون سی جنگل ہے۔ لوگوں نے عرض کیا یہ وادی
ازرق ہے۔ آپ نے فرمایا گویا کہ میں اس وقت موسیٰ علیہ السلام کی
طہر دیکھ رہا ہوں۔ اس کے بعد آپ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا
رنگ اور بالوں کی کیفیت بیان کی اور کہا۔ میں گویا دیکھ رہا ہوں موسیٰؑ
اس جنگل سے کانوں کے اندر انگلیاں دیئے ہوئے۔ لبیک لبیک
بلند آواز سے کہتے ہوئے گذر رہے ہیں۔ یہاں سے ہم آگے بڑھے اور
ثبیہ پر پہنچے (ثبیہ وہ راستہ ہے جو دو پہاڑوں کے درمیان ہے)۔
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا یہ کونسی ثبیہ ہے تو لوگوں نے عرض
کیا ہرشی ہے۔ یا لغت ہے۔ آپ نے فرمایا گویا کہ میں یونس کی طہر
دیکھ رہا ہوں جو سرخ اونٹنی پر سوار ہیں اور اونٹنی جبہ پہنے ہوئے ہیں ان
کی اونٹنی کی ہمارے گھوروں کے دخت کے پوست کی ہے اور اس وادی
سے لبیک کہتے گذر رہے ہیں۔ (مسلم)

حضرت داؤد کا ذکر

۱۴۶ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خُفِّفَ عَلَىٰ دَاوُدَ الْقُرْآنُ
فَكَانَ يَأْمُرُ بِدَوَابِّهِ فَتُسَرِّجُ فَيَقْرَأُ
الْقُرْآنَ قَبْلَ أَنْ تُسَرِّجَ دَوَابُّهُ وَلَا يَأْكُلُ
إِلَّا مِنْ عَمَلٍ يَكُونُ رِفَاقًا لِّلْبَخَارِيِّ.

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
ہے۔ داؤد علیہ السلام پر زبور کا پڑھنا آسان کر دیا گیا وہ اپنے جانور
پر زین کنے کا حکم دیتے اور زین کے جانے سے پہلے زبور پڑھ لیتے
(یعنی تمام دکمال) اور داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھوں سے کسب کر کے
کھاتے تھے۔ (بخاری)

ایک تفسیر میں حضرت داؤد اور حضرت سلیمانؑ کے الگ الگ فیصلے

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے دو عورتیں تھیں اور دونوں کے پاس ایک ایک بیٹا تھا۔ جیڑا بڑا آیا اور ایک کے بیٹے کو لے گیا۔ دونوں عورتوں میں اس پر جھگڑا ہوا۔ ایک نے کہا تیرے بیٹے کو جیڑا لے گیا۔ اور دوسری نے کہا تیرے بیٹے کو جیڑا لے گیا۔ دونوں عورتیں اپنا معاملہ داؤد علیہ السلام کے پاس لے گئیں۔ داؤد علیہ السلام نے رٹا کاٹری عمر والی کو دلوایا۔ پھر دونوں عورتیں سلیمان علیہ السلام کے پاس گئیں اور تفسیر بیان کیا سلیمان نے کہا ایک چھری لاؤ میں اس رٹے کے دو ٹکڑے کر دوں چھوٹی عمر کی عورت نے کہا خدا آپ پر رحم کرے ایسا نہ کیجئے یہ رٹا کاٹری عورت ہی کو دے دیجئے اسی کا ہے۔ آپ نے رٹا کا چھوٹی عورت کو دلوایا۔ (بخاری و مسلم)

۵۴۴۳ وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَتِ امْرَأَتَانِ فَحَبَّاهُمَا ابْنَاهُمَا جَاءَ الذَّيْئِبُ فَذَاهَبَ بِابْنِ أَحَدِهِمَا فَقَالَتْ صَاحِبَةُ هَذَا ابْنًا ذَاهَبَ بِابْنِكَ فَقَالَتْ الْآخَرَى إِنَّمَا ذَاهَبَ بِابْنِكَ فَتَحَا كَمَنَّا إِلَى دَاوُدَ فَقَضَى بِهَا الْكُبْرَى فَخَرَجَتَا عَلَى سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ فَأَخْبَرَتْهُ فَقَالَ أَسَوْنِي يَا سَيِّدَتَيْنِ أَشْفَقُ بَيْنَكُمَا فَقَالَتِ الصَّغْرَى لَا تَفْعَلْ يَرْحِمُكَ اللَّهُ هُوَ ابْنُهَا فَقَضَى بِهَا لِلْكُبْرَى مُتَّفَقٌ عَلَيْهِمَا -

حضرت سلیمان کا ایک واقعہ

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے (ایک دن) سلیمان علیہ السلام نے کہا کہ آج رات میں نوے عورتوں سے اور ایک دایت میں ہے سو عورتوں سے جماع کروں گا اور ان میں سے ہر عورت ایک سوار چنے گی۔ جو خدا کی راہ میں لڑے گا فرشتہ نے سلیمان علیہ السلام سے کہا۔ انشا اللہ تم کو یمن انہوں نے انشا اللہ تم نہیں کہا اور فرشتہ کے یاد دلانے پر بھی بھول گئے۔ اور عورتوں سے جماعت کی لیکن ان میں سے صرف ایک عورت حاملہ ہوئی اور وہ بھی آدھا مرد بنی اور قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے اگر سلیمان انشا اللہ کہہ لیتے (تو ساری عورتیں رٹے کے جنٹیں اور وہ البتہ سوار ہو کر خدا کی راہ میں جہاد کرتے۔ (بخاری و مسلم)

۵۴۴۴ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سُلَيْمَانُ لَا هُوَ قَنَّ اللَّيْلَةَ عَلَى تِسْعِينَ امْرَأَةً وَفِي ذَوَائِنِ بَيَانَةِ امْرَأَةٍ كُلهُنَّ تَأْتِي بِفَارِسٍ يُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَالَ لَهُ أَلَمْ يَكُنْ قُلُوبُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَلَمْ يَقُلْ وَنَسِيَ فَنَظَاتَ عَلَيْهِنَّ فَلَمْ تَحْمِلْ مِنْهُنَّ إِلَّا امْرَأَةً وَاحِدَةً جَاءَتْ بِبَشَرٍ رَجُلٍ وَأَيُّمُ الذَّيْئِبُ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوْ قَالَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَجَاهِدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فُرْسَانًا أَجْمَعُونَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِمَا -

کمانا نبی کی سنت ہے

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ حضرت ذکریا علیہ السلام بڑھی یعنی کھڑی کا کام کر لیا تھے۔ (بخاری)

۵۴۴۵ وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ زَكَرِيَّا نَجَّارًا رَدَاةً مُسْلِمًا -

حضرت عیسیٰؑ اور حضرت کا باہمی قرب و تعلق

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے دنیا اور آخرت میں عیسیٰ بن مریم سے میں بہت قریب اور متصل ہوں۔ (دونوں کے درمیان کسی نبی کا فاصلہ نہیں ہے اور آخر میں حضرت عیسیٰ آپ کے نائب ہوں گے) اور انبیاء و سونیلے بھائی ہیں (یعنی سب کے

۵۴۴۶ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا أَوَّلُ النَّاسِ بِعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ فِي الْأُولَى وَالْآخِرَةِ الْأَنْبِيَاءُ نَحْوَةً مِنْ عِلَلَاتٍ وَأُمَمًا تَهْمُ شَيْئًا

وَدَبَّرَهُمْ وَاحِدًا وَلَكِنَّ بَيْنَهُمْ مَّتَقَىٰ
عَلِيًّا۔

باب ایک ہیں) اور میں مختلف ہیں۔ اور تمام انبیاء کا ایک دین
و مذہب ہے اور ہمارے (یعنی حضرت جیسے) اور حضرت محمد
صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان کوئی نبی نہیں ہے۔ (بخاری و مسلم)

حضرت عیسیٰ کی فضیلت

وَعَنْمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ كُلُّ بَنِي آدَمَ يَطْعَنُ الشَّيْطَانَ فِي جُبِّيَّةٍ
بِاصْبَعَيْهِ حِينَ يُولَدُ غَيْرَ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ
ذَهَبَ يَطْعَنُ قُطْعَنَ فِي الْحَبَابِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
ہے ہر انسان کے پیلو میں شیطان اپنی دو انگلیوں سے کچھ کے دیتا ہے
جب کہ وہ پیدا ہوتا ہے۔ سوائے عیسیٰ بن مریم کے اس نے ان کو
کچھ کئے کا ارادہ کیا تھا لیکن وہ پردہ میں کچھ کا دے سکا۔ (بخاری و مسلم)

باکمال عورتوں کا ذکر

وَعَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ كَمُلَ مِنَ الدِّجَالِ كَثِيرًا وَكَثُرَ كَيْمَلُ
مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَاسِيَّةُ امْرَأَةٍ
فِرْعَوْنَ وَفُضِّلَ مَا نَشَأَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضِّلَ التَّرِيدَ عَلَى
سَائِرِ الطَّعَامِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَذَكَرَ حَدِيثُ أَنَسٍ يَا خَيْرَ الْبَرِيَّةِ
وَحَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّاسَ أَكْثَرُ وَحَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ
الْكَلْبِيِّمُ ابْنُ الْكَلْبِيِّمِ فِي بَابِ الْمَخَاحِرَةِ وَالْحَصِيَّةِ۔

حضرت ابو موسیٰ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
ہے مردوں میں بہت سے کامل ہوئے ہیں لیکن عورتوں میں مریم بنت
عمران اور آسیہ زوجہ فرعون کے سوا کوئی کامل نہیں ہوئی اور دوسری عورتوں
پر عائشہؓ کو فضیلت حاصل ہے جو نزدیک دوسرے کھانوں پر (بخاری و مسلم)
اور انس کی حدیث یا خیر البریۃ الخ اور ابو ہریرہ نہ حدیث اَنَّ النَّاسَ أَكْثَرُ الْوُجُوهِ
ابن عمر کی حدیث مَخَاحِرَةُ اور عَصِيَّةِ کے باب میں
بیان کی گئی۔

فصل دوم

خدا کے بارے میں ایک سوال

وَعَنْ أَبِي زَيْدٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِن
كَانَ رَبَّنَا قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ خَلْقًا قَالَ كَانَ فِي عَمَاءٍ
مَاتَحْتَهُ هَوَاءٌ وَمَاتَحْتَهُ هَوَاءٌ وَخَلَقَ عَرْشًا
عَلَى النِّسَاءِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ قَالَ يَزِيدُ بْنُ
هَارُونَ الْعَمَاءُ وَآيٌ لَيْسَ مَعَهُ شَيْءٌ۔

حضرت ابو زید کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم اپنی مخلوقات کو پیدا کرنے سے پہلے ہمارا پروردگار کہاں تھا۔
آپ نے فرمایا عما میں تھا (یعنی باریک ابر) نہ اس کے نیچے ہوا تھی اور نہ اوپر
اور پیدا کیا خدا نے اپنا عرش پانی پر (ترمذی) یزید بن ہارون کہتے ہیں کہ
عمار سے پیرا رہے کہ اس کے ساتھ کوئی چیز نہ تھی۔

آسمانوں کا ذکر

وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَنَّكَ كَانَتْ جَالِسًا فِي الْبَيْتِ إِذْ فِي عَصَا بَنِي دُرَيْسٍ
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فِيهِمْ فَخَبَّرَتْ
صَحَابَتَهُ نَظَرُوا إِلَيْهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلَيْهِمْ وَسَلَّمَ مَا تَسْمُونَ هَذِهِ قَالُوا السَّحَابَ
قَالَ وَالْمُزْنَ قَالُوا وَالْمُزْنَ قَالَ وَالْعَنَانَ
قَالُوا وَالْعَنَانَ قَالَ هَلْ تَدْرُونَ مَا بَعْدَ
مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ قَالُوا لَا تَدْرِي

حضرت عباس بن عبد المطلب کہتے ہیں کہ وہ مقام بطخا میں لوگوں
کی ایک جماعت میں بیٹھے ہوئے تھے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی اس
جماعت میں شامل تھے کہ ابراہیم کا ایک ٹکڑا اگر دار لوگوں نے اس ابراہیم
دیکھا سوا، اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اس کو کیا کہتے ہو لوگوں نے عرض
کیا یہ سحاب (ابر) ہے۔ فرمایا اور مزن بھی اس کو کہتے ہیں۔ انہوں نے کہا ہاں
مزن بھی اس کو کہتے ہیں۔ فرمایا۔ اور عنان بھی کہتے ہو۔ عرض کیا۔ ہاں عنان
بھی کہتے ہیں پھر فرمایا۔ تم کو معلوم ہے۔ آسمان اور زمین کے درمیان کس
قدر فاصلہ ہے۔ لوگوں نے عرض کیا۔ ہم نہیں جانتے۔ فرمایا۔ آسمان او

کی لڑے کندھے تک کا درمیانی فاصلہ سات سو برس کی مسافت
(ابوداؤد)

حَمَلَةُ الْعَرْشِ أَنْ تَابَيْنَ تَحْتَهُ أَذْنِبِي إِلَى عَائِقِيهِ
مَسِيرَةً سَبْعِ مِائَةِ عَامٍ سَوَادُ الْبُودَاؤْدِ -

دیدار الہی اور حضرت جبرائیل

حضرت زرارہ بن ابی اونیؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے جبرئیل علیہ السلام سے فرمایا آپ پروردگار کو دیکھا ہے یہ سنکر جبرئیل
کاہنے لگے۔ اور کہا محمد! میرے درخدا کے درمیان نور کے ستر پردے ہیں اگر
ان پردوں میں سے کسی کے قریب ہو جاؤں تو جل جاؤں (مصباح)

۵۲۸۳ وَعَنْ زُرَّارَةَ بْنِ أَبِي أُوَيْسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِيُجْبِرِيْلُ هَلْ لَيْتَ رَبِّيكَ فَأَتَقَفَضَ جِبْرِئِيلُ
وَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ بَيْنِي وَبَيْنَهُ سَبْعِينَ حِجَابًا مِّنْ نُورٍ لَوْ دُونَ
مِنْ بَعْضِهِمَا لَاحْتَرَقَتْ هَكَذَا فِي الْمَصَابِيحِ دُرَّةُ أَبُو نَعْلٍ
رَبِّي الْجَنِّيُّ عَنْ أَنَسٍ إِلَّا أَنَّهُ تَوَرَّيْتُ كَدًّا فَأَتَقَفَضَ جِبْرِئِيلُ

حضرت اسرافیل کا ذکر

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا ہے خداوند تعالیٰ نے جس روز سے اسرافیل کو پیدا کیا ہے وہ
اپنے دونوں نذروں کو اپنی جگہ پر رکھے کھڑے ہیں۔ (یعنی صور کو منبر
لئے ہوئے تیار کھڑے ہیں) نظر کو اوپر نہیں اٹھاتے۔ ان کے
اور خدا کے درمیان ستر پردے نور کے ہیں۔ ان میں سے کسی ایک پردہ کے
قریب بھی اسرافیل نہیں جاسکتے اگر جائیں تو جل جائیں۔ (ترمذی)

۵۲۸۴ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ إِسْرَافِيلَ مَسَدًا يَوْمَ
خَلَقَهُ صَافًا قَدْ مَبِيَهُ لَا يَزِفُّ بَصَرَهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ
الرَّبِّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى سَبْعُونَ نُوْرًا
مَا مِنْهَا مِنْ نُورٍ يَدُنَا مِنْهُ إِلَّا أَحْتَرَقَ
رَوَاةُ التِّرْمِذِيِّ وَحَقَّقَهُ -

انسان کی فضیلت

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جب خداوند
تعالیٰ نے آدمؑ اور ان کی اولاد کو پیدا کیا تو فرشتوں نے کہا اے پروردگار
تو نے اس مخلوق کو پیدا کیا ہے جو کھاتی ہے پیتی ہے۔ نکاح کرتی ہے۔
اور سوار ہوتی ہے تو اس کو دنیا دیدے اور ہم کو آخرت مرحمت فرما۔
خداوند تعالیٰ نے فرمایا جس مخلوق کو میں نے اپنے ہاتھوں سے بنایا
ہے اور جس میں میں نے اپنی روح بھونکی ہے۔ وہ اس جیسی مخلوق نہیں ہو سکتی جس
کو میں نے کن کہہ کر پیدا کیا۔ اور وہ پیدا ہو گئی یعنی آدمؑ اور ان کی اولاد کو میں
نے خاص اپنے ہاتھوں سے بنایا ہے۔ اور باقی مخلوق فرشتے وغیرہ کن سے
پیدا ہیں دونوں میں مساوات نہیں ہو سکتی۔ (بیہقی)

۵۲۸۵ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا خَلَقَ اللَّهُ آدَمَ وَذُرِّيَّتَهُ
قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ يَا رَبِّ خَلَقْتَهُمْ
يَا كَلْبُونَ وَيَشْرَبُونَ وَيَسْكُحُونَ وَ
يُوكِبُونَ فَا جَعَلْ لَهُمُ الدُّنْيَا
لَنَا الْآخِرَةَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى لَا أَجْعَلُ مِنْ
خَلْقَتِهِ سِدًى وَكُنْتُ فِيهِ مِنْ رُدْحِي كَمَنْ
قُلْتُ لَمْ كُنْ فَمَا كَانَ سَوَادُ الْبَيْهَقِيِّ فِي
شُعْبِ الْأَنْبِيَاءِ -

فصل سوم

فرشتوں پر انسان کی فضیلت

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا ہے۔ میں خدا کی نظر میں بعض فرشتوں سے بزرگ تر ہے۔ (ابن ماجہ)

۵۲۸۶ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ الْوَرَمُ أَكْرَمَ عَلَى اللَّهِ مِنْ بَعْضِ مَلَائِكَتِهِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ

مخلوقات کی پیدائش کے دن

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ

۵۲۸۷ وَعَنْهُ قَالَ أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ يَدِي فَقَالَ خَلَقَ اللَّهُ الذَّبَّةَ يَوْمَ السَّبْتِ
وَخَلَقَ فِيهَا الْجِبَالَ يَوْمَ الْاَحَدِ وَخَلَقَ السَّحَابَ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ
وَخَلَقَ الْمَكُونَةَ يَوْمَ الْثَلَاثَةِ وَخَلَقَ النَّوْمَ يَوْمَ الْارْبَعَاءِ
وَبَنَى فِيهَا الدُّنَا يَوْمَ الْخَمِيسِ وَخَلَقَ آدَمَ بَعْدَ
الْعَصْرِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فِي الْاُخْرَى خَلَقَ وَآخِرُ سَاعَةِ
مِنْ النَّهَارِ فَمَا بَيْنَ الْعَصْرِ إِلَى اللَّيْلِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

زمین و آسمان کا ذکر

۵۴۸۸ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ جَالِسٌ وَأَصْحَابُهُ إِذَا نِيَّ عَلَيْهِمْ سَحَابٌ فَقَالَ
نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تَدْرُونَ
مَا هَذَا قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ هَذِهِ
الْعِصَانُ هَذِهِ رَوَايَا الْأَرْضِ يَسُوقُهَا اللَّهُ إِلَى تَوْبِهِ
لَا تَشْكُرُونَ وَلَا يَدْعُونَ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُونَ
مَا تَوْفُكُمْ قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ
فَإِنَّمَا الرِّبْعُ سَقْفٌ مَحْفُوظٌ وَمَوْجٌ مَكْفُوفٌ
ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُونَ مَا بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهَا
قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ بَيْنَكُمْ
وَبَيْنَهَا خُمْسٌ مَائَةٍ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ هَلْ
تَدْرُونَ مَا فُتِقَ ذَلِكَ قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ
أَعْلَمُ قَالَ سَمَاءٌ إِنْ بَعْدَ مَا بَيْنَهُمَا خُمْسٌ
مَائَةٍ سَنِيَّةٍ ثُمَّ قَالَ كَذَلِكَ حَتَّى مَدَّ سَبْعَ سَمَوَاتٍ
مَا بَيْنَ كُلِّ سَمَاءَ ثَلَاثِينَ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ
ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُونَ مَا فُتِقَ ذَلِكَ قَالُوا اللَّهُ
وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ إِنَّ فَوْقَ ذَلِكَ الْعَرْشُ وَ
بَيْنَهُ وَبَيْنَ السَّمَاءِ بَعْدُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ ثَلَاثِينَ ثُمَّ
قَالَ هَلْ تَدْرُونَ مَا الَّذِي تَحْتَكُمْ قَالُوا
اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ إِنَّهَا الْأَرْضُ ثُمَّ
قَالَ هَلْ تَدْرُونَ مَا تَحْتَ ذَلِكَ قَالُوا اللَّهُ
وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ إِنَّ تَحْتَهَا أَرْضًا أُخْرَى
بَيْنَهُمَا مَسِيرَةُ خُمْسِ مَائَةٍ سَنَةٍ حَتَّى عَدَّ
سَبْعَ أَرْضِينَ بَيْنَ كُلِّ أَرْضَيْنِ مَسِيرَةُ
خُمْسِ مَائَةٍ سَنَةٍ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِي نَفْسُ

ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیکر فرمایا اللہ تعالیٰ نے مٹی کو سینچ کر کے دن پیدا کیا (مٹی سے مراد
زمین ہے) اور پھر زمین میں پہاڑوں کو اتار کے دن پیدا کیا اور درختوں کو پیر
کے دن اور برہی چیزیں منگل کے دن پیدا کیں اور روشنی کو بدھ کے دن
پیدا کیا اور جانوروں کو زمین کے اندر جمہرات کے دن پھیلا یا اور آدم کو
جمعہ کے دن عصر کے بعد پیدا کیا (اور یہ) آخری پیدائش دن کی آخری
ساعت میں ہوئی یعنی عصر سے رات تک - (مسلم)

زمین و آسمان کا ذکر

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ
بیٹھے ہوئے تھے کہ ابراہیمؑ ظہر اُگڑا حضورؐ نے پوچھا جانتے ہو کیا ہے
صحابہ نے عرض کیا اللہ تعالیٰ! اور اس کا رسول ہی بہتر جانتا ہے۔ فرمایا
یہ عنان ہے یہ ابر زمین کو سیراب کرنے والے اونٹ ہیں (یعنی جس
طرح تمہارے اونٹ پانی پہنچ کر زمین کو سیراب کرتے ہیں) خداوند تعالیٰ
اس ابراہیم کو اس قوم کی طرف بانک دیتا ہے (یعنی بھیجتا ہے) جو خدا کا
شکر ادا نہیں کرتی اور نہ خدا کو یاد کرتی ہے (پھر فرمایا) اور تم
جانتے ہو تمہارے اوپر کیا ہے۔ صحابہ نے عرض کیا اللہ تعالیٰ! اور اس کا
رسول ہی خوب جانتا ہے۔ فرمایا تمہارے اوپر ربیع ہے یعنی آسمان
دنیا ایک محفوظ چھت اور ایک موج جس کو گرنے سے روکا گیا ہے
پھر فرمایا تم جانتے ہو آسمان کے اور تمہارے درمیان کتنا فاصلہ ہے
عرض کیا خدا اور اس کا رسول خوب جانتے ہیں۔ فرمایا تمہارے اور
آسمان کے درمیان پانچ سو برس کا راستہ ہے۔ پھر فرمایا تم جانتے ہو
آسمان کے اوپر کیا ہے۔ عرض کیا خدا اور خدا کا رسول خوب جانتے ہیں
فرمایا دو آسمان ہیں (یعنی بعد دیگرے) اور ان دونوں کے درمیان
پانچ سو برس کی راہ کا فاصلہ ہے۔ اسی طرح حضورؐ نے سات آسمان
گنائے اور ہر دو آسمان کے درمیان پانچ سو برس کی راہ کا فاصلہ بتایا۔
پھر فرمایا تم جانتے ہو ان آسمانوں کے اوپر کیا ہے۔ عرض کیا خدا اور اس
کا خوب جانتے ہیں۔ فرمایا ان آسمانوں کے اوپر عرش الہی ہے۔ اور ان
آسمانوں اور عرش کے درمیان بھی اتنا ہی فاصلہ ہے۔ جتنا کہ دو آسمانوں
کے درمیان ہے۔ پھر فرمایا تم جانتے ہو تمہارے نیچے کیا ہے۔ عرض
کیا خدا اور اس کا رسول خوب جانتے ہیں۔ فرمایا زمین ہے۔ پھر
فرمایا تم جانتے ہو زمین کے نیچے کیا ہے۔ عرض کیا خدا اور اس کا رسول
خوب جانتے ہیں۔ فرمایا اس زمین کے نیچے اور زمین ہے اور دونوں
زمینوں کے درمیان پانچ سو برس کی راہ کا فاصلہ ہے۔ اسی طرح سات

مُحَمَّدٍ بِبَيِّنَاتٍ لِّدَا تَكْفُرُ وَلَئِنْ تَحْبِلْ
إِلَى الْأَرْضِينَ السُّفْلَى لَهْبِطُ عَلَى اللَّهِ تَعَزَّ
قَدَّأ هُوَ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ
وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ رَوَاهُ أَحْمَدُ
وَالْتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ الْتِّرْمِذِيُّ قَدَّأَهُ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْآيَةُ
تَدُلُّ عَلَى أَنَّ أَسْرَادَ الْهَبِطِ عَلَى عِلْمِ اللَّهِ
وَقَدَّأَرَتْهُ وَسُلْطَانُهَا وَهَلُمَّ اللَّهُ وَ
تَدَّارَتْهُ وَسُلْطَانُهَا فِي كُلِّ مَكَانٍ وَ
هُوَ عَلَى الْعَرْشِ كَمَا وَصَفَتْ نَفْسُهُ فِي
كِتَابِهِ -

زمینیں گناہیں۔ اور ہر زمین سے دوسری زمین کے درمیان
پانچ سو برس کی راہ کا فاصلہ بتایا۔ اور پھر فرمایا۔ قسم ہے اس ذات
کی جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے۔ اگر تم زمین کے اندر ہی پھینکو
اور سب کی سب نیچے پہنچ جائے۔ تو وہ خدا پر جا پڑے۔ اس کے
بعد آپ نے یہ آیت پڑھی هُوَ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ
وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ یعنی وہی خدا اول ہے۔ وہی آخر ہے
وہی ظاہر ہے اور وہی باطن ہے اور وہ ہر چیز کا علم رکھتا ہے
(احمد ترمذی) امام ترمذی نے اپنی جامع میں اس حدیث کے تحت فرمایا
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اس آیت کو پڑھنا اس امر پر دلالت کرتا
ہے کہ آپ نے اللہ تعالیٰ پر ہی کے جا پڑنے سے یہ مراد لی کہ وہی اللہ سبحانہ
و تعالیٰ کے علم اور اس کی قدرت اور اس کی حکومت پر جا پڑے گی۔ کیوں کہ

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا علم اور اس کی قدرت اور اس کی حکومت ہر جگہ ہے۔ اور بذات خود عرس عظیم پر ہے جیسا کہ اس نے خود اپنی کتاب میں بنا و صفت بیان کیا ہے

حضرت آدم کا قد

۵۲۹۹ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
كَانَ طُولُ آدَمَ سِتِّينَ ذِرَاعًا فِي سَبْعِ أَرْبَعِ عَرُضًا -
حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے آدم
کے قد کی مابنی ساٹھ ہاتھ اور جسم کا عرض سات ہاتھ تھا (احمد)

انبیاء کی تعداد

۵۲۹۹ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ
أَيُّ الْأَنْبِيَاءِ كَانَ أَوَّلَ قَالَ آدَمُ قُلْتُ يَا رَسُولَ
اللَّهِ وَنَبِيُّكَ قَالَ نَعَمْ نَبِيُّكُمْ قُلْتُ يَا رَسُولَ
اللَّهِ كَمِ الْمُرْسَلُونَ قَالَ ثَلَاثُ مِائَةٍ وَبِضْعَةِ عَشَرَ
جَمًّا عَفِيًّا وَفِي رِوَايَةٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ أَبُو ذَرٍّ قُلْتُ
يَا رَسُولَ اللَّهِ كَمِ وَقَامِعِدَاةِ الْأَنْبِيَاءِ قَالَ مِائَةٌ
أَلْفٍ وَارْبَعَةٌ وَعِشْرُونَ أَلْفًا الرَّسُلُ مِنْ ذَلِكَ
ثَلَاثُ مِائَةٍ وَخَمْسَةَ عَشَرَ جَمًّا عَفِيًّا -
حضرت ابو ذر کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! سب سے
پہلے نبی کون تھے۔ فرمایا۔ آدم۔ پھر میں نے پوچھا کیا آدم نبی تھے۔ فرمایا۔ آدم
نبی تھے۔ اور خدا نے ان سے کلام فرمایا تھا۔ (یعنی ان پر صحیفہ نازا
جوا تھا) پھر میں نے پوچھا رسول کتنے ہوئے ہیں۔ فرمایا۔ ایک بڑی
جماعت تین سو دس سے کچھ زیادہ اور ابو امامہ کی روایت میں یہ الفاظ
ہیں کہ ابو ذر نے پوچھا یا رسول اللہ! کل انبیاء کتنے ہیں۔ فرمایا۔ ایک
لاکھ چوبیس ہزار اور ان میں سے رسول تین سو پندرہ ہوئے ہیں۔
ایک بڑی جماعت۔ (احمد)

شہید کے بعد ماند دیدہ

۵۲۹۹ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبَّيْنِ الْخَبَرَ كَالْمُعَايِنَةِ
إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى أَخْبَرُ مُوسَى بِمَا صَنَعَ قَوْمُهُ
فِي الْجِبِلِّ فَلَمْ يَلْقَ إِلَّا لَوَاخَ فَلَمَّا عَايَنَ
مَا صَنَعُوا أَلْفَى الْأَلْوَاخَ فَا تَنَكَّرَتْ
رَبِّي الْأَحَادِيثُ الثَّلَاثَةُ أَحْمَدُ -
حضرت ابن عباس کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا ہے کسی چیز کی خبر آتھو سے دیکھنے کے برابر نہیں ہو سکتی خداوند
تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو گنوا مار کے متعلق ان کی قوم نے جو
کچھ کیا تھا اس کی خبر دی اور اس سے متاثر ہو کر موسیٰ نے قورات
کی تختیوں کو زہ پھینکا (یعنی غیظ و غضب میں آکر) لیکن جب موسیٰ قوم
میں آئے اور اپنی آنکھوں سے اپنی قوم کے کرتوت دیکھے تو غضب ناک

ہو کر تختیوں کو پھینک دیا اور وہ ٹوٹ گئیں۔ (احمد)

بَابُ فَضَائِلِ سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ صَلَوَاتُ اللَّهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْهِ

سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل کا بیان

فصل اول

آنحضرت کا خاندانی و نسبى فضل و شرف

۴۹۲ **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْعَثُ مِنْ خَيْرِ قُرُونٍ بَنِي آدَمَ قُرُونًا فَفَرْنَا حَتَّى كُنْتُ مِنَ الْقُرُونِ الَّتِي كُنْتُ مِنْهَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.**

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے مجھ کو بنی آدم کے تیرہ سو طبقوں میں قرن کے بعد قرن (یعنی ہر قرن میں) پیدا کیا گیا ہے۔ یہاں تک کہ میں اس قرن میں ہوں جس قرن سے کہیں ہوں۔ (بخاری)

آنحضرت کی برگزیدگی

۴۹۳ **وَعَنْ وَائِلَةَ بْنِ الْأَسَدِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ أَصْطَفَى كِنَانَةَ مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ وَأَصْطَفَى قُرَيْشًا مِنْ كِنَانَةَ وَأَصْطَفَى قُرَيْشَ بَنِي هَاشِمٍ وَأَصْطَفَانِي مِنْ بَنِي هَاشِمٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي رَوَايَاتٍ لَمْ يَذْكُرْ أَنَّ اللَّهَ أَصْطَفَى مِنْ وَلَدِ إِبْرَاهِيمَ إِسْمَاعِيلَ وَأَصْطَفَى مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ بَنِي كِنَانَةَ.**

حضرت وائل بن اسعدؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ خداوند تعالیٰ نے اولاد اسماعیلؑ میں سے خاندان کنانہ کو انتخاب کیا اور کنانہ میں سے قریش کو انتخاب کیا۔ اور قریش میں سے بنو ہاشم کو انتخاب کیا اور بنو ہاشم میں سے مجھ کو انتخاب کیا ہے (مسلم) اور ترمذی کی ایک روایت میں یوں ہے کہ خداوند تعالیٰ نے اولاد ابراہیمؑ میں سے اسماعیلؑ کو انتخاب کیا اور اولاد اسماعیلؑ میں سے بنی کنانہ کو انتخاب کیا۔

قیامت کے دن آنحضرت کی سرداری

۴۹۴ **وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ دَاوُدُ مَنْ يَشْفِقُ عَنْهُ الْقَبْرُ دَاوُدُ شَافِعٍ دَاوُدُ مُشَفِّعٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.**

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے قیامت کے دن میں آدمؑ کی اولاد کا سردار بنوں گا اور سب سے پہلے قبر سے میں اٹھوں گا اور سب سے پہلے میں شفاعت کروں گا اور سب سے پہلے میری شفاعت قبول کی جائے گی۔ (مسلم)

امت محمدیہ کی تعداد سب سے زیادہ ہوگی

۴۹۵ **وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا أَكْثَرُ الْأَنْبِيَاءِ تَبَعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ يَقْرَعُ بَابَ الْجَنَّةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.**

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے قیامت کے دن سب سے زیادہ تعداد میرے تابعین کی ہوگی اور میں سب سے پہلا شخص ہوں گا جو جنت کا دروازہ کھلوادوں گا۔ (مسلم)

جنت کا دروازہ سب سے پہلے آنحضرت کے لئے کھولا جائے گا

۴۹۶ **وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي بَابُ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَأَسْتَفْتِمُ فَيَقُولُ الْحَازِنُ مَنْ أَنْتَ فَأَقُولُ مُحَمَّدٌ فَيَقُولُ بِكَ أُبْرْتُ أَنْ لَا أَفْتَحَ لِأَحَدٍ قَبْلَكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.**

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے قیامت کے دن میں جنت کے دروازہ پر آؤں گا۔ اور اس کو کھلوادوں گا۔ حازن جنت پوچھے گا تم کون ہو۔ میں کہوں گا محمدؐ! حازن کہے گا مجھ کو حکم دیا گیا ہے کہ آپ کو کسی کے لئے پہلے دروازہ نہ کھولوں۔ (مسلم)

سب سے پہلے آپ شفاعت کریں گے

۵۲۹۷ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا أَوَّلُ شَفِيعٍ فِي الْجَنَّةِ لِمَنْ يَصِدَّقُ نَبِيٌّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ مَا صَدَّقَتْ وَإِنَّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ نَبِيًّا مَا صَدَّقَ قَدْ مِنْ أُمَّتِهِ إِلَّا سَرَّ جَلَّ وَ أَحَدُ رِوَاةٍ مُسْلِمٌ۔

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ میں سب سے پہلا شخص ہوں جو جنت میں سفارش کروں گا۔ یعنی اپنی امت کو جنت میں داخل کرنے کی سفارش کروں گا۔ اور انبیاء میں سے کسی نبی کی اتنی تصدیق نہیں کی گئی ہے جتنی میری (یعنی میری نبوت و رسالت کی تصدیق کرنے والوں کی تعداد سب سے زیادہ ہے) اور انبیاء میں سے ایک نبی ایسے ہیں جن کی تصدیق صرف ایک مرد نے کی ہے (مسلم)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں

۵۲۹۸ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ وَمَثَلُ الْأَنْبِيَاءِ كَمَثَلِ قَصْرِ أَحْسَنَ بُنْيَانًا تَرِكَ مِنْهُ مَوْضِعٌ لَبِنَةٍ فَطَافَ بِهِ النَّظَّارُ يَتَجَمَّعُونَ مِنْ حُسْنِ بُنْيَانِهِ إِلَّا الْمَوْضِعَ تِلْكَ اللَّبِنَةَ فَكَانَتْ أُنَاسًا دُونَ مَوْضِعِ اللَّبِنَةِ خُتِمَ فِي الْبُنْيَانِ وَ خُتِمَ فِي الرَّسْلِ وَ فِي سِرَادَاتِهِ فَأَنَا اللَّبِنَةُ وَأَنَا خَاتِمُ النَّبِيِّينَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میری اور دوسرے انبیاء کی مثال اس قصر کی ہے جس کی عمارت یا دیوار میں نہایت عمدہ ہوں۔ لیکن دیوار میں ایک اینٹ کی جگہ خالی چھوڑ دی گئی ہو۔ پھر لوگوں نے اس کے گرد پھر کر عمارت کو دیکھا (اور اس کی خوبی سے خوش ہوئے) لیکن ایک اینٹ کی جگہ خالی دیکھ کر تعجب و حیرت میں رہ گئے۔ اس اینٹ کی جگہ کو بھرنے والا ہوں اور میں اس عمارت کو پورا کرنے والا ہوں اور میں ہی انبیاء کا خاتم ہوں اور ایک روایت میں ہے کہ میں ہی وہ اینٹ ہوں اور میں ہی نبیوں کے سلسلہ کو ختم کرنے والا ہوں۔ (بخاری و مسلم)

سب سے بڑا معجزہ قرآن کریم ہے

۵۲۹۹ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا قَدْ أُعْطِيَ مِنَ الْآيَاتِ مَا مِثْلُهُ أَمِنْ عَلَيْهِ الْبَشَرُ وَإِنَّمَا كَانَ الَّذِي أُوتِيَتْ وَحْيًا أَوْحَى اللَّهُ إِلَيْهِ فَارْجُوا أَنْ أَكُونَ أَكْثَرَهُمْ قَابَعًا يَوْمَ الْقِيَمَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے انبیاء میں سے ہر ایک نبی کو معجزات میں سے صرف اتنا دیا گیا ہے جتنا کہ اس پر انسان ایمان لاسکے (یعنی ہر ایک نبی کو اس کے زمانہ کی حالت کے مطابق معجزہ دیا گیا۔ اور اس کا اعجاز ختم ہو گیا) اور مجھ کو وحی کا معجزہ دیا گیا ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے جو کلام وحی کے ذریعہ مجھ پر نازل کیا ہے (یعنی قرآن مجید) وہ دائمی معجزہ ہے۔ اس لئے مجھ کو یقین ہے کہ قیامت کے دن میرے تابعین کی تعداد تمام انبیاء سے زیادہ ہوگی۔ (بخاری و مسلم)

آنحضرت کے فضائل

۵۳۰۰ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُعْطِيتُ خَصًّا لَمْ يُعْطَهُنَّ أَحَدٌ قَبْلِي نَصْرْتُ بِالرَّعْبِ مَسِيرَةً شَهْرًا وَ جُعِلْتُ لِي الْأَرْضُ مِنْ

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے مجھ کو پانچ چیزیں دی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی کو نہیں دی گئیں۔ ایک تو مجھ کو فتح دی گئی رعب سے ایک مہینہ کی راہ کی دوری پر۔ (یعنی دشمن ایک ماہ کی راہ کی دوری پر ہوتا ہے اور اس کے دل

مَسْجِدًا وَطَهُورًا فَأَيُّمَا رَجُلٍ مِنْ أُمَّتِي أَدْرَاكَهُ الصَّلَاةُ فَلْيُصَلِّ وَأُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ وَكَهْرُ تَحْلَةٍ لِأَحَدٍ قَبْلِي وَأُعْطِيَتْ الشَّفَاعَةُ وَكَانَ النَّبِيُّ يُبْعَثُ إِلَى قَوْمٍ مِنْ خَاصَّةٍ وَبُعِثْتُ إِلَى النَّاسِ عَامَّةٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

میں میرا عرب پیدا ہو جاتا ہے اور وہ بھاگ کھڑا ہوتا ہے (دوسرے ساری زمین کو میرے لئے مسجد اور پاک قرار دیا گیا ہے۔ یعنی میری امت میں سے جو شخص جہاں نماز کا وقت پائے (اگر پانی نہ ہو تو نجس کر کے) نماز پڑھے۔ تب میرے لئے مال غنیمت کو حلال قرار دیا گیا۔ جو مجھ سے پہلے کسی کو حلال نہ تھا۔ چوتھے مجھ کو شفاعت کا مرتبہ دیا گیا۔ پانچویں مجھ سے پہلے ہر نبی کو خاص طور پر اپنی قوم کے لئے بھیجا جاتا تھا اور مجھ کو ساری دنیا اور تمام قوموں کے لئے بھیجا گیا۔ (بخاری و مسلم)

۵۵۰۱ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَضِّلْتُ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ بِسِتٍّ أُعْطِيتُ بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالزُّعْبِ وَ أُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ وَجُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ مَسْجِدًا وَطَهُورًا وَأُرْسِلَتْ لِيَ الْخَلْقُ كَافَّةً وَخُتِمَ بِيَ الْبَشَرُ مَرَدَاةً مُسَلِّمًا.

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ دوسرے انبیاء پر میں چھ فضیلتوں میں فضیلت دیا گیا ہوں۔ یعنی مجھ کو ایسی چھ چیزیں عطا کی گئی ہیں۔ جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دی گئیں (۱) میں جامع کلمے دیا گیا ہوں (یعنی جو الفاظ میں کہنا ہوں وہ مختصر و جامع ہوتے ہیں) (۲) عرب سے مجھ کو فتح عطا کی گئی (۳) مال غنیمت میرے لئے حلال کیا گیا (۴) ساری زمین کو میرے لئے مسجد اور پاک بنایا گیا (۵) ساری مخلوق کے لئے مجھ کو نبی بنا کر بھیجا گیا (۶) انبیاء کا مجھ پر خاتمہ ہو گیا۔ (مسلم)

۲۔ حضرت کے لئے خسروانوں کی کنجیاں

۵۵۰۲ وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بُعِثْتُ بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالزُّعْبِ وَبَيَّنَّا أَنَا نَاثِرٌ رَأَيْتُنِي أُتْبِتُ بِمَفَاتِيحِ خَزَائِنِ الْأَرْضِ فَوُضِعَتْ فِي يَدِي مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے مجھ کو جامع کلموں کے ساتھ بھیجا گیا ہے۔ عرب سے مجھ کو فتح دی گئی ہے۔ اور میں سورباتھاکہ میں نے خواب میں یہ دیکھا کہ مجھ کو زمین کے خسروانوں کی کنجیاں دی گئیں اور میرے سامنے رکھ دی گئیں۔ (بخاری و مسلم)

۳۔ حضرت محمدؐ کے تئیں خصوصی عنایات ربانی

۵۵۰۳ وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ سَخَّرَ لِي الْأَرْضَ مِنْ قَرَأْتِ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا وَإِنَّ أُمَّتِي سَيَبْلَغُ مُلْكُهَا مَا رَوَى بِي مِنْهَا وَأُعْطِيتُ الْكَنْزَيْنِ الْأَحْمَرَ وَالْأَبْيَضَ وَإِنِّي سَأَلْتُ رَبِّي لِأُمَّتِي أَنْ لَا يَهْلِكَهَا لِسَنَةِ عَامَةٍ وَأَنْ لَا يُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوٌّ مِثْلَ سَوَى النَّفْسِ هِجَرْتُمْ بِيضَتُمْ لِي وَإِنْ رَبِّي قَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنِّي إِذَا قَضَيْتُ قَضَاءَ قَائِلَةٍ لَا يَدُ

حضرت ثوبانؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے خداوند تعالیٰ نے میرے لئے زمین کو سمیٹا (یعنی سمیٹ کر مثلاً پتھری کے برابر کر کے دکھایا) میں نے زمین کے مشرق کو دیکھا اور مغرب کو دیکھا اور عنقریب میری امت کی بادشاہت اس حد تک پہنچ جائیگی جس قدر زمین کو سمیٹ کر مجھ کو دکھائی گئی ہے۔ (یعنی مشرق سے مغرب تک) اور مجھ کو دو خزانے دئے گئے (یعنی سرخ اور سفید (یعنی سونا اور چاندی) اور میں نے اپنے پروردگار سے اپنی امت کیلئے سوال کیا کہ وہ اس کو عام قحط میں نہ مارے (یعنی ایسا قحط نہ ہو کہ میری امت ماری ہلاک ہو جائے) اور یہ سوال کیا کہ وہ میری امت پر مسلمانوں کے سوا کسی اور کو مسلط نہ کرے کہ وہ غیر مسلم

وَإِنِّي أَعْطَيْتُكَ لِمَا مَلَكَ أَدَا، لَا أَهْلِكَهُمْ
بِسُنَّتِي عَامَّةً، وَأَنْ لَا أُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا
مِنْ سِوَى أَنْفُسِهِمْ فَيَسْتَبِيحَهُمْ بِيَضَّتِهِمْ
وَكَيْوَاجْتِمَعٍ عَلَيْهِمْ مِنْ بِأَقْطَارِهَا حَتَّى
يَكُونَ بَعْضُهُمْ يَهْلِكُ بَعْضًا وَيَسْبِي
بَعْضُهُمْ بَعْضًا سَرَاوَاهُ مُسْلِمٌ۔

ان کے رہنے کی جگہ کو جائز قرار دے اور ان سے چھین لے دینی ان کو
ہلاک کر ڈالے، اور میرے پروردگار نے مجھ سے فرمایا کہ اے محمدؐ میں جب
کسی بات کا حکم کر دوں تو پھر میرا حکم نہیں ٹوٹتا اور میں نے تجھ کو تیری
امت کے لئے یہ عہد دیا ہے کہ میں اس کو عام قحط میں ہلاک نہ کروں گا۔
اور نہ غیر مسلم کو اس پر مسلط کروں گا کہ وہ اس کو ہلاک کرے، ان کے
مکانات کو چھین لے اگر مسلمانوں کے مقابل پر زمین کے تمام کافر جمع ہو
جائیں (تب بھی وہ ان کو ختم نہ کر سکیں گے) البتہ وہ آپس میں ایک دوسرے سے لڑتے رہیں گے اور ہلاک کرتے رہیں گے اور قہد
کرتے رہیں گے۔ (مسلم)

اپنی امت کے حق میں آنحضرتؐ کی دعا جو قبول نہیں ہوئی

۵۰۳ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ سُرَّوَالَةَ قَالَ سَأَلَ
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً يَسْجُدُ بَنِي
مَعَاوِيَةَ دَخَلَ فَرَكْعَهُ رَنِيًّا
رَكَعَتَيْنِ وَصَلَّيْنَا مَعَهُ وَدَعَا مَرَّةً
طَوِيلًا ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ سَأَلْتُ
رَبِّي ثَلَاثًا فَأَعْطَانِي ثِنْتَيْنِ وَمَنْعَنِي
وَاحِدَةً سَأَلْتُ رَبِّي أَنْ لَا يَهْلِكَ
أُمَّتِي بِالسَّنَةِ فَأَعْطَانِيهَا وَسَأَلْتُ
أَنْ لَا يَهْلِكَ أُمَّتِي بِالْغُرَقِ فَأَعْطَانِيهَا
وَسَأَلْتُ أَنْ لَا يَجْعَلَ بَاسَهُمْ بَيْنَهُمْ
فَمَنْعَنِيهَا سَرَاوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت سعد بن سہرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنو معادیہ
کی مسجد کے قریب سے گزرے اور اس میں داخل ہو کر اپنے دو رکعت
نماز پڑھی ہم نے بھی آپ کے ساتھ نماز پڑھی نماز کے بعد آپ
نے اپنے پروردگار سے طویل دعا کی اور اس کے بعد ہماری طرف متوجہ
ہو کر فرمایا۔ میں نے اپنے پروردگار سے تین چیزیں مانگی تھیں۔ دو چیزیں
مجھ کو عطا فرمادی۔ اور ایک سے منع کر دیا ایک تو میں نے اپنے پروردگار
سے یہ چاہا تھا کہ وہ میری امت کو عام قحط میں ہلاک نہ کرے۔ (یعنی
ساری امت کو) یہ چیز تو خدا نے مجھ کو عطا فرمادی۔ دوسرے میں نے
اپنے پروردگار سے یہ خواہش کی تھی کہ وہ میری امت کو پانی میں غرق
کر کے ہلاک نہ کرے یہ بات خدا نے قبول کر لی۔ تیسری بات جس کی میں
نے خواہش کی تھی یہ ہے کہ میری امت میں باہم لڑائی اور فساد نہ ہو۔
(یعنی وہ آپس میں لڑیں) خدا نے مجھ کو اس سے منع فرمایا۔ (مسلم)

قرآن میں آنحضرتؐ کے اوصاف کا ذکر

۵۰۴ وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَّارٍ قَالَ لَقِيتُ
عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قُلْتُ
أَخْبِرْنِي عَنْ صِفَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي التَّوَرَاتِ، قَالَ أَجَلُ
وَاللَّهِ إِنَّمَا الْمَوْصُوفُ فِي التَّوَرَاتِ
بَعْضُ صِفَتِهِ فِي الْقُرْآنِ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ
إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا
وَنَذِيرًا وَحَدَّثًا لِلْأُمِّيِّينَ أَنْتَ
نَبِيُّ رَسُولِي سَمَّيْتُكَ الْمُتَوَكِّلَ
لَيْسَ بِفَطٍ وَلَا غَلِيظٍ وَلَا سَخَّابٍ فِي

عطاء بن یسارؓ کہتے ہیں کہ میں عبد اللہ بن عمرو بن العاصؓ سے
ملا اور پوچھا کہ تورات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جو صفات مذکور ہیں
ان سے مجھ کو آگاہ کرو۔ عبد اللہ بن عمرو نے کہا ہاں! (میں تم کو آگاہ کرتا
ہوں) خدا کی قسم! تورات میں آپ کی بعض وہی صفات درج ہیں
جو قرآن مجید میں پائی جاتی ہیں۔ یعنی ان آیات میں يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ
إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا وَحَدَّثًا لِلْأُمِّيِّينَ
(یعنی اے نبی ہم نے تجھ کو امت کے حال پر شاہد بنا کر بھیجا ہے اور خوشخبری
دینے والا (تو اب کی) اور ڈرانے والا (غذاب سے) اور امیوں کی پناہ (أَنْتَ
عَبْدِي وَرَسُولِي سَمَّيْتُكَ الْمُتَوَكِّلَ لَيْسَ بِفَطٍ وَلَا غَلِيظٍ وَلَا سَخَّابٍ
فِي السَّمَاوَاتِ) (یعنی تو میرا بندہ اور میرا رسول ہے میں نے تیرا نام متوکل

الْأَسْوَاقَ وَلَا يَدْفَعُ بِالسَّيِّئَةِ
السَّيِّئَةَ وَلَكِنْ يَغْفُو وَيَغْفِرُ وَلَنْ
يَقْبِضَهُ اللَّهُ حَتَّى يَقْبِضَ بِهِ الْمَلَائِكَةُ
الْعَوَجَاءَ بَانَ يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا
اللَّهُ دَفَعَتْ بِهَا أَعْيُنًا عَمِيًّا وَأَذَانًا
صَمًّا وَقُلُوبًا غُلْفًا سَوَاءٌ الْبُخَارِيُّ
وَكَذَلِكَ إِسْرَءِيلُ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ
سَلَامٍ وَنَحْوَهُ وَذِكْرُ حَدِيثِ
أَبِي هُرَيْرَةَ نَحْنُ الْآخِرُونَ فِي بَابِ
الْجَمْعَةِ -

رکھائے نہ تو تو بد خو ہے نہ سخت گیر۔ اور نہ بازاروں میں شور مچا بیولا
دلایند فہم بالسیئۃ السیئۃ وَلَکِنْ یَغْفُو وَیَغْفِرُ وَلَنْ یَقْبِضَهُ
اللہ حَتَّى یَقْبِضَ بِہِ الْمَلَائِکَةُ الْعَوَجَاءَ بَانَ یَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَفَہم
بہا اَعینا عَمِیًّا وَ اَذَانًا صَمًّا وَقُلُوبًا غُلْفًا یعنی اور وہ برائی کو برائی
کے ساتھ دور نہیں کرتا بلکہ درگزر کرتا ہے اور مغفرت کی دعا کرتا ہے اور
اللہ تعالیٰ اس کی روح کو اس وقت تک قبض نہ کریگا جب تک کہ گمراہ قوم
کو خدا اس کے ذریعہ راہ راست پر نہ لے آئے اسی طرح سے کہ
وہ لوگ اس کا اعتراف نہ کر لیں کہ خدا کے سوا کوئی معبود عبادت
کے لائق نہیں ہے اور اس وقت تک اس کی روح خدا قبض نہ کرے گا
جب تک کہ اندھی آنکھوں۔ بہرے کانوں اور بے حس دلوں کو اس کلمہ
کے ذریعہ درست نہ کر دیں۔ (بخاری)

فصل دوم

مسلمانوں کے لئے آنحضرتؐ کی تین دعائیں

حضرت خباب بن ارتؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے ہم کو ایک لطیف نماز پڑھائی۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ
نے آج تو اتنی لمبی نماز پڑھی کہ کبھی اتنی دراز نماز نہ پڑھی تھی۔ آپ نے
فرمایا ہاں۔ اس لئے کہ یہ نماز غنیمت اور نوح کی نماز تھی۔ میں نے اس
نماز میں خدا سے تین باتیں طلب کی ہیں جن میں سے دو مجھ کو عطا کر دی
گئیں اور ایک سے انکار کر دیا گیا۔ میں نے خدا سے یہ مطالبہ کیا تھا کہ وہ
میری امت کو عام فطح میں ہلاک نہ کرے۔ یہ مطالبہ پورا کر دیا گیا۔ پھر میں
نے یہ سوال کیا کہ مسلمانوں پر ایسے دشمن کو مسلط نہ کرے جو غیر مسلم ہو۔ یہ
سوال بھی پورا کر دیا گیا۔ تیسری بات میں نے یہ چاہی تھی کہ مسلمان آپس میں
ایک دوسرے کو تکلیف دافیت نہ دیں یعنی آپس میں نہ لڑیں۔ اس
سے انکار کر دیا گیا۔ (ترمذی، ابی)

۵۵۶ عَنْ خَبَّابِ بْنِ الْأَرَاتِ قَالَ قَالَ صَلَّيْ بِنَا
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَوةً
فَأَطَالَهَا ثَلَاثًا يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّيْتَ صَلَوةً
لَمْ تَكُنْ تُصَلِّيْهَا قَالَ أَجَلْتُ إِنَّهَا صَلَوةٌ رَغَبِي
وَرَهْبِي وَإِنِّي سَأَلْتُ اللَّهَ فِيهَا ثَلَاثًا فَأَعْطَانِي
إِثْنَيْنِ وَمَنْعَنِي وَاحِدًا سَأَلْتُهُ أَنْ لَا
يُهْلِكَ أُمَّتِي بِسُوءٍ فَأَعْطَانِيهَا وَسَأَلْتُهُ
أَنْ لَا يُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ غَيْرِهِمْ
فَأَعْطَانِيهَا وَسَأَلْتُهُ أَنْ لَا يُدْخِلَ بَعْضُهُمْ
بِأْسَ بَعْضٍ فَمَنْعَنِيهَا سَوَاءٌ التَّوَمِنِيُّ
وَالنَّسَائِيُّ -

مسلمان تین چیزوں سے محفوظ رکھے گئے ہیں

حضرت ابو مالک اشعریؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فرمایا ہے کہ مسلمانوں خدا نے تم کو تین چیزوں سے بچایا ہے ایک تو یہ کہ
تمہارا نبی تمہارے لئے بدو عائد نہ کرے، کہ تم ہلاک ہو جاؤ۔ دوسرے یہ
کہ باطل و گمراہ لوگ اہل حق پر غالب نہ ہوں۔ تیسرے یہ کہ میری
ساری امت گمراہی پر جمع نہیں۔ (ابوداؤد)

۵۵۷ وَعَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَجَارَكُمْ مِنْ
ثَلَاثِ خِلَالٍ أَنْ لَا يَدْخُلَ عَلَيْكُمْ نَبِيٌّ كَذِبٌ تَبْلُغُوا أَجْمَعًا
وَأَنْ لَا يَطْرُقَ أَهْلُ الْبَاطِلِ عَلَى أَهْلِ الْحَقِّ وَأَنْ لَا
تُجْتَمِعُوا عَلَى ضَلَالَةٍ سَوَاءٌ أَبُو دَاوُدَ -

مسلمان آپس کے افتراق و انتشار کے باوجود اپنے مشترک دھن کے خلاف متحدہ رہیں گے
حضرت عوف بن مالکؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

۵۵۸ وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ

نے فرمایا ہے اس امت پر خداوند تعالیٰ دو تلواروں کو جمع نہ کرے گی ایک تلوار اس امت کی اور دوسری تلوار ان کے دشمنوں کی (یعنی خداوند تعالیٰ مسلمانوں کو ایسا موقع نہ دے گا کہ وہ آپس میں بھی لڑیں۔ اور ان کا دشمن ان سے لڑے۔)

اللَّهُ صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ يَجْمَعَ اللَّهُ عَلَى هَذِهِ الْأُمَّةِ سَيِّفَيْنِ سَيِّفًا مِمَّنْهَا وَسَيِّفًا مِنْ عَدُوِّهَا سَادَاةَ الْبُودَادِ -

آنحضرت کی نسلی و نسبى فضیلت

حضرت عباسؓ کہتے ہیں کہ انھوں نے مسلمانوں کو بنو ہاشم پر طعن کرتے سنا۔ اور وہ غصہ میں پھرے ہوئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ آپ نے فرمایا کون ہوں؟ صحابہ نے عرض کیا۔ آپ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ آپ نے فرمایا میں محمد ہوں، عبداللہ بن عبدالمطلب کا بیٹا ہوں۔ خداوند تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کیا۔ اور اس مخلوق میں سے بہترین مخلوق (انسان) کے اندر محمد کو پیدا کیا۔ پھر اس بہترین مخلوق یعنی انسان کے خدا تعالیٰ نے دو حصے کئے (یعنی عرب اور عجم) اور ان دونوں حصوں میں سے بہترین حصہ (عرب) میں محمد کو پیدا کیا۔ پھر خدا تعالیٰ نے اس بہترین حصہ (عرب) کے قبائل بنائے اور ان قبائل میں سے بہترین قبیلہ (قریش) کے اندر محمد کو پیدا کیا پھر اس بہترین قبیلہ کے گھرنے اور ان گھر میں سے بہترین گھر (ہاشم) میں محمد کو پیدا کیا۔ پس میں ذات حسب میں بھی تمام لوگوں سے بہتر ہوں اور خاندان کے اعتبار سے بہتر ہوں۔

۵۵۰۹ وَعَنِ الْعَبَّاسِ أَنَّهُ جَاءَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَتْهُمَا سَمْعًا شَيْئًا فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْبُيُوتِ فَقَالَ مَنْ أَنَا فَقَالُوا أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ قَالَ أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ الْخَلْقَ فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِهِمْ ثُمَّ جَعَلَهُمْ فِرْقَتَيْنِ فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِهِمْ فِرْقَةً ثُمَّ جَعَلَهُمْ قَبَائِلَ فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِهِمْ قَبِيلَةً ثُمَّ جَعَلَهُمْ بُيُوتًا فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِهِمْ بَيْتًا فَأَنَا خَيْرُهُمْ نَفْسًا وَخَيْرُهُمْ بَيْتًا لَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ -

آنحضرت کی نبوت حضرت آدمؑ کے وجود پذیر ہونے سے پہلے ہی تجویز ہو گئی تھی

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں لوگوں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! نبوت کے لئے آپ کس وقت نامزد ہوئے؟ فرمایا اس وقت جب کہ آدم روح اور بدن کے درمیان تھے (یعنی آدم کا ہفت ہفتا بنا ہوا تھا۔ اور روح جسم کے اندر داخل نہ کی گئی تھی۔)

۵۵۱۰ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ لَوْ أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَتَى دَجِبْتُ لَكَ الشُّبُوحُ قَالَ وَأَدْرَبَيْنَ السُّودَ وَالْجَدَّ سَادَاةَ التِّرْمِذِيِّ -

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ختم نبوت

حضرت عریاض بن ساریہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے خداوند تعالیٰ کے ہاں میں اس وقت خاتم النبیین لکھا ہوں جب کہ آدم اپنی گندھی ہوئی مٹی میں پڑے تھے۔ (یعنی آدم کا پتلا بھی تیار نہیں ہوا تھا) اور میں تم کو ستاؤں میرا پہلا (یعنی میری نبوت کا پہلا اظہار) حضرت ابراہیم کی دعا تھی جو قرآن مجید میں بایں الفاظ مذکور ہے وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِنْهُمْ، اور پھر حضرت عیسیٰ کی بشارت (جو قرآن مجید میں بایں الفاظ مذکور ہے وَهَبْشَرًا

۵۵۱۱ وَعَنِ الْعَدْبَاعِ بْنِ سَارِيَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنِّي مَعَكُمْ اللَّهُ مَكْتُوبٌ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ وَإِنَّ أَدَمَ لَمْ يَجْعَلْ فِي طِينَتِهِ وَسَاخِرٌ كَرَمًا وَأَوَّلَ أَمْرِي دَعْوَةٌ إِبْرَاهِيمَ وَبَشَارَةٌ عِيسَى وَمَا يَا أَرْحَمَ الَّتِي رَأَتْ حَيَيْنَ وَضَعْتَنِي وَتَكَادَ خَرَجَ لَهَا نُورًا أَضَاءَ لَهَا مِنْهُ نُصُورٌ -

الشَّامِ سَادَةً فِي شَرْحِ السُّنَنِ وَسَوَادَهُ
أَحْمَرُ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ مِنْ كَوَلِبِ
سَاحِبِ كَعْبٍ إِلَى أُخَيْرِهِ -

برسُولِ يَأْتِي مِنْ بَعْدِي أَسْمَاءُ أَحْمَرًا) اور پھر میری مال کا خوب
جو انھوں نے مجھ کو جھننے کے وقت دیکھا تھا اور میری مال کے سامنے
ایک نور ظاہر ہوا۔ (یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش کے وقت)
جس سے شام کے محل ان کو نظر آئے۔ (شرح السنۃ)

آنحضرت کے خصائص

حضرت ابو سعید کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا ہے۔ قیامت کے دن میں آدمؑ کی اولاد کا سردار بنوں گا اور یہ
بات میں فخر کے طور پر نہیں کہتا۔ اور میرے ہاتھ میں (قیامت
کے دن) حمد کا جھنڈا ہوگا اور یہ بات میں فخر کے طور پر نہیں کہتا اور
قیامت کے دن آدمؑ اور ان کے سوا تمام ہی دوسرے پیغمبر میرے
جھنڈے تلے جمع ہوں گے۔ اور قیامت کے دن سب سے پہلے
میری قبر نشن ہوگی اور سب سے پہلے میں قبر سے اٹھوں گا اور اس پر
مجھ کو فخر نہیں۔ (ترمذی)

آنحضرت خدا کے حبیب ہیں

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے صحابہؓ بیٹھے ہوئے باتیں کر رہے تھے کہ رسول اللہ تشریف لے آئے
اور آپ نے ان کو یہ باتیں کہتے سنا۔ ایک شخص نے کہا۔ خدا تعالیٰ نے
ابراہیم علیہ السلام کو اپنا دوست بنایا۔ دوسرے نے کہا میں نے علیہ السلام
سے خدا تعالیٰ نے باتیں کیں تیسرے نے کہا حضرت علیؓ علیہ السلام خدا تعالیٰ
کا کلمہ اور خدا تعالیٰ کی روح تھے جو تھے نے کہا آدم علیہ السلام کو خداوند تعالیٰ نے
برگزیدہ فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب کی باتیں سن کر فرمایا میں نے
تمہاری باتوں کو سنا اور تمہارے اس تعجب کو محسوس کیا کہ ابراہیم علیہ السلام
خدا تعالیٰ کے دوست ہیں۔ اور حقیقت میں وہ خدا تعالیٰ کے دوست ہی
ہیں۔ اور میں نے خدا تعالیٰ کے ہمارے وہم کلام میں اور حقیقت میں وہ ایسے ہی ہیں
اور میں نے خدا کی روح اور کلمہ میں اور حقیقت میں وہ ایسے ہی ہیں اور آدمؑ
کو خدا تعالیٰ نے انتخاب کیا ہے اور حقیقت میں وہ خدا تعالیٰ کے
برگزیدہ ہیں۔ لیکن تم آگاہ ہو جاؤ کہ میں خدا تعالیٰ کا حبیب ہوں اور
بات میں فخر کے طور پر نہیں کہتا اور قیامت کے دن حمد کا جھنڈا اٹھانے
والا ہوں، جس کے نیچے آدمؑ اور تمام دوسرے پیغمبر ہوں گے۔ اور
اس پر مجھ کو فخر نہیں ہے اور قیامت کے دن سب سے پہلا شفاعت
کرنے والا میں ہوں گا۔ اور سب سے پہلا شخص میں ہوں گا جو بہشت
کے دروازہ کو حرکت دوں گا۔ اور خداوند تعالیٰ جنت کے دروازہ کو

۱۱۲ **وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ**
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا سَيِّدُ وَلَدِ
آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ وَ
يَسِيْدِي لَوَاءُ الْحَمْدِ وَلَا فَخْرَ وَ
مَا مِنْ نَبِيٍّ يَوْمَئِذٍ أَدْرَمَ فَمَنْ
سِوَاهُ إِلَّا تَحْتَ لَوَاءِي وَأَنَا
أَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْأَرْضُ وَلَا فَخْرَ
سِوَاهُ التَّمِيْزِي -

۱۱۳ **وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَلَسَ نَاسٌ مِنْ**
أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَتَعَرَّجَ حَتَّى إِذَا دَنَا مِنْهُمْ سَمِعَهُمْ
يَتَنَادَوْنَ قَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّ اللَّهَ أَخَذَ
إِبْرَاهِيمَ خَلِيلًا وَقَالَ أَخْرَجُوا سَيِّئَاتِي
كَلِمَةً تَكَلِّمُنَا وَقَالَ أَخْرَجْتَنِي كَلِمَةً اللَّهُ
وَرُوحُهُ وَقَالَ أَخْرَجَ آدَمَ أَصْطَفَاهُ اللَّهُ
فَخَرَجَ عَلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَقَالَ قَدْ سَمِعْتُ كَلَامَكُمْ وَ
عَجَبَكُمْ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلُ اللَّهِ وَ
هُوَ كَذَلِكَ وَمُوسَى نَجِي اللَّهِ وَهُوَ
كَذَلِكَ وَعِيسَى رُوحُ اللَّهِ وَكَلِمَتُهُ وَهُوَ
كَذَلِكَ وَآدَمُ أَصْطَفَاهُ اللَّهُ وَهُوَ
كَذَلِكَ أَلَا وَأَنَا حَبِيبُ اللَّهِ وَلَا فَخْرَ
وَأَنَا حَامِلُ لَوَاءِ الْحَمْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
تَحْتَهُ آدَمُ فَمَنْ دُونَهُ وَلَا فَخْرَ وَأَنَا
أَوَّلُ شَافِعٍ وَأَوَّلُ مُشَفِّعٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
وَلَا فَخْرَ وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ يَحْرُكُ خَلْقَ الْجَنَّةِ يَفْتَحُهُ

میرے لئے کھول دے گا۔ اور مجھ کو اس میں داخل کرے گا۔ اور میرے ساتھ مومن قرار ہوں گے اور اس پر مجھ کو فخر نہیں ہے۔ اور خدا تعالیٰ کے نزدیک میں اگلے اور پہلے تمام لوگوں میں بہتر و برتر ہوں گا۔ (ترمذی - دارمی)

اللَّهُ فِي قَيْدِ خَلِيلِهَا وَمَعِيَ فَقَرَأَ الْمُؤْمِنِينَ وَلَا فَخْرَ وَأَنَا أَكْرَمُ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ عَلَى اللَّهِ وَلَا فَخْرَ سَأَوَاهُ الْقُدْسِي وَالدَّارِي.

امت محمدی کی خصوصیت

حضرت عمرو بن قیس کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ظہور کے اعتبار سے ہم آخر میں ہیں (یعنی پچھلے ہیں) لیکن قیامت میں ہم سابق و اول ہیں۔ اور میں تم سے ایک بات کہتا ہوں اور اس پر مجھ کو فخر نہیں ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ ابراہیم خداوند تعالیٰ کے دوست ہیں۔ موسیٰ برگزیدہ ہیں۔ اور میں خدا تعالیٰ کا حبیب ہوں۔ اور قیامت کے دن میرے ساتھ محمد کا علم ہوگا۔ اور خداوند تعالیٰ نے مجھ سے میری امت کے لئے خیر کثیر کا وعدہ کیا ہے اور میری امت کو خدا تعالیٰ نے تین چیزوں سے بچایا ہے ایک تو یہ کہ وہ اس کو عام فطرت میں ہلاک نہ کرے گا۔ دوسرے یہ کہ دشمن ان کا استیصال نہ کر سکے گا۔ یعنی دشمنان اسلام سارے مسلمانوں کو ہلاک نہ کر سکیں گے۔ تیسری یہ کہ ساری اسلامی دنیا گمراہ نہ ہو سکے گی۔ (دارمی)

۱۵۵۴ عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَحْنُ الْأَخِرُونَ وَنَحْنُ السَّابِقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَإِنِّي قَائِلٌ قَوْلًا غَيْرَ فَخْرٍ إِبْرَاهِيمُ خَلِيلُ اللَّهِ وَمُوسَى صَفِيُّ اللَّهِ وَأَنَا حَبِيبُ اللَّهِ وَمَعِيَ يَوْمَ الْحَبْلِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَإِنَّ اللَّهَ وَعَدَنِي فِي أُمَّتِي وَأَجَارَهُمْ مِنْ ثَلَاثٍ لَا يَجْعَلُهُمْ بَسَنَةً وَلَا نَيْتًا صَلَاحُهُمْ عَدُوًّا وَلَا يَجْمَعُهُمْ عَلَى ضَلَالَةٍ سَأَوَاهُ الدَّارِي.

حضور قائد المرسلین اور خاتم النبیین ہیں

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میں رسولوں کا افسر و سردار ہوں گا (یعنی تمام رسول قیامت میں یا جنت کے اندر داخل ہونے میں میرے پیچھے پیچھے ہوں گے) اور اس پر مجھ کو فخر نہیں ہے۔ اور میں انبیاء کا ختم کر نیوالا ہوں (یعنی نبوت محمد پر ختم ہو گئی ہے) اور اس پر مجھ کو فخر نہیں ہے اور میں سب سے پہلا شخص ہوں جو شفاعت کروں گا۔ اور سب سے پہلے میری شفاعت قبول کی جائے گی اور مجھے اس پر فخر نہیں۔ (دارمی)

۱۵۵۵ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَنَا قَائِدُ الْمُرْسَلِينَ وَلَا فَخْرَ وَأَنَا خَاتِمُ النَّبِيِّينَ وَلَا فَخْرَ وَأَنَا أَوَّلُ شَافِعٍ وَمُشْفِعٍ وَلَا فَخْرَ سَأَوَاهُ الدَّارِي.

قیامت کے دن آنحضرت کی عظمت و برتری

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ قیامت کے دن جب لوگوں کو قبروں سے اٹھایا جائیگا تو سب سے پہلے قبر کے اندر سے میں نکلوں گا اور حبیب لوگ بارگاہ خداوندی میں حاضر ہونے کیلئے روانہ ہوں گے۔ انکا قائد و افسر ہوں گا۔ اور حبیب لوگ خاموش ہوں گے میں کلام کروں گا (یعنی ان کی شفاعت کروں گا۔ اور حبیب لوگوں کو روک لیا جائے گا۔ میں ان کی سفارش کروں گا۔ اور حبیب لوگ ناامید و مایوس ہو جائیں گے میں ان کو خوش خبری دوں گا۔ بزرگی اور کنجیاں اس وقت میرے ہاتھ میں ہوں گی۔ اور حمد کا جھنڈا

۱۵۵۶ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا أَوَّلُ النَّاسِ خُرُوجًا إِذَا بُعِثُوا وَأَنَا قَائِدُهُمْ إِذَا وَفَدُوا وَأَنَا خَطِيبُهُمْ إِذَا انْصَبُوا وَأَنَا مُسْتَشْفِعُهُمْ إِذَا حُجِسُوا وَأَنَا مُبَشِّرُهُمْ إِذَا كُفِّرُوا أَلَكْرَامَةُ وَالْمَقَاتِلَةُ يَوْمَئِذٍ يَبْدَأُ بِبَيْتِي وَيَوْمَئِذٍ الْحَبْلِ يَوْمَئِذٍ يَبْدَأُ وَأَنَا أَكْرَمُ وَلَدِ آدَمَ عَلَى رَبِّي

يَطْوُونَ عَلَى الْاُفُقِ خَادِمًا نَهَضَ بَيْضٌ
مَكْنُونٌ اَوْ لَوُ لَوُ مَشْهُورًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ
غَرِيبٌ -

اس روز میرے قبضے میں ہوگا۔ اور آدم کے بیٹوں میں خدا تعالیٰ کے
نزدیک بڑا بزرگ ہوں گا میرے گرد اس روز میرا خادم بھرتے ہو گئے
گو یا وہ خادم مجھے مجھے اندھے ہیں (یعنی نہایت محفوظ اور صاف ستھرے
موتی غلاموں اور خادموں کو سفید انڈوں اور بکھرے ہوئے موتیوں
سے تشبیہی ہے۔ یہ تشبیہ نفاست و صفائی کے اعتبار سے ہے)۔ (ترمذی۔ دارمی) ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث غریب ہے۔

حضور عرش الہی کے دائیں جانب کھڑے ہوں گے

۱۵۵۹ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاكْسَى حُلَّةً مِّنْ
حُلَلِ الْجَنَّةِ ثُمَّ اقُومَ عَنِ لَبِنِ الْعَرْشِ لَيْسَ أَحَدٌ
مِّنَ الْخَلَائِقِ يَقُومُ ذَاكَ الْمَقَامَ غَيْرِي سِوَاكَ
التِّرْمِذِيُّ وَفِي رَوَايَةٍ جَامِعِ الْأُصُولِ عَنْهُ أَنَا
أَوَّلُ مَنْ تَنَشَّقُ عَنْهُ الْأَرْضُ فَاكْسَى -

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔
مجھ کو جنت کے حلوں میں سے ایک حلہ پہنایا جائے گا۔ پھر میں عرش
الہی کے دائیں جانب کھڑا ہوں گا۔ اور اس مقام پر مخلوق میں سے میرے
سوا کوئی کھڑا نہیں ہوگا۔ (ترمذی) اور جامع الاصول کی روایت میں یوں ہے
کہ آپ نے فرمایا: سب پہلے میری قبر شرف ہوگی قیامت کے دن سب سے
پہلے میں قبر سے اٹھوں گا پھر مجھے حلہ پہنایا جائے گا۔

۲ حضرت کے لئے وسیلہ طلب کرو

۱۵۶۰ وَعَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
سَلُوا اللَّهَ لِيَ الْوَسِيلَةَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا
الْوَسِيلَةُ قَالَ أَعْلَى دَرَجَةٍ فِي الْجَنَّةِ لَا يَتَالَهَا إِلَّا
رَجُلٌ وَاحِدٌ وَارْتِجَانٌ أَكُونُ أَنَا هُوَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے
میرے لئے خدا تعالیٰ سے وسیلہ طلب کرو صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ!
وسیلہ کیا! فرمایا جنت میں بڑا درجہ ہے جو صرف ایک آدمی کو ملے گا اور
مجھ کو امید ہے کہ وہ آدمی میں ہوں۔ (دارمی)

۳ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمام انبیاء کے امام ہوں گے

۱۵۶۱ وَعَنْ أَبِي بَكْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ إِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ كُنْتُ إِمَامَ النَّبِيِّينَ وَخَطِيبُهُمْ
وَصَاحِبَ شَفَاعَتِهِمْ غَيْرَ فَخْرٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ -

حضرت ابی بن کعب کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے
قیامت کے دن میں نبیوں کا امام و خطیب ہوں گا۔ اور ان کی سفارش
کرے گا اور اس پر مجھ کو فخر نہیں ہے۔ (ترمذی)

حضرت ابراہیم اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم

۱۵۶۲ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِكُلِّ
نَبِيٍّ دَلَاةً مِنَ النَّبِيِّينَ وَإِنَّ وَلِيَّ أَبِي وَخَلِيلِي
رَبِّي ثُمَّ قَرَأَ إِنَّ أَوْلَى النَّاسِ بِأَبْدَانِهِمْ
لِلَّذِينَ اتَّبَعُوهُ وَهَذَا النَّبِيُّ وَالَّذِينَ
آمَنُوا وَاللَّهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِينَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

حضرت عبد اللہ بن مسعود کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا ہے نبی کا کوئی نبی دوست رہا ہے اور انبیاء میں سے میرے دوست
میرے باپ میرے پروردگار کے دوست ابراہیم ہیں اسکے بعد آپ
نے یہ آیت پڑھی إِنَّ أَوْلَى النَّاسِ بِأَبْدَانِهِمْ لِلَّذِينَ اتَّبَعُوهُ
هَذَا النَّبِيُّ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَاللَّهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِينَ (یعنی ابراہیم
علیہ السلام سے قریب تر وہ لوگ ہیں جنہوں نے انکا اتباع کیا۔ اور یہ نبی محمد
اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور خدا تعالیٰ کے مانول کا دوست و کار ساز ہے) (ترمذی)

۴ حضرت کی بعثت کا مقصد

۱۵۶۳ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ بَعَثَنِي

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے خداوند تعالیٰ

لِتَامَ مَكَارِمُ الْأَخْلَاقِ وَلِكَمَالِ مَحَامِلِ الْأَفْعَالِ رَوَاهُ فِي شَرْحِ الشُّعْرِ

نے محمد کو نبیوں اور اچھے کاموں کو پورا کرنے کیلئے بھیجا ہے (شرح السنہ)

تورات میں آنحضرتؐ اور امت محمدی کے اوصاف کا ذکر

کعب بن تورات سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے تورات میں یہ لکھا ہوا پایا ہے۔ محمد خاتم کارسل اور میرا یعنی خدا تعالیٰ کا بندہ مختار ہے وہ درشت خوبصورت و سخت گویا اور نہ بازاروں میں شور مچانے والا اور وہ برائی کا بدلہ برائی سے نہیں لیتا بلکہ معاف کر دیتا ہے اور بخش دیتا ہے۔ اس کی پیدائش کی جگہ کعبہ اور ہجرت کی جگہ طیبہ (مدینہ) اور اسکی حکومت شام میں ہے اور اسکی امت بہت حمد کرنے والی ہے جو خوشی اور غمی یا راحت و تکلیف دونوں حالتوں میں خدا تعالیٰ کا شکر کرتی اور تعریف کرتی ہے وہ جہاں ٹھہری گئے خدا تعالیٰ کا شکر بجا لائیں گے اور خدا تعالیٰ کی بڑائی کریں گے یعنی اللہ اکبر کہیں گے ہر زوال پر چاند اور سورج کی رعایت و نگہبانی کریں گے (یعنی اس کے طلوع و غروب اور زوال کا بھی خیال رکھیں گے) جب نماز کا وقت ہوگا نماز پڑھیں گے اور اپنی کمر پلازار باندھیں گے اور اپنے جسم کے حصوں کو دھوئیں گے۔ انکا منادی کرنے والا (یعنی اذان دینے والا) آسمان و زمین کے درمیان ندا کرے گا۔ (یعنی بلند مقام پر کھڑے ہو کر اذان دے گا) جنگ میں اور نماز میں ان کی صف بندی مساوی ہوگی، رات کو ان کی آواز سب سے جیسی کہ شہر کی گھنٹی کی آواز (یعنی رات کو خفیہ عبادت کریں گے)۔ (مصائب)۔ (دارمی)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ تورات میں محمد کی صفات لکھی ہوئی ہیں اور یہ بھی لکھا ہے کہ آپ کی قبر میں علیؓ بن مریمؑ بھی دفن ہوں گے (قبر سے مراد وہ جگہ ہے جہاں آپ کی قبر ہے) ابو موسیٰ و دروای کا بیان ہے کہ جس حجرہ میں رسول اللہ کی قبر ہے اس میں قبر کی جگہ باقی ہے۔

وَعَنْ كَعْبٍ يَخْبُرُ عَنِ التَّوْرَةِ قَالَ يَحْدُثُ مَكْتُوبًا مُحَمَّدًا رَسُولَ اللَّهِ عَبْدًا لِلْمُخْتَارِ لَا فُظْ وَلَا غُلِيظٌ وَلَا سَخَابٌ فِي الْأَسْوَابِ وَلَا يَجْزِي بِالسَّيِّئَةِ السَّيِّئَةَ وَلَكِنْ يَغْفِرُ وَيُغْفِرُ مَوْلِدَهُ بِمَلَكَةٍ وَهَجَرَتُهُ بِطَلِيئَةٍ وَمُنْكَرُهُ بِالشَّامِ دَأَمَتُ الْحَمَادُونَ يَحْمَدُونَ اللَّهَ فِي السَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ يَحْمَدُونَ اللَّهَ فِي كُلِّ مَنْزِلَةٍ وَيَكْبُرُونَ عَلَى كُلِّ شَرِّ سَاعَةٍ لِلشَّمْسِ يَصَلُّونَ الصَّلَاةَ إِذَا جَاءَ وَتَتَمَّهَا يَتَأَذَّرُونَ عَلَى أَنْصَابِهِمْ وَيَتَوَضَّوْنَ عَلَى أَطْرَافِهِمْ مُنَادٍ بِهِمْ يُنَادِي فِي جَوِّ السَّمَاءِ صَفُّهُمْ فِي الْقِتَالِ وَصَفُّهُمْ فِي الصَّلَاةِ سَوَاءٌ لَهُمْ بِاللَّيْلِ دَوِيٌّ كَدَوِيٍّ النَّحْلِ هَذَا لَفْظُ الْمُصَابِيحِ وَرَوَى الدَّارِمِيُّ مَعَ تَغْيِيرٍ لَيْسَ بِهِ

وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ مَكْتُوبٌ فِي التَّوْرَةِ صِفَةُ مُحَمَّدٍ وَعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ بْنِ مَعْنَى قَالَ أَبُو مُوَدَّرٍ وَقَدْ بَقِيَ فِي الْبَيْتِ مَوْضِعُ قَبْرِ سَادَةِ التَّمِيمِيِّ

فصل سوم

انبیاء اور آسمان والوں پر آنحضرتؐ کی فضیلت کی دلیل

حضرت ابن عباسؓ نے کہا کہ خداوند تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام انبیاء پر اور آسمان والوں پر فضیلت دی ہے لوگوں نے پوچھا اے ابو عباسؓ آسمان والوں پر کس بات میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فضیلت دی گئی ہے ابن عباسؓ نے کہا خداوند تعالیٰ نے آسمان والوں سے فرمایا ہے وَمَنْ يَقُلْ مِنْهُمْ إِنِّي إِلَهٌ مِنْ دُونِهِ فَقَدْ آتَاكَ نَجْدِيَّ جَهَنَّمَ كَذَلِكَ نَجْزِي الظَّالِمِينَ (یعنی فرشتوں میں سے جو یہ کہے کہ میں خدا تعالیٰ کے سوا

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى فَضَّلَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ وَعَلَى أَهْلِ السَّمَاءِ فَقَالُوا يَا أَبَا عَبَّاسٍ بِمَا فَضَّلَهُ اللَّهُ عَلَى أَهْلِ السَّمَاءِ قَالَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَالَ لِأَهْلِ السَّمَاءِ وَمَنْ يَقُلْ مِنْهُمْ إِنِّي إِلَهٌ مِنْ دُونِهِ فَقَدْ آتَاكَ

تَجْزِيَةً جَهَنَّمَ كَذَلِكَ تَجْزِي الظَّالِمِينَ
وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا
لِيُغْفِرَ لَكَ اللَّهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ
وَمَا تَأَخَّرَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَمَا
أَسْأَلْنَا مِنْ شَيْءٍ إِلَّا يُلَاقِيَنَا
قَوْمٌ لِيُبَيِّنَ لَهُمْ فَيُضِلَّ اللَّهُ مَنْ
يَشَاءُ الْآيَةُ وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى
لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا
أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا كَافَّةً لِلنَّاسِ فَأَسْأَلُكَ
إِلَى الْجَنَّةِ وَالْإِلَهِ

معبود ہوں ہم اس کو اس کے بدلے میں جہنم دیں گے اور ہم ظالموں کو ایسا ہی بدلہ
دیا کرتے ہیں) اور محمد سے خداوند تعالیٰ نے فرمایا ہے اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ
فَتْحًا مُبِينًا لِيُغْفِرَ لَكَ اللَّهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ
(یعنی ہم نے تیرے لئے برکتوں کے دروازے کھول دیئے) یعنی فتوحات عطا
فرمائیں) اور خداوند تعالیٰ نے تیرے اگلے پچھلے گناہوں کو بخش دیا) پھر
لوگوں نے دریافت کیا اور انبیاء پر بھی معلوم ہو گیا کیوں فضیلت و بزرگی
عطا کی گئی۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا خداوند تعالیٰ نے دوسرے انبیاء کی
نسبت فرمایا ہے وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ رُسُولٍ إِلَّا يَلْسَنُ قَوْمَهُ لِيُبَيِّنَ
لَهُمْ فَيُضِلَّ اللَّهُ مَنْ يَشَاءُ (یعنی ہم نے جس پیغمبر کو بھیجا اس کی قوم کی
زبان کے ساتھ بھیجا تاکہ وہ ان کے سامنے خدا تعالیٰ کے احکام
بیان کرے۔ پھر جس کو خدا تعالیٰ چاہتا ہے اس کو گمراہ کرنا
ہے) اور خداوند تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت فرمایا
ہے وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا كَافَّةً لِلنَّاسِ (یعنی ہم نے تجھ کو تمام لوگوں کے لئے رسول بنا کر بھیجا ہے) یعنی خدا تعالیٰ نے آپ کو جن
اور انسان دونوں کا پیغمبر بنا کر بھیجا ہے۔ (دارمی)

آنحضرتؐ نے اپنی نبوت کو کیسے جانا

۵۵۵۵ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ الْغِفَارِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا
رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ عَلِمْتَ أَنَّكَ
نَبِيٌّ حَتَّى اسْتَيْقَنْتُ فَقَالَ يَا ابْنُ ذَرٍّ إِنِّي
مَلَكَانَ وَأَنَا بِبَعْضِ بَطْحَاءِ مَكَّةَ قَوَّعَ
أَحَدُهُمَا إِلَى الْأَرْضِ وَكَانَ الْآخَرُ بَيْنَ
السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ
أَهُوَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَرِزْتُ رَبِّ جُلِ
قُوْنِي نُنْتُ بِهٖ قُوْنِي نُنْتُ ثُمَّ قَالَ رَبِّ نُنْتُ
بِعَشْرَةِ قُوْنِي نُنْتُ بِهِمْ فَرَجَّحْتُهُمْ ثُمَّ
قَالَ رَبِّ نُنْتُ بِمَا بَيْنِي فَوَزَنْتُ بِهِمْ فَرَجَّحْتُهُمْ
ثُمَّ قَالَ رَبِّ يَا لَيْفَ فَوَزَنْتُ بِهِمْ فَرَجَّحْتُهُمْ
كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِمْ يَنْتَبِرُونَ عَلَيَّ مِنْ
خِيفَةِ الْمَيْدَانِ قَالَ فَقَالَ أَحَدُهُمَا
لِصَاحِبِهِ لَوْ وَزَنْتَهُ بِأَهْتِهَا لَرَجَّحَهَا
رَدَاهُمَا الدَّارِي

حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ
آپؐ نے یہ کیوں کر جانا کہ آپؐ نبی ہیں؟ اور پھر آپؐ کو اپنی نبوت کا
کیوں کو یقین ہوا؟ آپؐ نے فرمایا۔ ابو ذر! میں بطحاء مکہ میں تھا کہ میرے
پاس دو فرشتے آئے ان میں ایک فرشتہ توزین پر اترا آیا اور دوسرا آسمان
وزمین کے درمیان رہا پھر ان میں سے ایک نے دوسرے سے پوچھا کیا
یہ وہی ہے؟ دوسرے نے کہا ہاں، پہلے نے کہا اچھا ایک آدمی
سے اس کا وزن کرو! چنانچہ میرا وزن کیا گیا اور میں اس آدمی سے بھاری
رہا پھر اس نے کہا اچھا اب دس آدمیوں کے ساتھ اس کا وزن کرو!
چنانچہ وزن کیا گیا اور میں دس آدمیوں کے مقابلہ میں بھی بھاری رہا۔
پھر اس نے کہا اچھا اب سو آدمیوں کے ساتھ اس کا وزن کرو! چنانچہ
وزن کیا گیا اور میں سو آدمیوں پر بھی بھاری رہا پھر اس نے کہا اچھا اب
ہزار آدمیوں کے ساتھ وزن کرو! چنانچہ وزن کیا گیا اور میں اس پر بھی
بھاری رہا گو یا کہ میں ان ہزار آدمیوں کو (اب بھی) دیکھ رہا ہوں کہ جس
پرٹے میں وہ تھے وہ اس قدر اوپر اٹھ گیا تھا کہ وہ مجھ پر گرنے ہی والے
ہیں۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر ان دونوں میں

سے ایک نے دوسرے سے کہا اگر تم اس کو اس کی ساری امت کے ساتھ بھی تو تو یہ ساری امت پر بھاری ہے گا۔ (دارمی)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر ہر حالت میں قربانی فرض تھی

۵۵۲۶ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُتِبَ عَلَى النَّحْرِ وَلَمْ يُكْتَبْ عَلَيْكَ وَأُمِرْتُ بِصَلَاةِ الصُّحَى وَلَمْ تُؤْمَرُوا بِهَارِوَاهُ الدَّارِ قُطْنِي۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے مجھ پر ہر حال میں قربانی فرض کی گئی ہے (یعنی امارت وغیرت دونوں حال میں) اور مجھ کو چاشت کی نماز کا حکم دیا گیا اور تم کو حکم نہیں دیا گیا۔ (دارقطنی)

بَابُ أَسْمَاءِ النَّبِيِّ وَصِفَاتِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسماء مبارک اور صفات کا بیان

فصل اول

اسماء نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

۵۵۲۷ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ لِي أَسْمَاءً أَنَا مُحَمَّدٌ وَأَنَا أَحْمَدُ وَأَنَا الْمَاحِجُّ الَّذِي يَمْحُو اللَّهُ فِي الْكُفْرِ وَأَنَا الْحَاشِرُ الَّذِي يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى قَدَاحِي وَأَنَا الْعَاقِبُ وَالْعَاقِبُ الَّذِي لَيْسَ بَعْدَهُ نَبِيٌّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت جبیر بن مطعمؓ فرماتے ہیں میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے میرے بہت سے نام ہیں۔ یعنی میں محمد ہوں میں احمد ہوں میں محو کرنے والا (ماحی) ہوں۔ یعنی میرے ذریعہ خداوند تعالیٰ کفر کو مٹاتا ہے اور میں حاشر ہوں، کہ قیامت کے دن، لوگ میرے قدم پر اٹھائے جائیں گے (یعنی قبر سے میرے نکلنے کے بعد دوسرے لوگ قبروں سے باہر آئیں گے) اور میں عاقب ہوں اور عاقبہ نبی ہوتا ہے جس کے بعد کوئی نبی نہیں ہوتا۔ (بخاری و مسلم)

۵۵۲۸ وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَمِّي لَنَا نَفْسَهُ أَسْمَاءً فَقَالَ أَنَا مُحَمَّدٌ وَأَحْمَدُ وَالْمُقَفَّى وَالْحَاشِرُ وَنَبِيُّ التَّوْبَةِ وَنَبِيُّ الرَّحْمَةِ سَرَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے سامنے اپنے اتنے نام بیان فرمائے تھے یعنی یہ کہ میں محمد ہوں۔ میں احمد ہوں۔ میں مقفی ہوں (یعنی تمام پیغمبروں کے پیچھے آنے والا) میں حاشر ہوں (یعنی لوگوں کو قیامت کے دن جمع کرنے والا) میں نبی توبہ ہوں (آپ توبہ بہت فرمایا کرتے تھے) اور میں نبی رحمت ہوں (جیسا کہ قرآن شریف میں وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ) (مسلم)

آنحضرتؐ اور کامنوں کی گالیاں

۵۵۲۹ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَجْمُونُ كَيْفَ بَصُرْتُ اللَّهُ عَنِّي سَتَمَ قُرَيْشٌ وَلَعَنَهُمْ يَسْتَمُونَ مَذَمَّاءُ وَيَلْعَنُونَ مَذَمَّاءُ وَأَنَا مُحَمَّدٌ سَرَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کیا تم اس پر تعجب نہیں کرتے کہ خداوند تعالیٰ نے مجھ کو کیونکر قریش کی گالیوں اور لعنتوں سے بچایا۔ وہ مذم کو گالیاں دیتے اور مذم پر لعنت کرتے ہیں اور میں محمد ہوں (مشرکین قریش نے آپ کا نام محمد کے مقابلہ میں مذم رکھ لیا تھا اور وہ مذم کہہ کر گالیاں دیا کرتے تھے۔ اس لئے وہ گالیاں محمد پر نہیں، مذم پر پڑیں) (بخاری)

چہرہ اقدس، بال مبارک اور مہر نبوت کا ذکر

حضرت جابر بن سمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر اور
 ڈاڑھی کے اگلے حصہ کے کچھ بال سفید ہو گئے تھے۔ جب آپ بالوں میں تیل
 لگاتے تو یہ سفیدی ظاہر نہ ہوتی تھی اور جس وقت آپ کے بال
 پریشان ہوتے تو سفیدی ظاہر ہو جاتی تھی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم
 کی ڈاڑھی میں زیادہ بال تھے یعنی آپ کی ڈاڑھی گھنی تھی، ہلکی نہ تھی۔ جابر رضی
 اللہ عنہ نے جب یہ بیان کیا تو ایک شخص نے کہا: آپ کا چہرہ تلوار کی مانند تھا۔
 یعنی چمک اور دمک میں، لیکن چونکہ اس تشبیہ سے یہ بھی ظاہر ہوتا کہ
 آپ کا چہرہ مبارک لمبا ہوا اس لئے جابر رضی اللہ عنہ نے کہا بلکہ آپ کا چہرہ
 سورج اور چاند کی مانند تھا۔ اور آپ کا چہرہ مبارک گول تھا۔ اور
 میں نے آپ کی مہر نبوت کو شانہ کے قریب دیکھا جو کبوتر کے انڈے کی مانند
 (گول) تھی اور رنگ اسکا آپ کے جسم مبارک کا سا رنگ تھا۔ (مسلم)

۵۵۲۰ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ شَبَّهْتُ مُقَدَّ مِرْسَاءِ سِدِّ وَحُجَّتَيْهَا وَكَانَ إِذَا أَذْهَنَ لَمْ يَتَبَيَّنْ وَإِذَا شَعَثَ رَأْسُهُ تَبَيَّنَ وَكَانَ كَثِيرُ شَعِيرِ اللَّحْيَةِ فَقَالَ سَرَجُلٌ وَجْهُهُ مِثْلُ السَّيْفِ قَالَ لَا بَلْ كَانَ مِثْلَ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ وَكَانَ مُسْتَدِيرًا وَسَأَيْتُ الْخَاتَمَ عِنْدَ كِتْفَيْهِ مِثْلُ بَيْضَتِ الْحَمَامَةِ يُشَبُّ بِجَسَدِهِ رَأْسُهُ مُسَلِّحًا

مہر نبوت کہاں تھی

حضرت عبداللہ بن مسرج رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
 کو دیکھا آپ کے ساتھ ردی اور گوشت کھایا۔ یا میں نے آپ کے
 ساتھ شریک کھایا پھر میں آپ کے پیچھے گیا اور مہر نبوت کو دیکھا جو دونوں
 شانوں کے درمیان بائیں شانہ کی نرم ہڈی کے پاس مٹھی کی مانند تھی
 اس پر مسوں کے مانند تل تھے۔ (مسلم)

۵۵۲۱ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْرُجٍ قَالَ لَئِنْ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَاكَلَتْ مَعَهُ خُبْزًا وَلَحْمًا أَوْ قَالَ ثَرِيدًا أَثَرُ دَرْتٍ خَلْفَهُ فَتَنَظَرْتُ إِلَى خَاتَمِ النَّبِيِّ بَيْنَ كَتِفَيْهِ عِنْدَ نَاحِيَةِ كَتِفَيْهِ الْيُسْرَى جُمُعًا عَلَيْهِ خَيْلَانٌ كَأَمْثَالِ الشَّالِيلِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

بچوں پر شفقت

حضرت ام خالدہ بنت خالد بن سعید کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
 کے پاس کپڑے لائے گئے جن میں ایک چھوٹی سی سیاہ چادر بھی تھی حضور صلی اللہ
 علیہ وسلم نے فرمایا: ام خالدہ کو میرے پاس لاؤ! چنانچہ ام خالدہ جو بچہ ہی تھیں
 اٹھا کر لایا گیا آپ نے چادر کو اٹھایا اور اپنے ہاتھ سے ام خالدہ کو اڑھا دیا
 اور پھر فرمایا: انا کر تو اس کو اور پھر انا کر دیجی جب آپ نیا کپڑا پہنتے یا
 پہناتے تو یہ دعا فرماتے اس دعا کا مطلب یہ ہے کہ بہت سے کپڑے
 پرانے کر اور بہت جی، اور اس چادر میں سبز یا زرد نشان تھے۔ آپ
 نے فرمایا: ام خالدہ! یہ بہت اچھا کپڑا ہے ام خالدہ کہتی ہیں کہ پھر
 میں (آپ کے پیچھے چلی) گئی اور مہر نبوت سے کھینچتی رہی۔ میرے
 باپ نے مجھ کو جھڑک دیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کو چھوڑ
 دو (کھینچنے دو منع نہ کرو) (بخاری)

۵۵۲۲ وَعَنْ أُمِّ خَالِدٍ بِنْتِ خَالِدِ بْنِ سَعِيدٍ قَالَتْ أَرَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَّيَّبُ فِيهَا خَمِيصَةً سَوْدَاءَ صَغِيرَةً فَقَالَ اسْتَوْنِي يَا أُمَّ خَالِدٍ فَأَرَى بِهَا تَحَمُّلًا فَأَخَذَ الْخَمِيصَةَ بِيَدِي فَأَلْبَسَهَا قَالَ أَبْلَى وَأَخْلَقَ لَهَا أَهْلِي وَأَخْلَقَ وَكَانَ فِيهَا عِلْمٌ أَخْضَرُ أَوْ أَصْفَرُ قَالَ يَا أُمَّ خَالِدٍ هَذَا سَنَاءٌ وَهِيَ بِالْحَبَشَةِ حَسَنَةٌ قَالَتْ فَنَذَّهَبُ اللَّعِبُ بِخَاتَمِ النَّبِيِّ فَرَجَدَنِي أَبِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعُوهَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

آنحضرتؐ کے قد و قامت و غیرہ کا ذکر

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ تو حد اعتدال سے زیادہ لمبے تھے اور نہ پستہ قد اور آپ نہ تو بالکل سفید رنگ تھے۔ اور نہ گندم گوں، بلکہ سرخ و سفید اور گندم گوں تھے اور آپ کے سر کے بال نہ تو زیادہ بل کھائے ہوئے تھے (یعنی گھونگر یا بے اور نہ بالکل سفید تھے بلکہ ان دونوں کے درمیان تھے)۔ خداوند تعالیٰ نے آپ کو چالیسویں سال کے آخر میں نبوت فرمایا (یعنی رسول بنایا) آپ مکہ میں دس سال رہے، اور مدینہ میں دس سال۔ اور خدا تعالیٰ نے آپ کو ساٹھ سال کے آخر میں وفات دی، آپ کے سر اور ڈاڑھی میں صرف بیس بال سفید تھے۔ اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم قوم میں میاں قد تھے نہ لاسے اور نہ ٹھکنے صاف اور چمک دار رنگ تھا۔ اور آپ کے سر کے بال آدمی کا نونوں تک تھے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ کانوں اور شانوں کے درمیان تک بال تھے۔ (بخاری و مسلم) اور بخاری کی ایک روایت میں ہے کہ انسؓ نے کہا۔ آپ کا سر مبارک بڑا تھا اور پاؤں پر گوشت تھا۔ اور میں نے آپ سے پہلے اور آپ کے بعد کسی کو آپ جیسا نہیں دیکھا۔ اور آپ کی ہتھیلیاں فراعہ تھیں اور بخاری کی ایک روایت میں ہے کہ انسؓ نے کہا کہ حضورؐ کے دونوں پاؤں اور ہتھیلیاں پر گوشت تھیں۔

حضرت براءؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میاں قد تھے۔ آپ کے دونوں مونڈھوں کے درمیان کشادگی تھی (یعنی دونوں مونڈھوں کے درمیان بہت فرق تھا) آپ کے سر کے بال کانوں کی ٹوٹک تھے۔ میں نے آپ کو سرخ لباس میں دیکھا۔ یعنی آپ سرخ تہ بند باندھے اور سرخ حادر اوڑھے ہوئے تھے، میں نے دنیا میں حضورؐ سے بہتر کوئی چیز نہیں دیکھی (بخاری و مسلم) اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ براءؓ نے کہا میں نے کوئی بالوں والا آدمی سرخ لباس میں آنحضرتؐ سے بہتر نہ دیکھا۔ آپ کے بال مونڈھوں تک تھے۔ دونوں مونڈھوں سے کشادہ تھے نہ آپ لمبے تھے اور نہ ٹھکنے۔

سماک بن حربؓ جابر بن سمرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کشادہ دہن تھے (عرب میں مرد کے لئے کشادہ دہنی

۵۳۲ **وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بِالطَّوِيلِ الْبَاقِنِ وَلَا بِالْقَصِيرِ لَيْسَ بِالْأَبْيَضِ الْأَمْهِنِ وَلَا بِالْأَدَمِ وَلَيْسَ بِالْمَجْعَدِ الْقَطِطِ وَلَا بِاللَّسِيطِ بَعَثَ اللَّهُ عَلَى رَأْسِ أَرْبَعِينَ سَنَةً فَأَقَامَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِينَ وَبِالْمَدِينَةِ عَشْرَ سِنِينَ وَتَوَفَّاهُ اللَّهُ عَلَى سِتِّينَ سَنَةً وَلَيْسَ فِي رَأْسِهِ وَخَمْسِينَ عَشْرُونَ شَعْرَةً بَيْضَاءُ وَفِي رِوَايَةٍ يَصِفُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ رُبْعَةً مِّنَ الْقَوْمِ لَيْسَ بِالطَّوِيلِ وَلَا بِالْقَصِيرِ أَزْهَرُ اللَّوْنِ وَقَالَ كَانَ شَعْرُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَنْصَابِ أُذُنَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ بَيْنَ أُذُنَيْهِ وَعَاتِقَيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ قَالَ كَانَ ضَخْمَ الدَّائِسِ وَالْقَدَّ مَمِينٍ لَمْ أَسْأَلْهُ عَنْهُ وَلَا قَبْلَهُ مِثْلَهُمَا وَكَانَ بَسِطَ الْكَفَّيْنِ وَفِي أُخْرَى قَالَ كَانَ شَتْنُ الْقَدِّ مَمِينٍ وَالْكَفَّيْنِ۔**

۵۳۳ **وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَبُوعًا بَعِيدًا مَا بَيْنَ الْمَنْكَبَيْنِ لَمْ يَشْعُرْ بَلَعُ شَحْمَتِ أُذُنَيْهِ رَأَيْتُهُ فِي حُلَّتَيْ حِمْرَاءَ لَمْ أَرِ شَيْئًا كَطُ أَحْسَنَ مِنْهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ مَا رَأَيْتُ مِنْ رِذَى لِمَنْ أَحْسَنَ فِي حُلَّتَيْ حِمْرَاءَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَعْرُهُ يَصْبُرُ بِمَنْكَبَيْهِ بَعِيدًا مَا بَيْنَ الْمَنْكَبَيْنِ لَيْسَ بِالطَّوِيلِ وَلَا بِالْقَصِيرِ۔**

۵۳۴ **وَعَنْ يَمَّاكُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَلِيلَ الْفَمِ أَشْكَلَ**

قابل تعریف ہے آپ کی آنکھوں کی سفیدی میں سُرخی ملی ہوئی تھی۔
ایرا یاں چھوٹی اور کم گوشت تھیں۔

(مسلم)

حضرت ابو الطفیل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، آپ سفید ملیح رنگ کے تھے اور تمام اعضاء
واعضا میں مناسب۔

(مسلم)

آنحضرت نے خضاب استعمال نہیں کیا

ثابت رہا کہ انہوں نے کبھی خضاب استعمال نہیں کیا۔
کی بابت پوچھا گیا تو انہوں نے کہا حضور صلی اللہ علیہ وسلم اتنی عمر
کو نہ پہنچے تھے کہ خضاب لگانے آگے میں آپ کی ڈاڑھی کے
سفید بالوں کو گنا چاہتا تھا تو گن لیتا۔ اور ایک روایت میں ہے
کہ اگر میں ان سفید بالوں کو گنا چاہتا جو آپ کے سر مبارک میں
تھے تو میں گن لیتا (بخاری و مسلم) اور مسلم کی ایک روایت میں
یہ الفاظ ہیں کہ سفیدی آپ کی ڈاڑھی کے نیچے کے حصہ میں
اور کن پٹیوں میں تھی اور کچھ سر مبارک میں۔

الْعَيْنُ مَذْبُوشُ الْعَقَبَيْنِ قِيلَ لِسَائِكَ مَا يَبْلُغُ الْقِمِّ قَالَتْ عَظِيمُ
الْقِمِّ قِيلَ مَا أَشْكَلُ الْعَيْنِ قَالَتْ طَوِيلُ شَقِّ الْعَيْنِ قِيلَ مَا
مَذْبُوشُ الْعَقَبَيْنِ قَالَتْ قِيلَ لِحَمِّ الْعَقَبِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
۵۵۲۶ وَعَنْ أَبِي الطَّفِيلِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ أَبْيَضَ مَلِيحًا مُقَصَّدًا
رَوَاهُ مُسْلِمٌ

۵۵۲۷ وَعَنْ ثَابِتٍ قَالَ سَأَلَ النَّبِيَّ عَنْ خِضَابِ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّمَا
لَمْ يَبْلُغْ مَا يَخْضِبُ لَوْ شِئْتُ أَنْ أَعْدَّ شَهْمَاتِي
فِي لَحْيَتِهِ وَفِي رِجَالَيْهِ لَوْ شِئْتُ أَنْ أَعْدَّ
شَهْمَاتِي كُنْ فِي رَأْسِهِ فَعَلْتُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَ
فِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ إِنَّمَا كَانَ الْبَيَاضُ
فِي عُنُقَيْهِ وَفِي الصَّدْعَيْنِ وَفِي النَّاسِ
نَبْذٌ

آنحضرت کی ہتھیلیاں حریر و دیباچ سے زیادہ ملائم اور آپ کا پسینہ مشک سے زیادہ خوشبودار تھا

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا روشن
اور چمکتا ہوا رنگ تھا۔ اور آپ کا پسینہ گویا موتی تھے۔ جب آپ
راستہ چلتے تو آپ آگے کی طرہ جگے رہتے اور میں نے دیا اور
کسی ریشم کے کپڑے کو آپ کی ہتھیلیوں سے زیادہ نرم نہ پایا اور
میں نے کوئی مشک وغیرہ ایسا نہیں سونگھا جس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کے بدن مبارک کی کسی خوشبو ہو۔

۵۵۲۸ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَزْهَرَ اللَّوْنِ كَانَ عَرَقُهُ اللَّوْنُ لَوْ إِذَا
مَشَى نَكَّأَ وَمَا سَمِعْتُ دُبَابًا وَلَا حَرِيرًا إِلَّا يَنْ
مِنْ لَفِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا
تَمِيمَتْ مِسْكَ وَلَا عَنْبَرًا أَطْيَبَ مِنْ رَائِحَةِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

پسینہ مبارک

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
ہمارے ہاں تشریف لایا کرتے تھے اور دو پہر کو استراحت فرماتے
تھے یعنی قیلولہ کیا کرتے تھے وہ آپ کے لئے چمڑے کا بستر کرتیں
اور آپ اس پر قیلولہ فرماتے اور آپ کو پسینہ زیادہ آیا کرتا تھا
وہ آپ کے پسینہ کو جمع کرتیں اور اپنے عطر میں ملا لیتیں۔ ایک دفعہ حضور
صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو جمع کئے ہوئے دیکھا تو پوچھا یہ کیا کرتی ہو ام
سلمہ؟ انہوں نے کہا یہ آپ کا پسینہ ہے۔ ہم اس کو اپنی خوشبو
میں ملا لیتے ہیں اور آپ کا پسینہ بہترین خوشبو ہے۔ اور

۵۵۲۹ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْتِيهَا فَيَقِيلُ عِنْدَهَا
فَتَبْسُطُ نَظْعًا فَيَقِيلُ عَلَيْهِ وَكَانَ كَثِيرًا
الْعَرَقِ فَكَانَ تَجْمَعُ عَرَقَهُ فَتَجْعَلُهُ فِي
الطِّيبِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَا أُمَّ سَلَمَةَ مَا هَذَا قَالَتْ عَرَقُكَ
تَجْعَلُهُ فِي طَبِينَا وَهُوَ مِنْ أَطْيَبِ الطِّيبِ
وَفِي رِوَايَةٍ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ تَرْجُو

بَرَكَتُهُ بِصَبِيًّا نَا قَالَ أَصَبْتَ مُتَّفَقٌ
 عَلَيَّ -
 (یعنی آپ کے پسینہ کو ان کے جسموں پر ملتے ہیں) آپ نے فرمایا تم نے سچ کہا اور اچھا کیا۔
 (بخاری و مسلم)

بچوں کے ساتھ پیار

۴۱۰ دَعَا عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَوةَ الْأَوَّلَى ثُمَّ خَرَجَ إِلَى أَهْلِهِ وَخَرَجَتْ مَعَهُ فَاسْتَقْبَلَهُ وَلَدًا أَنْ يُجْعَلَ يَسْمُوهُ خَدَّيْ أَحَدُهُمَا وَاحِدًا وَاحِدًا وَأَمَّا أَنَا فَمَسَمُ خَدَّيْ نَجِدْتُ لِيَدِي بَرْدًا أَوْ يَمِيْنًا كَأَنَّمَا أَخْرَجَهَا مِنْ جُرْنَةٍ عَظَايَرِ رَدَاةٍ مُسَلِّمٌ وَذَكَرَ حَدِيثُ جَابِرٍ يَسْمُو أَبَا سَمِيٍّ فِي بَابِ الْأَسْمَاءِ وَحَدِيثُ السَّامِيِّ بْنِ يَزِيدٍ نَظَرْتُ إِلَى خَاتَمِ النَّبُوَّةِ فِي بَابِ

حضرت جابر بن سمرہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ظہر کی نماز پڑھی پھر آپ اپنے گھر میں جانے کے لیے مسجد سے نکلے اور میں بھی مسجد سے باہر آیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے چند رکے آگئے آپ نے ہر ایک کے رخساروں پر ہاتھ پھیرا اور میرے رخسار پر بھی ہاتھ پھیرا تو میں نے آپ کے ہاتھ کو ٹھنڈا اور خوشبودار پایا گویا اس کو ابھی عطر کے ڈبہ سے نکالا ہے۔

فصل دوم

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا سراپا

۴۱۱ دَعَا عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بِالْقَوِيلِ وَلَا بِالْقَصِيرِ صَخْرَ النَّاسِ وَاللَّحِيئَةِ شَتَّى الْكُفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ مُشْرِبًا حَمْرَةَ صَخْرَ الْكَرَادِيْسِ طَوِيلَ الْمَشْرِبَةِ إِذَا مَشَى تَلَقَّاهُ كَأَنَّمَا يَخْطُ مِنْ صَبَبٍ نَوَّارٍ قَبْلَهُ وَلَا يَبْجَدُكَ مِثْلُهُ مَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَاهُ الْزَمَرِيُّ وَقَالَ هَذَا أَحَدُ حَيْثُ حَسَنٌ مَجِيحٌ

حضرت علی بن ابی طالب کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ تو دراز قامت تھے اور نہ پسینہ قد آپ کا سر بڑا اتھا اور ڈاڑھی گھنی تھی۔ کہنتھیالیاں اور پاؤں فرید اور پر گوشت تھے رنگ آپ سرخ و سفید تھا بدیوں کے جوڑ موٹے تھے سینہ سے ناف تک بالوں کی ایک لمبی دھاری یا لکیر تھی جب آپ چلتے تو آگے کی جانب جھکے ہوئے گویا آپ نشیب میں جا رہے ہیں نہ آپ سے پہلے اور نہ آپ کے بعد میں نے کوئی شخص آپ جیسا دیکھا آپ پر خدا تعالیٰ کی رحمت اور سلام ہو۔ (ترمذی)

۴۱۲ دَعَا عَنْهُمَا كَانَ إِذَا وَصَفَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمْ يَكُنْ بِالْقَوِيلِ الْمَقْطُوعِ وَلَا بِالْقَصِيرِ الْمُنْقَطِعِ وَلَا بِاللَّطِيفِ وَلَا بِاللَّسِيطِ كَانَ جَعْدًا أَرْجَلًا وَلَمْ يَكُنْ بِالْعَطْفِ وَلَا بِالْمَكْنُوحِ كَانَ بِالْوَجْدِ تَدْوِيرٌ أَبْيَضُ مُشْرِبٌ أَوْ عَجْرُ الْعَيْنَيْنِ أَحْدَبُ الْأَشْفَارِ جَلِيلٌ الْمَنَاشِ وَالْكَيْتِ أَحْرَدُ دَوْمَرِيَّةٍ شَتَّى الْكُفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ إِذَا مَشَى يَتَقَلَعُ كَأَنَّمَا لَيْثِيٌّ فِي صَبَبٍ وَإِذَا التَفَتَ التَفَتَ مَعَابِيْنُ كَيْفِيَّةٍ خَاتَمُ النَّبُوَّةِ دَهُوَ خَاتَمِ الشَّيْبَتَيْنِ أَجْوَدُ النَّاسِ مَدَدًا وَأَصْدَقُ النَّاسِ لَهْجَةً وَ أَلْيَنُهُمْ عَرِيكَتًا وَأَكْرَمُهُمْ

حضرت علی بن ابی طالب کہتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نہ تو لانسے تھے اور نہ پسینہ قد بلکہ متوسط قامت کے تھے آپ کے بال نہ تو لمبے نہ تھے نہ بالکل بیدھے بلکہ کچھ بل کھائے ہوئے تھے آپ نہ بہت موٹے تھے اور نہ بالکل نحیف و بڈے۔ آپ کا چہرہ گول تھا۔ اور سفید سرخی لئے ہوئے آپ کی آنکھیں سیاہ تھیں اور بالکھیں لمبی اور آپ کی بدیوں کے سر سے یعنی جوڑ موٹے تھے آپ کے جسم پر بال نہ تھے صرف ایک دھاری یا لکیر بالوں کی تھی جو سینہ سے ناف تک چلی گئی تھی ہاتھ اور پاؤں پر گوشت تھے جب آپ چلتے کے لیے قدم اٹھاتے گویا آپ بلندی سے نیچے اتار رہے ہیں اور جب آپ ادھر ادھر دیکھتے تو پورے جسم کے ساتھ متوجہ ہوتے تھے آپ کے دونوں نشانوں کے درمیان جبر نہوت تھی اور آپ خاتم النبیین تھے آپ لوگوں میں نہایت کشادہ دل درسخی اور زبان کے نہایت سچے۔ آپ نہایت صاف الفاظ میں گفتگو فرماتے تھے

عَشِيرَةً مِّن سَائِدٍ بِدِيَهَةٍ هَابَةٍ
وَمِنْ خَالِطَةٍ مَّعْرِفَةٍ أَحَبَّتُنَا يَقُولُ
نَاعِيْتُهُ لَمْ أَرَقْبَلْهُ وَلَا بَعْدَهُ مِثْلُهُ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

آپ طبیعت کے نہایت نرم اور نرم کے لچکاڑے نہایت ترقیب بزرگ تھے جو شخص آپ کا ایک دیکھتا اس کی طبیعت طاری ہو جاتی اور جو شخص آپ کو شناخت کر کے آپ سے محبت و اخلاط دیکھتا آپ سے محبت کرتا حضور کی صفات بیان کر نیو اسے یعنی حضرت علیؓ کہنے بس کہ حضور کی وفات سے پہلے اور آپ کی وفات کے بعد میں نے آپ جیسا کوئی شخص نہیں دیکھا آپ پر خدا تعالیٰ کی رحمت ہو۔ (ترمذی)

حضور کے جسم کی خوشبو گزر گاہ کو معطر کر دیتی تھی

حضرت جابر بن عبد اللہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی راہ سے گزرتے تو آپ کے بعد جو شخص اس راہ سے گزرتا اس کو ملنا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ادھر سے تشریف لے گئے ہیں یعنی آپ کے جسم کی پائیندگی خوشبو سے۔

۵۵۴۳ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُسَلِّكَ طَرِيقًا فَيَنْبَعُ أَحَدًا إِلَّا اعْرَفَ أَنَّهُ قَدْ سَلَكَهُ مِنْ طِيبٍ عَرَقِهِ أَوْ قَالَ مِنْ رِيحٍ عَرَقِهِ سَأَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

آپ کا چہرہ اور وجود آفتاب کی طرح تھا

ابو عبیدہ بن محمد بن عمار بن یاسرؓ کہتے ہیں میں نے ربیع بنت معوذ بن عفرار سے کہا تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت ہم سے بیان کرو! انہوں نے کہا بیٹا! اگر تو آپ کو دیکھتا تو اس طرح دیکھتا کہ گویا آفتاب نکلا ہوا ہے! یعنی آپ کے چہرہ کی آب و تاب اور رعب و دہدہ آفتاب کے مانند تھا۔ (دارمی)

۵۵۴۴ وَعَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِلرَّبِيعِ بْنِ مُعَوِذِ بْنِ عَفْرَاءَ حِفْظِي لَنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ يَا بُنَى لَوْ رَأَيْتَهُ سَأَلْتُ الشَّيْءَ طَالِعَةً سَأَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

چہرہ مبارک کی وہ تابانی کہ مہتاب بھی شرمائے

حضرت جابر بن سمرةؓ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چاندنی رات میں دیکھا کبھی میں آپ کی طرف دیکھتا تھا۔ اور کبھی چاند کی طرف آپ اس وقت سرخ لباس پہنے ہوئے تھے اور میرے نزدیک آپ کا حسن و جمال چاند سے بہتر ہے۔ (ترمذی۔ دارمی)

۵۵۴۵ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي لَيْلَةٍ إِضْحِيَّانٍ فَجَعَلْتُ أَنْظُرَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِلَى الْفَقِيرِ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ حُمْرَاءُ فَإِذَا هُوَ أَحْسَنُ عِنْدِي مِنَ الْفَقِيرِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ.

آنحضرت کی رفتار

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بہتر میں نے کوئی چیز نہیں دیکھی گویا آفتاب آپ کے چہرہ مبارک میں جاری تھا اور نہ میں نے آپ سے زیادہ کسی کو تیز رفتار پایا گویا زمین کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے لپٹا جاتا تھا آپ کے ساتھ ساتھ چلنے کی کوشش کرنے تھے لیکن آپ بے پروا چال سے چلتے تھے۔ (ترمذی)

۵۵۴۶ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَا لَيْتُ شَيْئًا أَحْسَنَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ الشَّمْسُ تَجْرِي فِي وَجْهِهِ وَمَا رَأَيْتُ أَحَدًا اسْرَعَ فِي مَشْيِهِ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنَّمَا الْأَرْضُ تَطْوِي لَهُ إِنَّا لَنَجْهَدُ أَنْفُسَنَا وَإِنَّهُ لَغَيْرُ مُكْتَرَبٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

حضور کی پنڈلیاں آنکھیں اور مسکراہٹ

حضرت جابر بن سمرةؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پنڈلیاں سبک و نازک تھیں آپ کبھی (چہرہ لگا کر) نہ ہنستے بلکہ مسکرایا کرتے تھے جب میں آپ کی طرف دیکھتا تو اپنے دل میں کہتا آپ

۵۵۴۷ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ فِي سَائِقِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُمُوشَةٌ وَكَانَ لَا يَفْهَمُ إِلَّا تَبَسُّمًا وَكَانَتْ إِذَا أَنْظَرْتُ إِلَيْهِ قُلْتُ أَكُلُّ الْعَيْنَيْنِ

وَلَيْسَ بِالْحَلِّ مَدَاةُ التَّيْمُونِ.

سرمد لگائے ہوئے ہیں حالانکہ آپ سرمد لگائے نہ ہوتے تھے۔ (ترمذی)

فصل سوم

حضور کے دندان مبارک

۵۵۴۸ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَنْذَجَ التَّنْبِيْثَيْنِ إِذَا تَكَلَّمَ سُرَّأَى كَأَنَّهُ سُرَّأَى يَخْرُجُ
مِنْ بَيْنِ ثَنَائِيهِ سَرَوَاهُ الدَّارِيُّ.

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اگلے
دو دانت کشادہ تھے جب آپ گفتگو فرماتے تو ایسا محسوس ہوتا کہ آپ
کے ان دونوں دانتوں کے درمیان سے نور نکل رہا ہے۔ (دارمی)

حضور کی خوشدلی چہرہ سے نمایاں ہو جاتی تھی

۵۵۴۹ وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَمِعَ اسْتِنَارَ وَجْهَهُ حَتَّى كَانَ
دَجْرُهُ قِطْعَةً قَمَرٍ وَكُنَّا نَعْرِفُ ذَلِكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت کعب بن مالکؓ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر
جب کسی واقعہ یا کسی بات سے خوشی طاری ہوتی تو آپ کا چہرہ مبارک کھل اٹھتا
گو یا کہ آپ کا چہرہ چاند کا ٹکڑا ہے اندھ مس سے وقت و آگاہ تھے (بخاری مسلم)

حضور کی صفات و خصوصیات کا تورات میں ذکر

۵۵۵۰ وَعَنْ أَبِي أَنَسٍ أَنَّ غُلَامًا يَهُودِيًّا كَانَ يَحْمَدُ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَرِضَ فَإِنَا هَاكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْعُدُهُ فَوَجَدَ أَبَاهُ عِنْدَ رَأْسِهِ
يَقْرَأُ التَّوْرَةَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا يَهُودِيُّ أُنْشِدْكَ بِاللَّهِ الَّذِي
أَنْزَلَ التَّوْرَةَ عَلَى مُوسَى هَلْ تَجِدُ فِي التَّوْرَةِ
نَعْنِي وَصِفَتِي وَمَنْحَرِي قَالَ لَا قَالَ الْفَقِي بَلَى وَاللَّهِ
يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نَجِدُكَ فِي التَّوْرَةِ نَعْنَكَ
وَصِفَتَكَ وَمَنْحَرَكَ وَإِنِّي أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ
إِلَّا اللَّهُ وَإِنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَصْحَابِهِ أَقْبِمُوا هَذَا مِنْ
عِنْدِ رَأْسِهِ وَكُونُوا خَاصَّةً سَوَاهُ الْبَيْتِ فِي
ذَلِكَ الشُّبُوحِ.

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ ایک یہودی بچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کی خدمت کیا کرتا تھا اور ایک دفعہ وہ بیمار ہوا تو آپؐ کی عیادت کو
تشریف لے گئے آپؐ دیکھا کہ اس کا باپ اس کے سر ہاتھ پیچھا ہوا تو لب پڑھ
رہا ہے آپؐ نے اس کے باپؓ فرمایا میں تجھے لو اس خدا سے بزرگ و برتر کی قسم
دیگر دریافت کرنا ہوں جس نے موسیٰؑ پر تورات نازل فرمائی ہے کیا تورات
کے اندر میرا دھان میری صفات اور میرے مبعوث ہونے کا حال بھی
پاتا ہے اس نے کہا نہیں اس کے ٹکڑے نے کہا ہاں خدا تعالیٰ کی قسم یا رسول
اللہ تم آپؐ کی صفات آپؐ کے دھان اور آپؐ کے پیچھے ہونے کا حال
تورات میں پاتے ہیں دریں اس امر کی شہادت دیتا اور اعتراف
کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ تم سے سوا کوئی معبود عبادت کے قابل نہیں اور آپؐ
خدا تعالیٰ کے بھی رسول ہیں نبیؑ نے یہ سن کر صحابہ سے فرمایا اس کے باپؓ
اس کے سر ہاتھ سے اٹھا دو اور تم اپنے بھائی کے دلی و محافظ ہو یعنی
اس کی تحمیل و تکفیل کرو۔ (بیہقی)

آنحضرتؐ کی بعثت رحمت خداوندی کا ظہور ہے

۵۵۵۱ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ
إِنَّمَا أَنَا رَحْمَةٌ مَهْدَاةٌ رَوَاهُ الدَّارِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ نبیؐ نے فرمایا ہے میں خدا
تعالیٰ کی بھیجی ہوئی رحمت ہوں۔ (دارمی - بیہقی)

بَابُ فِي اخْلَاقِهِ وَشَمَائِلِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق و عادات کا بیان

فصل اول

بے مثال حسن اخلاق

۵۵۱۲ عَنْ أَنَسٍ قَالَ خَدَمْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَ سِنِينَ فَمَا قَالَ لِي أُبَيٌّ وَلَا يَرُوحُ صَنَعْتُ وَلَا أَلَا صَنَعْتُ مُتَّفِقٌ عَلَيْهِ.

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ میں نے دس سال رسول اللہ کی خدمت کی مجھے آپ نے کبھی اُن بھی نہیں کہا دینی کبھی زبرد تو بیخ نہیں کی اور نہ آپ نے کبھی یہ فرمایا کہ یہ کام تو نے کیوں کیا اور یہ کام تو نے کیوں نہیں کیا بخاری مسلم

شفقت و مروت

۵۵۱۲ وَعَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَحْسَنِ النَّاسِ خُلُقًا فَأَرْسَلَنِي يَوْمًا لِحَاجَةٍ فَقُلْتُ وَاللَّهِ لَا أَذْهَبُ دُونِ نَفْسِي أَنْ أَذْهَبَ لِمَا أُمِرْتُ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَجْتُ حَتَّى أَهْرَ عَلَى صَبْيَانٍ وَهُمْ يَلْعَبُونَ فِي السُّوْتِ فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ ابْتَضَّ يَفْقَاهِي مِنْ دِرْأِي قَالَ قَطَرْتُ إِلَيْهَا وَهُوَ يَفْعَلُ فَقَالَ يَا أَنَسُ ذَهَبْتَ حَيْثُ أُمِرْتُ أَنْ أَكَلْتُ نَعْمَ أَنَا أَذْهَبُ يَا رَسُولَ اللَّهِ سَرَادَاةً مُسَلِّحًا.

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خلیفہ کے اعتبار سے تمام لوگوں میں بہتر تھے ایک دن آپ مجھ کو کسی کام سے بھیجنا چاہا میں نے عرض کیا خدا تمہاری قسم میں نہیں جاؤں گا لیکن میرا ارادہ جانے کا تھا یعنی اس کام کے کرنے کو جس کا حکم نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا تھا پھر میں گھر سے باہر آیا اور ان لوگوں کے پاس سے گذرا جو بازار میں کھیل رہے تھے ناگہان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیچھے سے آکر میری گڈی پکڑ لی میں نے بدد کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھا تو آپ مسکرا رہے تھے آپ نے فرمایا انسؓ کیا تو اسے گیا تھا جہاں میں نے تجھ کو بھیجا تھا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اب میں جا رہا ہوں۔ وسلم

بے مثال تحمل اور خوش خلقی

۵۵۱۲ وَعَنْهُ قَالَ كُنْتُ أَمْشِي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ بُرْدٌ عَجْرَانِي غَلِيظُ الْحَارِشَةِ فَأَدْرَكُنَا عَجْرَانِي فَجَبَدَهُ بِرِدَائِهِمَا جَبْدَةً شَدِيدَةً وَرَجَعَنِي اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَحْرِ الْعَجْرَانِي حَتَّى نَظَرْتُ إِلَى صَفْحَةِ عَاتِقِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَثَرَتْ بِهَا حَارِشَةُ الْبُرْدِ مِنْ شِدَّةِ جَبْدٍ نِمْتُ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ مَرِي مِنْ قَالِ اللَّهُ الْإِذِي عِنْدَكَ فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ مَضَى ثُمَّ أَمَرَ لِي بِعَطَاءٍ مُتَّفَقٍ عَلَيْهِ.

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے جا رہا تھا اور آپ عجران نام مقام کی چادر اوڑھے ہوئے تھے جس کے کنارے موٹے تھے راستہ میں آپ کو دیہاتی ملا جس نے آپ کی چادر کو پکڑ کر اس قدر سختی سے اپنی طرف کھینچا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے سینہ کے قریب کھینچ کر آگئے میں نے دیکھا تو آپ کی چادر کے کنارے نے آپ کی گردن پر نشان ڈال دیا تھا پھر اس دیہاتی نے کہا محمدؐ تمہارے پاس خدا تم کا مال ہے اس میں مجھ کو کچھ دلو ایسے آنحضرت نے اس کی طرف دیکھا۔ مسکرائے اور پھر اپنے اس کو کچھ دیئے جانے کا حکم دے دیا۔ (بخاری و مسلم)

آنحضرتؐ کی اکمليت و جامعيت

۵۵۱۲ وَعَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ لوگوں میں بہترین شخص تھے

وَسَلَّمَ أَحْسَنَ النَّاسِ وَأَجْوَدَ النَّاسِ وَاشْجَعَ النَّاسِ
وَلَقَدْ قَرَعَ أَهْلَ الْبَيْتِ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَأَنْطَلَقَ
النَّاسُ قَبْلَ الصُّبْحِ فَاسْتَقْبَلَهُمُ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ سَبَقَ النَّاسُ إِلَى
الصُّبْحِ وَهُوَ يَقُولُ لَمَّا تَرَاخَوْا دَهْوًا عَلَى
فَرْسٍ لِأَبِي طَلْحَةَ عُرِي مَا عَلَيْهِ سُرُجٌ وَفِي
عُنُقِهِ سَيْفٌ فَقَالَ لَقَدْ وَجَدْتُكُمْ بَحْرًا
مُتَّفِقًا عَلَيَّ -

(یعنی حسن و جمال۔ فضل و کمال اور صفات حمیدہ کے اعتبار سے) اور
لوگوں میں آپ نہایت سخی اور دلیور و شجاع تھے ایک روز رات کے
وقت مدبرہ کے لوگ چوروں یا دسمنطور سے ڈر گئے اور اضطراب
پیدا ہو گیا لوگ واز کی طرف دوڑے دیکھا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پہلے
سے وہاں موجود تھے اور فرما رہے تھے ڈر نہیں آپ سواقت ابوطالب کے
گھوڑے پر سوار تھے اور گھوڑے پر دین نہ تھی ننگی ٹیگھ تھی اور آپ کی
گردن میں تلوار پڑی تھی آپ نے فرمایا میں نے تو اس گھوڑے کو دریا
پایا (یعنی نہایت تیز رفتار پایا)۔ (بخاری و مسلم)

کبھی کسی سائل کو انکار نہیں کیا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جب
کوئی چیز مانگی گئی آپ نے منع نہیں فرمایا۔ (بخاری و مسلم)

۵۵۶۱ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ مَا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا قَطُّ نَقَالَ لَا مُنْفِقَ عَلَيْهِ -

عطاء و بخشش کا کمال

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
سے اتنی بکریاں مانگیں کہ جو دہائیوں کے درمیان مال کو بھر دیں آپ نے
اس کو اتنی ہی بکریاں دے دیں پھر وہ شخص اپنی قوم میں آیا اور کہا اگر
مسلمان ہو جاؤ خدا تم کی قسم خدا تمنا دیتے ہیں کہ پھر افلاس کا ڈر نہیں رہتا (مسلم)

۵۵۶۲ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ غَنًا جَلِيلَيْنِ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ فَأَتَى قَوْمَهُ
فَقَالَ أَيُّ قَوْمٍ أَسْلَمُوا خَدَا اللَّهَ إِنَّ مُحَمَّدًا
لَيُعْطِي عَطَاءَ مَا يَخَافُ الْفَقْرَ وَأَهْ مُسْلِمٌ -

خلق نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ غزوہ حنین سے واپسی میں وہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جا رہے ہیں کہ دیہاتی آپ سے لپٹ گئے اور
مال غنیمت مانگنے لگے اور یہاں تک آپ کو تنگ کیا کہ آپ کو کیکر کے
ایک درخت کے نیچے لے گئے کیکر کے درخت نے آپ کی چادر کو
اچک لیا یعنی آپ کی چادر کانٹوں میں الجھ گئی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ٹھہر
گئے اور فرمایا مجھ کو میری چادر دو اگر میرے پاس ان خادوار درختوں کے
برابر چار پائے (جانور ہوتے تو میں ان سب کو تمہارے درمیان تقسیم کر دیتا
اس وقت تم مجھ کو بخیل دیکھو اور بد دل نہ پاتے)۔ (بخاری)

۵۵۶۳ وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ بَيْنَمَا هُوَ يُرْمِي رَمْلًا
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقْفَلًا مِنْ حُنَيْنٍ
فَعَلَقَتْ الْأَعْرَابُ يَسْأَلُونَهُ حَتَّى اضْطُرُّوا
إِلَى سَمَرَةٍ فَخَطَفَتْ رِدَاءَهُ فَوَقَفَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَعْطُونِي رِدَائِي
لَوْ كَانَ لِي عَدَاؤُ هَذِهِ الْوُضْعَةِ نَعَمْ لَقَسَمْتُ
بَيْنَكُمْ ثُمَّ لَا تُجِدُونِي بِخَيْلٍ وَلَا كَذُوبًا وَلَا
جَبَانًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ -

مخلوق خدا کے میں شفقت و ہمدردی

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز
سے فارغ ہو جاتے تو مدینہ والوں کے نوکر چادر بستر میں پانی ڈال کر
حاضر رہتے آپ ایک کے بستر میں اپنا ہاتھ ڈال دیتے آپ کے پاس وہ
لوگ اکثر ٹھنڈی صبح کو آتے تو اپنا ہاتھ پانی میں ڈال دیتے۔ (مسلم)

۵۵۶۴ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّيَ الْغَدَاةَ جَاءَ خَدْمُ الْمَدِينَةِ بِأَيْتِهِمْ
فِيهَا الْمَاءُ فَيَأْتُونَ بِأَنْعَاسٍ يَبْدُو فِيهَا كَرْتَمًا
جَاوَهُرًا بِالْعَدَاةِ الْبَارِدَةِ فَيَغْسِلُ بِيَدِهِ فَيَهْرَؤُهُ مُسْلِمٌ -

غریب پریشان حال لوگوں کے ساتھ آنحضرت کا معاملہ

۵۹۰ وَعَنْهُ قَالَ كَانَتْ أُمَّتٌ مِنْ إِمَاءِ أَهْلِ الْمَدْيَنَةِ
تَأْخُذُ بِبَيْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَتَنْطَلِقُ بِهَا حَيْثُ شَاءَتْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔
۵۹۱ وَعَنْهُ أَنَّ أُمَّةً كَانَتْ فِي عَقْلِيهَا شَيْءٌ
فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ لِي إِلَيْكَ حَاجَةً
ذَكَرَ يَا أُمَّةً فَلَا أُنْظِرُ أَيَّ السَّكَنِ يَشْتَبِ
حَتَّى أَقْضِيَ لَكَ حَاجَتَكَ تَخْلَا مَعَنَا فِي
بَعْضِ الطَّرِيقِ حَتَّى فَرَعَتْ مِنْ حَاجَتِهَا
رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ مدینہ والوں کی ایک لونڈی تھی
جو رسول خداؐ کا ہاتھ پکڑ لیتی تھی، اور جہاں اس کا جی چاہتا تھا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو لے جاتی تھی۔ (بخاری)
حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ ایک عورت تھی جس کی عقل میں خلل
تھا (یعنی اس کا دماغ خراب تھا) ایک روز اس نے کہا یا رسول اللہؐ
! آپ میرا ایک کام ہے (یعنی خفیہ طور پر عرض کرنے کی بات ہے) آپ نے
فرمایا فلاں کے مال (جس کو چاہیں تو چاہے چلوں اور تیرا کام کر دوں) یعنی
جس خفیہ مقام پر نوبت کرنا چاہئے میں تیرے ساتھ چلوں چنانچہ آپ
اسکے ساتھ کسی کو چھپیں تشریف لیکئے اور اس کا کام کر دیا (مسلم)

آنحضرت کے اوصاف حمیدہ

۵۹۲ وَعَنْهُ قَالَ لَوْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَاحِشًا وَلَا لَعَنًا وَلَا سَبًّا بَاكَانَ يَقُولُ عِنْدَ
الْمُعْتَبَةِ مَا لَكَ تَرَبَّ جَبِينَهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔
حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ تو فحش کو
نہتے (لعنت والے اور نہ بدکلام جب آپ کو کسی پر غصہ آتا تو صرف اتنا
فرمانے کیا کرتا ہے، تیری پیشانی خاک آلود ہو۔ (بخاری)

اپنے دشمنوں کے حق میں بھی بددعا نہیں فرماتے تھے

۵۹۳ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَدْعُ
عَلَى الْمُشْرِكِينَ قَالَ إِنْ لَمْ أُبْعَثْ لَعَنَّا وَإِنَّمَا بُعِثْتُ
رَحْمَةً رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔
حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں عرض کیا یا رسول اللہؐ میں کافروں
کے حق میں بددعا فرمائیے آپ نے فرمایا مجھ کو لعنت کرنے والا
بنا کر نہیں بھیجا گیا ہے بلکہ مجھ کو رحمت بنا کر بھیجا گیا ہے (مسلم)

آنحضرت کا شرم و حیا

۵۹۴ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشَدَّ حَيَاءً مِنَ الْعَذَاءِ
فِي خِدَارِهَا فَإِذَا رَأَى شَيْئًا يَكْرَهُهُ عَرَفْتَنَاهُ
فِي وَجْهِهِ مُتَّقِي عَلَيْهِ۔
حضرت ابو سعید خدریؓ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نہایت حیا دار تھے، ان کنواری لڑکیوں سے زیادہ حیا دار جو رچہ
میں ہوں اور جب کوئی بات آپ کے خلاف مزاج ہوتی تو ہم آپ کے
چہرے سے آپ کی ناگواری کو محسوس کر لیتے۔ (بخاری و مسلم)

آپؐ منہ کھول کر نہیں ہنستے تھے

۵۹۵ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا لَيْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَجِرًا قَطُّ ضَاحِكًا حَتَّى أَرَى مِنْهُ
لَهَوَاتِهِ وَإِنَّمَا كَانَ يَسْتَسْمِدُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔
حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسلسل بات
علیہ وسلم کو کبھی اس طرح ہنستے ہوئے نہیں دیکھا کہ آپ کا سارا منہ
کھل گیا ہو آپ جب ہنستے تو مسکرایا کرتے تھے۔ (بخاری)

حضورؐ کی گفتگو کا بہترین انداز

۵۹۶ وَعَنْهَا قَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَوْ يَكُنْ يَسْرُدُ الْحَدِيثَ كَسْرَدَكُمْ كَانَ
حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مسلسل بات
نہ کرنے جس طرح باتوں میں بات کرتے چلے جاتے ہو آپ ایک ایک بات کو علیحدہ

يَحْدِثُ حَدِيثًا لَوْ عَدَا الْعَادَا الْأَحْصَاءُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ عَلَيْهِ كَرِهَ الرُّكُوتُ فَتَحَسَّسَ أَكْبَحُ لَوْ كُنَّا جَاهِلًا لَوْنًا سَكَنًا قَا (بخاری و مسلم)

گھر کے کام کا ج خود کرتے تھے

۵۵۶۷ وَعَنْ الْأَسْوَدِ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ فِي بَيْتِهِ قَالَتْ كَانَ يَكُونُ فِي مَهْنَةِ أَهْلِهِ لَتَنِي خِدْمَةَ أَهْلِهِ فَإِذَا أَحْضَرَتِ الصَّلَاةَ خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ رَدَاةَ الْبُخَارِيِّ

اسودہ کہتے ہیں میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں کیا کیا کرتے تھے؟ انہوں نے کہا گھر کے کام میں ہاتھ بٹایا کرتے تھے۔ یعنی اپنے گھر والوں کی خدمت کیا کرتے اور جب نماز کا وقت آجاتا تو نماز کو چلے جاتے۔ (بخاری)

کبھی کسی سے انتقام نہیں لیتے تھے

۵۵۶۸ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا خَيْرَ رَسُولٍ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَهْلَيْنِ قَطُّ إِلَّا أَخَذَ أَيْسَرَهُمَا مَا كَرِهَ يَكُنْ إِثْمًا فَإِنْ كَانَ إِثْمًا كَانَ أَبْعَدَ النَّاسِ مِنْهُ وَمَا انْتَقَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفْسِهِ فِي شَيْءٍ قَطُّ إِلَّا أَنْ يُدْرِكَ حُرْمَتَهُ اللَّهُ فَيَنْتَقِمَ لِلَّهِ بِهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب دو کاموں میں سے ایک کو اختیار کر لینے کی ہدایت کی جاتی تو آپ ان میں سے آسان کام کو اختیار فرم لینے۔ اگر وہ گناہ نہ ہوتا۔ اگر وہ کام گناہ کا سبب ہوتا تو آپ اس سے دور ہو جاتے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ذات کے لیے کبھی کسی بات میں کسی سے انتقام نہیں لیا۔ البتہ جس چیز کو خدا تعالیٰ نے حرام کیا ہے اگر اس کو حلال کیا گیا تو آپ ضرور خدا تعالیٰ کے لیے اس سے انتقام لیتے تھے۔ (بخاری و مسلم)

آنحضرت نے کبھی کسی کو نہیں مارا

۵۵۶۹ وَكُنَّهَا قَالَتْ مَا ضَرَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا قَطُّ بِيَدِهِ وَلَا امْرَأَةً وَلَا خَادِمًا إِلَّا أَنْ يُجَاهِدَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَمَا نِيلَ مِنْهُ شَيْءٌ قَطُّ فَيَنْتَقِمَ مِنْ صَاحِبِهِ إِلَّا أَنْ يُبْتَلِغَ شَيْءٌ مِنْ مَحَارِمِ اللَّهِ فَيَنْتَقِمَ لِلَّهِ رَدَاةَ مُسْلِمٍ

حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کسی چیز کو اپنے ہاتھ سے نہیں مارا۔ یعنی نہ عورت کو اور نہ خادم کو مگر جب کہ آپ خدا تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرتے تو اپنے ہاتھ سے دشمنوں کو مارتے تھے اور جب آپ کو کوئی چیز پہنچتی (یعنی کسی سے اذیت و تکلیف جہانی یا دنیائی) تو آپ اس کا انتقام نہ لیتے تھے مگر جب کہ کوئی شخص خدا تعالیٰ کی سزا کی ہوئی چیزوں کو استعمال کرتا یا ممنوع کاموں کو کرتا تو آپ اس کی سزا ضرور دیتے تھے۔ (مسلم)

فصل دوم

خدام کے ساتھ آنحضرت کا برتاؤ

۵۵۷۰ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ خَدَمْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا ابْنُ ثَمَانَ سِنِينَ خَدَمْتُهُ عَشْرَ سِنِينَ فَسَأَلْتُهُ عَلَى شَيْءٍ قَطُّ أُنِي فِيهِ عَلَى بَدَنِي فَإِنْ لَمْ يَنْزِلْ لِي مِنْ أَهْلِهِ قَالَ دَعُوهُ فَإِنَّهُ لَوْ قَضَى شَيْءٌ كَانَ هَذَا الْفُطْرُ النَّصَائِيحُ رَدَاةَ الْكِبَرِيَّاتِ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ مَعَ تَغْيِيرِهِ

حضرت انس کہتے ہیں کہ میں نے آٹھ سال کی عمر سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی ہے اور دس سال تک آپ کی خدمت کرتا رہا ہوں لیکن آپ نے کبھی کسی چیز کے ضائع ہونے پر مجھ کو ملامت نہیں کی اور آپ کے گھر والوں میں سے کوئی بھی اگر مجھ کو ملامت کرتا تو آپ فرما دیتے۔ اس کو چھوڑ دو (لاملامت نہ کرو) جب کوئی بات ہونے والی ہوتی ہے ضرور ہو کر رہتی ہے (بہتینی)

آنحضرت کے اوصاف حمیدہ

۵۵۷۱ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَرِهَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُوَسَّخَ كُفْرًا

حضرت عائشہ کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ تو خوش گو

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحْشَاوْا لِمُتَّحِنَاتِ وَلَا تَسْخَبُوا فِي
الْأَسْوَاقِ وَلَا يَجْزِي بِالسَّيِّئَةِ السَّيِّئَةُ وَلَكِنْ
بِعَفْوٍ وَيُصْفِرُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

تھے یعنی فطرتاً وطبعاً اور نہ تکلف محض کوئی کرتے تھے اور نہ
بازاروں میں شور مچانے والے تھے اور نہ آپ برائی کا بدلہ برائی سے
دیتے تھے، بلکہ معاف فرما دیتے اور درگزر کرتے تھے۔ (ترمذی)

حضور میں تواضع و انکساری

۵۵۴۲ وَعَنْ أَنَسٍ مُّجِدَّتْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَنَّهُ كَانَ يَعُودُ الْهَرِيضَ وَيَتَّبِعُ الْجَنَازَةَ وَيُجِيبُ دَعْوَةَ
الْمَبْلُوكِ وَيَرْكَبُ الْحِمَارَ لِقَادَاتِهِ يَوْمَ خَيْبَرَ عَلَى حِمَارِ حَطَامَةَ
بَيْتِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صفات اس طرح بیان کرتے
تھے کہ آپ بیمار کی عیادت کرتے، جنازہ کے ساتھ جاتے مملوک (غلام)
کی دعوت قبول فرما لیتے اور گدھے پر سوار ہوتے تھے۔ خیمہ کے دن
میں نے آپ کو ایک گدھے پر سوار دیکھا جس کی باگ گھوڑے پرست کی تھی (ابن ماجہ)

اپنا جو تا خود کا ٹھہ لیتے تھے

۵۵۴۳ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخِفُّ نَعْلَهُ وَيَخِيطُ ثَوْبَهُ وَيَعْمَلُ
فِي بَيْتِهِ كَمَا يَعْمَلُ أَحَدُكُمْ فِي بَيْتِهِ وَقَالَتْ
كَانَ بَشَرًا مِّنَ الْبَشَرِ لِيَلِي ثَوْبَهُ وَيَحْلُبُ شَاةَهُ
وَيَجِدِمُ نَفْسَهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی جوتیاں
خود ٹانگ لیتے تھے اپنا کپڑا خود می لیتے تھے اور اپنے گھر میں اس طرح کام کرتے
تھے جس طرح تم اپنے گھر میں کام کرتے ہو اور عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ کہا کہ حضور آدمیوں
میں سے ایک آدمی ہی تھے اپنے کپڑوں کی جوتیوں خود دیکھ لیتے تھے اور اپنی
بکری کا دودھ خود دودھ لیتے تھے اور اپنی خدمت خود کر لیتے تھے (ترمذی)

آنحضرت کا عوامی تعلق

۵۵۴۴ وَعَنْ خَارِجَةَ بِنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَتْ دَخَلَ
نَعْرًا عَلَى زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ فَقَالُوا لَهُ حَدِّثْنَا
أَحَادِيثَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ كُنْتُ جَارَهُ فَكَانَ إِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ الْوُحْيُ
بَعَثَ إِلَيَّ فَكَتَبْتُ لَهُ فَمَا كَانَ إِذَا ذَكَّرْنَا الدُّنْيَا
ذَكَرَهَا مَعَنَا وَإِذَا ذَكَّرْنَا الْآخِرَةَ ذَكَرَهَا
مَعَنَا وَإِذَا ذَكَّرْنَا الطَّعَامَ ذَكَرَهُ مَعَنَا فَكُلُّ
هَذَا أَحَدٌ شَكَّرَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

خارجہ بن زید بن ثابت رضی اللہ عنہا کہتے ہیں کہ لوگوں کی ایک جماعت زید بن
ثابت رضی اللہ عنہ کے پاس آئی اور ان سے کہا کہ ہم سے رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کی حدیثیں بیان کرو۔ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے کہا میں رسول اللہ
کا ہمसाہب تھا۔ جب آپ پر وحی نازل ہوتی تو آپ مجھ کو بلا بھیجتے، میں آپ
کی خدمت میں حاضر ہوتا اور آپ کی وحی کو لکھتا۔ اور حضور کی یہ عادت
تھی کہ جب ہم دنیا کا ذکر کرتے تو آپ بھی ہمارے ساتھ دنیا کا ذکر کرتے اور
جب ہم آخرت کا ذکر کرتے تو آپ بھی ہمارے ساتھ آخرت کا ذکر کرتے
اور جب ہم کھانے کا ذکر کرتے تو آپ بھی ہمارے ساتھ کھانے کا ذکر کرتے
یہ تمام باتیں میں تم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بتا رہا ہوں (ترمذی)

مصافحہ و مواجہہ اور مجلس میں نشست کا طریقہ

۵۵۴۵ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَانَ إِذَا صَافَحَ الرَّجُلَ لَمْ يَنْزِعْ يَدَهُ مِنْ يَدِهِ
حَتَّى يَكُونَ هُوَ الَّذِي يَنْزِعُ يَدَهُ وَلَا يَصْنَعُ
وَجْهَهُ عَنْ وَجْهِهِ حَتَّى يَكُونَ هُوَ الَّذِي
يَصْرِفُ وَجْهَهُ عَنْ وَجْهِهِ وَلَمْ يُرْمَقْدِ مَا دُبَّتِيهِ بَيْنَ
يَدَيْ جَلِيلٍ لَّمَّا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی سے
مصافحہ کرتے تو اپنا ہاتھ اس وقت تک نہ علیحدہ کرتے جب تک وہ شخص
آپ کا ہاتھ نہ چھوڑ دیتا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت تک
اس کی جانب سے منہ نہ پھیرتے جب تک کہ منہ موڑ کر نہ چل دیتا اور
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی اس حال میں نہیں دیکھا کہ آپ اپنے پاؤں لوگوں
کے سامنے کر کے بیٹھے ہوں۔ (ترمذی)

اپنی ذات کے لئے کچھ بجا کر نہ رکھتے تھے

۵۸۷ **وَعَنْهُ** أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَدَّخِرُ شَيْئًا لِنَفْسِهِ وَلَا لِمَنْ يَتَّبِعُهُ. **حَضْرَتُ** انسؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنے لئے کوئی چیز کل کے لیے جمع کر کے نہ رکھتے تھے۔ (ترمذی)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کم گوئی کا ذکر

۵۸۸ **وَعَنْ** جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَوِيلَ الصَّمْتِ رَدَاةً فِي شَرْحِ السُّنَنِ. **حَضْرَتُ** جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم زیادہ خاموش رہتے۔ (شرح السنہ)

حضور کی گفتگو کا انداز

۵۸۹ **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ كَانَ فِي كَلَامِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرْتِيلٌ وَتَدْوِينٌ سَرَادَةً أَبُودَاوُدَ. **حَضْرَتُ** جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بات کرتے تھے تو ایک ایک جملہ علیحدہ علیحدہ ادا کرتے اور ٹھیکر ٹھیکر بات کرتے تھے۔ (ابوداؤد)

۵۹۰ **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ مَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْرُدُ سَرْدَكُمْ هَذَا وَلَكِنَّمَا كَانَ يَتَكَلَّمُ بِكَلَامٍ بَيْنَهُ فَصْلٌ يَحْفَظُهُ مَنْ جَلَسَ إِلَيْهِ سَرَادَةً التِّرْمِذِيُّ. **حَضْرَتُ** عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح باتیں نہ کرتے تھے جس طرح کہ تم مسلسل پیچہ باتیں کرتے ہو بلکہ اس طرح سے گفتگو فرماتے تھے کہ ایک ایک جملہ آپ کا الگ الگ ہو جاتا تھا کہ جو شخص آپ کے پاس بیٹھا ہو وہ اس کو یاد رکھ سکے۔ (ترمذی)

مبارک لبوں پر اکثر مسکراہٹ رہتی تھی

۵۹۱ **وَعَنْ** عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَبْرِ قَالَ قَالَتْ بَيْتٌ أَحَدًا التَّرْتِيمًا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَدَاةُ التِّرْمِذِيُّ. **حَضْرَتُ** عبد اللہ بن حارث بن جبر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یاد کی کسی کو مسکراتے ہوئے نہیں دیکھا۔ (ترمذی)

وحی کا انتظار

۵۹۲ **وَعَنْ** عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَلَسَ يَتَحَدَّثُ يَكْثُرُ أَنْ يَرْفَعَ طَرَفًا إِلَى السَّمَاءِ سَرَادَةً أَبُودَاوُدَ. **حَضْرَتُ** عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب باتیں کرنے بیٹھتے تو آپ کی نگاہ اکثر آسمان کی طرف رہتی تھی آپ وحی کا انتظار فرماتے رہتے تھے۔ (ابوداؤد)

فصل شوم

اہل و عیال کے تئیں شفقت و محبت

۵۹۳ **عَنْ** عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَتْ بَيْتٌ أَحَدًا كَانَ أَرْحَمَ بِالْعِيَالِ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا هَيَّجَ ابْنٌ مَسْتَرْضِعًا فِي عَوَالِي الْمَدِينَةِ فَكَانَ يَتَطَلَّقُ وَنَحْنُ مَعَهُ فَبَدَّ خُلُ الْبَيْتِ وَإِنَّهُ لَيَدَّخِرُ وَكَانَ رَظِيئَةً فَبَيْنَا فَيَا خُدَّةَ فَيُقْبِلُهُ ثُمَّ يَرْجِعُ قَالَ عَمْرُو فَلَمَّا تَوَقَّى ابْنًا وَهَيَّجَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ ابْنًا هَيَّجَ ابْنِي وَإِنَّهُ مَاتَ. **عمر و بن سعید رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے اہل و عیال پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ مہربان کسی کو نہیں دیکھا۔ آپ کے صاحبزادے ابراہیمؑ مدینہ کی بلندی کی جانب کسی گاہوں میں دودھ پیتے تھے اور آپ اس گاہوں میں ان کو دیکھنے تشریف لے جایا کرتے تھے ہم بھی آپ کے ساتھ ہوتے تھے، آپ گھر کے اندر تشریف لے جاتے تھے جہاں دہراں گھٹا ہوتا تھا اس سے کہ دایہ کا شور ہو رہا تھا، آپ صاحبزادے کو گود میں اٹھا لیتے اور پیار کرتے اور پھر واپس چلے آتے۔**

حضرت ابراہیم نے وفات پائی تو آپ نے فرمایا۔ یہ ابراہیم میرا بیٹا ہے وہ شیر خوارگی کی حالت میں مرا ہے جنت میں اس کی دو دایہ ہیں جو اس کی ملت شیر خوارگی میں اس کو دو دھبے ملائیں گی۔ (مسلم)

آنحضرت کا حسن اخلاق اور ایک یہودی

حضرت علیؓ کہتے ہیں کہ ایک یہودی تھا جس کو غلام عالم کہا جاتا تھا۔ اس کے رسول اللہؐ پر چمک دینا چاہیے تھے۔ اس نے آپؐ پر تقاضا کیا۔ آپؐ نے اس سے فرمایا۔ اے یہودی۔ میرے پاس کچھ نہیں ہے۔ کہ میں تجھ کو دوں اس نے کہا، مجھ میں اس وقت تک آپؐ سے جدا نہ ہوں گا۔ جب تک آپؐ میرا فرض ادا نہ کر دیں رسول اللہؐ نے فرمایا اچھا! میں تیرے پاس بیٹھ جاتا ہوں۔ چنانچہ آپؐ اس کے سامنے بیٹھ گئے اور اسی مقام پر آپؐ نے ظہر عصر مغرب، عشاء اور پھر صبح کی نماز پڑھی رسول اللہؐ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی اس یہودی کو دھمکاتے تھے اور کہا کہ دینے کا خوف لاتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اس کو محسوس کیا کہ صحابی اس کو دھمکاتے ہیں تو آپؐ نے ان کو منع فرمایا صحابہؓ نے عرض کیا۔ رسول اللہؐ! کیا ایک یہودی آپؐ کو روک سکتا ہے؟ آپؐ نے فرمایا خدا تمہارے حق کو منع فرمایا ہے، کہ میں اس شخص پر ظلم کروں، جو ہماری پناہ و ذمہ میں ہے یا اس پر جو ہماری پناہ میں نہیں ہے پھر جب دن چڑھ گیا تو یہودی نے کہا میں گواہی دیتا ہوں، کہ خدا تعالیٰ کے سوا کوئی معبود عبادت کے قابل نہیں ہے، اور یہ گواہی دیتا ہوں کہ آپؐ خدا تمہارے رسول ہیں اور میرے مال کا آدھا حصہ خدا تمہارے راہ میں صدقہ ہے اور خدا تمہاری قسم میں نے آپؐ کے ساتھ جو معاملہ کیا ہے وہ محض اس لیے کیا ہے کہ میں تمہیں کہ جو صفات تورات میں مذکور ہیں آپؐ میں پائی جاتی ہیں یا نہیں، تورات میں لکھا ہے محمد بن عبد اللہؐ مکہ میں پیدا ہوگا طیبہ کی طرف ہجرت کرے گا اور اس کی حکومت شاہیں ہوگی وہ بذر بنان منگول نہ ہوگا اور نہ بازار میں شور مچانے والا اور نہ قمیض کوئی اس میں ہوگی اور نہ وہ یہودہ بات کہنے والا ہوگا میں گواہی دیتا ہوں کہ خدا تمہارے سوا کوئی معبود عبادت کے لائق نہیں ہے اور آپؐ خدا تمہارے رسول ہیں یہ میرا مال موجود ہے جو حکم آپؐ مناسب سمجھیں فرمائیں یعنی خدا تمہارے حکم سے اس کو جہاں چاہیں خرید فرمائیں راوی کا بیان ہے اے یہودی بہت مال دار تھا۔ (بیہقی)

غریب و لاچار لوگوں کے ساتھ حسن سلوک

حضرت عبداللہ بن ابی اوفیؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ

فِي الشَّامِ وَإِنَّ لَهُ نَظِيرَيْنِ تُكْبَلَانِ بِرِضَاعِهِ فِي الْجَنَّةِ سَوَاءُ مُسْلِمٍ -

۵۵۸۳ وَعَنْ عَلِيٍّ أَنَّ يَهُودِيًّا كَانَ يَقَالُ لَهُ فَلَانٌ حَبْرًا كَانَ لَهُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَنَانِيرٌ فَتَقَاَصَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ يَا يَهُودِيٌّ مَا عِنْدِي مَا أُعْطِيكَ قَالَ فَإِنِّي لَا أَفَارِقُكَ يَا مُحَمَّدٌ حَتَّى تُعْطِيَنِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَجْلَسَ مَعَكَ فَجَلَسَ مَعَهُ فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ وَالْآخِرَةَ وَالْغَدَاةَ وَكَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَهَادَدُونَ وَيَتَوَعَّدُونَ فَقَطِنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا الَّذِي يَصْنَعُونَ بِهِمْ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ يَهُودِيٌّ يَجْلِسُكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَتَعْنِي رَبِّي أَنْ أَظْلِمَ مُعَاهِدًا وَغَيْرَهُ فَلَمَّا تَرَحَّلَ النَّهَارُ قَالَ الْيَهُودِيُّ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ وَشَطْرُ مَا لِي فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمَا وَاللَّهِ مَا فَعَلْتُ بِكَ الَّذِي نَعَلْتُ بِكَ إِلَّا لَأَنْظُرَ إِلَى نَعْنِكَ فِي التَّوْرَةِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ مَوْلِدُهُ بِمَكَّةَ وَمَهَا جَرَّةٌ بِطَيْبَةِ مُلْكُهُ بِالشَّامِ لَيْسَ يَفْقَهُ وَلَا عِلْمُهُ وَلَا سَخَابُ فِي الْأَسْوَاقِ وَلَا مَنَزَرِي بِالْحُثَيْشِ وَلَا قَوْلُ الْحَنَاءِ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ وَهَذَا مَالِي فَأُحْكِمُ فِيهِ بِمَا أَرَاكَ اللَّهُ وَكَانَ الْيَهُودِيُّ كَثِيرَ الْمَالِ سَوَاءُ الْيَهُودِيِّ فِي دَلَالِيلِ النُّبُوَّةِ -

۵۵۸۴ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ كَانَ

علیہ وسلم ذکر (الہی) زیادہ فرماتے ہیں اور فضول بائیس بہت کم کرتے
تجاوز کو طویل پڑھنے اور خطبہ مختصر پڑھتے اور حضورؐ میرہ اور مساکین کے ساتھ
چلنے میں عار نہ کرتے تھے اور ان کا ہر ایک کام کر دیتے تھے۔
دنسائی - داری

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْثُرُ الذِّكْرُ
وَيُقِلُّ اللَّغْوُ وَيُطِيلُ الصَّلَاةَ وَيُقْصِرُ الْخُطْبَةَ وَلَا
يَأْتِي أَنْ يُمَشِّيَ مَعَ الْأَرْمَلَةِ وَالْيَتَامَى فَيَقْضِي لَهُ
الْحَاجَةَ سَرَادَةً النَّاسِي وَاللَّادِي عِيًّا

قریش مکہ آنحضرتؐ کی تکذیب کیوں کرتے تھے

حضرت علیؑ کہتے ہیں کہ ابوہریرؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا ہم
تم کو جھوٹا نہیں کہتے۔ ہم تو اس چیز کو جھٹلاتے ہیں جس کو تم لائے ہو یعنی
جس کو تم وحی الہی بتاتے ہیں خداوند تم نے ابوہریرؓ کے تعلق یہ آیت
نازل فرمائی فَإِنَّهُمْ لَا يُكَذِّبُونَكَ وَلَكِنَّ الظَّالِمِينَ بَيِّنَاتٍ الذِّكْرِ يَجْحَدُونَ
یعنی وہ تجھ کو نہیں جھٹلاتے بلکہ یہ ظالم (خدا تعالیٰ سے تجاوز کر نیوالے)
ہیں خدا تعالیٰ کی آیتوں کو جھٹلاتے ہیں۔ (ترمذی)

۵۵۸۵ وَعَنْ عَلِيٍّ أَنَّ أَبَا جَهْلٍ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا لَا نُكَذِّبُكَ وَلَكِنْ
نُكَذِّبُ بِمَا جِئْتَ بِهِ فَإِنَّ زَلَّ اللَّهُ تَعَالَى
فِيهِمْ فَإِنَّهُمْ لَا يُكَذِّبُونَكَ وَلَكِنَّ الظَّالِمِينَ
بَيِّنَاتٍ الذِّكْرِ يَجْحَدُونَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

حضورؐ نے اپنے لئے دولت مندی کو پسند نہیں فرمایا

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
اے عائشہ اگر میں خدا تعالیٰ سے مال و دولت چاہوں تو البتہ میرے ساتھ سورج کی
پہاڑ چلا کر میں میرے پاس ایک فرشتہ آیا (درازد قدم) جس کی کمر کعبہ کے
برابر تھی اس نے کہا کہ ہمارے پروردگار نے تم کو سلام کہا ہے اور یہ فرمایا
ہے کہ اگر تم چاہو تو بندہ پیغمبر ہو یعنی وہ پیغمبر جو بندگی اور فقر کی صفت سے
متصف ہو اور چاہو تو بادشاہ پیغمبر ہو جاؤ میں نے جبرئیلؑ یعنی اس
فرشتہ کی طرف دیکھا یعنی ان سے مشورہ چاہا انہوں نے کہا آپ
اپنے کو پست کرو اور یعنی بندگی اور فقر اختیار کرو اور ابن عباسؓ کی روایت
میں یہ الفاظ ہیں کہ فرشتہ کے الفاظ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
جبرئیلؑ کی طرف دیکھا۔ گویا ان سے مشورہ طلب کیا جبرئیلؑ نے اشارے سے بتایا
کہ تواضع اختیار کرو یعنی پست ہو میں نے کہا میں بندہ پیغمبر بننا چاہتا
ہوں حضرت عائشہؓ کا بیان ہے کہ اس کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
کبھی نیکہ رنگا کر کھانا نہیں کھایا آپؐ یہ فرمایا کرتے تھے کہ میں اس طرح
کھاتا ہوں جیسے غلام کھانا ہے اور اس طرح بیٹھتا ہوں جس طرح
غلام بیٹھتا ہے۔ (شرح السنۃ)

۵۵۸۶ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ لَوْ شِئْتُ لَسَارَتْ مَعِيَ
جِبَالُ الدَّهَبِ جَاءَنِي مَلَكٌ وَإِنْ حُجِرْتُمْ
لَتَأْوَى الْكَعْبَةَ فَقَالَ إِنَّ رَبَّكَ يَقْرَأُ عَلَيْكَ
السَّلَامَ وَيَقُولُ إِنَّ شِئْتُ بَنِيًّا عَبْدًا وَإِنْ
شِئْتُ بَنِيًّا مَلِكًا فَتَنَظَرْتُ إِلَى جِبْرِئِيلَ
فَأَشَارَ إِلَيَّ أَنْ ضَعُفَ نَفْسُكَ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ
عَبَّاسٍ فَالْتَفَتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِلَى جِبْرِائِيلَ كَأَنَّهُ سَتِيرُهُ فَأَشَارَ
جِبْرِائِيلُ بِيَدِهِ أَنْ تَوَاضَعُ فَقُلْتُ بَنِيًّا
عَبْدًا قَالَتْ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذَلِكَ لَا يَأْكُلُ مُتَكَبِّرًا
يَقُولُ أَكُلُ كَمَا يَأْكُلُ الْعَبْدُ وَأَجْلِسُ كَمَا
يَجْلِسُ الْعَبْدُ سَرَادَةً فِي شَرْحِ السُّنَنِ

بَابُ الْمُبْعَثِ وَبَدَأُ الْوَحْيِ

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت اور وحی نازل ہونے کا بیان

فصل اول

۱ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو چالیس سال کی عمر میں خلعت نبوت سے سرفراز کیا گیا۔

۵۵۸۷ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بُعِثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِارْتِيعِينَ سَنَةً فَهَكَذَا بِهَكَذَا ثَلَاثَ عَشْرَةَ سَنَةً يُوحَى إِلَيْهِ ثُمَّ أُمِرَ بِالْهَجْرَةِ فَهَاجَرَ عَشْرَ سِنِينَ وَمَاتَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ سَنَةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ نبی کو چالیس برس کی عمر میں پیغمبر بنایا گیا اس کے بعد تیرہ برس آپ مکہ میں رہے اور اس عرصہ میں وحی آتی رہی پھر آپ کو ہجرت کا حکم دیا گیا۔ اور ہجرت کے بعد آپ س برس تک مدینہ میں رہے اور تیس سال کی عمر میں وفات پائی (بخاری و مسلم)

نزول وحی کی ابتدا

۵۵۸۸ وَعَنْهُ قَالَ أَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَكَذَا ثَلَاثَ عَشْرَةَ سَنَةً يَسْمَعُ الصَّوْتِ وَيَرَى الصُّورَ سَبْعَ سِنِينَ وَلَا يَرَى شَيْئًا دُونَ سِتِّينَ يُوحَى إِلَيْهِ وَأَقَامَ بِالْمَدِينَةِ عَشْرًا دَ ثَوْنِي وَهُوَ ابْنُ خَمْسٍ وَسِتِّينَ سَنَةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نبوت عطا ہونے کے بعد پندرہ سال مکہ میں قیام فرمایا اس عرصہ میں آپ بائیس سے دہائی کی آواز سنتے تھے اور تاریکی میں وحی کو دیکھتے تھے اور اس کے سوا اور کوئی چیز نظر نہ آتی تھی سات برس تک یہی حال رہا پھر آٹھ برس تک وحی بھیجی جاتی رہی اور مدینہ میں دس سال تک قیام فرمایا اور ۲۵ سال کی عمر میں وفات پائی (بخاری و مسلم)

حضرت نے کتنی عمر میں وفات پائی

۵۵۸۹ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ تَوَفَّاهُ اللَّهُ عَلَى سِتِّينَ سَنَةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ خداوند تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ساٹھ برس کی عمر میں وفات دی۔ (بخاری و مسلم)

آنحضرت اور خلفائے اربعہ کی عمر

۵۵۹۰ وَعَنْهُ قَالَ فُبِعِنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ وَأَبُو بَكْرٍ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ وَعُمَرُ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْبُخَارِيُّ ثَلَاثٌ وَسِتِّينَ أَكْثَرُ۔

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تیس سال کی عمر میں وفات پائی اور حضرت ابو بکرؓ نے بھی ۶۳ سال کی عمر میں وفات پائی اور حضرت عمرؓ نے ۶۳ سال کی عمر میں وفات پائی۔ (مسلم)

آغاز وحی کی تفصیل

۵۵۹۱ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَوَّلُ مَا بَدَأَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْوَحْيِ الرُّؤْيَا الصَّادِقَةُ فِي النَّوْمِ فَكَانَ لَا يَرَى رُؤْيَا إِلَّا آجَاءَتْهُ مِثْلَ فَلَقِ الصُّبْحِ ثُمَّ حُبِبَ إِلَيْهِ الْخَلَاءُ وَكَانَ يَخْلُو بِغَارِ حِرَاءٍ فَيُكَلِّمُ فِيهِ وَهُوَ التَّعَبُّدُ اللَّيَالِي

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ وحی کے سلسلہ میں سب سے پہلی چیز جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شروع کی گئی وہ سونے میں سچے خوابوں کا نظر آنا تھا۔ آپ جو خواب دیکھتے اس کی تعبیر وحی صبح کی مانند نظر آ جاتی اس کے بعد آپ کو تنہائی پسند آئے گی اور آپ غار حراء کے اندر گوشہ نشین رہنے لگے۔ غار حراء میں آپ عبادت فرمایا کرتے تھے اور کئی کئی روز عبادت میں

ذَوَاتِ الْعَدَا قَبْلَ أَنْ يَنْزِعَ إِلَى أَهْلِهِ وَيَنْزِدَ
لِذَا إِلَهِكَ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى خَدِيجَةَ فَيَنْزِدُ
لِيُثْلِهَا حَتَّى جَاءَهُ الْحَقُّ وَهُوَ فِي غَارٍ جِدَاءٍ
فَجَاءَهُ الْمَلَكُ فَقَالَ اقْرَأْ فَقَالَ مَا أَنَا بِقَارِئٍ
قَالَ فَآخِذْ بِي فَعَطَّنِي حَتَّى بَلَغَ مِنِّي الْجَهْدَ ثُمَّ
أَرْسَلَنِي فَقَالَ اقْرَأْ فَقُلْتُ مَا أَنَا بِقَارِئٍ
فَآخِذْ بِي فَعَطَّنِي الثَّانِيَةَ حَتَّى بَلَغَ مِنِّي الْجَهْدَ ثُمَّ
أَرْسَلَنِي فَقَالَ اقْرَأْ فَقُلْتُ مَا أَنَا بِقَارِئٍ
فَآخِذْ بِي فَعَطَّنِي الثَّالِثَةَ حَتَّى بَلَغَ مِنِّي الْجَهْدَ
ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَقَالَ اقْرَأْ يَا سَيِّدُ رَبِّكَ الَّذِي
خَلَقَ خَلْقَ الْإِنْسَانِ مِنْ عَلَقٍ اقْرَأْ وَمِنْ بَيْنِكَ
الْأَكْرَمُ الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ عَلَّمَ الْإِنْسَانَ
مَا لَمْ يَعْلَمْ فَارْجِعْ بِهَا إِلَى سَوْءِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْجِعُ فَيُؤَادُّهُ فَيَخْلُفُ
عَلَى خَدِيجَةَ فَقَالَ زَقْلُونِي زَقْلُونِي فَرَقْلُوهُ حَتَّى
ذَهَبَ عَنْهُ الرَّوْعُ فَقَالَ لَخَدِيجَةُ وَآخِبَهَا الْخَبْرَ
لَقَدْ خَشِيتُ عَلَى نَفْسِي فَقَالَتْ خَدِيجَةُ كَلَّا وَاللَّهِ
لَا يُغْزِيكَ اللَّهُ أَبَدًا إِنَّكَ لَتَصِلُ الرَّحِمَ وَتَصْدُقُ
الْحَدِيثَ وَتَحْمِلُ الْكَلَّ وَتَكْسِبُ الْمَعْدُومَ
وَتَقْرَى الضَّيْفَ وَتُعِينُ عَلَى نَوَائِبِ الْحَقِّ ثُمَّ
انْطَلَقَتْ بِهِ خَدِيجَةُ إِلَى وَرَقَةَ ابْنِ
نَوْفَلِ بْنِ عَمْرِو بْنِ خَدِيجَةَ فَقَالَتْ لَهُ يَا ابْنَ
عَمْرِؤُمَّ اسْمِعْ مِنْ ابْنِ أَخِيكَ فَقَالَ لَهُ وَرَقَةُ يَا ابْنَ
أَخِي مَاذَا تَرَى فَأَخْبَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَالْآلِ وَسَلَّمَ مَا رَأَى فَقَالَ لَهُ وَرَقَةُ هَذَا النَّامُوسُ
الَّذِي أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَى مُوسَى يَا لَيْتَنِي
كُنْتُ فِيهِمَا جَدًّا عَا يَا لَيْتَنِي أَكُونُ حَبِيبًا ذُو
يُخْرِجُكَ قَوْمُكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ مُخْرِجِيهِمْ قَالَ نَعَمْ
لَمْ يَأْتِ رَجُلٌ قَطُّ يُمِثِّلُ مَا جِئْتَ بِهِ
إِلَّا عُودِيَ وَإِنْ يُدْرِكُنِي يَوْمُكَ

مشغول رہنے لگے اور یہ اس وقت جب آپ کی خواہش گھر کے لوگوں کی
طرف نہ ہوتی تھی آپ کھانا لے جاتے اور جب وہ ختم ہو جاتا تو خدیجہ الکبریٰ
کے پاس آتے اور جتنے دن غار میں قیام کا ارادہ ہوتا اتنے دن کا سامان
پھر لے جاتے یہاں تک کہ آپ کے پاس حق آیا یعنی حق کا پیام آپ اس وقت
غار حرا میں تھے فرشتہ آپ کے پاس آیا اور کہا پڑھ (یعنی جو کچھ یاد رہا آپ نے)
فرمایا میں پڑھا ہوا نہیں ہوں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فرشتہ نے مجھ کو
پکڑ لیا اور خوب بھینچا یہاں تک کہ وہ تھک گیا پھر فرشتہ نے مجھ کو چھوڑ دیا اور
کہا پڑھ اس نے کہا میں پڑھا ہوا نہیں ہوں۔ اس نے مجھ کو پکڑ لیا اور خوب
دبا یا یعنی سینہ سے لگا کر خوب دبایا، یہاں تک کہ وہ تھک گیا یا میں
تھک گیا۔ فرشتہ نے مجھ کو چھوڑ دیا اور کہا، پڑھ اس نے کہا میں پڑھا
ہوا نہیں ہوں (یعنی میں پڑھ نہیں سکتا) اس نے مجھ کو پھر پکڑ لیا۔ اور
تیسری مرتبہ سینے سے لگا کر مجھ کو خوب بھینچا یہاں تک کہ وہ تھک گیا۔ اس
نے مجھ کو چھوڑ دیا اور کہا، پڑھ اقرا یا سید ربک الذی خلق خلق
الإنسان من علق اقرا ورتبک الاکرم الذی علم بالقلم علم الإنسان
ما لم یعلم (یعنی اپنے اس پروردگار کے نام سے پڑھ جس نے مجھ
کو پیدا کیا ہے اور ہر چیز کو۔ ہاں جس نے انسان کو جسے ہوئے خون سے پیدا کیا، پڑھ
اور نیز اپروردگار سب سے بزرگ و بزر ہے۔ وہ پروردگار جس نے قلم کے رب
علم سکھائے اور انسان کو وہ چیز سکھائی جس کو وہ جانتا تھا) اس کے بعد
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان آیات کو لے کر مکہ کی طرف لوٹے اور حالت یہ تھی
کہ آپ کا دل کانپ رہا تھا۔ حضرت خدیجہ الکبریٰ کے پاس بیٹھ کر آپ نے فرمایا
مجھ کو کپڑا اڑھا دو مجھ کو کپڑا اڑھا دو۔ چنانچہ آپ کو کپڑا اڑھا دیا گیا یہاں
تک کہ آپ کا خوف جاتا رہا۔ پھر آپ نے خدیجہ الکبریٰ سے تمام واقعہ بیان
فرمایا۔ اور کہا، مجھ کو اپنی جان کا خوف ہے۔ خدیجہ نے کہا، تم ہرگز
نہ ڈرو۔ (ایسا نہ ہو گا) قسم ہے خدا تعالیٰ کی وہ تم کو کبھی ذلیل و رسوا
نہ کرے گا۔ تم رشتہ داروں سے سلوک کرتے ہو۔ پر سچ بولتے ہو۔
غریبوں یتیموں کی خبر گیری کرتے ہو مسکینوں کے لیے کاتے ہو۔ جہانوں
کی مہمانی اور خاطر و مدارات کر رہو۔ اور قدرتی حوادث میں لوگوں کی مدد
کرتے ہو۔ پھر حضرت خدیجہ الکبریٰ نے آپ کو اپنے چچا زاد بھائی
ورقہ بن نوفل کے پاس لے گئیں اور ان سے کہا، چچا کے بیٹے اپنے بھتیجے
(یعنی حضرت رسول اللہ) سے سن! ورقہ نے آپ سے کہا، بھتیجے تو
کیا دیکھتا ہے؟ رسول اللہ نے سارا واقعہ بیان کیا۔ ورقہ نے سن کر

أَنْصُرَكَ نَصْرًا مُّؤَدَّدًا ثُمَّ لَمْ يَنْسُبْ وَدَقَّ
أَنْ تَوَفِّي وَخَرَّ النُّوحِي مُتَفَقِّ عَلَيْكَ وَنَادَى
الْبَخَارِيُّ حَتَّى حَزِنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي بَابِ بَلْعَنًا حُزْنًا عَدَا مِنْهُ مَدَامًا
كَي يَتَرَدَّى مِنْ سُرَادِسٍ شَوَاهِي الْجَبَلِ
فَكَلَّمَا أَوْفَى بِذَرْدَةِ جَبَلٍ لَيْسَ يُلْقِي نَفْسَهُ
مِنْهُ تَبْدَأُ لَهُ جَبْرَيْلُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ
إِنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ حَقًّا فَيَسْكُنُ لَدَاكَ
جَانِسُهُ وَتَقَرُّ نَفْسُهُ -

کہا یہ وہی ناموس (فرشتہ ہے) جس کو خداوند تمہارے موسیٰ پر نازل فرمایا
تھا کاش میں اس وقت جوان ہوتا جبکہ تم اپنی دعوت کی تبلیغ کر سکتے
یا کاش میں اس وقت زندہ رہتا جب کہ تم کو تمہاری قوم نکالے گی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا میری قوم مجھ کو نکالے گی؟ ورنہ نے کہا!
ہاں اور اس کا سبب یہ ہے کہ جس چیز کو تم لانے ہو یعنی نبوت و رسالت
جو شخص بھی اس کو لایا ہے اس کے ساتھ دشمنی کی گئی ہے، اگر میں ان
ایام میں موجود ہوتا تو میں تمہاری معقول مدد کروں گا۔ اس واقعہ کے
بعد ورتہ کا انتقال ہو گیا بخاری و مسلم اور بخاری نے اتنے الفاظ زیادہ
لکھے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جیسا کہ ہم کو حدیثوں سے معلوم ہوا
ہے وہی کا سلسلہ منقطع کر دیا جانے سے بہت ٹھیک اور رنجیدہ ہوئے اتنے ٹھیک اور
رنجیدہ کہ کئی مرتبہ آپ صبح کو اس ارادے سے پہاڑوں پر
گئے کہ اپنے آپ کو پہاڑ کی چوٹی سے گرا دیں جب آپ کسی چوٹی پر پہنچتے تو ان کا اپنے آپ کو نیچے گرا دیں۔ تو جبرئیلؑ ظاہر ہوتے۔ اور
فرمانے، عہ! بلا شے خداوند کا رسول ہے: ان الفاظ کو سن کر آپ کا اضطراب تلقی رفع ہوتا اور دل مطمئن ہو جاتا۔

انقطاع کے بعد پہلی وحی

۵۹۱۱ وَعَنْ جَابِرٍ أَنَّ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْبَثُ عَنْ فَتْرَةِ النُّوحِي
قَالَ قَدِينَا أَنَا أَمْسَى سَمِعْتُ صَوْنَ عَنِ السَّمَاءِ قَرِئَتْ
بَصْرِي قَادَا أَمْلَكَ الَّذِي جَاءَنِي تَجَسَّاءُ فَأَعْدَّ عَلَى
كُرْسِيِّ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ فَجِئْتُ بِهِ رُغْبًا
حَتَّى هَوَيْتُ إِلَى الْأَرْضِ فَخُذْتُ أَهْلِي فَقُلْتُ
لَهُمْ لَوْ نَزَلْنَا لَمَلِكُنِي فَذَمُّوا نَزَلَ لَمَلِكُنِي
تَعَالَى يَا أَيُّهَا الْمَدَائِرُ ثُمَّ كَانَتْ نَزَلَ
رَبِّكَ فَكَبَّرَ وَشَإْ بِكَ فَطَهَّرَ وَاسْرَجَرَ
فَأَهْجَرَ ثُمَّ حَبَى النُّوحِي وَتَبَا بَع مُشَفَّقٍ
عَلَيْهِ -

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے انقطاع وحی کا حال اس طرح سنا ہے کہ میں جارہا تھا کہ آسمان سے
میں نے ایک آواز سنی، نظر اٹھا کر دیکھا تو مجھ کو وہ فرشتہ نظر آیا۔
جو حرا میں میرے پاس آیا تھا یہ فرشتہ آسمان و زمین کے درمیان
ایک کرسی (تخت) پر بیٹھا تھا۔ میرے دل میں اس سے رعب
و خوف پیدا ہو گیا یہاں تک کہ میں زمین پر گر پڑا۔ پھر میں اپنے گھر
آیا۔ اور کہا مجھ کو (کہ) اڑھا دو۔ چنانچہ کپڑا اڑھا دیا گیا اور خداوند تم
نے یہ آیت نازل فرمائی يَا أَيُّهَا الْمَدَائِرُ فَذَمُّوا نَزَلَ لَمَلِكُنِي
وَشَإْ بِكَ فَطَهَّرَ وَاسْرَجَرَ فَاهْجَرَ فَاهْجَرَ فَاهْجَرَ
اٹھ اور مخلوق کو خداوند کے عذاب سے ڈرا۔ اپنے پروردگار کو
بڑا جان اور اپنے کپڑوں کو دنجاست سے پاک کر اور ناپاکی کو چھوڑ
دے اس کے بعد وحی گرم ہو گئی، یعنی سہم آنے لگی (بخاری و مسلم)

دوسری طرح آتی تھی

۵۹۱۲ وَعَنْ عَالِشَةَ أَنَّ الْحَارِثَ ابْنَ هِشَامٍ
سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ بَأْسُكَ النُّوحِي فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْيَا يَا بَنِيَّ مِثْلَ
صَلَمَةَ الْجَرَسِ وَهُوَ أَشَدُّكَ عَلَى قَيْطِ صِرَ عَتَى

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ حارث بن ہشام نے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا، یا رسول اللہ آپ کے پاس وحی کیوں کرتی
ہے؟ آپ نے فرمایا کبھی تو اس کی آواز گھنٹال کے مانند ہوتی ہے اور یہ
وحی مجھ پر سخت ترین وحی ہوتی ہے۔ پھر وحی موقوف ہو جاتی ہے
اور جو کچھ میں نے فرشتہ سے سنا ہوتا ہے میں اس کو یاد محفوظ رکھتا

وَقَدْ وَعَيْتُ عَنْهُ مَا قَالَ وَ
أَحْيَانًا يَتَمَثَّلُ لِيَ الْمَلَكُ رَجُلًا فَيَكَلِّمُنِي
فَأَعْيِي مَا يَقُولُ قَالَتْ عَالِشَتْهُ وَ لَقَدْ
رَأَيْتُهُ يَنْزِلُ عَلَيَّ الْوَحْيُ فِي الْيَوْمِ
الشَّدِيدِ الْبَرْدِ فَيَقْصُرُ عَنْهُ وَإِنْ
جَبَيْتَهُ لَيَنْقَضُ عَرَقًا مُتَفَقِّعًا عَلَيْهِ -

ہوں اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ فرشتہ وحی کسی آدمی کی شکل میں میرے
پاس آتا ہے اور مجھ سے گفتگو کرتا ہے اور جو کچھ میں اس سے سنتا
ہوں اس کو یاد کر رکھتا ہوں عائشہؓ کہتی ہیں کہ میں نے آپؐ
پر وحی نازل ہوتے دیکھی ہے سردی کے دنوں میں آپؐ پر وحی اترتی
اور جب فرشتہ وحی دے کر چلا جاتا تو میں دیکھتی کہ آپؐ کی
پیشانی سے پسینہ جاری ہے۔ (بخاری و مسلم)

نزول وحی کے وقت آنحضرتؐ کی کیفیت و حالت

حضرت عبادہ بن صامت کہتے ہیں کہ جس وقت نبی صلی اللہ
علیہ وسلم پر وحی نازل ہوتی تو آپؐ پریشان و رنجیدہ مے ہو جاتے
اور چہرہ مبارک کا رنگ بدل جاتا اور ایک وایت میں یہ الفاظ ہیں
کہ جب نبیؐ پر وحی نازل ہوتی تو آپؐ اپنا سر جھکا لیتے اور آپؐ کے صحابہ
بھی اپنا سر جھکا لیتے اور جب وحی ختم ہو جاتی تو سر اٹھا لیتے۔ (مسلم)

۵۹۲ وَعَنْ عِبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نُزِلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ كُرِبَ
لِذَا إِلَهَى وَتَرَبَّدَ وَجْهُهُ وَفِي رِغَائِي تَكْسُ رَأْسَهُ
وَتَكْسُ أَصْحَابَهُ رُؤُوسَهُمْ فَلَمَّا أُنْزِلَ عَنْهُمْ رَفَعَ
رَأْسَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ -

خدا کے دین کی پہلی دعوت

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں جب یہ آیت نازل ہوئی - وَ
إِذَا رَءَوْا شَيْئًا فَانْتَبِهُوا - اپنے قریب تر لوگوں کو ڈرا، تو نبیؐ کو وہ
صغیر بچے اور بیکار نا شروع کیا، اے فہر کی اولاد، اے مدی کی اولاد
اسی طرح تمام تباہ قریش کو آپؐ نے نام لے لیا کہ بیکار، یہاں تک کہ سب
جمع ہو گئے قاعدہ یہ تھا کہ اگر قبیلہ کا بڑا آدمی کسی وجہ سے خود نہ جاسکتا
تھا تو اپنی طرف سے کسی آدمی کو بھیج دیا کرتا تھا غرض ابولہب اور
قریش کے تمام لوگ جمع ہو گئے، آپؐ نے ان کو مخاطب کر کے فرمایا
اگر میں تم کو یہ خبر دوں کہ اس پہاڑ کی ایک جانب سے اور ایک وایت
میں ہے کہ اس جنگل میں سے سوار نکلتے ہیں جو تم پر حملہ کرنا چاہتے
ہیں تو کیا تم اس کو سچ مان لو گے اور مجھ کو سچا سمجھو گے! ان لوگوں نے
کہا ہمارے تجربہ میں تم ہمیشہ سچے ثابت ہوئے ہو۔ اس لیے تم ہماری
خبر کو درست سمجھیں گے۔ آپؐ نے فرمایا میں تم کو اس سخت عذاب سے
ڈراتا ہوں جو تمہارے سامنے ہے۔ ابولہب نے سن کر کہا تو تباہ و ہلاک
ہو گیا اسی لیے تو نے ہم کو جمع کیا تھا اس پر یہ سورۃ نازل ہوئی انت یدنا
ابی لہب و تب یعنی ابولہب ہلاک ہوا اور وہ ہلاک ہوا بخاری و مسلم

۵۹۵ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَأَنْذِرْ
عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى صَعِدَ الصُّفَا فَجَعَلَ يَنَادِي
يَا بَنِي فِهْرٍ يَا بَنِي عَدِيٍّ لَبُطُونَ قَرِيشَ حَتَّى
اجْتَمَعُوا فَجَعَلَ الدَّجَلُ إِذَا لَمْ يَسْلُطْ أَنْ يَخْرُجَ
أُرْسِلَ رَسُولًا لِيَنْظُرَ مَا هُوَ نَجَاءُ أَبُو لَهَبٍ
وَقَرِيشٌ فَقَالَ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَخْبَرْتُكُمْ
أَنْ خَيْلًا تَخْرُجُ مِنْ صَفْحِ هَذَا الْجَبَلِ وَفِي رِوَايَةٍ
أَنْ خَيْلًا تَخْرُجُ بِالْوَادِي تَرِيدُ أَنْ تُغِيرَ عَلَيْكُمْ
أَكُنْتُمْ مُصَدِّقِي قَالُوا نَعَمْ مَا جَدَّ بَنَا
عَلَيْكَ الْأَمِيدُ قَالَتْ فَإِنِّي نَذِيرُكُمْ بَيْنَ
يَدَيَّ عَذَابٍ شَدِيدٍ قَالَ أَبُو لَهَبٍ تَبًّا
لَكَ إِلَهَذَا جَمَعْنَاهُ فَنَزَلَتْ تَبَّتْ
أَبَى لَهَبٍ وَتَبَّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ -

دعوت حق کی پاداش میں عمائدین قریش کی بدسلوکی اور ان کا عبرت ناک انجام

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ایک مرتبہ اخاند کعبہ کے قریب نماز پڑھ رہے تھے اور قریش کی ایک

۵۹۶ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي عِنْدَ الْكَعْبَةِ وَجَمَعَ

فَرُئِشَ فِي مَجَالِسِهِمْ إِذْ قَالَ قَاتِلُ أَيْكُمْ
يَقُومُ إِلَى جُزُورِ الْإِثْلَاقِ فَيَعْمَدُ إِلَى قَرْيَتِهِمَا
وَدَمِهِمَا وَسَلَاهُمَا ثُمَّ يَهْلِكُ حَتَّى إِذَا اسْتَجَدَّ وَضَعَهُ
بَيْنَ كَيْفِيَّتِهِ فَانْبَعَثَ أَشْقَاهُمْ فَلَمَّا سَجَدَ وَضَعَهُ
بَيْنَ كَيْفِيَّتِهِ وَثَبَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاجِدًا
فَضَحَكُوا حَتَّى مَالَ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ مِمَّنْ
الضُّحُكُ فَاذْطَلَقَ مُطْلِقًا إِلَى فَاطِمَةَ فَاقْبَلَتْ
تَسْعَى وَثَبَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاجِدًا
حَتَّى أَلْقَتْهُ عَنْهُ وَاقْبَلَتْ عَلَيْهِمْ تَسْبِيحَهُمْ فَلَمَّا
نَفَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةَ
قَالَ اللَّهُمَّ عَلَيْكَ بِقَرَيْشٍ ثَلَاثًا وَكَانَ إِذَا
دَعَا دَعَا ثَلَاثًا إِذَا سَأَلَ سَأَلَ ثَلَاثًا اللَّهُمَّ
عَلَيْكَ بِعُمَيْرِ بْنِ هِشَامٍ وَعُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ
وَشَيْبَةَ بْنِ سَابِغَةَ وَدَلَيْدِ بْنِ عُبَيْدٍ وَ
أُمَيَّةَ بْنَ خَلْفٍ وَعُتْبَةَ ابْنَ أَبِي مُعَيْطٍ وَ
عُبَادَةَ بْنَ الْوَلِيدِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَوَاللَّهِ لَقَدْ
رَأَيْتُهُمْ صَرَعِي يَوْمَ بَدْرٍ ثُمَّ سَجَدُوا إِلَى الْقَلْبِ
قَلْبِ بَدْرٍ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ دَأْبُ تَبِيعِ أَهْلِ الْقَلْبِ لَعْنَةُ هُتَفَقٍ
عَلَيْهِمْ

جماعت کعبہ کے گرد اپنی مجلس کا حلقہ باندھے بیٹھی تھی کہ ناگہاں ایک
شخص نے کہا، تم میں کوئی ایسا شخص ہے جو فلاں شخص کی اولاد میں جائے
جس نے اونٹ ذبح کیا ہے اور اس کی نجاست (ادجہ، خون) اور پوست
کو لائے پھر انتظار کرے جب یہ سجدہ میں جائے تو ان سب چیزوں کو
کو وہ اس کے شانوں کے درمیان رکھ دے! ان میں سے ایک بد بخت
رجس کا نام عقبہ بن معیط تھا، اٹھا اور ان چیزوں کو لے آیا اور جب
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ میں گئے ان کے دونوں شانوں کے درمیان رکھ
دیا، رسول اللہ سجدہ ہی میں پڑے رہ گئے وہ بد بخت یہ دیکھ کر خوب ہنسے اسقدر
ہنسے کہ ہنسنے ہنسنے ایک دوسرے پر گر گئے پھر ایک شخص حضرت فاطمہ رضی اللہ
پاس گیا (اور واقعہ سے آگاہ کیا) حضرت فاطمہؑ دوڑتی ہوئی آئیں۔ رسول
خدا اسی طرح سجدہ میں پڑے تھے حضرت فاطمہؑ نے ادجہ وغیرہ آپ کی
پشت سے اٹھا کر پھینک دیا اور کافروں کی طرف متوجہ ہو کر ان کو برا بھلا کہا
پھر جب رسول خداؐ غار سے فارغ ہوئے تو آپ نے یہ دعا کی۔ اے
اللہ تم! تو قریش کو سختی کے ساتھ پکڑا تین مرتبہ اپنے یہ الفاظ فرمائے
آپ کی عادت تھی کہ جب آپ دعا کرتے یا خدا تم سے کچھ مانگتے تو تین بار
ان الفاظ کو کہتے۔ اے اللہ تم! تو عمرو بن ہشام کو سخت پکڑا اے اللہ
تم! تو عقبہ بن ربیعہ کو سختی کے ساتھ پکڑا اے اللہ تم! تو شیبہ بن ربیعہ
کو سخت پکڑا اے اللہ تم! تو ولید بن عقبہ امیر بن خلف، عقبہ بن ابی معیط
اور عمارہ بن الولید کو سخت پکڑا عبد اللہ بن مسعود صحابی کا بیان
ہے کہ خدا تم کی قسم! میں نے ان سب لوگوں کو جن کے لیے رسول خدا
دیا گیا اور رسول خدا نے ان کو کنوئیں میں ڈال دئے جانے کے بعد فرمایا اس جماعت کو جو کنوئیں میں ڈالی گئی ہے لعنت مل گئی ہے (بخاری و مسلم)

عقبہ کے سخت ترین مصائب اور آپ کا کمال تحمل و تحمل

حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ انہوں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ!
کیا احد کے دن سے بھی زیادہ سخت دن آپ پر کوئی گزرا ہے فرمایا
میں نے تیری قوم سے وہ کچھ دیکھا ہے جو احد سے بھی زیادہ سخت ہے
اور سب سے زیادہ سخت دن جو مجھ پر گزرا ہے اور جس میں میں نے تیری قوم
سے ایسی تکالیف اٹھائی ہیں جو تمام عمر بھر کبھی برداشت نہیں کیں وہ عقبہ کا
دن اور عقبہ کے مصائب ہیں (عقبہ ایک مقام ہے جہاں ایام حج میں
کنکریاں مارتے ہیں اس کو حجر عقبہ بھی کہتے ہیں میں نے اپنے آپ کو
یعنی اپنی دعوت اسلام کو ابن عبد یل بن کلال کے سامنے پیش کیا

۵۵۵۵ وَعَنْ عَائِشَةَ أُمِّهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ
اللَّهِ هَلْ آتَى عَلَيْكَ يَوْمٌ كَانَ أَشَدَّ مِنْ
يَوْمِ أُحُدٍ فَقَالَ لَقَدْ لَقِيتُ مِنْ قَوْمِكَ
وَكَانَ أَشَدَّ مَا لَقِيتُ مِنْهُمْ يَوْمَ الْحَقْبَةِ
إِذَا عَدَصَتْ نَفْسِي عَلَى ابْنِ عَبْدِ يَالِيلِ بْنِ
كَلَالٍ فَلَمْ يَجِئْنِي إِلَى مَا أَرَدْتُ فَاذْطَلَقْتُ
وَأَنَا مَهْمُومٌ عَلَى دَجْرِي فَلَمَّا اسْتَفْتَيْتُ
إِلَّا لِقَرْنَ الشَّعْلَبِ فَوَضَعْتُ رَأْسِي فَإِذَا أَنَا

بِسْمَا بَنِي قَدَاظَلَمْتَنِي فَنَظَرْتُ قَرَادَا فِيْهَا
جَبَرِيْلُ قَنَا دَا رِنِي فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ قَدَا سَمِعَ
قَوْلَ تَوْمِيْكَ وَمَا سَادُّوْا عَلَيْكَ وَقَدَا
بَعَثَ اِلَيْكَ مَلَكًا الْجِبَالِ لِتَاْمُرَهُ بِمَا
يَشْتَتِيْ بِهِمْ قَالَ قَنَا دَا رِنِي مَلَكُ الْجِبَالِ
فَسَلَّمَ عَلَيَّ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنَّ اللّٰهَ قَدَا
سَمِعَ قَوْلَ تَوْمِيْكَ اَنَا مَلَكُ الْجِبَالِ وَقَدَا
بَعَثْتَنِي رَّبِّيْ اِلَيْكَ لِتَاْمُرَنِيْ بِاَمْرِكَ
اِنْ يَشْتَتِيْ اَنْ اُحْبِثَّ عَلَيْهِمْ الْاَخَشِيْثِيْنَ
فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بَلْ اَرْجُوْ اَنْ يُخْرِجَ اللّٰهُ مِنْ اَصْلَابِهِمْ
مَنْ يَعْْبُدُ اللّٰهَ وَحْدَهٗ وَلَا يَشْرِكُ بِهَا
شَيْئًا مُّتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

تھا اور جو چیز میں نے اس کے سامنے پیش کی تھی اس نے اس کا کوئی
جواب نہیں دیا وہاں سے ننگیں اور رنجیدہ چل دیا (یعنی جدھر میرا منہ
اٹھا چلے یا نہ مقام قرن ثعالب میں پہنچ کر مجھ کو ہوش ہوا (یعنی سر جھکی کی
حالت دور ہوئی) میں نے سر اٹھایا تو مجھ کو ابر کا ایک ٹکڑا نظر آیا جو مجھ پر
سایہ کے ہوئے تھا پھر میں نے اس پر جبرئیل کو دیکھا۔ جبرئیل نے مجھ کو
مخاطب کر کے کہا خداوند بزرگ بت رہے ہیں آپ کی قوم کی بات کو سنا اور آپ کی
بات کا اس نے جو جواب دیا تھا اس کو بھی سنا (یعنی آپ کو آپ کی قوم کا بُرا
کہنا اور جھٹلانا خدا کو سب معلوم ہے) اب خدا نے آپ کے پاس پہاڑوں کے
فرشتے کو بھیجا ہے تاکہ آپ اس کو جو حکم دیں وہ بجالائے حضور نے فرمایا، کہ
اس کے بعد پہاڑوں کے فرشتے نے مجھ کو مخاطب کر کے سلام کیا اور پھر کہا
اے محمد! خدا تم نے آپ کی قوم کی بات کو سنا اور مجھ پہاڑوں کے فرشتے کو
آپ کی خدمت میں بھیجا ہے تاکہ میں آپ کا حکم بجالاؤں اگر آپ فرمائیں تو
آنحشیش کے دونوں پہاڑوں کو دیہ پہاڑ مکہ کے قریب واقع ہیں میں ان
کفار پر الٹ دوں رسول اللہ نے فرمایا میں ان کو ہلاک کرنا نہیں چاہتا بلکہ مجھ کو امید ہے کہ خداوند تعالیٰ ان کی اولاد میں ایسے لوگ پیدا کرے جو
یکتا و تنہا خدا کی عبادت کریں اور شرک نہ کریں۔ (بخاری و مسلم)

غزوہ اُحُد میں آنحضرتؐ کے زخمی ہونے کا ذکر

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ احد کی لڑائی کے دن حضور صلی اللہ علیہ
وسلم کے اگلے چار دانتوں میں آپ کا ایک دانت توڑ دیا گیا اور سر مبارک
زخمی کر دیا گیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم خون پونچھتے جاتے تھے اور فرماتے
جاتے تھے وہ قوم کیوں کر فلاح حاصل کر سکتی ہے جس نے اپنے نبیؐ کا سر
زخمی کیا اور اس کا دانت توڑ ڈالا۔ (مسلم)

رسول اللہؐ کے ہاتھوں مارا جانے والا خدا کے سخت عذاب میں مبتلا ہو گا

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
ہے اس قوم پر خدا سخت غصے ہوا جس نے اپنے نبیؐ کے ساتھ یہ کیا یہ فرما کر
آپؐ اپنے اگلے دانتوں کی طرف اشارہ کیا (جس میں سے ایک دانت
کفار نے احد کی جنگ میں شہید کر دیا تھا) اور خدا اس شخص پر بہت
غضبناک ہوا جس کو اس کے رسولؐ نے خدا کی راہ میں قتل کیا (بخاری و مسلم)

۵۵۹۸ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَسَمَاتِ رِبَاعِيَّتَهُ يَوْمَ أُحُدٍ
وَشَجَّرَ فِي رَأْسِهِ فَجَعَلَ يَسْلُكُ الدَّمَ
عَنْهُ يَقُولُ كَيْفَ يُفْلِحُ قَوْمٌ شَجَّوْا رَسُولَ
نَبِيِّهِمْ وَكَسَرُوا رِبَاعِيَّتَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۵۵۹۹ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِسْتَدَّ غَضَبُ اللَّهِ عَلَيَّ
قَوْمٍ فَعَلَوْا بِنَبِيِّهِ يُشِيرُ اِلَيَّ رِبَاعِيَّتِهِ
اِسْتَدَّ غَضَبُ اللَّهِ عَلَيَّ رَجُلٍ يَقْتُلُهُ رَسُولُ اللَّهِ
فِي سَبِيلِ اللَّهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

فصل دوم

(فصل دوم) اس باب میں نہیں ہے۔

وَهَذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّانِي

فصل سوم

یحییٰ بن ابی کثیر کہتے ہیں کہ میں نے ابو سلمہ عبد الرحمن سے پوچھا قرآن میں سے کون سی چیز سب سے پہلے نازل ہوئی ہے۔ انہوں نے کہا یا اے اللہ میں نے کہا لوگ کہتے ہیں سب سے پہلے اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ نازل ہوئی ہے۔ ابو سلمہ نے کہا میں نے اس کے متعلق جابر سے سوال کیا اور میں نے بھی ان سے یہی الفاظ کہے تھے جو تم نے ابھی مجھ سے کہے ہیں جابر نے جواب دیا کہ میں نے تم سے وہی بیان کیا ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے بیان کیا تھا یعنی آپ نے یہ فرمایا کہ میں غار حرا میں ایک ماہ تک خلوت گزریں ہا جب میرے امکاف کی رات پوری ہو گئی تو پہاڑ سے اتر مجھ کو پہاڑ اگیا میں نے دائیں بائیں دیکھا لیکن کوئی چیز نظر نہ آئی پھر میں نے پیچھے مڑ کر دیکھا ادھر بھی کچھ نظر نہ آیا۔ پھر میں نے سر اٹھا کر آسمان کی طرف دیکھا تو میں نے ایک چیز دیکھی یعنی فرشتہ اس کے بعد میں خدیجہ کے پاس آیا اور کہا مجھ کو کپڑا اڑھا دو مجھ کو کپڑا اڑھا دو۔ پھر مجھ پر ٹھنڈا پانی ڈالا گیا تاکہ جو بیہوشی مجھ پر طاری تھی وہ رفع ہو جائے (پھر یہ سورت یعنی یا اے اے اَلْمَدَنَیُّ تَرَقُّعًا فَانْزَلْنَا ذُرِّيَّتَكَ عَلَیْكَ وَنَبَاكَ فَطَرْنَا ذُرِّيَّتَكَ فَاهْجُرْ نَازِلَ هَوْنِ اور یہ واقعہ نازل فرض ہونے سے پہلے کا ہے ر بخاری و مسلم)

۵۶۰ عَنْ یَحْیٰی بْنِ اَبِی کَثِیْرٍ قَالَ سَأَلْتُ اَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَوَّلِ مَا نَزَلَ مِنَ الْقُرْاٰنِ قَالَ یَا اَبِیْہَا الْمَدَنَیُّ فَقُلْتُ یَقُوْلُوْنَ اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّکَ قَالَ اَبُو سَلَمَةَ سَأَلْتُ جَابِرًا عَنْ ذٰلِکَ وَقُلْتُ لَہٗ مِثْلَ الَّذِیْ قُلْتُ لِیْ فَقَالَ لِیْ جَابِرٌ لَا اَحَدًا تَرَکَ اِلَّا بِہَا حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم قَالَ جَادَزْتُ بَحْرًا شَہْرًا فَلَمَّا قَضِیْتُ جَوَارِیْ هَبَطْتُ فَتَدَوَّدْتُ فَتَنَظَّرْتُ عَنْ یَمَیْنِیْ فَلَہٗ اَرَشِیْثًا وَنَظَّرْتُ عَنْ شِیْئًا وَنَظَّرْتُ عَنْ شِیْئًا فَلَہٗ اَرَشِیْثًا فَرَفَعْتُ رَاْسِیْ فَرَأِیْتُ شِیْئًا فَاتَّيْتُ خَدِیْجَةَ فَقُلْتُ دَرْدُوْنِیْ فَدَرَدُوْنِیْ وَصَبُّوْا عَلَیَّ مَآءَ بَارِدًا فَانْزَلْتُ یَا اَبِیْہَا الْمَدَنَیُّ تَرَقُّعًا فَانْزَلْنَا ذُرِّيَّتَكَ عَلَیْكَ وَنَبَاكَ فَطَرْنَا ذُرِّيَّتَكَ فَاهْجُرْ نَازِلَ هَوْنِ ذٰلِکَ قَبْلَ اَنْ تُفْرَضَ الصَّلٰوۃُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

بَابُ عَلَآمَاتِ النَّبُوَّةِ

نبوت کی علامتوں کا بیان

فصل اول

شق صدر کا واقعہ

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول خداؐ واپس میں بچوں کے ساتھ کھیل رہے تھے کہ جبرئیلؑ آپ کے پاس آئے اور آپ کو پکڑ لیا چت لٹایا اور پھر آپ کے سینہ کو دل کی طرف سے چاک کیا اور آپ کے دل میں سے خون بسنہ کا ایک سیاہ ٹکڑا نکالا اور کہا یہ نبی ہے حم کے اندر شیطان کا حصہ ہے یہ کہہ کر جبرئیلؑ علیہ السلام نے اس کو سونے کے طشت میں ڈال کر زمزم کے پانی سے دھویا پھر اس کو اس کے مقام پر رکھ کر بیٹھنے کو ملا دیا بچے جو آپ کے ساتھ کھیل رہے تھے دوڑے ہوئے آپ کی ال یعنی دایرہ کے پاس گئے اور کہا کہ محمدؐ کو مار ڈالا گیا۔ لوگ آپ کی تلاش میں آئے اور آپ کو اس حال میں پایا کہ آپ کے چہرہ کا رنگ متغیر تھا۔ (انسؓ کہتے ہیں کہ میں آپ کے سینہ پر سلامتی کا نشان دیکھا کرتا تھا (مسلم)

۵۶۱ عَنْ اَنَسِ بْنِ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اَنَآہُ جَبْرَیْلُ وَہُوَ یَلْعَبُ مَعَ الْغُلَمَانِ فَآخَذَہٗ قَصَیْرًا عَلَہٗ فَشَقَّ عَنْ قَلْبِہٖ فَاسْتَخْرِجَ مِنْہٗ عَلَقَةً فَقَالَ ہٰذَا حِطُّ الشَّیْطَانِ مِنْکَ ثُمَّ عَاثَہُ فِی طَشْتٍ مِنْ ذَہَبٍ بِمَآءِ زَمْزَمَ ثُمَّ لَامَہُ وَاَعَادَہُ فِی مَکَانِہٖ وَجَاءَ الْغُلَمَانُ یَسْعَوْنَ اِلَیْہِ یَعْنِیْ ظَلَمُوْہُ فَقَالُوْا اِنَّ مُحَمَّدًا قَدْ قُتِلَ فَاسْتَقْبَلُوْہُ وَہُوَ مُتَنَقِّعٌ اللَّوْنُ قَالَ اَنَسٌ فَکُنْتُ اَرٰی اَشْرًا لِّمُخِیْطٍ فِی صَدْرِہٖ رَدَاہُ مُسْلِمٌ۔

پتھر کا سلام

۵۶۲ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمَاعَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَعِدُّنَّ حِجْرًا لِمَكَّةَ كَأَنَّ لِيْلَمَ عَلَى قَبْلِ أَنْ أُبْعَثَ إِنِّي لَأَعِدُّنَا الْآنَ رَدَاةً مُسَلِّحًا

حضرت جابر بن سمرةؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میں مکہ کے اس پتھر کو جانتا ہوں جو میرے نبی ہونے سے پہلے مجھ کو سلام کیا کرتا تھا۔ (مسلم)

شق قمر کا معجزہ

۵۶۳ وَعَنْ أَنَسِ قَالَ إِنَّ أَهْلَ مَكَّةَ سَأَلُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُرِيَهُمْ آيَةً فَأَرَاهُمُ الْقَمَرَ شَقَّتَيْنِ حَتَّى رَأَوْا جِوَارَ بَيْنَهُمَا مُتَّفِقٍ عَلَيْهِمَا

۵۶۴ وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ انْشَقَّ الْقَمَرُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِرْقَتَيْنِ فِرْقَةٌ تَوْفَى الْجَبَلِ وَفِرْقَةٌ دُونَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْهَدُ وَأُتَّفِقُ عَلَيْهِمَا

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ مکہ کے کافروں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا اگر تم نبی ہو تو کوئی نشانی دے مجھ کو دکھاؤ آنحضرت نے چاند کے دو ٹکڑے کر کے ان کو دکھا دیئے۔ (بخاری و مسلم)

حضرت ابن مسعودؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ کے زمانہ میں چاند معلق ہوا یعنی درمیان سے اس کے دو ٹکڑے ہوئے ایک ٹکڑا پہاڑ کے اوپر کی جانب تھا اور دوسرا نیچے کی طرف رسول اللہ نے یہ معجزہ دکھا کر کافروں سے فرمایا میری نبوت یا میرے اس معجزہ کی شہادت دو۔ (بخاری و مسلم)

قدرت کی طرف سے ابوجہل کو تنبیہ

۵۶۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ أَبُو جَهْلٍ هَلْ يَعْظُمُ مُحَمَّدٌ وَجْهَهُ بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ فَقِيلَ نَعَمْ فَقَالَ دَا لَآئِبٍ وَالْعَزَى لَنْتُ رَأَيْتُ يَفْعَلُ ذَلِكَ لَأَطَاَنَّ عَلَى رَقَبَتِهِ فَإِنِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي زَعَمَ لِيَطَأَ عَلَى رَقَبَتِهِ فَمَا لَجِئْتُهُمْ مِنْهُ إِلَّا وَهُوَ يَنْكُصُ عَلَى عَقْبَيْهِ وَتَقِفِي بِيَدَيْهِ فَقِيلَ لَهُ مَا لَكَ فَقَالَ إِنَّ بَيْنِي وَبَيْنَهُ لَخَنْدَقًا مِنْ نَارٍ وَهُوَ لَا دَاجِنَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ دَنَا مِنِّي لَأَخْطَفْتُهُ لَمَلِكُ عَضَا عَضَا سَرَادَاهُ مُسَلِّحًا

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ ابوجہل نے دُکھار کر یافقیش سے کہا کہ کیا محمدؐ تمہارے درمیان اپنے منہ کو خاک آلود کرتا ہے (یعنی نماز پڑھتا اور سجدہ کرتا ہے) کہا گیا ہاں اس نے کہا لات وعزى ر بتوں کے نام ہیں انکی قسم اگر میں اس کو ایسا کرتا دیکھوں گا تو اس کی گردن کو روند ڈالوں گا چنانچہ وہ اس ارادہ سے (نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اس وقت آپ نماز پڑھ رہے تھے وہ آپ کی گردن پر قدم رکھنے کے خیال سے آگے بڑھا۔ جو نبی اس نے قدم بڑھایا تھا کہ وہ ایڑیوں کے بل پیچھے ہٹنے لگا اور اپنے دونوں ہاتھوں سے اپنے آپ کو بچانے لگا۔ اس سے کہا گیا کیا ہے (یعنی تجھ کو کیا ہوا) کہ پیچھے ہٹ رہا ہے اس نے کہا کہ میں نے دیکھا میرے اور محمدؐ کے درمیان ایک خندق ہے آگ کی اور خوف ہے اور بازو ہیں (یعنی

بہت خطرناک منظر ہے اور فرشتے حفاظت کر رہے ہیں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اگر ابوجہل میرے قریب آجاتا تو فرشتے اس کے جسم کا ایک ایک ٹکڑا کر کے لے جاتے۔ (مسلم)

ایک پیش گوئی جو حرف بہ حرف پوری ہوئی

۵۶۶ وَعَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ بَيْنَا أَنَا وَعِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ أَتَاهُ

حضرت عدی بن حاتمؓ کہتے ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک شخص نے حاضر ہو کر ضرورتاً کسی شکایت کی بھر

رَجُلٌ فَشَكَا إِلَيْهِ الْفَاقَةَ ثُمَّ آتَاهُ الْآخَرُ
فَشَكَا إِلَيْهِ قَطَعَ السَّبِيلَ فَقَالَ يَا عَبْدَ
هَلْ رَأَيْتَ الْحَيْرَةَ فَإِنْ طَالَتْ بِكَ حَيَوَةٌ
فَلَكُنْ مِنَ الطَّعِيفَةِ تَدْخُلُ مِنَ الْحَيْرَةِ حَتَّى
تَطُوفَ بِالْكَعْبَةِ لَا تَخَافُ أَحَدًا إِلَّا
اللَّهَ وَلَكِنْ طَالَتْ بِكَ حَيَوَةٌ لَتَقْتَحَنَ
كُنُوزُ كِسْرَى وَلَكِنْ طَالَتْ بِكَ حَيَوَةٌ
لَتَرَيْنَ الرَّجُلَ يُخْرِجُ مِلًّا كَفِّهِ مِنْ
ذَهَبٍ أَوْ فِضَّةٍ يَطْلُبُ مَنْ يَقْبَلُهُ فَلَا يَجِدُ
أَحَدًا يَقْبَلُهُ مِنْهُ وَلَيَلْقَيْنَ اللَّهَ أَحَدًا ثُمَّ
يَوْمَ يَلْقَاهُ وَلَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ تَرْجُمَانٌ
يُتَرَجَّمُ لَهُ فَلَيَقُولَنَّ أَكْمَأَبَعْتُ إِلَيْكَ
رَسُولًا فَيَبْلُغُكَ فَيَقُولُ بَلَى فَيَقُولُ أَلَمْ أُعْطِكَ
مَالًا وَأَنْضِلُ عَلَيْكَ فَيَقُولُ بَلَى فَيَنْظُرُ عَنْ
يَمِينِهِ فَلَا يَرَى إِلَّا جَهَنَّمَ وَيَنْظُرُ عَنْ شِمَالِهِ
فَلَا يَرَى إِلَّا جَهَنَّمَ اتَّقُوا النَّارَ وَكُونُوا بِشِقِ
نَارِهِ ثَمَنٌ لَمْ يَجِدْ نِيكَمَةَ طَيِّبَةٍ قَالَ عَبْدِي
فَرَأَيْتَ الطَّعِيفَةَ تَدْخُلُ مِنَ الْحَيْرَةِ حَتَّى
تَطُوفَ بِالْكَعْبَةِ لَا تَخَافُ إِلَّا اللَّهَ وَكُنْتُ
فِيهِمْ أَفْتَنَ كُنُوزِ كِسْرَى بَيْنَ هَذُمَزْ
وَلَكِنْ طَالَتْ بِكَ حَيَوَةٌ لَتَرَدَّنَّ مَا قَالَ النَّبِيُّ
أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُخْرِجُ مِلًّا كَفِّهِ رِذَاةَ الْجُبَارِيِّ.

ایک شخص یا اس نے لت جانے کی شکایت کی دینی یہ کہا کہ ڈاکوؤں نے اس
کو لوٹ لیا ہے، رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عدی! تو نے شہر حیرہ کو
دیکھا ہے (حیرہ کو فد کے قریب ایک شہر ہے) اگر تو زندہ رہا تو دیکھے گا کہ عورت حیرہ
سے اتنبا سفر کرے گی اور خانہ کعبہ کا طواف کرے گی اور خدا کے سوا کسی سے نہ
ڈرے گی اگر تو زندہ رہا تو دیکھے گا کہ کسری (شاہ فارس) کے خزانے کھوے
جائیں گے (یعنی غنیمت کے طور پر مسلمانوں کو ملیں گے) اور اگر تو زندہ رہا
تو دیکھے گا کہ آدمی ٹھی بھر کر سونا یا چاندی نکالے گا اور اس شخص کو تلاش
کے گا جو اس کی اس خیریت کو قبول کرے اور اس کو ایک شخص بھی ایسا نہ
ملے گا اور البتہ قیامت کے دن تم میں سے کوئی شخص اس حال میں خدا سے
ملے گا کہ اس کے اور خدا کے درمیان کوئی ترجم نہ ہوگا جو خدا سے اس کا
حال بیان کرے پھر خداوند تعالیٰ اس سے پوچھے گا کہ کیا میں نے تیرے
پاس رسول کو نہیں بھیجا تھا تاکہ وہ تجھ کو دین کے احکام پہنچائے، کہے گا ہاں پھر
خدا کہیگا کہ میں نے تجھ کو بھیجا تھا اور احسان و اکرام بھی کیا تھا وہ کہیگا ہاں ہاں
بھی دیا تھا اور احسان و اکرام بھی کیا تھا پھر وہ شخص اپنے دائیں جانب
دیکھے گا تو اس کو دوزخ نظر آئے گی! اور بائیں طرف دیکھے گا۔ تو دوزخ نظر آئے
گی (یعنی اس کے اعمال بد کے سبب) اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا! لوگو! دوزخ کی آگ سے اپنے آپ کو بچاؤ اگرچہ کھجور کا ایک ٹکڑا
بھی خیرات کر کے بچاؤ اور جس شخص کے پاس یہ بھی نہ ہو تو مسائل سے نرمی
اور اخلاق کے ساتھ بات کرو۔ عدی بن حاتم راوی کہتے ہیں کہ میں نے رسول
خدا کے ارشاد کے مطابق حیرہ سے خانہ کعبہ تک عورت کو سفر کرتے دیکھا
اس حال میں کہ وہ خدا کے سوا کسی سے نہ ڈرتی تھی۔ اور پھر میں ان لوگوں
میں شامل تھا جنہوں نے کسری کے خزانوں کو کھولا (اور یہ خزانے مسلمانوں
کو ملے) اور اگر تم زندہ رہے تو حضور کے پیروں سے ارشاد کو بھی اپنی آنکھوں
(بخاری)

دین کی راہ میں سخت سے سخت اذیت سہنا ہی اہل ایمان کا شیوہ ہے

حضرت خباب بن ارت کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ
کے سایہ میں سر کے نیچے کھلی رکھے ہوئے بیٹھے تھے کہ ہم نے کفار کی شکایت
کی اور عرض کیا کہ مشرکوں سے ہم کو سخت اذیت و تکلیف پہنچتی ہے پھر ہم
نے عرض کیا آپ کافروں کے لئے خدا سے بددعا نہیں کرنے۔ یہ سن کر
آپ اللہ بیٹھے۔ اور آپ کا چہرہ سرخ ہو گیا، اور پھر آپ نے فرمایا۔ تم
سے پہلے ایسے لوگ گزرے ہیں جن کیلئے زمین میں گڑھا کھودا جاتا تھا

عَنْ خَبَابِ بْنِ الْأَرْتِ قَالَ شَكُوْنَا
إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُتَوَضِّعٌ
بِرِدَّةٍ فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ وَقَدْ لَقِينَا مِنَ
الْمُشْرِكِينَ شِدَّةً فَقُلْنَا لَا تَدْعُوا لِلَّهِ
فَقَعَدَ وَهُوَ مُحَمَّرٌ وَجْهَهُ وَقَالَ كَانَ الرَّجُلُ
فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ يُحْفَرُ لَهُ فِي الْأَرْضِ

پھر اس گڑھے میں آدمی کو بٹھایا یا کھڑا کیا جاتا تھا اور پھر آہ لا کر سر پر رکھا جاتا تھا اور آہ سے چیر کر اس کے دو ٹکڑے کر دیئے جاتے تھے لیکن یہ عذاب اس کو دین سے منحرف ہونے نہ دیتا تھا اور وہ اپنے دین پر ثابت قدم رہتے تھے اور لوگوں کے جسم پر لوہے کی ذبیرا کنگھی چلائی جاتی تھی۔ جس سے ان کا گوشت اور ہڈی تک کٹ جاتی تھی اور وہ اپنے دین کو نہ ہٹتے تھے قسم ہے خدا کی یہ دین (یعنی اسلام) کامل ہو گا اور اس درجہ ترقی کرے گا کہ ایک سوار صغاء (واقعہ میں) سے حضرت تک نہ ہٹا سفر کرے گا اور خدا کے سوا کسی سے نہ ڈرے گا۔ اور بکریوں والا سوا بھیڑیے کے اپنی بکریوں کے متعلق کسی سے خوف زدہ نہ ہو گا۔ لیکن تم جلدی کرتے ہو یعنی صبر و استقامت سے کام نہیں لیتے (بخاری)

ایک خواب اور دعا

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا ص۔ ام حرام بنت ملحان کے ہاں آیا جایا کرتے تھے۔ ام حرام عبادہ بن صامت کی بیوی تھیں آپ حسب معمول ایک روز ام حرام کے ہاں تشریف لائے۔ ام حرام نے آپ کو کھانا کھلایا پھر آپ کے سر میں جوہیں دیکھنے بیٹھ گئیں در رسول اللہؐ سو گئے پھر آپ ہنستے ہوئے اٹھے۔ ام حرام نے پوچھا آپ کو کس چیز نے ہنسایا۔ آپ نے فرمایا میری امت میں سے ایک جماعت (خواب میں) اس طرح میرے سامنے لائی گئی کہ وہ خدا کی راہ میں جہاد کرتی ہے۔ اور دریا میں سوار ہے جس طرح بادشاہ تخت پر بیٹھا ہوتا ہے یا مانند بادشاہوں کے ہواپنہ تخت پر جلوہ گر ہوتے ہیں ام حرام کہتی ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! خدا سے دعا فرمائیے کہ وہ ان مجاہدوں میں مجھ کو شامل کر دے آپ نے دعا کر دی اس کے بعد آپ نے (تیکہ پر) سر رکھ لیا اور سو گئے اور پھر ہنستے ہوئے بیدار ہوئے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ص! آپ کیوں ہنستے ہیں فرمایا میری امت میں سے چند لوگ خدا کی راہ میں لڑنے دکھائے گئے جیسا کہ پہلی مرتبہ آپ نے فرمایا اسی طرح اب کی مرتبہ فرمایا میں عرض کیا یا رسول اللہ ص! دعا کیجئے خدا مجھ کو بھی ان میں شامل کر دے آپ نے فرمایا تو پہلی جماعت میں ہے۔ معاویہؓ کے زمانہ میں ام حرامؓ کو یہاں سوار ہوئیں اور دریا سے اتر کر جب جانور پر سوار ہوئیں تو گر پڑیں اور مر گئیں۔

(بخاری و مسلم)

زبان رسالت کا اعجاز

حضرت عباسؓ کہتے ہیں کہ نبیہ شہود کی شاخ ازو کا ایک شخص جس کا نام ضاد تھا مکہ میں آیا ضاد منتر پڑھتا اور آسیب و جن کے لئے

فَيَجْعَلُ فِيهِ فِجَاءً يَمْنَسِرُ فَيُوضِعُ قُوَّةَ رَأْسِهِ فَيُثَبِّتُ بِأُتَيْنِ فَمَا يَصُدُّهُ ذَلِكَ عَنْ دِينِهِ وَيَمْسُطُ بِأَمْسَاطِ الْحَدِيدِ مَا دُونَ لَحْمِهِ مِنْ عَظْمٍ وَعَصَبٍ وَمَا يَصُدُّهُ ذَلِكَ عَنْ دِينِهِ وَاللَّهُ لَيَتَنَنَ هَذَا الْأَمْرَ حَتَّى يَسِيرَ الزَّاكِبُ مِنْ صَنْعَاءَ إِلَى حَضْرَاءَ مَوْتٍ لَا يَخَافُ إِلَّا اللَّهَ أَوِ الدَّيْمُ عَلَى عُنُقِهِ وَلَكِنَّكُمْ تَسْتَعْجِلُونَ سَرَادَا الْبُخَارَى۔

۵۶۸ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ عَلَى أُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ وَكَانَتْ تَحْتَ عِبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ فَدَخَلَ عَلَيْهَا يَوْمًا فَاطْمَعَنَتْهُ ثُمَّ جَلَسَتْ فَقُلِيَ رَأْسُهُ فَنَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يُضْحِكُ قَالَتْ فَقُلْتُ مَا يُضْحِكُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَنَاسٌ مِنْ أُمَّتِي عَرَضُوا عَلَيَّ غَزَاةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ يَرْكَبُونَ بِحُجْرٍ هَذَا الْجَعْدَ مَلُوكًا عَلَى الْأَسْرِ أَوْ مِثْلَ الْمَلُوكِ عَلَى الْأَسْرِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَ لِي مِنْهُمْ قَدَامًا لَهَا ثُمَّ وَضَعَ رَأْسَهُ فَنَامَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يُضْحِكُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا يُضْحِكُكَ قَالَ أَنَاسٌ مِنْ أُمَّتِي عَرَضُوا عَلَيَّ غَزَاةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَمَا قَالَ فِي الْأَوَّلِي فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَ لِي مِنْهُمْ قَدَامًا لَهَا قَالَتْ أَنْتِ مِنَ الْأَوَّلِينَ فَرَكِبْتُ أُمِّ حَرَامٍ الْجَعْدَ فِي زَمَنِ مُعَاوِيَةَ فَصِرَعْتُ عَنْ دَائِيهَا حِينَ خَرَجْتُ مِنَ الْجَعْدِ فَهَلَكْتُ مُتَّقَى عَلَيْهِ۔

۵۶۹ وَعَنْ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّ ضَادًا قَدَامَ مَكَّةَ وَكَانَ مِنْ أَزْدِ شُؤْعَةَ وَكَانَ يَدْرِي مِنْ

هَذَا الَّذِي فَسَّحَ سَفَهَاءَ أَهْلِ مَكَّةَ يَقُولُونَ
إِنَّ مُحَمَّدًا مَجْنُونٌ فَقَالَ لَوَاقِي رَأَيْتَ
هَذَا الذَّجَلُ لَعَلَّ اللَّهَ يَشْفِيهِ عَلَى يَدَيَّ
قَالَ فَلَقِيَهُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنِّي أَسْرَقِي مِنْ
هَذَا الذَّيْجِ فَهَلْ لَكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْحَمْدَ لِلَّهِ
مُحَمَّدًا وَنَسْتَعِينُهُ مَنْ يَهْدِهِ اللَّهُ فَلَا
مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُضِلَّهُ فَلَكَ هَادِي لَهُ وَ
أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ
لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ
أَمَّا بَعْدُ فَقَالَ أَعِدْ عَلَيَّ كَلِمَاتِكَ هُوَ لَا
فَاعَاذَهُنَّ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَالَ لَقَدْ سَمِعْتُ
قَوْلَ الْكُهَنَةِ وَقَوْلَ الشُّعْرَاءِ فَمَا سَمِعْتُ
مِثْلَ كَلِمَاتِكَ هُوَ لَا وَ لَقَدْ بَلَغَنِي
قَامُوسُ الْبَحْرِ هَاتِ يَدَكَ أَبَا يَعْنِي
عَلَى الْإِسْلَامِ قَالَ فَبَايَعَهُ سَادَاهُ مُسْلِمٌ
رَفِي بَعْضُ شُيْخِ الْمَصَابِيحِ بَلَغَنَا
نَاغُوسُ الْبَحْرِ وَذَكَرَ حَدِيثًا
أَبِي هُرَيْرَةَ وَجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ يَهْلِكُ
كِسْرَى وَالْأَخَرُ لَفَتْحَنَ عِمَصَا بَنِي
بَابُ الْمَلَكِ حَمِيدٍ

پھونک بھانک کیا کرتا تھا اس نے مکہ کے بیوقوفوں سے سنا کہ محمد
دیوانہ ہو گیا ہے یہ سن کر اس نے کہا کہ اگر میں اس شخص دھم کو دیکھوں
تو علاج کروں، ممکن ہے میرے علاج سے خدا اس کو شفا عطا فرماتا
فرمائے ابن عباس کا بیان ہے کہ خدا رسول خدا کی خدمت میں حاضر
ہوا۔ اور کہا ہے محمدؐ میں آسیب اور جن وغیرہ کا فتر پڑھتا ہوں اگر چاہوں
تو میں نہارا علاج کروں رسول اللہؐ نے اس کے جواب میں فرمایا تمام
تعریفیں خدا ہی کے لئے ہیں ہم اسی کی حمد کرتے ہیں اور اسی سے مدد چاہتے
ہیں وہ جس کو سیدھا راستہ دکھائے اس کو کوئی گمراہ نہیں کر سکتا اور جس
کو وہ گمراہ کر دے اس کو کوئی ہدایت نہیں کر سکتا اور میں اس امر کا اعتراف
کرتا اور شہادت دیتا ہوں کہ رسول خدا کے کوئی معبود عبادت کے قابل
نہیں ہے وہ جتنا ہے کوئی اس کا شریک نہیں اور میں اس امر کا اعتراف کرتا
اور گواہی دیتا ہوں کہ محمدؐ خدا کے بندے اور خدا کے رسول ہیں رسول اللہؐ
نے اس کے بعد خطبہ بنا چاہا تھا لیکن آپ خاموش ہو گئے اور جو کچھ فرما
چکے تھے اسی کو کافی سمجھا، خدا نے آپ کے الفاظ سن کر عرض کیا کہ جو کچھ
آپ نے فرمایا ہے اس کو دوبارہ فرمائیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے ان کو فرمایا اور تین مرتبہ فرمایا خدا نے کہا۔ میں نے کانوں کے
اقوال کو سنا ہے اور میں نے ساحروں کے کلمات کو سنا ہے۔ اور
میں نے شاعروں کے اشعار کو سنا ہے۔ لیکن آپ کے ان کلمات کے
مانند کوئی کلام نہیں سنا۔ آپ کے یہ کلمے (فصاحت و بلاغت) میں
دیر پا کی گہرائی تک پہنچ گئے ہیں۔ تم اپنا ہاتھ بڑھاؤ میں تمہارے ہاتھ
پر اسلام کی بیعت کروں۔ ابن عباس کہتے ہیں کہ خدا نے آپ کے ہاتھ
پر بیعت کر لی اور مسلمان ہو گیا مسلم ابو ہریرہ اور جابر بن سمرة کی حدیثیں
یہاں کئی الزامات لفظی باب الملاحم میں بیان کی گئی ہیں۔

وَهَذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّانِي

فصل دوم اس باب میں نہیں ہے۔
فصل سوم

قیصر روم کے دربار میں ابوسفیان کی گواہی

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ ابوسفیان بن حرب نے مجھ سے یہ
حدیث بیان کی کہ اس زمانہ میں جب کہ میرے اور رسول اللہؐ کے درمیان
صلح تھی (صلح حدیبیہ) میں نے سفر کیا میں نام میں مقیم تھا کہ نبی صلی اللہ علیہ
وسلم کا ایک خط ہرقل کے نام آیا اس خط کو دیکھ کر وہ لائے تھے۔ وہ یہ کہ میں نے
اس خط کو امیر بصری کے پاس بھیجا اور امیر بصری نے اس خط کو ہرقل کی

۵۶۱۰ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَفْيَانَ
بَنَ حَرْبٍ مِنْ قِبِهِ إِلَى قِيَامِي قَالَ إِنِّي لَطَلَقْتُ رَفِي
الْمُدَّةِ إِلَيْكَ كَأَنْتَ بَيْنِي وَبَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَبَيَّعَنَا أَنَا بِالنَّامِ
وَأَدَّيْتَنِي بِكِتَابٍ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

خدمت میں پیش کیا۔ ہرقل نے کہا کیا اس شخص کی قوم کا کوئی آدمی یہاں ہے جس نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے لوگوں نے کہا ہاں ہے چنانچہ قریش کی ایک جماعت کیساتھ مجھے بلایا گیا ہم ہرقل کے پاس پہنچے اور اس کے سامنے بیٹھ گئے اسے پوچھا تم میں سے کون اس شخص کا قریبی رشتہ دار ہے؟ جو اپنے آپ کو نبی کہتا ہے ابوسفیانؓ کا بیان ہے میں نے کہا میں قریبی رشتہ دار ہوں۔ ہرقل نے اپنے قریب مجھے بٹھالیا اور قریش کے دوسرے لوگ میرے پیچھے بیٹھ گئے پھر ہرقل نے ترجمان کو طلب کیا اور اس سے کہا تم ان لوگوں سے کہہ دو کہ میں ابوسفیانؓ سے اس شخص کا حال دریافت کرتا ہوں اگر ابوسفیانؓ کوئی جھوٹ بات بیان کرے تو تم اس کو جھٹلا دینا اور سچی بات سے مجھ کو آگاہ کر دینا۔ ابوسفیانؓ کا بیان ہے کہ اگر مجھ کو اس کا ڈر نہ ہوتا کہ لوگ مجھ کو جھٹلا دیں گے تو میں ضرور جھوٹی باتیں کر دیتا۔ اس کے بعد ہرقل نے اپنے ترجمان سے کہا۔ ابوسفیانؓ وغیرہ سے پوچھو کہ تمہارے درمیان اس شخص کا حسب کیا ہے؟ ابوسفیانؓ نے جواب میں کہا وہ شخص ہم میں صاحب حسب ہے یعنی حسب میں (اچھا ہے) پھر ہرقل نے پوچھا اس شخص کے آباؤ اجداد میں سے کوئی بادشاہ ہوا ہے میں نے کہا نہیں۔ پھر اس نے پوچھا کیا دعویٰ نبوت سے پہلے تم اس شخص کو جھوٹا پاتے تھے اور اس پر جھوٹ کی تہمت لگاتے تھے۔ ابوسفیانؓ نے کہا نہیں۔ پھر ہرقل نے پوچھا اس پر کون لوگ ایمان لائے ہیں شریف لوگ یا کمزور و ضعیف؟ میں نے کہا ضعیف و کم زور لوگ اس پر ایمان لائے ہیں ہرقل نے پوچھا اس کے تابعداروں کا حلقہ بڑھتا چلا جاتا ہے یا کم ہوتا جاتا ہے۔ میں نے کہا کم نہیں ہوتے بلکہ زیادہ ہوتے چلے جاتے ہیں۔ ہرقل نے پوچھا اس کے دین میں داخل ہونے کے بعد کوئی شخص اس سے ناخوش ہو کر مرتد بھی ہو جاتا ہے میں نے کہا نہیں ایسا نہیں ہوتا۔ ہرقل نے پوچھا کیا تم اس سے لڑتے ہو میں نے کہا۔ ہاں ہرقل نے پوچھا تم اس سے کیونکر لڑتے ہو یعنی لڑائی کا انجام کیا ہوتا ہے میں نے کہا ہمارے اور اس کے درمیان جنگ کا نتیجہ ہوتا ہے کہ کبھی وہ غالب آ جاتا ہے ہم پر اور کبھی ہم اس پر غالب آ جاتے ہیں کبھی وہ ہم سے مصیبت اٹھاتا ہے اور کبھی اس کی طرف سے ہم کو مصیبت پہنچتی ہے۔ ہرقل نے پوچھا کیا وہ اپنے عہد کو توڑ دیتا ہے یعنی صلح کے بعد عہد کو پورا نہیں کرنا عہد شکنی کرتا ہے یا نہیں میں نے کہا عہد شکنی نہیں کرتا۔ آج کل ہمارے اور اس کے درمیان صلح ہے ہم نہیں کہہ سکتے اس صلح کے معاملہ میں اس کی روش کیا رہے۔ ابوسفیانؓ کا بیان ہے کہ ان تمام

وَسَكَرَ إِلَى هِرَقْلَ قَالَ وَكَانَ دَحِيَّةً أُنْكَلِيَّ
جَاءَ بِهِ فَدَاغَهُ إِلَى عَظِيمٍ بَصْرِيٍّ قَدَفَعَهُ
عَظِيمٌ بَصْرِيٍّ إِلَى هِرَقْلَ وَقَالَ هِرَقْلُ هَلْ
هَؤُلَاءِ أَحَدٌ مِنْ قَوْمِ هَذَا الرَّجُلِ الَّذِي
يَزْعُمُ أَنَّهُ بَنِيٌّ قَالُوا نَعَمْ فَدَاغِيَتْ فِي نَفْسِ
مِنْ قَرِيبٍ قَدْ خَلْنَا عَلَى هِرَقْلَ فَأَجْلَسَنَا
بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ أَتَيْكُمْ أَقْدَبُ نَسَبًا مِنْ هَذَا
الرَّجُلِ الَّذِي يَزْعُمُ أَنَّهُ بَنِيٌّ قَالَ أَبُو
سُفْيَانَ فَقُلْتُ أَنَا فَاجْلِسُونِي بَيْنَ
يَدَيْهِ وَاجْلِسُوا أَصْحَابِي خَلْفِي ثُمَّ دَعَا
بِترجمانِهِ فَقَالَ لَهُمْ إِنِّي سَأَلْتُ عَنْ هَذَا
الرَّجُلِ الَّذِي يَزْعُمُ أَنَّهُ بَنِيٌّ قَرَأْتُ
كَذِبَ بَنِيٍّ فَكَذَّبُوهُ قَالَ أَبُو سُفْيَانَ
وَأَيْمَنُ اللَّهِ لَوْلَا خِفَافَةٌ أَنْ يُؤْثَرَ عَلَيَّ
الْكُذِبُ لَكُنْتُ بَشْتَهُ ثُمَّ قَالَ لِتَرْجُمَانِهِ
سَلِّهِ كَيْفَ حَسِبَهُ فَنِيكُمْ قَالَ قُلْتُ هُوَ
نَبِيٌّ ذُو حَسَبٍ قَالَ فَهَلْ كَانَ مِنْ آبَائِهِ
مِنْ مَلِكٍ قُلْتُ لَا قَالَ فَهَلْ كُنْتُمْ تَرْتَمُونَهُ
بِالْكُذِبِ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ مَا قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ
وَمَنْ يَتَّبِعْهُ أَشْرَفَ النَّاسِ أَمْ ضَعْفَاءُ
هُمُ قَالَ قُلْتُ بَلْ ضَعْفَاءُ هُمُ قَالَ أَيْرِيدُونَ
أَمْ يَقْصُونَ قَالَ قُلْتُ لَا بَلْ يَزِيدُونَ
قَالَ هَلْ يَرْتَدُّ أَحَدٌ مِنْهُمْ عَنْ دِينِهِ
بَعْدَ أَنْ يَدْخُلَ فِيهِ سَخَطٌ لَهُ قَالَ قُلْتُ
لَا قَالَ فَهَلْ قَاتَلْتُمُوهُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ
فَكَيْفَ كَانَ قِتَالُكُمْ إِيَّاهُ قَالَ قُلْتُ
يَكُونُ الْحَرْبُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُ سَجَا لَا يُصِيبُ
مَنَا وَنُصِيبُ مِنْهُ قَالَ فَهَلْ يَعْدُرُ قُلْتُ
لَا وَنَحْنُ مِنْهُ فِي هَذِهِ الْبِدَاةِ لَا نَدْرِي مَا
هُوَ صَاحِبُ نَحْرٍ فِيهِمَا قَالَ وَاللَّهِ مَا أَمَكْنِي مِنْ
كَلِمَةٍ أَدْخَلَ فِيهَا شَيْئًا غَيْرَ هَذِهِ •

قَالَ فَبَلِّغْ قَالَ هَذَا الْقَوْلُ أَحَدُ قَبْلَةٍ قُلْتُ
لَا تُعْزَمُ قَالَ لِيَرْجُمَانِي قُلْ لَهُ إِنِّي سَأَلْتُكَ
عَنْ حَسْبِهِ فَبَيَّحْتُمْ فَرَعَمْتُ أَنَّهُ فَبَيَّحْتُمْ
ذُو حَسْبٍ وَكَذَلِكَ الرُّسُلُ تَبْعَتْ
فِي أَحْسَابِ قَوْمِهَا وَسَأَلْتُكَ هَلْ كَانَ
فِي آبَائِهِ مِلْكٌ فَرَعَمْتُ أَنْ لَا فَقُلْتُ
لَوْ كَانَ مِنْ آبَائِهِ مِلْكٌ قُلْتُ رَجُلٌ
يَطْلُبُ مِلْكًا آبَائِهِ وَسَأَلْتُكَ عَنْ اتِّبَاعِهِ
أَضَعَفَاءُ هُمْ أَمْ أَشْرَاءُ فَهَمُّ فَقُلْتُ بَلْ
ضَعَفَاءُ هُمْ وَهُمْ أَتْبَاعُ الرُّسُلِ وَ
سَأَلْتُكَ هَلْ كُنْتُمْ تَنْهَهُوْنَ
بِالْكَذِبِ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ مَا قَالَ فَرَعَمْتُ
أَنْ لَا فَعَرَفْتُمْ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ لِبَيْعِ الْكَذِبِ
عَلَى النَّاسِ ثُمَّ يَذْهَبُ فَيَكْذِبُ عَلَى اللَّهِ
وَسَأَلْتُكَ هَلْ يَزِيدُ أَحَدٌ مِنْهُمْ عَنْ
دِينِهِ بَعْدَ أَنْ يَدْخُلَ فِيهِ سَخَطَةٌ لَهُ
فَرَعَمْتُ أَنْ لَا وَكَذَلِكَ الْإِيمَانُ إِذَا خَالَطَ
بَشَاشَتَهُ الْقُلُوبُ وَسَأَلْتُكَ هَلْ
يَزِيدُونَ أَمْ يَقْصُرُونَ فَرَعَمْتُ أَنَّهُمْ
يَزِيدُونَ وَكَذَلِكَ الْإِيمَانُ حَتَّى يَخْتَرِ
وَسَأَلْتُكَ هَلْ قَاتَلْتُمُوهُ فَرَعَمْتُ أَنَّهُمْ
قَاتَلْتُمُوهُ فَتَكُونُ الْحَرْبُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُ
سِجَالًا لِيَأْلُ مِنْكُمْ وَتَنَالُونَ مِنْهُمْ وَ
كَذَلِكَ الرُّسُلُ تُبْتَلَى ثُمَّ تَكُونُ لَهَا
الْعَاقِبَةُ وَسَأَلْتُكَ هَلْ يُعْدِرُ فَرَعَمْتُ
أَنَّهُ لَا يُعْدِرُ وَكَذَلِكَ الرُّسُلُ لَا تَعْدِرُ
سَأَلْتُكَ هَلْ قَالَ هَذَا الْقَوْلُ أَحَدًا قَبْلَهُ
فَرَعَمْتُ أَنْ لَا فَقُلْتُ لَوْ كَانَ قَالَ هَذَا
الْقَوْلُ أَحَدًا قَبْلَهُ قُلْتُ رَجُلٌ اِمْنَعَمْ
يَقُولُ قَبْلَهُ قَالَ ثُمَّ قَالَ يَا مَعْزُومُ
قُلْنَا يَا مَرْنَا يَا صَلَوةَ وَالزُّكُوةَ وَالصَّلَاةَ

باتوں میں بجز آخری بات کے میں اپنی طرف سے کچھ نہیں کہہ سکا یعنی
رسول اللہ کے خلاف اس بات کے سوا کہ موجودہ صلح کی بابت کچھ نہیں کہہ
سکتا کہ اس کا انجام کیا ہوا اور کچھ میں نہیں کہہ سکا ہرقل نے پوچھا اس قسم کی بات
اس سے پہلے کسی نے کہی ہے یعنی تمہاری قوم میں سے کسی نے اس شخص
سے پہلے نبوت کا دعویٰ کیا ہے یا میں نے کہا نہیں۔ اس کے بعد ہرقل
نے اپنے سوالات کی توضیح شروع کی اور مترجم سے کہا: ابوسفیان
سے کہو کہ میں نے تم سے اس شخص کے حسب کو دریافت کیا تھا تم نے بتایا
کہ وہ تمہاری قوم میں صاحب حسب ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ نبی قوم کے اشرف
ہی میں سے ہونے سے ہے۔ پھر میں نے تم سے پوچھا تھا کہ کیا اسکے آباء واجداد
میں کوئی بادشاہ تھا تم نے کہا نہیں۔ تو میں نے اپنے دل میں کہا کہ اگر اس
کے باپ دادوں میں کوئی بادشاہ ہوتا تو یہ خیال کیا جاسکتا تھا کہ وہ
اپنی خاندانی حکومت کا طالب ہے پھر میں نے تم سے پوچھا تھا کہ اس
کے تابعدار کون لوگ ہیں؟ اشرف یا ضعیف و کمزور تم نے کہا ضعیف
و کمزور لوگ اس کے پیرو ہیں اور رسول کے پیرو حقیقت میں ہی اور
ایسے ہی لوگ ہوتے ہیں پھر میں نے پوچھا تھا کہ کیا تم اس کو جھوٹا جانتے ہو
اور اس پر جھوٹ کی نہمت لگاتے ہو یعنی اس دعویٰ نبوت سے پہلے
تم نے کہا نہیں میں نے سمجھ لیا کہ وہ شخص جو انسانوں سے جھوٹ نہیں بولتا
وہ کیونکر خدا پر جھوٹا بہتان باندھ سکتا ہے پھر میں نے پوچھا تھا کیا اس
کے دین سے کوئی پھر گیا ہے یعنی اس کا مذہب قبول کر لینے کے بعد کوئی
شخص اس سے یا اسکے مذہب سے ناراض ہو کر مہزند ہو گیا ہے تم نے کہا
نہیں اور یہی حال ایمان کا ہے جب کہ وہ دلوں میں جگہ پکڑے اور دل اسکی
لذت سے آشنا ہو جائیں اور میں نے پوچھا تھا کہ اسکے اتباع کرنے والوں کی
تعداد بڑھتی جاتی ہے یا گھٹتی ہے تم نے ظاہر کیا کہ وہ برابر بڑھ رہے ہیں
اور ایمان کی یہی کیفیت ہوتی ہے کہ وہ بڑھتا جاتا ہے یہاں تک کہ کامل ہو
جاتا ہے پھر میں نے پوچھا تھا کہ تم اس سے لڑتے ہو تم نے کہا ہاں لڑتے
ہیں اور جنگ کا انجام یہ ہوتا ہے کہ کبھی وہ غالب ہو جاتا ہے اور کبھی ہم۔ وہ
تم سے مصیبت اٹھاتا ہے اور تم اس سے اور واقعہ یہ ہے کہ رسولوں کا اسی
طرح سے امتحان کیا جاتا ہے اور پھر ان کو فتح و کامرانی نصیب ہوتی ہے
پھر میں نے پوچھا تھا کہ کیا وہ عہد شکنی کرتا ہے تم نے کہا وہ عہد شکن نہیں
ہے اور رسول ایسے ہی ہوتے ہیں یعنی عہد شکنی نہیں کرتے پھر میں نے
پوچھا تھا کہ تمہاری قوم میں اس شخص سے پہلے بھی کسی نے ایسا دعویٰ کیا

ہے تم نے ظاہر کیا کہ نہیں ہیں نے اپنے دل میں سمجھ لیا کہ اگر کسی نے اس سے پہلے اس قسم کا دعویٰ کیا ہوتا تو کہا جاسکتا تھا کہ اس نے اس کی پیروی کی ہے۔ ابوسفیان کا بیان ہے کہ اس کے بعد ہر نفل نے مجھ سے پوچھا کہ وہ شخص تم کو کس بات کا حکم دیتا ہے میں نے کہا وہ ہم سے کہتا ہے کہ نماز پڑھو، زکوٰۃ دو، صلہ رحمی و رشتہ داروں سے محبت و سلوک کرو اور حرام سے بچو۔ ہر نفل نے کہا اگر تمہارا بیان درست ہے تو یقیناً وہ شخص بھی ہے اور میں جانتا تھا کہ ایک نبی پیدا ہو گا اللہ کے پاس پہنچ سکتا تو انکو دیکھتا اور ان تمہاری قوم میں پیدا ہو گا۔ اگر میں ان کے پاس پہنچ سکتا تو انکو دیکھتا اور ان سے ملنا مجھ کو بہت مرغوب تھا اور میں ان کی خدمت میں حاضر ہوتا تو میں ان کے پاؤں کو اپنے ہاتھ سے دھوٹا۔ اور میں تم کو بتاتا ہوں کہ اس کی حکومت اس زمین تک پہنچے گی جو میرے قدموں کے نیچے ہے یعنی جو ممالک اس وقت میرے تصرف اور میرے قبضہ میں ہیں ان سب پر اس کی حکومت ہو جائے گی (پھر ہر نفل نے آپ کا نام مبارک سنکایا اور اس کو پڑھا۔)

وَالْعِفَافِ قَالَ إِنْ يَكُنْ مَا تَقُولُ حَقًّا فَاِنَّهُ نَبِيٌّ وَقَدْ كُنْتُ أَعْلَمُ أَنَّهُ خَارِجٌ وَكَرَّأَكَ أَظْنَنُ مِنْكُمْ وَلَوْ أَنِّي أَعْلَمُ أَنِّي أَخْلَصُ إِلَيْكَ لَا حُبَيْتُ لِقَائَهُ وَلَوْ كُنْتُ عِنْدَكَ لَغَسَلْتُ عَنْ قَدَمَيْهِ وَلِيَبْلُغَنِّي مُلْكُهُ مَا خُتَّ قَدَمِي شَرًّا دَعَا بِي كِتَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَهُ مُتَّفِقٌ عَلَيْهِ فَقَدْ سَبَقَ تَبَاؤُ الْحَدِيثِ فِي بَابِ الْكِتَابِ إِلَى الْكُفَّارِ۔

بَابُ فِي الْبَحْرَةِ

معراج کا بیان

فصل اقل

واقعه معراج کا ذکر

نخاۃ ذہبتے ہیں کہ مجھ سے انس بن مالکؓ نے بیان کیا اور انس کہتے ہیں کہ ان سے مالک بن صعصعہؓ نے بیان کیا کہ نبیؐ نے اس رات کا حال صحابہؓ سے بیان فرمایا جس میں آپؐ کو آسمان پر لے جایا گیا تھا چنانچہ آپؐ فرمایا کہ میں جہنم یا سجدہ کعبہ میں تھا یعنی بیٹھا ہوا تھا کہ ایک فرشتہ میرے پاس آیا اور یہاں سے یہاں تک میرے سینہ کو چیرا مالکؓ نے کہا کہ رسول اللہؐ نے گزرنے کے گڑھے سے ناف تک نشانہ کر کے فرمایا کہ یہاں سے یہاں تک میرے سینہ کو شق کیا اور پھر فرمایا کہ پھر میرے دل کو نکالا پھر سونے کا ایک ٹکٹ لایا گیا جو ابان سے بھرا ہوا تھا اور اس میں میرے دل کو دھوپا پھر دل میں (خدا کی محبت) بھری گئی اور پھر دل کو سینہ کے اندر رکھ دیا گیا اور ایک امت میں یہ الفاظ ہیں کہ پھر میرے پیٹ کو دھوپا کیا زمر کے پانی سے پھر اس میں ایمان و حکمت کو بھرا گیا اور پھر سورہ کا جانور لایا گیا جو نچر سے چھوٹا اور گدھے سے اونچا تھا یہ جانور سفید رنگ کا تھا اور اس کا نام براق تھا (یعنی بجلی کی طرح دوڑیوالا) اس کا ایک قدم حد نظر تک مٹھتا تھا پھر مجھ کو اس پر سوار کیا گیا پھر جبریلؑ

۵۶۱۱ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ صَعصَعَةَ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُمْ عَنْ لَيْلَةِ أُسْرَى بِهِ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا فِي الْحُطَيْمِ دُرَّتْ بَا قَالَ فِي الْحُجْرِ مُصْطَبِحًا إِذَا تَأْتِي أَتِ نَشْتَى مَا بَيْنَ هَذِهِ إِلَى هَذِهِ يُعْنَى مِنْ لَحْزَةٍ نَحْنَاهُ إِلَى شَعْرَتِهِ فَاسْتَحْرَجَ قَلْبِي شَرًّا أَتَيْتُ بِطُسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ مَمْلُوءًا يَمَانًا فَعَسَلْتُ قَلْبِي ثُمَّ خَتَمْتُ شَرًّا عَيْدًا وَفِي رِوَايَةٍ ثُمَّ عَسَلْتُ الْبَطْنَ بِمَا رَزَمَ شَرًّا مَلَأَ إِيْمَانًا وَحِكْمَةً ثُمَّ أَتَيْتُ بِدَايَةِ دُونَ الْبَغْلِ وَفَوْقَ الْحِمَارِ بَيْنَ يَقَالُ لَهُ الْبَقَاءُ يَضَعُ خَطْوَهُ عِنْدَ أَقْصَى طَرَفِهِ فَحَبَلْتُ عَلَيْهِ فَإِنْ تَلَمَّحَ بِي جِبْرِيلُ حَتَّى أَتَى السَّمَاءَ الدُّنْيَا فَاسْتَفْخَرَ قَبْلُ مَنْ هَذَا قَالَ جِبْرِيلُ قَبْلُ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ

مجھ کو لیکر چلے یہاں تک کہ میں آسمان دنیا کے نیچے پہنچا جبرئیل نے دروازہ کو کھولنے کے لیے کہا پوچھا گیا کون ہے۔ جبرئیل نے کہا میں جبرئیل ہوں پھر پوچھا گیا اور تمہارے ساتھ کون ہے؟ انہوں نے کہا محمد ہیں پھر پوچھا گیا ان کو بلایا گیا ہے۔ انہوں نے کہا ہاں۔ فرشتوں نے کہا محمد کو مرحبا گئے والا اچھا ہے۔ اس کا آنا مبارک ہو اس کے بعد آسمان کا دروازہ کھول دیا گیا جب میں آسمان کے اندر داخل ہوا تو میں نے آدم علیہ السلام کو دیکھا جبرئیل نے کہا یہ آپ کے باپ آدم علیہ السلام ہیں ان کو سلام کرو میں نے سلام کیا۔ آدم علیہ السلام نے سلام کا جواب دیا اور فرمایا نیک بخت بیٹے اور نبی صالح مرحبا۔ اس کے بعد جبرئیل علیہ السلام مجھ کو لیکر آگے بڑھے اور دوسرے آسمان پر آئے اور اس کو کھولنے کا مطالبہ کیا پوچھا گیا کون ہے جبرئیل نے کہا میں ہوں جبرئیل ۱ پھر پوچھا اور تمہارے ساتھ کون ہے جبرئیل نے کہا محمد ہیں۔ پوچھا گیا کیا ان کو بلایا گیا ہے جبرئیل نے کہا ہاں۔ فرشتوں نے کہا محمد پر مرحبا۔ آنے والے کا آنا مبارک ہو اس کے بعد دروازہ کھول دیا اور میں دوسرے آسمان پر پہنچا دیکھا تو یحییٰ اور عیسیٰ علیہما السلام کھڑے ہیں جو ایک دوسرے کے خالہ زاد بھائی تھے جبرئیل نے کہا یہ یحییٰ ہیں اور یہ عیسیٰ ہیں ان کو سلام کیا دونوں نے سلام کا جواب دیا اور کہا نیک بخت بھائی اور صالح نبی کا آنا مبارک ہو۔ اس کے بعد جبرئیل مجھ کو آگے لے چلے یعنی دوسرے آسمان کی طرف اور اس کے دروازے پر پہنچ کر اس کو کھولنے کے لیے کہا۔ پوچھا گیا کون ہے۔ جبرئیل نے کہا میں ہوں جبرئیل ۲ پھر پوچھا گیا اور تمہارے ساتھ کون ہے جبرئیل نے کہا محمد ہیں۔ پوچھا گیا کیا ان کو بلایا گیا ہے۔ جبرئیل نے کہا ہاں۔ فرشتوں نے کہا محمد پر مرحبا ان کا آنا مبارک ہو۔ یہ کہہ کر دروازہ کھول دیا گیا اور میں دوسرے آسمان پر پہنچا دیکھا تو یوسف علیہ السلام وہاں کھڑے ہیں جبرئیل نے کہا یہ یوسف ہیں ان کو سلام کرو میں نے سلام کیا۔ یوسف نے سلام کا جواب دیا اور فرمایا نیک بخت بھائی اور صالح نبی مرحبا پھر جبرئیل مجھ کو لیکر چلے اور چوتھے آسمان کے دروازہ پر پہنچ کر اس کو کھولنے کے لیے کہا۔ پوچھا گیا۔ کون ہے جبرئیل نے کہا میں جبرئیل ہوں پھر پوچھا گیا اور تمہارے ساتھ کون ہے جبرئیل نے کہا محمد ہیں۔ پوچھا گیا کیا ان کو بلایا گیا ہے۔ جبرئیل نے کہا ہاں۔ فرشتوں نے کہا محمد کا آنا مبارک ہو بہترین آنے والا ہے۔ اس کے بعد دروازہ کھول دیا گیا اور میں چوتھے آسمان میں داخل ہوا تو دیکھا اور ابراہیم علیہ السلام وہاں کھڑے ہیں جبرئیل نے کہا ابراہیم ہیں ان کو سلام کرو۔ میں نے سلام کیا انہوں

قِيلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيلَ مَرْحَبًا بِهِ فَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ فَفَتَحَ فَلَمَّا خَلَصَتْ فَأَذَانُهَا أَدْمُ فَقَالَ هَذَا أَبُوكَ أَدْمُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ الْمَلَائِكَةُ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا يَا إِبْرَاهِيمَ الصَّالِحَ وَالنَّبِيَّ الصَّالِحَ ثُمَّ صَعِدَ بِي حَتَّى أَتَى السَّمَاءَ الثَّانِيَةَ فَأَسْتَفْتَمُ قِيلَ مَنْ هَذَا قَالَ جِبْرِئِيلُ قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيلَ مَرْحَبًا بِهِ فَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ فَفَتَحَ فَلَمَّا خَلَصَتْ إِذَا يُحْيَى وَعِيسَى وَهَما ابْنَا خَالَتِي قَالَ هَذَا يُحْيَى وَهَذَا عِيسَى فَسَلِّمْ عَلَيْهِمَا فَسَلَّمْتُ فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ بِي إِلَى السَّمَاءِ الثَّالِثَةِ فَأَسْتَفْتَمُ قِيلَ مَنْ هَذَا قَالَ جِبْرِئِيلُ قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيلَ مَرْحَبًا بِهِ فَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ فَفَتَحَ فَلَمَّا خَلَصَتْ إِذَا يُوسُفُ قَالَ هَذَا يُوسُفُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ بِي حَتَّى أَتَى السَّمَاءَ الرَّابِعَةَ فَأَسْتَفْتَمُ قِيلَ مَنْ هَذَا قَالَ جِبْرِئِيلُ قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيلَ مَرْحَبًا بِهِ فَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ فَفَتَحَ فَلَمَّا خَلَصَتْ فَأَذَانُهَا إِذْ رِئِيسُ فَقَالَ هَذَا إِذْ رِئِيسُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ بِي حَتَّى أَتَى السَّمَاءَ الْخَامِسَةَ فَأَسْتَفْتَمُ قِيلَ مَنْ هَذَا قَالَ جِبْرِئِيلُ قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيلَ مَرْحَبًا بِهِ فَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ فَفَتَحَ فَلَمَّا خَلَصَتْ فَأَذَانُهَا هَارُونَ قَالَ هَذَا هَارُونُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ

نے سلام کا جواب دیا اور فرمایا خوش نصیب بھائی اور صالح نبی مرحبا
 پھر جبرئیلؑ مجھ کو پانچویں آسمان کی طرف لے چلے اور دروازہ پر پہنچ کر دروازہ
 کھولنے کے لیے کہا پوچھا گیا کون ہے جبرئیلؑ نے کہا میں ہوں جبرئیلؑ پھر
 پوچھا گیا اور تمہارے ساتھ کون ہے جبرئیلؑ نے کہا محمدؐ ہیں۔ پوچھا
 گیا ان کو بلایا گیا ہے جبرئیلؑ نے کہا ہاں فرشتوں نے کہا محمدؐ پر مرحبا
 بہترین آنے والا آیا۔ اس کے بعد دروازہ کھول دیا گیا اور ہم پانچویں
 آسمان پر پہنچے تو وہاں ہارونؑ کھڑے تھے۔ جبرئیلؑ نے کہا یہ ہارونؑ
 ہیں ان کو سلام کرو میں نے سلام کیا انہوں نے سلام کا جواب دیا
 اور فرمایا خوش نصیب بھائی اور صالح نبی کا آنا مبارک ہو۔ پھر
 جبرئیلؑ مجھ کو چھٹے آسمان کی طرف لے چلے اور دروازہ پر پہنچ کر اس کو کھولنے
 کا مطالبہ کیا پوچھا گیا کون ہے جبرئیلؑ نے کہا میں جبرئیلؑ ہوں پھر پوچھا اور
 تمہارے ساتھ کون ہے جبرئیلؑ نے کہا محمدؐ ہیں۔ پوچھا گیا ان کو بلایا گیا
 ہے جبرئیلؑ نے کہا ہاں فرشتوں نے کہا ان کا آنا مبارک ہو اچھا آنے
 والا آیا اس کے بعد دروازہ کھول دیا گیا۔ اور میں چھٹے آسمان پر پہنچا تو وہاں
 موسیٰؑ کھڑے ہیں جبرئیلؑ نے کہا یہ موسیٰؑ ہیں ان کو سلام کرو میں نے سلام کیا
 انہوں نے سلام کا جواب دے کر فرمایا خوش نصیب بھائی اور نبی صالح کو مرحبا
 جب میں یہاں سے آگے بڑھا تو موسیٰؑ رو پڑے پوچھا گیا آپ کیوں روتے ہیں
 موسیٰؑ نے کہا ایک نوجوان لڑکا میرے بعد بھیجا گیا اور اس کی امت کے لوگ
 میری امت کے لوگوں سے زیادہ جنت میں داخل ہو چکے۔ پھر جبرئیلؑ مجھ کو
 ساتویں آسمان کی طرف لے چلے اور دروازہ پر پہنچ کر اس کو کھلوا دیا۔ پوچھا گیا
 کون ہے جبرئیلؑ نے کہا میں جبرئیلؑ ہوں پوچھا گیا اور تمہارے ساتھ کون
 ہے جبرئیلؑ نے کہا محمدؐ ہیں پھر پوچھا گیا ان کو بلایا گیا ہے جبرئیلؑ نے کہا ہاں
 فرشتوں نے کہا محمدؐ کو مرحبا۔ اچھا آئیوا لا آیا۔ اس کے بعد دروازہ کھولا
 گیا تو دیکھا ابراہیمؑ علیہ السلام کھڑے ہیں۔ جبرئیلؑ نے کہا یہ آپ کے
 والد ابراہیمؑ ہیں ان کو سلام کرو میں نے سلام کیا انہوں نے سلام کا جواب
 دیا اور فرمایا نیک نصیب بیٹے اور صالح نبی کا آنا مبارک ہو۔ پھر مجھ کو
 سدرۃ المنتہیٰ کی طرف لے جایا گیا میں نے دیکھا کہ سدرۃ المنتہیٰ کے پہلے
 (یعنی ہر نظام ہجر کے ملکوں کے برابر ہیں اور اس کے پتے ہستی کے کانوں
 کے برابر ہیں۔ جبرئیلؑ نے کہا یہ سدرۃ المنتہیٰ ہے میں نے دیکھا کہ وہاں چار
 نہریں تھیں دو نہریں پوشیدہ اور دو نہریں ظاہر ہیں۔ میں نے جبرئیلؑ سے
 پوچھا یہ دو قسم کی نہریں کسی میں جبرئیلؑ نے کہا یہ دونوں جو معنی ہیں بہشت

نَسَلْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا يَا لَاحِ
 الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ بِي حَتَّى
 أَتَى السَّمَاءَ السَّادِسَةَ فَاسْتَفْتَحَ قِيلَ مَنْ هَذَا
 قَالَ جِبْرِيلُ قِيلَ رَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ
 قِيلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيلَ
 مَرْحَبًا بِهِ فَنَعْمَ الْمَلِئِيُّ جَاءَ فَفُتِحَ فَلَمَّا
 خَلَصْتُ فَإِذَا مُوسَى قَالَ هَذَا مُوسَى
 فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ ثُمَّ
 قَالَ مَرْحَبًا يَا لَاحِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ
 فَلَمَّا جَاوَزْتُ بَنَى قِيلَ لَهُ مَا يُبْكِيكَ
 قَالَ أَبْكِي لِأَنَّ غُلَامًا بَاعَتْ بَعْدَى يَدُ خُلِ
 الْجَنَّةِ مِنْ أُمَّتِهِ أَكْثَرُ مَنْ يَدْخُلُهَا
 مِنْ أُمَّتِي ثُمَّ صَعِدَ بِي إِلَى السَّمَاءِ السَّابِعَةِ
 فَاسْتَفْتَحَ قِيلَ مَنْ هَذَا قَالَ جِبْرِيلُ قِيلَ وَمَنْ
 مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيلَ وَقَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ
 قَالَ نَعَمْ قِيلَ مَرْحَبًا بِهِ فَنَعْمَ الْمَلِئِيُّ
 جَاءَ فَلَمَّا خَلَصْتُ فَإِذَا إِبْرَاهِيمُ قَالَ
 هَذَا أَبُوكَ إِبْرَاهِيمُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ
 عَلَيْهِ فَرَدَّ السَّلَامَ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا
 يَا لَاحِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ رَفَعْتُ
 إِلَى سِدْرَةِ الْمُنْتَهَى فَإِذَا ابْنَتُهَا مِثْلُ
 قَلَابٍ هَجَرُوا إِذَا وَرَثَتُهَا مِثْلُ أَذَانِ الْفَيْلَةِ
 قَالَ هَذَا سِدْرَةُ الْمُنْتَهَى فَإِذَا أَرْبَعَةُ
 أَنْهَارٍ نَهْرَانِ بَاطِنَانِ وَنَهْرَانِ ظَاهِرَانِ
 قُلْتُ مَا هَذَانِ يَا جِبْرِيلُ قَالَ أَمَّا
 الْبَاطِنَانِ فَنَهْرَانِ فِي الْجَنَّةِ وَأَمَّا الظَّاهِرَانِ
 فَالنَّيْلُ وَالْفُرَاتُ ثُمَّ رَفَعَنِي إِلَى الْبَيْتِ
 الْمَعْمُورِ ثُمَّ أُتِيتُ بِإِنَاءٍ مِنْ خَمْرٍ وَإِنَاءٍ
 مِنْ لَبَنٍ وَإِنَاءٍ مِنْ عَسَلٍ فَأَخَذْتُ
 اللَّبَنَ قَالَ هِيَ الْفِطْرَةُ أَنْتَ عَلَيْهَا وَأَمَّا تِلْكَ
 ثُمَّ قَرَضَتْ عَلَى الصَّلَاةِ خَمْسِينَ صَلَاةً

كُلَّ يَوْمٍ دَرَجَتٌ فَمَرَرْتُ عَلَى مُوسَى
فَقَالَ يَا أُمِّتَ قُلْتُ أُمِّتُ بِخَمْسِينَ
صَلَاةٍ كُلَّ يَوْمٍ قَالَ إِنَّ أُمَّتَكَ لَا تَسْتَطِيعُ
خَمْسِينَ صَلَاةً كُلَّ يَوْمٍ وَإِنِّي وَاللَّهِ قَدْ
جَرَّبْتُ النَّاسَ قَبْلَكَ وَعَالَجْتُ بَنِي
إِسْرَائِيلَ أَشَدَّ الْعَاجِلَةِ فَأَسْرَجُهُ إِلَى
رَبِّكَ فَسَلَّهُ التَّخْفِيفَ لِأُمَّتِكَ دَرَجَتٌ
فَوَضَعَ عَنِّي عَشْرًا دَرَجَتٌ إِلَى مُوسَى فَقَالَ
مِثْلَهُ دَرَجَتٌ فَوَضَعَ عَنِّي عَشْرًا دَرَجَتٌ
إِلَى مُوسَى فَقَالَ مِثْلَهُ دَرَجَتٌ فَوَضَعَ عَنِّي
عَشْرًا دَرَجَتٌ إِلَى مُوسَى فَقَالَ مِثْلَهُ دَرَجَتٌ
فَوَضَعَ عَنِّي عَشْرًا فَأُمِّتُ بِعَشْرِ صَلَوَاتٍ
كُلَّ يَوْمٍ دَرَجَتٌ إِلَى مُوسَى فَقَالَ مِثْلَهُ
دَرَجَتٌ فَأُمِّتُ بِخَمْسٍ صَلَوَاتٍ كُلَّ
يَوْمٍ دَرَجَتٌ إِلَى مُوسَى فَقَالَ يَا أُمِّتَ
قُلْتُ أُمِّتُ بِخَمْسٍ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ قَالَ إِنَّ أُمَّتَكَ
لَا تَسْتَطِيعُ خَمْسَ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ وَإِنِّي
قَدْ جَرَّبْتُ النَّاسَ قَبْلَكَ وَعَالَجْتُ بَنِي
إِسْرَائِيلَ أَشَدَّ الْعَاجِلَةِ فَأَسْرَجُهُ إِلَى
رَبِّكَ فَسَلَّهُ التَّخْفِيفَ لِأُمَّتِكَ قَالَ سَأَلْتُ
رَبِّي حَتَّى اسْتَحْيَيْتُ وَلَكِنِّي أَرْضَى وَأَسْلَمُ
قَالَ فَكَلِمًا جَاوَزَتْ نَادَى مُنَادٍ أَهْضَيْتُ
قَدْرِيضَتِي وَخَفَقْتُ عَنْ عِبَادِي مُتَّقِي عَلَيْهِ.

کی نہری میں۔ یعنی کوثر و سلسیل اور یہ دو نہریں جو ظاہر میں نیل اور خرات
ہیں۔ اس کے بعد مجھ بیت معمور دکھایا گیا یعنی وہ خانہ خدا جو بالکل خانہ کعبہ
کے اوپر ساتویں آسمان میں ہے ابھر میرے پاس ایک برتن شراب کا
اور ایک برتن دودھ کا اور ایک برتن شہد کا لایا گیا۔ میں نے ان
میں سے دودھ کا برتن لے لیا۔ جبرئیلؑ نے کہا دودھ فطرت ہے
یعنی وہ فطرت جس پر آپ اور آپ کی امت ہے اس سے مراد
دین اسلام ہے اس کے بعد مجھ پر نماز فرض کی گئی یعنی رات اور دن
میں پچاس نمازیں فرض کی گئیں پھر میں واپس ہوا اور موسیٰؑ کے پاس آیا
موسیٰؑ نے پوچھا تم کو کیا حکم دیا گیا ہے میں نے کہا مجھ کو رات دن میں
پچاس نمازوں کا حکم دیا گیا ہے موسیٰؑ نے کہا تمہاری امت رات
دن میں پچاس نمازیں ادا کرنے کی قوت نہیں رکھتی خدا کی قسم! میں
تم سے پہلے لوگوں کو آزمایا چکا ہوں اور بنی اسرائیل کی اصلاح و
معالجہ میں کافی کوشش کر چکا ہوں۔ لیکن وہ اصلاح پذیر نہ ہوئے
تم اپنے پروردگار کے پاس واپس جاؤ اور اپنی امت کے لیے
تخفیف چاہو۔ چنانچہ میں پھر بارگاہ خداوندی میں حاضر ہوا اور دس
نمازیں کم کر دی گئیں۔ میں پھر موسیٰؑ کے پاس آیا اور انہوں نے پھر
یہی کہا میں پھر بارگاہ الہی میں حاضر ہوا اور دس نمازیں کم کر دی گئیں
میں پھر موسیٰؑ کے پاس آیا اور انہوں نے پھر یہی کہا میں پھر بارگاہ رب
العزت میں حاضر ہوا اور دس اور کم کر دی گئیں۔ میں پھر موسیٰؑ
کے پاس آیا اور انہوں نے پھر یہی کہا میں پھر بارگاہ خداوندی
میں حاضر ہوا اور دس نمازیں رات دن میں باقی رہ گئیں میں
پھر موسیٰؑ علیہ السلام کے پاس آیا انہوں نے پھر یہی کہا میں واپس ہوا
اور بارگاہ الہی میں حاضر ہوا اور رات دن میں پانچ نمازوں کا حکم دیا

گیا میں موسیٰؑ کے پاس اپس ہوا انہوں نے پھر یہی کہا کہ تم کو کیا حکم دیا گیا ہے میں نے کہا اب مجھ کو رات دن میں پانچ نمازوں کا حکم دیا گیا ہے موسیٰؑ نے کہا تمہاری
امت رات دن میں پانچ نمازیں بھی ادا نہ کر سکے گی میں تم سے پہلے لوگوں کا تجربہ کر چکا ہوں اور بنی اسرائیل کا سخت ترین علاج کر چکا ہوں
تم اپنے پروردگار کے پاس جاؤ اور مزید تخفیف چاہو میں نے کہا میں نے بار بار اپنے پروردگار سے تخفیف کا سوال کیا ہے اب مجھ
کو ترم آتی ہے میں اسی پر راضی ہوں۔ اور خدا کے اسی حکم کو تسلیم کرتا ہوں اس کے بعد منادی نے ندا دی کہ میں نے پچاس نمازیں فرض کی تھیں اب اگرچہ
بندوں کی آسانی کے لیے ان میں تخفیف کر دی ہے لیکن ان کو پچاس نمازوں ہی کا ثواب ملے گا۔ (بخاری و مسلم)

اسراء اور معراج کا ذکر

ثابت بنانیؒ عن النبیؐ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا ہے میرے پاس برائی لایا گیا یہ ایک سفید رنگ کا

۵۶۱۲ وَعَنْ ثَابِتِ بْنِ نَافِعٍ عَنِ النَّبِيِّ أَنَّهُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

اَتَيْتُ بِالْبَرَاءِ وَهُوَ دَابَّةٌ اَبْيَضٌ طَوِيلٌ
فَوْقَ الْحِمَارِ وَدُونَ الْبَيْعِلِ يَقَعُ جَا فِرْدَةً عِنْدَ
مُنْتَهَى طَرَفِهِ فَرَكِبْتُهُ حَتَّى اَتَيْتُ بَيْتَ
الْمُقَدَّسِ فَرَبَطْتُهُ بِالْحُلُقَةِ الَّتِي تَرْبِطُ بِهَا
الْاَنْبِيَاءُ قَالَ ثُمَّ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ
فَصَلَّيْتُ فِيهِ رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجْتُ
فَجَاءَنِي رَجَبٌ بُيْلٌ بِاَنَاءٍ مِنْ حَمِيرٍ اِنَاءٍ
مِنْ لَبَنٍ فَاُخْتَرْتُ اللَّبَنَ فَقَالَ جِبْرِئِيلُ
اُخْتَرْتَ الْفُطْرَةَ ثُمَّ عَرَجَ بِنَا اِلَى السَّمَاءِ
وَسَاقٌ مِثْلَ مَعْنَاهُ قَالَ فَاِذَا اَنَا بِاَدَمَ
فَرَحَّبَ بِي وَدَعَانِي بِخَيْرٍ وَقَالَ فِي السَّمَاءِ
الثَّالِثَةِ فَاِذَا اَنَا بِيُوسُفَ اِذَا هُوَ كَدُّ اُغْلَى
شَطْرَ الْحُسَيْنِ فَرَحَّبَ بِخَيْرٍ وَتَحَرَّيْتُ كُدَّ
مُبَكَّاءُ مُوسَى وَقَالَ فِي السَّمَاءِ السَّابِعَةِ فَاِذَا
اَنَا بِاِبْرَاهِيمَ مُسَبِّحًا ظَهْرَهُ اِلَى الْاَلِيَّتِ
الْبَعْمُورِ اِذَا هُوَ يَدُ خُلَعُهُ كُلُّ يَوْمٍ سَبْعُونَ
اَلْفَ مَلِكٍ لَا يَعُودُونَ اِلَيْهِ ثُمَّ ذَهَبَ بِي اِلَى
السُّدْرَةِ الْاُتْمَانِيَّةِ فَاِذَا اَوْرَاقُهَا كَاِذَا اِنِ الْفَيْسَلَةِ
وَاِذَا اَشْرُهَا كَالْقِلَاقِلِ فَلَمَّا غَشِيَهَا مِنْ اَمْرِ
اللَّهِ مَا غَشِيَ تَغَيَّرَتْ فَبَا اَحَدٌ مِنْ خَلْقِ
اللَّهِ يَسْتَطِيعُ اَنْ يَنْحَنِيَهَا مِنْ حُسْنِهَا وَادْوَحِي
اِلَى مَا اَدْوَحِي فَقَرَضَ عَلَيَّ خَمْسِينَ صَلَوةً
فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلِيْلَةٍ فَانْزَلْتُ اِلَى مُوسَى
فَقَالَ مَا قَرَضَ سَرَّ بَكَ عَلَى اُمَّتِكَ قُلْتُ
خَمْسِينَ صَلَوةً فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلِيْلَةٍ
قَالَ ارْجِعْ اِلَى سَرَّ بَكَ فَسَلَّهُ الْخَفِيفُ
كَانَ اُمَّتَكَ لَا تُطِيقُ ذَلِكَ فَاِنِّي بَكُوْتُ
بَنِي اِسْرَآئِيلَ وَخَبَرْتُهُمْ قَالَ
فَرَجَعْتُ اِلَى سَرَّ بِي فَقُلْتُ يَا رَبِّ خَفِيفُ
عَلَى اُمَّتِي فَحَظَّ عَنِّي خَبَسًا فَرَجَعْتُ اِلَى
مُوسَى فَقُلْتُ حَظَّ عَنِّي خَبَسًا قَالَ اِنَّ اُمَّتَكَ

چو پایہ تھا گدھے سے اونچا اور نچر سے نیچا اس کا قدم حد نظر تک اکھٹا
تھا میں اس پر سوار ہوا اور بیت المقدس میں آیا اور میں نے براق کو اس
حلقہ میں باندھ دیا جس سے انبیاء براقوں کو باندھتے تھے پھر میں مسجد
(اقصی) میں داخل ہوا دو رکعت نماز پڑھی پھر میں مسجد سے باہر آیا اور
جبرئیل میرے پاس ایک پیالہ شراب کا اور ایک پیالہ دودھ کا لائے
میں نے دودھ کا پیالہ لے لیا جبرئیل نے کہا کہ آپ نے فطرت ردین
اسلام کو اختیار کر لیا اور پھر جبرئیل مجھ کو آسمان کی طرف لے چلے اس
کے بعد انس نے حدیث سابق کے ہم معنی حدیث بیان کی اور پھر کہا کہ رسول
خدا نے فرمایا میں نے آدم کو دیکھا انہوں نے مجھ کو مرحبا کہا اور میرے لیے
دعائے خیر کی اور میرے آسمان کا حال بیان کرتے ہوئے آپ نے فرمایا
کہ وہاں مجھ کو یوسف نظر آئے جن کو دنیا کا آدھا حسن قدرت نے
عطا فرمایا ہے انہوں نے بھی مرحبا کہا اور میرے لیے دعائے خیر کی انس
نے اس سلسلہ میں حضرت موسیٰ کے رونے کا ذکر نہیں کیا اور ساتویں آسمان
کے متعلق حضور نے فرمایا کہ ناگہاں وہاں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی جوانی پشت
بیت مہور سے لگائے ہوئے تھے اور بیت مہور میں زمانہ ستر ہزار فرشتے
داخل ہوتے ہیں اور جو فرشتے ایک بار داخل ہو چکے ہیں ان کو دوبارہ داخل
ہونے کا موقع نہیں یا جاتا یعنی بیت مہور میں زمانہ ستر ہزار فرشتے داخل ہوتے
ہیں اور فرشتوں کی تعداد اتنی ہے کہ جو جماعت ایک بار داخل ہو چکی ہے اسکو
دوبارہ داخل ہونے کا موقع نہیں ملتا بلکہ نئے فرشتے آتے ہیں پھر مجھ کو سدرة
المنتهی پر لے گئے (یعنی میرے درخت کے پاس) اس درخت کے پتے ہاتھی
کے کانوں کی مانند ہیں اور اسکے پھل (یعنی جبر) مشکوں کے برابر سدرة
المنتهی کو خدا کے حکم سے اس چیز نے ڈھک دیا ہے جس سے خدا نے اسکو
ڈھانکنا مناسب سمجھا (اور جس کا علم خدا ہی کو ہے) اس کے بعد سدرة المنتهی
کی حالت بدل گئی اور اب کوئی شخص خدا کی مخلوقات میں سے اسکا وصف
بیان نہیں کر سکتا پھر خداوند نے میرے پاس وحی بھیجی جو کچھ کہ بھیجی
پھر مجھ پر پچاس نمازیں فرض کی گئیں یعنی رات دن میں واپس ہو کر موسیٰ
کے پاس آیا انہوں نے پوچھا تمہارے پروردگار نے تمہاری امت پر کیا فرض
کیا ہے میں نے کہا کہ رات دن میں پچاس نمازیں۔ موسیٰ نے کہا اپنے
پروردگار کے پاس واپس جاؤ اور تخفیف کی درخواست کرو اس لیے
کہ تمہاری امت اتنی طاقت نہیں رکھتی میں نے نبی اسرائیل کو آزمایا ہے
اور اس کا امتحان لیا ہے، واپس گیا اور عرض کیا اے پروردگار میری امت

لَا تَطِيقُ ذَلِكَ فَارْجِعْ إِلَىٰ رَبِّكَ فَسَلَّهُ
التَّخْفِيفَ قَالَ فَكَمْ أَرَلْ أَرْجِعُ بَيْنَ رَبِّي وَ
بَيْنَ مَوْسَىٰ حَتَّىٰ قَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّهُنَّ خَمْسُ
صَلَوَاتٍ كُلُّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ بِكُلِّ صَلَاةٍ عَشْرُ
فَذَلِكَ خَمْسُونَ صَلَاةً مِنْ هَمٍّ يَحْسِنُهُ
فَكَمْ يَعْمَلُهَا كُتِبَتْ لَهُ حَسَنَةٌ فَإِنْ عَمِلَهَا كُتِبَتْ
لَهُ عَشْرًا وَمَنْ هَمَّ بِسَيِّئَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا
كُتِبَتْ لَهُ شَيْئًا فَإِنْ عَمِلَهَا كُتِبَتْ لَهُ
سَيِّئَةٌ وَاحِدَةٌ قَالَ فَانْزِلْتُ حَتَّىٰ أَتَيْتُ
إِلَىٰ مَوْسَىٰ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ أَرْجِعْ إِلَىٰ
رَبِّكَ فَسَلَّهُ التَّخْفِيفَ فَقَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ قَدْ
رَجَعْتُ إِلَىٰ رَبِّي حَتَّىٰ اسْتَجِيبَتْ سَأَادَةُ
مُسْلِمٍ

پر آسانی کرو اور نمازوں میں تخفیف کر دے چنانچہ خداوند تعالیٰ نے مجھ
سے پانچ نمازیں کم کر دیں میں پھر موسیٰ کے پاس آیا اور کہا مجھ
سے پانچ نمازیں کم کر دی گئی ہیں موسیٰ نے کہا تمہاری امت اتنی طاقت
نہیں رکھتی تم پھر اپنے پروردگار کے پاس جاؤ اور تخفیف چاہو۔ رسول خدا
نے فرمایا کہ میں اپنے پروردگار اور حضرت موسیٰ کے درمیان اسی طرح آتا جاتا
رہا اور تخفیف کا سلسلہ جاری رہا یہاں تک کہ خداوند تعالیٰ نے فرمایا اے محمد!
یہ پانچ نمازیں رات دن میں فرض کی گئی ہیں اور ان میں سے ہر نماز کا ثواب
دس نمازوں کا ہے اس طرح یہ پانچ نمازیں ثواب میں پچاس کے برابر
ہیں پھر جس شخص نے نیکی کا ارادہ کیا اور اس کو کسی عذر کے سبب نہ کر سکا تو
اسکے حساب میں صرف ارادہ ہی سے ایک نیکی لکھ دی جاتی ہے اور جب
اس نیکی کو کر لیا تو اسکے حساب میں دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں ورنہ شخص بُرے
کام کا ارادہ کرے اور اس کو نہ کر سکے یا نہ کرے تو کچھ نہیں لکھا جاتا اور اگر
اس بُرے کام کو کر لیا تو صرف ایک برائی اس کے حساب میں لکھی جاتی ہے
اس کے بعد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں بارگاہِ خداوندی سے واپس
ہوا اور موسیٰ کے پاس پہنچا اور حقیقت حال سے ان کو آگاہ کیا انہوں نے پھر بھی یہی مشورہ دیا کہ اپنے پروردگار کے پاس جا کر اس میں تخفیف چاہو۔ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے حضرت موسیٰ سے کہا میں بار بار درگاہِ خداوندی میں حاضر ہوا ہوں اور اب مجھ کو وہاں جاتے شرم آتی ہے (مسلم)

معراج کا ذکر

۵۹۱۳ وَكَانَ ابْنُ شِهَابٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ
أَبُو ذَرٍّ يَحْكِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نُبِذَ عَنِّي سَقْفُ بَيْتِي
وَأَنَا بِمَكَّةَ فَانْزَلَ جِبْرِئِيلُ ففَرَجَ صَدْرِي
ثُمَّ عَسَلَهُ بِدَاءِ زَمْزَمَ ثُمَّ جَاءَ بِطُستٍ مِنْ
ذَهَبٍ مُثَلٍّ حِكْمَةً قَرَأَ لِي نَافَا فَادْعُهُ فِي
صَدْرِي ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِي فَعَرَجَ
بِي إِلَى السَّمَاءِ فَلَمَّا جِئْتُ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا
قَالَ جِبْرِئِيلُ لِحَازِنِ السَّمَاءِ افْتَحْ قَالِ
مَنْ هَذَا قَالَ هَذَا جِبْرِئِيلُ قَالَ هَلْ مَعَكَ
أَحَدٌ قَالَ نَعَمْ مَعِيَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ أَرْسِلْ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ فَلَمَّا فَتَحَ عَلُونَا
السَّمَاءَ الدُّنْيَا إِذَا سَرَجٌ قَاعِدٌ عَلَى يَمِينِهِ
أَسْوَدَةٌ وَعَلَى شِمَالِهِ أَسْوَدَةٌ إِذَا انْظُرْتَ قِبَلَ
يَمِينِهِ ضَحِكَ وَإِذَا انْظُرْتَ قِبَلَ شِمَالِهِ بَكَى

ابن شہاب انس سے نقل کرتے ہیں کہ ابو ذر نے بیان کیا کہ
رسول خدا نے فرمایا ہے کہ میں مکہ میں تھا کہ میرے مکان کی چھت
کھول گئی اور اس میں سے جبرئیل نازل ہوئے جنہوں نے میرے
سینے کو چاک کیا اور اس کو زمزم کے پانی سے دھویا پھر سونے
کا طشت لایا گیا جو حکمت اور ایمان سے بھرا ہوا تھا اس کو میرے سینہ
کے اندر اٹھ دیا گیا اور اس کے بعد میرے سینہ کو ملا دیا گیا پھر جبرئیل نے میرا
ہاتھ پکڑا اور آسمان کی طرف مجھ کو لے چلے جب میں دنیا کے آسمان پر پہنچا تو
جبرئیل نے آسمان کے دروازہ سے کہا دروازہ کھولو دروازہ نے پوچھا کون ہے
جبرئیل نے کہا جبرئیل دروازہ نے پوچھا کیا تمہارے ساتھ اور کون بھی
ہے جبرئیل نے کہا ہاں میرے ساتھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں دروازہ نے پھر
پوچھا گیا انکو بلا دیا گیا ہے جبرئیل نے کہا ہاں جب دروازہ کھلا تو ہم آسمان دنیا
کے درمیان پہنچے ناگہاں ایک شخص پر نظر پڑی جو وہاں بیٹھے ہوئے تھے اور
ان کے دائیں بائیں کچھ لوگ بیٹھے ہوئے تھے جب وہ دائیں جانب
دیکھتے تو ہنستے اور بائیں طرف نظر ڈالتے تو روتے انہوں نے مجھ سے کہا
ہی صالح اور یحییٰ بنے مرہا میں نے جبرئیل سے پوچھا یہ کون ہیں انہوں

نے کہا یہ آدم ہیں اور یہ لوگ جو ان کے واپس بائیں بیٹھے ہیں ان کی اولاد کی روحیں ہیں ان میں سے جو لوگ ابیں جانب بیٹھے ہیں وہ جنتی ہیں درودہ لوگ جو بائیں جانب ہیں دوزخی ہیں آدم جب ان میں جانب دیکھتے ہیں۔ تو خوش ہوتے ہیں اور مہنتے ہیں اور بائیں جانب دیکھتے ہیں تو رنجیدہ ہو جاتا درودہ ہوتے ہیں پھر جبرئیل مجھ کو دوسرے آسمان پر لے گئے اور اس کے دار و در سے کہا دروازہ کھولو درودہ نے میری سوالات کئے۔ ان میں کا بیان ہے کہ اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آسمانوں میں و تم اور میں موسیٰ عیسیٰ اور ابراہیم علیہم السلام سے ملنے کا ذکر فرمایا لیکن ان کے مقامات و منازل کی کیفیت بیان نہیں کی صرف آدم علیہ السلام سے پہلے آسمان پر ملنے کا ذکر کیا اور چھٹے آسمان پر حضرت ابراہیم کا پایا جاتا ظاہر کیا۔ ابن شہاب کہتے ہیں کہ مجھ کو ابن حزم نے بتایا ہے کہ ابن عباس اور ابوجہ انصاری کہتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ کو پہنچا یا گیا یہاں تک کہ میں ایک پہاڑ پر بلند مکان پر پہنچا جہاں قلموں سے بکھنے کی آوازیں آرہی تھیں ابن حزم اور انس کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر خدا نے میری امت پر پچاس نمازیں فرض کیں اور میں ان نمازوں کا حکم نیکر بارگاہ الہی سے واپس ہوا اور موسیٰ کے پاس سے گزرا انہوں نے پوچھا تمہارے ذریعہ خداوند تعالیٰ نے تمہاری امت پر کیا چیز فرض کی ہے میں نے کہا پچاس نمازیں فرض کی گئی ہیں موسیٰ نے کہا اپنے پروردگار کے پاس واپس جاؤ تمہاری امت اتنی طاقت نہیں رکھتی کہ پچاس نمازیں ادا کر سکے چنانچہ میں بارگاہ الہی میں حاضر ہوا اور ان میں سے کچھ نمازیں کم کر دی گئیں میں پھر موسیٰ کے پاس آیا اور کہا ان کا کچھ حصہ معاف کر دیا گیا ہے موسیٰ نے کہا پھر اپنے پروردگار کے پاس جاؤ تمہاری امت کو اتنی طاقت نہیں دی گئی ہے کہ وہ اتنی بھی ادا کر سکے میں پھر واپس گیا اور کچھ اور معاف کر دیا گیا میں اس کے بعد پھر موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا انہوں نے کہا پھر اپنے پروردگار کے پاس جاؤ تمہاری امت اتنی طاقت بھی نہیں رکھتی میں پھر گیا اور خداوند تعالیٰ نے فرمایا پانچ نمازیں فرض کی گئی ہیں جو ثواب میں پچاس کے برابر ہیں اور میرا قول تبدیل نہیں ہوتا (یعنی میں پچاس نمازوں کا ثواب دوں گا اگرچہ ان کی تعدادیں تخفیف کر دی گئی) اس کے بعد میں پھر موسیٰ کے پاس آیا انہوں نے پھر مجھ کو لوٹانا چاہا۔ میں نے کہا اب مجھ کو اپنے پروردگار سے شرم آتی ہے اس کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ کو مددۃ المنتہی پر پہنچا یا گیا اس پر اس طرح کے رنگ چھائے ہوئے تھے (یعنی انوار) میں نہیں کہہ سکتا کہ وہ کیا چیز تھی پھر مجھ کو جنت میں داخل کیا وہاں میں نے مزیوں کے قبول و گنبدوں کو دیکھا

فَقَالَ مَرَحِبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْإِبْرَةِ الصَّالِحِ قُلْتُ لِحَبْرَتَيْكَ هَذَا قَالَ هَذَا آدَمُ وَهَذِهِ الْأَسْوَدَةُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ نَسْرُ بَيْنِهِ فَأَهْلُ الْبَيْتَيْنِ مِنْهُمْ أَهْلُ الْجَنَّةِ وَالْأَسْوَدَةُ الَّتِي عَنْ شِمَالِهَا أَهْلُ النَّارِ فَإِذَا نَظَرَ عَنْ يَمِينِهِ ضَحِكَ وَإِذَا نَظَرَ قِبَلَ شِمَالِهِ بَكَى حَتَّى عُرِجَ فِي إِلَى السَّمَاءِ الثَّانِيَةِ فَقَالَ لِحَاظِهَا أَفْتَمَّ فَقَالَ لَهُ حَاظِهَا مِثْلَ مَا قَالَ الْأَوَّلُ قَالَ أَسَى فَنَدَا كَرَأْتَهُ وَجَدَ فِي السَّمَوَاتِ آدَمَ وَإِبْرَاهِيمَ وَمُوسَى وَعِيسَى وَإِبْرَاهِيمَ وَلَهُ بَيِّنَاتٌ كَيْفَ مَنَازِلُهُمْ غَيْرَ أَنَّهُ ذَكَرَ وَجَدَ آدَمَ فِي السَّمَاءِ الدُّنْيَا وَإِبْرَاهِيمَ فِي السَّمَاءِ السَّادِسَةِ قَالَ ابْنُ شَهَابٍ فَأَخْبَرَنِي ابْنُ حَزْمٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ وَابْنَ جَبَّةَ الْأَنْصَارِيِّ كَانَا يَقُولَانِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَمَّ عُرِجَ بِي حَتَّى ظَهَرْتُ لِمُسْتَوَى أَسْمَعُ فِيهِ صَرِيحَ الْأَقْلَامِ وَقَالَ ابْنُ حَزْمٍ وَأَسَى قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَضَ اللَّهُ عَلَى أُمَّتِي خَمْسِينَ صَلَوةً فَرَجَعْتُ بِذَلِكَ حَتَّى مَرَرْتُ عَلَى مُوسَى فَقَالَ مَا قَرَضَ اللَّهُ لَكَ عَلَى أُمَّتِكَ قُلْتُ قَرَضَ خَمْسِينَ صَلَوةً قَالَ فَارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَإِنَّ أُمَّتَكَ لَا تَطِيقُ فَرَأَجَعْتُ قَرَضْتُ شَطْرَهَا فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى فَقُلْتُ وَضَعْتُ شَطْرَهَا فَقَالَ رَاجِعْ رَبِّكَ فَإِنَّ أُمَّتَكَ لَا تَطِيقُ ذَلِكَ فَرَجَعْتُ فَرَأَجَعْتُ قَرَضْتُ شَطْرَهَا فَرَجَعْتُ إِلَيْهِ ذَكَرَ رَاجِعُ إِلَى رَبِّكَ فَإِنَّ أُمَّتَكَ لَا تَطِيقُ ذَلِكَ فَرَأَجَعْتُ فَقَالَ هِيَ خَمْسٌ رَهَى خَمْسُونَ لَا يَبْدَأُ الْقَوْلَ لَدَائِ فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى فَقَالَ رَاجِعْ رَبِّكَ فَقُلْتُ اسْكَنْتُ مِنْ رَبِّي ثُمَّ انْطَلَقْتُ بِي حَتَّى انْتَهَيْتُ إِلَى سِدْرَةِ الْمُنْتَهَى وَعَلَيْهَا الْوَانُ لَا أَدْرِي مَا هِيَ ثُمَّ ادْخَلْتُ الْجَنَّةَ فَإِذَا فِيهَا جَنَابُ

اللَّوْلُو وَ إِذَا تَرَاهَا إِلَهًا فَتَقَرَّبْ إِلَيْهِ -

اور جنت کی مٹی مشک تھی -

(بخاری و مسلم)

سدرۃ المنتہی کا ذکر

۵۶۱۳ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَمَّا أُسْرِيَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْتَهَى بِهَا إِلَى سِدْرَةِ الْمُنْتَهَى وَهِيَ فِي السَّمَاءِ السَّادِسَةِ إِيَّهَا يَنْتَهَى مَا يُعْجَرُ بِهِ مِنَ الْأَرْضِ فَيَقْبُضُ مِنْهَا وَ إِيَّهَا يَنْتَهَى مَا يُهْبَطُ بِهَا مِنْ قَوْقِهَا فَيَقْبُضُ مِنْهَا قَالَ إِذْ يَغْشَى السِّدْرَةَ مَا يَغْشَى قَالَ ذَرَأْتُ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ فَأُعْطِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثًا أَعْطِيَ الصَّلَوَاتُ الْخَمْسَ وَأُعْطِيَ خَوَاتِيمَ سُورَةِ الْبَقَرَةِ وَعُفْفًا لِمَنْ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ مِنْ أُمَّتِهِ سَبْعًا الْمَفْجِيحَاتُ سَدَاةٌ مُسَلَّمَةٌ -

حضرت عبداللہ بن مسعود کہتے ہیں کہ جب رات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو لے جایا گیا تو آپ کو سدرۃ المنتہی پر بھیجا گیا اور سدرۃ المنتہی چھٹے آسمان پر ہے اور زمین سے جو چیز اوپر لے جاتی ہے وہ اسی سدرۃ المنتہی تک پہنچتی ہے اور یہاں سے اسکو بلا واسطہ اوپر لیا جاتا ہے (یعنی فرشتے اس سے آگے نہیں لے جاتے) اسی طرح جو زمین پر اتاری جاتی ہے وہ بھی اسی سدرۃ المنتہی پر پہنچتی جاتی ہے یہاں سے فرشتے اس کو لے لیتے ہیں۔ اس کے بعد ابن مسعود نے یہ آیت پڑھی اِذْ يَغْشَى السِّدْرَةَ مَا يَغْشَى (یعنی اس وقت کہ ڈھانک لیا سدرۃ کو جس چیز نے کہ ڈھانک لیا) اور کہا کہ وہ چیز جس نے سدرہ کو ڈھانکا ہے سونے کے پروانے ہیں۔ اس کے بعد ابن مسعود نے بیان کیا کہ شب معراج میں رسول خدا کو تین چیزیں عطا کی گئیں (۱) پانچ نازیں دی گئیں (۲) سورۃ البقرہ کی آخری آیتیں عنایت ہوئیں (۳) اور اس شخص کے گناہ کبیرہ معاف کئے گئے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں سے کسی کو خدا کا شریک نہ ٹھہرائے۔ (مسلم)

قریش کے سوالات پر بیت المقدس آنحضرتؐ کے سامنے لایا گیا

۵۶۱۵ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ رَأَيْتُنِي فِي الْحَجَرِ وَ قُرَيْشٍ كَيْسًا لَنِي عَنْ مَسْرَايَ فَمَا كُنْتُ عَنْ الْأَشْيَاءِ مِنْ بَيْتِ الْمَقْدَسِ لَحْمًا أَشْبَهْتُهَا فَكُرِبْتُ كُرْبًا مَا كُرِبْتُ مِثْلَهُ فَدَرَعَهُ اللَّهُ لِي أَنْظُرَ إِلَيْهِ مَا يَسْأَلُونِي عَنْ شَيْءٍ إِلَّا أَنْبَأْتُهُمْ وَقَدْ رَأَيْتُنِي فِي جَمَاعَةٍ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ فَإِذَا مُوسَى قَائِمٌ يُصَلِّي فَإِذَا رَجُلٌ ضَرْبُ جَعْدٍ كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَعْوَةَ وَإِذَا هَيْبَتِي قَائِمٌ يُصَلِّي أَقْرَبُ النَّاسِ بِهِ شَبَهًا عُرْوَةَ بْنِ مَسْعُودٍ التَّقِيُّ إِذَا ذَا أِبْرَاهِيمَ قَائِمٌ يُصَلِّي أَشَبَّهُ النَّاسِ بِهِ مَا جَبَّكَ يَغْنَى نَفْسُهُ فَحَانَتْ الصَّلَاةُ فَأَمَّتْهُمْ فَلَمَّا دَرَعْتُ مِنَ الصَّلَاةِ قَالَ لِي قَائِلٌ يَا مُحَمَّدُ هَذَا مَالِكٌ خَازِنُ النَّارِ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ قَالَتْفَتُ إِلَيْهِ فَبَدَأَنِي بِالسَّلَامِ سَدَاةٌ

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میں نے اپنے آپ کو حجرِ حطیم میں دیکھا اس حال میں کہ میں کھڑا تھا اور قریش مجھ سے میرے شب معراج میں لے جانے کا حال دریافت کر رہے تھے انہوں نے مجھ سے بیت المقدس کی چیزیں اور نشانیاں دریافت کرنی شروع کیں جو مجھ کو یاد نہ تھیں میں اس سے بہت غمگین اور پریشان ہوا اتنا غمگین و پریشان کہ کبھی نہ ہوا تھا پس خداوند تعالیٰ نے بیت المقدس کو بلند کیا اور وہ میری آنکھوں کے سامنے آ گیا میں اس کو دیکھ رہا تھا اور وہ مجھ سے جو سوال کرتے جاتے تھے اس کا جواب میں ان کو دیتا جاتا تھا اور میں نے اپنے آپ کو (شب معراج میں) انبیاء کی جماعت کے اندر پایا میں نے ناگہاں دیکھا کہ موسیٰ علیہ السلام کھڑے نماز پڑھ رہے ہیں میں نے دیکھا موسیٰ ایک مرد ہیں متوسط قد کے کسی قدر دبیلے گول بدن بائل کھانے بال گویا کہ وہ قبیلہ شعوۃ کے ایک مرد ہیں پھر ناگہانی میری نظر موسیٰ علیہ السلام پر پڑی جو کھڑے نماز پڑھ رہے تھے۔ شکل صورت میں ان سے زیادہ مشابہ عروہ بن مسعود تقیؓ نہیں پھر میں نے اچانک اسہم کو نماز پڑھتے دیکھا جن سے تمارا دوست (یعنی خود مسعود صلی اللہ علیہ وسلم) بہت مشابہ ہے۔ پھر نماز کا وقت آ گیا اور میں ان سب کا امام بنا جب

مسلح۔ میں نماز پڑھ چکا تو ایک شخص نے مجھ کو مخاطب کر کے کہا اے محمدؐ ایہ دوزخ کا دار و غرہ موجود ہے اس کو سلام کرو۔ میں نے اس کی طرف دیکھا تو اس نے سلام میں پل کی (یعنی پہلے اس نے مجھ کو سلام کیا (مسلم)

(فصل دوم) اس میں باب کوئی نہیں ہے

وَهَذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّانِي

فصل سوم

بیت المقدس کا آنحضرتؐ کے سامنے لایا جانا

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ انہوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جب قریش نے دمعراج کی بابت (مجھ کو فرار دیا تو میں (ان کے سوالات کا جواب دینے کے لیے) مقام حجر حطیم میں کھڑا ہوا اور مداند تعالے نے بیت المقدس کو میری نگاہوں کے سامنے کرویا میں بیت المقدس کی طرف دیکھ رہا تھا اور ان کو جواب دے رہا تھا (بخاری و مسلم)

۵۶۱۶ عَنْ جَابِرٍ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَمَّا كُنَّا بِنِي قَرْيَاشٍ قُمْتُ فِي الْحَجْرِ فَجَلَّ اللَّهُ لِي بَيْتَ الْمَقْدِسِ فَطَفِقْتُ أَخْبِرُهُمْ عَنْهَا يَا رَبِّهَا وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَيْهِ مُتَّفِقٌ عَلَيْهِ۔

معجزات کا بیان

بَابُ فِي الْمُعْجَزَاتِ

فصل اول

غار ثور کا واقعہ

حضرت انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ ابوبکر صدیقؓ نے (ہجرت کا واقعہ بیان کرتے ہوئے غار میں چھپنے کا حال بیان کیا اور کہا کہ میں نے غار کے اوپر کی جانب دیکھا تو مجھ کو مشرکوں کے قدم نظر آئے میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ اگر اس میں سے کسی ایک کی نظر بھی اپنے قدموں پر لگی تو ہم کو دیکھ لے گا۔ آپ نے فرمایا ابوبکرؓ! تمہارا خیال ان دو شخصوں کی نسبت کیا ہے جن کا تیسرا ساتھی خدا ہے۔ (بخاری و مسلم)

۵۶۱۷ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ قَالَ نَظَرْتُ إِلَى أَقْدَامِ الْمُشْرِكِينَ عَلَى رُؤُوسِنَا وَخَنُّ فِي الْغَارِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ نَظَرَ إِلَى قَدَمِهِ أَبْصَرَ نَا فَقَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ مَا ظَنَنْتُكَ يَا شَيْئِينَ اللَّهُ تَالِيَهُمَا مُتَّفِقٌ عَلَيْهِ۔

سفر ہجرت کے دوران دشمن کے خلاف معجزہ کا ظہور

حضرت برادر بن عازبؓ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے ابوبکرؓ سے کہا اے ابوبکرؓ جب تم رات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ سے مدینہ کو ہجرت کر کے چلے تھے تو تم نے کیا کیا۔ ابوبکرؓ نے کہا کہ دغا سے بچ کر (ہم ساری رات چلے اور دوسرے دن بھی آدھے دن تک سفر کرنے سے جب دو پہر ہو گئی اور آفتاب ٹھہر گیا اور راستہ رانے جانے والوں سے) غالی ہو گیا تو ہم کو ایک چتر نظر آیا بہت لمبا جس کے نیچے سایہ تھا۔ اور آفتاب اس پر نہ آیا تھا (یعنی اس کے گوشوں میں دھوپ نہ تھی) ہم اس کے پاس اتر پڑے اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے اپنے

۵۶۱۸ وَعَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ لَإِنِّي بَكَّرْتُ يَا أَبَا بَكْرٍ حَدَّثَنِي كَيْفَ صَنَعْتُمَا حِينَ سَرَّيْتُمَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَسْرَيْنَا لَيْلَتَنَا وَمِنَ الْغَدِ حَتَّى قَامَ قَارِحُ الظَّهِيرَةِ وَخَلَا الطَّرِيقُ لَا يَمُرُّ فِيهِ أَحَدٌ فَرَفَعْتُ لَنَا صَخْرَةً طَوِيلَةً لَهَا ظِلٌّ كَحُمْرِ نَابٍ عَلَيْهِمَا الشَّمْسُ فَتَرَلْنَا عِنْدَهَا وَسَوَّيْتُ لَيْلَتِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَانًا بَيْدِي يَنَامُ

عَلَيْهِ وَبَسَطْتُ عَلَيْهِ قَدْرَةً وَقُلْتُ نَحْنُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَأَنَا أَنْفَضُ مَا حَوْلَكَ فَنَامُوا خَرَجْتُ أَنْفَضُ مَا حَوْلَهُ وَإِذَا أَنَا سَرِيعٌ مُقْبِلٌ قُلْتُ إِنِّي عَنْكَ لَكِنَّ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ أَفَتَحْلِبُ قَالَ نَعَمْ فَأَخَذَ شَاةً فَحَلَبَ فِي قَعِيبٍ كَثِيبَةٍ مِنْ لَبَنٍ وَمَعِيَ إِدَاوَةٌ حَصَلَتُنَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْرِي فِيهَا نَيْشَرٌ وَيَتَوَضَّأُ فَاتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكِرِهْتُ أَنْ أُدْقِظَهُ فَوَافَقْتُهُ حَتَّى اسْتَيْقَظَ فَصَبِيبْتُ مِنَ الْمَاءِ عَلَى اللَّبَنِ حَتَّى بَدَدَ اسْفَلَ قُلْتُ اشْرَبْ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَشَرِبَ حَتَّى رَضِيتُ ثُمَّ قَالَ أَلَمْ يَأْنِ لِلرَّجُلِ قُلْتُ بَلَى قَالَ فَأَرْتَحِلْنَا بَعْدَ مَا مَالَتِ الشَّمْسُ وَاتَّبَعْنَا سِرَاقَةً بَنُ مَالِكٍ فَقُلْتُ أَكَيْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ لَا تَحْزَنْ إِنَّ اللَّهَ مَعَنَا فَدَا عَا عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرْتَطَمْتُ بِهَا فَدَسْتُ إِلَى بَطْنِهَا فِي جَدِيدٍ مِنَ الْأَرْضِ فَقَالَ إِنِّي أَرَكُهَا دَعَوْتُهَا عَلَى فَادْعُوْنِي فَإِنَّ اللَّهَ لَكُمْ أَنْ أَسْأَدَ عَنْكُمَا الطَّلَبَ فَدَا عَا لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ فَجَحَلَ لَا يَلْفِي أَحَدًا إِلَّا قَالَ كَفَيْتُمْ مَا هَلُنَا فَلَا يَلْفِي أَحَدًا إِلَّا رَدَّهُ مُتَّفِقٌ عَلَيْهِ -

گیا۔ اور پھر جو شخص سراقہ کو راستہ میں ملا اس سے کہہ دیا تمہارے لیے میرا تحس کاف ہے۔ ادھر وہ شخص نہیں ہے اس شخص کو جو شخص بھی ملا اس کو اس نے بھی کہہ کر واپس کر دیا۔ (بخاری و مسلم)

عبداللہ بن سلام کے ایمان لانے کا واقعہ

ہاتھوں سے ایک جگہ صاف و صبور کی تاکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس پر سرور میں پھرمیں نے پوتیں بچایا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ سورج میں ادھر ادھر دیکھتا رہوں گا۔ اور آپ کی حفاظت کروں گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سو گئے اور میں ہاں سے اٹھا تاکہ ادھر ادھر دیکھتا رہوں اور آپ کی حفاظت کروں۔ ناگہاں میں نے ایک چرواہے کو دیکھا جو ادھر چلا آ رہا تھا۔ میں نے اس سے پوچھا کیا تیری بکریوں میں دودھ ہے؟ اس نے کہا ہاں ہے۔ میں نے کہا کیا تو دودھ دوہے گا۔ اس نے کہا ہاں۔ یہ کہہ کر اس نے ایک بکری کو پکڑ لیا اور کٹڑی کے پیلے میں تھوڑا سا دودھ دوہ دیا۔ میرے پاس ایک چھال تھی جس میں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے پانی بھر رکھا تھا جسکو آپ پیتے بھی تھے اور اس سے وضو بھی فرماتے تھے میں واپس آیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سو رہے تھے میں نے جگہ نامناسب نہ جانا اور خود بھی سو رہا یہاں تک کہ آپ خود بیدار ہوئے میں نے دودھ میں تھوڑا سا پانی ملا لیا اور وہ ٹھنڈا ہو گیا اور پھر عرض کیا یا رسول اللہ پیجیے۔ آپ نے پی لیا اور میں بہت خوش ہوا۔ پھر آپ نے فرمایا کیا کوچ کا وقت نہیں آیا۔ میں نے عرض کیا ہاں۔ وقت آ گیا۔ چنانچہ دن ڈھلے ہم نے کوچ کیا اور ہمارے پیچھے سراقہ بن مالک آیا جس کو مکہ کے کافروں نے آپ کی تلاش میں بھیجا تھا اور سوا دھن انعام مقرر کیا تھا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! دشمن آگیا آپ نے فرمایا غم نہ کرو۔ خدا ہمارے ساتھ ہے اس کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سراقہ کے لیے بددعا کی۔ سراقہ کا گھوڑا بیت تک سراقہ کو لیکر زمین میں دھنس گیا سراقہ نے کہا میں جانتا ہوں تم دونوں نے میرے لیے بددعا کی ہے۔ تم میری نجات دلاؤ صی کی دعا کرو میں خدا کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ میں کفار کو تمہارا پیچھا کرنے سے روک دوں گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لیے دعا کی اور وہ نجات پا گیا۔ میرا تحس کافی ہے۔ ادھر وہ شخص نہیں ہے اس شخص کو جو شخص بھی

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ عبداللہ بن سلامؓ ایک جگہ دشمنوں کے پھلوں کو اکٹھا کر رہا تھا کہ اس نے رسول خداؐ کے مکہ سے مدینہ میں تشریف لے آنے کا حال سنا وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں آپ سے تین یا تین دریافت کرتا ہوں جن کو سوائے نبیؐ کے کوئی نہیں جانتا ایک تو یہ کہ قیامت کی پہلی علامت کیا ہوگی۔ دوسرے

۵۶۱۹ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَلَامٍ يَقْدُمُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي أَرْضٍ يَخْتَرِفُ فَإِنِّي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ إِنِّي أَسْأَلُكَ عَنْ ثَلَاثٍ لَا يَعْلَمُهُنَّ إِلَّا نَبِيٌّ قَبْلًا أَوَّلُ أَشْرَاطِ

السَّاعَةِ وَمَا أَوَّلَ طَعَامِ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَمَا
يُنْزَعُ الْوَلَدُ إِلَى أَبِيهِ أَوْ إِلَى أُمِّهِ قَالَ
أَخْبَرَنِي بِهِنَّ جِبْرِئِيلُ رِيفًا مَّا أَوَّلُ
أَشْرَاطِ السَّاعَةِ فَنَامَتْ تَحْشُرُ النَّاسَ مِنْ
الْمَشْرِقِ إِلَى الْمَغْرِبِ وَمَا أَوَّلَ طَعَامٍ
يَأْكُلُهُ أَهْلُ الْجَنَّةِ فَرِيادَةٌ كَيْسٍ حُوتٍ وَ
إِذَا سَبَقَ مَاءُ الرَّجُلِ مَاءَ الْمَرْأَةِ نَزَعَ الْوَلَدُ
وَإِذَا سَبَقَ مَاءُ الْمَرْأَةِ نَزَعَتْ قَالَ أَشْهَدُ
أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ يَا
رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ الْيَهُودَ قَوْمٌ بُهْتُوا وَإِنَّهُمْ
إِنْ يَعْلَمُوا بِإِسْلَامِي مِنْ قَبْلِ أَنْ لَسْتُ لَهُمْ
بِيَهْمُونَنِي فَجَاءَتْ الْيَهُودُ فَقَالَ آيُ
رَجُلٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ فَيَكْفُرُ قَالُوا
إِنَّهُ خَيْرٌ وَأَبْنُ خَيْرِنَا وَسَيِّدُنَا وَأَبْنُ
سَيِّدِنَا فَقَالَ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَسْكَمَ
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ قَالُوا أَعَادَهُ اللَّهُ
مِنْ ذَلِكَ فَخَرَجَ عَبْدُ اللَّهِ فَقَالَ أَشْهَدُ
أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنْ مُحَمَّدًا رَسُولُ
اللَّهِ فَقَالُوا شَرَرْنَا وَأَبْنُ شَرَرِنَا فَانْقَضَوْهُ
قَالَ هَذَا الَّذِي كُنْتُ أَخَافُ يَا
رَسُولَ اللَّهِ سَوَاهُ الْبُخَارِيُّ -

یہ کہ جنیوں کا پہلا کھانا کیا ہوگا جس کو رحمت میں داخل ہو کر کھائیں گے،
تیسری یہ کہ کونسی چیز ہے جو بیٹے کو باپ یا ماں کی طرف مشابہت کی
طرف کھینچتی ہے۔ رسول خدا نے فرمایا جبرئیل نے ابھی ابھی ان باتوں سے
مجھ کو آگاہ کیا ہے۔ قیامت کی پہلی علامت یہ آگ ہوگی جو لوگوں کو مشرق کی طرف سے
مغرب کی طرف کھینچ کرے جائیگی اور جنیوں کا سب سے پہلا کھانا مچھلی کے کلیجہ کی زیادتی
ہوگی یعنی جگر کا وہ ٹکڑا جو جگر سے علیحدہ ٹکڑا ہے اور بچے میں ماں باپ کی
مشابہت کا سبب یہ ہے اگر مرد کا پانی (منی) عورت کے پانی پر نکلتا ہے تو باپ
بچے کو اپنی طرف کھینچ لیتا ہے (یعنی اسکی صوت پر پیدا ہوتا ہے) اور اگر عورت کا پانی مرد پر نکلتا ہے
تو ماں بچے کو اپنی طرف کھینچ لیتی ہے (اسکی صوت پر پیدا ہوتا ہے) یسین کہ عبداللہ بن سلام نے
کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں اور آپ خدا کے بھی رسول ہیں اس کے بعد
عبداللہ بن سلام نے کہا یا رسول اللہ! یہودی بڑی افترا پر دانتوں سے اس کو
جب میرا سلام پہنچا معلوم ہوگا تو مجھ پر چھوٹے جہنمیان باندھیں گے اس لیے
بہتر یہ ہے کہ میرے اسلام کا حال معلوم ہونے سے پہلے آپ میری بابت
ان سے دریافت کر لیں۔ چنانچہ یہودی کو بلایا گیا اور عبداللہ بن سلام کہیں
چھپ گئے (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا تم میں عبداللہ بن سلام
کیسا شخص ہے انہوں نے کہا ہم میں سے بہترین آدمی کا بیٹا ہے ہمارا سرور ہے
اور ہمارے سرور کا بیٹا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر عبداللہ بن سلام
مسلمان ہو جائے تو کیا تم بھی مسلمان ہو جاؤ گے؟ انہوں نے کہا خدا اس کو اسلام
سے بچائے اور اپنی پیادہ میں رکھے یسین کہ عبداللہ بن سلام ان کے سامنے آگئے
اور کہا میں شہادت دیتا ہوں کہ خدا کے سوا کوئی معبود عبادت کے قابل
نہیں۔ اور محمد خدا کے رسول ہیں۔ یہ سن کر یہودی نے کہا ہم میں سے یہ شخص
بہت بُرا ہے اور بدترین شخص کا بیٹا ہے اور ان پر طرح طرح کے عیب لگانے لگے۔ عبداللہ بن سلام نے کہا یہی وہ بات ہے جس سے یا رسول

اللہ! میں ڈرتا تھا۔ (بخاری)

جنگ بدر کے متعلق پیش خبری کا معجزہ

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ابوسفیان
کے (شام سے واپس) آنے کی خبر سنی تو مدینہ والوں سے مشورہ کیا، عبادہ
بن صامت نے کھڑے ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ قسم ہے اس ذات
کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر آپ ہم کو یہ حکم دیں کہ ہم اپنی سواری
کے جانوروں کو دریا میں ڈال دیں تو ہم ایسا ہی کریں گے اور اگر آپ فرمائیں
گے کہ ہم اپنی سواریوں (اونٹوں اور گھوڑوں) کے جگر کو برک غنہا دیمک
مابین توہم ایسا ہی کریں گے۔ (برک غنہا دیمک کا ایک شہر ہے مطلب یہ ہے
کہ اگر آپ حکم دیں کہ برک غنہا دیمک اپنے اونٹوں اور گھوڑوں کو دوڑاتے

۵۶۲۰ وَعَنْهُ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَأْنًا وَرَجُلَيْنِ بَلَغْنَا أَقْبَالَ
أَبِي سَفْيَانَ وَقَامَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ فَقَالَ
يَا رَسُولَ اللَّهِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ أَمَرْتَنَا
أَنْ نَخِصَّهَا بِالْبَحْرِ لَأَخْصَصْنَاهَا وَكَوْا مَرْتَبًا
أَنْ نَضْمِبَ أَكْبَادَ هَآ إِلَى بَرِّكَ الْغَمَادِ
لَفَعَلْنَا قَالَ فَمَنْدَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ فَأَنْطَلَقُوا حَتَّى نَزَلُوا

بَدَارًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا مَصْرَعُ فَلَانٍ وَيَصْنَعُ بَيْدَاهُ عَلَى الْأَرْضِ هَهُنَا وَهَهُنَا قَالَ فَمَا مَاطَ أَحَدُهُمْ عَنْ مَوْضِعٍ يَدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

چلے جائیں تو ہم کو انکا یہ ہوگا) انس نے کہا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو جنگ کیلئے اتیار کیا اور لوگ آپ کے ساتھ روانہ ہوئے اور بدر کے مقام پر پہنچے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (لوگوں کو بھوکا یہ جگہ فلاں شخص کی بخش کی ہے) یعنی وہ یہاں ہلاک ہو کر رہے گا، اور یہ جگہ فلاں شخص کے قتل کی ہے (یعنی اسی طرح آپ نے شرکفار کی جگہ مقرر کی) پھر جو منافقات آپ نے متعین کئے تھے ان میں سے ایک بھی متجاوز نہ ہوا۔ جہاں آپ نے ہاتھ رکھا تھا وہ کافر اسی جگہ ہلاک ہوا۔ (مسلم)

جنگ بدر کے دن آنحضرتؐ کا دعا

۵۶۲۱ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ فِي قُبَّةِ يَوْمَ بَدْرٍ اللَّهُمَّ أَنْشُدْكَ عَهْدَكَ وَوَعْدَكَ اللَّهُمَّ إِنْ تَشَاءُ لَا تَعْبَدَ بَعْدَ الْيَوْمِ فَإِذَا أَخَذَ أَبُو بَكْرٍ بَيْدَاهُ فَقَالَ حَسْبُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ الْحَصْحُ عَلَى سَرِيكَ فَخَدَجَ وَهُوَ يَثْبُثُ فِي الدَّرَجِ وَهُوَ يَقُولُ سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّونَ الدُّبُرَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بدر کے دن خیمہ میں تشریف فرما تھے کہ آپ نے یہ دعا کی اے اللہ تم! میں تجھ سے تیری امان اور تیرے وعدہ کا (جو تو نے ہم سے کیا ہے) ایفاء چاہتا ہوں۔ اگر تو اے اللہ تم! یہ چاہتا ہے کہ مومن ہلاک ہو جائیں، تو آج کے بعد تیری عبادت نہ کیا جائے گی۔ آپ اتنا ہی فرماتے جاتے تھے کہ ابو بکرؓ نے آپ کا ہاتھ پکڑ لیا اور کہا یا رسول اللہ! بس اتنا کافی ہے۔ آپ نے دعائیں اپنے پروردگار سے بہت مطالبہ کیا ہے۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تیزی کے ساتھ خیمہ سے باہر آئے حالانکہ آپ زورہ پہنچے ہوئے تھے اور بڑبڑاوازیں یہ آیت پڑھی سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّونَ الدُّبُرَ (شکست کفار کو عنقریب شکست بخائے گی اور وہ پیٹ پیٹھ پھیر کر بھاگ جائیں گے)۔ (بخاری)

جنگ بدر میں جبرائیلؑ کی شرکت

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ بدر کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ جبرائیلؑ ہیں جو اپنے گھوڑے کا سر لینے باگ (پکڑے) ہوئے ہیں اور لڑائی کا سامان لیے ہوئے ہیں۔ (بخاری)

آسمانی کمک کا کشف و مشاہدہ

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ جب کہ اس روز جنگ بدر کی دن ایک مسلمان ایک مشرک کے پیچھے دوڑ رہا تھا ناگہاں اس نے چابک کی آواز سنی جو اس کے سامنے بھاگا جا رہا تھا۔ پھر اس نے ایک سوار کی آواز سنی جو کہہ رہا تھا جیڑوم آگے بڑھ (جیڑوم حضرت جبرائیلؑ کے گھوڑے کا نام ہے) پھر اس مسلمان نے جو اس مشرک کی پیچھا کر رہا تھا دیکھا کہ وہ اسکے سامنے چپٹ پڑا ہوا ہے۔ اس کی ناک پر نشان ہے اور اس کا منہ بھٹ گیا ہے (یعنی کھڑے کی ضرب سے) اور جہاں کھڑا پڑا تھا تمام جلد نیلی ہو گئی ہے وہ مسلمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور واقعہ بیان کیا حضور صلی اللہ علیہ

۵۶۲۲ وَعَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ بَدْرٍ هَذَا جِبْرِيلُ أَخَذَ بَدَأُ مِنْ قَرَسِهِ عَلَيْهِ آدَاةُ الْحَرْبِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

۵۶۲۳ وَعَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يَوْمَئِذٍ يَشْتَدُّ فِي أَمْرِ رَجُلٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ أَمَامَهُ إِذَا سَمِعَ ضَرْبَةً بِالسَّوْطِ فَوْقَهُ وَصَوْتُ الْفَارِسِ يَقُولُ أَقْدِمُ حَيْزُومًا نَظَرَالِي الْمَشْرِكُ أَمَامَهُ خَرَّ مُسْتَلْقِيًا فَتَنَظَّرَ إِلَيْهِ فَإِذَا هُوَ قَدْ خُطِمَ أَنْفُهُ وَشَقَّ وَجْهُهُ كَضَرْبَةِ السَّوْطِ فَخَضَعَ ذَلِكَ أَجْمَعُ لِحَاجَةِ الْأَنْصَارِ فَقَدَّتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ صَدَقْتَ

مسلم نے فرمایا تو یہ کہتا ہے پھر آپ نے فرمایا یہ فرشتہ جس نے اس مشرک کے کوڑا مارا تھا تیسرے آسمان کی امدادی فوج کا فرشتہ تھا۔ ابن عباس کا بیان ہے کہ جنگ بدر میں ستر آدمی کافروں کے مسلمانوں نے قتل کئے اور ستر کو گرفتار کیا۔ (مسلم)

جنگ احد میں فرشتوں کی مدد کا معجزہ

حضرت سعد بن ابی وقاص کہتے ہیں کہ احد کی لڑائی میں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دائیں بائیں دو آدمیوں کو دیکھا جو سفید کپڑے پہنے ہوئے تھے اور دشمنوں سے نہایت سختی کے ساتھ لڑ رہے تھے ان آدمیوں کو میں نے تو اس سے پہلے کبھی دیکھا تھا اور نہ کبھی بعد میں دیکھا اور یہ دونوں آدمی جبرئیل اور میکائیل علیہما السلام فرشتے تھے۔ (بخاری و مسلم)

دست مبارک کے اثر سے ایک صحابی کی ٹوٹی ہوئی ٹانگ درست ہو گئی

حضرت براہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عجمی کو ابورافع کے پاس بھیجا (اس جماعت میں سے) عبداللہ بن عتبہؓ رات کے وقت ابورافع کے گھر میں داخل ہوئے جب کہ وہ سو رہا تھا اور اسکو مار ڈالا۔ عبداللہ بن عتبہؓ کا بیان ہے کہ میں نے ابورافع کے پیٹ پر تلوار رکھی یہاں تک کہ وہ اس کی پشت سے نکل گئی میں نے سمجھ لیا کہ اس کو مار ڈالا پھر میں نے (اس کے قلعہ کے) دروازے کھولنا شروع کئے (تاکہ باہر نکل جاؤں) یہاں تک کہ میں ایک تیرہ پہنچا۔ چاندنی رات تھی جو وہی میں نے پاؤں نیچے رکھا کہ میں گر پڑا۔ اور میری پینڈلی ٹوٹ گئی میں نے اپنی پگڑی سے پینڈلی کو باندھ لیا اور اپنے ساتھیوں کے پاس پہنچا۔ اور پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور واقعہ بیان کیا آپ نے فرمایا اپنا پاؤں پھیلا۔ میں نے اپنا پاؤں پھیلا دیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر ہاتھ پھیرا اور وہ اچھا ہو گیا گویا اس میں چوٹ ہی نہ لگی تھی۔ (بخاری)

غزوہ احزاب میں کھانے کا معجزہ

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ غزوہ احزاب میں ہم خندق کھود رہے تھے ایک سخت پتھر نکل آیا (جو کسی طرح نہ ٹوٹا) صحابہؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ ایک سخت پتھر خندق کے اندر نکل آیا ہے آپ نے فرمایا میں خندق میں آ کر دیکھوں گا۔ یہ فرما

ذَلِكَ مِنْ مَدَدِ السَّمَاءِ الثَّالِثَةِ فَقَتَلُوا
يَوْمَئِذٍ سَبْعِينَ أَسْرَدُوا سَبْعِينَ مَرَّةً
مُسْلِمًا۔

۶۲۲ھ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ قَالَ رَأَيْتُ
عَنْ يَمِينِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَعَنْ شِمَالِهِ يَوْمَ أُحُدٍ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا نِيَابُ
يَبُصْنُ يَقَاتِلَانِ كَأَنَّ شِدَّ الْقِتَالِ مَا رَأَيْتُهُمَا
قَبْلُ وَلَا بَعْدُ يَعْنِي جَبْرَائِيلَ وَمِيكَائِيلَ
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۶۲۵ھ وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَهْطًا إِلَى أَبِي رَافِعٍ فَدَخَلَ
عَلَيْهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَتِيكٍ بَيْتَهُ لَيْلًا وَهُوَ
نَائِمٌ فَقَتَلَهُ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَتِيكٍ
فَوَضَعْتُ السَّيْفَ فِي بَطْنِهِ حَتَّى أَخَذَ فِي
ظَهْرِهِ فَحَرَفْتُ أَنِّي قَتَلْتُهُ فَجَعَلْتُ أَفْتَحُ الْأَبْوَابَ
حَتَّى أَتَيْتُ إِلَى دَرَجَةٍ فَوَضَعْتُ رِجْلِي
فَوَقَعْتُ فِي لَيْلَةٍ مُقْبَرَةٍ فَأَنْكَرْتُ سَاقِي
فَعَصَبَتْهُمَا بَعْجَامَةً فَأَنْطَلَقْتُ إِلَى
أَصْحَابِي فَأَتَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَخَدَّاهُ فَقَالَ الْبَطْرُ جَلَّكَ قَبَسَطْتُ
رِجْلِي فَتَسَحَّرْنَا فَكُنَّا لَمْ نَأْكُلْ أَشْتَكِمَا قَطْرًا الْبَخَارِيُّ۔

۶۲۶ھ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ إِنَّا يَوْمَ الْخَنْدَقِ نَحْنُ
فَعَرَضْتُ كُدَيْيَةً شَدِيدَةً فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا هَذِهِ كُدَيْيَةٌ عَرَضْتُ
فِي الْخَنْدَقِ فَقَالَ أَنَا نَزَلْتُ ثُمَّ قَالَ وَبَطْنُهُ

۶۲۵ھ ابورافع حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا بڑے دین دشمن تھا جس نے کئی بار محمدؐ کی تھی اور بہت سے فتنے برپا کئے تھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بھوکڑا تھا اور اپنے فتنوں پر ناگاہین ہو گیا تھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو مار ڈالنے کے لیے یہ جماعت روانہ کی تھی۔

مَعْصُوبٌ بِحَجَرٍ وَلَبِئْسَ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ لَّأَنَدَوْنِ
ذَوَاتَنَا فَآخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الْمَعْوَلُ فَضْرَبَ فَخَادَ كَثِيبًا أَهْلًا فَانْفَلَتَ
إِلَى أَمْرَاتِي فَقُلْتُ هَلْ عِنْدَكَ شَيْءٌ فَإِنِّي
رَأَيْتُ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَصْمًا
شَدِيدًا فَآخَرَجْتُهُ جَدًّا بَيْنَهُ صَاعٌ وَمِنْ
شَعِيرٍ وَلَنَا بِهِمَّةٌ دَاجِنٌ فَكَبَحْتُمَا وَطَحْنَتِ
الشَّجِيرَ حَتَّى جَعَلْنَا الْكَحْمَ فِي الْبُرْمَةِ ثُمَّ
جِئْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَادَرْتُهُ
فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ذَبَحْنَا بِهِمَّةً لَنَا وَ
طَحْنَتُ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ كَتَعَالَى أَنْتَ وَ
نَفَرٌ مَعَكَ فَصَاحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَا أَهْلَ الْخَنْدَقِ إِنَّ جَابِرًا صَنَعَ
سُورًا فَحَيَّ هَلَا بِكُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُنْزِلَنَّ بُرْمَتَكُمْ وَلَا تُخْبِزَنَّ
عَجِينَكُمْ حَتَّى آجِئَ وَجَاءَ فَآخَرَجْتُ لَنَا
عَجِينًا قَبِضَ فِيهِ وَبَارَكْتُ ثُمَّ عَمَدًا إِلَى بُرْمَتِنَا
قَبِضَ وَبَارَكْتُ ثُمَّ قَالَ أَدْعِي خَابِزَةً فَلْتُخْبِزْ
مَعَكَ وَاقْدِجِي مِنْ بُرْمَتِكُمْ وَلَا تُنْزِلُوها
وَهَذَا الْفُتَّى فَأُتِسِمَ بِاللَّهِ لَا كُلُّوا حَتَّى
تَرْكُوهُ وَانْجَرُّوا وَإِنْ بُرْمَتُنَا
لَتَغَطُّ كَمَا هِيَ وَإِنْ عَجِينُنَا لَيُخْبِزُ كَمَا
هُوَ مَتَّقِ عَلَيْهِ -

کہ آپ کھڑے ہو گئے اور حالت یہ تھی کہ شدت بھوک سے آپ کے
پیٹ پر پتھر بندھا ہوا تھا اور تین دن سے ہماری حالت یہ تھی کہ ہم نے
چھیننے کی کوئی چیز نہیں چکھی تھی یعنی تین روز سے کچھ نہ کھایا تھا حضور
صلی اللہ علیہ وسلم نے کدال ہاتھ میں لیا اور پتھر پر مارا وہ سخت پتھر پھسلنے
ریت کے مانند ہو گیا جابرؓ کا بیان ہے کہ اس کے بعد میں وہاں سے اپنے
گھر کی طرف روانہ ہوا۔ اور اپنی بیوی کے پاس جا کر کہا کیا تمہارے ہاں کھانے
کی کوئی چیز ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت بھوکا پایا میری بیوی
نے ایک پھیلا نکالا جس میں ایک صاع جو تھے (یعنی ساڑھے تین سیر
کے قریب) اور ہمارے پاس ایک گھر کا پلا ہوا بیڑ کا بچہ تھا۔ میں نے اس
بچہ کو زبح کیا اور میری بیوی نے آٹا پیسا۔ پھر میں نے ہانڈی میں گوشت
ڈال کر اس کو چڑھا دیا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں
حاضر ہو کر آہستہ سے عرض کیا یا رسول اللہ ہم نے بھیڑ کا ایک بیہ ذبح
کیا ہے اور ایک صاع جو پیسے ہیں آپ اپنے چند دوستوں کے ساتھ
تشریف لے چلے۔ رسول اللہ نے یہ سن کر بلند آواز سے پکار کر
فرمایا۔ خندق والو! چلو جابرؓ نے کھانا کھلانے کے لئے نیار
کیا ہے۔ ہاں جلدی چلو۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے
فرمایا تم اپنی ہانڈی جو بچے سے نہ اتارنا اور آٹا نہ پکانا جب تک کہ میں نہ آجاؤں
چنانچہ آپ تشریف لائے اور میں گدھا ہوا آنا حضور کے روبرو لے آیا۔ آپ
نے آئے میں آٹ بن ڈالا اور برکت کی دعا کی پھر ہانڈی کی طرف بڑھے
اور اس میں بھی دہن مبارک کا لعاب ڈالا اور برکت کی دعا کی اور پھر فرمایا
کہ روٹی پکانے والی کو بلاؤ کہ وہ تیرے ساتھ روٹی پکائے اور سالن ہانڈی
میں سے نکال اور ہانڈی کو چولہے پر رہنے دو۔ جابر کا بیان ہے کہ خندق والے
ایک ہزار آدمی تھے۔ خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ سب نے کھانا کھا

لیا اور باقی چھوڑ دیا اور واپس چلے گئے اور ہماری ہانڈی بدستور بھری ہوئی تھی جیسی کہ کھانا کھانے سے پہلے تھی اور آٹا پکایا جابجا جیسا
کہ وہ شروع میں تھا۔ (بخاری و مسلم)

عمار بن یاسر کے بارے میں پیش گوئی

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ عمار بن یاسرؓ خندق کھود رہے
تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے فرمایا
میرے بچے! اس قدر رحمت و شفقت تجھ کو ایک باغی جماعت قتل کرے
کہ اپنا چہرہ جنگ مہفیں میں مارے گئے۔ (مسلم)

ایک پیش گوئی جو پوری ہوئی

حضرت سلیمان بن صردؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

۵۶۲۷ وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعِمَارِ بْنِ حَفْصٍ
الْخَنْدَقِيَّ جَعَلَ يَسْحَرُ رَأْسَهُ وَيَقُولُ يَوْمَئِذٍ
سَمِيَّةٌ تَقْتُلُكَ الْفَيْسَةُ الْبَارِغِيَّةُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ -

۵۶۲۸ وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ قَالَ قَالَ

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ
أُجِلِيَ الْأَحْزَابُ عَنْهُ الْآنَ نَغْزُوهُمْ
وَلَا يَغْزُونَا نَحْنُ نَسِيرُ إِلَيْهِمْ سَوَاءٌ
الْبَخَارِيُّ -

نے اس وقت جبکہ جنگ احزاب میں کفار متفرق ہو کر منتشر ہو گئے فرمایا
اب ہم ان سے جنگ کریں گے اور وہ ہم سے جنگ نہ کریں گے۔ ہم ان کی طرف پیش
قدمی کریں گے یعنی اب تک تو کفار ہم پر حملہ آور ہوتے رہے اور ہم ممانعت
کرتے رہے ہیں۔ آئندہ ہم ان پر حملہ آور ہوں گے۔ جنگ کی ابتدا ہماری
طرف سے ہوگی۔ اور ان کی طرف ہم جائیں گے۔ (بخاری)

حضرت جبرائیل اور فرشتوں کی مدد کا معجزہ

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ احزاب
سے واپس آ کر ہتھیار اتارے اور غسل کا ارادہ فرمایا ہی تھا کہ جبرائیل تشریف
لائے اس حال میں کہ وہ (رسول خدا) گرد و غبار کو سر سے جھاڑ رہے
تھے۔ اور کہا آپ نے تو ہتھیار اتار کر رکھ دیئے اور قسم اللہ تم کی میں نے
ابھی ہتھیار نہیں رکھے۔ چلے کافروں کی طرف چلے۔ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے پوچھا۔ کہ صر۔ جبرائیل نے بنو قریظہ کی طرف اشارہ کیا۔ چنانچہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنو قریظہ کی طرف بڑھے اور تیغ حاصل کی بخاری مسلم اور
بخاری کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ انسؓ نے بیان کیا ہے کہ گویا
میں اس غبار کو اب بھی دیکھ رہا ہوں جو قبیلہ بنو غنم کی اگلی صف میں اڑ
رہا تھا۔ اس سواروں کی جماعت سے جو جبرائیل کے ہمراہ تھے جب کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنو قریظہ کی طرف جا رہے تھے۔

انکابوں سے پانی نکلنے کا معجزہ

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ حدیبیہ کے واقعہ میں لوگ پیا سے تھے
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک چھاگل تھی جس سے آپ نے
دھوکا دیا تھا۔ پھر ایک جماعت آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض
کیا ہمارے پاس دھوکہ کرنے اور پینے کے لیے پانی نہیں ہے۔ اور صرف
یہی پانی ہے جو آپ کی چھاگل میں ہے (جو کافی نہیں ہو سکتا) نبی صلی اللہ علیہ
وسلم نے یہ سن کر اپنا ہاتھ چھاگل پر رکھ لیا اور پانی اس کے اندر سے ابلنے لگا یعنی
انکابوں میں سے گویا پانی کے چشمے جاری ہو گئے۔ جابرؓ کا بیان ہے کہ ہم
سب لوگوں نے پانی پیا اور دھوکا دیا۔ جابرؓ سے پوچھا گیا تم سب کتنے آدمی
تھے انہوں نے کہا اگر ہم ایک لاکھ بھی ہوتے تب بھی وہ پانی کافی ہوتا اس
وقت ہماری تعداد پندرہ سو تھی۔ (بخاری و مسلم)

آپ دہن کی برکت سے خشک کنواں لبریز ہو گیا

حضرت ہریرہؓ بن عازبؓ کہتے ہیں کہ حدیبیہ کے واقعہ میں ہماری تعداد
پچودہ سو تھی۔ حدیبیہ ایک کنواں ہے ہم نے اس کے اندر سے پانی کھینچا

۵۶۲۹ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا رَجَعَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْحَنْدَقِ
وَوَضَعَ السَّلَاحَ وَاعْتَسَلَ أَتَاهُ جِبْرِيلُ
وَهُوَ يَنْفُضُ رَأْسَهُ مِنَ الْغُبَارِ فَقَالَ
قَدْ وَضَعْتَ السَّلَاحَ وَاللَّهُ مَا وَضَعْتَهُ
أَخْرَجَ إِلَيْهِمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَإِنْ فَاشَارَ إِلَى بَنِي قُرَيْظَةَ فُخِّرَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِمْ مُتَّفِقٌ عَلَيْهِمْ فِي رِوَايَةِ
الْبَخَارِيِّ قَالَ أَنَسُ كَانِي أَنْظُرُ إِلَى الْغُبَارِ سَاهِغًا فِي رِجَاقِ
بَنِي غَنَمٍ مَوْلَى جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ حِينَ سَارَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى بَنِي قُرَيْظَةَ -

۵۶۳۰ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ عَطَشَ النَّاسُ يَوْمَ
الْحَدَابِيَةِ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بَيْنَ يَدَيْهِ رَكْوَةٌ فَتَوَضَّأَ مِنْهَا ثُمَّ
أَقْبَلَ النَّاسُ تَحْوَةً قَالُوا لَيْسَ عِنْدَنَا
مَاءٌ تَتَوَضَّأُ بِهِ وَنَشْرَبُ إِلَّا مَا فِي رَكْوَتِكَ
فَوَضَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ
فِي الرِّكْوَةِ فَجَعَلَ الْمَاءُ يَفُورُ بَيْنَ أَصَابِعِهِ
كَامْتَالِ الْعُيُونِ قَالَ فَشَرِبْنَا وَتَوَضَّأْنَا
فَقِيلَ لِحَابِرٍ كُنْتُمْ قَالُوا كُنَّا مِائَةَ أَلْفٍ لَكُنَّا
كُنَّا خَمْسَ عَشْرَةَ مِائَةً مُتَّفِقٌ عَلَيْهِ -

۱۱۱۱ وَعَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ كُنَّا مَعَ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعَةَ عَشْرَةَ

مَا نَمَّا يَوْمَ الْحَمْدِ بَيْتَهُ وَالْحَمْدُ بَيْتُهُ بِكُرْ
فَكَرَحْنَا هَا فَلَمْ نَكُنْ فِيهَا قَطْرَةً فَبَكَعَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَاهَا فَجَلَسَ عَلَى شَفِيرِهَا
ثُمَّ دَعَا بِأَنَاءٍ مِنْ ثَاءٍ تَتَوَضَّأُ ثُمَّ مَضْمَضَ وَدَعَا ثَمَّ
صَبَّغَهُ فِيهَا ثُمَّ قَالَ دَعَوْهَا سَاعَةً فَأَرَوْا أَنْفُسَهُمْ
وَرَكَابَهُمْ حَتَّى ارْتَحَلُوا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

یہاں تک کہ اس میں ایک قطرہ پانی نہ رہا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو جب اس کی خبر
پہنچی تو آپ کنوئیں پر تشریف لائے اور کنوئیں کے کنارے بیٹھ کر پانی کا
برتن منگایا اور دھو کیا۔ وضو کے بعد آپ نے منہ میں پانی پی لیا و دعا
کی اور پھر کنوئیں میں گلی کر دی اور پھر فرمایا تنخوری دیر کنوئیں کو چھوڑ دو
اس کے بعد لوگوں نے اور ان کی سواری کے جانوروں نے کنوئیں سے
خوب پانی پیا اور پھر وہاں سے کوچ کیا۔ (بخاری)

پانی میں برکت کا معجزہ

۵۶۳۲ وَعَنْ عَوْفٍ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ عَنْ عُمَرَ
بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ كُنَّا فِي سَفَرٍ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَشْتَكَى إِلَيْهِ النَّاسُ مِنْ
الْعَطَشِ فَذَلَّ فَذَلَّ نَا كَانِ يَسْمِيهِ
أَبُورَجَاءٍ وَنَسِيَهُ عَوْفٌ وَدَعَا عَلِيًّا فَقَالَ
أَذْهَبَا فَا بُتْغِيَا الْمَاءَ فَا نْطَلِقَا فَتَلْقِيَا امْرَأَةً
بَيْنَ مَزَادَتَيْنِ أَوْ سَطِيحَتَيْنِ مِنْ مَاءٍ فَجَاءَا
بِهَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَزَلُّوْهَا
عَنْ بَعْضِهَا وَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَا نَاءُ فَفَرَّغَ فِيهِ مِنْ أَمْرَاهِ الْمَزَادَتَيْنِ وَتَوَدَّى
فِي النَّاسِ اسْقُوا نَا سْتَقُوا قَالَ فَشَرِبْنَا
عَطَا نَا أَرْبَعِينَ رَجُلًا حَتَّى رَوَيْنَا فَمَدُّنَا
كُلَّ قَرْبَةٍ مَعَنَا وَإِدَادِي وَإِيَّاهُ اللَّهُ لَقَدْ
أَقْلَعَ عَنْهَا وَإِنَّهُ لَيَحْيِلُ إِلَيْنَا أَنَّهُمَا أَشَدُّ مِلَّةً
مِنْهَا حِينَ ابْتَدَى مُنْتَقِ عَلَيْهِ

عوف ابو رجاء سے اور وہ عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت
کرتے ہیں کہ ہم ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ تھے لوگوں
نے ایک موقع پر پیاس کی شکایت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ شکایت
سن کر اترے اور ابو رجاء کو طلب فرمایا اور حضرت علیؑ کو بھی بلایا اور پھر دونوں
سے فرمایا تم جا کر پانی تلاش کرو۔ چنانچہ دونوں پانی کی تلاش میں روانہ ہو گئے
ایک مقام پر ایک عورت ٹی جو پانی کی پکھال اونٹ پر لادے بیٹھیں تھیں
دونوں اس عورت کو (معا پکھال کے) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت
میں لے آئے اس عورت کو اور پانی کی پکھال کو لوگوں نے
اونٹ سے اتارا۔ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی کا برتن منگایا اور حکم دیا
کہ پکھال کے وہانہ سے اس برتن میں پانی ڈالو پھر لوگوں کو آواز دی گئی کہ
پانی پو اور پلاؤ چنانچہ تمام لوگوں نے پانی پی لیا اور خوب سیر ہو کر پیا
عمران بن حصین کا بیان ہے کہ ہم چالیس آدمی تھے ہم نے خوب سیر
ہو کر پانی پیا اور اپنی مشکیں اور چھانگلیں پانی سے بھر لیں قسم ہے خدا کی
جب ہم کو پانی سے علیحدہ کر دیا اور روک دیا گیا تو ہم نے محسوس کیا کہ
وہ پہلے سے زیادہ بھری ہوئی ہے (بخاری و مسلم)

درختوں کی اطاعت کا معجزہ

۵۶۳۳ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى نَزَلْنَا وَادِيًا فَنَحِمُّ
فَذَهَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِقَبْضِي حَاجَتَهُ فَلَمْ يَرَسِيًّا يَسْتَدْرِيهِ وَ
إِذَا شَجَرَتَانِ يَشَارِطِي الْوَادِي فَانْطَلَقَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَحَدَهُمَا فَآخَذَ
بِغَصْنٍ مِنْ أَغْصَانِهِمَا فَقَالَ الْقَادِي عَلَى يَأْذِنِ
اللَّهُ تَعَالَى فَا نْقَادَتْ مَعَهُ كَالْبَعِيرِ الْخَشْرَشِ
الَّذِي بِيَصَانِعٍ قَائِدٌ حَتَّى أَتَى الشَّجَرَةَ الْأُخْرَى

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ
جا رہے تھے کہ ایک افتادہ وادی (میدان) میں ہم ٹھہرے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم قضا حاجت کے لیے تشریف لے گئے لیکن پردہ کی کوئی جگہ آپ
کو نہ ملی اچانک آپ کی نظر میدان کے کنارے دو درختوں پر پڑی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان میں سے ایک درخت کے پاس گئے اور اس کی ایک
شاخ کو پکڑ کر فرمایا خدا کے حکم سے میری فرماں برداری کر اس درخت نے
فوراً اطاعت کی اور سکیل پڑے ہوئے اونٹ کی مانند جو اپنے ہاتھ کے دائے
کی اطاعت کرتا ہے اپنی شاخوں کو جھکا دیا پھر آپ دوسرے درخت
کے پاس گئے اور اس کی ایک شاخ پکڑ کر فرمایا خدا کے حکم سے میری

فَاتَّخَذَ بَعْضُهُمْ أَعْصَارَهُمَا فَقَالَ الْفَقَادِيُّ عَلَى
بِأَذْنِ اللَّهِ فَاْتَفَادَتْ مَعَهُ كَذَلِكَ
حَتَّى إِذَا كَانَ بِالْمَنْصَبِ مِمَّا يَنْتَهِي قَالِ
الْتِمَامُ عَلَى بِأَذْنِ اللَّهِ فَالْتَأَمَّتَا فَجَلَسَتْ
أَحَدُ ثُلُثِ نَفْسِي لَمَّا نَتَّيْتُ لَعْنَةً فَإِذَا أَنَا
بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُقْبِلًا وَإِذَا
السَّجَرَتَانِ قَدْ افْتَرَقَتَا فَقَامَتْ كُلُّ
وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا عَلَى سَائِرِ رَدَاةٍ مُسَلِّحَةٍ

اطاعت کر اس نے بھی اسی طرح اطاعت کی اور اپنی شاخوں کو زمین
پر جھکا لیا پھر آپ دنوں درختوں کے درمیان تشریف لائے اور فرمایا
خدا کے حکم سے میرے لیے تم دونوں مل جاؤ۔ چنانچہ وہ دونوں مل
گئے اور آپ نے درختوں کی داوٹ میں قضا و حاجت کر لی، جابر کا بیان
ہے کہ میں اس واقعہ کو دیکھ کر حیران تھا اور اپنے دل سے اس عجیب
واقعہ پر باتیں کر رہا تھا۔ اچانک میری نظر ایک طرف پڑی تو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لارہے ہیں اور ان درختوں کو دیکھا تو وہ دونوں
پھر علیحدہ علیحدہ ہو گئے ہیں اور ہر ایک درخت جدا اپنی جگہ کھڑا ہے۔

زخم سے شفا یابی کا معجزہ

۶۳۳ **وَعَنْ** يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ رَأَيْتُ
أَكْرَهَهُ بَنُو فِ سَائِرِ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ فَقُلْتُ
يَا أَبَا مُسْلِمٍ مَا هَذِهِ الضَّرْبَةُ قَالَ ضَرْبَةُ
أَصَابَتْ بَنِي يَوْمَ خَيْبَرَ فَقَالَ النَّاسُ أُصِيبَ سَلَمَةُ
فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَفَقْتُ فِيهِ ثَلَاثَ
نَفَّاثَاتٍ فَمَا اشْتَكَيْتُهَا حَتَّى السَّاعَةَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

یزید ابن ابی عبیدہ کہتے ہیں کہ میں نے سلمہ بن اکوعؓ کی
پنڈلی پر چوٹ کا نشان دیکھا اور کہا اے سلمہؓ! یہ چوٹ کیسی ہے
سلمہؓ نے کہا خیر کے دن یہ چوٹ آئی تھی۔ لوگوں نے کہا سلمہؓ مارا گیا
(چوٹ زیادہ آئی تھی۔ اس لئے لوگوں نے یہ خیال قائم کر لیا کہ مر گیا)
پھر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے چوٹ کی جگہ پر تین
بار دم کیا (یعنی جھونکا) پھر اس وقت سے مجھ کو کوئی تکلیف نہیں ہوئی (بخاری)

ان دیکھے واقعہ کی خبر دینے کا معجزہ

۶۳۵ **وَعَنْ** أَنَسٍ قَالَ نَعَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ زَيْدًا أَوْ جَعْفَرًا أَوْ ابْنَ رَوَاحَةَ النَّاسُ قَبْلَ
أَنْ يُنْزِلَهُمْ خَبْرَهُمْ فَقَالَ أَخَذَ الدَّرَائِيَّةَ زَيْدًا
فَأُصِيبَ ثُمَّ أَخَذَ جَعْفَرًا فَأُصِيبَ ثُمَّ
أَخَذَ ابْنَ رَوَاحَةَ فَأُصِيبَ وَعَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ
حَتَّى أَخَذَ الدَّرَائِيَّةَ سَبَعَتْ مِنْ سَبْعِينَ
اللَّهُ يُعْزِي خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ حَتَّى فَتَحَ اللَّهُ
عَلَيْهِمْ سَرَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے زیدؓ، جعفرؓ
اور ابن رواحہؓ کے مارے جانے کی خبر لوگوں کو پہلے سے دے دی تھی
(یعنی اس سے پہلے کہ میدان جنگ سے ان کی شہادت کی خبر آئے)
چنانچہ آپ نے (اس سلسلہ) میں فرمایا (یعنی ان کی شہادت کا واقعہ
اس طرح بیان کیا کہ) زیدؓ نے جھنڈا ہاتھ میں لیا اور شہید کیا گیا۔ پھر
علم کو جعفرؓ نے سنبھالا اور وہ بھی شہید ہوا۔ پھر ابن رواحہؓ نے جھنڈے
کو لیا اور وہ بھی مارا گیا آپ یہ واقعہ بیان فرما رہے تھے اور آنکھوں
سے آنسو جاری تھے پھر آپ نے فرمایا اس کے بعد نشان کو اس شخص نے
لیا جو خدا کی تلواروں میں سے ایک تلوار ہے یعنی خالد بن ولیدؓ یہاں تک کہ خداوند تم مسلمانوں کو دشمنوں پر فتح عنایت فرمائی۔ (بخاری)

غزوہ حنین کا معجزہ

۶۳۶ **وَعَنْ** عَبَّاسٍ قَالَ شَهِدْتُ مَعَ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ فَكَلَّمَا
الْكُفَّارُونَ وَالْمُسْلِمُونَ وَالْكَفَّارُونَ وَالْمُسْلِمُونَ
مُذِيرَيْنِ فَطَفِقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَرْكُضُ بَعْلَتَهُ قَبْلَ الْكَفَّارِ وَأَنَا

حضرت عباسؓ کہتے ہیں کہ میں غزوہ حنین میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے ساتھ شریک ہوا جب مسلمان اور کافر ایک دوسرے پر حملہ آور
ہونے لگے تو مسلمان پشت دیکر بھاگ کھڑے ہوئے (یہ دیکھ کر) رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چم کو ایڑہ لگا کر اور کفار کی طرف بڑھے۔
اس وقت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چم کی گام پکڑے ہوئے تھا اور

أَخَذَ يَلْحَاقُ بِغُلَامٍ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْفُهَا إِرَادَةً أَنْ لَا تُسْرِعَ وَأَبُو سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ أَخَذَ بِرِكَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْ عَبَّاسُ نَادِ أَصْحَابَ السَّمَرَةِ فَقَالَ عَبَّاسُ وَكَانَ دُجَلًا حَبِيسًا فَقُلْتُ يَا عَلِيُّ صَوِّقِي أَيْنَ أَصْحَابُ السَّمَرَةِ فَقَالَ وَاللَّهِ لَكَانَ عَطْفَتْهُمْ حِينَ سَمِعُوا صَوِّقِي عَطْفَةً الْبَقَرِ عَلَى أَوْلَادِهَا فَقَالُوا يَا كَبَيْكَ يَا كَبَيْكَ قَالَ فَا قَتَلُوا الْكُفَّارَ وَالِدَاعُوَةَ فِي الْأَنْصَارِ يَقُولُونَ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ قَالَ ثُمَّ قَصَصَتِ الدَّعْوَةُ عَلَى بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ فَنَظَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى بَغْلَتِهِ كَأَلْتَطَاوِيلَ عَلَيْهَا إِلَى قِتَالِهِمْ فَقَالَ هَذَا رَحِيمٌ حَمِي الْوُطَيْسُ ثُمَّ أَخَذَ حَصَبَاتٍ فَدَرَّهِيَ بِهِنَّ وَجُوهَ الْكُفَّارِ ثُمَّ قَالَ انْهَزْمُوا وَرَبِّ مُحَمَّدٍ قَوْلَ اللَّهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ رَمَاهُمْ بِحَصَبَاتِهِمَا فَمَا زِلْتُ أَرَى حَدًّا هُمْ كَلِيلًا وَأَمْرُهُمْ مُدَابَرًا وَاهُ مُسْلِمًا

اس خیال سے اس کو روک رہا تھا کہ کہیں وہ تیزی کے ساتھ کافروں میں نہ جا گئے اور ابو سفیان بن حارث بن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رکاب تختائے ہونے تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محمد سے فرمایا عباس! اصحابِ سمرہ کو آواز دو دوسرہ کیکر کے درخت کو کہتے ہیں حدیبیہ کے موند پر متعدد صحابہؓ نے ایک کیکر کے نیچے آپ سے بیعت کی تھی لڑنے مرنے پر اس بیعت کو بیعت رضوان بھی کہتے ہیں) عباس بلند آواز تھے انہوں نے بلند آواز میں پکار کر کہا۔ اصحابِ سمرہ کہاں ہیں۔ عباس کا بیان ہے ہے کہ خدا کی قسم میری آواز کو سن کر اصحابِ سمرہ اس طرح دوڑے جیسے گائیں اپنے بچوں کو دیکھ کر ان کی طرف دوڑتی ہیں۔ اور کہا ہے قوم ہم حاضر ہیں۔ ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ اس کے بعد مسلمان کافروں سے بھڑ گئے اور انصاریوں نے اپنی جماعتوں کو اس طرح پکارنا شروع کیا۔ اے گروہ انصار۔ اے جماعت انصار! زور دے دشمنوں سے لڑو) پھر یہ پکارنا صرف قبیلہ بنو حارث بن خزرج پر موقوف ہو گیا (یعنی صرف اولادِ حارث کو پکارا جانے لگا۔ اس لیے کہ انصار میں یہ سب سے بڑا قبیلہ تھا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے حجر پر سوار تھے اور گردن اونچی کر کے لڑائی دیکھ رہے تھے) پھر آپ نے لوگوں کو مخاطب کر کے کہا یہ وقت جنگ کے گرم ہونے کا ہے پھر آپ نے چند کنکریاں ہاتھ میں لیں۔ اور ان کو کافروں کے منہ پر پھینک مارا اس کے بعد فرمایا محمدؐ کے پیرو کار کی قسم! کافروں نے شکست کھائی۔ عباسؓ کہتے ہیں کہ خدا کی قسم یہ شکست صرف آپ کے کنکریاں پھینکنے کے سبب کافروں کو ہوئی۔ آپ کے کنکریاں پھینکنے کے بعد آخر وقت تک (مسلم)

غزوہ حنین میں آنحضرتؐ کی شجاعت و پامردی

ابو اسحاقؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے برابر بن عازب سے پوچھا اے عمارہؓ! کیا حنین کے دن تم کافروں کے مقابلہ سے بھاگ کھڑے ہوئے تھے۔ برابر بن عازبؓ نے کہا۔ نہیں خدا کی قسم! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پشت نہیں دکھائی واقعہ صرف اتنا ہے کہ صحابہؓ میں سے چند نوجوان جن کے پاس زیادہ ہتھیار نہ تھے تیر انداز کافروں سے بھڑ گئے یہ کافر ایسے تیر انداز تھے کہ ان کافروں کا کوئی تیر زمین پر نہ گرتا تھا (یعنی نشانہ خالی نہ جاتا تھا) ان تیر انداز کافروں نے ان نوجوانوں پر تیر برسائے جن کا کوئی تیر خطا نہ کرتا تھا۔ یہ نوجوان یہاں

۵۶۳۷ وَعَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِلْبَرَاءِ يَا أَبَا عَمْرَةَ قَدَرْتُ أَنْ يَوْمَ حَنِينٍ قَالَ لَا وَاللَّهِ مَا دُلِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَكِنْ خَرَجَ شَبَابُ أَصْحَابِهِ لَيْسَ عَلَيْهِمْ كَثِيرٌ سِلَاحٍ فَلَقُوا قَوْمًا رَمَاهُ لَا يَكَادُ لَسْقَطُ لَهُمْ نَسْهَمٌ فَدَرَسَقَوْهُمْ رَمَاهُ شَقًّا لَا يَكَادُونَ يَخْطِئُونَ فَأَقْبَلُوا هُنَاكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى

بَعَثْنَاهُ الْبَيْضَاءُ وَأَبُو سَفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ يَقُولُهُ فَتَزَلَّ وَاسْتَنْصَرُوا قَالَ أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبُ أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ثُمَّ صَفَّهُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ خَارِجٍ مَعْنَاهُ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُمَا قَالَ الْبَرَاءُ كُنَّا وَاللَّهُ إِذَا رَاحَ حَمَرُ الْبَاسِ شَقِيَ بِهِ وَإِنَّ الشَّجَاعَ مَسَا لَكِنِّي يُحَادِثُ بِهِ يَغْنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چلے گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت سینہ چرخ پر سوار تھے اور ابوسفیان بن حارث چرخ کی نگام بکھڑے ہوئے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان نوجوانوں کو دیکھ کر اپنے چرخ سے اترے اور خدا سے مدد اور فتح طلب کی اور فرمایا میں نبی ہوں یہ بات جھوٹی نہیں ہے اور میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں۔ اس کے بعد مسلمانوں کو جمع کر کے آپ نے صف بندی کی (مسلم اور بخاری و مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ برادر بن عازب نے کہا کہ خدا کی قسم! جب لڑائی سخت ہو جاتی تو ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر پیادہ ڈھونڈھتے تھے اور ہم میں سب سے زیادہ شجاع و بہادر وہ شخص شمار کیا جاتا تھا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر کھڑا ہوتا تھا۔

کسکریوں کا معجزہ

حضرت سلمہ بن اکوع کہتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہی میں غزوہ حنین میں شرکت کی اور بعض صحابہ کفار کے مقابلہ سے بھاگ کھڑے ہوئے پھر حبیب کافروں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گھیر لیا تو آپ چرخ سے نیچے اترے اور زمین سے ایک مٹی خاک اٹھائی پھر اس خاک کو کافروں کے منہ کے مقابل کیا اور اس کے بعد کافروں کے منہ پر خاک ڈالتے ہوئے فرمایا اے اے ان کے منہ پر سے ہوں ان کے منہ پھر خدا نے ان میں سے جن انسانوں کو پیدا کیا تھا یعنی جو کافروں یا خدا کی مخلوق میں سے موجود تھے، ہر ایک کی آنکھ خاک سے بھر گئی یعنی اس ایک مٹی خاک سے اور وہ بھاگ کھڑے ہوئے اور خدا نے ان کو شکست دی اور ان کے مال کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کے درمیان تقسیم کر دیا۔ (مسلم)

ایک حیرت انگیز پیش گوئی جو بطور معجزہ پوری ہوئی

حضرت ابوسریہ کہتے ہیں کہ ہم غزوہ حنین میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہمراہیوں میں سے ایک شخص کی نسبت جو اپنے آپ کو مسلمان کہتا تھا یہ فرمایا کہ وہ شخص دوزخی ہے پھر جب لڑائی کا وقت آیا تو یہ شخص خوب لڑا اور بہت سے زخم اس کے جسم پر آئے ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے جس شخص کی نسبت یہ فرمایا تھا کہ وہ دوزخی ہے وہ تو خدا کی راہ میں خوب لڑا اور بہت سے زخم اس نے کھائے اپنے فرمایا۔ یاد رکھو وہ دوزخیوں میں سے ہے۔ قریب تھا کہ بعض لوگوں کے دلوں میں اس واقعہ سے شک و شبہات پیدا ہو جائیں اور وہ

۵۱۳۸ وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ عَزَدَنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُنَيْنًا قَوْمٌ مَحَابَّةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا غَشَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ عَنِ الْبَغْلَةِ ثُمَّ قَبَضَ قَبْضَةً مِنْ تُرَابٍ مِنَ الْأَرْضِ ثُمَّ اسْتَقْبَلَ بِهِ وَجُوهَهُمْ فَقَالَ شَهِتَ الْوُجُوهَ فَمَا خَلَقَ اللَّهُ مِنْهُمْ إِنْسَانًا إِلَّا أَمَلَا عَيْنِيهِ تَرَابًا بِئِلَهِ الْقَبْضَةِ قَوْلًا مُدْبِرِينَ فَلَمْ يَزَلْ اللَّهُ وَفَسَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَنَائِهِمْ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۵۱۳۹ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ شَهِدْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُنَيْنًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ مِمَّنْ مَعَهُ يَدْعِي الْإِسْلَامَ هَذَا مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَلَمَّا حَضَرَ الْقِتَالُ قَاتَلَ الرَّجُلُ مِنْ أَشَدِّ الْقِتَالِ وَكَثُرَتْ بِهِ الْجِرَاحُ فَبَجَّعَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَدَايْتُ الَّذِي نَحْنُ نَحْنُ أَنْتَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ قَدْ قَاتَلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ مِنْ أَشَدِّ الْقِتَالِ فَكَثُرَتْ بِهِ الْجِرَاحُ فَقَالَ أَمَا إِنَّمَا مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَكَادَ

بَعْضُ النَّاسِ يَذَّابُ فَبَيْنَمَا هُوَ عَلَى ذَلِكَ إِذْ وَجَدَ الرَّجُلَ أَمْرًا يُجْرِيهِ فَاَهْوَى بِهِ إِلَى كُنْهٍ فَانْتَبَحَ مِنْهَا فَاَتَخَرَّبَهَا فَاشْتَدَّ رِجَالُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ حَدِّثْنَا مَا نَحْنُ فِيكَ فَخَرَّ فُلَانٌ وَتَنَلَّ نَفْسَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ أَكْبَرُ أَشْهَدُ أَنِّي عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ يَا بِلَالُ قُمْ فَإِنَّ لَدَيْكَ حُلَّ الْجَنَّةِ إِلَّا تَوَمَّنْ وَإِنَّ اللَّهَ لَيُؤَيِّدُ هَذَا الدِّينَ بِالرَّجُلِ الْفَاجِرِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

آپ کے بیان کو سچا قرار نہ دیں بیکایک اس شخص نے جس کی نسبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوزخی ہونے کا حکم لگایا تھا نہ انہوں کی تکلیف سے بچے ہیں ہو کر اپنے ہاتھ کو اپنے ترکش کی طرف بڑھایا اور ایک تیز نکال کر اسکو سینہ میں پیوست کر لیا یعنی خودکشی کر لی یہ دیکھ کر بہت سے لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دوڑ پڑے اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خداوند نے آپ کی بات کو سچا کر دیا نکال شخص نے خودکشی کر لی اور اپنے آپ کو مار ڈالا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ اکبر میں شہادت دیتا ہوں کہ میں خدا کا بندہ اور خدا کا رسول ہوں اسے بالائی کھڑا ہوا اور لوگوں کے درمیان اعلان کر دے کہ جنت کے اندر صرف مومن داخل ہوگا اور یہ کہ خداوند تعالیٰ اس دین کو مرد فاجر کے ذریعہ بھی قوی کرتا ہے۔ (بخاری)

آنحضرتؐ پر سحر کئے جانے کا واقعہ

۶۳۰۰ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَحَّرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِنَّمَا يَخِيلُ إِلَيَّ نَعْلُ الشَّيْءِ مَا نَعَلَهُ حَتَّى إِذَا كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ عَرِيضًا دَعَا اللَّهَ وَدَعَاهُ ثُمَّ قَالَ اشْعُرْتُ يَا عَائِشَةُ أَنَّ اللَّهَ قَدْ أَنْتَفَى فِيهِمَا اسْتَفْتَيْتُهُ جَاءَ فِي رَجُلَانِ جَلَسَ أَحَدُهُمَا عِنْدَ رَأْسِي وَالْآخَرُ عِنْدَ رِجْلِي ثُمَّ قَالَ أَحَدُهُمَا لِمَا جِئَ مَا وَجَّعَ الرَّجُلَ قَالَ مَطْبُوبٌ قَالَ وَمَنْ طَبَّهُ قَالَ لَيْدِي بْنُ الْأَعْصَمِ الْيَهُودِيُّ قَالَ فِيمَاذَا قَالَ فِي مُشْطٍ وَمَشَا طَلِقٌ وَجِئْتُ طَلْعَةً ذَكَرَ قَالَ قَائِلٌ هُوَ قَالَ فِي بَيْتٍ ذُرْوَانَ فَذَهَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَنْاسٍ مِنْ أَصْحَابِهِ إِلَى الْبَيْتِ فَقَالَ هَذِهِ الْبَيْتُ الَّتِي أُرِيْتُمَا وَكَانَ مَاءُهَا نَقًّا عَنِ الْجَنَائِدِ وَكَانَ تَحْلُمَا رُؤُوسَ الشَّيَاطِينِ فَاسْتَخْرَجَهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر سحر کیا گیا حتیٰ کہ آپ کی حالت یہ ہو گئی کہ آپ پر خیال کرنے تھے ایک کام کیا ہے حالانکہ وہ کیا نہ ہوتا تھا۔ (یعنی آپ پر نسیان غالب آ گیا تھا، انہیں ایام میں ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تھے کہ آپ نے خدا سے دعا کی اور پھر دعا کی (یعنی مکروہ ماکہ) پھر آپ نے فرمایا عائشہؓ! تجھے کو معلوم ہے میں نے خدا سے جو بات دریافت کی تھی وہ خدا نے مجھ کو بتادی اور وہ اس طرح (کہ وہ شخص) میرے پاس آئے ایک ان میں سے میرے سر ہانے بیٹھا اور دوسرا بائیں پھر ان میں سے ایک نے دوسرے سے دریافت کیا۔ اس شخص کو کیا بیماری ہے۔ دوسرے نے کہا اس پر جادو کیا گیا ہے۔ پھر پہلے نے پوچھا کس نے جادو کیا ہے؟ دوسرے نے کہا لیدین اعصم یہودی نے۔ پہلے نے پوچھا کس چیز میں جادو کیا ہے۔ دوسرے نے کہا کنکھی میں اور ان بالوں میں جو کنکھی سے جھرتے ہیں اور درخت خرما کے تازہ شگوفہ میں۔ پہلے نے پوچھا وہ جادو کی ہوئی چیزیں کہاں رکھی ہیں۔ دوسرے نے کہا ذروان کے کنوئیں میں۔ یہ معلوم کر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کے ساتھ اس کنوئیں پر تشریف لے گئے اور فرمایا یہ کنواں ہے جو مجھ کو دکھایا گیا ہے۔ اس کنوئیں کا پانی مہندی کا

سائرخ پانی تھا اور درخت خرما کے شگوفے (جو کنوئیں میں دفن تھے) ایسے تھے گویا کہ وہ شیطانوں کے سر ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا

(بخاری)

کو کنوئیں سے نکال لیا (اور جادو کا اثر جاتا رہا)

فرقہ خوراک کے بارے میں پیش گوئی جو حرف بہ حرف پوری ہوئی

حضرت ابو سعید خدریؓ کہتے ہیں کہ ہم مقام جوانہ میں (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے اور آپؐ غزوہ تبوک

۶۳۱۰ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کا مال غنیمت تقسیم فرما رہے تھے کہ آپ کی خدمت میں قبیلہ بنو نضیر کا ایک شخص جس کا نام ذوالخویصرہ تھا حاضر ہوا۔ اور عرض کیا یا رسول اللہ! عدل وانصاف سے کام لیجئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انفس ہے تجھ پر میں انصاف نہ کروں گا تو کون کرے گا دینی میں بے انصافی کروں گا تو دوسرا کون انصاف کرے گا! بیشک تو ناامید اور ٹوٹے میں رہا اگر میں انصاف نہ کروں۔ عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا مجھ کو اجازت دیجئے کہ میں اس کی گردن اڑا دوں آپ نے فرمایا اس کو اس کے حال پر چھوڑ دے اس لئے کہ اس شخص کے کچھ لوگ تابعدار ہوں گے اور تم ان کی نمازوں سے اپنی نمازوں کو اور ان کے روزوں سے اپنے روزوں کو خیر سمجھو گے اس لئے کہ وہ لوگ دینا کار اور طالب شہرت ہوں گے اور دکھانے کے بیٹے اچھی نمازیں پڑھیں گے اور روزے رکھیں گے یہ لوگ قرآن پڑھیں گے لیکن قرآن ان کے حلق سے نیچے نہ جائے گا (یعنی دل پر اثر نہ ہوگا) اور یہ لوگ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر شکار کے ہاتھ سے چھوٹ کر شکار میں سے گزر جاتا ہے۔ جب تیر شکار کے جسم سے گزر جائے اور باہر آجائے تو اس کے پیکان سے پرنک صاف ہوتا ہے اور کوئی چیز اس کے کسی حصہ میں لگی نظر نہیں آتی حالانکہ وہ نجاست اور خون میں سے نکل کر آتا ہے یعنی یہ لوگ اسی طرح دین اسلام سے نکل جائیں گے۔ اور ان میں اسلام کی ایک بات بھی باقی نہ رہے گی جس طرح اس تیر میں کچھ لگا نہیں ہوتا جو شکار کے اندر سے گزر جاتا ہے اور اس شخص کے بعض تابعداروں کی علامت یہ ہے کہ وہ سیاہ رنگ کا آدمی ہوگا جس کے ایک بازو میں عورت کے پستان کے مانند دھرا ہوا گوشت یا گوشت کا ایک ٹکڑا ہوگا جو ہتھاموگا (یعنی ذوالخویصرہ کے ہم خیال لوگوں میں ایک ایسا شخص ہوگا جس کی یہ علامت ہوگی) اور یہ لوگ (یعنی ذوالخویصرہ کے ہم خیال اتباع) لوگوں کے ایک بہترین فرقہ کے خلاف بغاوت کریں گے ابوسعید خدری کا بیان ہے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ حدیث میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے اور پھر میں یہ شہادت دیتا ہوں کہ حضرت علیؓ سے ان لوگوں (یعنی خوارج) کی ایک جماعت لڑی اور میں اس جنگ میں حضرت علیؓ کے ساتھ تھا جب حضرت علیؓ نے فتح پائی تو ایک شخص کو تلاش کرنے کا حکم دیا جس کی نسبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ چنانچہ نعثوں میں تلاش کر کے اس کی نعش کو لایا گیا میں نے اس کو دیکھا اس کی جو صفت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کی تھی وہ اسی

وَهُوَ يَقْسِمُ قَسَمًا أَنَّهُ ذُو الْخَوِصِرَةِ
 وَهُوَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي قَيْسِ فَقَالَ يَا رَسُولَ
 اللَّهِ اْعْدِلْ فَقَالَ ذَلِكَ فَمَنْ يَعْدِلُ إِذَا
 لَمْ أَعْدِلْ قَدْ خَسِرْتُ وَخَسِرْتُ إِنْ لَمْ
 أَكُنْ أَعْدِلْ فَقَالَ عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ لِي أَتَرْبُ عَنْكَ
 فَقَالَ دَعْنِي فَإِنَّ لَكَ أَصْحَابًا يُحَقِّقُ أَحَدُكُمْ
 صَلَاتَهُ مَعَ صَلَاتِهِمْ وَصِيَامَهُ مَعَ
 صِيَامِهِمْ يَقْرَأُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُونَ
 تَرَا قِيَهُمْ يَمُرُّونَ مِنَ الدِّينِ
 كَمَا يَمُرُّ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَةِ يَنْظُرُ
 إِلَى تَصْلِيهِ إِلَى رُصَايَةِ إِلَى تَضْيِيقِهِ
 وَهُوَ قَدْ حُدَّ إِلَى قَدْ دَهَ فَلَا يُوجَدُ
 فِيهِ شَيْءٌ قَدْ سَبَقَ الْفَرْتُ وَالْكَامُ
 آيَتُهُمْ سَاجِدٌ أَسْوَدُ إِحْدَى عَصِيدِي
 مِثْلَ مَشْدَى الْمَرْأَةِ أَوْ مِثْلَ الْبُضْعَةِ
 تَدَارِكُهُمْ وَيَخْرُجُونَ عَلَى خَيْرِ فِرْقَتِي
 مِنَ النَّاسِ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ أَشْهَدُ أَنِّي
 سَمِعْتُ هَذَا الْحَدِيثَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَشْهَدُ أَنَّ
 عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ قَاتَلَهُمْ وَأَنَا مَعَهُ
 فَأَمَرِيذَ لَكَ الرَّجُلُ فَأَلْتَمَسَ خَاتِي
 بِهِ حَتَّى نَظَرْتُ إِلَيْهِ عَلَى نَعْتِ الشَّيْ
 خِي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي نَعْتُهُ
 فِي رِعَايَةِ أَقْبَلِ رَجُلٌ غَارِثُ الْعَيْنَيْنِ
 نَاقِي الْجَبْهَةِ كَثُ الْمَحِيَةِ مُشْرِقُ
 الْوُجْهَتَيْنِ مَحْلُوقُ الرَّأْسِ فَقَالَ يَا
 مُحَمَّدُ اتَّقِ اللَّهَ فَقَالَ فَمَنْ يُطِيعُ اللَّهَ
 إِذَا عَصَيْتَهُ فَيَا مَنِّي اللَّهُ عَلَى أَهْلِ
 الْأَرْضِ وَلَا تَأْمُرُونِي فَمَا لَرَجُلٍ
 قَتَلَهُ فَمَنَعَهُ فَلَئِنْ قَالَ إِنَّ مِنْ
 ضَمْنِي هَذَا قَوْمٌ يَقْرَأُونَ الْقُرْآنَ
 لَا يُجَاوِزُونَ حَنَاجِرَهُمْ يَمُرُّونَ مِنَ

إِلَّا سَلَامٌ مُّدرِّقٌ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَةِ
فَيَقْتُلُونَ أَهْلَ الْإِسْلَامِ وَيَبْذُلُونَ
أَهْلَ الْأَرْكَانِ لَيْتَ أَذْرَكْتُمُ لَأَقْتُلَنَّكُمْ
قَتَلَ عَادٍ مُّتَّفِقٌ عَلَيْهَا -

میں موجود تھی اور روایت میں ذوالنخلیہ کے حاضر ہونے کے بجائے یہ الفاظ ہیں کہ ایک شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہوا جس کی آنکھیں اندر دھنسی ہوئی تھیں۔ پیشانی بلند تھی۔ گنجان طراز صی تھی۔ رخسارے اٹھے ہوئے تھے اور سر منڈا ہوا تھا اور آپ سے یہ فرمایا کہ اے

محمد! خدا سے ڈر اور اس کی اطاعت کر اپنے فرمایا اگر میں ہی خدا کی نافرمانی کروں گا تو کون اس کی اطاعت کرے گا اور تو محمد کو اطاعت گزار ہی کا کیا سبق دیتا ہے! خدا محمد کو امین جانتا ہے اور زمین کے لوگوں میں امین سمجھنا ہے تم محمد کو امین نہیں جانتے اور محمد پر اعتماد نہیں رکھتے۔ ایک شخص نے آپ سے پوچھا کیا اس کو قتل کر دیا جائے آپ نے منع فرما دیا پھر جب وہ شخص چلا گیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس شخص کی اصل سے ایک قوم پیدا ہوگی جو قرآن پڑھے گی اور قرآن ان کے حق سے نیچے نہ جائے گا یہ لوگ بن اسلام سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح نیر نکاری کے ہاتھ سے نکل جاتا ہے پھر یہ لوگ (یعنی خارجی) مسلمانوں کو قتل کریں گے اور بت پرستوں کو ان کے حال پر چھوڑ دیں گے یعنی ان سے جنگ نہ کریں گے اگر میں ان لوگوں کو پاؤں دیتی یہ لوگ میرے زمانہ میں ہوں انہوں نے اس طرح ہلاک کر دیں جس طرح عاد ہلاک کئے گئے۔ (بخاری و مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی والدہ کے اسلام لانے کا واقعہ

۵۶۴۲ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كُنْتُ أَدْعُو
أُمَّيَ إِلَى الْإِسْلَامِ وَهِيَ مُشْرِكَةٌ فَدَعَوْتُهَا
يَوْمًا فَأَسْمَعْتَنِي فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَكْثَرُهُ فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا ابْنِي فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَدْعُ
اللَّهُ أَنْ يَهْدِيَ أُمَّيَ هُدًى فَقَالَ اللَّهُمَّ
إِهْدِ أُمَّيَ هُدًى هَدًى فَخَرَجْتُ مُسْتَبْشِرًا بِدَعْوَةِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا جِئْتُ إِلَى الْبَابِ
فَوَازَا هُوَ مُحَاتٌ فَصَبَّحْتُ ابْنِي خَشْفَ فَدَا حَى
فَقَالَتْ مَكَانَكَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ وَسَمِعْتُ خُفْضَةَ
الْبَاءِ فَاغْتَسَلْتُ فَلَبَسْتُ دِرْعَهَا وَتَحَلَّيْتُ عَنْ خِيَارِهَا
فَفَتَحَتِ الْبَابَ ثُمَّ قَالَتْ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ أَتَشْرِكُ
أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَآلَهُ أَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ
وَرَسُولُهُ فَارْجِعْتِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا ابْنِي مِنَ الْفَرَجِ فَحَبَدَ اللَّهُ
وَقَالَ خَيْرًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ -

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ میں اپنی ماں کو جو مشرک تھی ہمیشہ اسلام کی طرف بلایا کرتا تھا (یعنی ان سے مسلمان ہو جانے کی خواہش کیا کرتا تھا) ایک روز جب معمول میں نے مسلمان ہو جانے کو کہا۔ تو اس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں ایسی بات کہی جو محمد کو ناگوار ہوئی میں روتا ہوا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچا اور عرض کیا یا رسول اللہ! خدا تم سے دعا فرمائیے کہ وہ ابو ہریرہؓ کی ماں کو ہدایت فرمائے آپ نے فرمایا اے اللہ! تم ابو ہریرہؓ کی ماں کو ہدایت فرمے۔ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا سے خوش ہو کر واپس آیا اور اپنی ماں کے گھر کے دروازہ پر پہنچا تو دیکھا کہ دروازہ بند تھا میری ماں نے میرے قدموں کی آواز سنی تو کہا۔ ابو ہریرہؓ ذرا ٹھہرو پھر میں نے پانی کے گرنے کی آواز سنی یعنی غسل کرنے کی میری ماں نے غسل کیا اور کرتہ پہنا اور اوڑھنی (یعنی دوپٹہ) اوڑھنے نہ پائی تھی کہ دروازہ کھول دیا اور کہا ابو ہریرہؓ میں گواہی دیتی ہوں کہ خدا کے سوا کوئی معبود عبادت کے قابل نہیں ہے اور گواہی دیتی ہوں کہ محمد خدا کے بندے اور خدا کے رسول ہیں۔ میں پھر واپس ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں خوشی کے آنسو گراتا ہوا حاضر ہوا رسول اللہ نے خدا کی تعریف کی اور میری ماں کے اسلام پر خدا کا شکر ادا کیا (مسلم)

حضرت ابو ہریرہؓ کا کثیر الروایت ہونا اعجاز نبوی کا طفیل ہے

۵۶۴۳ وَعَنْهُ قَالَ لَكُمْ تَقُولُونَ أَكْثَرُ
أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَاللَّهُ الْمَوْعِدُ وَإِنَّ لَخَوْفِي مِنَ الْمَاجِرِينَ -

حضرت ابو ہریرہؓ نے تابعین وغیرہ کو مخاطب کر کے کہا تم یہ کہتے ہو کہ ابو ہریرہؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ حدیثیں نقل کرتا ہے اور اللہ تم ہی ہمارا وعدہ گاہ ہے (یعنی قیامت کے دن ہم کو اللہ تم کے سامنے

كَانَ يَشْغُلُهُمُ الصَّفَقُ بِالْأَسْوَاقِ
وَأَنَّ الْخَوَاقِي مِنَ الْأَنْصَارِ كَانُوا يَشْغُلُهُمْ
عَمَلُ أَمْوَالِهِمْ وَكُنْتُ أُمْرًا مَسْكِينًا
الَّذِي رَسَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلَى مِائَةِ بَكْرِيٍّ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ يَبْسُطُ أَحَدٌ مِنْكُمْ
تَوْبَهُ حَتَّى أَقْبَضِي مَقَالَتِي هَذِهِ ثُمَّ
يَجْمَعُهُ إِلَى صَدْرِهِ فَيَكْتُمِي مِنْ مَقَالَتِي
شَيْئًا أَبَدًا فَبَسَطْتُ نَمْرَةً لَيْسَ عَلَى
تَوْبٍ غَيْرِهَا حَتَّى قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَالَتَهُ ثُمَّ جَمَعْتُهَا إِلَى
صَدْرِي فَأَوَّلَ الَّذِي بَعَثَهُ بِالْحَقِّ مَا
لَيْسَتْ مِنْ مَقَالَتِهِ ذَلِكَ رَأَى بَوْرِحِي
هَذَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ -

حاضر ہونا ہے اگر میں نے حدیث کرنے میں کوئی نیا سنت کی ہوگی تو
مجھے کو خدا سزا دے گا واقعہ یہ ہے کہ میرے مہاجر بھائی تو بازار
میں کاروبار کرتے تھے اور ان کا یہ شغل حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت
میں زیادہ حاضری سے باز رکھتا تھا اور انصاری بھائی مالی کاموں میں
مشغول رہتے تھے ان کو بھی حاضری کا زیادہ موقع نہ ملتا تھا اور میں ایک
مسکین شخص تھا جو پیٹ بھر کر کھانا مل جانے پر قناعت کر کے حضور کی خدمت
میں پڑا رہتا تھا اور ایک دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ ہرگز نہیں ہو سکتا
کہ تم میں سے کوئی اپنا کپڑا پھیلائے (یعنی میری حدیث کو سننے کے لیے دامن
وراز کرے) اور اس وقت تک پھیلائے رہے جب تک کہ میں اپنی بات کو
تمام کر دوں اور پھر وہ اپنے کپڑے کو سمیٹ کر سینہ سے لگا لے اور پھر
میری حدیث کو بھول جائے (یعنی جو شخص پوری توجہ سے میری بات کو
سنے اور آخر تک سنے اور پھر اس کو سینہ میں محفوظ کرے وہ کبھی
میری بات کو نہیں بھول سکتا۔ یہ آپ نے اپنے صحابہ رض کے حق
میں دعا کی تھی) چنانچہ میں نے اپنی کملی کھولی اس لئے کہ اور کوئی کپڑا میرے

پاس نہ تھا یہاں تک کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث کو پورا کر لیا پھر میں نے اس کو اپنے سینے سے لگا لیا قسم ہے اس ذات کی جس نے محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کو حق کے ساتھ بھیجا ہے میں حضور کی حدیثوں میں سے اس وقت تک کچھ نہیں بھولا۔ (بخاری و مسلم)

حضرت جریر بن عبد اللہ کے حق میں دعا

وَعَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا
تُرِيحُنِي مِنْ ذِي الْخَلْصَةِ فَقُلْتُ بَلَى
وَكُنْتُ لَا أَخْبِتُ عَلَى الْخَيْلِ فَكَرَرْتُ
ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَضَرَبَ يَدَهُ عَلَى صَدْرِي حَتَّى
رَأَيْتُ أَثَرِي بِهِ فِي صَدْرِي وَقَالَ
اللَّهُمَّ شَيْئَهُ فَاَجْعَلْهُ هَادِيًا مُهْدِيًا قَالَ
فَمَا رَفَعْتُ عَنْ فَرْسِي بَعْدُ فَا لَطَلْتُ
فِي مِائَةِ وَخَمْسِينَ فَارِسًا مِنْ
أَحْمَسَ فَحَرَقَهَا بِالنَّارِ وَكَسَرَهَا
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ -

حضرت جریر بن عبد اللہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے مجھ سے فرمایا تو ذی الخلصہ کو توڑ کر مجھ کو آرام نہیں دینا (ذو الخلصہ
ایک تنہا نہ تھا حضور کو اس سے بہت روحانی اذیت ہوتی تھی) میں نے عرض
کیا ہاں میں اس کو توڑ کر آپ کو خوش کر دوں گا میری حالت یہ تھی کہ میں
گھوڑے پر اچھی طرح سواری نہ کر سکتا تھا اور کبھی کبھی گر پڑتا تھا میں نے
اس کا ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا۔ آپ نے میرے سینہ پر
ہاتھ مارا کہ اگر میرے دل تک پہنچا اور پھر فرمایا اے اللہ تم اس کو
ثابت رکھ اور اس کو راد راست دکھانے والا ماہ راست پانے والا بنا
جریرؓ کا بیان ہے کہ اس دعا کے بعد میں کبھی گھوڑے سے نہ گر اور
پھر میں ڈیڑھ سو سواروں کو لے کر ذی الخلصہ کو توڑنے کے لئے روانہ
ہوا یہ سوار قبیلہ احمر (قریش) کے تھے جریرؓ نے ذی الخلصہ کو بھلا دیا
اور توڑ ڈالا۔ (بخاری و مسلم)

زبان مبارک سے نکلا ہوا لفظ اٹل حقیقت بن گیا

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی دچی کھا کر اٹھا۔ دھوا ایک نصرانی تھا اور مسلمان ہو گیا تھا) پھر وہ

وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ إِنَّ سَاجِدًا كَانَ
يَكْتُبُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَارْتَدَّ

عَنِ الْإِسْلَامِ وَخَبَرَنَا بِأَمْرِ كَيْفٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْأَرْضَ لَا تَقْبَلُهُ فَاخْبَرَنِي بِوَكَلَتِهِ أَنَّهُ أَتَى الْأَرْضَ الَّتِي مَاتَ فِيهَا فَوْجَكَهُ مَبْنُودًا فَقَالَ مَا شَأْنُ هَذَا فَقَالُوا دَفَنَّاكَ مَرَارًا فَلَمْ تَقْبَلَهُ الْأَرْضُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

مرد ہو گیا اور مشرکوں سے جا ملا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکی نسبت فرمایا کہ زمین اس کو قبول نہ کرے گی۔ انس کا بیان ہے کہ مجھ سے طلحہ نے کہا کہ میں اس زمین پر پہنچا جہاں وہ شخص مرا تھا میں نے دیکھا کہ وہ قبر سے باہر پڑا ہوا ہے میں نے لوگوں سے پوچھا اس کی یہ کیا حالت ہے قبر سے کیوں باہر پڑا ہے لوگوں نے بیان کیا کہ ہم نے اس کو کئی دفعہ زمین کے اندر دفن کیا لیکن زمین نے اس کو قبول نہیں کیا۔ (بخاری)

سجور یہود کے احوال کا انکشاف

۵۶۳۵ وَعَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ وَجَّهَتِ الشَّمْسُ فَجَمَعَ صَوْتًا فَقَالَ يَهُودُ تَعَذَّبُ فِي قُبُورِهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابو ایوبؓ کہتے ہیں کہ آفتاب غروب ہو گیا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لے گئے آپ نے ایک آواز سنی اور فرمایا آواز یہودیوں کی ہے جن کو قبر کے اندر عذاب دیا جا رہا ہے۔ (بخاری و مسلم)

آندھی دیکھ کر ایک منافق کے مرنے کی خبر دینے کا معجزہ

۵۶۳۶ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَفَرٍ فَلَمَّا كَانَ قَرَبَ الْمَدِينَةِ هَاجَتْ رِيحٌ تَكَادُ أَنْ تَذْفَنَ الزَّلَّابُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُعِثَتْ هَذِهِ الرِّيحُ لِمَوْتِ مُنَافِقٍ فَقَدِمَ الْمَدِينَةَ فَإِذَا عَظِيمٌ مِنَ الْمُنَافِقِينَ قَدْ مَاتَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی سفر سے تشریف لائے جب مدینہ کے قریب پہنچے تو سخت آندھی آئی اس قدر کہ سوار کو گرا کر زمین میں دفن کر دے۔ آپ نے فرمایا یہ ہوا ایک منافق کے مرنے پر بھیجی گئی ہے۔ پھر جب مدینہ میں داخل ہوئے تو معلوم ہوا کہ ایک بڑا فاسق مر گیا ہے۔ (مسلم)

مدینہ کی حفاظت کے بارے میں معجزانہ خبر

۵۶۳۷ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى قَدِمْنَا عُسْفَانَ فَأَقَامَ بِهَالِكِيٍّ فَقَالَ النَّاسُ مَا نَحْنُ هُنَا فِي شَيْءٍ وَإِنَّا عَيَالُنَا لَخَلُوتٌ مَا يَأْتِي مِنْ عَلَيْهِمْ فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا فِي الْمَدِينَةِ شَيْءٌ وَلَا نَقْبٌ إِلَّا عَلَيَّ مَلَكٌ يَحْرُسُنَا حَتَّى نَقْدُمُوا إِلَيْهَا ثُمَّ قَالَ إِرْتَحِلُوا فَارْتَحِلْنَا وَأَقْبَلْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ قَوْلَ الَّذِي يُجَلِّفُ يَدَهُ مَا وَضَعْنَا رِجَالَنَا حِينَ دَخَلْنَا الْمَدِينَةَ حَتَّى آغَارَ عَلَيْكُمَا بَنُو عَبْدِ اللَّهِ بَيْنَ عَطْفَانَ وَمَا يَهْجُرُهُمْ قَبْلَ ذَلِكَ شَيْءٌ نَقَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت ابو سعید خدریؓ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سے مدینہ کی جانب روانہ ہوئے جب ہم عسفان پہنچے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں کئی دن قیام فرمایا بعض لوگوں نے یعنی منافقوں نے کہا ہم یہاں کیا کرتے ہیں (یعنی کیوں بیکار پڑے ہیں) حالانکہ ہمارے اہل و عیال ہمارے پیچھے ہیں (یعنی گھروں میں) اور ہم انکی طرف سے مطمئن نہیں ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب یہ سنا تو فرمایا قسم جو اس ذات کی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے مدینہ کا کوئی راستہ اور کوئی کوچہ ایسا نہیں ہے جس پر فرشتے مقرر نہ ہوں یعنی ہر ایک راستہ اور ہر ایک کوچہ پر دو فرشتے حفاظت کے لئے موجود ہیں اور اس وقت تک رہیں گئے جب تک کہ تم مدینہ پہنچو اس کے بعد آپ نے کوچ کا حکم دیا اور ہم روانہ ہوئے اور مدینہ پہنچے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کی قسم کھائی جاتی ہے کہ ہم نے ابھی اپنے اونٹنوں کے کجاول کو بھی نہ اُتارا تھا اور مدینہ میں داخل ہی ہوئے تھے کہ نبی اللہ بن عطفان ہمارے اوپر چڑھ آئے اور ہمارے آنے سے پہلے کسی بات نے انکو جنگ پر نہ ابھارا تھا۔ (مسلم)

بارش سے متعلق قبولیت دعا کا معجزہ

۵۶۲۸ وَعَنْ النَّبِيِّ قَالَ أَصَابَتْ النَّاسَ سَنَةٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فِي يَوْمٍ الْجُمُعَةِ قَامَ أَعْرَابِي فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْكَ الْبَالُ وَجَاعَ الْعِيَالُ فَادْعُ اللَّهَ لَنَا فَرَفَعَ يَدَيْهِ وَمَا نَرَى فِي السَّمَاءِ قَرَعَةً فَزَوَّاهُ الَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ فَاذْهَبْ بِهَا حَتَّى تَأْتِيَ السَّحَابَ أَمْثَالَ الْجِبَالِ ثُمَّ يَنْزِلُ عَنْ مَنْبَرِهِ حَتَّى يَرَأَيْتَ الْمَطَرَ يَتَخَالَفُ عَلَى لِحْيَتِهِ فَبَطَرْنَا يَوْمَئِذٍ ذَلِكَ وَمِنَ الْغَدِ وَمِنْ بَعْدِ الْغَدِ حَتَّى الْجُمُعَةِ الْآخِرَى وَقَامَ ذَلِكَ الْأَعْرَابِي أَوْغَيْدَةً فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ تَهْكَ مَرَّ الْبِنَاءُ وَغَدَقَ الْبَالُ فَادْعُ اللَّهَ لَنَا فَرَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ اللَّهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا فَمَا يَشْتَدُّ إِلَى نَاحِيَةٍ مِنَ السَّحَابِ إِلَّا أَنْفَجَرَتْ وَصَارَتْ الْمَدَائِنُ مِثْلَ الْجُحُبِ وَسَالَ الْوَادِي قَنَاةً شَهْرًا وَلَمْ يَجِئْ أَحَدٌ مِنَ نَاحِيَةِ الْأَحْقَافِ بِالْجُودِ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ اللَّهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا اللَّهُمَّ عَلَى الْأَكَاوِ وَالْأَضْمَاءِ وَبُطُونِ الْأَدُودِ بَيْتًا وَمَنَازِلَ الشَّجَرِ قَالَ فَأَقْلَعَتْ وَخَرَجْنَا لَمْ يَشْأَنَّ فِي الشَّمْسِ مُسْتَقْنٌ عَلَيْكَ

جگہ برسا۔ اس کا بیان ہے کہ اس دعا کے بعد ابر کھل گیا۔ اور ہم باہر نکلے اس حال میں کہ دھوپ میں چل رہے تھے۔ (بخاری و مسلم)

اسطوانہ حسنہ کا معجزہ

۵۶۲۹ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَطَبَ اسْتَنْدَ إِلَى جَذَعِ نَخْلَةٍ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ فَلَمَّا صُنِعَ لَهُ الْمُنْبَرُ فَاسْتَوَى عَلَيْهِ صَاحِبُ النُّخْلَةِ الْكَبِيِّ كَانَ يَخْطُبُ عِنْدَهَا حَتَّى كَادَتْ أَنْ تَنْشَقَّ فَنَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَخَذَ هَا فَاقَمَهَا إِلَيْهِ فَجَعَلَتْ تَابُوتَ آيَاتٍ

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مسجد میں (جمعہ کے روز) خطبہ پڑھتے تو کھجور کے اس تنہ پر چوتھوں کے طور پر مسجد میں کھڑا تھا کہ لگتا ہے پھر جب منبر تیار ہو گیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس پر خطبہ پڑھنے کو کھڑے ہوئے تو وہ ستون جس سے کمر لگا کر آپ خطبہ پڑھا کرتے تھے چلا یا (یعنی فراقی بی میں) اور قریب تھا کہ وہ فراق کی اذیت کی شدت سے بھٹ جائے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے اترے ستون کو ہاتھ سے پکڑا پھر اس ستون نے بچوں کی طرح رونا اور نالہ کرنا شروع کیا ہاں ان بچوں

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں قحط پڑا ایک مرتبہ انہی ایام میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن خطبہ پڑھ رہے تھے ایک بیاتی نے کھڑے ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! میری بیاتی ہلاک ہو گئی اور بچے بھوکے مر رہے ہیں خدا سے ہمارے دعا فرمائیے آپ نے دعا کے لئے ہاتھ اٹھا دیئے اس وقت آسمان پر ابر کا ایک ٹکڑا بھی نہ تھا۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا ختم کر کے ہاتھ نہ چھوڑے تھے کہ پہاڑوں کی مانند ابر اٹھا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے نہ اترے تھے کہ بارش کا پانی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ریش مبارک پر ٹپکنے لگا اس روز برسا دوسرے روز برسا تیسرے روز برسا یہاں تک کہ دوسرے جمعہ تک بارش کا سلسلہ جاری رہا۔ دوسرے جمعہ کو وہی بیاتی یا کوئی اور کھڑا ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! مکان گر چکا اور مال (مویشی وغیرہ) ڈوب گئے خدا سے ہمارے دعا فرمائیے آپ نے دعا کیلئے ہاتھ اٹھا دیئے اور فرمایا اے اللہ تم ہمارے اطراف میں برسا (یعنی کھیتوں وغیرہ میں) ہمارے اوپر (یعنی آبادی میں) نہ برسا آپ جس طرف اشارہ کرتے جاتے تھے ابر اس جانب سے کھٹا جاتا تھا۔ اور مدینہ کے اوپر سے ابر صاف ہو کر گزرے کے مانند آسمان نظر آتا تھا اور نالہ برابر ایک مادہ تک جاری رہا اور اطراف سے جو شخص بھی آیا اس نے کثرت سے بارش ہونے کی اطلاع دی اور ایک روایت میں یوں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح دعا کی۔ اے اللہ تم! ہمارے اطراف میں برسا۔ ہم پر نہ برسا۔ اے اللہ تعالیٰ شیوں پر پہاڑوں پر۔ نالوں کے اندر اور ذرتوں کے کھیتوں کے اگنے کی

کی طرح جن کو تسلی دے کر خاموش کیا جاتا ہے یہاں تک کہ اس ستون کو سکون حاصل ہوا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ ستون اس بیسے رو یا کہ جو بیان وہ سنا کرتا تھا اس کو اس نے نہ سنا یا وہ اس سے محروم ہو گیا۔ (بخاری)

اپنے ہاتھ کی توانائی سے محروم ہو گیا

حضرت سلمہ بن اکوع کہتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بائیں ہاتھ سے کھایا۔ آپ نے فرمایا اپنے دائیں ہاتھ سے کھا اس نے عرض کیا میں دائیں ہاتھ سے نہیں کھا سکتا آپ نے فرمایا تو اپنے ہاتھ سے کھانے پر قدرت نہ پائے اس نے جھوٹا منہ کیا تھا اور بائیں ہاتھ سے صرف تعب و غور کی وجہ سے کھاتا تھا راوی کا بیان ہے کہ حضور کی بددعا سے وہ اپنا داہنا ہاتھ منہ تک نہ پہنچا سکتا تھا۔ (مسلم)

آنحضرت کی سواری کی برکت سے سست رفتار گھوڑا تیز ہو گیا

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ ایک مزمزہ (چوروں یا دشمنوں کے خوف سے) عین دوائے گھبراہٹ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم ابو طلحہؓ کے گھوڑے کی ننگی پیٹھ پر سوار ہوئے جو سست رفتار تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب واپس تشریف لائے تو فرمایا ہم نے تو اس گھوڑے کو دریا پیا۔ (یعنی کشادہ قدم اور تیز رفتار) پھر وہ گھوڑا ایسا تیز رفتا ہو گیا کہ کوئی گھوڑا اس کے ساتھ نہیں چل سکتا تھا اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ اس درو کے بعد کوئی گھوڑا اس سے آگے نہ بڑھ سکتا تھا۔ (بخاری)

کھجوروں میں برکت کا معجزہ

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ میرے والد کا انتقال ہوا اور ان پر کچھ قرض تھا میں نے قرض خواہوں سے کہا کہ قرض کے بدلے ہماری ساری کھجوریں لے لیں انہوں نے ایسا کرنے سے انکار کر دیا میں نے نبیؐ کی خدمت میں جاہر ہو کر عرض کیا حضور کو معلوم ہے میرا باپ احد کی جنگ میں شہید ہو گیا ہے اس نے بہت سا قرض چھوڑا ہے میں یہ چاہتا ہوں کہ قرض خواہ آپ کو میرے پاس دیکھیں (یعنی کوئی ایسی صورت ہو کہ آپ کی موجودگی میں قرض خواہ میرے پاس آئیں) آپ نے فرمایا جا اور ہر قسم کی کھجوروں کے الگ الگ ڈبیرے چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بلایا۔ قرض خواہوں نے جس وقت آپ کو دیکھا قرض کا سختی کے ساتھ مطالبہ کیا گویا وہ مجھ پر دیر نہ ٹھے گئے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب قرض خواہوں کے طرز عمل کو دیکھا تو آپ اٹھے اور کھجوروں کے بڑے ڈبیرے کے درمیان بارہ پھرے پھرے ڈبیرے بیٹھ کر فرمایا اپنے قرض خواہوں کو بلا (چنانچہ وہ آئے) اور حضور کے حکم سے کھجوروں کو اپنا شتر دیا کیا یہاں تک کہ خداوند تعالیٰ نے میرے والد کا تمام قرض ادا کر دیا اور میں

الصَّبِي الَّذِي يُسَكِّتُ حَتَّى اسْتَقَاتَ قَالَ بَكَتْ عَلَى مَا كَانَتْ تَسْمَعُ مِنَ الذِّكْرِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

۵۶۵۰ وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ أَنَّ رَجُلًا أَكَلَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتًا لَهَا فَقَالَ كُلْ بِمِثْلِكَ قَالَ لَا اسْتَطِيعُ قَالَ لَا اسْتَطَعْتَ مَا مَنَعَهُ إِلَّا الْكِبَرُ قَالَ فَمَا رَفَعَهَا إِلَى فَيْبِ زَوَاهُ مُسَلِّحًا۔

۵۶۵۱ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ أَهْلَ الْمَدِينَةِ قَدَعُوا مَرَّةً فَرَكِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا لِي فِي طَلْحَةَ بَطِيئًا وَكَانَ يَقِطِفُ فَلَمَّا رَجَعَ قَالَ وَجَدْنَا فَرَسَكُمْ هَذَا أَبْحَرًا فَكَانَ بَعْدَ ذَلِكَ لَا يُجَارَى وَفِي رِوَايَةٍ فَمَا سَبَقَ بَعْدَ ذَلِكَ الْيَوْمَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

۵۶۵۲ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ لَوْنِي أَبِي وَعَلَيْهِ دَيْنٌ فَعَرَضْتُ عَلَى عَمْرٍأَنِ أَنْ يَأْخُذُوا الْتَمَمًا بِمَا عَلَيْهِ فَأَبَوْا فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ قَدْ عَلِمْتُ أَنَّ وَالِدِي قَدْ اسْتَشْبَهَ يَوْمَ أُحُدٍ وَتَرَكَ دَيْنًا كَثِيرًا وَفِي أَحِبُّ أَنَّ يَرِيكَ الْغَرَمَاءُ فَقَالَ لِي إِذْ هَبْ نَبِيذًا كُلَّ تَمْرٍ عَلَى نَاحِيَةٍ فَعَلَلْتُ ثُمَّ دَعَوْتُهُ فَلَمَّا نَظَرُوا إِلَيْهِ كَانَهُمْ أَعْدُوا بِي بَلَدِكَ السَّاعَةَ فَلَمَّا رَأَى مَا يَصْنَعُونَ طَافَ حَوْلَ أَعْظَمِهَا بَيِّدًا رَأَيْتُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ جَلَسَ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ ادْعُ لِي أَصْحَابَكَ فَمَا نَالَ يَكْبِيلُ لَهُمْ حَتَّى آدَى اللَّهُ عَنْ وَالِدِي أَمَانَةً وَأَنَا أَرْضِي أَنْ يُؤَدِيَ اللَّهُ أَمَانَةً وَالِدِي وَلَا أَرْجِعُ إِلَى أَخَوَاتِي بِتَمْرَةٍ فَسَلَّمَ

پر راضی تھا کہ خداوند تعالیٰ ان کھجوروں سے میرے والد کا قرضہ ادا کرانے خواہ
میری بہنوں کو ایک کھجور نہ ملے (خداوند تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت
سے سارا قرض ادا کرادیا اور) کھجوروں کے ڈھیر جوں کے توں باقی رہے۔
(بخاری)

اللَّهُ الْبَيَّادُ رُكْنًا وَحَتَّىٰ أَنَّى أَنْظَرُ إِلَى الْبَيَّادِ
الَّذِي كَانَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَأَنَّمَا لَمْ تَنْقُصْ ثَمَرَةً وَاحِدَةً رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
جس ڈھیر پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے تھے میں اس کو دیکھ رہا تھا گویا اس میں سے ایک کھجور بھی کم نہیں ہوئی ہے۔ (بخاری)

گھی کی کچی کے متعلق ایک معجزہ

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ ام مالکؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
پاس ہدیہ کے طور پر کچی میں گھی بھیجا کرتی تھیں اس کے پاس اس کے بیٹے تھے
اور سالن مانگتے حالانکہ ان کے پاس سالن کی قسم میں سے کوئی چیز نہ ہوتی
تھی۔ آخر ام مالکؓ اس کچی کی طرف متوجہ ہوئیں جس میں رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کو گھی بھیجا کرتی تھیں اور اس میں گھی کو موجود پاتیں اور ہمیشہ
ام مالکؓ کے گھر کا سالن یہی گھی ہوتا تھا پھر جب ام مالکؓ نے اس گھی کو پھر
لیا یعنی اس کا سالن اگلی سال کیا تو اس کی برکت جاتی رہی ام مالکؓ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور اس کا ذکر کیا۔ آپ نے پوچھا کیا تم نے
اس گھی کو پھوڑا تھا۔ انہوں نے کہا ہاں۔ آپ نے فرمایا اگر تم اس کے حال پر اس
کو پھوڑو تیں (یعنی گھی نہ پھوڑتیں) تو اس میں ہمیشہ گھی رہتا۔ (مسلم)

۵۶۵۳ وَعَنْهُ قَالَ إِنَّ أُمَّ مَالِكٍ كَانَتْ تَهْدِي
لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عَكَّةَ لَهَا سَمْعًا
فَيَأْتِيهَا بَنُوهَا فَيَسْأَلُونَ الْأَدَمَ وَلَيْسَ عِنْدَهُمْ
شَيْءٌ فَيَتَّعِدُونَ إِلَى الذِّئْبِ كَانَتْ تَهْدِي فِيهِ لِلنَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَجِدُ فِيهِ سَمْعًا فَمَا
زَالَ يُقِيمُهُمْ لَهَا أَدَمَ بَيْتَهَا حَتَّى عَصَمَ نَدُّهُ
فَأَنَّتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
عَصَمَ بَيْتَهَا قَالَتْ نَعَمْ قَالَ لَوْ نَزَعْتُمَا مَا
زَالَ قَائِمًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ

کھانے میں برکت کا معجزہ

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ ابو طلحہؓ (انسؓ کی والدہ کے دوسرے
خاوند) نے ام سلیمؓ (یعنی انسؓ کی ماں) سے کہا کہ میں نے (آج) رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز کو کمزور و سست پایا ہے۔ میرے خیال میں
آپؐ بھوکے ہیں کیا تمہارے پاس کوئی کھانے کی چیز ہے۔ ام سلیمؓ
نے کہا۔ ہاں ہے یہ کہہ کر ام سلیمؓ نے جو کی چند روٹیاں نکالیں پھر
اپنی اور حسنیؓ اور اس میں ان روٹیوں کو لپیٹا اور میرے ہاتھ کے
نیچے ان کو چھپا دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت مسجد میں تشریف فرما تھے
اور چند لوگ آپؐ کے پاس بیٹھے تھے میں نے سلام کیا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے مجھ سے پوچھا کیا کچھ کو ابو طلحہؓ نے بھیجا ہے میں نے عرض کیا۔ ہاں
پھر پوچھا کیا کھانا دے کر بھیجا ہے میں نے عرض کیا ہاں۔ آپؐ نے ان لوگوں
سے حو وہاں موجود تھے فرمایا کہ غصے ہو جاؤ (یعنی چلو) یہ فخر رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم معہ تمام لوگوں کے ابو طلحہؓ کے گھر چلے میں بھی آپؐ کے آگے آگے چلا
اور ابو طلحہؓ کے پاس پہنچ کر آپؐ کی تشریف آوری کی خبر دی۔ ابو طلحہؓ نے ام سلیمؓ
سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ہیں۔ اور ان کے ساتھ صحابہؓ
بھی ہیں ہمارے پاس انسانا مان نہیں کہ ہم سب کو کھانا کھلا سکیں۔ ام سلیمؓ نے

۵۶۵۴ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ أَبُو طَلْحَةَ رَأَى
سُلَيْمٍ لَقَدْ سَمِعْتُ صَوْتَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَعِيفًا أَعْرُتُ فِيهِ الْجُوعُ
فَهَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ فَقَالَتْ نَعَمْ فَأَخْرَجْتُ
أَقْرَابًا مِنْ سَعِيرٍ ثُمَّ أَخْرَجْتُ خَمْرًا لَهَا فَلَقِيتُ
الْحَبْرَ بِبَعْضِهِ ثُمَّ دَسْتُهُ تَحْتَ بَيْدِي وَلَا تَذُنِي
بِبَعْضِهِ ثُمَّ أَدَسْتَنِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَدَا هَبْتُ بِهِ فَوَجَدْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ وَمَعَ النَّاسِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِمْ
فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَرْسَلَكِ أَبُو طَلْحَةَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ يَطْعَاهُ قُلْتُ
نَعَمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لِمَنْ مَعَهُ قَوْمًا فَأُطْلِقَ وَأُطْلِقَتْ بَيْنَ
أَيْدِيهِمْ حَتَّى جِئْتُ أَبَا طَلْحَةَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ
أَبُو طَلْحَةَ يَا أُمَّ سُلَيْمٍ قَدْ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ وَلَيْسَ عِنْدَنَا مَا نَطْعُهُمْ فَقَالَتْ اللَّهُ دَرَسُولُكُمْ فَأَنْطَلَقَ أَبُو طَلْحَةَ حَتَّى لَقِيَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدَابُّهُ طَلْحَةَ مَعَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لِي يَا أُمُّ سُلَيْمٍ مَا عِنْدَكَ فَأَتَتْ بِذَلِكَ الْخُبْزِ فَأَمَرَّ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفُتَّ دَعَصَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ عِلَّةً فَأَدَمَتْهُ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ فَاثْنَاءُ اللَّهِ أَنْ يَقُولَ ثُمَّ قَالَ الْإِذْنَ لِعَشْرَةِ فَأَذِنَ لَهُمْ فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ خَرَجُوا ثُمَّ قَالَ الْإِذْنَ لِعَشْرَةِ فَأَكَلَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ وَشَبِعُوا وَالْقَوْمُ سَبْعُونَ أَوْ ثَمَانُونَ رَجُلًا مُتَّفِقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِسُلَيْمٍ أَنَّهُ قَالَ الْإِذْنَ لِعَشْرَةِ فَاذْهَبُوا فَقَالَ كُلُوا وَسَمُوا اللَّهَ فَأَكَلُوا حَتَّى مَلَأَ ذَلِكَ بَنَاتَيْنِ رَجُلًا ثُمَّ أَكَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَذَكَرَ سُورَةُ فِي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ قَالَ أَدْخَلَ عَلَيَّ عَشْرَةَ حَتَّى عَدَّارِ بَعَيْنِ ثُمَّ أَكَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَلَتْ أَنْظَرُ هَلْ نَقَصَ مِنْهَا شَيْءٌ وَفِي رِوَايَةٍ لِسُلَيْمٍ أَنَّ أَحَدًا لَفِيَ لِحْيَتَهُ ثُمَّ دَعَا بِهِ بِالْبُرْكِ فَعَادَ كَمَا كَانَ فَقَالَ دُونَكُمْ هَذَا.

کہا اللہ تم اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں۔ ابو طلحہؓ را استقبال کے لیے گھر سے باہر نکلے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کی پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابو طلحہؓ کے ساتھ تشریف لائے اور فرمایا۔ ام سلمہؓ جو کچھ تمہارے پاس ہے لاؤ۔ ام سلمہؓ وہ روٹیاں جو ان کے پاس تھیں لے آئیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو طلحہؓ کو حکم دیا کہ وہ روٹیوں کے ٹکڑے کریں چنانچہ ان کو ریزہ ریزہ کیا گیا اور ام سلمہؓ نے کپتے میں سے گھی نچوڑا جو سالن ہو گیا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یعنی جو کچھ اللہ تعالیٰ نے چاہا فرمایا (یعنی دعا) اس کے بعد آپ نے حکم دیا کہ دس دس آدمیوں کو بلاؤ چنانچہ دس آدمیوں کو بلا کر کھانے کی اجازت دی گئی۔ اور انہوں نے پیٹ بھر کر کھا لیا پھر جب یہ اٹھ گئے تو دس کو اور بلا لیا گیا۔ اس کے بعد پھر دس آدمیوں کو بلا لیا گیا یہاں تک کہ اسی طرح تمام لوگوں نے خوب سیر ہو کر کھا لیا یہ یہ سب ستر یا اسی آدمی تھے (بخاری و مسلم) اور مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ آپ نے ابو طلحہؓ سے فرمایا دس آدمیوں کو بلاؤ۔ چنانچہ وہ آئے تو آپ نے فرمایا کھاؤ اور خدا کا نام لے کر کھاؤ۔ چنانچہ انہوں نے کھا لیا۔ اسی طرح اسی آدمیوں کے ساتھ کیا پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور گھر کے آدمیوں نے کھایا اور بھونٹا کھانا باقی رہ گیا اور بخاری کی روایت میں یوں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دس آدمیوں کو میرے ساتھ لا۔ اسی طرح چالیس آدمیوں کو شمار کیا اس کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کھایا اور میں دیکھ رہا تھا کہ کیا کھانے میں سے کچھ کم ہوا ہے یا نہیں اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ پھر رسول اللہ نے باقی کھانے کو جمع کیا اور پھر دعا کی تو وہ ایسا ہی ہو گیا جیسا کہ پہلے تھا (یعنی اتنی ہی مقدار میں) پھر آپ نے فرمایا اس میں سے کھاؤ۔

انگلیوں سے پانی اُبلنے کا معجزہ

۵۱۵۵ وَعَنْهُ قَالَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَانَاءٌ وَهُوَ بِالزُّدْرَاءِ فَوَضَعَ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ فَجَعَلَ الْمَاءُ يَنْبَعُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ فَتَوَضَّأَ الْقَوْمُ قَالَ تَتَادَةٌ قُلْتُ لِأَنْسَ كَمْ كُنْتُمْ قَالَ ثَلَاثٌ مِائَتًا أَوْ زَهَاءُ ثَلَاثٌ مِائَتَةٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ کے بازار کے پاس زور میں یا موضع زور میں تشریف رکھتے تھے آپ کے پاس پانی کا ایک برتن لایا گیا۔ آپ نے اس برتن میں اپنا ہاتھ رکھ دیا اور پانی آپ کی انگلیوں سے جاری ہو گیا اور لوگوں نے اس سے وضو کر لیا تنادہؓ نے انسؓ سے پوچھا تم اس وقت کتنے آدمی تھے۔ انہوں نے کہا تیس سو یا تین سو کے قریب۔ (بخاری و مسلم)

انگشتائے مبارک سے پانی نکلنے اور کھانے سے تسبیح کی آواز آنے کا معجزہ

۵۱۵۶ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كُنَّا

حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ ہم لوگ (یعنی صحابہؓ)

آیات قرآن یا معجزات نبوی کو برکت کا سبب قرار دیتے تھے اور تم لوگ ان کو کافروں کے ڈرانے کا سبب سمجھتے ہو۔ ایک دفعہ ہم رسول اللہ کے ساتھ سفر میں تھے کہ پانی کم ہو گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو حکم دیا کہ کہیں سے تھوڑا بہت بچا ہوا پانی لاؤ۔ چنانچہ صحابہؓ ایک بہن لائے جس میں تھوڑا سا پانی تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بہن میں ہاتھ ڈالا اور فرمایا: اؤ۔ پاک کرنے والے بابرکت پانی کی طرف متوجہ ہو۔ اور برکت خدا ہی کی طرف سے ہے میں نے دیکھا کہ پانی حضور کی انگلیوں سے جاری ہے اور ہم اس کھانے کی تسبیح بھی بنا کرتے تھے جو کھایا جاتا تھا۔ (بخاری)

پانی کا ایک اور معجزہ

حضرت ابو قتادہ رحمہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے سامنے خطبہ فرمایا جس میں بیان کیا کہ تم اس رات کے اول صبح میں اور آخر صبح میں سفر کرو گے اور کل انشا اللہ تم ایک پانی پر پہنچو گے چنانچہ لوگ بے تحاشا چلنے لگے اس طرح کہ ایک دوسرے کی پرواہ نہ تھی ابو قتادہ کا بیان ہے کہ اس رات کے اول صبح میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم چلے جاسے تھے کہ ادھی رات گزری اور آپؐ سے بہت کراہیک جگہ ریت گئے اور پھر فرمایا ہماری نماز کی حفاظت کرنا صبح کی نماز کے وقت جگہ لینا۔ سب سے پہلے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھ کھلی جبکہ دھوپ آپؐ کی پشت مبارک پر پہنچ گئی تھی۔ آپؐ نے فرمایا کہ سوار ہو جاؤ۔ چنانچہ ہم سب سوار ہو گئے اور سفر کو اس وقت تک جاری رکھا جب تک آفتاب نہ نچانہ ہو گیا پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سواری سے اترے اور وضو کرنے کا برتن منگایا۔ جو میرے پاس تھا (یعنی ابو قتادہ کے) اس میں تھوڑا سا پانی تھا آپؐ نے اس سے وضو کیا۔ مختصر وضو (یعنی مثلاً تین تین بار اعضا دھونے کے بجائے ایک ایک دفعہ دھونے) ابو قتادہ رحمہ کا بیان ہے کہ وضو کے بعد تھوڑا سا پانی اس بہن میں رہ گیا۔ آپؐ نے فرمایا اپنے وضو کے برتن کو ہمارے بچے محفوظ رکھ دے یا اس کے پانی کو محفوظ رکھ اس بچے کو عنقریب اس سے ایک نور ظہور پیدا ہوگا۔ اس کے بعد پالنے نماز کے لئے اذان کہی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعت نماز پڑھی پھر نماز فرض کے دو رکعت ادا کئے اس کے بعد آپؐ بھی سوار ہوئے اور ہم بھی راہ لگے روانہ ہوئے اور جب آفتاب خوب گرم ہو گیا اور ہر چیز میں گرمی پیدا ہو گئی۔ اس وقت ہم ان لوگوں کے پاس پہنچے جو ہم سے پہلے روانہ ہو چکے تھے ان لوگوں نے آپؐ کو دیکھتے ہی عرض کیا یا رسول اللہ! ہم تو گرمی اور پیاس کی شدت سے ہلاک ہو گئے۔ آپؐ نے فرمایا تم پر ہلاکت نہیں ہے! یعنی تم ہلاک

لَعَدُ الْآيَاتِ بَرَكَةً وَأَنْتُمْ تَعْدُوْنَهَا تَخَوُّفًا كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَقَالَ الْهَاءُ فَقَالَ أَطْلُبُوا فَضْلَةً مِنْ قَائِدِ حَجَاوِا بِأَنَاءٍ فِيهِ مَاءٌ قَلِيلٌ فَأَدْخَلَ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ عَلَى الظُّهُورِ الْمُبَارَكِ وَالْبَرَكَةُ مِنَ اللَّهِ وَلَقَدْ رَأَيْتُ الْمَاءَ يَنْدُبُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَقَدْ كُنَّا نَسْمَعُ تَسْبِيحَ الطَّعَامِ وَهُوَ يُؤْكَلُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۲۵۷۷ وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّكُمْ تَسِيرُونَ عَشِيَّتَكُمْ وَتَأْتُونَ الْمَاءَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ عَدَا فَا نَطْلُقُ النَّاسُ لَا يَلِيكُمُ أَحَدٌ عَلَى أَحَدٍ قَالَ أَبُو قَتَادَةَ نَبِيَّنا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسِيرُ حَتَّى أَتَاهَا اللَّيْلُ فَمَالَ عَنِ الطَّرِيقِ فَوَضَعَ رَأْسَهُ ثُمَّ قَالَ احْفَظُوا عَلَيْنَا صَلَوَاتِنَا كُنَّا أَوَّلَ مَنْ اسْتَقْبَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالشَّمْسُ فِي ظَهْرِهِ ثُمَّ قَالَ اذْكَبُوا قُرْبَيْنَا فَمَسَرْنَا حَتَّى إِذَا ارْتَفَعَتِ الشَّمْسُ نَزَلَ ثُمَّ دَعَا بِمِصْبَاةٍ كَانَتْ مَعِيَ فِيهَا شَيْءٌ مِنْ مَاءٍ فَنَوَضَّأُ مِنْهَا وَضُوءٌ دُونَ وَضُوءٍ قَالَ وَبَقِيَ فِيهَا شَيْءٌ مِنْ مَاءٍ ثُمَّ قَالَ احْفَظْ عَلَيْنَا مِصْبَاةَكَ فَسَيَكُونُ لَنَا نَبَأٌ ثُمَّ أَذَّنَ بِالْأَلِ بِالصَّلَاةِ فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ صَلَّى الْغَدَاةَ وَرَكِبَ وَرَكِبْنَا مَعَهُ فَأَتَرْتَهُنَا إِلَى النَّاسِ حِينَ امْتَدَّتْ إِلَيْنَا وَحَبَى كُلُّ شَيْءٍ وَهُمْ يَقُولُونَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَكَكُنَا وَعَطَشْنَا فَقَالَ لَا هَذَا عَلَيْكُمْ وَدَعَا بِالْمِصْبَاةِ فَجَعَلَ يَصُبُّ وَأَبُو قَتَادَةَ يَسْقِيهِمْ فَلَمَّا رَعَدُ أَنْ رَأَى النَّاسُ مَاءً فِي الْمِصْبَاةِ تَكَابَّوْا عَلَيْهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْسِنُوا أَمَلًا كَكُمُ

نہ ہو گئے) اس کے بعد آپ نے وضو کا برتن منگوایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برتن سے پانی ڈالتے جاتے تھے اور ابو قتادہؓ لوگوں کو پانی پلاتے جاتے تھے جب لوگوں نے برتن میں پانی کو دیکھا تو ایک دم ٹوٹ پڑے اور بڑھوا کر لیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مخلوق کے ساتھ بھلائی اور نیکی کرو (یعنی اثر و حام کر کے لوگوں کو تکلیف نہ دو) تم سب کے سب اس پانی سے سیراب ہو جاؤ گے۔ ابو قتادہ کا بیان ہے لوگوں نے ایسا ہی کیا اور اخلاق کو کام لیا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی ڈالا اور میں نے لوگوں کو پانی پلانا شروع کیا یہاں تک کہ میرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کوئی باقی نہ رہا (سب نے پانی پی لیا) آپ نے پھر پانی ڈالا اور مجھ سے کہا پی میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! جب تک آپ نہ پی لیں گے میں نہ پیوں گا۔ آپ نے فرمایا جماعت کا ساتھی جماعت کے بعد پاتا ہے۔ ابو قتادہؓ کہتے ہیں کہ میں نے بھی پانی پیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ابو قتادہ کا بیان ہے کہ اس کے بعد لوگ پانی پر نیچے اس حال میں کہ وہ سیراب اور راحت سے تھے۔ (مسلم)

سَيَرُدِّي قَالِ فَفَعَلُوا فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُبُّ وَأَسْقِيَهُمْ حَتَّى مَا بَقِيَ عَيْرِي وَعَبِيرُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَبَّ فَقَالَ لِي أَشْرَبُ فَقُلْتُ لَا أَشْرَبُ حَتَّى تَشْرَبَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ إِنَّ سَائِي الْقَوْمَ آخِرُهُمْ قَالَ فَشَرِبْتُ وَشَرِبَ قَالِ فَاتَى النَّاسَ الْمَاءَ جَاءَ مَوْنٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ هَكَذَا فِي صَحِيحِهِ وَكَذَا فِي كِتَابِ الْحُسَيْنِيِّ وَجَامِعِ الْأَصُولِ وَزَادَ فِي الْبَصَارِيِّ بَعْدَ قَوْلِهِ آخِرُهُمْ لَفُظَةً شَرِبْنَا۔

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ابو قتادہ کا بیان ہے کہ اس کے بعد لوگ پانی پر نیچے اس حال میں کہ وہ سیراب اور راحت سے تھے۔ (مسلم)

تبرک میں کھانے کی برکت کا معجزہ

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ غزوہ تبوک کے دن بھوک نے لوگوں کو بہت ستایا عمر بن نے عرض کیا یا رسول اللہ! لوگوں سے ان کا بچا ہوا توشہ منگوائیے پھر خدا سے اس توشہ پر ان کے لیے برکت کی دعا فرمائیے۔ آپ نے فرمایا ہاں (یعنی منگو لو) اس کے بعد آپ نے چمڑے کا دسترخوان منگوایا۔ اور پھر بچا ہوا کھانا منگوایا گیا چنانچہ لوگوں نے چیزیں لانا شروع کیں کوئی مٹھی بھر دیو یا باغلا یا کوئی مٹھی بھر کھجور لایا۔ یہاں تک کہ دسترخوان پر پھٹوری سی چیزیں جمع ہو گئیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے برکت کی دعا کی اور پھر فرمایا جتنا تمہارا چاہے اس میں سے اپنے برتن میں بھر لو چنانچہ لوگوں نے اپنے برتن بھر لیے یہاں تک کہ لشکر میں جو برتن بھی موجود تھا اس کو بھر لیا گیا تھا۔ ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ لوگوں نے خوب پیٹ بھر کر کھایا اور کھانا باقی رہا۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ خدا کے سوا کوئی معبود عبادت کے قابل نہیں اور یہ کہ میں خدا کا رسول ہوں جو شخص ان دونوں باتوں کے ساتھ خدا سے جا کر ملے اور اس میں شک نہ کرنا ہو وہ جنت سے نہ روکا جائے گا۔ (مسلم)

۵۶۵۸ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمَ غَزْوَةِ تَبُوكَ أَصَابَ النَّاسَ مَجَاعَةٌ فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَدْعُهُمْ يَفْضِلُ أَوْ دَادُهُمْ تَضَادَعُوا اللَّهُ لَهُمْ عَلَيْهِمَا بِالْبَرَكَةِ فَقَالَ نَعَمْ فَدَاعَا بِنَطِيعٍ فَبَسِطَ ثُمَّ دَاعَا يَفْضِلُ أَوْ دَادُهُمْ فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَجِيءُ بِكَيْفِ ذَرَّةٍ وَيَجِيءُ الْآخَرُ بِكَيْفِ نَمِرٍ وَيَجِيءُ الْآخَرُ بِكَيْفٍ حَتَّى اجْتَمَعَ عَلَى النَّطِيعِ شَيْءٌ يُسِيرُ فَدَاعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَرَكَةِ ثُمَّ قَالَ خُذُوا فِي أَوْعِيَتِكُمْ فَأَخَذُوا فِي أَوْعِيَتِهِمْ حَتَّى مَا تَرَكُوا فِي الْعُسْكَرِ وَغَارًا أَمْلَأُوهُ قَالَ فَاتَّكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا وَفَضَلْتُ فَضْلَةً فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لَإِلَهِ إِلَّا اللَّهُ وَإِنِّي رَسُولُ اللَّهِ لَا يُبْقِي اللَّهُ بِيَهْمَا عَبْدٌ عَيْدٌ سَائِلٌ فَيُجِيبُ عَنِ الْجَنَّةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

ام المؤمنین حضرت زینبؓ کے ولیمہ میں برکت کا معجزہ

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت زینبؓ کے ساتھ نکاح ہوا ہی تھا کہ میری ماں ام سلیمؓ نے کھجور گھی اور شیر کا امیدہ سانا یا اور پیالے میں بھر کر مجھ کو دیا اور کہا انس اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے جاؤ۔

۵۶۵۹ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرُوسًا بِزَيْنَبَ فَعِمِدَتْ أُمِّي أُمَّرُ سُلَيْمٍ إِلَى تَمْرٍ وَتَمِينٍ وَاقِطٍ فَصَنَعَتْ حَيْسًا

و سلم کے پاس سے جا اور عرض کر کہ میری ماں نے یہ حقیر ہدیہ آپ کی خدمت میں بھیجا ہے اور آپ کو سلام عرض کیا ہے اور کہا ہے کہ یا رسول اللہ! یہ ایک ہدیہ بہاری طرت سے قبول فرمائیے۔ چنانچہ میں گیا اور جو کچھ میری ماں نے کہا تھا عرض کر دیا۔ آپ نے فرمایا اس کو رکھ دے۔ اور غلام فلان شخص کو جن کے نام آپ نے بنائے بلا لاؤ اور راستہ میں جو شخص ملے۔ اس کو بھی بلا لا۔ چنانچہ میں ان شخصوں کو جن کے نام آپ نے بنائے تھے اور جو لوگ مجھ کو راستہ میں ملے تھے۔ ان کو بلایا! جن سے سارا گھر بھر گیا انس سے پوچھا گیا تم سب کتنے لوگ ہو گئے! انس نے کہا تین سو کے قریب پھر میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مالیدہ یا حلوسے پر ہاتھ رکھا اور دعا کی جو خدا نے چاہی پھر دس دس آدمیوں کو اس میں سے کھانا شروع کیا اور کھانے والوں سے فرمایا خدا کا نام لے کر کھاؤ اور اپنے سامنے سے کھاؤ جب آدمی کھا چکے اور خوب پیٹ بھر گیا تو وہ اٹھ گئے اور دوسری جماعت اُنکی یہاں تک کہ اسی طرح تمام لوگوں نے کھا لیا۔ اس کے بعد آپ نے مجھ سے فرمایا۔ انس پیالہ کو اٹھا لو میں نے پیالہ کو اٹھا لیا میں نہیں کہہ سکتا کہ جس وقت میں نے پیالہ کو رکھا تھا اس وقت اس میں مالیدہ زیادہ تھا یا اس وقت جب کہ اس کو اٹھا یا۔ (بخاری و مسلم)

اونٹ سے متعلق معجزہ

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہڑی میں غزوہ کبا د یعنی دشمنوں سے جہاد کیا میں پانی کھینچنے والے اونٹ پر سوار تھا جو خشک گیا تھا۔ ایک موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ کوٹے اور دفت فرمایا تیرے اونٹ کو کیا ہوا میں نے عرض کیا خشک گیا ہے یہ سن کر آپ میرے اونٹ کے پیچھے کھڑے ہوئے اور اس کو بانکا اور اس کے لئے دعا کی۔ اس کے بعد وہ ہمیشہ دوسرے اونٹوں سے آگے رہتا تھا پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے پوچھا: ۱۔ تیرا اونٹ کیسا ہے میں نے عرض کیا۔ آپ کی برکت سے اب خوب چلتا ہے۔ آپ نے فرمایا کیا تو چالیس درہم کے بدلے اس کو بیچتا ہے میں نے اس شرط پر اونٹ بیچ دیا کہ میں مدینہ تک اس پر سوار ہوں گا پھر جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ پہنچ گئے تو صبح کو میں اونٹ آپ کے پاس لے گیا آپ نے مجھ کو اونٹ کی قیمت مرحمت فرمادی اور اونٹ بھی مجھ کو ہی دے دیا۔ (بخاری و مسلم)

غزوہ تبوک کے موقع کے میں اور معجزے

حضرت ابو حمید ساعدیؓ کہتے ہیں کہ (مدینہ سے غزوہ تبوک کیلئے)

فَجَعَلْتُهُ فِي نَوْبٍ فَقَالَتْ يَا أَسَىٰ زُذْهَبٌ بِهَذَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ بَعَثْتُ بِهَذَا إِلَيْكَ أُمِّي وَهِيَ تُفَرِّمُكَ السَّلَامَ وَتَقُولُ إِنَّ هَذَا لَكَ مِنَّا قَلِيلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَذَهَبْتُ فَقُلْتُ فَقَالَ مَعَهُ ثُمَّ قَالَ أَذْهَبُ فَأَدْعِي فُلَانًا وَفُلَانًا وَفُلَانًا رَجُلًا سَمًا هَمًّا وَأَدْعِي مَنْ لَقِيتُ فَذَهَبْتُ مِنْ سَمِيٍّ وَمَنْ لَقِيتُ فَرَجَعْتُ فَإِذَا الْبَيْتُ غَاصَّ بِأَهْلِهِ قِيلَ لَا تَسْ عَدُوُّكُمْ كَمْ كَانُوا قَالَ زُهَاءٌ ثَلَاثَةٌ قَدْ آتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَّعَ يَدَهُ عَلَىٰ نَازِلِ الْحَبَسَةِ وَكَلَّمَ بِأَسَاءِ اللَّهِ ثُمَّ جَعَلَ يَدُوعُ عَشْرَةَ عَشْرَةً يَأْكُلُونَ مِنْهُ وَيَقُولُ لِرَجُلٍ أَذْكَرُ اسْمُ اللَّهِ وَلِيًّا كُلُّ رَجُلٍ مِمَّا بِلَيْهِ قَالَ فَأَكُلُوا حَتَّى شَبِعُوا فَخَرَجْتُ حَافِظَةً وَدَخَلْتُ حَافِظَةً حَتَّى أَكُلُوا كُلُّهُمْ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَرْفَعُ فَرَفَعْتُ نَمًا أَدْرِي حِينَ وَضَعْتُ كَانَا أَكْثَرًا مِنْ حِينَ رَفَعْتُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۹۶۰ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ عَزَدْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا عَلَى نَاحِيَةٍ قَدْ أَعْيَى فُلَانٌ يَكَادِي بِسَيْفٍ فَتَلَا حَقَّ فِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا لِبَعْجِيرِكَ قُلْتُ قَدْ أَعْيَى فَتَخَلَّتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَزَجَرَكُمُ فَذَهَابَ فَمَا زَالَ رَيْنَ يَدِي إِلَى الْإِبِلِ قَدْ آمَنَّا بِسَيْفٍ فَقَالَ لِي كَيْفَ تَرَى لِبَعْجِيرِكَ قُلْتُ بِخَيْرٍ قَدْ أَصَابَتْهُ بَرَكَتُكَ قَالَ أَفَتَسْبِيحُنِيهِ بِوَقِيَّةٍ فَبَعَثَهُ عَلَى أَنَّ لِي فَمَارَ ظُهُرَهُ إِلَى الْمَدِينَةِ فَلَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ عَزَدْتُ عَلَيْهِ بِالْبَعْجِيرِ فَأَعْطَانِي ثَمَنَهُ وَرَدَّاهُ عَلَى مُتَّفَقٍ عَلَيْهِ.

۹۶۱ وَعَنْ أَبِي حَمِيدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ روانہ ہوئے اور وادی قری میں ایک عورت کے باغ کے پاس پہنچے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے فرمایا اس باغ کے پھلوں کا اندازہ کرو ہم نے اندازہ کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اندازہ کیا آپ نے فرمایا کہ دس دستی پھل ہونگے اسکے بعد اس عورت نے آپ کو فرمایا جب تیرے نوزاد کا خیال رکھنا جب تک کہ ہم لوٹ کر آئیں انشاء اللہ تمہارا یہاں سے چل کر ہم تم کو پہنچے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آج رات تم پر تیز و تند ہوا چلے گی، کوئی شخص کھرا نہ ہو اور جس کے پاس اونٹ ہو وہ اس کے پاؤں کو مضبوط باندھ دے۔ چنانچہ سخت آندھی آئی ایک شخص آندھی میں کھرا ہو گیا جسکو ہوانے اٹھا کر طے کے پہاڑوں کے درمیان پھینک دیا پھر ہم مدینہ کی طرف متوجہ ہوئے اور وادی قری میں پہنچے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے باغ والی عورت سے پوچھا تیرے باغ کے پھل کتنے ہوئے اس نے کہا دس دستی۔ (بخاری و مسلم)

فتح مصر کی پیش گوئی

حضرت ابو ذرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ عنقریب تم مصر کو فتح کر دو گے اور مصر ایک زمین (ملک) کا نام ہے جس میں ایک مکہ کا نام قیراط رکھا جاتا ہے جب تم اسے فتح کر لو تو اس کے باشندوں سے اچھا سلوک کرنا اس لیے کہ مصر والوں کے بے ایمان اور فرات ہے یہاں فرمایا کہ مصر والوں کے بے ایمان ہے۔ اور ان سے سسرال کا رشتہ ہے پھر جب تم دیکھو کہ دو شخص ایک اینٹ کے مقام پر جھگڑا کرتے ہیں تو اس سے نکل جا۔ ابو ذرؓ کہتے ہیں کہ میں نے عبدالرحمن بن شریل بن حسنہ اور ان کے بھائی ربیعہ کو ایک اینٹ کی جگہ پر لڑتے دیکھا اور میں مصر سے چلا آیا (مسلم)

منافقوں کے عبرت نامہ

حضرت حذیفہؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میرے صحابیوں میں اور ایک روایت میں ہے میری امت میں بارہ منافق ہیں جو جنت میں داخل نہ ہوں گے داخل ہونا کیا جنت کی بوجھ نہیں گے جب تک کہ سوئی کے ناکے میں سے اونٹ نہ گزر جائے ان میں سے آٹھ منافقوں کے شر اور فتنہ کو دبیہ فتنہ کرنے کا دبیہ پیٹ کا پھوڑا یا طاعون و چنانچہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم خود اسکی تشریح فرماتے ہیں وہ ایک آگ کا شعلہ ہو گا جو ان کے دوزخوں میں پیدا ہو گا (مسلم) اور عنقریب سہل بن سعدؓ کی حدیث لا معینینؓ اور جابرؓ کی حدیث ”من یصدد المناقب میں انشاء اللہ بیان کریں گے۔

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزَا بَنِي قَيْسٍ فَأَتَيْنَا وَادِي الْقُرَى عَلَى حَدِّ يَتَمَّةَ لِامْرَأَةٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْرَصُوهَا فَخَرَصْنَاهَا وَخَرَصَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَةَ أَوْسُقٍ وَقَالَ أَحْمِصِيهَا حَتَّى نَرْجِعَ إِلَيْكَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى وَابْتَغْنَا حَتَّى قَدِمْنَا بَنِي قَيْسٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ كَانَ لَهُ بَعِيرٌ فَلْيَشْتِ عَقْلًا فَهَبْتَ يَوْمَ سَبْعِينَ نَقْلًا مَرَجُلٍ فَهَبْتَهُ لِي بِرِيحٍ حَتَّى الْقَتْلَى يَجْعَلُ عِيَّ ثُمَّ أَتَيْنَا حَتَّى قَدِمْنَا وَادِي الْقُرَى فَسَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَرْأَةَ عَنْ حَدِّ يَتَمَّةَ كَمَا بَلَغَ ثَمَرُهَا فَقَالَتْ عَشْرَةَ أَوْسُقٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۶۶۲ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْتُمْ سَتَفْتَحُونَ مِصْرَ وَهِيَ أَرْضٌ يُسْتَعْمَلُ فِيهَا الْفَيْطُ نَازِلًا فَتَحْمَرُّهَا فَاحْمَرُّوا إِلَى أَهْلِهَا فَإِنَّ لَهَا ذِمَّةً وَرَحِمًا أَذْكَالَ ذِمَّةٍ وَجَمْعًا فَإِذَا رَأَيْتُمْ رَجُلَيْنِ يَخْتَصِمَانِ فِي مَوْضِعٍ لَيْسَتْ فَاحْجِرْهُمَا مِنْهَا قَالَ قَرَأْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ شَرِيْلَ بْنِ حَسَنَةَ وَآخَاهُ رَبِيعَةَ يَخْتَصِمَانِ فِي مَوْضِعٍ لَيْسَتْ فَخَرَجْتُ مِنْهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۶۶۳ وَعَنْ حَذِيفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي أَصْحَابِي وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ وَفِي أُمَّتِي إِثْنَا عَشَرَ مَنَافِقًا لَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ وَلَا يَخْرُجُونَ مِنْهَا حَتَّى يَلْمِزَ الْجَمَلُ فِي سَبْعِ الْخِيَابِ ثَمَانِيَةَ مَرَّاتٍ فَلْيَفْرِمِ الدَّائِيكَةُ سِرَاجٌ مِنْ نَارٍ يَطْرُقُ فِي كُنَافَتِهِمْ حَتَّى يَخْرُجَ فِي صَدُودِهِمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَتَسَدَّدُ كَحَدِيثِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ لَا عَطِيَّتَ لِهَذِهِ الرِّوَايَةِ عَدَا فِي مَنَاقِبِ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَحَدِيثِ جَابِرٍ مَنْ يَصُدِّدُ النَّاقِبَ فِي جَامِعِ الْمَنَاقِبِ انْشَاءَ اللَّهُ تَعَالَى.

فصل دوم

بحیرا راہب کا واقعہ

حضرت ابو موسیٰ کہتے ہیں کہ ابو طالب (ص) صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا شام کی طرف گئے ان کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی تھے اور قریش کے چند سردار بھی جب راہب کے پاس پہنچے تو وہاں قیام کیا ریر راہب مسیحی عالم تھا اور اس کا نام بحیرا تھا اور اپنے کجاوے کھول دئے راہب ان لوگوں سے ملاقات کے لیے آیا اور یہ پہلا موقع تھا کہ وہ ملنے آیا تھا۔ ورنہ اس سے پہلے وہ کسی قافلہ والوں سے جوادھر سے گزرتے رہتے نہ ملا تھا۔ راوی کا بیان ہے کہ لوگ اپنے کجاوے کھول رہے تھے اور راہب ان کے درمیان کسی کو ڈھونڈتا پھر رہا تھا یہاں تک کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ کا ہاتھ پکڑ لیا اور کہا یہ ہے نام جہانوں کا سردار یہ ہے تمام جہانوں کے پروردگار رسول جس کو خداوند تم جہاں والوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجے گا۔ قریش کے بعض سرداروں نے پوچھا تو اس کا حال کہاں سے جانتا ہے۔ (یعنی اس کا حال تجھ کو کیوں معلوم ہوا) راہب نے کہا جب سے تم دو پہاڑوں کے درمیان سے نکلے ہو میں دیکھ رہا ہوں کہ کوئی درخت اور کوئی پتھر ایسا نہ تھا جس نے ان کو سجدہ نہ کیا ہو اور یہ چیزیں نبی کو سجدہ کرتی ہیں اور پھر میں نے ان کو اس مہر نبوت سے شناخت کیا جو ان کے شانہ کی بڑی کے نیچے سیب کے مانند واقع ہے۔ اس کے بعد راہب چلا گیا اور قافلے والوں کیلئے کھانا تیار کرکرا لیا۔ جس وقت وہ کھانا لایا ہے۔ اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اونٹوں کو چارے پر تھے راہب نے کہا انکو بلاؤ چنانچہ آپ تشریف لائے اس حال میں کہ ابراہیم کا ایک شکار آپ کے اوپر سایہ کے ہوئے تھا جب آپ لوگوں کے پاس پہنچے تو دیکھا کہ لوگ سایہ پر قبضہ کئے بیٹھے ہیں۔ جب آپ بیٹھے تو درخت کی شاخیں آپ کی طرف جھک آئیں۔ راہب نے یہ دیکھ کر کہا درخت کے سایہ کو دیکھ جو ان پر جھک آیا ہے۔ اس کے بعد راہب نے کہا میں تم کو خدا کی قسم دے کر پوچھتا ہوں یہ بتاؤ کہ تم میں سے ان کا سردار کون ہے۔ لوگوں نے کہا ابو طالب ہیں۔ راہب نے ان کو سمجھایا اور قسمیں دیں اور کہا کہ انکو مکہ واپس بھیجو۔ چنانچہ ابو طالب نے آپکو مکہ بھیج دیا اور حضرت ابو بکر نے آپ کے ساتھ بلال کو واپس کر دیا اور راہب نے آپ کے لئے ڈبل روٹی یا موٹی روٹی اور روغن زیت کا ناشہ ہمارا بھیجا۔ (ترمذی)

۵۶۶۳ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ خَرَجَ أَبُو طَالِبٍ إِلَى الشَّامِ وَخَرَجَ مَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَشْيَاخٍ مِنْ قُرَيْشٍ فَلَمَّا اسْتَرَقُوا عَلَى الرَّاهِبِ هَبَطُوا لَحْثُوا رِحَالَهُمْ فَخَرَجَ إِلَيْهِمُ الرَّاهِبُ وَكَانُوا قَبْلَ ذَلِكَ يَمَازُونَ بِهِ فَلَا يَخْرُجُ إِلَيْهِمْ قَالَ فَرِهِمْ يَحْتَوُونَ رِحَالَهُمْ لِيُخْلِلَهُمُ الرَّاهِبُ حَتَّى جَاءُوا فَأَخَذَ بِيَدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَذَا سَيِّدُ الْعَالَمِينَ هَذَا رَسُولُ رَبِّ الْعَالَمِينَ يَبْعُهُ اللَّهُ رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ فَقَالَ لَهُ أَشْيَاخٌ مِنْ قُرَيْشٍ مَا عَظَمَكَ فَقَالَ إِنَّا نَكُونُ حُجَّاجًا لَا يَجُوزُ إِلَّا خَدَّ سَاجِدًا وَلَا يَسُجُدُ إِلَّا لِنَبِيِّ دَارِي أَعْرِفُهُ بِخَاتَمِ النَّبِيِّ أَسْفَلَ مِنْ عَضْرِ دُونَ كَتِفِهِ مِثْلُ التَّفَاحَةِ ثُمَّ رَجَعَ فَمَنْعَهُ لَهُمْ طَعَامًا فَلَمَّا أَتَاهُمْ بِهِ وَكَانَ هُوَ فِي رَعِيَّةٍ إِلَيْهِ فَقَالَ أَرْسَلُوا إِلَيْهِ فَأَقْبَلَ عَلَيْهِ عَمَامَةٌ تُظِلُّهُ فَلَمَّا دَنَا مِنَ الْقَوْمِ وَجَدَهُمْ قَدْ سَبَقُوهُ إِلَى فِي شَجَرَةٍ فَلَمَّا جَلَسَ مَالَ فِي الشَّجَرَةِ عَلَيْهِ فَقَالَ انْظُرُوا إِلَيَّ فِي الشَّجَرَةِ مَالَ عَلَيْهِ فَقَالَ أَلَيْسَ كَمَا اللَّهُ أَيْكُمْ دَلِيلُهُ قَالُوا أَبُو طَالِبٍ فَلَمْ يَزَلْ يُنَاشِدُهُ حَتَّى رَدَّ أَبُو طَالِبٍ وَبَعَثَ مَعَهُ أَبُو بَكْرٍ بِلَالًا وَرَدَّ لَهُ الرَّاهِبُ مِنَ الْكَعُوكِ وَالزَّيْتِ زَوَاهُ الْبَرْمِذِيِّ.

درخت اور پتھر کے سلام کرنے کا معجزہ

حضرت علی بن ابی طالب کہتے ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ مکہ میں تھا جب ہم آپ کے ساتھ گرد و نواح میں جاتے تو جو پہاڑ پتھر

۵۶۶۵ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ فَرَجَانِي بَعْضُ نَوَاجِبِهَا فَمَا اسْتَقْبَلَهُ جَبَلٌ وَلَا شَجَرٌ إِلَّا دَعَا

يَقُولُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ. اور درخت سامنے آتا وہ یہ کہتا السلام علیک یا رسول اللہ (ترمذی۔ دارمی)

براق کے متعلق معجزہ

۵۶۶۶ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَقَى بِالْبَرَقِ لَيْلَةَ أُسْرَى بِهِمَا مُجْهًا مُسْرَجًا فَا سْتَضَعَبَ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُ جَبْرِئِيلُ أَلَيْسَ بِفَعْلٍ هَذَا فَمَا ذَكَبَ أَحَدًا أَكْذَمَ عَلَى اللَّهِ مِنْهُ قَالَ فَا رَفَعَ عَدُوًّا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ۔

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ معراج کی شب میں براق لایا گیا جس پر نبیؐ کسی ہونی تھی اور کھام چڑھی ہوئی تھی جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر سوار ہو کر ارادہ فرمایا تو وہ شوقیاں کرنے لگا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس پر چڑھا و شوار ہو گیا جب ریل نے براق سے کہا کیا محمدؐ کے سامنے تو شوقیاں کرتا ہے تبھی رات جنگاں سے بہتر شخص خدا کی نظر میں کوئی سوار نہیں ہوا۔ راوی کا بیان ہے کہ یہ سن کر براق پسینہ پسینہ ہو گیا۔ (ترمذی) یہ حدیث غریب ہے۔

معراج سے متعلق ایک اور معجزہ

۵۶۶۷ وَعَنْ بَرِيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا انْتَهَيْنَا إِلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ قَالَ جَبْرِئِيلُ يَا صَبِيْعُ اخْرُجْ بِهَا لِحْجًا تَشَدُّ بِالْبَرَقِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

حضرت بریدہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جب ہم (شب معراج میں) بیت المقدس پہنچے تو جبریلؑ نے انگلی کے اشارے سے تمہیں سوار کیا اور اس سوار سے براق کو باندھ دیا۔ (ترمذی)

اونٹ کی شکایت، درخت کے سلام اور ایک لڑکے کے اثر بد سے نجات کا معجزہ

۵۶۶۸ وَعَنْ يَعْقُبَ بْنِ مَرْقَةَ الشَّقَفِيُّ قَالَ ثَلَاثُ أَشْيَاءَ مَا يُبْرِئُكَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا نَحْنُ نَسِيرُ مَعَهُ إِذْ مَرَرْنَا بِبُعَيْرٍ يُسْتَشَى عَلَيْهِ فَلَمَّا رَأَاهُ الْبُعَيْرُ جَرَّ جَرَّ فَوَضَعَ جَرَّاهُ فَوَقَفَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ آيُنَ صَاحِبِ هَذَا الْبُعَيْرِ فَجَاءَهُ فَقَالَ بِعَيْنِكَ فَقَالَ بَلْ تَرَاهُ لَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَإِنَّ لِأَهْلِ بَيْتِ مَا لَهُمْ مَعِي شَيْءٌ غَيْرُهُ قَالَ أَمَا إِذَا ذَكَرْتَ هَذَا مِنْ أَمْرِهِ فَإِنَّكَ شَكَيْتَ كَثْرَةَ الْعَمَلِ وَقِلَّةَ الْعَلْفِ فَأَحْسِنُوا إِلَيْهَا ثُمَّ مَسَرْنَا حَتَّى نَزَلْنَا مَزْدَلًا فَنَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَتْ شَجَرَةٌ تَشَقُّ الْأَرْضَ حَتَّى غَشِيَتْهُ ثُمَّ رَجَعَتْ إِلَى مَكَانِهَا فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرْتُ لَهُ ذَلِكَ فَقَالَ هِيَ شَجَرَةٌ اسْتَأْذَنْتِ رَجْعَانِي أَنْ تُكَلِّمَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَذِنَ لَهَا ثُمَّ قَالَ مَسَرْنَا فَمَرَرْنَا بِمَاءٍ فَأَتَمْتُمَا أَمْرًا رِيبَانٍ لَهَا بِهِ جَنَّةٌ فَأَخَذَ النَّبِيُّ

حضرت یعقوب بن مرقہؓ کہتے ہیں کہ تین چیزیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (کے معجزات میں) سے دیکھیں ایک تو یہ کہ ہم آپؐ کے ہمراہ سفر میں چلے جا رہے تھے کہ ہم نے پانی کیلچنے والے ایک اونٹ کو دیکھا یہ اونٹ آپؐ کو دیکھ کر بولا اور پھر اپنی گردن زمین پر رکھ دی۔ آپؐ اس اونٹ کے پاس ٹھہر گئے اور پوچھا اس اونٹ کا مالک کہاں ہے۔ وہ حاضر ہوا تو آپؐ اس سے فرمایا تو اس اونٹ کو میرے ہاتھ پہنچ دے اس نے عرض کیا یا رسول اللہ میں جیتا نہیں۔ آپؐ کو ہبہ کرتا ہوں۔ اگرچہ یہ اونٹ ایسے گھر والوں کا ہے کہ اس کے سوا ان کے پاس اور کوئی ذریعہ معاش نہیں آپؐ نے فرمایا جب حالت یہ ہے جو تو نے بیان کی (تو میں اس کو لینا نہیں چاہتا) اونٹ نے کام کی زیادتی اور چارہ کی کمی کی شکایت کی تھی میں تم اس کے ساتھ اچھا سلوک کرو و دوسرے یہ کہ ہم آگے روانہ ہوئے یہاں تک کہ ہم نے ایک منزل پر قیام کیا اور غمی سو رہے پس ایک درخت زمین کو پھاڑتا ہوا آیا اور آپؐ پر سایہ کر لیا۔ اور اسکے بعد پھر وہ اپنی جگہ پر چلا گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بیدار ہوئے تو میں نے آپؐ سے اس کا ذکر کیا۔ آپؐ نے فرمایا یہ ایک درخت ہے جس نے اپنے پروردگار سے اسکی اجازت چاہی تھی کہ وہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کرے خدا نے اس کو اجازت دے دی وہ سلام کرنے آیا تھا راوی کا بیان ہے کہ تیسری بات یہ ہے کہ ہم پھر آگے چلے اور ایک پانی کے قریب گزرے (یعنی ایسی آبادی سے جہاں پانی تھا ایک عورت آپؐ

مَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْنِيهِ ثُمَّ قَالَ
أَخْرِجْ قِرَاقِي مُحَمَّدًا رَسُولَ اللَّهِ ثُمَّ
سَدْنَا فَلَمَّا رَجَعْنَا مَدْرَسَنَا بِذَلِكَ
الْبَاءُ فَسَأَلَهَا عَنِ الصَّبِيِّ فَقَالَتْ وَكَذَبِي
بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا أَيْتَانِي مِنْهُ رَيْبًا بَعْدَكَ
رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَنِ

کی خدمت میں اپنے بیٹے کو بیکہ حاضر ہوئی جس کو جنون کا عارضہ تھا نبی صلی
اللہ علیہ وسلم نے اس لڑکے کی ناک پکڑی اور فرمایا نکل میں محمد خدا کا رسول ہوں
اس کے بعد ہم پھر لگے بڑھے اور جب واپس لوٹے اور اسی بانی پر سے گزے
تو اس لڑکے کی ماں سے آپ لڑکے کا حال پوچھا اس نے کہا قسم ہے
اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے پھر ہم نے اس لڑکے میں
کوئی بات نشوونما کی نہیں دیکھی۔ (شرح السنہ)

ایک لڑکے کے شیطان اثر سے نجات پانے کا معجزہ

۵۶۶۹ وَعَنْ أَبِي عُبَايَةَ قَالَ إِنَّ امْرَأَةً جَاءَتْ بِابْنٍ
لَهَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ
ابْنِي بِهِ جُنُونٌ وَإِنَّهُ لَيَأْخُذُهُ عِنْدَ عَدَائِنَا وَعَشَائِنَا
فَتَسْتَوِي سُلُوكُهُ لَكَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدْرَهُ وَدَعَا فَنَزَعَهُ
وَوَجَّهَ مِنْ جَوْفِهِ مِثْلَ الْخِرِّفَةِ لَا سَوْدَ يَسْنِي رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ ایک عورت اپنے لڑکے کو نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لیکر حاضر ہوئی اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم! میرے بیٹے کو جنون ہے جس کا دورہ صبح و شام پڑتا ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے اس لڑکے کے سینہ پر ہاتھ پھیرا اور دعا کی اس لڑکے کو قے
ہوئی اور اس کے پیٹ سے کالے پنے کی مانند کوئی چیز نکلی جو دوڑتی تھی (ترمذی)

درخت کا معجزہ

۵۶۷۰ وَعَنْ النَّسِ قَالَ جَاءَ جَبْرِئِيلُ إِلَى النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ جَالِسٌ حَزِينٌ قَدْ
تَحْضَبُ بِالْأَمْرِ مِنْ فِعْلِ أَهْلِ مَكَّةَ فَقَالَ يَا
رَسُولَ اللَّهِ هَلْ تَحِبُّ أَنْ يُرِيكَ آيَةً قَالَ نَعَمْ
فَنَظَرَ إِلَى شَجَرَةٍ مِنْ دَلِيلِهِ فَقَالَ ادْعُ بِهَا فَدَعَا
بِهَا فَجَاءَتْ فَقَامَتْ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ
مَرَّهَا فَلْتَرْجِعْ فَأَمَرَهَا فَدَجَعَتْ فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَسْبِيَ
حَسْبِيَ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غمگین بیٹھے تھے
اور غم میں تھکے ہوئے تھے کیونکہ مکہ والوں نے آپ کو اذیت پہنچائی تھی
کہ اسی حال میں جبریلؑ آئے اور فرمایا رسول اللہ! آپ پسند کرتے ہیں
کہ میں آپ کو ایک معجزہ دکھاؤں آپ نے فرمایا ہاں۔ جبریلؑ نے اس
درخت کی طرف دیکھا جو ان کے پیچھے تھا اور پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے کہا اس درخت کو بلاؤ چنانچہ آپ نے بلایا وہ درخت آیا۔ اور
آپ کے سامنے کھڑا ہو گیا پھر جبریلؑ نے کہا اب اس کو حکم دیجئے واپس
چلا جائے چنانچہ آپ نے حکم دیا وہ واپس چلا گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے یہ دیکھ کر فرمایا: مجھ کو کافی ہے۔ مجھ کو کافی ہے۔ (دارمی)

آنحضرتؐ کی رسالت کی گواہی کیکر کے درخت کی زبانی

۵۶۷۱ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ قَبْلَ أَنْ يَأْتِيَ قُلُوبَنَا
ذُنًى قَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
تَشْبَدُ أَنْ لَكَ إِلَهُ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ
لَهُ وَأَنْتَ مُحَمَّدٌ عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ قَالَ
وَمَنْ يَشْهَدُ عَلَيَّ مَا تَقُولُ قَالَ هَذِهِ
السَّكَمَةُ فَدَعَا هَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَهُوَ بِشَاطِئِ الْوَادِي فَاتَّكَلْتُ تَحْدُ

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ
سفر کر رہے تھے کہ ایک دیہاتی آیا جب وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
قریب پہنچا تو آپ نے اس سے فرمایا کیا تو اس کی گواہی دیتا ہے کہ خدا کے واحد
کے سوا کوئی عبادت کے قابل نہیں ہے اور محمد خدا کے بندے اور خدا کے
رسول ہیں دیہاتی نے کہا اور کوئی اس کی شہادت دیتا ہے جو تم نے کہا
آپ نے فرمایا یہ کیکر کا درخت گواہی دے گا یہ کہہ کر آپ نے اس درخت کو
بلایا آپ وادی کے کنارہ تھے وہ درخت زمین کو بچھاڑتا ہوا آپ کے
پاس آیا۔ اور آپ کے سامنے کھڑا ہو گیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے

الْأَرْضَ حَتَّىٰ قَامَتْ بَيْنَ يَدَيْهِ فَاسْتَثَمَّهَا
ثَلَاثًا أَنَّهُ كَمَا قَالَ ثُمَّ رَجَعْتُ رَأَىٰ مِنْبَتَهَا
رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ۔

تین بار گواہی طلب کی اس درخت نے تین بار گواہی دی اور کہا کہ حقیقت
میں ایسا ہی ہے جیسا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کے بعد وہ
درخت اپنی جگہ پر چلا گیا۔ (دارمی)

کھجور کے خوشہ کی گواہی

۵۶۴۲ وَعَنْ أَبِي عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ أَغْرَابِيٌّ إِلَى
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا أَعْرَبُ
أَنْتَ نَبِيٌّ قَالَ إِنْ دَعَوْتُ هَذَا الْوَحْدَنَ مِنْ
هَذِهِ الْخَلَّةِ لَيَشْهَدَنَّ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ فَدَعَا رَسُولُ
اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَعَلَّ يَنْزِلُ مِنَ الْخَلَّةِ حَتَّى سَقَطَ
إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَرْجِعْ فَعَادَ
فَأَسْلَمَ الْأَعْرَابِيُّ رَوَاهُ الدِّرِمَدِيُّ وَصَحَّحَهُ۔

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ ایک یہودی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی
خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ مجھ کو اس کا یقین کیوں کر ہو کہ آپ نبی ہیں
آپ نے فرمایا کہ میں کھجور کے اس خوشہ کو بلاتا ہوں وہ میرے پاس آکر اس کی گواہی
دے گا کہ میں خدا کا رسول ہوں چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خوشہ
کو بلایا وہ خوشہ کھجور سے اترنے لگا اور رسول اللہ کے قریب زمین پر آکر گرنا۔
پھر آپ نے فرمایا واپس چلا جا چنانچہ وہ خوشہ واپس چلا گیا۔ یہ دیکھ
کر وہ عربی مسلمان ہو گیا۔ (ترمذی)

بھیرے کے بولنے کا معجزہ

۵۶۴۳ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ ذُنُبٌ إِلَى
رَأْيِي غَنِيمٍ فَأَخَذَ مِنْهَا شَاةً فَطَلَبَهُ الدَّارِمِيُّ حَتَّى
اسْتَرْعَاهَا مِنْهُ قَالَ فَصَعِدَ الذَّنْبُ عَلَى قَلْبِ قَاتِلِي
وَأَسْتَفْرَدَ وَقَالَ قَدْ عَيْدْتُ إِلَى سَارِقِي
رَزَقْنِيهِ اللَّهُ أَخَذَ تَدَةً ثُمَّ اسْتَرْعَنَهُ مَخِي
فَقَالَ الرَّجُلُ تَاللَّهِ إِنْ رَأَيْتُ كَأَيُّومٍ فِي ذُنْبٍ
يَسْتَكْمِرُ فَقَالَ الذَّنْبُ أَجَبٌ مِنْ هَذَا رَجُلٌ
فِي الْخَلَالِ بَيْنَ الْحَدَّتَيْنِ يُخْبِرُكُمْ بِمَا مَفْظُ
وَمَا هُوَ كَارِثٌ بَعْدَ كُمْ قَالَ تَكَانَ الذَّنْبُ
يَهْدِي دِيًّا نَجَاءً إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ وَأَسْلَمَ فَصَدَّقَهُ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا أَمَارَاتُ بَيْنَ يَدَيْ
السَّاعَةِ قَدْ أَدْرَسَتْ الرَّجُلُ أَنْ يَخْرُجَ
فَلَا يَرْجِعُ حَتَّى يَحْدِثَ شَدْ نَعْلَاهُ وَسَوْطُهُ
بِمَا أَحْدَثَ أَهْلُهُ بَعْدَهُ رَوَاهُ فِي سُؤْدِجِ
السَّنَنِ۔

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ ایک بھیر یا آیا اور چرواہے کے
ریوڑ میں سے ایک بکری اٹھائے گیا۔ چرواہے نے اس کا تعاقب کیا
اور بکری کو اس سے چھین لیا۔ ابو ہریرہؓ کا بیان ہے کہ پھر وہ بھیر یا ایک
ٹیلہ پر چڑھ گیا۔ اور وہاں اپنی وضع پر بیٹھ کر کہا میں نے (اپنے) رزق
کا ارادہ کیا تھا جو مجھ کو خدا نے دیا۔ میں نے اس پر قبضہ کیا تھا۔ لیکن تو نے
مے چرواہے اس کو مجھ سے چھین لیا چرواہے نے کہا خدا کی قسم! ایسی
عجیب بات میں نے کبھی نہیں دیکھی جو آج کے دن دیکھی ہے کہ بھیر یا بولنا
ہے بھیرے نے کہا اس سے زیادہ عجیب اس شخص کا حال ہے
جو درختوں میں ہے وہ کھجور کے درخت جود و سنگستانوں کے درمیان واقع ہیں
وہ شخص گذری ہوئی باتوں کی خبری دیتا ہے اور جو واقعات تمہارے بعد
ہونے والے ہیں ان کو بتاتا ہے۔ ابو ہریرہؓ کا بیان ہے کہ وہ چرواہا یہودی
تھا۔ بھیرے سے بیانات سن کر وہ نبی کی خدمت میں حاضر ہوا اور واقعہ
سے آگاہ کیا اور مسلمان ہو گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کو
درست تسلیم کیا اور پھر فرمایا یہ واقعہ اور اسی قسم کی دوسری علامات قیامت کے
پہلے کی نشانیاں ہیں قریب ہے وہ وقت کہ آدمی باہر جائے اور اسکے واپس
ہونے پر اس کی جوتیاں اور اس کا کوڑا وہ تمام باتیں بیان کرے جو اس کی
عدم موجودگی میں گھر کے اندر ہوئی ہوں گی۔ (شرح المسند)

برکت کہاں سے آتی تھی؟

۵۶۴۴ وَعَنْ أَبِي الْعَلَاءِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ
ابو العلاءؓ محمد بن جندبؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم لوگ ایک

بڑے پیالہ میں سے صبح سے شام تک نوبت برنوبت یعنی دس دس آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھاتے تھے یعنی دس دس کھا کر اٹھ جاتے تھے اور دس کھانے بیٹھتے تھے ہم نے دھڑ سے (پوچھا) پیالہ کس چیز سے درد کیا جاتا تھا؟ یعنی پیالہ میں کھانے کی زیادتی کیوں کر ہوتی تھی؟ آپ نے کہا: تم کس چیز پر تعجب کرتے ہو اس میں آسانی برکت شامل ہو جاتی تھی اور کھانا بڑھ جاتا تھا۔ (ترمذی، دارمی)

قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَتَدَاوُلُ مِنْ قَصْعَةٍ مِنْ عُدُوَّةٍ حَتَّى اللَّيْلِ نَقُومُ عَشْرًا وَبِقَعْدٍ عَشْرًا قُلْنَا فَمَا كَانَتْ تَمُدُّ قَالَ مِنْ أَيْ شَيْءٍ تَعْجَبُ مَا كَانَتْ تَمُدُّ إِلَّا مِنْ هَهْنَاءَ وَأَشَارِ مِيدَاهُ إِلَى السَّمَاءِ سَادَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ۔

جنگ بدر میں قبولیت دعا کا معجزہ

حضرت عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ بدر کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین سو پندرہ آدمیوں کو لے کر نکلے اور یہ دعا کی اسے اللہ تم! یہ لوگ (یعنی مجاہدین) تنگے پاؤں ہیں ان کو سواری دے۔ اسے اللہ تم! یہ برسبہنہم میں ان کو کپڑا عطا کر۔ اسے اللہ تم! یہ بھوکے ہیں۔ ان کو پیٹ بھر کر کھانا دے۔ چنانچہ خداوند تعالیٰ نے مسلمانوں کو فتح بخشی اور وہ اس حال میں واپس ہوئے کہ ان میں سے کوئی شخص ایسا نہ تھا جس کے پاس ایک دراونٹ نہ ہو۔ اور کپڑے بھی پہنے اور پیٹ بھر کر کھایا۔ (ابوداؤد)

۵۶۵ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمَ بَدْرٍ فِي ثَلَاثٍ وَارْبَعٍ وَخَمْسَةِ عَشَرَ قَالَ اللَّهُمَّ إِنَّهُمْ حَقَاقَةٌ فَأَحْبِلْهُمْ اللَّهُمَّ إِنَّهُمْ عَرَاةٌ فَكَسِّمْهُمْ اللَّهُمَّ إِنَّهُمْ جِبَاعٌ فَاشْبِعْهُمْ فَقَفَّحَهُ اللَّهُ لَهُمْ فَأَنْقَلَبُوا وَمَا مِنْهُمْ رَجُلٌ إِلَّا وَقَدْ رَجَعَ بِجَمَلٍ أَوْ جَمَلَيْنِ وَالتَّنَوُّادُ شَيْعُو رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ۔

ایک بشارت ایک ہدایت

حضرت ابن مسعودؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے تمہاری مدد کی جائے گی (خدا کی جانب سے) اور تم (مال غنیمت) پاؤ گے اور تمہارے لئے (بہت سے شہر) فتح کئے جائیں گے پس جو شخص تم میں سے ان چیزوں کو پائے اس کو چاہیے کہ وہ لوگوں کو نیکی کی ہدایت کرے اور بڑی باتوں سے روکے۔ (ابوداؤد)

۵۶۶ وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّكُمْ مَنْصُورُونَ وَمُصِيبُونَ وَمَفْتُوحٌ لَكُمْ فَمَنْ أَدْرَاكُ ذَلِكَ مِنْكُمْ فَلْيَتَّقِ اللَّهَ وَلْيَأْمُرْ بِالْعَمَلِ وَلْيَنْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ۔

زہر آلود گوشت کی طرف سے آگاہی کا معجزہ

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ ایک یہودی عورت نے بھنی ہوئی بکری میں زہر ملایا اور اس کو طبیب کے طور پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں سے ایک ستیل اور خود کی کھایا اور آپ کے ساتھ صحابہ نے بھی کھایا دکھاتے کھاتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا اپنے ہاتھ رک (یعنی اس کو نہ کھاؤ) پھر اس یہودی عورت کو بلوایا اور اس سے فرمایا کیا تو نے اس میں زہر ملایا ہے اس نے پوچھا آپ سے کس نے کہا آپ نے فرمایا مجھ کو اس دست نے بتایا جو میرے ہاتھ میں ہے اس نے کہا ہاں میں نے زہر ملایا ہے۔ اور اس خیال سے ملایا ہے اگر آپ نبی ہوں گے تو زہر آپ پر اثر نہ کرے گا۔ اگر آپ نبی نہ ہوں گے تو ہم کو آپ کے نجات مل جائے گی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کو معاف کر دیا۔ اور

۵۶۷ وَعَنْ جَابِرٍ أَنَّ يَهُودِيَّةً مِنْ أَهْلِ خَيْبَرَ نَهَتْ شَاةً مَقْبُولَةً تَحْتَ رَأْسِهَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدَّارِعَ فَآكَلَ مِنْهَا وَآكَلَ رَهْطٌ مِنْ أَصْحَابِهِ مَعَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْجِعُوا أَيُّهَا يَكْرُمُ وَارْجِعُوا إِلَى الْيَهُودِيَّةِ فَدَعَاَهَا فَقَالَ سَمِعْتُ هَذِهِ الشَّاةَ فَقَالَتْ مَنْ أَخْبَرَكُ قَالَ أَخْبَرَنِي هَذِهِ فِي يَدِي لِلدَّارِعِ قَالَتْ نَعَمْ قُلْتُ إِنْ كَانَ نَبِيًّا فَكُنْ تَصْرُفْهُ وَإِنْ كُنْ نَبِيًّا إِنْ سَأَلْتَهُمْ فَعَفَا عَنْهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ

سزا نہ دی۔ اور صحابہ میں سے جن کو گولی نے اس بکری میں سے کھایا تھا وہ مر گئے۔ اور اس گوشت کے کھانے کے سبب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مؤذموں کے درمیان سینگیال کھینچو! میں اور ابوہریرہ نے سینگیال کھینچیں جو بنی بیاضہ کا آزاد کردہ غلام تھا۔ (ابوداؤد، دارمی)

غزوہ حنین میں فتح کی پیش گوئی کا ذکر

حضرت سہیل بن حنظلہ کہتے ہیں کہ حنین کی جنگ کے دن صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ روانہ ہوئے اور لمبا سفر کیا کہ چلتے چلتے شام ہو گئی ایک سوار حاضر ہوا۔ اور عرض کیا یا رسول اللہ! میں ایک ایسے اور ایسے پہاڑ پر چڑھتا رہا ہوں کہ کیفیت بیان کی نہیں نے دیکھا کہ قبیلہ ہوازن اپنے باپ کے اونٹ پر آیا ہے دید ایک عمارت ہے جس سے مراد تمام قبیلہ ہوتی ہے اس کے ساتھ اس کی عورتیں اور اونٹ بھی اور یہ سب حنین کی جانب روانہ ہوئے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کمر کھائے اور فرمایا۔ اگر خدا نے چاہا تو کل کے دن یہ سب چیزیں مسلمانوں کا مال غنیمت ہوں گی۔ اسکے بعد آپ نے فرمایا۔ آج کی رات ہماری حفاظت کون کرے گا۔ انس بن ابی مرثد غوثی نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں اس خدمت کو انجام دوں گا آپ نے فرمایا اچھا سوار ہو جاؤ۔ انس اپنے گھوڑے پر سوار ہو گئے۔ رسول اللہ نے ان سے فرمایا تم اس پہاڑی راستہ پر جاؤ اور پہاڑ کی بلندی پر پہنچ جاؤ۔ جب صبح ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لیے تشریف لائے۔ دو رکعت نماز پڑھی اور پھر پوچھا کیا تم نے اپنے سوار کو دیکھا یا اس کی آواز سنی۔ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! نہ ہم نے دیکھا نہ ہم نے آواز سنی۔ اس کے بعد بحیرہ کبھی گئی۔ اور نماز شروع ہوئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کن اکھیرا سے (نماز کے اندر) سوار کو دیکھا شروع کیا جب آپ نماز سے فارغ ہو گئے تو فرمایا خوش ہو جاؤ کہ تمہارا سوار آ رہا ہے ہم نے درختوں کے درمیان سے پہاڑ کے درہ کی طرف دیکھا سوار آ رہا تھا سوار نے رسول اللہ کے سامنے حاضر ہو کر عرض کیا۔ میں یہاں سے روانہ ہوا اور درہ کی اس بلندی پر پہنچا جہاں جانے کا حضور نے حکم دیا تھا۔ جب صبح ہوئی تو پہاڑ کے درہ میں آیا اور وہاں میں نے کسی کو نہ پایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انس بن ابی مرثد (یعنی اس سوار سے فرمایا کیا تم رات کو گھوڑے سے اتھے بیٹھے؟ انہوں نے کہا صرف نماز کے لیے اتر اٹھا یا استنجا کرنے کے لیے۔ آپ نے فرمایا خیر کچھ حرج نہیں آئندہ ایسا نہ کرنا۔ (ابوداؤد)

يَعَاذُكَ اللَّهُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنَّكَ لَكُلُّهُ مِنَ الشَّيْءِ الْحَجْمِ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى كَاهِلِهِ مِنْ أَجْلِ الَّذِي أَكَلَ
مِنَ الشَّيْءِ حَبَبَهُ أَبُو هُرَيْرَةَ بِالْفَرَسِ وَالشَّيْءُ وَهُوَ مَوْلَى
بَنِي بِيَاضَةَ مِنَ الْأَنْصَارِ رَفَاةُ الْبُؤْدَاءِ وَالذَّادِي.

وَعَنْ سَهْلِ بْنِ حَنْظَلَةَ النَّهْجِ سَأَلَ رَأْسَ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حَنْزَلٍ فَأُطْبِقُوا السَّيْرَ
حَتَّى كَانَ عَشِيَّةً فَجَاءَ فَارِسٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
إِنِّي طَلَعْتُ عَلَى جَبَلٍ كَذَا أَوْ كَذَا إِنْ أَهْلُ الْهَوَازِ عَلَى
بَكْرِهِ أَيْبَحُ بَطْنُهُمْ وَنَعْمَ حَمْدُ اللَّهِ جَمَعُوا إِلَى حَنْزَلٍ فَتَبِعَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ تِلْكَ غَنِيمَةُ
الْمُسْلِمِينَ عَدَاؤُنْ شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ قَالَ مَنْ يَجْرُسُنَا
الْكِلَّةَ قَالَ النَّسَبُ بْنُ أَبِي مَرْثَدٍ الْغَنَوِيُّ أَنَا يَا رَسُولَ
اللَّهِ قَالَ أَرْكَبُ فَدَكِبَ فَرَسًا لَهُ فَقَالَ اسْتَقْبِلْ هَذَا
الشَّعْبَ حَتَّى تَكُونَ فِي أَعْلَاهُ فَلَمَّا أَصْبَحْنَا خَدَرَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى مَصَلَاةٍ فَزَكَّرَ
رُكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ هَلْ حَسَسْتُمْ فَارِسَكُمْ فَقَالَ
رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا حَسَسْنَا فَنُتِيبُ بِالصَّلَاةِ
فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي
يَلْتَفِتُ إِلَى الشَّعْبِ حَتَّى إِذَا قَضَى الصَّلَاةَ قَالَ
الْبُشْرَا فَقَدْ جَاءَ فَارِسُكُمْ فَبَجَلْنَا نَنْظُرُ إِلَى خِلَالِ
الشَّجَرِ فِي الشَّعْبِ فَإِذَا هُوَ قَدْ جَاءَ حَتَّى وَقَفَ
عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي
إِنْ طَلَقْتُ حَتَّى كُنْتُ فِي أَعْلَى هَذَا الشَّعْبِ حَيْثُ
أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا
أَصْبَحْتُ طَلَعْتُ الشَّعْبَيْنِ كُلَّهُمَا فَلَمَّا رَأَيْتُ أَنَّ
لَهُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ نَزَلَتْ الْكِلَّةُ
قَالَ لَا إِلَّا مُصَلِّيًا أَوْ تَائِبًا حَاجِبًا قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا عَلَيْكَ أَنْ لَا تَعْمَلَ
بَعْدَ هَارِقَاهُ الْبُؤْدَاءُ وَد.

کھجوروں میں برکت کا معجزہ

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مقوڑی سی کھجوریں لایا یعنی ایکس کھجوریں اور عرض کیا یا رسول اللہ! خدا سے ان میں برکت کی دعا فرما دیجئے آپ نے ان کھجوروں کو ہاتھ میں لے لیا اور پھر برکت کی دعا فرمائی۔ اور اس کے بعد فرمایا۔ ان کو لے جا اور اپنے توشہ دان میں رکھ لے جب تو ان میں سے کچھ لینا چاہے تو توشہ دان کے اندر ہاتھ ڈال اور نکال لے اور توشہ دان کو خالی کر کے کبھی نہ جھاڑ ابو ہریرہؓ کا بیان ہے کہ میں نے ان کھجوروں میں سے اتنے اتنے دس دن پہلے (خدا کی راہ میں خرچ کر دیئے ہم ان کھجوروں میں سے کھاتے تھے اور کھلاتے تھے اور یہ توشہ دان کبھی میرے پاس سے الگ نہ ہونا تھا یہاں تک کہ حضرت عثمانؓ کے شہید ہونے کے دن وہ توشہ دان ضائع ہو گیا۔ (ترمذی)

۵۶۹۹ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَمْرَاتٍ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ادْعُ اللَّهَ فِيهِنَّ بِالْبَرَكَةِ فَصَمَّمَهُنَّ ثُمَّ دَعَانِي فِيهِنَّ بِالْبَرَكَةِ قَالَ خُذْهُنَّ فَاجْعَلْهُنَّ فِي مَزْوِدِكَ كُلَّمَا أَرَدْتَ أَنْ تَأْخُذَ مِنْهُ شَيْئًا فَادْخُلْ فِيهِ يَدَكَ فَخُذْهُ وَلَا تَنْتَرُهُ نَتَرًا فَقَدْ حَمَلْتُ مِنْ ذَلِكَ التَّمْرِ كَذَا وَكَذَا مِنْ وَسْطِ رِجْلِي سَبِيلَ اللَّهِ فَنُكْنَا نَأْكُلُ مِنْهُ وَنُطْعِمُ وَكَانَ لَا يُفَارِقُ حَقْوِي حَتَّى كَانَ يَوْمَ قَتْلِ عُثْمَانَ فَإِنَّهُ انْفَطَعَ دَوَاهُ التَّمْرِ مِنْ يَدِي.

فصل سوم

شبِ ہجرت کا واقعہ اور غار ثور کے محفوظ ہونے کا معجزہ

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ ایک دن رات کے وقت قریش نے مکہ میں مشورہ کیا کہ صبح ہوتے ہی اس کو رسی سے مضبوط باندھ لو۔ یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بعض نے یہ رائے دی کہ مار ڈالو اور بعض نے کہا جلا وطن کرو۔ خداوند تم نے اپنے نبیؐ کو کفار کے اس مشورہ سے آگاہ کر دیا (دو) رات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بستر پر علیؓ نے گزار دی اور نبیؐ مکہ سے نکل کر غار ثور میں جا چھے (ادھر کفار رات بھر در رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے خیال میں) حضرت علیؓ کی نگرانی کرتے رہے اور آپؐ کے بستر پر بیچ کر (خیال پیش) آپؐ پر حملہ کیا۔ لیکن جب انہوں نے آپؐ کی جگہ حضرت علیؓ کی رہ کر دیکھا تو خدا نے انکے مکہ کو انہیں پر لوٹا دیا اور وہ حیران کھڑے کے کھڑے رہ گئے) پھر انہوں نے پوچھا تمہارا دوست کہاں ہے (یعنی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم) علیؓ نے کہا مجھ کو معلوم نہیں یہ سن کر کفار آپؐ کے نشان قدم پر تلاش میں دوڑ پڑے جب جبل ثور پر پہنچے تو نشان قدم مشتبہ ہو گئے پھر وہ پہاڑ کے اوپر گئے اور غار ثور کے دروازہ پر پہنچے اور دروازہ پر مگر کی کا جالا دیکھ کر کہا کہ اگر وہ اس کے اندر داخل ہوتا تو مگر کی کا جالا دروازہ پر نہ ہوتا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تین رات دن اس غار کے اندر رہے۔

۵۶۹۸ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تَشَادَرَتْ قُرَيْشٌ لَيْلَةً بِمَكَّةَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِرَءَا سَبْحِهِ فَأَتَيْتُوهُ بِالْوَتَائِقِ يُرِيدُونَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ بِلَا أَتَمُّوهُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ بِلَا أَخْرِجُوهُ فَأَطَاعَ اللَّهُ نَبِيَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى ذَلِكَ فَبَاتَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عَلَى فِرَاشِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ اللَّيْلَةَ وَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى لَحِقَ بِالْغَارِ وَبَاتَ الشُّرَكَوْنَ يَجْرُسُونَ عَدِيًّا يَحْسِبُونَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَتَا أَصْبَحُوا أَثَارُوا عَلَيْهِ فَلَمَّا رَأَوْا عَلِيًّا رَدَّ اللَّهُ فَمَكَرَهُمْ فَقَالُوا إِنَّ صَاحِبَكَ هَذَا قَالَ لَا أَدْرِي فَأَتَقَمَّوْا أَثَرَهُ فَلَمَّا بَلَغُوا الْجَبَلَ اخْتَلَطَ عَلَيْهِمْ فَصَعِدُوا الْجَبَلَ فَمَرُّوا بِالْغَارِ فَرَأَوْا عَلِيًّا بَابِهِمْ نَسَجَهُ الْأَعْنَكُوبُوتُ فَقَالُوا لَوْ دَخَلَ هَاهُنَا لَمْ يَكُنْ نَسَجَهُ الْأَعْنَكُوبُوتُ عَلَى بَابِهِ فَمَكَتْ فِيهِ ثَلَاثَ لَيَالٍ رَوَاهُ أَحْمَدُ.

تیسرے یہودیوں سے متعلق معجزہ

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ فتحِ خیبر کے بعد رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یکدمت میں ایک چھنی ہوئی بکری پیش کی گئی جس میں نہ ہر ملا ہوا تھا رسول اللہ صلی اللہ

۵۶۹۷ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا فَتَحَتْ خَيْبَرُ أَهْدَيْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاةً

فِيهَا سَمِعَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَجِبُوا لِي مَنْ كَانَ هَهُنَا مِنَ الْيَهُودِ يَجْعَلُونَ لَنَا فَقَالَ
لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي
سَأَلْتُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَبَدَّلَ أَنْتُمْ مُصَدِّقِي عَنْهُ قَالُوا
نَعَمْ يَا أَبَا الْقَاسِمِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَبُوكُمْ قَالُوا فُلَانٌ قَالَ
كَذَّابُكُمْ بَدَّلَ أَبُوكُمْ فُلَانٌ قَالُوا صَدَقْتَ
وَبَرَرْتَ قَالَ فَهَلْ أَنْتُمْ مُصَدِّقِي عَنْ شَيْءٍ إِنْ
سَأَلْتُكُمْ عَنْهُ قَالُوا نَعَمْ يَا أَبَا الْقَاسِمِ إِنْ كَذَّبْنَاكَ
عَرَنْتَ كَمَا عَرَنْتَهُ فِي آبِنَا فَقَالَ لَهُمْ مَنْ
أَهْلُ النَّارِ قَالُوا نَكُونُ فِيهَا يَبْرَأُ ثُمَّ تَخْلُقُونَ فِيهَا
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْسَبُوا
فِيهَا وَاللَّهِ لَا تَخْلُقُكُمْ فِيهَا أَبَدًا ثُمَّ قَالَ هَلْ
أَنْتُمْ مُصَدِّقِي عَنْ شَيْءٍ إِنْ سَأَلْتُكُمْ عَنْهُ
فَقَالُوا نَعَمْ يَا أَبَا الْقَاسِمِ قَالَ هَلْ جَعَلْتُمْ
فِي هَذِهِ السَّاعَةِ سَمًا قَالُوا نَعَمْ قَالَ فَهَلْ
حَبَلَكُمْ عَلَى ذَلِكَ قَالُوا أَرَدْنَا إِنْ كُنْتُمْ
كَادِبًا أَنْ نَسِيرَ بِكُمْ مِنْكُمْ وَإِنْ كُنْتُمْ
صَادِقًا قَالُوا بَصُرْنَا بِكَ سَادَاهُ الْبَحَارِيُّ.

علیہ وسلم نے حکم دیا کہ خبر کے اندر جو یہودی ہوں سب کو میرے پاس لے آؤ۔ چنانچہ
تمام یہودیوں کو جمع کر لیا گیا۔ آپ نے ان سے فرمایا میں تم سے ایک بات دریافت
کرتا ہوں تم اس کا جواب دو اور ساتھ ہی تم سے یہ بھی
کہ اگر تم نے غلط جواب دیا اور میں نے اس کی تردید کی تو کیا تم میری اطلاع کی
تصدیق کرو گے انہوں نے کہا ہاں ابو القاسم دم تصدیق کرینگے (رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا تمہارا باپ (یعنی تمہارے قبیلہ کا دادا) کون
ہے انہوں نے کہا فلان شخص۔ آپ نے فرمایا تم نے جھوٹ کہا تمہارا باپ فلان
شخص ہے انہوں نے کہا آپ نے سچ فرمایا۔ اور بجا فرمایا۔ پھر آپ نے ان سے
فرمایا اگر میں تم سے کوئی بات دریافت کروں تو تم میری اطلاع کی تصدیق
کرو گے انہوں نے کہا ہاں اگر ہم جھوٹ بولیں گے تو آپ ہمارے جھوٹ
کو معلوم کریں گے جیسا کہ آپ نے ہمارے باپ کے معاملہ میں معلوم کر لیا ہے
آپ نے ان سے فرمایا دو زخمی کون ہے انہوں نے کہا کہ دو زخمی میں حضورؐ
دن ہم لوگ رہیں گے اور پھر تم ہمارے جانشین ہو گے۔ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا تاہم دو۔ دو روز تم جھوٹے ہو خدا کی قسم ہم کبھی منہ میں تمہارے
جانشین نہ ہوں گے۔ پھر آپ نے فرمایا اگر میں تم سے ایک بات اور دریافت
کروں تو کیا تم میرے بیان کی تصدیق کرو گے انہوں نے کہا ہاں ابو القاسم
آپ نے دریافت کیا کیا تم نے اس بحری میں نہر ملایا ہے۔ انہوں نے کہا
ہاں۔ آپ نے پوچھا تم نے نہر کس خیال سے ملایا تھا۔ انہوں نے کہا
ہمارے خیال تھا کہ آپ کا دعویٰ نبوت جھوٹا ہے تو ہم کو آپ سے نجات مل
(بخاری و مسلم)

قیامت تک پیش آنے والے تمام اہم واقعات اور حوادث کی خبر دینے کا معجزہ

حضرت عمرو بن الخطب انصاری کہتے ہیں کہ ایک روز نبی صلی
اللہ علیہ وسلم نے ہم کو صبح کی نماز پڑھائی اور پھر منبر پر چڑھ کر مجھے سلامنے وعظ
فرمایا جس کا سلسلہ ظہر کی نماز کے وقت تک جاری رہا۔ پھر آپ منبر سے اترے
اور ظہر کی نماز پڑھائی۔ اور پھر منبر پر تشریف لے گئے اور خطبہ دیا۔
یہاں تک کہ عصر کی نماز کا وقت آگیا۔ پھر آپ منبر سے اترے اور نماز
پڑھائی اور پھر منبر پر تشریف لے گئے۔ یہاں تک کہ آفتاب غروب ہو گیا
اس وعظ میں آپ نے ان تمام باتوں کا ذکر کیا جو قیامت تک ہونے والی ہیں
عمرو بن الخطب راوی کا بیان ہے کہ ہم میں سے (آج) وہ شخص غفلت مند نہ
ہے جس نے ان باتوں کو یاد رکھا ہے۔ (مسلم)

جنات کی آمد کی اطلاع درخت کے ذریعہ

حضرت معن بن عبد الرحمن کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد کو یہ

۵۶۸۳ وَعَنْ مَعْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ سَمِعْتُ

کہتے سنا ہے کہ میں نے مسروق سے دریافت کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کس نے اس رات کو جنوں کی بنہروی تھی جبکہ انہوں نے قرآن مجید کو سنا تھا مسروق نے بنایا کہ مجھ سے تیرے باپ یعنی عبداللہ بن مسعود نے بیان کیا کہ آپ کو جنوں کے آنے کی خبر ایک وحشت نے دی تھی۔ (بخاری و مسلم)

جنگ سے پہلے ہی مقتول کافروں کے نام بتانے اور ان کی لاشیں گرنے کی جگہوں کی نشاندہی کا معجزہ

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم عمر بن خطابؓ کے ساتھ مکہ و مدینہ کے درمیان دھڑے ہوئے تھے۔ کہ ہم نے چاند دیکھنے کی کوشش کی میں تمام لوگوں میں تیز نظر تھا میں نے چاند کو دیکھ لیا۔ اور ہم میں سے کوئی شخص ایسا نہ تھا جس کو چاند نظر آیا ہو میں نے عمر بن خطابؓ کو چاند دکھانا شروع کیا۔ اور کہا کیا آپ چاند کو نہیں دیکھتے (وہ کیا ہے) لیکن ان کو نظر نہ آیا۔ انہوں نے کہا میں ابھی اس کو دیکھ دوں گا جب کہ اپنے بستر پر لیٹوں گا۔ اس کے بعد عمر بن خطابؓ نے بدر کے واقعات بیان کرنا شروع کئے اور فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ سے ایک دن پہلے ہم کو وہاں مقامات دکھادیئے تھے جہاں مشرک قتل کئے جائیں گے یعنی جہاں جہاں ان کی نعشیں پڑی ہوں گی۔ چنانچہ آپ نے فرمایا دیکھو! کل انشاء اللہ یہاں فلاں شخص مرا پڑا ہوگا۔ اور کل انشاء اللہ یہاں فلاں کافر کی نعش پڑی ہوگی اور کل انشاء اللہ یہاں اس جگہ فلاں مشرک مردہ پڑا ہوگا۔ عمرہ کا بیان ہے۔ قسم ہے اس ذات کی جس نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ بھیجا ہے کہ جو مقامات رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ تبوک میں فرمائی تھے ان سے ذرا بھی تجاوز نہیں ہوا (یعنی وہ کافر اُسی جگہ ماسے گئے جس جگہ رسول اللہ نے بیان فرمایا تھا) پھر ان کافروں کو کنوئیں کے اندر ایک کے اوپر ایک ڈال دیا گیا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کنوئیں پر پتھر بچکر فرمایا اے فلاں بن فلاں! اے فلاں بن فلاں! یعنی ان کافروں کے نام لے لیکر فرمایا کیا تم نے اس چیز کو حق اور درست پایا جس کا تم سے خدا نے اور اس کے رسول نے وعدہ کیا تھا میں نے تو اس چیز کو حق اور درست پایا جس کا مجھ سے میرے خدا نے وعدہ فرمایا تھا! عمرؓ نے یہ سن کر عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کب سے گنگن کر رہے ہیں۔ وہ تو ایسے جسم ہیں جن میں روح نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا جو کچھ میں کہہ رہا ہوں اس کو وہ تم سے زیادہ سنتے ہیں۔ لیکن جواب دینے کی قدرت وہ نہیں رکھتے۔ (مسلم)

ایک پیش گوئی کے حرف بہ حرف صادق آنے کا معجزہ

انلیسہ رضی اللہ عنہا بنت زید بن ارم اپنے والد سے نقل کرتی ہیں کہ زید بن ارمؓ بیمار تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی عیادت کو تشریف لائے

عَنْ أَبِي قَالٍ قَالَ سَأَلْتُ مُسْرَدًا مِّنْ أَذَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَلْحِنٍ لَّيْلَةٍ اسْتَمَعُوا الْقُرْآنَ فَقَالَ حَدَّثَنِي أَبُوكَ بَعْنِي عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ مَسْعُودٍ أَنَّهُ قَالَ أَذْنَتُ يَوْمَ شَجَرَةٍ مُّتَّفِقَةٍ عَلَيْهِ.

۵۶۸۴ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كُنَّا مَعَ عُمَرَ بَيْنَ مَكَّةَ وَ الْمَدِينَةِ كُنَّا بَيْنَا الْهَلَالُ وَكُنْتُ رَجُلًا حَدِيدَ الْبَصَرِ فَرَأَيْتُهُ وَلَيْسَ أَحَدٌ يَذُرُّ عَنْهُ أَتَاهُ غَيْرِي فَجَعَلْتُ أَقُولُ لِعُمَرَ أَمَا تَرَاهُ فَجَعَلَ لَا يَرَاهُ قَالَ يَقُولُ عُمَرُ سَأَرَاهُ وَأَنَا مُسْتَلْقٍ عَلَى خَدَّيْ شَرًّا لِّإِنِّ شَاءَ مُحَمَّدٍ نُنَا عَنِ أَهْلِ بَدْرٍ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُرِينَا مَصَارِعَ أَهْلِ بَدْرٍ بِالْأَمْسِ وَيَقُولُ هَذَا مَصْرَاعُ فُلَانٍ عَدُوٍّ إِنِّ شَاءَ اللَّهُ وَهَذَا مَصْرَاعُ فُلَانٍ عَدُوٍّ إِنِّ شَاءَ اللَّهُ قَالَ عُمَرُ وَالَّذِي بَعَثَهُ بِالْحَقِّ مَا أَخْطَأُوا الْحَدَّ وَذَ الَّذِي حَدَّثَنَا هَذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَجَعَلُوا فِي بَدْرٍ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ فَاطْلَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى اسْتَقْبَلَ إِلَيْهِمْ فَقَالَ يَا فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ وَيَا فُلَانُ ابْنُ فُلَانٍ هَلْ وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَكُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ حَقًّا وَإِنِّي نَدَوْتُ وَجَدْتُ مَا وَعَدَكُمُ اللَّهُ حَقًّا فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ تَكْلُمُ أَجَادَ لَا أَرَدَاهُ فِيهَا فَقَالَ مَا أَتَيْتُكُمْ بِأَسْمَعٍ لِمَا أَتَوْتُ مِنْكُمْ غَيْرَ أَنَّهُمْ لَا يَسْتَطِيعُونَ أَنْ يَبْدُوا عَلَيَّ شَيْئًا سِوَا مَا كُنتُمْ تُسَلِّمُونَ.

۵۶۸۵ وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ

اور فرمایا تیری پیادہ خوفناک نہیں ہے لیکن اس وقت تیرا کیا حال ہوگا جب کہ میرے بعد تیری عمر و رازہ ہوگی اور تو اندھا ہو جائے گا۔ زید بن ارقم نے عرض کیا: میں خدائے نواب کا طالب ہوں گا اور صبر کروں گا۔ آپ نے فرمایا تب تو بے حساب جنت میں داخل ہوگا راوی کا بیان ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد زید بن ارقم کی مینائی جاتی رہی اور کچھ عرصہ بعد خداوند نے پھر اس کو اس کی مینائی عطا فرمادی اور اس کے بعد وہ مر گیا۔ (بیہقی)

جھوٹی حدیث بیان کرنے والے کے بارے میں وعید

حضرت اسامہ بن زید کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص میری طرف کوئی ایسی بات منسوب کرے جس کو میں نے نہ کہا ہو اس کو چاہیے کہ وہ اپنا ٹھکانا دوزخ میں تیار کر لے۔ اور آپ کا یہ فرمان ایک واقعہ پر مبنی ہے آپ نے ایک شخص کو کسی شخص یا جماعت کے پاس بھیجا تھا۔ اس نے آپ کی طرف سے کوئی جھوٹی بات بنا کر کہہ دی آپ نے اس کے لئے بدعا کی۔ پھر وہ مردہ پایا گیا۔ اس حال میں کہ اس کا پیٹ پھٹ گیا تھا۔ (وزیرین نے اس کو قبول نہ کیا تھا۔) (بیہقی)

برکت کا معجزہ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص آیا اور کھانا طلب کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو ادا و اس جو دیے جن میں سے وہ اسکی بیوی اور اس کے جہان ہمیشہ کھاتے رہے یہاں تک کہ ایک روز اس شخص نے ان جو دیوں کو ناپا اور پھر وہ بہت جلد ختم ہو گئے وہ شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور صورت حال عرض کی آپ نے فرمایا اگر انگوٹہ ناپنا تو تم لوگ ہمیشہ ان میں سے کھاتے رہتے اور وہ جو ان کے توڑ رہتے۔ (مسلم)

مشتبہ کھانا حلق سے نیچے نہیں گیا

عاصم بن کلیب اپنے والد سے اور وہ ایک انصاری شخص سے روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک جنازہ کی نماز کو گئے پھر میں نے دیکھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم قبر کے پاس تشریف فرما ہیں اور قبر کھودنے والے کو ہدایت دے رہے ہیں یعنی یہ کہ پائنتی کی طرف سے قبر کو کشادہ کرو و سر کی جانب سے اور کشادہ کر جب آپ (دفن سے فارغ ہو کر) لوٹے تو میت کی پیروی کی طرف سے ایک شخص حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کرنے آیا۔ آپ نے دعوت کو قبول فرمایا اور ہم آپ کے ساتھ کھانے گئے کھانا آپ کے سامنے لایا گیا۔ آپ نے کھانے کی طرف ہاتھ بڑھایا اور دوسرے لوگوں نے کھانا شروع کیا ناگہاں کھانا کھانے کھاتے لوگوں نے دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم صرف لقمہ کو چبا رہے ہیں یعنی منہ کے اندر ہی اندر پھر رہے ہیں درنگتے

عَلَى مَنْ يَدِ يَعُوذُهُ مِنْ مَرَضٍ كَانَ يَمُوتُ قَالَ لَيْسَ عَلَيْكَ مِنْ مَرَضِكَ بَأْسٌ وَلَكِنْ كَيْفَ لَكَ إِذَا عَمِدْتَ بَعْدِي فَعَمِيَتْ قَالَ أَحْتَسِبُ وَأَصْبِرُ قَالَ إِذَا تَدَخَّلَ الْجَنَّةُ بِغَيْرِ حِسَابٍ قَالَ فَتَعْبَى بَعْدَ مَا مَاتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَدَّ اللَّهُ عَلَيْهِ بَصَرَهُ ثُمَّ مَاتَ .

۵۶۸۶ وَعَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَقَوَّلَ عَلَى مَا لَمْ أَقُلْ فَلْيَتَّبِعُوا مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ وَذَلِكَ أَنَّهُ بَعَثَ رَجُلًا فَكَذَّبَ عَلَيْهِ فَدَا عَا عَلِيًّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجِدَ مَيْتًا وَتَدَ النَّشْ بَطْنُهُ وَكَمْ تَقْبِلُهُ الْأَرْضُ مِنْ رَدَاهَا إِلَيْنَا فَقِي فِي دَلِيلِ النُّبُوَّةِ .

۵۶۸۷ وَعَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَهُ رَجُلٌ يَسْتَطِيعُهُ فَاطْعَمَهُ شَطْرَ وَسْتَى شَعِيرٍ فَمَا زَالَ الرَّجُلُ يَأْكُلُ مِنْهُ وَأَمْرًا تَدَ وَضِيفًا حَتَّى كَانَتْ فَفَنِي فَأَنَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَرَأَيْتُمْ تَكَلُّمًا لَا كَلَمَةً مِنْهُ وَلَقَامَ لَكُمْ رَدَاهُ مُسْلِمًا .

۵۶۸۸ وَعَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَنَازَةٍ فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْقَبْرِ يُوصِي الْحَافِرَ يَقُولُ أَدِسُّعُ مِنْ قَبْلِ رَجُلِيهِ أَدِسُّعُ مِنْ قَبْلِ سَائِيهِ فَلَمَّا سَرَجَعُ اسْتَقْبَلَنَا دَاعِيُ أَمْرَانِهِ فَأَجَابَ وَنَحْنُ مَعَهُ فَنَجَى بِالْطَّعَامِ فَوَضَعَ يَدَهُ ثُمَّ وَضَعَ الْقَوْمَ فَكُلُوا فَنَظَرْنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُلُ لُقْمَةً فِي فَمِهِ ثُمَّ

قَالَ أَجِدُ كَحْمَ شَاةٍ أُخِذَتْ بِغَيْرِ إِذْنِ أَهْلِهَا فَأَرْسَلْتُ الْمَرْأَةَ تَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أُرْسِلْتُ إِلَى النَّقِيعِ وَهُوَ مَوْضِعُ بَيْعٍ فِيهِ الْعَنَزُ لِيَشْتَرِيَ شَاةً فَلَمَّا تَرَجَدُ فَأَرْسَلْتُ إِلَى جَارِيَّتِي قَالَتْ أَشْتَرِي شَاةً أَنْ يُرْسِلَ بِهَا إِلَيَّ بِتَغْنًا فَلَمَّا يُوجَدُ فَأَرْسَلْتُ إِلَى امْرَأَتِهِمْ فَأَرْسَلْتُ إِلَيْهَا بِهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَطْعِمِي هَذَا الطَّعَامَ الْأَسَدِي سَوَادُهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ أَبِي حَتْمٍ فِي دَلَالِ الْعَبْدَةِ .

نہیں سکے بعد اپنے فرمایا میں اس گوشت کو ایسی بکری کا گوشت پاتا ہوں جس کو اسکے مالک کی اجازت کے بغیر لے لیا گیا ہے گھر کی مالکہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک آدمی بھیج کر کہلوایا کہ یا رسول اللہ! میں نے نقیع کا ایک جگہ کا نام ہے وہاں بکریاں فروخت ہوتی ہیں میں نے ایک آدمی کو بکری خریدنے کے لئے بھیجا تھا لیکن وہاں بکری نہ ملی پھر میں نے اپنے ہمسایہ کے پاس آدمی بھیجا جس نے ایک بکری خرید کی تھی اور یہ کہلوایا کہ جس قیمت پر یہ بکری اس نے خرید کی ہے اس قیمت پر وہ اس کو میرے ہاتھ فروخت کر دے لیکن وہ ہمسایہ بھی اپنے گھر نہ ملا پھر میں نے اپنے ہمسایہ کی بکری کے پاس آدمی بھیجا۔ اس نے وہ بکری میرے پاس بھیج دی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر فرمایا یہ کھانا قیدیوں کو کھلا دو۔ (ابوداؤد و تہقیق)

امم معبد کی بکری سے متعلق ایک معجزہ کا ظہور

۵۶۸۹ وَعَنْ جَدِّهِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ جُبَيْشِ بْنِ خَالِدٍ وَهُوَ أَخُو أُمِّ مَعْبِدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أُخْرِجَ مِنْ مَكَّةَ خَرَجَ مَعَهُ جَدُّهُ إِلَى الْبَدَنِ يَتَرَهُ هُوَ أَبُو بَكْرٍ وَمَوْلَى أَبِي بَكْرٍ عَامِرُ بْنُ ذَرِيَّةٍ وَذَلِيلُهُمَا عَبْدُ اللَّهِ الْيَمَنِيُّ مَرَدًا عَلَى خَيْمَتِي أُمِّ مَعْبِدٍ نَسَلُوهُمَا حَتَّى وَتَمَرُ لِيَشْتَرُوا مِنْهَا فَلَمْ يُصِيبُوا عِنْدَ هَاشِمِيَّةٍ مِنْ ذَلِكَ وَكَانَ الْقَوْمُ مُرْمِلِينَ مُسْتَبِينَ قَنَظَرُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى شَاةٍ فِي كَسِيرِ الْحَبَسَةِ فَقَالَ مَا هَذِهِ الشَّاةُ يَا أُمِّ مَعْبِدٍ قَالَتْ شَاةٌ خَلَقَهَا الْجِبُّ عَنْ الْعَنَزِ قَالَ هَلْ بِهَا مِنْ لَبَنٍ قَالَتْ هِيَ أَجْنَدُ مِنْ ذَلِكَ قَالَ أَتَا دَيْنُورِي أَنَّ أَحْلَبًا قَالَتْ يَا أَبَايَ أَنْتَ وَأَقِي إِنَّ رَأَيْتَ حَلَبًا فَأَحْلَبْنَا فَدَعَا بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَحَرَ بِبَدَنِهِ ضَرْعَهَا وَنَمَى اللَّهُ تَعَالَى وَدَعَا لَهَا فِي شَانِهَا فَتَفَاجَّتْ عَلَيْهَا وَدَسَتْ وَاجْتَرَتْ فَدَعَا بِأَنَامٍ يُرِيضُ الرَّهْطَ فَحَلَبَ فِيهِ ثَمَجًا حَتَّى عَلَاهُ الْهَمَاءُ ثُمَّ سَفَاَهَا حَتَّى رَوِيَتْ وَنَمَتْ أَصْحَابُهَا حَتَّى سَادُوا ثُمَّ شَرَبَ أَخْرَهُمْ ثُمَّ حَلَبَ فِيهِ ثَانِيًا بَعْدَ بَدَنِهِ حَتَّى مَلَأَ إِلَّا نَاءَ

حضرت ام بن ہشام بن اپنے والد سے اور وہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب ہجرت کر کے مکہ سے مدینہ کی طرف روانہ ہوئے تو آپ کے ہمراہ ابو بکرؓ۔ ابو بکر کا آزاد کردہ غلام عامر بن زہیرہ اور عبد اللہ بنی رستم بنانے والے تین آدمی تھے مدینہ کے راستے میں چاروں کا گزرام معبد کے دو بیویوں پر ہوا۔ زہیرہ والوں سے انہوں نے دریافت کیا کہ اگر ان کے پاس گوشت اور کھجوریں ہوں تو ان سے خرید لی جائیں لیکن وہاں ان میں سے کوئی چیز نہ ملی اس مانہ میں لوگ نانہ زندہ اور غنم کے ماسے سوئے تھے اچانک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر ایک بکری پر پڑی جو زہیرہ کے ایک جانب تھی آپ نے دریافت فرمایا۔ ام معبد اس بکری کو کیا ہوا۔ ام معبد نے کہا۔ دبلا ہونے کی وجہ سے یہ بکری ریوڑ میں نہیں جاتی۔ آپ نے پوچھا کیا یہ دودھ دیتی ہے ام معبد نے کہا جس مصیبت میں یہ مبتلا ہے وہ اس میں کہاں آپ نے فرمایا کیا تم اجازت دیتی ہو کہ میں اس کا دودھ دو دوں۔ ام معبد نے کہا میرے ماں باپ آپ پر فرمان۔ اگر آپ کو اس کے مختوں میں دودھ نظر آئے تو شوق سے دوہ لیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بکری کو منگوایا اسکے مختوں پر ہاتھ پھیرا بسم اللہ پڑھی اور برکت کی دعا کی بکری نے اپنے پاؤں کو دودھ دوہنے کیلئے آپ کے سامنے کشادہ کر دیا اور جگالی کرنے لگی آپ نے اننا بڑا برتن منگوایا جو بہت سے لوگوں کو سیراب کر دے اور اس میں دودھ دوہا جو خوب بہنا ہوا تھا اور اسکے اوپر جھاگ آگئے تھے اس کے بعد وہ دودھ آپ نے ام معبد کو پلایا یہاں تک کہ وہ سیراب ہو گئی پھر آپ نے اپنے ساتھیوں کو پلایا اور پھر سب کے آخر میں خود پیا پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دیر بعد

تَرَعَادَ رُجْعُهَا وَبَايَعَهَا وَأَرْتَحَلُّوْا عَنْهَا لَدَاهُ فِي
شَرْحِ السُّنَنِ وَأَبْنُ عَبْدِ الْبَرِّ فِي الرَّاسِطِيَّاتِ وَأَبْنُ
الْجَوْزِيِّ فِي كِتَابِ الْوَفَاءِ وَفِي الْحَدِيثِ قِصَّةً -

دوبارہ آپ نے اس بزن میں دودھ دوجا یہاں تک کہ بزن دودھ سے بھر گیا وہ
دودھ آپ نے ام مہد کے پاس چھوڑ دیا اور ام مہد کو مسلمان کر لیا اور پھر
آگے روانہ ہوئے (شرح السنۃ استیعاب کتاب الوفا)

بَابُ الْكِرَامَاتِ

کرامتوں کا بیان

فصل اول

دو صحابیوں کی کرامتیں

۵۶۹۰ عَنْ النَّسِ بْنِ أَبِي سَيْدٍ عَنْ حُضَيْرٍ وَعَبَادِ بْنِ بِشْرِ
تَحَدَّثَا عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَاجَةٍ
لَهُمَا حَتَّى ذَهَبَ مِنَ اللَّيْلِ سَاعَةٌ فِي لَيْلَةٍ شَدِيدَةٍ
الطَّلَبَةِ لَمْ يَخْرُجَا مِنْ عِنْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَنْقَلِبَانِ وَبَيَدِهِمَا كُلُّ وَاحِدٍ مَقَامَةً عَصِيَّةً فَأَضَاءَتْ عَصَا
أَحَدِهِمَا لَهَا حَتَّى مَشَى فِي ضَوْئِهَا حَتَّى إِذَا انْفَرَقَتْ بَيْنَا
الطَّرِيقِ أَضَاءَتْ لِلْآخَرِ عَصَاهُ فَتَشَى كُلُّ وَاحِدٍ مَقَامَةً لَهَا فِي
ضَوْءِ عَصَاهُ حَتَّى بَلَغَ أَهْلَهُ رَدَاهُ الْبُخَّارِيُّ -

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ اسید بن حضیر اور عباد بن بشر
بڑی رات تک اپنی کسی حاجت کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے گفتگو
کرتے رہے۔ یہ رات نہایت تاریک تھی۔ پھر دونوں اپنے گھروں کو روانہ
ہوئے۔ دونوں کے ہاتھوں میں لاثیال نہیں ان دونوں میں سے ایک کی لاثی
روشن ہو گئی اور پھر دونوں کو راستہ صاف نظر آنے لگا پھر جب دونوں
کا راستہ علیحدہ ہوا تو دوسرے کی لاثی بھی روشن ہو گئی اور ہر شخص
اپنی لاثی کی روشنی میں اپنے گھر پہنچ گیا۔

(بخاری)

جو کہا تھا وہی ہوا

۵۶۹۱ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ لَمَّا حَضَرَ أَحَدُ دَعَائِي أَبِي عَنِ
الْكَلْبِ فَقَالَ مَا أَرَانِي إِلَّا مَقْتُولًا فِي أَوَّلِ مَنْ يُقْتَلُ مِنْ
أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنِّي لَا أَتْرُكُ
بَعْدِي أَعَزُّ عَلَى مِنْكَ غَيْرَ نَفْسِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنِّي دِينًا قَاتِلُ وَأَسْتَوْصِي بِأَخَوَاتِكَ
خَيْرًا فَإِنَّ صَبْحَنَا فَكَانَ أَوَّلَ قِتْلٍ وَدَفْنَتْهُ مَعَ
آخِرِي فِي قَبْرِهَا رَدَاهُ الْبُخَّارِيُّ -

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ جنگ احد پیش آئی تو میرے والد
نے رات کو مجھے بلایا اور کہا۔ میں خیال کرتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے صحابہ میں جنگ کے اندر سب سے پہلا مقتول میں ہوں گا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد میں تجھ کو سب سے زیادہ عزیز رکھتا ہوں۔ مجھ پر جو
قرص ہے اسکو ادا کر دینا اور اپنی بہنوں کے ساتھ بھلائی کرنا چنانچہ صبح کو جنگ
ہوئی تو سب سے پہلے میرے والد شہید ہوئے اور میں نے ان کو رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے مطابق ایک شخص کے ساتھ قبر میں دفن کر دیا۔ (بخاری)

کھانے میں اضافہ کا کرشمہ

۵۶۹۲ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ قَالَ
إِنَّ أَصْحَابَ الصَّفَةِ كَانُوا أَنَا سَا تَخْرُءَ رَاتِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ عِنْدَهُ
طَعَامُ اثْنَيْنِ فَلْيَدْهُ هَبْ بِثَالِثٍ وَمَنْ كَانَ عِنْدَهُ
طَعَامُ أَرْبَعَةٍ فَلْيَدْهُ هَبْ بِخَامِسٍ أَوْ سَادِسٍ وَ
إِنَّ أَبَا بَكْرٍ جَاءَ بِثَلَاثَةٍ فَأُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَشْرَةٍ وَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ لَيُعْثَى عِنْدَ النَّبِيِّ

حضرت عبدالرحمن بن ابوبکرؓ کہتے ہیں کہ اصحاب صفہ منطس
و فقیر لوگ تھے ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے فرمایا جس شخص
کے ہاں دو آدمیوں کا کھانا ہو وہ اصحاب میں سے میرے شخص کو لے جائے اور
جس شخص کے ہاں تین آدمیوں کا کھانا ہو وہ چوتھے کو لے جائے اور جس
شخص کے ہاں چار آدمیوں کا کھانا ہو وہ پانچویں کو اور اس سے زیادہ ہو تو
چھٹے کو لے جائے چنانچہ ابوبکرؓ تین آدمیوں کو لائے اور رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے ہاں کھانا

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَلَيْتُ حَتَّى صَلَّيْتُ
الْعِشَاءَ ثُمَّ رَجَعْتُ فَلَيْتُ حَتَّى تَعَثَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَاءَ بَعْدَ مَا مَضَى مِنَ اللَّيْلِ فَمَثَلَهُ
اللَّهُ قَالَتْ لَهَا امْرَأَتُهَا مَا حَبَسَكَ عَنْ أَهْلِكَ
قَالَ أَوْ مَا عَشَيْتُ بِهِمْ قَالَتْ أَبَوْا حَتَّى تَجِيئَ
فَعَضِبَ وَقَالَ وَاللَّهِ لَا أَطْعَمُهُ أَبَدًا أَخْلَفَتِ
الْمَرْأَةُ أَنْ لَا تَطْعَمَهُ وَخَلَفَ الْأَصْبِيَاءُ أَنْ
لَا يَطْعَمُوهُ وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ كَانَ هَذَا مِنْ
السَّيْطَانِ قَدْ عَابَ بِالطَّعَامِ فَأَكَلْ وَ
وَاكْلُوا فَجَعَلُوا الْأَمِيرَ فَعُونَ لِقَبْضَةِ الْأَمْرِ بَتِ
مِنْ أَسْفَلِهَا أَكْثَرُ مِنْهَا فَقَالَ لِامْرَأَتِهِ
يَا أُخْتُ بَنِي فِرَاسٍ مَا هَذَا قَالَتْ وَقَدْ رَى
عَيْنِي إِنَّهَا الْآنَ لَا كَثُرَ مِنْهَا قَبْلَ ذَلِكَ
بَثَلَتْ مَذَائِرًا فَأَكَلُوا وَبَعَثَ بِهَا إِلَى
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَرَأَتْ
أَكَلْنَا مِنْهَا مُتَّفِقِينَ عَلَيْهِ وَذَكَرَ حَدِيثُ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ كُنَّا نَسْمَعُ تَسْبِيحَ
الطَّعَامِ فِي الْمَعْجَزَاتِ -

کھایا اور آپ ہی کی خدمت میں حاضر رہے یہاں تک کہ عشاء کی نماز پڑھی گئی
پھر نماز پڑھ کر بھی آپ کے ساتھ آپ کے گھر چلے آئے اور اس وقت تک حاضر
رہے جب تک کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کا کھانا کھایا اسکے بعد ابو بکرؓ
اپنے گھر واپس آئے یعنی کافی رات گزر جانے کے بعد انکی بیوی نے ان سے
کہا کہ کس چیز نے تم کو اپنے مہانوں کے پاس آنے سے روکا۔ (ابو بکرؓ نے کہا کیا تم
نے ابھی انکو کھانا نہیں کھلایا۔ انکی بیوی نے کہا انہوں نے اس وقت تک کھانا
کھانے سے انکار کیا جب تک کہ تم نہ آ جاؤ ابو بکرؓ نے غضب ناک ہو کر کہا
خدا کی قسم! میں اس کھانے کو ہرگز نہ کھاؤں گا انکی بیوی نے بھی قسم کھائی کہ وہ
بھی اس کھانے کو نہ کھائے گی اور مہانوں نے قسم کھائی کہ وہ بھی نہ کھائیں گے
اس کے بعد ابو بکرؓ نے کہا میرا غصہ ہونا اور قسم کھانا شیطان کی طرف سے
ہے یہ کہہ کر انہوں نے کھانا تنگایا اور سب کے ساتھ کھانا شروع کیا جو رقمہ
وہ برتن سے اٹھاتے تھے تو برتن کی اتنی جگہ خالی نہ ہوتی جتنی کہ کھانے کو
پُر ہو جاتی تھی (یعنی جس جگہ سے یہ لوگ کھانا اٹھاتے تھے وہ خالی ہونے
کی بجائے کھانے سے بھر جاتی تھی) اور کھانے میں زیادتی ہو جاتی تھی ابو بکرؓ
نے اپنی بیوی سے کہا۔ اے ابو فراس کی بہن یہ کیا دیات ہے۔ انہوں
نے کہا۔ قسم ہے اپنی ٹھنڈی آنکھ کی یہ کھانا تو پہلے سے زیادہ سب سے
چند زیادہ غرض سب نے کھانا کھایا اور پھر اس برتن کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کی خدمت میں بھیج دیا بیان کیا گیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اس
برتن میں سے کھایا۔

(بخاری و مسلم)

فصل دوم

سجاشی کی قبر پر نور

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ جب سجاشی (شاہ حبش) مر گیا تو ہم
اُس میں اس قسم کی باتیں کیا کرتے تھے کہ سجاشی کی قبر پر ہمیشہ نور دکھائی
دیتا ہے (یعنی بات عام طور پر مشہور تھی) (ابوداؤد)

جسدا پھر کو غسل دینے والوں کی عذیب سے راہنمائی

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
وفات کے بعد جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو غسل دینے کا ارادہ کیا تو لوگوں
نے کہا کہ یا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اسی طرح پر ہندہ کر لیں جس طرح
ہم اپنے مردوں کو کرتے ہیں یا آپ کو کپڑوں کے اندر غسل دیدیں جب اس پر
استلاف بڑھا تو خداوند نے ان لوگوں پر نیند کو مسلط کر دیا یہاں تک کہ کوئی
شخص وہاں ایسا نہ تھا جس کی ٹھوڑی سینہ پر نہ ہو (یعنی سب پر نیند کی غفلت

۵۶۹۳ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا فَاتَ النَّجَاشِيُّ
كُنَّا نَحْكُمُ أَنَّهُ لَا يُزَالُ يُرَى عَلَى قَبْرِهِ نُورٌ
رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ -

۵۶۹۴ وَعَنْهَا قَالَتْ لَمَّا ارَادُوا غَسْلَ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا لَا تَدْرِي أَنْ جَرَدُ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ثِيَابِهِ كَمَا
تَجَرَّدُ مَوْتَانَا أَمْ نَغْسِلُهُ وَعَلَيْهِ ثِيَابُهُ فَلَمَّا
اخْتَلَفُوا أَلْقَى اللَّهُ عَلَيْهِمُ النَّوْمَ حَتَّى مَا مِنْهُمْ
رَجُلٌ إِلَّا وَدَقْنَاهُ فِي حَنْدَرِهِ ثُمَّ كَلَّمَهُمْ مُكَلِّمٌ

مَنْ بِأَحَبِّهِ النَّبِيُّ لَا يَدْرُونَ مَنْ هُوَ عَسَلُوا
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ نَبَايَهُ فَقَامُوا
فَفَسَلُوهُ وَعَلَيْهِ فَمِصَصَهُ يَصْبُونَ الْمَاءَ
فَوْقَ الْقَبِيصِ وَيَدْلِكُونَهُ بِأَلْقَبِيصِ
رَفَاةِ الْبَيْبِقِي فِي دَلِيلِ النَّبَوَةِ -

طاری ہو گئی تھی) پھر ان لوگوں سے ایک کہنے والے نے جس سے وہ لوگ واقف
نہ تھے گھر کے ایک گوشے میں سے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کپڑے کے اندر
ہی غسل دو۔ چنانچہ وہ سب لوگ یہ سن کر کھڑے ہو گئے اور آپ کے جسم مبارک
کو غسل دیا۔ آپ کے جسم پر اس وقت قمیص تھی جس پر پانی ڈالتے جاتے
تھے۔ اور قمیص ہی سے بدن کو ملنے جاتے تھے۔ (ابن ہشام)

آنحضرت کے آزاد کردہ غلام سفینہ کی کرامت

۵۶۹۵ وَعَنْ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ أَنَّ سَفِينَةَ مَوْلَى
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْطَأَ
الْجَيْشَ بِأَرْضِ الدُّمُرِ وَأَمْسَرَ فَانْطَلَقَ هَارِبًا
يَلْتَمِسُ الْجَيْشَ فَإِذَا هُوَ بِالْأَسَدِ فَقَالَ يَا
أَبَا الْحَارِثِ أَنَا مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ مِنْ أَمْرِي كَيْتٌ وَ
كَيْتٌ فَأَقْبَلَ الْأَسَدُ لَمْ يَصْبِصَةً حَتَّى
قَامَ إِلَى جَنْبِهِ كُلَّمَا سَمِعَ صَوْتَنَا أَهْوَى
إِلَيْهِ ثُمَّ أَتْبَعَهُ لَيْشِي إِلَى جَنْبِهِ حَتَّى بَلَغَ
الْجَيْشَ ثُمَّ اجْمَعَ الْأَسَدُ سَرَاكُهُ فِيهِ

ابن منکدر فرماتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا آزاد کردہ
غلام سفینہ نام رومی زمین میں لشکر کا راستہ بھول گئے یا قید کر لئے گئے پھر وہ
کافروں کے ہاتھوں سے پھوٹ کر لشکر کو تلاش کرتے ہوئے بھاگے اچانک
ان کا سامنا ایک شیر سے ہو گیا انہوں نے شیر سے کہا اے ابو حارث میں
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا آزاد کردہ غلام ہوں اور میرے ساتھ یہ واقعہ پیش
آیا ہے یعنی میں راستہ بھول گیا ہوں یا کافروں نے مجھ کو گرفتار کر لیا تھا شیر دم ہلاتا
ہوا آگے بڑھا اور ان کے پہلو میں کھڑا ہوا جب شیر کوئی خوفناک آواز سننا فوراً
اس طرف متوجہ ہو جاتا دیکھنے اس کے صرر کو دفع کرنے کے لئے
اور پھر واپس آ جاتا اور سفینہ کے پہلو میں ان کے ساتھ ساتھ
چلتا یہاں تک کہ سفینہ اپنے لشکر میں پہنچ گئے اور شیر
واپس چلا گیا۔ (شرح السنہ)

قبر مبارک کے ذریعہ استسقاء

۵۶۹۶ وَعَنْ أَبِي الْجَوْنَاءِ قَالَ خُطِطَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ
خُطُطًا شَدِيدًا اسْتَشْكُوا إِلَى عَالِشَةَ فَقَالَتْ الْظُّرُ
قَبْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاجْعَلُوا مِنْهُ
كَدْرِي إِلَى السَّمَاءِ حَتَّى لَا يَكُونَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ
السَّمَاءِ سَقْفٌ فَفَعَلُوا فَمَطَرٌ وَأَمَطٌ أَحَقُّ
نَبَتِ الْعُشْبِ وَسَقَمَتِ الْإِبِلُ حَتَّى
تَفْتَقَتْ مِنَ الشَّجَرِ قُسْمِي عَامَرُ الْفَتْقِ
سَرَاوَاةُ الدَّارِجِي -

ابو الجوزار فرماتے ہیں کہ مدینہ والے شخص نقطہ میں مبتلا کئے گئے انہوں
نے حضرت عائشہ کی خدمت میں حاضر ہو کر شکایت کی حضرت عائشہ نے
فرمایا تم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر پر جاؤ اور حجرہ قبر کی چھت میں کئی روشنی
کھول دو کہ قبر شریف اور آسمان کے درمیان کوئی حجاب باقی نہ رہے۔
چنانچہ ان لوگوں نے ایسا ہی کیا اور خوب بارش ہوئی یہاں تک کہ گھاس
آگ آئی اور اونٹ فریہ ہو گئے یعنی زبادہ چرنے سے اونٹوں کا پیٹ
اور دونوں پہلو پھول گئے اور اس سال کا نام سال فتنی رکھا گیا (یعنی
ارزانی کا سال) (دارمی)

ایک معجزہ ایک کرامت

۵۶۹۷ وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ لَمَّا
كَانَ يَوْمَ الْحَنْظَلَةِ لَحِقَ لَوْذَنُ فِي مَسْجِدِ النَّبِيِّ صَلَّى

سعید بن عبد العزیز فرماتے ہیں کہ جب حجرہ کا واقعہ پیش آیا تو تین
روز تک مسجد نبوی میں آذان بھی گئی اور نہ تکبیر پڑھی گئی (یعنی ان ایام میں

علیہ حجرہ کا واقعہ سخت ترین واقعات میں سے ہے حضرت معاویہ کے بیٹے یزید نے مدینہ پر لشکر کشی کی تھی اور مدینہ کو تباہ و برباد کر دیا تھا حجرہ
مدینہ کے باہر ایک زمین کا ٹکڑا ہے یہ شکر اسی جانب سے آیا تھا ۱۲۰ متر جم

مسجد کے اندر کوئی شخص نہیں آسکتا تھا) سعید بن مسیب ان ایام میں مسجد نبوی کے اندر تھے اور وہیں رہے باہر نہ نکلے ان ایام میں سعید بن مسیب نماز کا وقت صرف اس آواز سے شناخت کرنے تھے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف سے آتی تھی (یعنی نہایت غصی آواز جو سمجھ میں نہ آتی تھی مدداری)

حضرت انسؓ کی کرامت

حضرت ابوخلدہ کہتے ہیں میں نے ابو العالیہ سے پوچھا کیا انسؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیثیں سنی ہیں ابو العالیہ نے کہا کہ انسؓ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دس سال خدمت کی ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کیلئے دعا کی تھی (یعنی اُنکی عمر اور مال میں برکت کی دعا تھی) انسؓ کا ایک باغ تھا جس میں سال کے اندر دو دفعہ پھل آتے تھے اور اس باغ میں پھولوں کے درخت تھے جن کے پھولوں میں مشک کی خوشبو آتی تھی۔ (ترمذی)

فصل سوم

حضرت سعید بن زیدؓ کی کرامت

حضرت عروہ بن زبیرؓ کہتے ہیں کہ سعید بن زیدؓ عروہ بن نفیل اور اروی بنت اوس کے درمیان ایک لین پر جھگڑا ہوا اور اروی سعید بن زید کو مروان بن حکم کے پاس لے گئی دھوم دینے کا حکم تھا اور اروی نے یہ دعویٰ کیا کہ سعید بن زیدؓ نے میری زمین کا کچھ حصہ دبا لیا ہے سعیدؓ نے اس دعویٰ کو سن کر کہا کہ میں اس زمین کا کوئی ٹکڑا زبردستی لے سکتا ہوں۔ جب کہیں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ وعید سن لی ہے مروان نے پوچھا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا سنا ہے سعیدؓ نے کہا میں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے جو شخص ایک بالشت بھر زمین بھی زبردستی کسی سے لے گا اس زمین کے سانوں طبقے (قیامت کے دن) اس کے گلے میں طوق کے مانند چڑے ہوں گے۔ مروان نے یہ سن کر کہا۔ اس دلیل کے بعد میں تجھ سے کوئی گواہ طلب نہیں کرتا سعیدؓ نے یہ سن کر کہا اے اللہ! اگر جھوٹی ہے تو تو اس کو اندھا کر دے اور اس کو اسی زمین میں موت دے جس کا یہ دعویٰ کرتی ہے عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ مرنے سے پہلے وہ عورت اندھی ہو گئی اور ایک روز اسی تنازعہ زمین پر جا رہی تھی کہ وہ ایک گہرے غار میں گر گئی اور مر گئی (بخاری و مسلم) کی ایک روایت میں جو محمد بن زید بن عبد اللہ بن عمر سے اس روایت کے ہم معنی منقول ہے۔ اس میں یوں ہے کہ محمد بن زیدؓ نے اس عورت کو اندھا دیکھا جبکہ وہ دیوار کو ٹوٹتی ہوئی چلتی تھی اور کہتی جاتی تھی کہ سعیدؓ کی بددعا نے مجھ پر اثر کیا ہے

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثًا وَلَمْ يَقْرَأْ وَلَمْ يَبْرَحْ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ الْمَسْجِدَ وَكَانَ لَا يَعْرِفُ وَذُنُوبُ الصَّلَاةِ إِلَّا بِهِمْ هَمَّةٌ يَسْمَعُهَا مَنْ قَبِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ

۶۹۸ **وَعَنْ أَبِي خَلْدَةَ** قَالَ قُلْتُ لِأَبِي الْعَالِيَةِ سَمِعْتُ أَنَسَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَلَدَ مَعَهُ عَشْرَ سِنِينَ وَدَعَا لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ لَنَا بُسْتَانٌ يَجِدُ فِي كُلِّ سَنَةٍ ثَلَاثَ أَكْبُوفَةٍ مَرَّتَيْنِ وَكَانَ فِيهِمَا رِيحَانٌ يَجِيئُ مِنْهُ رِيحُ الْمِسْكِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا أَحَدُ بَيِّنَاتِ حَقِّهِ غَرِيبٌ

۶۹۹ **عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ زَيْدٍ** بْنَ عَمْرٍو بْنَ نَفِيلٍ خَاصَمْتُهُ أَسَاوِي بِنْتُ أَوْسٍ إِلَى مُرْوَانَ ابْنِ الْحَكَمِ وَأَدْعَتْ أَنَّهُ أَخَذَ شَيْئًا مِنْ أَرْضِهَا فَقَالَ سَعِيدٌ أَنَا كُنْتُ أَخَذَ مِنْ أَرْضِهَا شَيْئًا بَعْدَ الَّذِي سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاذْ سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَخَذَ شَيْئًا مِنْ الْأَرْضِ مِنْ غُلْبَةٍ طَوَّقَهُ اللَّهُ إِلَى سَبْعِ أَرْضِينَ فَقَالَ لَهُ مُرْوَانٌ لَا أَسْأَلُكَ بَيِّنَةً بَعْدَ هَذَا فَقَالَ سَعِيدٌ أَلَا لَمْ أَنْتَ كَاذِبٌ فَأَعْلِمَ بَصَرًا هَا وَاقْتُلْهَا فِي أَرْضِهَا قَالَ فَمَا مَاتَتْ حَتَّى دَهَبَ بَصَرُهَا وَبَيَّنَّا هِيَ تَمْتَلِي فِي أَرْضِهَا إِذْ وَقَعْتُ فِي حُفْرَةٍ فَمَا تَمْتَلَقْتُ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ بَعَثَنَا وَإِنَّا سَرَاهَا عَنِيَاءُ تَلْخُسُ الْجُدَارَ نَقُولُ أَصَابَتْ نِيَّ دَعْوَةُ سَعِيدٍ وَإِنَّا مَرَّتْ عَلَى بَيْتِي فِي الدَّارِ الَّتِي خَاصَمْتُ فِيهَا فَوَقَعْتُ

رفیعاً فَكَانَتْ قَبْرُهَا۔
پھر ایک وزوہ اسی متنازعہ زمین کے گھر میں چل رہی تھی کہ ایک کنوئیں یا گہرے
غار میں گر پڑی اور وہی اس کی قبر بن گیا۔

حضرت عمرؓ کی کرامت

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ عمرؓ نے ایک لشکر دہقانہ کی طرف
بھیجا اور اس پر ساریہ کو مقرر کیا ایک روز عمرؓ مسجد نبویؐ میں جمعہ کا خطبہ
پڑھ رہے تھے کہ یکایک آپؐ نے بلند آواز سے کہا ساریہ! پہاڑ
کی طرف اس واقعہ کے چند روز بعد لشکر سے ایک قاصد آیا۔ اور
عمرؓ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا۔ امیر المؤمنین! ہمارے دشمن نے
ہم پر حملہ کیا اور ہم کو شکست دی۔ ناگہاں ہم نے ایک پکارتے والے
کی آواز سنی جو کہہ رہا تھا اے ساریہ! پہاڑ کی جانب چنانچہ ہم نے پہاڑ پہنچا
کو اپنی پشت پناہ قرار دیا اور پھر خداوند تعالیٰ نے دشمنوں کو شکست دی۔

وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ بَعَثَ جَيْشًا وَأَمَرَ عَلَيْهِمُ
رَجُلًا يُدْعَى سَارِيَةً فَبَيْنَمَا عُمَرُ يَخْطُبُ
فَجَعَلَ يَصِيحُ يَا سَارِيَةُ الْجَبَلُ فَقَدِمَ رَسُولُ
مِنَ الْجَيْشِ فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ لَقِينَا
عَدُوَّنَا فَهَزَمُونَا إِذَا بِصَارِيحٍ يَصِيحُ
يَا سَارِيَةُ الْجَبَلُ فَأَسْتَدْنَا فَظَهَرْنَا
إِلَى الْجَبَلِ فَهَزَمَهُمُ اللَّهُ تَعَالَى سَادَاةً
الْبَيْهَتِ فِي دَلَالِثِ النَّبَوَةِ۔

کعب احباریہ کی کرامت

نبیہم بن وہب کہتے ہیں کہ کعب حضرت عائشہؓ کی
خدمت میں حاضر ہوئے اس مجلس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر
ہوا کعب نے کہا کوئی دن ایسا نہیں گزرتا کہ اس میں آفتاب طلوع ہوتا ہو
اور ستر ہزار فرشتے آسمان سے نہ اترتے ہوں یعنی روزانہ صبح کے
وقت اتنے فرشتے نازل ہوتے ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کو
گھیر جاتے ہیں اور انوار قبر سے برکت حاصل کرنے کیلئے بازوؤں کو قبر پر پھیلا
ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھتے رہتے ہیں یہاں تک کہ جب
شام ہو جاتی ہے تو یہ فرشتے آسمان پر چلے جاتے ہیں اور اتنے ہی فرشتے
دوسرے آجاتے ہیں اور صبح تک یہی کرتے ہیں اس وقت تک پسلس
جاری رہے گا۔ جبکہ قیامت کے دن قبر پھٹے گی اور آپ قبر سے برآمد
ہونگے اور ستر ہزار فرشتوں کے درمیان خداوند تم کے پاس چلے جائیں گے۔
(داری)

وَعَنْ نُبَيْهَةَ بْنِ وَهَبٍ أَنَّهُ كَتَبَ حَضْرَتِ عَائِشَةَ
عَلَى عَائِشَةَ فَذَكَرُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَعْبٌ مِمَّنْ يَوْمَ يُطْلَعُ إِلَّا
نَزَلَ سَبْعُونَ أَلْفًا مِنَ الْمَلَائِكَةِ حَتَّى يَحْفُوا
بِقَبْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَضْرِبُونَ
بِأَجْحَتِهِمْ وَيُصَلُّونَ عَلَى رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا أَهْسُوا
عَرَجُوا وَهَبَطَ مِثْلُهُمْ فَصَنَعُوا مِثْلَ ذَلِكَ
حَتَّى إِذَا انْشَقَّتْ عَنْهُمُ الْأَرْضُ خَرَجَ
فِي سَبْعِينَ أَلْفًا مِنَ الْمَلَائِكَةِ يَرْفَعُونَ
سَادَاةَ الدَّارِ حَتَّى۔

بَابُ وَفَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کا بیان

فصل اول

جب اہل مدینہ کے نصیب جا گئے تھے

حضرت براہ بن عازبؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
عَنْ الْبَرَاءِ قَالَ أَوَّلُ مَنْ قَدِمَ عَلَيْنَا

مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَصْعَبُ
ابْنِ عَمِيرٍ وَأَبْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ فَجَعَلَ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ ثُمَّ
جَاءَ عُمَارُ بْنُ لَبَّالٍ وَسَعْدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَبْنُ الْخَطَّابِ فِي
عِشْرِينَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ جَاءَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَاطَيْتُ أَهْلَ الْمَدِينَةِ فَرَحُوا بِشَيْءٍ
فَرَحُوا بِهِ حَتَّى لَيْتَ الْوَلَدُ وَالصَّبِيَّانَ يَقُولُونَ
هَذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ وَسَلَّمَ قَدْ جَاءَ فَمَا جَاءَ
حَتَّى قَرَأْتُ سَبِّحَ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى فِي سُورَةِ مِثْلِهَا
مِنَ الْمُضْطَلِّ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

اصحاب میں سے جو لوگ سب سے پہلے (مدینہ میں ہجرت سے پہلے ہمارے
پاس آئے وہ مصعب بن عمیرؓ اور ابن کنوم تھے یہ دونوں صحابی ہم کو یعنی
انصار کو) قرآن پڑھاتے تھے ان حضرات کے بعد عمار اور بلال اور سعد
آئے اور پھر عزن خطابؓ بیس صحابہ کے ساتھ تشریف لائے اور اس
کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے مدینہ والوں کو میں نے اپنی تشریف
آوری پر جس قدر خوش دیکھا اس قدر سرور کسی چیز سے نہیں پایا یہاں تک
کہ میں نے بچوں اور لڑکیوں کو یہ کہتے ہوئے پایا کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم تشریف لائے۔ آپ کے تشریف لانے سے پہلے میں نے سورہ سبح اسم
ربک الاعلیٰ اور اسی قسم کی اور سورتیں سیکھ لیں تھیں۔ (بخاری)

وہ رمز جس کو صرف صدیق اعظمؓ نے پہچانا

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ
إِنِّي عَبْدٌ أَخْبَرَهُ اللَّهُ بَيْنَ أَنْ يُؤْتِيَهُ مِنْ
زَهْرَةِ الدُّنْيَا مَا شَاءَ وَبَيْنَ مَا عِنْدَكَ فَاخْتَارَ
مَا عِنْدَكَ فَبَكَى أَبُو بَكْرٍ قَالَ قَدْ يَنَالُكَ يَا أَبَا بَكْرٍ
أَمَهَاتِنَا فَنَجِّنَا فَقَالَ النَّاسُ انْظُرُوا إِلَى
هَذَا الشَّيْخِ يُخْبِرُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَنْ عِبْدٍ خَيْرُهُ اللَّهُ بَيْنَ أَنْ
يُؤْتِيَهُ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا وَبَيْنَ مَا
عِنْدَكَ وَهُوَ يَقُولُ قَدْ يَنَالُكَ يَا أَبَا بَكْرٍ
وَأَمَهَاتِنَا فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ هُوَ الْمَخْبِرُ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ أَعْلَمُنَا
مُنْفَقٍ عَلَيْهِ.

حضرت ابو سعید خدریؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے (مرغلہ خانکے ایام میں) منبر پر تشریف فرما ہو کر ارشاد فرمایا خداوند تعالیٰ
نے اپنے ایک بندہ کو اس کا اختیار دیا ہے کہ وہ یا تو اس دنیا کی ان
نعمتوں کو جو خداوند تعالیٰ دینا چاہے یا جس قدر بندہ چاہے کرے اور یا خدا کی
قربت کو اختیار کرے بندہ نے خدا کی قربت کو اختیار کر لیا یعنی اس چیز کو
جو خدا کے پاس ہے پسند کر لیا یا ابو بکرؓ یہ سن کر روپڑے اور عرض کیا یا
رسول اللہ! ہم اپنے مال باپ سمت قربان ہو جائیں و اگر ہمارا قربان ہونا
کچھ مفید ثابت ہو، ہم لوگ یعنی صحابہؓ ابو بکرؓ کے اس کلام کو سن کر
تعجب میں رہ گئے کہ وہ ایسا کیوں کہہ رہے ہیں (چنانچہ بعض لوگوں
نے کہا۔ اس بوڑھے شخص کی طرف دیکھو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک بندہ
کا حال بیان کر رہے ہیں جس کو خدا نے دنیا کی ترغیب دہانی اور آخرت کے درجہ ان
اختیار دیا ہے اور وہ یہ کہہ رہا ہے کہ ہم اور ہمارے مال باپ آپ پر قربان
ہو جائیں لیکن بعد میں معلوم ہوا کہ جس بندہ کو اختیار دیا گیا تھا۔ وہ رسول
(بخاری و مسلم)

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی تھے اور ابو بکرؓ اس حقیقت سے ہم لوگوں سے زیادہ واقف تھے۔

دو اعلیٰ نماز اور دواعی خطاب

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ صَلَّى رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَتْلِ
أَحَدٍ بَعْدَ ثَلَاثِينَ سَنَةً كَمَا مَوْدَعٍ لِلْأَحْيَاءِ
وَالْأَمْوَاتِ ثُمَّ طَلَعَ الْمُنْبَرُ فَقَالَ إِنِّي
بَيْنَ أَنْ يَكْفُرَ قَرِطٌ وَأَنَا عَلَيْكُمْ شَهِيدٌ
وَأَنْ مَوْعِدُكُمْ الْخَوْضُ وَإِنِّي لَا أَنْظُرُ إِلَيْهِ

حضرت عقبہ بن عامرؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
احد کے شہیدوں پر اکھ برس کے بعد نماز پڑھی (یعنی انکے دن جو نیکی آٹھ
برس بعد) گویا کہ آپؐ زندوں اور مردوں کو غصت کر رہے ہیں اسکے بعد آپؐ
منبر پر تشریف لیگئے اور فرمایا میں تمہارے آگے اس طرح جا رہا ہوں جس
طرح قافلہ کا میرے منزل روانہ ہو جاتا ہے اور میں تمہارا گواہ ہوں (یعنی تمہارے
حالات یا اعمال میرے سامنے پیش ہوتے رہیں گے اور میں ان سے آگاہ ہونا

وَأَنَا فِي مَقَامِي هَذَا وَإِنِّي قَدْ أُعْطِيتُ
مَقَاتِيحَ خَزَائِنِ الْأَرْضِ وَإِنِّي لَسْتُ أَخْشَى
عَلَيْكُمْ أَنْ تُشْرِكُوا بَعْدِي وَلَكِنِّي أَخْشَى
عَلَيْكُمْ الدُّنْيَا أَنْ تَنَاسُوا فِيهَا
وَسَرَّادَ بَعْضُهُمْ فَتَقْتَتِلُوا فَتُهْذَبُوا لَهَا
هَذَلِكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ مُتَّقٍ عَلَيْهِ -

رہوں گا) اور تم سے ملاقات کا مقام حوض کوثر ہے (یعنی کوثر پر تم سے ملاقات
ہوگی) اور اپنی اس جگہ پر کھڑا ہوا میں اس وقت بھی حوض کوثر دیکھ رہا ہوں اور
البتہ مجھ کو زمین کے خزانوں کی کنیاں دی گئی ہیں (یعنی میری امت شہروں
کو فتح کر کے خزانوں کی مالک بنے گی) اور میں اس سے نہیں ڈرتا کہ تم سب
میرے بعد مشرک کا فرعون بن گئے بلکہ اس سے ڈرتا ہوں کہ تم دنیا کی طرف رغبت
کرو گے اور دنیا میں مبتلا ہو جاؤ گے اور بعض راویوں نے اس روایت میں یہ
(بخاری و مسلم)

حیات نبوی کے آخری لمحات

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى عَلَى أَنْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُوْفِيَ فِي بَيْتِي وَفِي يَوْمِي وَبَيْنَ
سَحْرِي وَنَحْرِي وَأَنَّ اللَّهَ جَمَعَ بَيْنَ
رَبِّي وَرَبِّقِي عِنْدَ مَوْتِهِ دَخَلَ عَلَى عَبْدِ
الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ وَبَيَّاهُ سَوَاقًا وَأَنَا
مُسْنِدَةٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
نَرَأَيْتُهُ يُنْظَرُ إِلَيْهِ وَعَرَفْتُ أَنَّهُ يُحِبُّ
السَّوَاقَ فَقُلْتُ أَخَذَهُ لَكَ فَأَشَارَ
بِرَأْسِهِ أَنْ نَعْمَ فَتَنَاوَلْتُهُ فَأَشْتَدَّ
عَلَيْهِ وَقُلْتُ أَلَيْسَ لَكَ فَأَشَارَ
بِرَأْسِهِ أَنْ نَعْمَ فَلَيْتَنِي فَأَهْرَهُ وَ
بَيْنَ يَدَيْهِ بِرَأْسِهِ كَوَّةً فِيهَا مَاءٌ
فَجَعَلَ يَدْخُلُ يَدِي فِي الْمَاءِ
فَيَسْحَرُ بِهِمَا وَجْهَهُ وَيَقُولُ لَا إِلَهَ
إِلَّا اللَّهُ إِنَّ لِلْمَوْتِ سَكْرَاتٍ ثُمَّ نَصَبَ
يَدَهُ فَجَعَلَ يَقُولُ فِي الْكُرْنِيِّ الْأَعْلَى
حَتَّى قُبِضَ وَمَا لَتْ يَدَاكَ سَرَادًا
الْبُخَارِيُّ -

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ خدا کی ان نعمتوں میں موجود میرے
نے مخصوص کی گئیں ایک بڑی نعمت یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے
گھر میں اور میری باری کے دن وفات پائی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے
سینہ اور میری گروں کے درمیان وفات پائی (یعنی اس حال میں کہ آپ میرے
سینہ کا بچہ بنائے ہوئے تھے) اور ایک نعمت خاص خدا کی مجھ پر یہ ہوئی کہ خداوند
نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے وقت میرے اور آپ کے تنھوں کو جمع کیا
وہیں کا واقعہ یہ ہوا کہ (عبدالرحمن بن ابی بکرؓ) (یعنی حضرت عائشہ کے بھائی)
انکے پاس آئے اس وقت انکے ہاتھ میں سواک تھی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
میرے سینے سے بچہ لگائے بیٹھے تھے میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عبد
الرحمن یا سواک کی طرف دیکھ رہے ہیں میں جانتی تھی کہ آپ سواک کو بہت پسند
کرتے ہیں میں نے عرض کیا کیا آپ کیلئے میں عبدالرحمن سے سواک لے لوں۔
آپ نے سر کے اشارہ سے غلام کیا کہ ہاں لے لو میں نے عبدالرحمن سے سواک
لے کر آپ کو دیدی۔ آپ کو اس سواک کا چہانا و شواہ معلوم ہوا اس نے کہ وہ
سخت تھی میں نے عرض کیا کیلئے میں سواک کو نرم کر دوں آپ نے اجازت
دے دی چنانچہ میں نے سواک کو نرم کر دیا اور آپ نے اس کو اپنے دانتوں
پر پھیرا اور اس طرح میرا تنھوںک وفات کے وقت بل گیا اور حضور صلی اللہ علیہ
وسلم کے سامنے پانی کا ایک برتن رکھا ہوا تھا۔ آپ اس پانی میں ہاتھ ڈالتے
اور انکو چہرے پر پھیرتے اور فرماتے تھے لالہ الا اللہ اور موت کے وقت
سختیاں ہیں۔

یعنی موت کے وقت انسان پر سکرات کی طاری ہوتی اس کے بعد حضور نے اپنا ہاتھ اٹھایا (یعنی دعا کیلئے یا آسمان کی طرف اور فرمانا شروع کیا مجھ کو رفیق
اٹلے سے ملا دے آپ کی فرمائے رہے یہاں تک کہ روح قبض کی گئی اور آپ کے ہاتھ نیچے گر پڑے۔ (بخاری)

(نبی اکرمؐ کو موت سے پہلے اختیار

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

وَعَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ نَبِيٍّ
يَهْرُصُ إِلَّا خَبَرَ بَيْنَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ
وَكَانَ فِي سُكُوتِهِ الَّذِي تَبْصُرُ أَحَدًا تَمْ
بُحَّةً شَدِيدَةً تَسْمَعُهُ يَقُولُ مَعَ
الَّذِينَ أُنْعِمْتَ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ
وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ
فَعَلِمْتُ أَنَّ خَيْرَ مُتَّفِقٍ عَلَيْهِ.

کو یہ فرماتے سنا ہے کہ ہر نبی کو مرض موت میں دنیا و آخرت کے درمیان اختیار
دیا جاتا ہے دیکھنے اگر وہ چاہے تو ایک مدت تک اور دنیا میں قیام کر لے اور
تو عالم حق کی طرف متوجہ ہو جائے اور آپ کی آخری بیماری نے جو سخت شکایت
پیدا کی تھی (یعنی بلغم یا سانس کی وجہ سے آپ کی آواز بجھاری ہو گئی تھی)
میں نے اس حالت میں آپ کو یہ فرماتے ہوئے سنا مجھ کو ان لوگوں میں شامل
کر دے جن پر اے اللہ تعالیٰ تو نے اپنا فضل کیا یعنی نبیوں صدیقوں
شہداء اور صالحین میں نے آپ کی یہ آواز سن کر معلوم کر لیا کہ آپ نے سفر
آخرت کو اختیار کر لیا ہے۔ (بخاری و مسلم)

حضرت فاطمہ کا غم و حزن

عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا تَقَرَّلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ يَتَغَشَّاهُ الْكَرْبُ
فَقَالَتْ فَاطِمَةُ وَكَرْبُ أَبِيهِ فَقَالَ لَهَا
لَيْسَ عَلَى أَبِيكَ كَرْبٌ بَعْدَ الْيَوْمِ
فَلَمَّا مَاتَ قَالَتْ يَا أَبَتَاهُ أَجَابَ رَبًّا
دَعَاهُ يَا أَبَتَاهُ مِنْ جَنَّةِ الْفِرْدَوْسِ
مَا دَاهُ يَا أَبَتَاهُ إِلَى جَبْرِئِيلَ تَعَاهُ
فَلَمَّا دُفِنَ قَالَتْ فَاطِمَةُ يَا أَنَسُ أَطَابَتْ
أَنْفُسُكُمْ أَنْ تَحْثُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الثَّابَّ رِوَاةُ
الْبُخَارِيِّ.

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حالت
کی سختی اس حد تک پہنچ گئی کہ مرض کی شدت نے آپ پر غشی طاری کر دی تو حضرت
فاطمہؓ نے کہا۔ آہ میرے باپ پر کس قدر سختی اور تکلیف ہے رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر فرمایا آج کے دن کے بعد میرے باپ پر کوئی سختی اور
شدت نہیں ہے۔ پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی۔ تو
حضرت فاطمہؓ نے کہا اے میرے باپ آپ نے خدا کی دعوت کو قبول فرمایا
اور اپنے پروردگار کے پاس چلے گئے۔ اے میرے باپ۔ اے وہ شخص جس
کا ٹھکانا جنت الفردوس ہے۔ اے میرے باپ ہم آپ کی وفات کی غم
جبرئیل کو پہنچاتے ہیں۔ پھر جب آپ کو دفن کر دیا گیا تو حضرت فاطمہؓ نے
کہا اے انسؓ میں نے اور اے صحابہؓ تم کو یہ خبر نہ گوارا ہو کہ تم خدا تم کے
رسول پر مٹی ڈال دو۔ (بخاری)

فصل دوم

مدینہ غم و اندوہ میں ڈوب گیا

عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ لَعِبَتْ الْحَبَشَةُ
بِحَرَابِهِمْ فَرَحًا لِقَدْوِمِهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ فِي رِوَايَةٍ
الْبُخَارِيِّ قَالَ مَا رَأَيْتُ يَوْمًا قَطُّ كَانَ أَحْسَنَ وَلَا
أَمْوَعًا مِنْ يَوْمٍ دَخَلَ عَلَيْهِ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا رَأَيْتُ يَوْمًا كَانَ أَفْجَرًا وَلَا أَظْلَمَ مِنْ يَوْمٍ
مَاتَ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي رِوَايَةٍ
الْبُخَارِيِّ قَالَ لَمَّا كَانَ الْيَوْمَ الَّذِي دَخَلَ فِيهِ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ أَضَاءَ مِنْهَا كُلُّ شَيْءٍ

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ
میں تشریف لائے تو حبشیوں نے نیزوں کے کیل دکھائے یعنی تمام لوگوں
کی طرح انہوں نے اس طرح اظہار مسرت کیا (ابوداؤد) اور داری کی روایت
میں یہ الفاظ ہیں کہ انسؓ نے کہا میں نے کوئی دن اس دن سے زیادہ حسین اور
روشن نہیں دیکھا جس روز کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تھے اور
اس دن سے برا دن اور تاریک دن میں نے کوئی نہ دیکھا جس روز کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی اور زہری کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ انسؓ نے کہا
کہ جب وہ دن آیا جس روز کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے تو آپ کی
تشریف آوری سے ہر چیز روشن ہو گئی تھی پھر جب وہ دن آیا کہ حضور صلی اللہ

فَلَمَّا كَانَ الْيَوْمَ الَّذِي مَاتَ فِيهِ أَظْلَمَ مِنَّمَا كُلُّ شَيْءٍ وَمَا لَقِضْنَا أَبَدًا نَا عَنْ الثَّرَابِ وَإِنَّا لَنَعِي دَفِينًا حَتَّى أَنْكَرْنَا قُلُوبَنَا -

علیہ وسلم نے وفات پائی تو تمام چیزوں پر تاریکی چھا گئی تھی اور آپ کے دن کے بعد ہم نے ابھی دمی بھرے (انھوں کو حجاز) ابھی نہ تھا کہ ہم نے اپنے دلوں کو ایک دوسرے سے نا آشنا پایا۔

تدفین کے بارے میں اختلاف اور حضرت ابو بکرؓ کی صحیح رہنمائی

۵۹۹ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا قَبِضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَلَفُوا فِي دَفْنِهِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا قَالَ مَا قَبِضَ اللَّهُ نَبِيًّا إِلَّا فِي الْمَوْضِعِ الَّذِي يُجِيبُ أَنْ يُدْفَنَ فِيهِ أَذِنَهُ فِي مَوْضِعٍ فَرَأَيْتُهَا رَفَاهُ التَّيْمِيَّةِ

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی تو آپ کے دفن کے مقام میں اختلاف واقع ہوا۔ ابو بکرؓ نے فرمایا کہ معاملہ میں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ سنا ہے آپ نے فرمایا ہے کہ خود دفن نہ ہوں جس نبی کی روح قبض کرتا ہے وہاں کرتا ہے جہاں وہ اپنا دفن ہر ناپسند کرتا ہے۔ اس لئے آپ کو آپ کے بستر کی جگہ ہی دفن کرنا چاہئے (ترمذی)

فصل سوم

وفات سے پہلے ہی نبی کو جنت میں اس کا مستقر دکھا دیا جاتا ہے

۱۰۰ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَهُوَ صَحِيحٌ إِنَّمَا لَنْ يُقْبَضَ نَبِيٌّ حَتَّى يَرَى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ ثُمَّ يَخْتَارُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَلَمَّا نَزَلَ بِهَا وَرَأَسُهَا عَلَى فُجْدَى عُشَى عَلَيْهِ ثُمَّ أَقَاتَ فَأَشْخَصَ بَصَرَهُ إِلَى السَّقْفِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ الرَّفِيقُ الْأَعْلَى قُلْتُ إِذَنْ لَا يَجْنَانَا رَأَى قَالَتْ وَعَرَفْتُ أَنَّ الْحَدِيثَ الَّذِي كَانَ بِحَدِّثَانَا بِهِ وَهُوَ صَحِيحٌ فِي قَوْلِهَا إِنَّ لَنْ يُقْبَضَ نَبِيٌّ قَطُّ حَتَّى يَرَى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ ثُمَّ يَخْتَارُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَكَانَ آخِرُ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَهَا بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلُ اللَّهِمَّ الرَّفِيقُ الْأَعْلَى مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ -

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تدرستی کی حالت میں فرمایا کہ کسی نبی کی روح اس وقت تک قبض نہیں کی جاتی جب تک کہ اس کا جنت کا ٹھکانا اس کو نہیں دکھا دیا جاتا جبکہ اپنا ٹھکانا جنت میں دیکھ لیتا ہے۔ اس کو اختیار دیا جاتا ہے یعنی وہ خواہ دنیا میں ہے یا عالم آخرت میں چلا جائے عائشہؓ فرماتی ہیں کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موت کو بھیجا گیا اس وقت آپ کا سر مبارک میری ران پر تھا کہ آپ پر خوش طاری ہو گئی پھر اچھڑا ہوش آیا اور آپ نے چھت کی طرف دیکھا اور فرمایا اے اللہ میں رفیق اعلیٰ کو پسند کرتا ہوں میں نے عرض کیا۔ آپ ہم کو اختیار نہیں کریں گے عائشہؓ کہتی ہیں کہ آپ کے الفاظ سن کر مجھ کو وہ حدیث یاد آ گئی جو آپ نے تدرستی کی حالت میں ہم سے بیان کی تھی یعنی یہ کہ کسی نبی کی روح اس وقت تک قبض نہیں کی جاتی جب تک کہ اس کا ٹھکانا جنت میں نہیں دکھا دیا جاتا اور پھر اس کو اس کا اختیار نہیں دے دیا جاتا کہ خواہ وہ دنیا میں قیام کرے خواہ وہ عالم آخرت کو چلا جائے عائشہؓ فرماتی ہیں کہ (بخاری و مسلم)

زہر کا اثر

۱۰۱ وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ يَا عَائِشَةُ مَا أَزَالُ أَجِدُ أَلَمَ الطَّعَامِ الَّذِي أَكَلْتُ بِحَبِيرٍ وَهَذَا آدَانٌ وَجَدْتُ

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی مرض موت میں فرمایا کرتے تھے اے عائشہؓ میں اس کھانے کی تسکین کو ہمیشہ محسوس کرتا تھا جو میں نے خیر میں کھایا تھا (یعنی زہر آلود بری کا گوشت) اب وہ وقت ہے کہ اس زہر کے اثر سے میری رگ جان کا ٹی

(بخاری)

إِنْقِطَاعُ أَبْهَرَى مِنْ ذَلِكَ السَّيِّمِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ - جائے۔
مرض الموت میں ارادہ تحریر کا قصہ

وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا حَضَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْبَيْتِ رَجُلًا فِيمَهُمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلُمُّوا أَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا بَلَّا لَنْ تَضِلُّوا بَعْدَهُ فَقَالَ عُمَرُ قَدْ غَلَبَ عَلَيْهِ الْوَجَعُ وَعِنْدَ كَوْمِ الْقُرْآنِ حَبِيبُ كِتَابِ اللَّهِ فَأَخْتَلَفَ أَهْلُ الْبَيْتِ وَأَخْتَصَمُوا فِيمَهُمْ مَنْ يَقُولُ قَدْ بَدَأَ يَكْتُبُ لَكُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ مَا قَالَ عُمَرُ فَلَمَّا أَكْثَرُوا الْغَطِّ وَالْإِخْتِلَافِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُومُوا عَنِّي قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ يَا أَبْنُ عَبَّاسٍ يَقُولُ إِنَّ الدَّرِيَّةَ كُلَّ الدَّرِيَّةِ مَا حَالَ بَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ أَنْ يَكْتُبَ لَهُمْ ذَلِكَ الْكِتَابَ لِاخْتِلَافِهِمْ وَلَعَطِطِهِمْ وَفِي رِوَايَةِ سُلَيْمَانَ ابْنِ أَبِي مُسْلِمٍ الْأَحْوَلِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَوْمَ الْخُمَيْسِ وَمَا يَوْمُ الْخُمَيْسِ ثُمَّ بَكَى حَتَّى بَلَ دَمْعُهُ الْخَصْيَ قُلْتُ يَا ابْنُ عَبَّاسٍ وَمَا يَوْمُ الْخُمَيْسِ قَالَ اسْتَدَّ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعُهُ فَقَالَ أَسُوْنِي يَكْتَفِ أَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا بَلَّا لَنْ تَضِلُّوا بَعْدَهُ أَبَدًا فَتَنَازَعُوا وَلَا يَنْتَعِي عِنْدَ نَبِيِّ تَنَازَعٍ فَقَالُوا مَا شَأْنُ أَمِيرٍ اسْتَفْهَمُوهُ فَذَهَبُوا يَدْرُدُونَهُ عَلَيْهِ فَقَالَ دَعُونِي دَعُونِي قَالَتُنِي أَنَا فِيهِ خَيْرٌ مِمَّا تَدْعُونَنِي إِلَيْهِ فَأَمَرَهُمْ بِثَلَاثِ فَقَالَ أَخْرِجُوا الْبَشْرَ كَيْفَ مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ وَاجْبُرُوا الْوَدَّ بِخَوْفٍ مَا كُنْتُ أَجْبُرُهُمْ وَسَكَتَ عَنِ الثَّلَاثِ أَوْ قَالُوا فَتَسْبِيحُهُمَا

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس فرشتہ موت حاضر ہوا اس وقت گھر میں بہت سے آدمی تھے جن میں عمر بن الخطابؓ بھی تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اؤ تمہارے لئے ایک تحریر لکھ دوں تاکہ اسکے بعد (یعنی اس کی موجودگی میں) تم گمراہ نہ ہو حضرت عمرؓ نے لوگوں سے کہا حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر مرض کا غلبہ اور شدت ہے اور تمہارے پاس قرآن موجود ہے نبی خدا کی کتاب تمہارے لئے کافی ہے جو لوگ اس وقت گھر میں موجود تھے ان میں اختلاف رائے پیدا ہو گیا بعض نے کہا کھینچے گا سامان حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب لے آؤ تاکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے لئے نوشتہ لکھ دیں اور بعض نے وہی الفاظ کہے جو حضرت عمرؓ نے فرمائے تھے آخر جب لوگوں نے بہت شور و غل مچایا اور اختلاف بڑھ گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پاس سے اٹھ جاؤ۔ بعد ازاں راوی کا بیان ہے کہ ابن عباسؓ نے کہا مصیبت اور پوری مصیبت وہ حالت تھی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اس تحریر کے درمیان حائل ہوئی جو آپؐ کو چاہتے تھے اور یہ حالت آپس کے اختلاف اور شدت و غضب سے پیدا ہوئی اور سلیمان بن ابی سلمہؓ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ ابن عباسؓ نے کہا کہ جمعرات کا دن اور جمعرات کا دن کیا عجیب غریب دن ہے یہ کہہ کر ابن عباسؓ رو پڑے اور اتنا روتے کہ انکے آنسوؤں نے ان منگیزوں کو جو وہاں پڑے تھے نذر وہاں سے لے لیا اے ابن عباسؓ جمعرات کا دن کیا ہے ابن عباسؓ نے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری نے اس کو وجہ شدت اختیار کی تو آپؐ نے فرمایا میرے پاس شانہ کی ہڈی لاؤ تاکہ میں تمہارے لئے ایک تحریر لکھ دوں کہ پھر تم کبھی گمراہ نہ ہو پس لوگوں نے نزاع و اختلاف کیا اور نبی کے حضور میں نزاع و اختلاف مناسب نہیں ہے بعض صحابہؓ نے کہا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا حال ہے کہ آپؐ دنیا کو ترک فرماتے ہیں حضورؐ سے دریافت کرو (آپؐ کا کیا منشا ہے، چنانچہ بعض صحابہؓ نے آپؐ سے دریافت کرنا شروع کیا آپؐ نے فرمایا مجھ کو چھوڑو مجھ کو چھوڑو اس حالت میں جس میں کہ میں ہوں اس لئے کہ میری یہ حالت اس سے بہتر ہے جس کی طرف تم مجھ کو بلا رہے ہو اسکے بعد آپؐ نے تین بانوں کا حکم دیا ایک تو یہ کہ مشرکوں کو جزیرہ عرب سے نکال دو دوسرے یہ کہ اہل بیہودوں کا احترام کیا کرو اور ان سے احسان کرو جیسا کہ میں احسان کیا کرتا تھا اور تیسری بات ابن عباسؓ نے بتائی نہیں یا یہ فرمایا

قَالَ سُبْحَانَ هَذَا مِنْ قَوْلِ سُلَيْمَانَ مُشَفَّقٌ عَلَيْهِ -

کہیں اس کو بھول گیا ہوں۔ سلیمان کا بیان ہے کہ آخری قول سلیمان راوی کا ہے۔ (بخاری مسلم)

نزول وحی منقطع ہو جانے کا غم

۱۳۵۷ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ لِعُمَرَ بَعْدَ وَفَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْطَلِقْ بِنَا إِلَى أَقْرَائِنَا نَدُورُ هَاكُمَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذُرُّهَا فَلَمَّا أَتَيْنَاهَا إِلَيْهَا بَكَتْ فَقَالَا لَهَا مَا يُبْكِيكِ أَمَا نَعْلَمُ أَنَّ مَا عِنْدَ اللَّهِ خَيْرٌ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنِّي لَا أُبْكِي أَنِّي لَا أَعْلَمُ أَنَّ مَا عِنْدَ اللَّهِ نَعَالِي خَيْرٍ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَكِنْ أُبْكِي أَنَّ الْوَحْيَ قَدْ انْقَطَعَ مِنَ السَّمَاءِ فَهَيَّجَتْهُمَا عَلَى الْبُكَاءِ فَجَعَلَا يُبْكِيَانِ مَعَهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ -

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد ایک روز ابو بکرؓ نے عمرؓ سے کہا چلو ام المومنین کے ہاں چلیں اور ان سے ملاقات کریں جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان سے ملاقات فرمایا کرتے تھے۔ جب ہم تینوں ان کے ہاں پہنچے تو وہ رو دیں۔ ابو بکرؓ عمرؓ نے کہا کہا ام المومنینؓ نے روتی کیوں ہو تم کو معلوم نہیں کہ خدا کے پاس جو کچھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے ہے وہ بہتری بہتر ہے۔ ام المومنینؓ نے کہا میں اسلئے نہیں روتی کہ مجھ کو اس کا علم نہیں ہے کہ خدا کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے خیر ہی خیر ہے۔ بلکہ اس لئے روتی ہوں کہ وحی آسمانی کا سلسلہ منقطع ہو گیا ام المومنین کے ان الفاظ نے ابو بکرؓ عمرؓ پر رقت طاری کر دی اور وہ بھی انکے ساتھ خوب روئے۔

مسجد نبویؐ کے منبر پر آخری خطبہ

۱۳۵۸ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ وَخَنُ فِي الْمَسْجِدِ عَامِ صِبَا رَأْسَهُ بِحَدِّقَةٍ حَتَّى أَهْوَى نَحْوَ الْهَيْبَةِ فَاسْتَوَى عَلَيْهِ وَاتَّبَعْنَاهُ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنِّي لَا نَظُرُ إِلَى الْخَوْضِ مِنْ مَقَامِي هَذَا ثُمَّ قَالَ إِنَّ عَبْدًا عَرَضْتُ عَلَيْهِ الدُّنْيَا وَزَيْنَتَهَا فَأَخْبَرَنِي بِالْآخِرَةِ قَالَ فَلَمْ يَقُظْ لَهَا أَحَدٌ غَيْرَ أَبِي بَكْرٍ فَذَرَفَتْ عَيْنَاهُ فَبَكَى ثُمَّ قَالَ بَلْ لَفْدُ يَدِي يَا بَائِسًا وَأَمَهَاتِنَا وَانْفُسِنَا وَأَمْوَالِنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ثُمَّ هَبَطَ فَمَا قَامَ عَلَيْهِ حَتَّى السَّاعَةَ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ -

حضرت ابو سعید خدریؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اس حالت میں جس میں آپؐ کے وفات پانی گھر سے باہر تشریف لائے ہم لوگ اس وقت مسجد میں تھے اور اپنے سر پر کپڑا باندھے ہوئے تھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں داخل ہو کر منبر کا رخ کیا اور پھر منبر پر بیٹھ گئے آپؐ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں منبر پر بیٹھتے ہوئے حوض کوثر کو دیکھ رہا ہوں پھر فرمایا خدا کا ایک بندہ جس کے سامنے دنیا اور دنیا کی نعمت پیش کی گئی لیکن اس نے آخرت کو اختیار کر لیا ابو سعیدؓ کا بیان ہے کہ آپؐ کے اس ارشاد کو سوائے ابو بکرؓ کے کوئی نہ سمجھا ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور وہ رو پڑے پھر عرض کیا۔ بلکہ ہم آپؐ پر اپنے بالوں کو اپنی ماؤں کو اور اپنے مالوں کو یا رسول اللہؐ قربان کر دیں گے ابو سعیدؓ کہتے ہیں کہ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے اتر آئے اور پھر آپؐ اس وقت تک منبر پر تشریف فرما نہ ہوئے۔ (دارمی)

حضرت فاطمہؓ سے وفات کی پیش بانی

۱۳۵۹ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ قَالَ تَجِئْتِ إِلَى نَفْسِي فَبَكَتْ

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ جب سورہ اذا جاء نصر اللہ والفتح نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فاطمہؓ کو بلایا اور ان سے فرمایا تجھ کو میری موت کی خبر دی گئی ہے۔ فاطمہؓ یہ سن کر رو پڑیں حضورؐ نے فرمایا

فاطمہؓ اور وہ نہیں میرے اہلیت میں تو ہی سب سے پہلے مجھ سے ملے گی
یہ سن کر فاطمہؓ ہنسنے لگیں حضرت فاطمہؓ کو ہنستا ہوا دیکھ کر نبی صلی اللہ علیہ
وسلم کی بعض بیویوں نے فاطمہؓ سے پوچھا۔ اول ہم نے تم کو روٹنے دیکھا اور پھر
ہنسنے ہوئے (اس کا کیا سبب ہے) فاطمہؓ نے کہا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو
آگاہ کیا تھا کہ آپؐ کی موت کی خبر دی گئی ہے یہ سن کر میں رونے لگی۔ آپؐ
نے فرمایا روؤ نہیں میرے اہلیت میں تو ہی سب سے پہلے مجھ سے ملے گی
یہ سن کر میں ہنسنے لگی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جیسا اللہ کی مدد
پہنچ چکی اور مکہ فتح ہو گیا اور یمن کے لوگ لگے وہ اہل یمن جن کے دل نہایت
نرم ہیں اور یمن کے ایمان یمنی (یعنی نہایت مضبوط) اور یمن کا علم و حکمت
مجھ میں ہے۔ (واری)

قَالَ لَا تَبْكِي فَإِنَّكَ أَوَّلُ أَهْلِ لَدِحَتِي فَمَضَحَتْ
فَرَأَاهَا بَعْضُ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقُلْنَ يَا فَاطِمَةُ رَأَيْتَاكَ بَكَيْتَ ثُمَّ
مَضَحْتَ قَالَتْ إِنَّمَا أَخْبَرَنِي أَنَّكَ قَدْ نَبَّيْتَ
الْبَيْتَ نَفْسُهُ فَبَكَيْتُ فَقَالَ لَا تَبْكِي فَإِنَّكَ
أَوَّلُ أَهْلِ لَدِحَتِي فَمَضَحَتْ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَ
الْفَتْحُ وَجَاءَ أَهْلُ الْيَمَنِ هُمُ أَرْثُ الْأَيْدِيَةِ
وَالْإِيمَانِ يَمَانٍ وَالْحِكْمَةِ يَمَانِيَّةٌ رَوَاهُ
الدَّارِمِيُّ.

حضرت ابوبکرؓ کی خلافت کے بارے میں وصیت

حضرت عائشہؓ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ انہوں نے ایک روز رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں درود کی شدت کی حالت میں کہا۔ آؤ میرا سر دکھنا
ہے، آپؐ نے یہ سن کر فرمایا۔ وہ (یعنی موت) اگر واقع ہوئی اور میں زندہ
ہو تو تیرے لئے دعائے مغفرت کروں گا۔ اور تیرے درجات کی بلندی
کے لئے بھی دعا کروں گا۔ عائشہؓ نے عرض کیا۔ آہ مصیبت و ہلاکت
قسم ہے خدا کی! میرا خیال یہ ہے کہ آپؐ میری موت کو پسند فرماتے ہیں۔
اگر ایسا ہوا (یعنی میں مر گئی) تو آپؐ اس دن کے آخری میں اپنی کسی بیوی
کے ساتھ شب باشی فرمائیں گے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عائشہؓ!
اپنے درد سراور اپنی موت کا ذکر چھوڑو اور میرے درد سراور میری موت
کے ذکر میں مشغول ہو۔ رسول اللہ فرماتے ہیں کہ ان الفاظ سے میرا انتشار
یہ تھا کہ میں نے قصداً کیا تھا یا میں نے اس کا ارادہ کیا تھا کہ کسی شخص کو بھیج
کر ابوبکرؓ اور ان کے بیٹے کو بلاؤں اور ان کے لئے (خلافت کی) وصیت کر دوں
تاکہ پھر کہنے والے کچھ نہ کہیں اور آرزو نہ کریں۔ پھر میں نے اپنے دل میں کہا کہ خداوند تعالیٰ ابوبکرؓ کی خلافت کے علاوہ دوسرے کی خلافت کا
انکار کر دے گا اور مسلمان اس کی خلافت کی مخالفت کریں گے۔ یا خداوند تعالیٰ ابوبکرؓ کی خلافت کے سوا دوسرے کی خلافت کی ممانعت
کرے گا اور مسلمان انکار کریں گے۔ (بخاری)

۱۶۱۰ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ وَارَأَسَاةُ
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ذَلِكَ لَوْ كَانَ وَأَنَا حَيٌّ مَا سَتَعَفُرُ لَكَ وَ
أَدْعُوكَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ وَأَتَكَلِّيَاهُ وَاللَّهِ
رَأَيْتِي لَا ظَنَنِيكَ تُحِبُّ مَوْتِي فَلَوْ كَانَ ذَلِكَ
لَظَلَمْتُ أَخَذَ يَوْمِيكَ مُعَدَّ سَائِبِغٍ أَزْوَاجِكَ
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلْ
أَنَا وَارَأَسَاةُ لَقَدْ هَمَمْتُ أَوْ أَدْتُ أَنْ
أُرْسِلَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ وَابْنِهِ وَأَعْهَدَا أَنْ يَقُولَ
الْقَائِلُونَ أَدَيْتَنِي الْمُتَمَنُّونَ ثُمَّ قُلْتُ
يَا بَنِي اللَّهِ دَيْدَنُ فَعَرَّ الْمُؤْمِنُونَ أَوَيْدَنُ فَعَرَّ
اللَّهُ دَيْدَنُ بَنِي الْمُؤْمِنُونَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

حضرت عائشہؓ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں ایک روز بقیع کے قبرستان میں
ایک جنازہ کو دفن کر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس واپس تشریف
لائے اور مجھ کو اس حال میں پایا کہ میں درد سر کی تکلیف میں پڑی تھی اور کبہ ہی تھی
آہ میرا سر آپؐ نے یہ سن کر فرمایا عائشہؓ! بلکہ میرا سر درد کرنا اور دکھنا ہے پھر آپؐ
نے فرمایا اور اس میں نہارا کیا نقصان ہے اگر نرم مجھ سے پہلے مر جاؤ۔ میں

۱۶۱۱ عَنْهَا قَالَتْ رَجَعْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ مِنْ جَنَازَةٍ
مِنَ الْبَقِيعِ فَوَجَدَنِي وَأَنَا أَجِدُ صَدَأًا
وَأَنَا أَقُولُ وَارَأَسَاةُ قَالَ بَلْ أَنَا يَا عَائِشَةُ
وَارَأَسَاةُ قَالَ وَمَا ضَرُّكَ لَوْ مِتَّ قَبْلِي

تم کو گھن ودل گا۔ میں تم پر نماز پڑھوں گا۔ اور میں تم کو دفن کروں گا۔ میں نے عرض کیا گو یا کہ میں آپ کو دیکھ رہی ہوں قسم ہے خدا کی قسم اگر آپ نے ایسا کیا دینی تجہیز و تکفین وغیرہ کی تو آپ گھر واپس آتے ہی اپنی کسی بیوی کے ساتھ شنب بائیں ہوں گے۔ یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے اور اسی وقت ہے آپ کی اس علالت کا سلسلہ شروع ہوا جس میں آپ نے وفات پائی۔ (دارمی)

وصال نبوی کے بعد حضرت خضر کی تعزیت

جعفر بن محمد اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ ایک تشریف شخص ان کے والد علی بن حسین کے پاس آیا اور علی بن حسین نے اس سے کہا کیا تمہارے سامنے رسول اللہ کی حدیث بیان کروں۔ اس شخص نے کہا ہاں ہمارے سامنے ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کر دو علی بن حسین نے کہا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے تو جبریل آپ کی خدمت میں آئے اور کہا اے محمد! خدا نے مجھ کو آپ کے پاس بھیجا ہے آپ کی تعظیم و تکریم کے لئے خصوصیت کے ساتھ اور وہ آپ سے اس بات کو دریافت کرتا ہے کہ وہ آپ سے زیادہ جانتا ہے یعنی خداوند تم سے آپ سے پوچھا ہے کہ تم اپنے آپ کو کیسا پاتے ہو آپ نے فرمایا جبریل! میں اپنے آپ کو رنجیدہ و غمگین پاتا ہوں۔ اور اسے جبریل میں اپنے آپ کو مضطرب و پریشان پاتا ہوں۔ دوسرے دن جبریل پھر آپ کے پاس آئے اور وہی الفاظ کہے جو پہلے دن کہے تھے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی وہی جواب دیا جو پہلے دن دیا تھا تیسرے دن پھر جبریل آئے اور وہی سوال کیا جو پہلے دن کیا تھا اور آپ نے بھی وہی جواب دیا جو پہلے دن دیا تھا آج جبریل علیہ السلام کے ساتھ ایک فرشتہ اور مخا جس کا نام اسمیل تھا اور جو ایک لاکھ ایسے فرشتوں کا انفرخا جن میں سے ہر ایک فرشتہ ایک لاکھ فرشتوں کا انفرخا۔ اسمیل فرشتہ نے حاضری کی اجازت طلب کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جبریل سے اس کا نام پوچھا اور پھر اسکو حاضری کی اجازت دی اس کے بعد جبریل علیہ السلام نے کہا۔ یہ فرشتہ موت حاضر ہے۔ حاضری کی اجازت چاہتا ہے اور آج سے پہلے نہ تو اس نے کسی سے اجازت طلب کی ہے اور نہ اس کے بعد کسی آدمی سے اجازت طلب کرے گا۔ آپ نے فرمایا اس کو بلاؤ جو چنانچہ جبریل نے اس کو بلا لیا۔ اس نے حاضر ہو کر سلام کیا اور پھر عرض کیا۔ اے محمد! خدا نے مجھ کو آپ کی خدمت میں بھیجا ہے۔ اگر آپ حکم دیں گے۔ تو میں آپ کی روح کو قبض کر لوں گا۔ اور منع فرمائیں گے تو روح کو آپ کے جسم میں چھوڑ دوں گا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تو میری

عَسَلْتُكَ وَكَفَّنْتُكَ وَصَلْتُكَ عَلَيْكَ وَدَفَنْتُكَ قَدْ نَكَاتِي بِكَ وَاللَّهِ لَوْ فَعَلْتَ ذَلِكَ لَرَجَعْتَ إِلَى بَيْتِي نَعَرَسْتَ فِيهِ بِبَعْضِ نِسَائِكَ فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ بَدَأَ فِي وَجْعِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ دَوَاهُ الدَّارِمِيُّ۔

۴۸۸ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا مِنْ قُرَيْشٍ دَخَلَ عَلَى أَبِيهِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ قَالَ أَلَا أُحَدِّثُكَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَلَى حَدَّثَنَا عَنْ أَبِي الْقَاسِمِ قَالَ لَمَّا مَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَاهُ جَبْرَائِيلُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ اللَّهَ أَرْسَلَنِي إِلَيْكَ تَكْرِيمًا لَكَ وَتَشْرِيفًا لَكَ خَاصَّةً لَكَ يَسْأَلُكَ عَنَّا هُوَ أَعْلَمُ بِهِ مِنْكَ يَقُولُ كَيْفَ تَجِدُنَا قَالَ أَجِدُنِي يَا جَبْرَائِيلُ مَغْمُومًا وَأَجِدُنِي يَا جَبْرَائِيلُ مُكْرَبًا ثُمَّ جَاءَهُ الْيَوْمَ الثَّانِي فَقَالَ لَكَ ذَلِكَ فَرَدَّ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا رَدَّ أَوَّلَ يَوْمٍ ثُمَّ جَاءَهُ الْيَوْمَ الثَّالِثُ فَقَالَ لَهُ كَمَا قَالَ أَوَّلَ يَوْمٍ وَرَدَّ عَلَيْهِ كَمَا رَدَّ عَلَيْهِ وَجَاءَ مَعَهُ مَلَكٌ يُقَالُ لَهُ إِسْمَاعِيلُ عَلَى مَا تَرَأَيْتَ مَلَكِي كُلِّ مَلَكٍ عَلَى مِائَةِ أَلْفِ مَلَكٍ فَاسْتَأْذَنَ عَلَيْهِ فَسَاءَ لَهُ عَنْهُ ثُمَّ قَالَ جَبْرَائِيلُ هَذَا مَلَكُ الْمَوْتِ يَسْتَأْذِنُ عَلَيْكَ مَا اسْتَأْذَنَ عَلَى آدَمَ قَبْلَكَ وَلَا يَسْتَأْذِنُ عَلَى آدَمَ بَعْدَكَ فَقَالَ اسْأْذِنْ لَهُ نَازِلٌ لَهُ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ اللَّهَ أَرْسَلَنِي إِلَيْكَ فَإِنْ أَمَرْتَنِي أَنْ أَقْبِضَ رُوحَكَ فَقَبِضْتُ وَإِنْ أَمَرْتَنِي أَنْ أَتْرُكَكَ تَرَكْتُكَ فَقَالَ أَتَفْعَلُ يَا مَلَكُ الْمَوْتِ قَالَ نَعَمْ يَا إِلَهَ أُمِرْتُ وَأُمِرْتُ أَنْ أَطِيعَكَ قَالَ فَتَطَرَّ

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى جِبْرِئِيلَ فَقَالَ
جِبْرِئِيلُ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ اللَّهَ قَدْ اشْتَاكَ
إِلَى لِقَائِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لِمَلَكِ الْمَوْتِ امْضِ لِمَا أُمِرْتُ بِهِ فَقَبَضَ
رُوحَهُ فَلَمَّا تَوَقَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَلَّتِ التَّعْزِيَةُ سَمِعُوا
صَوْتًا مِنْ نَاحِيَةِ الْبَيْتِ السَّلَامِ عَلَيْكُمْ
أَهْلَ الْبَيْتِ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ إِنَّ
فِي اللَّهِ عَزَاءً مِنْ كُلِّ مُصِيبَةٍ وَخَلْقًا مِنْ
كُلِّ هَالِكٍ وَدَسَّ كَا مِنْ كُلِّ قَائِمٍ فَبَا
اللَّهُ فَاتَّقُوا وَإِيَّاهُ فَارْجُوا فَإِنَّمَا الْمَصَابِ
مِنْ حَرَمِ الثَّوَابِ فَقَالَ عَلَى أَتَدُسُّونَ
مِنْ هَذَا هُوَ لِحَضْرَةِ عَلَيْهِ السَّلَامُ سَوَادُ
الْبَيْرُ فَقِي فِي دَلَائِلِ التَّبَوُّةِ -

مرحی کے مطابق عمل کرے گا۔ فرشتہ موت نے عرض کیا ہاں مجھ کو بھی حکم
دیا گیا ہے کہ جو کچھ آپ فرمائیں میں اسکی اطاعت کر دوں۔ رادی کا بیان ہے
یہ سن کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرئیل علیہ السلام کی طرف دیکھا جبرئیل علیہ السلام
نے عرض کیا اے محمد! خداوند تعالیٰ آپ کی ملاقات کا مشتاق ہے۔ نبی صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرشتہ موت کو حکم دیا کہ جس بات کا تجھ کو حکم دیا گیا ہے اس کو
عمل میں لا۔ چنانچہ ملک الموت نے آپ کی روح کو قبض کر لیا۔ جب آپ نے
وفات پائی اور ایک شخص تعزیت کیلئے آیا تو مکان کے گوشہ سے ایک آواز
سنائی دی جو گھر والوں کو مخاطب کر کے کہہ رہی تھی۔ پیغمبر کے اہل بیت تم
پر سلامتی ہو خدا کی مہربانی ہو اور خدا کی برکتیں تم پر نازل ہوں۔ خدا کی کتاب میں
یہ خدا کے دین میں ہر مصیبت کے اندر تسکین و تسلی کا سامان موجود ہے اور
خداوند تعالیٰ ہر ہلاک ہونے والی چیز کا بدلہ دیتے والا اور ہر فوت ہونے
والی شے کا تدارک کر دین والا ہے۔ جب صورت یہ ہے تو خدا کی مدد سے تقویٰ
اختیار کرو۔ اور اسی سے امید رکھو کہ وہی صبر دینے والا اور ثواب عطا
فرمائے والا ہے، اسلئے کہ کوئی مصیبت زدہ ثواب سے محروم نہیں رکھا گیا ہے
(بہت)

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اس خطاب کو سن کر کہا کیا تم جانتے ہو یہ تسکین دینے والا شخص کون ہے یہ حضرت خضر علیہ السلام ہیں۔

بَابُ تَرْكَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فصل اول

آنحضرت نے کوئی مالی وصیت نہیں فرمائی

۴۱۹ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا تَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِينَارًا وَلَا دِرْهَمًا وَلَا شَاةً وَلَا بَعِيرًا
وَلَا أَوْصَى بِشَيْءٍ يَرُدُّهُ مُسْلِمٌ -

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی دنیا
کے بعد نہ کوئی دینار چھوڑا نہ درہم نہ کوئی بکری چھوڑی اور نہ کوئی اونٹ
اور نہ کسی چیز کی وصیت کی۔ (مسلم)

حضور نے کوئی ترکہ نہیں چھوڑا

۴۲۰ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَارِثِ أَخِي جُؤَيْنَةَ قَالَ مَا تَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ مَوْتِهِ دِينَارًا وَلَا دِرْهَمًا وَلَا أَمَةً وَلَا شَيْئًا
إِلَّا بَعَلْتُهُ الْبَيْضَاءُ وَسِلَاحَهُ وَأَرْضًا جَعَلَهَا صَدَقَةً رَفَاهُ الْبُخَارِي

حضرت عمر بن حارث کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی وفات کے
وقت نہ کوئی دینار چھوڑا نہ درہم نہ غلام چھوڑا نہ لونڈی اور نہ کوئی چیز مگر
ایک سلید خچر اور اپنے ہتھیار اور زمین جسکو اپنے زندگی میں صدقہ کر دیا تھا۔

حضور کا ترکہ داروں کا حق نہیں

۴۲۱ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقْسِمُ وَرَثَتِي دِينَارًا مَا تَرَكَتُ بَعْدَ
نَفْقَةِ نِسَائِي وَمَوْنَتِي عَامِلِي فَهُوَ صَدَقَةٌ
مَتَّقِ عَلَيْهِ -

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
ایک روز فرمایا (میرے مرنے کے بعد) میرے وارث دینار تقسیم نہ کریں گے
عورتوں کے مصارف اور عامل کی اجرت کے بعد جو چیز چھوڑوں وہ
صدقہ ہے۔ (بخاری و مسلم)

نبی کے ترکہ میں میراث جاری نہیں ہوتی

۴۲۲ عَنْ أَبِي بَكْرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَوْرَثُوا مَا تَرَكَتُكُمْ صَدَقَةٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ہمارے مال کی میراث نہیں ہوتی۔ ہم جو کچھ چھوڑیں صدقہ ہے (بخاری و مسلم)

امت مرحومہ کے نبی اور غیر مرحومہ کے نبی کی وفات کے درمیان امتیاز

۴۲۳ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ اللَّهَ إِذَا أَرَادَ سَاحِمَةً أُمَّةٍ مِنْ عِبَادِهِ تَبَضُّ بَيْنَهُمَا قَبْلَهَا فَيَجْعَلُ لَهَا فَرَطًا وَسَلَفًا بَيْنَ يَدَيْهَا فَإِذَا أَرَادَ هَلَكَةَ أُمَّةٍ عَذَّبَهَا وَبَيَّضَ لَهَا فَأَهْلَكَهَا وَهُوَ يُنْظَرُ نَارَ قَرْ عَيْنِيهِ يَهْلِكُهَا حِينَ كَذَبُوهُ وَعَصَوْا أَمْرًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ

حضرت ابو موسیٰ کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے خداوند تم بندوں میں سے جس قوم پر اپنی ہرمانی کا ارادہ کرتا ہے اس کے نبی کو اس قوم سے پہلے وفات دیتا ہے اور پھر اس نبی کو اس قوم کا میر منزل اور پیش رو قرار دیتا ہے۔ اور جب خداوند تعالیٰ کسی قوم کو ہلاک کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو اس کی نبی کی زندگی اور موجودگی ہی میں اس کو عذاب میں مبتلا کرتا ہے وہ نبی اس قوم کو عذاب میں گرفتار دیکھتا اور خوش ہو کر اپنی آنکھوں کو ٹھنڈا کرتا ہے۔ جبکہ وہ قوم اپنے نبی کی نافرمانی کرتی ہے۔ (مسلم)

فات رسالت سے امت کی عقیدت و محبت کی پیش خبری

۴۲۴ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَيَأْتِيَنَّ عَلَى أَحَدِكُمْ يَوْمٌ وَلَا يَرَانِي ثُمَّ لَأَنْ يَرَانِي أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ أَهْلِهِ وَمَالِهِ مَعْلُومٌ سَوَاءٌ مُسْلِمٌ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں محمد کی جان ہے تم پر ایک دن ایسا آئے گا کہ تم مجھ کو ایسا نہ دیکھو گے (یعنی وفات کے بعد) پھر تم کو میرا دیکھنا اس قدر عزیز و محبوب ہوگا کہ تم کو اپنے عزیز اپنے اہل و عیال اور مال بھی نہ ہوں گے۔ (مسلم)

بَابُ مَنَاقِبِ قُرَيْشٍ وَذِكْرِ الْقَبَائِلِ

قریش کے مناقب اور قبائل عرب کا بیان

فصل اول

قریش کی منقبت

۴۲۵ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ النَّاسُ تَبْعُ لِقُرَيْشٍ فِي هَذَا الشَّأْنِ مُسْلِمُهُمْ تَبْعُ لِمُسْلِمِهِمْ وَكَافِرُهُمْ تَبْعُ لِكَافِرِهِمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے امروین و خلافت میں لوگ قریش کے تابع ہیں یعنی مسلمان مسلمان قریش کے تابع اور کافر کافر قریش کے۔ (بخاری و مسلم)

قریش ہی سردار ہیں

۴۲۶ عَنْ جَابِرِ بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ النَّاسُ تَبْعُ لِقُرَيْشٍ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ سَوَاءٌ مُسْلِمٌ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ لوگ خیر و شر دونوں حالتوں میں قریش کے تابع ہیں یعنی اسلام اور کفر دونوں حالتوں میں قریش کے مطیع و فرمانبردار ہیں۔ (مسلم)

خلافت اور قریش

۴۶۷ **وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزَالُ هَذَا الْأَمْرُ فِي قُرَيْشٍ مَا بَقِيَ مِنْهُمْ اثْنَانِ مُتَّفِقٌ عَلَيْهِ.**
 حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ہمیشہ یہ امر (یعنی دین یا امر خلافت) قریش میں رہے گا جب تک کہ ان میں سے دو آدمی بھی باقی رہیں گے۔ (بخاری و مسلم)

قریش کا استحقاق خلافت دین کے ساتھ مقید ہے

۴۶۸ **وَعَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ هَذَا الْأَمْرَ فِي قُرَيْشٍ لَا يَعَادِيهِمْ أَحَدٌ إِلَّا كَتَبَ اللَّهُ عَلَى وَجْهِهِ مَا أَقَامُوا الدِّينَ سَوَاءً الْبُحَارِيُّ.**
 حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ یہ امر (یعنی خلافت یا دین) ہمیشہ قریش میں رہے گا۔ جو شخص ان سے (اس معاملہ میں) عداوت و دشمنی کرے گا خدا اس کو منہ کے بل گرا دے گا۔ (یعنی ذلیل و خوار کر دے گا) جب تک کہ قریش لوگ دین کو قائم رکھیں گے لاگروہ ایسا نہ کریں گے یعنی شریعت اسلامی پر عمل نہ کریں گے اور اسکے موافق عمل نہ کریں گے تو یہ امر ان کے ہاتھ سے نکل جائے گا۔ (بخاری)

قریش میں سے بارہ خلفاء کا ذکر

۴۶۹ **وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَزَالُ الْإِسْلَامُ عَزِيزًا إِلَى اثْنَيْ عَشَرَ خَلِيفَةً كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ وَفِي رِوَايَةٍ لَا يَزَالُ أُمَرَاءُ النَّاسِ مَا ضَبَّ مَا وَلِيَهُمْ اثْنَيْ عَشَرَ رَجُلًا كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ وَفِي رِوَايَةٍ لَا يَزَالُ الدِّينُ قَائِمًا حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ أَوْ يَكُونَنَّ عَلَيْهِمْ اثْنَا عَشَرَ خَلِيفَةً كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.**
 حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ اسلام بارہ خلفاء تک قوی و عزیز رہے گا اور یہ تمام خلیفہ قریش میں سے ہونگے اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ یہ لوگوں کا کام (یعنی دین و خلافت) برابر جاری رہے گا جب تک کہ بارہ آدمی حکمرانی کریں گے اور یہ سب خاندان قریش سے ہونگے اور ایک روایت میں یوں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے دین قیامت تک ہمیشہ قائم و استوار رہے گا۔ اور لوگوں پر بارہ خلیفہ ہوں گے جو سب کے سب قریش میں سے ہوں گے۔ (بخاری و مسلم)

چند عرب قبائل کا ذکر

۴۷۰ **وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غِفَارُ عَفَا اللَّهُ مَا بَاوَأَ سَلَمًا سَالِمًا اللَّهُ وَعَصِيَّةُ عَصَتْ اللَّهُ وَرَسُولُكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.**
 حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ (قبیلہ) غفار کو خداوند تعالیٰ نے بخشے اور (قبیلہ) اسلم کو خداوند تعالیٰ سلا مت رکھے اور (قبیلہ) عصبیہ نے خدا اور اسکے رسول کی نافرمانی کی۔ (بخاری و مسلم)

چند قبائل کی فضیلت

۴۷۱ **وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُرَيْشٌ وَالْأَنْصَارُ وَجَبِينَةُ وَمُزَيْنَةُ وَأَسْلَمٌ وَغِفَارُ مَاؤُ اتَّجَعُوا لِي لَيْسَ لِي دُونُ اللَّهِ وَرَسُولِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.**
 حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے (قبائل) قریش، انصاریہ حبشہ، مزینہ، اسلم، غفار اور اشجع میرے مددگار اور دوست ہیں اور انکا مددگار دوست خدا اور اسکے پیغمبر کے سوا کوئی نہیں ہے۔ (بخاری و مسلم)

روحانی قبیلوں کا ذکر

۴۷۲ **وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
 حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔

اسلم وغفار وھزینۃ وجمینۃ خیر من بنی تمیم ومن بنی عامر والحبیبین من بنی اسد وغطفان متفق علیہ۔
قبائل اسلم غفار مزنیہ اور جمینہ قبائل بنو تمیم اور بنو عامر سے بہتر ہیں اور دونوں حلیفوں یعنی بنو اسد اور غطفان سے بھی بہتر ہیں۔ (بخاری و مسلم)

بنو تمیم کی تعریف

۴۳۳۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَا زِلْتُ أُحِبُّ بَنِي تَمِيمٍ مُنْذُ ثَلَاثِ سَمْعَتٍ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِيهِمْ سَمِعْتُهُ يَقُولُ هُمْ أَشَدُّ أَمْنِي عَلَى الدَّجَالِ قَالَ وَجَاءَتْ صَدَقَاتُهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذِهِ صَدَقَاتُ قَوْمِنَا وَكَأَنْتَ سَبِيحَتًا مِنْهُمْ عِنْدَ عَارِسَتِهِ فَقَالَ أَعْتَقْتُمَا قَرْنَهُمَا مِنْ وَلَدِ اسْمَاعِيلَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے ہمیشہ عزیز و محبوب رکھا ہوں جب سے کہ میں نے ان تین قبیلوں کا ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے فرمایا تھا کہ بنو تمیم میری امت میں سے وہاں پر سب زیادہ بھاری اور سخت ثابت ہوئے ابو ہریرہ کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ قبیلہ بنو تمیم کے صدقات (یعنی زکوٰۃ وغیرہ) آپ نے انکو دیکھ کر فرمایا یہ صدقات ہماری قوم کے ہیں ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ قبیلہ بنو تمیم کی ایک لوندی عارستہ کہ جسے پاس بھی آپ نے عارستہ سے فرمایا اس کو آزاد کر دو (یہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے ہے۔)

فصل دوم
قریش کو ذلیل نہ کرو

۴۳۴۔ عَنْ سَعْدِ بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ يُرِدْ هَوَاتِ قُرَيْشٍ أَهَانَهُ اللَّهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔
حضرت سعد بن نبی کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص قریش کی ذلت و خواری کا آرزو مند ہو خدا اس کو ذلیل و خوار کرے۔ (ترمذی)

قریش کے حق میں دعا

۴۳۵۔ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ أَذِقْ أَوَّلَ قُرَيْشٍ نَكَالًا قَادِحِيْ أَخِرَهُمْ نَوَالًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اے اللہ! انہیں قریش کو ابتدا میں عذاب کا ذائقہ چکھایا یعنی جنگ بدر و احزاب میں (اب ان کو اپنی بخشش و عطا کا ذائقہ چکھا۔)

دو بیسی قبیلوں کی خوبیاں اور ان کی تعریف

۴۳۶۔ وَعَنْ أَبِي عَامِرٍ الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَ الْحَيُّ الْأَسَدُ وَالْأَشْعَرُونَ لَا يَفْقَهُونَ فِي الْقِتَالِ وَلَا يَعْلَمُونَ وَهُمْ مِثِّي وَأَنَا مِنْهُمْ مَوَادٌّ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا أَحَدُ ثَلَاثِ عَشْرٍ۔
حضرت ابو عامر اشعری کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے قبیلہ اسد اور قبیلہ اشعریت اچھے قبیلے ہیں یہ دونوں قبیلے میدان جنگ سے نہیں بھاگتے اور نہ خیانت کرتے ہیں مال غنیمت میں وہ مجھ سے ہیں (یعنی میرے طریقہ کے پیرو ہیں) اور میں ان سے ہوں (یعنی میں ان کا دوست ہوں)۔

ازد اللہ ہیں

۴۳۷۔ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَزْدُ أَزْدُ اللَّهِ فِي الْأَرْضِ وَيُرِيكَ النَّاسُ أَنْ يَصْعَوْهُمْ وَيَأْتِي اللَّهُ إِلَّا أَنْ يَرَفَعَهُمْ وَلَيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَقُولُ الرَّجُلُ يَا لَيْتَ أَبِي كَانَ أَزْدِيًّا وَيَا لَيْتَ أُمِّي كَانَتْ أَزْدِيَّةً رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا أَحَدُ ثَلَاثِ عَشْرٍ۔
حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے قبیلہ ازد زمین پر خدا کا دگار اور خدا کا لشکر ہے لوگ اس کو ذلیل و خوار کرنا چاہتے ہیں اور خدا ان کی خواہش کے خلاف انکے درجات کو بلند کرنا چاہتا ہے۔ اور ایک زمانہ لوگوں پر ایسا آئے گا کہ آدمی یہ کہے گا کہ کاش میرا باپ اور کاش میری ماں قبیلہ ازد سے ہوتے۔

تین قبیلوں کے بارے میں اہل ہارنا پسندیدگی

۴۳۸ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِيَدِهِ ثَلَاثَةُ أَحْيَاءٍ ثَقِيفٍ وَبَنِي حَنْظَلَةَ وَبَنِي أُمَيَّةَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ۔
حضرت عمران بن حنین کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حال میں وفات پائی کہ آپ تین قبیلوں سے ناخوش و ناراض تھے قبیلہ ثقیف قبیلہ بنی حنیضہ اور قبیلہ بنو امیہ۔ (ترمذی)

بنو ثقیف کے دو شخصوں کے بارے میں پیش گوئی

۴۳۹ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثَقِيفٍ كَذَّابٌ وَهَبِيرٌ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَصَمَةَ يَقُولُ الْكَذَّابُ هُوَ الْمُخْتَارُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ وَالْهَبِيرُ هُوَ الْمُحْجَّاجُ بْنُ يُوسُفَ وَقَالَ هِشَامُ بْنُ حَسَّانٍ أَحْصَا مَا تَنَلَّ الْمُحْجَّاجُ صَبْرًا قَبْلَ مِائَةِ أَلْفٍ وَعِشْرِينَ أَلْفًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَسَوَدِيُّ مُسْلِمٌ فِي الصَّغِيرِ حِينَ تَنَلَّ الْمُحْجَّاجُ عَبْدَ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَتْ أَسْهَأُ أَنْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا أَنَّ فِي ثَقِيفٍ كَذَّابًا وَهَبِيرًا فَأَمَّا الْكَذَّابُ فَرَأَيْنَاهُ وَمَا الْهَبِيرُ فَلَا أَخَالُكَ إِلَّا بَاكَ وَسَيَحْيُ تَمَامُ الْحَدِيثِ فِي الْفَصْلِ الثَّالِثِ۔
حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے قبیلہ ثقیف میں ایک انتہا درجہ کا جھوٹا ہوگا اور ایک شخص مفسد و سفاک عبد اللہ بن عاصمہ راوی کا بیان ہے کہ اس حدیث میں جس جھوٹے کا ذکر ہے اس سے مراد مختار بن ابی عبیدہ ہے اور جس مفسد و سفاک کا ذکر ہے اس سے مراد حجاج بن یوسف ہے اور ہشام بن حسان حجاج بن یوسف نے جس قدر لوگوں کو قید کر کے مارا ہے اسکی تعداد لوگوں نے شمار کی ہے جو ایک لاکھ بیس ہزار ہے۔ (ترمذی)

اور مسلم میں روایت کیا گیا کہ جب حجاج نے عبد اللہ بن زبیر کو شہید کیا تو ان کی والدہ حضرت اسماءؓ نے فرمایا ہے ہم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قبیلہ ثقیف میں ایک بڑا جھوٹا پیدا ہوگا اور ایک بڑا مفسد و سفاک پس بڑے بھوٹے کو تو ہم دیکھ چکے (یعنی مختار کو) اب رہا مفسد و ہلاک وہ میرے خیال میں اسے حجاج تو ہی ہے (یہ پوری حدیث تیسری فصل میں درج ہے۔)

قبیلہ ثقیف کے حق میں بددعا کے بجائے دعائے ہدایت

۴۴۰ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَحَرَّتَنَا بَنَاءُ ثَقِيفٍ نَادَعُ اللَّهَ عَلَيْهِمْ قَالَ اللَّهُمَّ أَهْلُ ثَقِيفٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔
حضرت جابرؓ کہتے ہیں لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ثقیف کے نبیوں نے ہم کو کھون ڈالا انکے لئے خدا سے بددعا کیجئے۔ آپ نے فرمایا اے اللہ! قبیلہ ثقیف کو ہدایت دے۔

قبیلہ حیمر کے لئے دعا

۴۴۱ وَعَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ مِينَاءَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ رَجُلٌ أَحْبَبُ مِنِّي ثَقِيفٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ائْتِنِي حَمِيرًا فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ جَاءَهُ مِنْ الشَّيْءِ الْآخَرَ فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ جَاءَهُ مِنْ الشَّيْءِ الْآخَرَ فَأَعْرَضَ عَنْهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِمَ اللَّهُ حَمِيرًا أَفْرَأَهُمْ سَلَامًا وَدَايِدُهُمْ طَعَامًا وَهُمْ أَهْلُ آمِنٍ وَإِيمَانٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنَ حَدِيثِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ وَيُرْوَى عَنْ مِينَاءَ هَذَا أَحَادِيثٌ مَنَّا كَثِيرٌ۔
عبد الرزاقؓ کہتے ہیں اپنے والد سے اور وہ میناء سے اور وہ ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک شخص جو میرے خیال میں قبیلہ حیمر سے تھا حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! حیمر پر لعنت فرمائیے (یعنی بددعا کیجئے) آپ نے یہ سکر نہ پھیر لیا وہ پھر آپ کے سامنے آکھڑا ہوا، آپ نے پھر اس کی طرف سکر نہ پھیر لیا۔ وہ پھر آپ کے سامنے آگیا آپ نے پھر اوہرے سے پھیر لیا اور فرمایا خدا! حیمر پر رحمت نازل کرے انکے منہ سلام ہیں (یعنی وہ بہت سلام کرتے ہیں) اور انکے ہاتھ کھانا ہیں (یعنی وہ بہت کھانا دیتے ہیں) اور وہ امن و ایمان ہیں (ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث غریب ہے عبد الرزاق کے علاوہ کوئی روایت نہیں کرتا اور وہ میناء سے منکر روایات نقل کرتے ہیں۔)

حضرت ابوہریرہ اور ان کا قبیلہ دوس

۴۲۲۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ أَنْتَ قُلْتُ مِنْ دَوْسٍ قَالَ مَا كُنْتُ أَرَى أَنَّ فِي
دَوْسٍ أَحَدًا إِلَّا فِيهِ خَيْرٌ سَأَلَهُ التِّرْمِذِيُّ -

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک روز رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے پوچھا تو کس قبیلہ سے ہے میں نے عرض کیا قبیلہ دوس سے آپ نے فرمایا میں خیال نہیں کرتا تھا کہ دوس میں سے کوئی ایسا شخص ہے جس میں بھلائی ہو۔

اہل عرب سے دشمنی آنحضرت سے دشمنی رکھنا ہے

۴۲۳۔ وَعَنْ سَلَمَانَ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُبْغِضُنِي تُفَارِقُ دِيْنَكَ قُلْتُ يَا رَسُولَ
اللَّهِ كَيْفَ ابْغِضَكَ رَبِّكَ هَذَا نَا اللَّهُ قَالَ تُبْغِضُ
الْعَرَبَ كَتُبْغِضُنِي رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ عَرَبِيٌّ -

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھ سے ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو مجھ سے دشمنی نہ رکھ ورنہ تو دین سے جدا ہو جائے گا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں کیونکر آپ سے دشمنی رکھ سکتا ہوں حالانکہ آپ ہی کے ذریعہ صلہ نہ ہو کر وہ راست دکھائی ہے۔ آپ نے فرمایا۔ اگر تو عرب سے دشمنی رکھے گا تو گویا مجھ سے ہی دشمنی رکھے گا۔ (ترمذی)

اہل عرب سے فریب و دعا بازی آنحضرت کی شفاعت خاص سے محرومی کا باعث

۴۲۴۔ وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَشَّ الْعَرَبَ لَمْ يَدْخُلْ فِي شَفَاعَتِي وَلَمْ تَكُنْ مَوَدَّةً فِي
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ عَرَبِيٌّ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ
حَدِيثِ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرٍو كَيْسٍ هُوَ مِنْ أَهْلِ الْحَدِيثِ بِذَلِكَ -

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص عرب سے کینہ رکھے گا وہ میری شفاعت میں داخل نہ ہوگا۔ اور نہ میری دوستی کا شرف حاصل ہوگا۔ (ترمذی)

ایک پیشین گوئی

۴۲۵۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ أَتَزَابَ السَّاعَةِ هَلَكَ الْعَرَبُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ -

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قیامت کی علامتوں میں سے ایک علامت عرب کا ہلاک ہونا ہے۔ (ترمذی)

خلافت و امارت قریش کو سزا وار ہے

۴۲۶۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَلَمْ يَكُنْ فِي قُرَيْشٍ وَالْقَضَاءُ فِي الْأَنْصَارِ وَالْإِذَانُ فِي الْحِجَّةِ
وَالْإِمَانَةُ فِي الْأَزْدِ يَعْنِي الْيَمَنَ وَفِي مَدَائِجِهِ مَوْتُهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَقَالَ هَذَا أَصَحُّ -

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ خلافت و حکومت قریش میں ہے اور قضا انصار میں اور اذان ان قوم حشر میں اور امانت ازدر میں ہے (یعنی یمن کے قبیلہ ازدر میں) (ترمذی)

فصل سوم

قریش کے بارے میں پیشین گوئی

۴۲۷۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَطِيْعٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَوْمَ فَجٍّ مَكَّةَ
لَا يَقْتُلُ قُرَيْشِيٌّ مَبْرَأً بَعْدَ هَذَا الْيَوْمِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ
رَوَاهُ مُسْلِمٌ -

عبداللہ بن مطیع رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فتح مکہ کے دن یہ فرماتے ہوئے سنا ہے آج کے بعد سے قیامت تک کسی قریشی کو جس کو قید کر کے نہ مارا جائے گا۔ (مسلم)

حجاج کے سامنے حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کی حق گوئی

ابو نوفل معاویہ بن مسلم کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن زبیر کی لعش کو مدینہ کے اندر پہنچ کر گھائی میں دیکھا پس قریش کے لوگوں نے اس لعش کے پاس سے گزرنا شروع کیا اور دوسرے لوگوں نے بھی یہاں تک کہ عبداللہ بن عمر آئے اور لعش کے قریب ٹھہر کر کہا - السلام علیک اے ابا خبیب عبداللہ بن زبیر کی کنیت ہے، السلام علیک اے ابا خبیب -

السلام علیک اے ابا خبیب آگاہ ہنرمیں تم کو اس کام سے منع کرتا تھا۔ آگاہ ہر خدا کی قسم میں تم کو اس کام سے منع کرتا تھا۔ خبردار خدا کی قسم میں تم کو اس کام سے منع کرتا تھا۔ کام سے مراد خلافت ہے، آگاہ ہر خدا کی قسم میں جانتا تھا کہ تم بہت زیادہ روزے رکھنے والے بیت شب بیدار اور رشتہ داروں سے بہت احسان و صدقہ کرنے والے ہو۔ آگاہ ہر خدا کی قسم وہ جماعت جس کے خیال و اعتقاد میں تم بڑے ہر البتہ ایک بڑی جماعت ہے اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ جو جماعت تم کو برا خیال کرتی ہے، کیا اچھی جماعت ہے۔ تعریف و طعن ہے کہ تم جیسے نیک لوگوں کو یہ جماعت برا سمجھتی ہے، اسکے بعد عبداللہ بن عمر نے چلے گئے پھر جب یہ خبر حجاج بن یوسف کو پہنچی کہ عبداللہ بن عمر نے لعش کے پاس کھڑے ہو کر ایسا ایسا کہا ہے تو اس نے آدمی کو بھیجا اور لعش کو سولی سے اتروا کر یہود کے قبرستان میں ڈالوا دیا پھر حجاج نے آدمی کو بھیجا کہ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی والدہ اسماء بنت ابوبکرؓ کو طلب کیا انہوں نے آنے سے انکار کر دیا حجاج نے ان کے پاس دوبارہ آدمی بھیجا اور حکم دیا کہ فوراً حاضر ہو ورنہ پھر ایک ایسے شخص کو بھیجوں گا جو میری چوٹی پکڑ کے کھینچ لائے گا۔ راوی کا بیان ہے کہ اسماء بنت ابوبکرؓ نے پھر انکار کر دیا اور کہلا بھیجا کہ خدا کی قسم میں تیرے پاس ہرگز نہ آؤں گی اگرچہ تو اس شخص کو ہی بھیجے جو میری چوٹی پکڑ کر کھینچے جائے یہ سن کر حجاج نے کہا میری بیویاں لاؤ پھر اس نے بیویاں نہیں اور بڑا اترا نا ہوا چلا یہاں تک کہ اسماء بنت ابوبکرؓ کے پاس پہنچا اور کہا تو نے مجھ کو اس دشمن خدا (یعنی ابن زبیرؓ) کے ساتھ سلوک کرنے میں کیسا پایا۔ حضرت اسماءؓ نے فرمایا میں نے یہ دیکھا کہ تو نے اس کی (ابن زبیرؓ) کی دنیا کو تباہ و برباد کر دیا۔ اور اس نے تیری آخرت کو تباہ کر دیا اور مجھ کو معلوم ہوا کہ تو اس کو (یعنی ابن زبیرؓ) کو دکر بند والی عورت کا بیٹا کہا کرتا تھا۔ خدا کی قسم! وہ دو کمر بندوں والی عورت میں ہی ہوئی میرا ایک کمر بند تو وہ تھا جس سے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکرؓ کا کھانا باندھ کر رکھا دیتی تھی تاکہ وہ جانوروں سے محفوظ رہے اور میرا دوسرا کمر بند وہ کمر بند ہے جس سے کوئی عورت بے پردہ نہیں ہو سکتی۔ آگاہ ہو۔

وَعَنْ أَبِي نُوَيْلٍ مُعَاوِيَةَ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ سَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ الزُّبَيْرِ عَلَى عَقْبَةِ الْمَدَائِنَةِ قَالَ فَجَعَلَتْ قُرَيْشٌ تَهْمُ عَلَيْهِ وَالنَّاسُ حَتَّى مَرَّ عَلَيْهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ فَوَقَفَ عَلَيْهِ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ أبا خَبِيبٍ السَّلَامُ عَلَيْكَ أبا خَبِيبٍ السَّلَامُ عَلَيْكَ أبا خَبِيبٍ أَمَا وَاللَّهِ لَقَدْ كُنْتُ أَنُهِكَ عَنْ هَذَا أَمَا وَاللَّهِ لَقَدْ كُنْتُ أَنُهِكَ عَنْ هَذَا أَمَا وَاللَّهِ لَقَدْ كُنْتُ أَنُهِكَ عَنْ هَذَا أَمَا وَاللَّهِ أَن كُنْتُ مَا عَلِمْتُ مَثُومًا تَوَامًا وَصُولًا لِلدَّحْرِ أَمَا وَاللَّهِ لَا مَثُومًا أَنْتَ شَرُّهَا لَا مَثُومًا سَوِيًّا فِي رِوَايَةِ لَا مَثُومًا خَيْرٌ لَّهِ لَقَدْ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ تَبْلَغَ الْحُجَّاجِ مُؤَيِّدُ عَبْدِ اللَّهِ وَقَوْلُهُ فَارْسَلِ إِلَيْهِ فَأَنْزَلَ عَنْ جَدِّهِ قَالَتُ فِي قُبُورِ الْيَهُودِ ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَى أُمِّهِ اسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ فَأَبَتْ أَنْ تَأْتِيَهُ فَأَعَادَ عَلَيْهَا الرَّسُولُ لَنَا تَبَدُّي أَوْ لَا بَعَثْنَا إِلَيْكَ مَنْ يُسَبِّحُ بِقُرْآنٍ وَنَدَّ قَالَ فَأَبَتْ وَقَالَتْ وَاللَّهِ لَا أَتِيكَ حَتَّى تَبْعَثَ إِلَيَّ مَنْ يُسَبِّحُنِي بِقُرْآنٍ قَالَتْ فَقَالَ أَسْأَلُ رُبِّي سُبْحَتِي فَأَخَذَ نَعْلَيْهَا ثُمَّ انْطَلَقَ يَتَوَدَّدُنْ حَتَّى دَخَلَ عَلَيْهِمَا فَقَالَ كَيْفَ مَا أَيْبَنِي صَنَعْتُ بَعْدُ وَاللَّهِ قَالَتْ مَا أَيْتَكَ أَصْدَقَتْ عَلَيْكَ دُنْيَاكَ وَأَصْدَقَتْ عَلَيْكَ آخِرَتَكَ بَلَّغْنِي أَنَّكَ تَقُولُ لَنَا يَا بَنَ ذَاتِ الْوِطَائِقِينَ أَنَا وَاللَّهِ ذَاتُ الْوِطَائِقِينَ أَمَا أَحَدُ هُمَا كُنْتُ بِهَا أَرْفَعُ طَعَامَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَعَامَ أَبِي بَكْرٍ مِنَ الدَّوَابِّ وَأَمَا الْآخَرُ فَنِطَاقُ الْمَرْأَةِ الَّتِي لَا تَسْتَغْنِي عَنْهُ أَمَا إِنَّ سَأَلَ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا أَنَّ فِي تَقْيِيفِ كَذَابًا وَمُبِيرًا فَأَمَا الْكَذَابُ فَرَأَيْنَاكَ وَأَمَا الْمُبِيرُ فَلَا أَخَالَكَ إِلَّا بِأَيَّاهُ قَالَ فَقَامَ

عَنْهَا فَكُرِّمُوا جَعَلَهَا سَادَاةً مُسْلِمَةً۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے حدیث بیان کی ہے کہ قبیلہ ثقیف میں ایک ٹاپوٹا پیدا ہوگا۔ پس اس بڑے جھوٹے کو تو ہم دیکھ چکے اب رہا وہ منفرد و علاو پس خیال یہ ہے کہ تو وہی ہے۔ ابو نضل راوی کا بیان ہے کہ حضرت اسامہ کے یہ الفاظ سن کر حجاج اٹھ کھڑا ہوا اور ان کو کوئی جواب نہیں دیا۔ (مسلم)

خلافت کا دعویٰ کرنے سے حضرت عمرؓ کا انکار۔

۱۶۵۰ وَعَنْ نَافِعِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا فِي فِتْنَةِ ابْنِ الذُّبَيْرِ فَقَالَ إِنَّ النَّاسَ صَنَعُوا مَا نَرَى وَأَنْتَ ابْنُ عُمَرَ وَصَاحِبُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا يَمْنَعُكَ أَنْ تَخْرُجَ فَقَالَ يَمْنَعُنِي أَنَّ اللَّهَ حَرَّمَ عَلَى دَمِ أَحْيِ الْمُسْلِمِ قَالَا أَلَمْ يَقُلِ اللَّهُ تَعَالَى وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّى لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ قَدْ قَاتَلْنَا حَتَّى لَمْ تَكُنْ فِتْنَةٌ وَكَانَ الدِّينُ لِلَّهِ وَانْتَحَرْتُمُ يَدَايَاكُمْ أَنْ تَقَاتِلُوا حَتَّى تَكُونَ فِتْنَةٌ وَبِكُونَ الدِّينَ لِغَيْرِ اللَّهِ سَادَاةَ الْبُخَارَى۔

نافع بن عبد اللہ کہتے ہیں کہ عبد اللہ بن زبیرؓ کے فتنہ کے ایام میں دو شخص عبد اللہ بن عمرؓ کے پاس آئے کہ لوگوں نے جو کچھ کیا تم دیکھ رہے ہو (یعنی خلافت کے معاملہ میں جو اختلاف و فروع میں آیا ہے وہ تمہارے سامنے ہے اور تم حضرت عمرؓ کے بیٹے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہو پھر کون امر مانع ہے کہ تم خلافت کا دعویٰ نہ کرو عبد اللہ بن عمرؓ نے یہ سن کر کہا کہ خداوند تعالیٰ نے کسی مسلمان بھائی کا خون یہاں میرے لئے حرام قرار دیا ہے (اور یہی امر مانع ہے کہ میں اس طرف توجہ کروں) ان لوگوں نے کہا کیا خداوند تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا ہے کہ وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّى لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ (یعنی دو آدم لوگوں سے یہاں تک کہ فتنہ ختم ہو جائے) عبد اللہ بن عمرؓ نے کہا ہم نے ان لوگوں سے قتال کیا (یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفائے راشدین کے عہد میں) یہاں تک کہ فتنہ ختم ہو گیا (یعنی کفر کا خاتمہ ہو گیا اور خالص دین الہی رہ گیا) اور تم (اب) یہ جانتے ہو کہ دو آدم لوگوں نے فتنہ پھیل جائے۔ اور دین الہی کے بجائے غیر اللہ کا دین قائم ہو جائے (بخاری)

قبیلہ دوس کے حق میں دعا

۱۶۵۱ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ الطُّفَيْلُ بْنُ عُمَرَ الدَّؤُسِيُّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ دَوْسًا قَدْ هَلَكَتْ وَعَصَتْ وَآبَتْ فَادْعُ اللَّهَ عَلَيْهِمْ فَظَنَّ النَّاسُ أَنَّكَ يَدْعُو عَلَيْهِمْ فَقَالَ اللَّهُمَّ اهْدِ دَوْسًا وَآتِ بِهِمْ مَسْفَقًا عَلَيْهِ۔

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ طفیل بن عمر دؤسیؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ قبیلہ دوس ہلاک ہوا اور اس نے نافرمانی اور اطاعت سے انکار کیا آپ اس کے لئے بددعا کیجئے لوگوں کا خیال یہی ہے کہ آپ اس کے لئے بددعا کریں گے۔ آپ نے فرمایا خداوند بزرگ و بزر قبیلہ دوس کو راہ راست دکھا اور ان کو مدینہ کی جانب لا۔ ان کے دلوں کو مسلمانوں کے طریقہ کی طرف متوجہ کر۔ (بخاری و مسلم)

عربوں سے محبت کرنے کی وجوہ

۱۶۵۲ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجِبُوا الْعَرَبَ لِثَلَاثِ لِأَيِّ عَرَبِيٍّ وَالْقُرْآنُ عَرَبِيٌّ وَكَلَامُهُمْ أَهْلُ الْجَنَّةِ عَرَبِيٌّ وَوَاكُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِلْيَاسِ۔

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے عرب سے محبت کرو تین باتوں کے سبب سے ایک تو یہ کہ میں عرب میں سے ہوں دوسرے یہ کہ قرآن عربی زبان میں ہے تیسرے یہ کہ جنتیوں کی زبان عربی ہے۔ (بخاری و مسلم)

بَابُ مَنَاقِبِ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَجْمَعِينَ

صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے مناقب و فضائل کا بیان

فصل اول

صحابہ کو برا نہ کہو

حضرت ابوسعید خدری کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میرے صحابہ کو برا نہ کہو اس لئے کہ اگر کوئی تم میں سے اھل ہاٹ کے برابر سوتا خدا کی راہ میں خرچ کرے تو صحابی کے ایک دنیا آدمی کے لئے برابر بھی اس کا ثواب ہوگا (مرا ایک پیادہ ہے جس میں میرا بھجرتا ہے) (بخاری و مسلم)

۵۷۲ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبْكَوْا أَصْحَابِي فَخَلَوُا أَنْ أَحَدَكُمْ أَنْفَقَ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا مَا بَلَغَ مِنْ أَحَدِهِمْ وَلَا لِيَصِيفَهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

صحابہ کا وجود امت کے لئے امن و سلامتی کا باعث تھا

ابو بکرؓ اپنے والد ابوسریخہ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر مبارک آسمان کی طرف اٹھایا اور آپؐ اکثر وحی کے انتظار میں آسمان کی طرف دیکھا کرتے تھے۔ اور فرمایا: تناسے آسمان کے لئے اس کا سبب ہیں جس وقت یہ تناسے (یعنی چاند سورج وغیرہ تمام ستارے) جلنے رہیں گے تو آسمان کیلئے وہ چیز آئے گی جس کا وعدہ کیا گیا ہے (یعنی آسمان کا پھٹنا اور پلٹنا) اور میں اپنے اصحاب کیلئے اس کا سبب ہوں جب میں چلا جاؤں گا تو میرے اصحاب پر وہ چیز نازل ہوگی جس کا وعدہ کیا گیا ہے (یعنی فتنہ و فساد اور خونریزی اور میرے اصحاب میری امت کے لئے اس کا سبب ہیں جب میرے اصحاب چلے جائیں گے تو میری امت پر وہ چیز نازل ہوگی جس کا وعدہ کیا گیا ہے (یعنی خیر کا خاتمہ اور شر کی اشاعت)

۵۷۳ وَعَنْ أَبِي بَرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعَ نِعْمَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ وَكَانَ كَثِيرًا مَا يَرْفَعُ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ النُّجُومُ أَمْنَةٌ لِلسَّمَاءِ فَإِذَا ذَهَبَتْ النُّجُومُ أَتَى السَّمَاءُ مَا تُوعَدُ وَأَنَا أَمْنَةٌ لِأَصْحَابِي فَإِذَا ذَهَبَتْ أَنَا أَتَى أَصْحَابِي مَا يُوعَدُونَ وَأَصْحَابِي أَمْنَةٌ لِأُمَّتِي فَإِذَا ذَهَبَ أَصْحَابِي أَتَى أُمَّتِي مَا يُوعَدُونَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

صحابہ کی برکت -

حضرت ابوسعید خدریؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر ایک ایسا نہ ہو کہ لوگوں کی ایک جماعت جہاد کرے گی اور پھر آپس میں بیچ کر لوگ بچیں گے کیا میں کوئی شخص ایسا بھی ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہا ہو۔ گو کہ کہیں گے ہاں ہے پس ان لوگوں کیلئے شہر اور قلعہ کو فتح کیا جائے گا (یعنی صحابہ کی برکت سے پھر لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ وہ جہاد کریں گے اور آپس میں ایک دوسرے سے دریافت کریں گے کہ کیا تم میں کوئی تابعی یعنی صحابی کا دیکھنے والا ہے) لوگ کہیں گے ہاں ہے پس وہ لوگ شہروں اور قلعوں کو فتح کریں گے پھر لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ لوگوں کی ایک جماعت جہاد کرے گی اور آپس میں دریافت کرے گی کہ کیا تم میں کوئی تابعی ہے۔ لوگ کہیں گے ہاں ہے پس ان کے لئے اس کی

۵۷۴ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ فَيَغْرَوْنَ فِتْنًا مِنْ النَّاسِ فَيَقُولُونَ هَلْ فِيكُمْ مَنْ صَاحَبَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولُونَ نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ ثُمَّ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ فَيَغْرَوْنَ فِتْنًا مِنْ النَّاسِ فَيَقَالُ هَلْ فِيكُمْ مَنْ صَاحَبَ أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولُونَ نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ ثُمَّ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ فَيَغْرَوْنَ فِتْنًا مِنْ النَّاسِ فَيَقَالُ هَلْ فِيكُمْ مَنْ صَاحَبَ مَنْ صَاحَبَ أَصْحَابَ

برکت سے اقلہ اور شہر فتح کیا جائے گا (بخاری و مسلم) اور مسلم کی ایک روایت میں اس طرح ہے کہ لوگوں پر ایک ماہ آئے گا کہ اس ماہ میں لوگوں کے اندر سے ایک لشکر ناکر بھیجا جائے گا اور لشکر کی ایک دوسرے سے کہیں گے تلاش کرو کیا تمہارے درمیان کوئی ایسا شخص ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں ہو پس ایک شخص بلکا اور اس کی برکت سے انکو فتح حاصل ہوگی پھر ایک اور لشکر بھیجا جائے گا اور لشکر کہیں گے کیا تمہارے درمیان کوئی ایسا شخص ہے جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی صحابی کو دیکھا ہو پس ایک شخص پایا جائے گا اور اس کی برکت سے فتح حاصل ہوگی پھر ایک تیسرا لشکر بھیجا جائے گا اور کہا جائے گا تلاش کرو کیا تمہارے درمیان کوئی ایسا شخص ہے جس نے کسی صحابی کے دیکھے والے کو دیکھا ہو پھر چوتھا لشکر بھیجا جائے گا اور کہا جائے گا دیکھو تم میں کوئی ایسا شخص ہے جس نے کسی صحابی کے دیکھے والے شخص کے دیکھنے والے کو دیکھا ہو چنانچہ ایک شخص پایا جائے گا اور اس کے سبب سے فتح نصیب ہوگی

غیر القرون کون کون سے قرن ہیں

حضرت عمران بن حصینؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کے بہترین لوگ میرے قرن کے لوگ ہیں پھر وہ لوگ بہتر ہیں جو ان سے متصل ہیں پھر وہ لوگ بہتر ہیں جو ان سے متصل ہیں جو ان سے متصل ہیں پھر وہ لوگ بہتر ہیں جو ان سے متصل ہیں ان تین قروں کے بعد لوگوں کی ایک ایسی جماعت پیدا ہوگی جو بغیر طلب خواہش کے گواہی دیگی (یعنی ان سے گواہی دینے کو نہ کہا جائے گا بلکہ وہ خود بخود گواہی دے گی) اور ایسے لوگ ہونگے جو خیانت کریں گے اور انکی لعنت و لعنت پر مبرور نہ کیا جائے گا۔ اور ایسے لوگ ہوں گے جو نذر مانیں گے اور اپنی نذر کو پورا نہ کرینگے اور ان میں مٹا پال یعنی فرہی پیدا ہوگی اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ پھر ان لوگوں کے بعد ایک ایسی جماعت پیدا ہوگی جو فرہی کو پسند کرے گی (یعنی عیش و عشرت کو)

۵۵۵ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ أُمَّتِي قُرُونِي ثُمَّ الَّذِينَ يَكُونُ نَحْمُ ثُمَّ الَّذِينَ يَكُونُ نَحْمُ ثُمَّ الَّذِينَ يَكُونُ نَحْمُ ثُمَّ الَّذِينَ يَكُونُ نَحْمُ ثُمَّ الَّذِينَ يَكُونُ نَحْمُ وَلَا يُسْتَشْرَفُونَ وَلَا يَخُونُونَ وَلَا يُؤْتَمَنُونَ وَيُؤْتَمَرُونَ وَلَا يَفُونَ وَيُظْهِرُونَ فِيهِمُ السَّمَنُ وَفِي رِوَايَةٍ وَيُخْلِفُونَ وَلَا يُسْتَخْلَفُونَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ثُمَّ يَخْلِفُ قَوْمٌ يُحْيَوْنَ السَّمَاءَ مَنَةً

الفاظ ہیں کہ پھر ایسے لوگ پیدا ہونگے کہ بغیر قسم دلائے قسم کھائیں گے (بخاری و مسلم) اور مسلم کی ایک روایت میں جو ابو ہریرہؓ سے منقول ہے یہ الفاظ ہیں کہ پھر ان لوگوں کے بعد ایک ایسی جماعت پیدا ہوگی جو فرہی کو پسند کرے گی (یعنی عیش و عشرت کو)

فصل دوم

صحابہ کی تعظیم و تکریم لازم ہے

حضرت عمرؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میرے اصحاب کی تعظیم و تکریم کرو اسلئے کہ وہ تمہارے بزرگ ترین آدمی ہیں پھر وہ لوگ بہتر اور قابل عزت ہیں جو ان کے قریب ہیں اور پھر وہ لوگ بہتر اور

۵۵۶ عَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْرَمُ أَصْحَابِي فَأَتْهُمْ حَيَاتُهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَكُونُ نَحْمُ ثُمَّ الَّذِينَ يَكُونُ نَحْمُ ثُمَّ الَّذِينَ يَكُونُ نَحْمُ ثُمَّ الَّذِينَ يَكُونُ نَحْمُ ثُمَّ الَّذِينَ يَكُونُ نَحْمُ وَلَا يُسْتَشْرَفُونَ وَلَا يَخُونُونَ وَلَا يُؤْتَمَنُونَ وَيُؤْتَمَرُونَ وَلَا يَفُونَ وَيُظْهِرُونَ فِيهِمُ السَّمَنُ وَفِي رِوَايَةٍ وَيُخْلِفُونَ وَلَا يُسْتَخْلَفُونَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ثُمَّ يَخْلِفُ قَوْمٌ يُحْيَوْنَ السَّمَاءَ مَنَةً

علہ ترقی ایک عہد ہے جس کی تعداد بعض نے چالیس سال بعض نے اسی سال اور بعض نے سو سال مقرر کی ہے لیکن صحیح یہ ہے کہ قرن کا محدود زمانہ نہیں

بلکہ ایک عہد یا زمانہ مراد ہے جس میں تقریباً ایک عمر کے لوگ زیادہ تعداد میں موجود ہوں۔ ۱۱۲ مترجم

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ أَحَدٍ مِّنْ أَحْبَابِي يَمُوتُ بِأَرْضِي إِلَّا بُعِثَ قَائِدًا أَوْ نَوْرًا لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَمَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا أَحَدٌ يَشْتَرِي عَرْيَبًا -

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میرے اصحاب میں سے جو شخص حبش میں مر گیا وہاں سے اس حال سے اٹھایا جائے گا کہ وہ اس میں کے لوگوں کی بہشت کی طرف کہیں گے والا ہوگا اور قیامت کے دن لوگوں کے لئے نور ہوگا (ترمذی)

فصل سوم

صحابہ کو برا کہنے والا مستوجب سزا اور لعنت کا مستحق ہے

۵۷۱ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَيْتُمُ الَّذِينَ يَسُبُّونَ أَصْحَابِي فَقُولُوا لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى شَرِّكُمْ سَوَاءَ التِّرْمِذِيُّ -

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جب تم ان لوگوں کو دیکھو جو میرے اصحاب کو برا کہتے ہیں کہ تم کہو کہ خدا کی لعنت جو تمہارے اس بُرے فعل پر۔ (ترمذی)

صحابہ کی اقتداء ہدایت کا ذریعہ ہے

۵۷۲ وَعَنْ عَبْدِ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ سَأَلْتُ رَبِّي عَنْ اخْتِلَافِ أَصْحَابِي مَنِ ابْعَدَى فَأَوْخَى إِلَيَّ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ أَصْحَابَكَ عِنْدِي بِمَنْزِلَةِ النُّجُومِ فِي السَّمَاءِ بَعْضُهَا أَقْوَى مِنْ بَعْضٍ وَبِكُلِّ نَوْراً فَمَنْ أَحَدٌ بِشَيْءٍ مِّمَّا هُمْ عَلَيْهِ مِنْ اخْتِلَافٍ فَهُمْ فَهُوَ عِنْدِي عَلَى هُدًى قَالَ وَتَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْحَابِي كَالنُّجُومِ قَبَائِلُهُمْ اقْتَدَا يُتَمُّرُهُمْ أَهْتَدَى يُتَمُّرُهُمْ رَوَاهُ سَائِرُ الرِّوَاةِ -

حضرت عمر بن خطابؓ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ میں نے اپنے پروردگار سے اپنی وفات کے بعد صحابہ کے درمیان اختلاف کی بابت دریافت کیا (یعنی یہ کہ ان کے درمیان جو اختلاف پیدا ہوگا اس میں کیا مصلحت ہے) خداوند تعالیٰ نے مجھ کو وحی کے ذریعہ آگاہ کیا کہ اے محمدؐ اتیرے اصحاب میرے نزدیک ایسے ہیں جیسے آسمان پر ستارے بعض ان میں قوی ہیں (یعنی ان میں زیادہ روشنی ہے) بعض ایسے کہ ان میں کم روشنی ہے لیکن بہر حال سب روشن ہیں پس جس شخص نے ان کے اختلاف میں سے کچھ لیا میرے نزدیک وہ ہدایت پر ہے عجز کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میرے اصحاب ستاروں کے مانند ہیں۔ ان میں سے تم جس کی اقتداء کرو گے وہایت پاؤ گے۔ (زین)

بَابُ مَنَاقِبِ أَبِي بَكْرٍ

حضرت ابو بکرؓ کے مناقب و فضائل

فصل اول

۵۷۳ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ مِنْ أَمِنَ النَّاسِ عَلَى فِئَتِهِ وَمَلِكِهِ أَبُو بَكْرٍ وَعِنْدَ الْخُفَّارِ أَبِي بَكْرٍ وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا لَا تَخَذُتْ

حضرت ابو سعید خدریؓ کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میری ذات پر بہت زیادہ خرچ کرنا میری محبت میں خدمت میں اپنا وقت اور میری ضمانت میں خوشنودی میں اپنا مال بہت زیادہ خرچ کرنے والے ابو بکرؓ ہیں اگر کسی شخص کو اپنا خلیل (خالص دوست) بنانا تو ابو بکرؓ کو بنانا لیکن اسلامی

ابَا بَكْرٍ خَلِيلًا وَلَكِنْ اُخُوَّةٌ اِلَّا سُلَامَةً
مَوَدَّةً لَا تُبْقَيْنَ فِي الْمَسْجِدِ خَوْفًا اِلَّا
خَوْفًا اَبِي بَكْرٍ وَفِي رِوَايَةٍ لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا
خَلِيلًا غَيْرَ سَائِي لَا اتَّخَذْتُ اَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ -

اخوت اور اسلامی مودت (یعنی اسلامی برادری و محبت) قائم و باقی ہے یعنی ابوبکرؓ کے اور میرے درمیان خلت تو نہیں لیکن اسلامی اخوت و مودت مساوی و یکجہ کی برقرار ہے (ابو سعید انصاری) میں آئندہ کوئی کھڑکی یا روشندان بانی نہ رکھا جائے مگر ابوبکرؓ کے کھڑکی کھڑکی اور روشندان کو بند نہ کیا جائے اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ اگر میں خدا کے سوا کسی کو اپنا خلیل بناتا تو ابوبکرؓ کو بناتا۔ (بخاری و مسلم)

حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ افضل صحابہ ہیں

۵۶۴۵ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا لَا تَخَذْتُ اَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا وَلَكِنَّ اَبِي وَمَاجِي وَتَدِ اتَّخَذَ اللَّهُ مَا جَبَلَكُمْ خَلِيلًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ

حضرت عبداللہ بن مسعود کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اگر میں کسی کو اپنا خالص دوست بناتا تو ابوبکرؓ کو بناتا لیکن ابوبکرؓ میرے بھائی ہیں اور میرے صحابی ہیں اور اللہ تمہارے دوست (یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم) کو خدا نے اپنا خلیل بنالیا ہے۔ (مسلم)

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے حق میں خلافت کی وصیت

۵۶۴۵ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ اُدْعِي لِي اَبُو بَكْرٍ اَبَاكَ وَاَخَاكَ حَتَّى اَكْتُبَ لَكَ بَا فَاِنِّي اَخَافُ اَنْ يَتِمَّنِي مُتَمِّمٌ وَيَقُولُ قَائِلٌ اَنَا وَلَا يَأْتِيَنِي اللَّهُ وَالْمُؤْمِنُونَ اِلَّا اَبَا بَكْرٍ مَرَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي كِتَابِ الْحُمَيْدِيِّ اَنَا وَاولِي بَدَل اَنَا وَلَا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مرض موت میں فرمایا: میری طرف سے اپنے باپ ابوبکرؓ اور اپنے بھائی کو بلا بھیجنا کہ میں ایک تحریر لکھ دوں اسلئے کہ مجھ کو یہ اندیشہ ہے کہ کہیں کوئی از رو نہ کرے (یعنی خلافت کی آرزو) اور مجھ کو یہ ڈر ہے کہ کہیں کوئی کہنے والا نہ کہے کہ میں خلافت کا مستحق ہوں، اور شیخ کرے گا اللہ اور مومن لوگ ابوبکرؓ کی خلافت کے سوا دوسرے کو۔ (مسلم)

ابوبکرؓ کی خلافت اول کا واضح اشارہ

۵۶۴۶ وَعَنْ مجَّيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَأَةً فَكَلَّمَتْهُ فِي شَيْءٍ فَأَمَرَهَا اَنْ تَرْجِعَ اِلَيْهِ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ اَرَأَيْتَ اِنْ جِئْتُ وَلَعَرَّ اَجْدَاكَ كَانَهَا تَزِيدُ الْمَوْتَ قَالَ فَاِنْ لَوْ تَحَدَّيْنِي فَاِنِّي اَبَا بَكْرٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ -

حضرت جبیر بن مطعم کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک عورت حاضر ہوئی اور کسی معاملہ میں گفتگو کی آپ نے اس سے فرمایا: پھر کسی وقت آنا۔ اس عورت نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ بتا دیجئے اگر میں آؤں اور آپ کو نہ پاؤں (یعنی آپ انتقال فرما جائیں تو کیا کروں) آپ نے فرمایا اگر تو مجھ کو نہ پائے تو ابوبکرؓ کے پاس چلی جانا۔ (بخاری و مسلم)

مردوں میں سب سے زیادہ محبت آپؐ کو ابوبکرؓ سے تھی

۵۶۴۷ وَعَنْ عُبَيْدِ بْنِ الْعَاصِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَهُ عَلَى بَحْنِ ذَاتِ السَّلَاسِلِ قَالَ قَاتَلْتُهُ فَقُلْتُ اَيُّ النَّاسِ اَحَبُّ اِلَيْكَ قَالَ عَائِشَةُ قُلْتُ مِنَ الرِّجَالِ قَالَ اَبُو هَا قُلْتُ ثُمَّ

حضرت عمرو بن عاصؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو ایک لشکر کا امیر مقرر کر کے ذات السلاسل کے مقام پر بھیجا پھر جب میں آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے دریافت کیا آپؐ کو سب سے زیادہ کس سے محبت ہے فرمایا عائشہؓ سے پھر میں نے پوچھا اور مردوں میں کس سے زیادہ محبت ہے۔ فرمایا۔

عہد ابتدا میں مسجد نبوی سے ملے ہوئے گھروں کی کھڑکیاں اور روشندان مسجد کی جانب تھے آپؐ کے مرض و وفات میں حکم دیا کہ تمام گھروں کی کھڑکیاں اور روشندان بند کر دیے جائیں۔ صرف ابوبکرؓ کے مکان کی کھڑکی اور روشندان کھلے رہیں۔ (مترجم)

مَنْ قَالَ عُمَرُ فَعَدَّ رَجَالًا فَكُنْتُ مَخَاضًا
أَنْ يُجْعَلَنِي فِي أَحَدِهِمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔
عائشہ کے والد سے میں نے عرض کیا پھر کس سے فرمایا عمرؓ سے۔ عمرو بن عامرؓ
کہتے ہیں کہ اسی طرح آپؐ چند آدمیوں کو شمار کیا اور پھر میں اس خیال سے خاموش
ہو گیا کہ کہیں میرا نام بالکل آخر میں نہ آئے۔ (بخاری و مسلم)

افضلیت صدیق کی شہادت حضرت علیؓ کی زبان مبارک سے

۵۶۸ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ قَالَ قُلْتُ
لِأَبِي أَيْ النَّاسِ خَيْرٌ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ عُمَرُ وَ
خَشِيتُ أَنْ يَقُولَ عُثْمَانُ قُلْتُ ثُمَّ أَنْتَ قَالَ مَا أَنَا
إِلَّا سَاجِدٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔
محمد بن حنفیہؓ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد (حضرت علیؓ) سے دریافت
کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کون شخص سب سے بہتر ہے تو انہوں نے فرمایا ابو بکرؓ
میں نے پوچھا ابو بکرؓ کے بعد کون شخص بہتر ہے فرمایا عمرؓ۔ حضرت عمرؓ کے بعد
میں نے اس خیال سے نہ پوچھا کہ کہیں وہ حضرت عثمانؓ کا نام نہ لے دیں بلکہ
میں نے سوال کا طرز بدل دیا۔ اور یہ پوچھا کہ پھر آپؐ بہتر ہیں۔ انہوں نے فرمایا
میں تو صرف ایک مرد مسلمان ہوں۔ (بخاری و مسلم)

زمانہ نبویؐ میں تمام صحابہؓ کے درمیان حضرت ابو بکرؓ کی افضلیت مسلم تھی

۵۶۹ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا فِي زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَعْبُدُ إِلَّا بِأَبِي بَكْرٍ أَحَدًا ثُمَّ عُمَرُ ثُمَّ
عُثْمَانُ ثُمَّ تَرَكْنَا أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَا نَفْضِلُ بَيْنَهُمْ سِوَا وَاهٍ الْبُخَارِيُّ وَفِي رِوَايَةٍ
لِأَبِي دَاوُدَ قَالَ كُنَّا نَقُولُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
سَيِّدُ أَفْضَلِ أُمَّةٍ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَهُ أَبُو بَكْرٍ
ثُمَّ عُمَرُ ثُمَّ عُثْمَانُ رَضَوْنَا اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِمُ أَجْمَعِينَ۔
حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ ہم لوگ (یعنی صحابہؓ) نبی صلی اللہ علیہ وسلم
و مسلم کے زمانہ میں ابو بکرؓ کے برابر کسی کو نہیں سمجھتے تھے (یعنی ان سے بہتر و افضل کسی
کو قرار نہ دیتے تھے) اور ان کے بعد عمرؓ کو اور پھر عثمانؓ کو اور عثمانؓ کے بعد ہم صحابہؓ کو ان
کے حال پر چھوڑ دیتے تھے اور ان کے درمیان کسی کو فضیلت نہ دیتے تھے (بخاری)
اور ابو داؤدؓ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی ہی
میں یہ کہا کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں نبی صلی اللہ علیہ
وسلم کے بعد ابو بکرؓ بہتر ہیں پھر عمرؓ اور پھر عثمانؓ۔

فضل دوم

حضرت ابو بکرؓ کی افضلیت

۵۷۰ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لِأَحَدٍ عِنْدَنَا يَدٌ إِلَّا وَقَدْ كَانَتْ يَدًا
مَا أَخْلَا أَبَا بَكْرٍ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ يَدًا يَدًا يَكُنْ فِيهِ
اللَّهُ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَا نَفَعَنِي مَالٌ أَحَدٍ قَطُّ مَا
نَفَعَنِي مَالٌ أَنِّي بَكْرٌ وَكُنْتُ مُخَيَّرًا خَلِيلًا لَا أَخْذُ مِنْ
أَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا إِلَّا دَارًا صَاحِبَكُمْ خَلِيلُ اللَّهِ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔
حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جس کی نے ہم کو کچھ دیا ہے ہم نے اس کو اس کا بدلہ دیا ہے سوائے ابو بکرؓ کے
کہ انہوں نے ہمارے ساتھ ایسی نیکی اور بخشش کی ہے جس کا بدلہ قیامت
کے دن خدا ہی دیگا اور کسی شخص کے مال نے مجھ کو اتنا فائدہ نہیں پہنچایا جتنا ابو بکرؓ
کے مال نے پہنچایا ہے اگر میں کسی کو اپنا خلیل و خاص دوست بنانا چاہتا تو ابو بکرؓ
کو اپنا دوست بنانا۔ یاد رکھو تمہارے دوست (یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم) خدا کے
خلیل ہیں۔ (ترمذی)

حضرت ابو بکرؓ صحابہؓ کے سردار ہیں

۵۷۱ وَعَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ سَيِّدُنَا وَخَيْرُنَا وَأَحَبُّنَا
إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔
حضرت عمرؓ کہتے ہیں کہ ابو بکرؓ ہمارے سردار ہیں اور ہم میں سب سے بہتر
ہیں اور ہم میں سب سے زیادہ رسول اللہؐ کے محبوب ہیں۔ (ترمذی)

یار غار رسولؐ

۵۴۲ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِأَبِي بَكْرٍ أَنْتَ صَاحِبِي فِي الْغَارِ وَمَاصِحِي عَلَى الْحَوْضِ رَدَاةُ التَّرْمِذِيِّ۔
حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز ابو بکرؓ سے فرمایا تم میرے یار غار ہو یعنی غار ثور کے ساتھی اور حوض کوثر پر میرے ساتھی ہو۔ (ترمذی)

افضلیت ابو بکرؓ

۵۴۳ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَّبِعُنِي الْقَوْمُ فِيهِمْ أَبُو بَكْرٍ أَنْ يَوْمَ مَتَهُمْ غَيْرُكَ رَدَاةُ التَّرْمِذِيِّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ۔
حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ جس جماعت میں ابو بکرؓ موجود ہوں تو مناسب نہیں کہ انکے علاوہ کوئی شخص امام بنے۔ (ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث غریب ہے)

ابو بکرؓ یہاں بھی سبقت لے گئے

۵۴۴ وَعَنْ عُمَرَ قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَتَصَدَّقَ وَدَأْتَنِي ذَلِكَ عِنْدِي مَا لَا فَقُلْتُ الْيَوْمَ أُمِيقُ أَبَا بَكْرٍ أَنْ سَبَقْتُهُ يَوْمًا قَالَ لِحِجَّتِي بِنَصْفِ مَالِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَبْقَيْتَ لِأَهْلِكَ فَقُلْتُ وَمِثْلَهُ دَأْتَنِي أَبُو بَكْرٍ بِكُلِّ مَاعِنْدَكَ فَقَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ مَا أَبْقَيْتَ لِأَهْلِكَ فَقَالَ أَبْقَيْتُ لَهُمُ اللَّهُ وَمَا سَأَلْتُ قُلْتُ لَا أَسْأَلُهُ إِلَى شَيْءٍ أَبَدًا رَدَاةُ التَّرْمِذِيِّ وَابُودُودُ۔
حضرت عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز ہم کو خدا کی راہ میں صدقہ و خیرات کا حکم دیا۔ حسن اتفاق سے اس وقت میرے پاس کافی مال تھا میں نے اپنے دل میں کہا اگر ابو بکرؓ سے بازی لے جا تا کسی دن میرے لئے ممکن ہوگا تو آج ممکن ہوگا اور میں کافی مال خرچ کر کے سبقت لے جاؤں گا چنانچہ میں آدھا مال لیکر حاضر خدمت ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے پوچھا گھر والوں کیلئے تو نے کتنا چھوڑا میں نے عرض کیا آدھا مال، پھر ابو بکرؓ جو کچھ ان کے پاس تھا سب اُسے رسول اللہ نے ان سے پوچھا ابو بکرؓ گھر والوں کیلئے کیا چھوڑا اُسے ہوا عرض کیا ان کے لئے میں خدا اور اس کے رسول کو چھوڑ آیا ہوں، میں نے دل میں کہا ابو بکرؓ پر میں کبھی سبقت نہ لے جا سکوں گا۔ (ترمذی - ابوداؤد)

"عقیق" نام کا سبب

۵۴۵ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَنْتَ عَقِيقُ اللَّهِ مِنَ النَّارِ يَوْمَ مَدِينٍ مَعِيَ عَقِيقًا رَدَاةُ التَّرْمِذِيِّ۔
حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ ایک روز ابو بکرؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا تو دوزخ کی آگ سے آزاد کیا ہوا ہے (عقیق اللہ من النار) اس روز سے ابو بکرؓ کا نام عقیق ہو گیا۔ (ترمذی)

آنحضرتؐ کے بعد سب سے پہلے حضرت ابو بکر صدیقؓ کی اپنی قبر سے اٹھیں گے

۵۴۶ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا أَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْأَسْمَانُ ثُمَّ أَبُو بَكْرٍ ثُمَّ عُمَرُ ثُمَّ أَنَا أَهْلُ الْبَقِيعِ فَيُحْشَرُونَ مَعِيَ ثُمَّ أَهْلُ مَكَّةَ حَتَّى أُحْشَرَ بَيْنَ الْحَرَمَيْنِ رَدَاةُ التَّرْمِذِيِّ۔
حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے دنیا کے دن (سب سے پہلے میری قبر شق ہوگی، اور سب سے پہلے قبر کے اندر سے میں اٹھوں گا پھر ابو بکرؓ کی قبر شق ہوگی اور پھر عمرؓ کی۔ پھر میں قبرستان بقیع کے مدفونوں کے پاس آؤں گا۔ اور ان کو میرے ساتھ اٹھایا اور جمع کیا جائے گا پھر میں مکہ والوں کا انتظار کر دوں گا یہاں تک کہ حرم مکہ اور حرم مدینہ کے درمیان میں (ان کے ساتھ) جمع کیا جاؤں گا۔ (ترمذی)

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے غلاموں میں سے پہلے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ میں داخل ہوں گے

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے (ایک روز) جبریل علیہ السلام میرے پاس آئے اور میرا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے لیا (یہ واقعہ شب معراج کا ہے) اور مجھ کو جنت کا وہ دروازہ دکھایا جس سے میری امت جنت کے اندر داخل ہوگی۔ ابوبکر نے عرض کیا یا رسول اللہ! کاش میں بھی آپ کے ساتھ جنت کا اس دروازہ کو دیکھ لیتا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابوبکر! آگاہ ہو کہ میری امت میں سے سب سے پہلا شخص تو ہوگا جو جنت میں داخل ہوگا۔ (ابوداؤد)

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَانِي جِبْرِيلُ فَأَخَذَ يَمِيْدِي فَأَرَانِي بَابَ الْجَنَّةِ الَّذِي يَدْخُلُ مِنْهُ أُمَّتِي فَقَالَ ابُوبَكْرٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَدِدْتُ أَنِّي كُنْتُ مَعَكَ حَتَّى أَنْظُرَ إِلَيْهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا إِنَّكَ يَا أَبَا بَكْرٍ أَوَّلُ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي مَا دَاةَ أَبُو دَاوُدَ -

فصل سوم

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دو عمل جو دوسروں کی ساری زندگی کے اعمال پر بھاری ہیں

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک روز ان کے سامنے ابوبکر رضی اللہ عنہ کا ذکر کیا گیا وہ اس ذکر کو سن کر رو پڑے اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے صرف ایک دن اور ایک رات کے اندر جو اعمال کئے ہیں کاش اس دن اور اس رات کے اعمال کی مانند انکی ساری زندگی کے اعمال جتنے (یعنی ان کے ایک دن اور ایک رات کے اعمال کے برابر ان کی ساری زندگی کے اعمال ہوتے) ان کی ایک رات کا عمل تو یہ ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہجرت کی رات کو روانہ ہو کر غار ثور پہنچے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا خدا کی قسم (اے آپ) سوئی تک غار میں قدم نہ رکھیں (جب تک میں اس کے اندر داخل نہ ہو کر دیکھ لوں کہ اس میں کوئی دھوڑی چیز تو نہیں ہے۔ اگر کوئی ایسی چیز ہوگی تو اس کا منہ مجھ کو ہی پہنچے گا اور آپ محفوظ رہیں گے چنانچہ ابوبکر رضی اللہ عنہ غار کے اندر داخل ہوئے اور اس کو صاف کیا پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ کو غار کے اندر تین سو رات نظر آئے ایک میں تو انہوں نے اپنے نہ بندیں سے چھڑا اچھا کر بھر دیا اور دوسرا نخل میں انہوں نے اپنی اڑیاں داخل کر دیں اور اسکے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا۔ اندر شریف لے آئیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غار کے اندر گئے اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کی گویں سر رکھ کر سو گئے۔ اس حالت میں سو رات کے اندر سے سانپ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاؤں میں کاٹ لیا لیکن وہ اسی طرح بیٹھے رہے اور اس خیال سر حرکت نہ کی کہ کہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھ نہ کھل جائے لیکن شدت تکلیف سے ان کی آنکھوں سے آنسو نکل پڑے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک پر پڑے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھ کھل گئی اور آپ نے پوچھا۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ کیا ہوا؟ انہوں نے عرض کیا میرے مال باپ آپ پر قربان ہوں

عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابُوبَكْرٍ فَبَكَى وَقَالَ وَدِدْتُ أَنَّ عَمَلِي كُلَّهُ مِثْلَ عَمَلِهِ يَوْمًا وَاحِدًا مِنْ أَيَّامِهِ وَلَيْكُنْ وَاحِدَةً مِنْ لَيَالِيهَا أَمَا لَيْكُنْ قَلِيلَةً سَارَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْغَارِ فَلَمَّا انْتَهَيَا إِلَيْهِ قَالَ وَاللَّهِ لَا تَدْخُلُ حَتَّى أَدْخُلَ قَبْلَكَ فَإِنْ كَانَ فِيهِ شَيْءٌ أَصَابَنِي دُونَكَ فَدَاخِلٌ فَكُنْهُ وَوَجَدَنِي جَانِبَهُ ثَقْبًا فَشَقَّ إِسْرَارَهُ وَسَدَّ هَابَهُ وَبَقِيَ مِنْهُمَا اثْنَانِ فَالْتَقَمَهُمَا بِحَبْلِهِ ثُمَّ قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ادْخُلْ فَدَاخِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوَضَعَ رَأْسَهُ فِي حُجْرَةٍ وَنَامَ فَدَخِيَ ابُوبَكْرٌ فِي رِجْلِهِ مِنَ الْحُجْرَةِ وَلَمْ يَحْجِرْكَ مَخَافَةَ أَنْ يَنْتَبِهَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَقَطَتْ دُمُوعُهُ عَلَى وَجْهِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا لَكَ يَا أَبَا بَكْرٍ قَالَ لِي عَثُتُ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي فَتَقَلَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَهَبَ مَا يَجِدُكَ ثُمَّ انْقَضَ عَلَيْهِ وَكَانَ سَبَبَ مَوْتِهِ وَأَمَّا يَوْمَهُ فَلَمَّا قُبِضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْتَدَّتِ الْعَرَبُ وَقَالُوا لَا تُؤَدِّي سَاكِرَةٌ فَقَالَ لَوْ مَنَعُونِي عَقْلًا لَأَلَجَا هَذَا تَهَمٌ عَلَيَّ فَقُلْتُ

يَا خَلِيفَةَ رَسُولِ اللَّهِ تَالَيْتِ النَّاسَ دَارُنِي بِهِمْ
فَقَالَ لِي أَجَبًا رُفِي الْجَاهِلِيَّةِ وَخَوَّارُ فِي الْإِسْلَامِ
إِنَّمَا قَدْ انْقَطَعَ الْحُجُومُ وَتَمَّ السَّيِّئُ أَنْ يَقْصُدَ
أَنَا حِيَّ رَوَاهُ سَائِرِينَ -

یہ ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی تو عرب کے کچھ لوگ مرتد ہو گئے اور انہوں نے کہا کہ ہم زکوٰۃ ادا نہ کریں گے۔ ابو بکرؓ نے کہا اگر لوگ مجھ کو اونٹ کی سی دیکھیں گے تو بھی انکار کریں گے (یعنی جو شرعاً ان پر واجب ہوگا) تو ان پر چہاڑ کر دیں گے کہ انہوں نے کہا اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ! لوگوں سے الفت و موافقت کرو اور خلق و نرمی سے کام لو۔ ابو بکرؓ نے کہا: ایام جاہلیت میں تو تم بڑے سخت غضب ناک تھے کیا اسلام میں داخل ہو کر ذلیل و خوار یعنی نامرد و بیست ہمت ہو گئے! وحی کا سلسلہ منقطع ہو گیا ہے اور دین کامل ہو چکا ہے۔ کیا کمال پر پہنچنے کے بعد وہ میری زندگی میں کمزور ناقص ہو سکتا ہرگز نہیں!

(ریز)

بَابُ مَنَاقِبِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے مناقب و فضائل کا بیان

فصل اول

حضرت عمرؓ کی حدیث تھیں

۵۷۹ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ كَانَ فِيمَا تَبَدَّلَكُمْ مِنَ الْأُمَمِ مَخْدَتُونَ فَإِنَّ يَدَكَ أَحَدُنِي أَمَّتِي فَإِنَّمَا عُمَرُ مَتَّقٌ عَلَيَّ -
حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے تم سے پہلے امتوں میں محدث تھے (یعنی بنی ہاشم بنو ہاشم) اگر میری امت میں کوئی محدث (ملہم) ہوا تو وہ عمرؓ ہوگا۔ (بخاری و مسلم)

حضرت عمرؓ سے شیطان کی خوف زدگی

۵۸۰ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ اسْتَأْذَنَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَبْدُكَ يَسُوءُكَ مِنْ تَرْتِيسٍ يَكِينُهُ وَيَسْتَكْثِرُنَا عَالِيَةً أَصْرَاهُنَّ فَلَمَّا اسْتَأْذَنَ عُمَرُ فَبَادَرَتْهُ الْحِجَابُ فَدَخَلَ عُمَرُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْحَكُ فَقَالَ أَضْحَكَكَ اللَّهُ يَسَّكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجِبْتُ مِنْ هَؤُلَاءِ الْأَفْئِدَةِ كَيْفَ عَمِدَتِي فَلَمَّا سَمِعْتِ صَوْتَكَ ابْتَدَرَتْ الْحِجَابَ فَقَالَ عُمَرُ يَا عِدَاةَ الْفُتُورِ أَتَهَبُنِي وَلَا تَهَبُنِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَ نَعَمْ أَنْتَ أَظُّرُّ وَأَغْلُظُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ

حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کہتے ہیں کہ عمر بن خطابؓ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضری کی اجازت طلب کی اس وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس قریش کی کچھ عورتیں (یعنی ازواج مطہرات) بیٹھی ہوئی باتیں کر رہی تھیں اور زور زور سے باتیں کر رہی تھیں جب عمرؓ نے اجازت طلب کی اور ان عورتوں نے انکی آواز سنی تو وہ عورتیں اٹھ کھڑی ہوئیں اور پردہ کی طرف دوڑیں عمرؓ اندر آئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مسکراتے دیکھ کر کہا خداوند تم آپ کے دانوں کو ہنسیہ ہنسائے بنی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان عورتوں کی حالت پر مجھ کو تعجب ہو (میرے پاس بیٹھی ہوئی شور مچا رہی تھیں) تمہاری آواز سننے ہی پر وہ میں چلی گئیں۔ عمرؓ نے ان کو مخاطب کر کے کہا اے اپنی جان! کہ تم عورتو! مجھ سے ڈرتی ہو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں ڈرتیں۔ انہوں نے کہا ہاں۔ (تم سے اس لئے ڈرتے ہیں کہ تم عادت کے سخت ہو۔ اور

پھر حضرت گوہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرؓ سے فرمایا خطاب کے بیٹے اور کوئی بات کر دو (ان کو چھوڑ دو) قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جوان ہے جب تم راستہ پر چلتے ہو تو شیطان تم سے نہیں ملتا بلکہ جس راہ پر تم چلتے ہو اس کو چھوڑ کر دوسرے راستہ پر چلتا ہے (بخاری و مسلم) اور حمیدی نے کہا کہ بزانی نے یا رسول اللہ کے لفظ کے بعد ما اضحک زیادہ کیا ہے۔

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ وَ
الَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا لَقَيْكَ الشَّيْطَانُ سَارِكًا
فَمَا قَطُّ إِلَّا سَلَكَ فَمَا غَيْرُ جَنَاحٍ مُتَفَقِّ عَلَيْهِ
وَقَالَ الْحَمِيدِيُّ زَادَ الْبُزْجَانِيُّ بَعْدَ قَوْلِهِ يَا
رَسُولَ اللَّهِ مَا أَضْحَكَكَ -

جنت میں عمرؓ کا محل جو حضورؐ نے فرمایا

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب میں جنت میں گیا (یعنی شب سراج میں) تو اچانک میری ملاقات ابو طلحہؓ کی بیوی زینبہؓ سے ہوئی اور میں نے قدحوں کی چاب سنی میں نے پوچھا یہ کس کے قدحوں کی آواز ہے۔ جبریلؑ نے بتایا کہ یہ بلالؓ کے قدحوں کی آواز ہے پھر میں نے ایک قدح و محل کو دیکھا جس کے صحن میں ایک نوجوان عورت بیٹھی ہوئی تھی میں نے پوچھا یہ کس کا ہے؟ جنیتوں نے کہا ابن الخطابؓ کا ہے میں نے چاہا اندر داخل ہو کر قدح کو دیکھوں لیکن میری تمہاری غیرت مجھ کو یاد آگئی۔ عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے ماں باپ آپ پر قربان کیا میں آپ کے داخل ہونے پر غیرت کروں گا۔

وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَإِذَا أَنَا بِزَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي طَلْحَةَ وَسَمِعْتُ خَشْفَةً فَقُلْتُ مَنْ هَذَا فَقَالَ هَذَا بِلَالٌ وَرَأَيْتُ قَصْرًا بِنَاءِهَا جَابِرِيَّةٌ فَقُلْتُ لِمَنْ هَذَا فَقَالُوا لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَأَرَدْتُ أَنْ أَدْخُلَهُ فَأَنْظَرُ إِلَيْهَا فَكَدَرْتُ غَيْرَتَكَ فَقَالَ عُمَرُ يَا بِي وَأَمْرِي يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلَيْكَ أَغَارُ مُتَفَقِّ عَلَيْهِ -

دین کی شان و شوکت سب سے زیادہ حضرت عمرؓ نے دو بالائی

حضرت ابو سعیدؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں سورہ بقرہؓ کو دیکھتا تھا کہ لوگوں کو میرے سامنے لایا جا رہا ہے اور مجھ کو دکھایا جا رہا ہے یہ سب لوگ کرتے پستے ہوئے تھے جن میں سے بعض کے کمرے اتنے تھے جو سینے تک پہنچتے تھے اور بعض کے اس سے نیچے پھر میرے سامنے عمرؓ خطابؓ کو لایا گیا جو اتنا لمبا کرتا پستے ہوئے غصے کہ زمین پر گھسیٹے ہوئے چلتے تھے۔ لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اس خواب کی تعبیر آپ نے کیا قرار دی۔ فرمایا۔ دین۔ (بخاری و مسلم)

وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا أَنَا وَابْنُ جُرَاجٍ رَأَيْتُ النَّاسَ يُعْرِضُونَ عَلَيَّ وَعَلَيْهِمْ قُبُورٌ مِنْهَا مَا يَبْلُغُ الشَّدَى وَمِنْهَا مَا دُونَ ذَلِكَ وَعَرَضَ عَلَيَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَعَلَيْهِ قَبِيصٌ يَجُرُّهُ قَالُوا فَمَا أَوَّلَتْ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الْبَيْنُ مُتَفَقِّ عَلَيْهِ -

حضرت عمرؓ کی علمی بزرگی

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرمانے سنا ہے کہ میں سورہ بقرہؓ کو دیکھتا تھا کہ خواب میں میرے پاس دو دھکا پیالہ لایا گیا۔ میں نے اس دو دھکا کو پیا پھر میں نے اس دو دھکا کی سیرابی کی حالت کو دیکھا کہ اس کا اثر میرے ناخنوں سے ظاہر ہو رہا تھا۔ پھر میں نے پیالہ کا بچا ہوا دو دھکا بن خطابؓ کو دے دیا۔ لوگوں نے پوچھا اس خواب کی تعبیر آپ نے کیا قرار دی۔ فرمایا علم۔ (بخاری و مسلم)

وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بَيْنَا أَنَا وَابْنُ جُرَاجٍ رَأَيْتُ بِقَدْرٍ كَبِيرٍ فَشَرِبْتُ حَتَّى أَتَى لَأَسْرَى الَّذِي يَخْرُجُ فِي أَظْفَارِي شَرًّا أُعْطِيتُ فَضْلُ عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ قَالُوا فَمَا أَوَّلَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الْعِلْمُ مُتَفَقِّ عَلَيْهِ -

حضرت عمرؓ سے متعلق آنحضرتؐ کا ایک اور خواب

حضرت ابو ہریرہؓ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ

سنائے میں سو یا تھا کہ میں نے اپنے آپ کو ایک کنوئیں پر دیکھا جس پر ڈول پڑا ہوا تھا میں نے اس ڈول سے جس قدر خدا نے چاہا پانی کھینچا پھر ابو بکرؓ نے ڈول لیا اور کنوئیں سے ایک یا دو ڈول پانی کھینچا اور ابو بکرؓ کے ڈول کھینچنے میں سستی و کمزوری پانی ملتی تھی اور خداوند تم ابو بکرؓ کی سستی و کمزوری کو معاف فرمائے پھر وہ ڈول جس بن گیا اور عمر بن خطابؓ اس کے لیے اور میں نے کسی جوان اور قوی و مضبوط شخص کو ایسا نہ پایا جو عمرؓ کی طرح اس چرس کو کھینچتا ہو یہاں تک کہ لوگوں نے اپنے اونٹوں کو سیراب کر لیا اور پانی کی زیادتی کے سبب اس جگہ کو اونٹوں کے بیٹھنے کی جگہ بنایا۔ اور ابن عمرؓ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ پھر اس ڈول کو ابو بکرؓ کے ہاتھوں سے عمرؓ نے لے لیا اور ڈول اس کے ہاتھوں میں پہنچا چرس بن گیا میں نے کسی جوان اور طاقتور شخص کو نہیں دیکھا جو چرس کھینچنے میں عمرؓ کی طرح کام کرتا ہو یہاں تک کہ (انہوں نے) لوگوں کو سیراب کر دیا اور پانی کافی ہو جانے کے سبب اس جگہ کو لوگوں نے اونٹوں کے بیٹھنے کی جگہ بنایا۔ (بخاری و مسلم)

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بَيْنَا أَنَا وَابْنُ حَزْرَةَ أَبِي بَكْرٍ عَلَى قَلْبٍ عَلَيْهِمَا دَلْوٌ فَزَعْتُ مِنْهَا مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ أَخَذَ هَا بَيْنَ ابْنِ أَبِي تَحَاةٍ فَزَعْتُ مِنْهَا دَلْوًا أَوْ دَلْوَيْنِ وَفِي نَزْعِهِ ضَعْفٌ وَاللَّهُ يَعْلَمُ لَهُ ضَعْفُهُ ثُمَّ اسْتَحَالَتْ غَدُبًا فَأَخَذَ هَا ابْنُ الْخَطَّابِ فَلَحَرَ عَقْبَرِيًّا مِنَ النَّاسِ يَنْزِعُ نَزْعَ عُمَرَ حَتَّى ضَرَبَ النَّاسَ بِعُطْنِ وَفِي رِوَايَةٍ ابْنُ عُمَرَ قَالَ ثُمَّ أَخَذَ هَا ابْنُ الْخَطَّابِ مِنْ بَيْدِ ابْنِ بَكْرٍ فَاسْتَحَالَتْ فِي يَدَيْهِ غَدُبًا فَلَحَرَ أَمْرَ عَقْبَرِيًّا يَأْيَفَرِي قَرِيًّا حَتَّى رَدَى النَّاسَ وَضَمُّوا بِعُطْنِ فَتَفَقَّ عَلَيْهِمَا۔

فصل دوم

حضرت عمرؓ کا وصف حق گوئی

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ خداوند تم نے حق کو عمرؓ کی زبان پر جاری کیا اور دل میں پیدا ہے (ترندی) اور ابو داؤد کی روایت میں جو ابو ذرؓ سے منقول ہے یہ الفاظ ہیں کہ خداوند تم نے حق کو عمرؓ کی زبان پر رکھا ہے۔ اور وہ حق بات کہتا ہے۔

۵۸۵ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ جَعَلَ الْحَقَّ عَلَى لِسَانِ عُمَرَ وَقَلْبِهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَفِي رِوَايَةٍ ابْنُ دَاوُدَ وَعَنْ ابْنِ ذَرِّجَالٍ إِنَّ اللَّهَ وَضَعَ الْحَقَّ عَلَى لِسَانِ عُمَرَ يَقُولُ بِهَا۔

حضرت عمرؓ کی باتوں سے لوگوں کو سکینت و طمانیت ملتی تھی

حضرت علیؓ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ اس بات کو بعید از قیاس خیال نہیں کرتے تھے کہ سکینت (طمانیت) عمرؓ کی زبان پر ہوتی ہے (یعنی وہ جو بات کہتے ہیں اس سے سکون و اطمینان حاصل ہو جاتا ہے) (ترندی)

۵۸۶ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ مَا كُنَّا نُبْعِدُ أَنَّ السَّكِينَةَ تَنْطِقُ عَلَى لِسَانِ عُمَرَ سِوَاهُ الْكَبِيرَةِ فِي دَلَالَةِ النَّبَوَةِ۔

حضرت عمرؓ کے اسلام کی دعائے نبویؐ

حضرت ابن عباسؓ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا فرمائی تھی کہ اے اللہ تم اسلام کو عزت و عظمت نصیب فرما۔ (ابو جہل بن ہشام کے ذریعہ یا عمر بن خطابؓ کے ذریعہ۔ اس کے بعد صحیح کو عمر بن خطابؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اسلام قبول کر لیا اور اس کے بعد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے علامہ نماز پڑھی۔ (احمد ترندی)

۵۸۷ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُمَّ أَعِزِّ الْإِسْلَامَ يَا بَنِي جَهْلٍ بَيْنَ هَاشِمٍ أَوْ بَيْنَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَأُصْبِحَ عُمَرُ نَعْدًا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْلَمَ ثُمَّ صَلَّى فِي الْمَسْجِدِ ظَاهِرًا رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ۔

حضرت عمرؓ کی فضیلت و برتری

حضرت جابرؓ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک روز عمرؓ نے ابو بکرؓ سے کہا ہے

۵۸۸ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ لِأَبِي بَكْرٍ يَا

بہترین لوگوں کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ابو بکرؓ نے کب عمر بن اُمّ نے محمدؐ کو اس خطاب سے مخاطب کیا ہے تو میں تم کو آگاہ کرتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے آفتاب کسی ایسے شخص پر طلوع نہیں ہوا جو عمرؓ سے بہتر ہو۔ (ترمذی یہ حدیث غریب ہے)

خَبَرَ النَّاسَ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ أَمَا إِنَّكَ إِنْ قُلْتَ ذَلِكَ فَلَقَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ عَلَى رَجُلٍ خَيْرٍ مِنْ عُمَرَ وَدَاةِ التَّرْمِذِيِّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ۔

حضرت عمرؓ کی انتہائی منقبت

حضرت عقبہ بن عامرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمرؓ ہوتا۔ (ترمذی)

عَنْ عَقِبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كُنْتُ بَعْدِي نَبِيٌّ لَكُنْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَكَ التَّرْمِذِيِّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ

حضرت عمرؓ کا وہ رعب و دبدبہ جس سے شیطان بھی خوفزدہ رہتا تھا

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی غزوہ میں تشریف لے گئے تھے جب وہاں سے واپس آئے تو آپؐ کی خدمت میں ایک سیاہ (جشی) لڑکی حاضر ہوئی اور عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے یہ نذرمانی سنی کہ جب آپؐ غزوہ سے کامیاب ہو کر واپس تشریف لائیں گے تو میں آپؐ کے سامنے دف بجا کر گاؤں گی۔ آپؐ نے فرمایا۔ اگر تو نے نذرمانی ہے تو دف بجا۔ چنانچہ اس لڑکی نے دف بجانا شروع کیا وہ دف بجا رہی تھی کہ ابو بکرؓ آگئے اور وہ دف بجاتی رہی پھر علیؓ آئے اور وہ دف بجاتی رہی پھر عثمانؓ آئے اور وہ دف بجاتی رہی پھر عمرؓ آئے تو اس لڑکی نے دف بجانا چھوڑ کر دف کو اپنی سرخوٹ نیچے رکھ لیا اور اس پر بیٹھ گئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دیکھ کر فرمایا عمرؓ! شیطان تم سے ڈرتا ہے (یہاں شیطان سے مراد دف بجانے والی لڑکی ہے) میں بیٹھا ہوا تھا اور یہ لڑکی دف بجا رہی تھی کہ ابو بکرؓ آئے اور یہ دف بجاتی رہی پھر علیؓ آئے اور وہ دف بجاتی رہی پھر عثمانؓ آئے اور وہ دف بجانے میں مشغول رہی۔ اور پھر تم آئے تم کو دیکھتے ہی اس نے دف کو پھینک دیا۔

عَنْ بَرِيدَةَ قَالَ حَدَّثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ مَغَارِيزِهِ فَلَمَّا انْصَرَفَ جَاءَتْ جَارِيَةً سَوْدَاءُ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي كُنْتُ نَذَرْتُ أَنْ رَدَاكَ اللَّهُ صَالِحًا أَنْ أَضْرِبَ بَيْنَ يَدَيْكَ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ كُنْتُ نَذَرْتُ فَأَضْرِبِي وَالْأَفْلاَ فَجَعَلْتُ تَضْرِبُ فَدَخَلَ أَبُو بَكْرٍ وَهِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عَلِيٌّ وَهِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ وَهِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عُمَرُ فَالْقَتِ الدُّنْتَ تَحْتَ إِسْتِزْنَانِ ثُمَّ قَعَدَتْ عَلَيْهِمَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّيْطَانَ كَيِّفَاتٌ مِنْكَ يَا عُمَرُ إِنِّي كُنْتُ جَالِسًا وَهِيَ تَضْرِبُ فَدَخَلَ أَبُو بَكْرٍ وَهِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عَلِيٌّ وَهِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ وَهِيَ تَضْرِبُ فَلَمَّا دَخَلْتُ أَنْتَ يَا عُمَرُ الْقَتِ الدُّنْتَ سَوَادَاةَ التَّرْمِذِيِّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ۔

(ترمذی یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے)

الدُّنْتَ سَوَادَاةَ التَّرْمِذِيِّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ۔

جلال و شرافت

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھتے تھے کہ ہم نے ایک غیر مفہوم سخت آواز سنی اور پھر بچوں کا شور و غل سنا دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ سن کر کھڑے ہو گئے اور باہر تشریف لے جا کر دیکھا تو ایک عورت اچھل کر رہی تھی اور بچے اسکے گرد تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دیکھ کر فرمایا۔ عائشہ! ادھر آؤ تم بھی دیکھو چنانچہ میں گئی اور آپؐ کے پیچھے کھڑے ہو کر اپنی ٹھوڑی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کاندر سے پر رکھ لی اور میں نے کھنکھے اور سر کے درمیان سے اس عورت کو دیکھنا شروع کیا ٹھوڑی پر بعد رسول

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا فَسَمِعْنَا لَغَطًا وَصَوْتَ صَبِيَّانِ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا حَبَشِيَّةٌ تَذْفِرُ وَالصَّبِيَّانِ حَوْلَهَا فَقَالَ يَا عَائِشَةُ تَعَالِي فَاظْهَرِي لِحُثَّتْ كَوَضَعْتُ يَدِي عَلَى مَنْكِبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ إِلَيْهَا مَا بَيْنَ الْمَنْكِبِ إِلَى رَأْسِهِ

فَقَالَ لِي أَمَا شِيعَتِ أَمَا شِيعَتِ جَعَلْتُ أَقُولُ لَا
لَا نَظَرُ مَنَزِلَتِي عِنْدَكَ إِذْ طَلَعَ عُمَرُ فَأَرَقَصَ
النَّاسُ عَمَّا فَقَالَ مَا سُرُّهُ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَا نَظَرُ إِلَى شَيْءٍ طِينِ
الْحِجَةِ وَالْإِلَاسِ قَدْ فَرَّادَا مِنْ عُمَرَ قَالَتْ
فَدَجَعْتُ مَا دَا هَذَا الْمَرْمِذِي وَقَالَ هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ عَرَبِيٌّ -

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا ابھی دیکھنے سے جی نہیں سمجھا بخورنی میرا بعد آپ نے
پھر بھی فرمایا اور میں نے ہر دفعہ یہی کہا کہ ابھی نہیں اور اس سے میرا انتشار یہ تھا
کہ میں یہ معلوم کروں کہ رسول اللہ کے دل میں میرا کیا مرتبہ ہے اور مجھ سے کتنی
محبت ہے۔ اچانک عمرہ اُٹھے اور جو لوگ کھڑے عورت کا تماشہ دیکھ رہے تھے
وہ ان کو دیکھتے ہی اوجھڑا دھر یعنی منتشر ہو گئے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا میں دیکھتا ہوں کہ انسانوں اور جنوں کے شیطان عمرہ کے خوف
سے بھاگتے ہیں عائشہ کا بیان ہے کہ اسکے بعد میں واپس چلی آئی۔

(ترمذی، یہ حدیث حسن صحیح عربیہ)

فصل سوم موافقات عمرہ

حضرت انس رضی اللہ عنہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ عمرہ نے کہا کہ میں نے تین
باتوں میں اپنے پروردگار کی موافقت کی ہے چنانچہ ایک مرتبہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے عرض کیا تھا کہ اگر مقام ابراہیم کو ہم طواف نماز کی جگہ مقرر کریں تو بہتر ہے
اس مشورہ کے موافق یہ آیت نازل ہوئی وَاتَّخِذُوا مِن مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى (یعنی
مقرر کرو تم مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ) پھر ایک مرتبہ میں نے رسول اللہ سے یہ عرض کیا
کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کی بیویوں کے سامنے ہر قسم کے بھلے اور برے
آدمی آتے ہیں اگر آپ اپنی بیویوں کو پردہ میں رہنے کا حکم دیتے تو بہتر ہوتا۔
میرے اس مشورہ پر پردہ کی آیت نازل ہوئی۔ پھر ایک دفعہ یہ واقعہ پیش آیا کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ نے اتفاق
کیا رشک و رقابت کے جذبہ سے متاثر ہو کر میں نے آپ کی بیویوں کے اس
رشک کو دیکھ کر ان سے کہا۔ اے بیویو! اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو طلاق دے
دیں تو ابد ہے کہ آپ کا پروردگار تم سے بہتر بیویاں آپ کو ملیے گا میرے اس قول
کے مطابق خداوند تعالیٰ کی طرف سے آیت نازل ہوئی۔ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت
میں یہ الفاظ ہیں کہ ابن عمر نے کہا عمرہ نے فرمایا ہے کہ میں نے تین چیزوں میں اپنے پروردگار کی موافقت کی ہے۔ ایک تو مقام ابراہیم کے بارے میں دوسرے
پردہ کے بارے میں۔ اور تیسرے بدر کے قیدیوں کی بابت۔

دہ چار باتیں جن سے فاروقی اعظم کو خصوصی فضیلت حاصل ہوئی

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ عمر بن خطاب کو دوسرے
لوگوں پر چار خاص باتوں کے سبب فضیلت دی گئی ہے ایک تو جنگ بدر کے قیدیوں

۱۹۲ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ فَضِّلَ النَّاسُ عُمَرُ بْنُ
الْحَطَّابِ بِأَرْبَعٍ بَيْنَ كَرِّ الْأَسَارَى يُؤَمَّرُ بَدْرَ الْأَمْرِ

۱۹۳ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ فَضِّلَ النَّاسُ عُمَرُ بْنُ
الْحَطَّابِ بِأَرْبَعٍ بَيْنَ كَرِّ الْأَسَارَى يُؤَمَّرُ بَدْرَ الْأَمْرِ

۱۹۴ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ فَضِّلَ النَّاسُ عُمَرُ بْنُ
الْحَطَّابِ بِأَرْبَعٍ بَيْنَ كَرِّ الْأَسَارَى يُؤَمَّرُ بَدْرَ الْأَمْرِ

۱۹۵ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ فَضِّلَ النَّاسُ عُمَرُ بْنُ
الْحَطَّابِ بِأَرْبَعٍ بَيْنَ كَرِّ الْأَسَارَى يُؤَمَّرُ بَدْرَ الْأَمْرِ

۱۹۶ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ فَضِّلَ النَّاسُ عُمَرُ بْنُ
الْحَطَّابِ بِأَرْبَعٍ بَيْنَ كَرِّ الْأَسَارَى يُؤَمَّرُ بَدْرَ الْأَمْرِ

۱۹۷ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ فَضِّلَ النَّاسُ عُمَرُ بْنُ
الْحَطَّابِ بِأَرْبَعٍ بَيْنَ كَرِّ الْأَسَارَى يُؤَمَّرُ بَدْرَ الْأَمْرِ

۱۹۸ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ فَضِّلَ النَّاسُ عُمَرُ بْنُ
الْحَطَّابِ بِأَرْبَعٍ بَيْنَ كَرِّ الْأَسَارَى يُؤَمَّرُ بَدْرَ الْأَمْرِ

۱۹۹ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ فَضِّلَ النَّاسُ عُمَرُ بْنُ
الْحَطَّابِ بِأَرْبَعٍ بَيْنَ كَرِّ الْأَسَارَى يُؤَمَّرُ بَدْرَ الْأَمْرِ

۲۰۰ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ فَضِّلَ النَّاسُ عُمَرُ بْنُ
الْحَطَّابِ بِأَرْبَعٍ بَيْنَ كَرِّ الْأَسَارَى يُؤَمَّرُ بَدْرَ الْأَمْرِ

يَقْتُلِيهِمْ فَإِنَّكَ اللَّهُ تَعَالَى لَوْلَا كِتَابٌ مِّنَ اللَّهِ
سَبَقَ لَمْ تَكُنْ فِيمَا أَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ وَيَذْكُرُ
الْحَبَابِ أَمْرًا مِّنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَنْ تَحْتَجِبْنَ فَقَالَتْ لَهُ زَيْنَبُ وَارْتَدَّ عَلَيْكِ
يَا ابْنُ الْخَطَّابِ وَالْوَحْيُ يَنْزِلُ فِي بَيُوتِنَا فَأَنْزَلَ
اللَّهُ تَعَالَى وَإِذَا سَأَلْتُمُوهُنَّ مَتَاعًا
فَاسْأَلُوهُنَّ مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ وَبِذَعْوَةٍ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ آيِدِ
الْإِسْلَامَ بِعَهْدٍ وَبِدَائِيهِمْ فِي أَبِي بَكْرٍ
كَانَ أَوَّلَ نَائِسٍ بَايَعَهُ -
(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

کی بابت پیشورہ دینے کے سبب کہ ان کو قتل کر دیا جائے چنانچہ خداوند تعالیٰ نے ان کے مشورہ کے مطابق یہ آیت نازل فرمائی لَوْلَا كِتَابٌ مِّنَ اللَّهِ سَبَقَ لَمْ تَكُنْ فِيمَا أَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ۔ یعنی اگر لوح محفوظ یا علم الہی میں یہ بات مقرر نہ ہوتی تو البتہ تم کو فدیہ دینے پر بڑا عذاب پہنچتا واقعہ یہ تھا کہ بدر کے قیدیوں کو فدیہ لیکر چھوڑ دیا گیا تھا اور حضرت عمرؓ کی رائے سختی کہ ان کو قتل کر دیا جائے اسی پر یہ آیت نازل ہوئی کہ اگر پہلے سے یہ بات نہ کھدی گئی ہوتی تو فدیہ لینے پر تم کو بڑا عذاب دیا جاتا، اور دوسرے پردہ کے مشورہ کے سبب یعنی عمرؓ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں کو پردوں میں بننے کا مشورہ دیا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی زینبؓ نے منکر کہا۔ اے خطاب کے بیٹے! تم پردوں میں بننے کا حکم دینے ہو حالانکہ ہمارے گھر میں ہی نازل ہوتی ہے۔ اس پر خداوند تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی وَإِذَا سَأَلْتُمُوهُنَّ مَتَاعًا فَاسْأَلُوهُنَّ مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ یعنی جب حضورؐ سے مانگو اور میرے عمرؓ اس دعا کے سبب فضیلت دی گئی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے حق میں اس طرح مانگی تھی کہ اے اللہ تعالیٰ! اسلام کو عمرؓ کے ذریعہ تقویت پہنچا اور جو تھے اس اجتہاد کے سبب جو عمرؓ نے ابوبکرؓ کی خلافت کی بابت کیا تھا اور سب سے پہلے ابوبکرؓ کی خلافت پر بیعت کی تھی۔

(احمد)

حضرت عمرؓ جنت میں بلند ترین مقام پائیں گے

حضرت ابوسعیدؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے وہ شخص میری امت میں جنت کے اندر بہت بلند مرتبہ والا ہے ابوسعیدؓ راوی کا بیان ہے کہ ہماری رائے میں وہ شخص جس کا ذکر رسول اللہؐ نے فرمایا ہے عمرؓ خطابؓ تھے اور جنت تک انہوں نے وفات پائی ہمارا خیال یہی رہا۔
(ابن ماجہ)

۴۹۴ هـ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ الرَّجُلُ أَسْرَفُ أُمَّتِي دَرَجَةً فِي الْجَنَّةِ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ وَاللَّهِ مَا كُنَّا نَرَى ذَلِكَ الرَّجُلَ إِلَّا عَمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ حَتَّى مَضَى بِسَبِيلِهِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ -

نیک کاموں میں سب سے زیادہ سرگرم کار تھے

اسلم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ابن عمرؓ نے حضرت عمرؓ کے حوالہ سے یہ بات کہی چنانچہ میں نے عرض کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد میں نے عمرؓ سے زیادہ کسی کو نیک کاموں کی کوشش کرنا اور نیک کام کرنا نہیں دیکھا یہاں تک کہ عمرؓ آخر عمر کو پہنچے۔
(بخاری)

۴۹۵ هـ وَعَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ سَأَلَنِي ابْنُ عُمَرَ بَعْضَ شَأْنٍ مِّنْ عَمَلٍ نَّافِعٍ فَقَالَ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا قَطُّ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ جِبْنٍ قَبِضَ كَانَتْ أَجْدًا وَأَجُودَ حَتَّى أَتَنَاهِي مِنْ عَمَلٍ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ -

دین و ملت کی غم گساری

حضرت مسور بن مخرمہؓ کہتے ہیں کہ جب عمرؓ کو زخمی کیا گیا تو انہوں نے تکلیف کا اظہار کیا۔ ابن عباسؓ نے ان کے مزاج خزع کرنے پر ان کو گویا طاعت کرتے ہوئے کہا۔ امیر المؤمنینؓ ابیہ اظہار تکلیف آپ کی شان کے نشانہاں نہیں ہے۔ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہے اور آپ کی صحبت بہت اچھی ہی ہے پھر جب رسول اللہؐ آپ سے رخصت ہوئے تو حضورؐ

۴۹۶ هـ وَعَنْ الْمُسَوْرِيِّ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ لَمَّا طَعِنَ عُمَرُ جَمَلًا يَا لِمَرِّ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ وَكَأَنَّهُ يُجْزَعُهُ يَا أَمِيرًا لِّمُؤْمِنِينَ وَلَا كُلُّ ذَلِكَ لَقَدْ صَحِبْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحْتَنَتْ صُحْبَتُهُ ثُمَّ قَارَنَكَ وَهُوَ عِنْدَكَ رَاحٍ ثُمَّ صَحِبْتَ أَبَا بَكْرٍ

فَاحْسَنْتَ صُحْبَتَكَ ثُمَّ فَارَقَكَ وَهُوَ عِنْدَكَ
رَاضٍ ثُمَّ صَحِبْتَ الْمُسْلِمِينَ فَاحْسَنْتَ
صُحْبَتَهُمْ وَلَكِنَّ قَادَرَتَهُمْ لَتَفَارِقْتَهُمْ وَ
هُمُ عِنْدَكَ رَاضُونَ قَالَ أَمَّا مَا ذَكَرْتَ
مِنْ صُحْبَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ دَرِيضًا فَإِنَّمَا ذَلِكَ مِنْ مِّنْ
اللَّهِ مِنْ رِبِّهَا عَلَى وَآمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ
صُحْبَةِ أَبِي بَكْرٍ وَرِضَاكَ فَإِنَّمَا ذَلِكَ
مِنْ مِّنْ اللَّهِ مِنْ رِبِّهَا عَلَى وَآمَّا مَا تَذَرِي
مِنْ جَزَعِي فَهُوَ مِنْ أَجْلِكَ وَمِنْ أَجْلِ
أَصْحَابِكَ وَاللَّهُ لَوَ أَنْ لِّيُطْلَعَ الْأَرْضُ
ذَهَبًا لَا تُنْتَابُ بِهَا مِنْ عَذَابِ اللَّهِ قَبْلَ
أَنْ أَمَّا رَوَاةُ الْبُخَارِيِّ.

صلی اللہ علیہ وسلم آپ سے بہت خوش اور راضی تھے۔ پھر آپ ابو بکرؓ کی صحبت میں رہے
اور ان کے ساتھ بھی آپ کی صحبت بہت اچھی رہی۔ پھر جب آپ سے جدا ہوئے تو
آپ کے وہ بھی خوش اور راضی تھے۔ پھر اپنے ایام خلافت میں آپ مسلمانوں کی
صحبت میں رہے اور ان کے ساتھ بھی آپ کی صحبت خوب رہی اب اگر آپ
مسلمانوں سے جدا ہوں گے تو مسلمان آپ سے راضی اور خوش ہوں گے
عمرؓ نے یہ سن کر کہا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت کا جو ذکر کیا ہے اور
آپ کے راضی اور خوش رخصت ہونے کا تو یہ ایک خدا کا احسان ہے جو خدا نے محمدؐ پر
کیا ہے پھر ابو بکرؓ کی صحبت اور خوشنودی کا تم نے جو ذکر کیا ہے وہ بھی محمدؐ پر خدا ہی
کا ایک احسان ہے اور اب جو تم مجھ کو جزع و فزع کرتے دیکھ رہے ہو وہ تمہارے
اور تمہارے دوستوں کے سبب سے ہے (یعنی اس خوف سے کہ میرے بعد
کہیں تم فتنہ میں مبتلا نہ ہو جاؤ) قسم ہے خدا کی! اگر میرے پاس زمین بھر سونا
ہوتا تو عذاب الہی کے بدلے میں اس کو قربان کر دیتا اس سے پہلے کہ میں خدا
کو یا اس کے عذاب کو دیکھوں۔ (بخاری)

بَابُ مَنَاقِبِ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کے مشترک مناقب و فضائل کا بیان

فصل اول

ابو بکر و عمرؓ ایمان و یقین کے سب سے بہترین مقام پر فائز تھے

حضرت ابو بکرؓ یہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ ایک شخص ایک گائے کو اپنے لئے چلا جا رہا تھا جب وہ شخص بھاگ گیا تو گائے
کے اوپر سوار ہو گیا گائے نے اس سے کہا ہم کو اس کام (یعنی سواری) کے
لئے پیدا نہیں کیا گیا بلکہ کاشتکاری کے کاموں کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔
لوگوں نے اس واقعہ پر اظہار تعجب کیا اور کہا سبحان اللہ گائے نے بولتی
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر فرمایا میں اس پر رگائے کے بولنے پر
ایمان لاتا ہوں اور ابو بکرؓ و عمرؓ بھی ایمان لاتے ہیں۔ اور اس وقت ابو بکرؓ و عمرؓ
وہاں موجود نہ تھے۔ اور حضورؐ نے فرمایا کہ ایک شخص اپنی بکریوں کے یوڑ میں
لٹکا کر ایک بھیڑیے نے ایک بکری پر حملہ کیا اور اس کو اٹھائے گیا پھر بکری
کا مالک ہاں پہنچا اور بھیڑیے سے بکری کو چھین لیا۔ بھیڑیے نے چرواہے
سے کہا اس بکری کا بیع کے دن کون عاںظا ہو گا کہ اس روز میرے سوا

۵۹۷ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَسُوقُ بَقَرَةً إِذْ
أَعْيَى قَرَكَيْهَا فَقَالَتْ إِنَّا لَمْ نَخْلُقْ لِهَذَا إِنَّمَا خَلَقْنَا
لِجَرَاتِنَا الْأَرْضِ فَقَالَ النَّاسُ سُبْحَانَ اللَّهِ بَقَرَةٌ
تَكَلِّمُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَإِنِّي أَدْرِي بِهَا أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَمَا هَذَا
ثُمَّ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ فِي غَنَمٍ لَهُ إِذْ عَدَا الذِّئْبُ
عَلَى شَاةٍ مِنْهَا فَاحْخَدَهَا فَأَذْرَكَهَا صَاحِبُهَا
فَاَسْتَنْهَدَهَا فَقَالَ لَهُ الذِّئْبُ فَمَنْ تَهَا
يَوْمَ السَّبْعِ يَوْمَ لَا رَاعِيَ لَهَا غَيْرِي فَقَالَ النَّاسُ
سُبْحَانَ اللَّهِ ذِئْبٌ يَتَكَلَّمُ فَقَالَ أُدْرِي

یہاں آنا و ابو بکرؓ و عمرؓ و ما ہما اثر
مُتَّفَقٌ عَلَیْہَا۔
بکری کا چرنے والا کوئی نہ ہوگا۔ لوگوں نے یہ واقعہ سن کر کہا۔ سبحان اللہ!
بھڑیا اور بات کرتا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر فرمایا میں اور ابو بکرؓ و عمرؓ اس پر
ایمان لائے ہیں اور اس وقت ابو بکرؓ و عمرؓ وہاں موجود نہ تھے (بخاری و مسلم)

قدم قدم کے ساتھی اور شریک

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ میں لوگوں کے درمیان تھا کہ
لوگوں نے عمرؓ کے لئے دعا دینے کی دینی ان کی وفات کے دن اس وقت
عمرؓ کی نعش کو نہلانے کے لئے تخت پر رکھا گیا تھا پھر میں کھڑا ہوا تھا کہ
ایک شخص میرے پیچھے آیا اور اپنی کبھی میرے سونڈھے پر رکھ کر کہنا شروع
کیا عمرؓ خدا تم پر رحم فرمائے مجھ کو امید ہے کہ خداوند تعالیٰ تم کو تمہارے
دونوں دوستوں (حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکرؓ) کے پاس پہنچا دے
گا (یعنی تنیوں کو ایک جگہ کر دے گا) اسلئے کہ میں نے اکثر رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ میں تھا اور ابو بکرؓ اور عمرؓ اور میں گیا اور ابو بکرؓ
اور عمرؓ اور میں اہل ہوا اور ابو بکرؓ اور عمرؓ اور میں نکلا اور ابو بکرؓ اور عمرؓ
(یعنی آپ اپنے ہر کام اور فعل میں انکو شریک رکھتے تھے) میں نے پیچھے ہٹ کر
دیکھا تو دیکھنے والے علی بن ابی طالب تھے۔ (بخاری و مسلم)

۴۹۸ھ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنِّي لَوَاقِفٌ فِي تَوْبِهِ
قَدْ عَمَّا اللّٰهُ لِعَمْرٍو قَدْ وَضَعَ عَلٰی سَرِيرِهِ اِذَا رَجُلٌ
مِّنْ خَلْفِي قَدْ وَضَعَ مِرْقَدَهُ عَلٰی مَنْكِبِيْ يَقُوْلُ
يَرْحَمُكَ اللّٰهُ اِنِّيْ لَأَسْأَلُكَ اَنْ يَّجْعَلَكَ اللّٰهُ
مَعَ صَاحِبَيْكَ لِاِنِّيْ كَشِيْرًا مَّا كُنْتُ اَسْمَعُ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْہَا وَسَلَّمَ يَقُوْلُ
كُنْتُ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمْرٌ وَّفَعَلْتُ وَاَبُوْ بَكْرٍ
وَّعُمْرٌ اَنْ نُّطْلُقَ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمْرٌ وَّدَخَلْتُ
وَاَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمْرٌ وَّخَرَجْتُ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمْرٌ
فَاَلْتَفَتْتُ فَاِذَا عَلٰی ابْنِ اَبِيْ طَالِبٍ مُّتَّفَقٌ
عَلَیْہَا۔

فصل دوم

ابو بکرؓ و عمرؓ علیین میں بلند ترین مقام پر ہوں گے

حضرت ابو سعید خدریؓ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا ہے کہ بہشت کے اندر جنتی علیین (بلند ترین جگہ) کو اس طرح دیکھیں
گے جس طرح تم آسمان کے کنارے میں روشن ستارہ کو دیکھتے ہو
اور ابو بکرؓ و عمرؓ علیین والوں میں سے ہیں (یعنی جنت کے اندر وہ مقام
علیین میں آئیں گے) بلکہ وہ اس درجہ سے بھی بڑھ گئے۔
(شرح السنہ)

۴۹۹ھ عَنْ ابْنِ سَعْدٍ رَوَى عَنْ ابْنِ الْحَدَّادِ رَوَى عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَیْہَا وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَهْلَ الْجَنَّةِ لَيَتَرَدَّدُوْنَ
اَهْلَ عِلِّيِّیْنَ کَمَا تَرَدَّدُوْنَ الْكَوْکَبُ الدَّیْرٰی
فِيْ اَفْقِ السَّمٰوٰتِ اَنْ اَبَا بَكْرٍ وَّعُمْرٌ مِنْہُمْ وَاَنْعَبَا
رَدَاکَ فِیْ شَرْحِ السَّنَةِ وَرَوٰی تَحَوُّکَ اَبُوْ دَاوُدَ وَ
التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَہَ۔

اہل جنت کے سردار

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے
جنت کے اندر اگلے کچھلے جس قدر اچھے عمر کے لوگ ہونگے ان سب کے
سردار ابو بکرؓ و عمرؓ ہیں سوائے نبیوں اور رسولوں کے (ان کے سردار نہ
ہونگے) ترمذی۔ ابن ماجہ نے اسے حضرت علیؓ سے روایت کیا ہے۔

۵۰۰ھ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَیْہَا وَسَلَّمَ اَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمْرٌ سَيِّدَا الْاَوَّلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ
مِنَ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ اِلَّا النَّبِیِّیْنَ وَالْمُرْسَلِیْنَ
رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَرَوَاہُ ابْنُ مَاجَہَ عَنْ عَلِیٍّ۔

ابو بکرؓ و عمرؓ کی خلافت حکم نبوی کے مطابق تھی

حضرت حذیفہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے
میں نہیں جانتا کہ کب تمہارے درمیان میں تم میرے بعد ابو بکرؓ اور عمرؓ

۵۰۱ھ وَعَنْ حَذِیْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَیْہَا وَسَلَّمَ اِنِّيْ لَا اَدْرِیْ مَا بَقَاۤیَ فِیْكُمْ فَاَقْتَدُوا

بَا كَذَيْنٍ مِّنْ بَعْدِي أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ سَوَادُ
التِّرْمِذِيُّ - کی اقتدار و متابعت کرو۔ (ترمذی)

ایک اور خصوصیت

۵۸۴ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ لَمْ يَرَفُ أَحَدًا رَأْسَهُ غَيْرَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ كَأَنَّهُمَا يَتَبَسَّمَانِ إِلَيْهِ وَيَتَبَسَّحُ إِلَيْهِمَا سَوَادُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ - حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مسجد میں تشریف لائے تو سوائے ابوبکرؓ و عمرؓ کے کوئی شخص سر کو نہیں اٹھا سکتا تھا یہ دونوں آپ کی طرف دیکھ کر مسکراتے تھے اور رسول اللہ ان کی طرف بھی مسکراتے تھے۔ ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث غریب ہے۔

قیامت کے دن ابوبکرؓ و عمرؓ آنحضرتؐ کے ساتھ اٹھیں گے

۵۸۵ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ ذَاتَ يَوْمٍ وَدَخَلَ الْمَسْجِدَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ أَحَدُ هُمَا عَنْ يَمِينِهِ وَالْآخَرُ عَنْ شِمَالِهِ وَهُوَ آخِذٌ بِأَبْيَدِيهِمَا فَقَالَ هَكَذَا أَتُبْعُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ غَرِيبٌ - حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ ایک دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم حجہ تشریف لے نکل کر مسجد میں اس طرح تشریف لائے کہ ابوبکرؓ و عمرؓ آپ کے دائیں بائیں تھے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم دونوں کے ہاتھ اپنے ہاتھوں میں پکڑے ہوئے تھے اور فرمایا: قیامت کے روز ہم اسی طرح اٹھائے جائیں گے۔ (ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث غریب ہے)

خصوصی حیثیت و اہمیت

۵۸۶ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَنْظَلٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ فَقَالَ هَذَا ابْنُ السَّمْعِ وَالْبَصَرُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ مُرْسَلًا - حضرت عبداللہ بن حنظلؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکرؓ و عمرؓ کو دیکھ کر فرمایا یہ دونوں (مسلمانوں کیلئے) بمنزلہ کان اور آنکھ کے ہیں ترمذی نے اسے مرسل روایت کیا ہے۔

وزراء و رسالت

۵۸۷ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَنَ نَبِيُّ الْأَوَّلَةِ وَزَيْرَانِ مِنْ أَهْلِ السَّمَاءِ وَزَيْرَانِ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ فَأَمَّا زَيْرِي مِنْ أَهْلِ السَّمَاءِ فَجِبْرَائِيلُ وَمِيكَائِيلُ وَأَمَّا زَيْرِي مِنَ الْأَرْضِ فَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ - حضرت ابوسعید خدریؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کوئی نبی ایسا نہیں گزرا جس کے دو وزیر آسمان کے اور دو زمین کے نہ ہوں۔ میرے دو وزیر آسمان کے جبریلؑ اور میکائیلؑ علیہما السلام ہیں اور زمین کے دو وزیر ابوبکرؓ و عمرؓ ہیں۔ (ترمذی)

خلافت نبوت ابوبکرؓ و عمرؓ پر منتہی!

۵۸۸ وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلْتُكَ كَأَنَّمَا نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ تَوَرَّعْتُ أَنْتَ وَأَبُو بَكْرٍ فَدَرَجَتْ أَمْتُ دُورَيْنِ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَدَرَجَ أَبُو بَكْرٍ وَدُورَيْنِ عُمَرُ وَعُثْمَانُ فَدَرَجَ عُمَرُ ثُمَّ رَفَعَ الْبَيْزَانَ فَاسْتَأْذَنَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَ نِسَاءَهُ ذَلِكَ فَقَالَ خَلَا فَنُتِ بُؤَّةٌ ثُمَّ يُؤْتَى اللَّهُ الْمُلُوكَ مَنْ يَشَاءُ سَوَادُ التِّرْمِذِيُّ وَابُودَاؤَدَ - حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا میں نے خواب میں دیکھا کہ گویا ایک نزلہ آسمان سے اتری ہے اس نزلہ میں آپ کو اور ابوبکرؓ کو تو لاگیا تو آپ کا وزن زیادہ ہوا پھر ابوبکرؓ اور عمرؓ کو تو لاگیا تو ابوبکرؓ کا وزن زیادہ رہا پھر عمرؓ اور عثمانؓ کو تو لاگیا تو عمرؓ کا وزن زیادہ رہا پھر نزلہ کو اٹھا لیا گیا اس خواب کو سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غلین ہو گئے یعنی اس خواب کے آپ کو رنجیدہ اور غلین بنا دیا پھر آپ نے فرمایا تو نے جو دیکھا ہے یہ خلافت نبوت سے (یعنی حضرت عمرؓ تک خلافت نبوت ہے) اس کے بعد خداوند تعالیٰ جس کو چاہے گا ملک عطا فرمائے گا۔ (ترمذی)

فصل سوم ابو بکرؓ و عمرؓ کے جنتی ہونے کی شہادت

۵۸۰۷ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَطْلَعُ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَاطْلَعُوا أَبُو بَكْرٍ ثُمَّ قَالَ يَطْلَعُ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَاطْلَعُوا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ عَدِيْبٌ -

حضرت ابن مسعودؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو فرمایا کہ تمہارے پاس ایک شخص جنتیوں میں سے آئے گا پس ابو بکرؓ آئے پھر آپ نے فرمایا تمہارے پاس ایک شخص جنتیوں میں سے آئے گا۔ پس عمرؓ آئے۔ (ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث غریب ہے)

حضرت ابو بکر صدیقؓ اور حضرت عمرؓ کی نیکیاں

۵۸۰۸ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ بَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حُجْرِي فِي لَيْلَةٍ ضَرَّاحِيَةٍ إِذْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ يَكُونُ لِأَحَدٍ مِنَ الْحَسَنَاتِ عَدَدُ حُجُومِ السَّمَاءِ قَالَ نَعَمْ عُمَرُ قُلْتُ وَآيُنَ حَسَنَاتٍ أَبِي بَكْرٍ قَالَ إِنَّمَا جَبِيْعُ حَسَنَاتٍ عُمَرَ كَحَسَنَةِ وَاحِدَةٍ مِنَ حَسَنَاتِ أَبِي بَكْرٍ سَادَاةَ سَابِغِينَ -

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ ایک چاندنی رات میں جب کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سر مبارک میری گود میں تھا میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! کیا کسی کی اتنی نیکیاں بھی ہیں جنہ نے آسمان پر سناٹے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ ہاں عمرؓ کی نیکیاں اتنی ہی ہیں پھر میں نے پوچھا اور ابو بکرؓ کی نیکیوں کا کیا حال ہے۔ آپ نے فرمایا۔ عمرؓ کی ساری عمر کی نیکیاں ابو بکرؓ کی ایک نیکی کے برابر ہیں۔

(ریزین)

بَابُ مَنَاقِبِ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
حضرت عثمانؓ کے مناقب و فضائل کا بیان

فصل اول

جس سے فرشتے بھی حیا کرتے ہیں؟

۵۸۰۹ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُصْطَفِيًا فِي بَيْتِهِ كَاشِفًا عَنْ مُحَمَّدٍ أَوْسَاقِيَهُ فَاسْتَأْذَنَ أَبُو بَكْرٍ فَأَدْنَى لَمَّْا رَهُوَ عَلَى تِلْكَ الْحَالِ فَتَخَدَّثَ ثُمَّ اسْتَأْذَنَ عُمَرُ فَأَدْنَى لَهُ وَهُوَ كَذَلِكَ فَتَخَدَّثَ ثُمَّ اسْتَأْذَنَ عُثْمَانُ فَجَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَمِعَ وَمَوِي ثِيَابَهُ فَلَمَّا خَدَّجَتْ عَائِشَةُ دَخَلَ أَبُو بَكْرٍ فَكَلَّمَهُ تَهْنِئَةً لَمَّْا وَلَعُ ثِيَابُهُ ثُمَّ دَخَلَ عُمَرُ فَكَلَّمَهُ تَهْنِئَةً لَهُ وَلَمَّا دَخَلَ عُثْمَانُ جَلَسَتْ وَسَوَّيْتَ لِيَا بَكَ فَقَالَ أَلَا أَسْتَحْيِي مِنْ رَجُلٍ تَسْتَحْيِي

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر میں اپنی رانیں یا پنڈلیاں کھوئے لیٹے تھے کہ ابو بکرؓ نے حاضری کی اجازت چاہی آپ نے ان کو بلایا اور اسی طرح لیٹے رہے پھر عمرؓ نے اجازت چاہی آپ نے ان کو بلایا اور اسی طرح لیٹے رہے پھر عثمانؓ نے اجازت طلب کی آپ اٹھ کر بیٹھ گئے اور کپڑوں کو درست کر لیا یعنی رانیں یا پنڈلیاں ڈھک لیں پھر جب یہ لوگ چلے گئے تو عائشہؓ نے کہا۔ ابو بکرؓ آئے تو آپ نے جنبش نہ کی اور اسی طرح لیٹے رہے عمرؓ آئے تو آپ نے حرکت نہ کی اور لیٹے رہے پھر جب عثمانؓ آئے تو آپ اٹھ کر بیٹھ گئے اور کپڑوں کو درست کر لیا اس کا کیا سبب ہے آپ نے فرمایا۔ کیا میں اس شخص کو حیا نہ کروں جس سے فرشتے حیا کرتے ہیں اور ایک روایت میں ہے کہ حضور

مِنْهُ اَللّٰهُ لِيَكُوْنُوْا فِيْ رِوَايَةٍ قَالَ اِنَّ عُثْمَانَ رَجُلًا حَيًّا وَاِنِّيْ خَشِيتُ اَنْ اَذِنْتُ لَهٗ عَلٰى زِلْكَ الْحَالَةِ اَنْ لَا يَبْلُغَ اِلَيَّ فِي حَاجَتِهِ نَفَاةً مُّسْلِمًا۔

صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا کہ عثمانؓ نہ جیاد آدمی ہے مجھ کو یہ خیال ہو کہ اگر اسی حالت میں ان کو بلاؤں تو وہ جیاد و شرم سے کہیں واپس چلے نہ جائیں اور جو کچھ ان کو کہنا ہے وہ نہ کہہ سکیں۔ (مسلم)

فصل دوم

حضرت عثمانؓ کے رشتہ جنت میں

حضرت طلحہ بن عبید اللہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ ہر نبی کا ایک نیک ہوتا ہے اور میرا نیک رحمت میں عثمانؓ ہے (ترمذی) ابن ماجہ نے ابو ہریرہ سے روایت کیا اور ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے اس کی اسناد قوی نہیں ہے اور یہ منقطع ہے۔ (ترمذی)

۵۸۰ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبِيدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ نَبِيٍّ رَّافِقِيٌّ وَرَفِيقِيٌّ بَعْضِي فِي الْجَنَّةِ عُثْمَانُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَهٗ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَلَيْسَ اِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ وَهُوَ مُنْقَطِعٌ۔

راہ خدا میں مالی ایشیا

حضرت عبدالرحمن بن خبابؓ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا جب کہ آپ حبشہ کی مدد کیلئے لوگوں کو جوش و لاس ہے تھے عثمانؓ آپ کے پر جوش الفاظ سن کر کھڑے ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ میں سوانت معجھولوں اور کجاؤں کے خدا کی راہ میں پیش کر دینا اسکے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سامان لشکر کی طرف لوگوں کو متوجہ کیا اور امداد کی رغبت دلائی عثمانؓ پھر کھڑے ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! دو سوانت معجھولہ سامان کے خدا کی راہ میں نذر کروں گا اس کے بعد آپ نے لوگوں کو سامان کی دستی و فراہمی کی طرف متوجہ اور رغبت دلائی اور عثمانؓ نے پھر کھڑے ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! میں سوانت معجھولوں اور کجاؤں کے خدا کی راہ میں ہیں حاضر کروں گا (یہ سب ملکر چھ سوانت ہوئے) پھر میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے اترنے جاتے تھے اور فرماتے جاتے تھے اب عثمانؓ کو وہ چیز نقصان نہ پہنچائے گی جو اسکے بعد کریں گے اب عثمانؓ کو وہ مل کوئی نقصان نہیں پہنچایا جو اسکے بعد کریں گے (یعنی انہی یہ نیکو آئندہ کی تمام برائیوں کا کفارہ ہوگی) اور کوئی برائی ان کو ضرر نہ پہنچائے گی۔

۵۸۱ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ خَبَابٍ قَالَ شَهِدْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَخُتُّ عَلَى جَيْشِ الْعُسْرَةِ فَقَامَ عُثْمَانُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ عَلَى فَاثَةٍ بَعْدِي يَا حَلَّاسَهَا وَأَقْتَنَابَهَا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ ثُمَّ حَضَّ عَلَى الْجَيْشِ فَقَامَ عُثْمَانُ فَقَالَ عَلَى ثَلَاثَةِ بَعْدِي يَا حَلَّاسَهَا وَأَقْتَنَابَهَا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَأَنَامَ آيَةُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْزِلُ عَنِ الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَقُولُ مَا عَلَى عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ هَذِهِ مَا عَلَى عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ هَذِهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

ایشیا عثمان

گی۔ (ترمذی)

حضرت عبدالرحمن بن سمرہؓ کہتے ہیں کہ عثمانؓ حبشہ کی تیاری کے زمانہ میں ایک ہزار دینار اپنے کرنے کی آستین میں بھر کر لائے اور ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گود میں ڈال دیا میں نے دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان دیناروں کو اپنی گود میں الٹ پٹ کر دیکھتے جاتے تھے اور فرماتے

۵۸۲ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ جَاءَ عُثْمَانُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَلْفِ دِينَارٍ فِي كِفَّةٍ حِينَ جَمَعَ جَيْشَ الْعُسْرَةِ فَنَشَرَهَا فِي حُجْرِهِ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا

عہ عسرة تنگی کو کہتے ہیں جن زمانہ میں یہ لشکر اپنے تیار کیا تھا وہ زمانہ سخت تنگی کا تھا اس لئے اس لشکر کا نام حبشہ عسرة ہو گیا یہ لشکر جنگ بنو کے لئے تیار کیا گیا تھا۔ ۱۲۔ ترجمہ

جاتے تھے آج کے بعد عثمان رضی کو نبی کریم ﷺ (یعنی کوئی گناہ) وہ ان کو ضرر نہ پہنچائے گا۔ دو مرتبہ آپ نے یہ الفاظ فرمائے۔ (احمد)

فِي حَجْرَةٍ وَهُوَ يَقُولُ مَا خَرَّ عُثْمَانُ مَا عَمِلَ بَعْدَ
الْيَوْمِ مَرَّتَيْنِ سَأَلَهُ أَحْمَدُ۔

حضرت عثمان کی ایک فضیلت

حضرت انس رضی کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعت رضوان کا حکم دیا اس وقت عثمان رضی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فاسد کی حیثیت سے مکہ گئے ہوئے تھے لوگوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر موت کی بیعت کر لی جب سب بیعت کر چکے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عثمان رضی خدا اور خدا کے رسول کے کام پر گئے ہوئے ہیں۔ پھر اپنا ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ پر مارا (یعنی عثمان رضی کی طرف سے بیعت کی) پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ عثمان رضی کے لئے بہتر تھا۔ ان ہاتھوں سے جنہوں نے اپنے ہاتھوں سے اپنے لئے بیعت کی تھی۔ (ترمذی)

۵۸۱۳ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَيْعَةِ الرِّضْوَانِ كَانَ عُثْمَانُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى مَكَّةَ فَبَايَعَ النَّاسَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ عُثْمَانَ فِي حَاجَةٍ إِلَيَّ وَحَاجَةٌ رَسُولِي فَضَمَّ بِي إِحْدَى يَدَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى فَكَانَتْ يَدُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُثْمَانَ خَيْرًا مِنْ أَيْدِيهِمْ لِأَنَّهُمْ يَحْدُوهُمَا الذُّمُّ مِّنْ

باغیوں سے جرات مندانہ خطاب

ثمamah بن حزن قشیری کہتے ہیں کہ میں عثمان رضی کے گھر میں اس وقت حاضر ہوا جب کہ باغیوں نے اس کا محاصرہ کر رکھا تھا حضرت عثمان رضی کے اندر سے کوئی پیرائے اور نیچے جھانک کر ان لوگوں سے جو ان کو قتل کرنا چاہتے تھے مخاطب کر کے کہا: میں خدا اور اسلام کا واسطہ دے کر تم سے یہ دریافت کرتا ہوں کہ تم کو یہ بات تو معلوم ہوگی کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کر کے مدینہ میں تشریف لائے ہیں اس وقت مدینہ میں رومہ کے کنوئیں کے سوا میٹھے پانی کا کوئی کنواں نہ تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت فرمایا کون شخص ہے جو رومہ کے کنوئیں کو خریدے اور اپنے مول کو مسلمانوں کے ڈولوں کے ساتھ کنوئیں میں ڈالے (یعنی پھر اسکو وقف کر دے) اس ثواب کے بدلے میں جو خریدنے والے کو جنت میں ملے گا۔ میں نے اس کنوئیں کو اپنے خالص اور ذاتی مال سے خرید لیا اور آج تم اس کنوئیں کا پانی پینے سے مجھ کو روکتے ہو یہاں تک کہ میں کھاری پانی پی رہا ہوں۔ لوگوں نے کہا: ہاں۔ ہم جانتے ہیں۔ اے امیر تم ہم اس سے واقف ہیں پھر آپ نے فرمایا میں تم سے خدا اور اسلام کا واسطہ دلا کر پوچھتا ہوں کہ کیا تم کو یہ معلوم ہے کہ جب مدینہ کی مسجد مازبول کی زیا دتی کی سبب تنگ ہو گئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کون شخص ہے جو غلام شخص کی اولاد کی زمین کو خریدے اور مسجد میں اس زمین کو شامل کر کے مسجد میں وسعت پیدا کر دے اس ثواب کے بدلے میں جو اس کو جنت میں ملے گا۔ میں نے اس زمین کو اپنے خالص اور ذاتی مال سے خرید لیا (اور مسجد میں شامل کر دیا) آج

۵۸۱۴ وَعَنْ ثُمَامَةَ بْنِ حَزْنٍ الْقَشِيرِيِّ قَالَ شَهِدْتُ الدَّارِجِينَ أَشْرَبَ عَلَيْهِمُ عُثْمَانُ فَقَالَ أُنْشِدُكُمْ اللَّهَ وَالْإِسْلَامَ هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ الْمَدِينَةَ وَلَيْسَ بِهَا مَاءٌ يَسْتَعْدَبُ غَيْرَ بَدْرُومَةَ فَقَالَ مَنْ لَيْسَتْ رِي بِدْرُومَةَ يَجْعَلُ ذُلُّهُ مَعْدِلًا لِلْمُسْلِمِينَ بِخَيْرٍ لَهُمْ مِنْهَا فِي الْجَنَّةِ فَاشْتَرَيْتُهَا مِنْ صُلَيْبٍ مَّالِي وَأَنْتُمْ الْيَوْمَ تَمْنَعُونَنِي أَنْ أَشْرَبَ مِنْهَا حَتَّى أَشْرَبَ مِنْ مَاءِ الْبَحْرِ فَقَالُوا اللَّهُمَّ نَعَمْ فَقَالَ أُنْشِدُكُمْ اللَّهَ وَالْإِسْلَامَ هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ الْمَسْجِدَ ضَائِي بِأَهْلِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَيْسَتْ رِي بِقَعَّةٍ إِلَّا فَلَاكِ فَيُزِيدُهَا فِي الْمَسْجِدِ بِخَيْرٍ لَهُ مِنْهَا فِي الْجَنَّةِ فَاشْتَرَيْتُهَا مِنْ صُلَيْبٍ مَّالِي فَأَنْتُمْ الْيَوْمَ تَمْنَعُونَنِي أَنْ أَصِلَ فِيهَا رَكْعَتَيْنِ فَقَالُوا اللَّهُمَّ نَعَمْ قَالَ أُنْشِدُكُمْ اللَّهَ وَالْإِسْلَامَ هَلْ تَعْلَمُونَ أَنِّي جَهَنْمُتُ جَيْشَ الْعُسَاطَةِ مِنْ مَّالِي قَالُوا اللَّهُمَّ نَعَمْ قَالَ أُنْشِدُكُمْ

اللَّهُ وَالْإِسْلَامَ هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَلَى نَبِيٍّ
مَكَتَ وَمَعَهُ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَأَنَا فَخَرَكُمُ
الْجَبَلُ حَتَّى تَسَاقَطَتْ رِجَارَتُهُ بِالْخَفِيفِ
فَوَكَّضَهُ بِرِجْلِهِ قَالَ اسْكُنْ شَيْئًا نَاثِمًا
عَلَيْكَ نَبِيٌّ وَصِدِّيْقٌ وَشَهِيدَانِ قَالُوا
اللَّهُمَّ نَعَمْ قَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ شَهِيدًا وَادْرَابَ
الْكَعْبَتَيْنِ رَأَيْتُ شَهِيدًا ثَلَاثًا سَادَةُ التِّرْمِذِيِّ
وَالنَّسَائِيِّ وَالِدَارِ قُطْنِيَّ.

تم مجھ کو اس مسجد میں دو رکعت نماز پڑھنے سے روکتے ہو۔ لوگوں نے
کہا۔ ہاں۔ اے اشتر تم ہم اس سے واقف ہیں۔ پھر عثمان بنہ نے فرمایا میں
تم سے بحق خدا و اسلام دریافت کرتا ہوں کہ کیا تم اس سے واقف ہو کہ
میں نے حبش عسرة کے سامان کو اپنے مال سے درست کیا۔ لوگوں نے
کہا اے اشتر تم! ہم اس سے واقف ہیں۔ پھر عثمان بنہ نے کہا میں تم کو
خدا اور اسلام کا واسطہ دیتا ہوں اور یہ دریافت کرتا ہوں کہ کیا تم اس سے
آگاہ ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز مکہ کی پہاڑی شیر پر کھڑے
تھے اور آپ کے ہمراہ ابو بکرؓ، عمرؓ اور میں بھی تھے پہاڑ نے (آپ کے وجود پر)
کو اپنے اوپر دیکھ کر خوشی سے حرکت کرنا شروع کی (یعنی جوش مسرت سے
ہلنے لگا یہاں تک کہ اس کے پتھر زمین پر گرنے لگے۔ حضور صلی اللہ علیہ
وسلم نے پہاڑ پر ایک ٹھوکر ماری اور فرمایا۔ اے شیر تجھ پر حرکت نہ کر تیرے
اوپر ایک نبی ہے۔ ایک صدیق ہے اور دو شہید ہیں لوگوں نے کہا اے
اللہ تعالیٰ! یہ صحیح ہے عثمان بنہ نے کہا۔ اللہ اکبر! لوگوں نے سچی گواہی دی اور قسم ہے پروردگار کعبہ کی کہ میں شہید ہوں تین مرتبہ آپ نے یہ الفاظ
فرمائے۔

راست روی کی پیشین گوئی

حضرت مرد بن کعب کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو فتنوں کا ذکر فرماتے سنا اور انکو بہت غریب بتایا آپ یہ فرماتے
تھے کہ ایک شخص میرے پیچھا ڈالے اُدھر سے گزرا۔ آپ نے اس کو دیکھ کر فرمایا
یہ شخص ان ایام میں راہ راست پر ہوگا۔ مرد بن کعب کا بیان ہے کہ حضور صلی
اللہ علیہ وسلم کے یہ الفاظ سنکر میں اٹھا اور اس کی طرف گیا۔ دیکھا فودہ عثمانؓ
تھے پھر میں نے حضرت عثمانؓ کا منہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کیا اور
پوچھا کیا یہ شخص ان فتنوں میں راہ راست پر ہوگا آپ نے فرمایا ہاں (ترمذی
ابن ماجہ ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے)

۵۱۵ وَعَنْ مُرَّةِ بْنِ كَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ مِنْ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ الْفِتَنَ
فَقَرَأَ مَا نَزَلَ مِنْ مَقْنَعٍ فِي تَوْبٍ فَقَالَ هَذَا
يَوْمَئِذٍ عَلَى الْهُدَى فَقُمْتُ إِلَيْهِ فَإِذَا
هُوَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانٍ قَالَ فَأَقْبَلْتُ عَلَيْهِ
بِوَجْهِهِ فَقُلْتُ هَذَا قَالَ نَعَمْ سَادَةُ
التِّرْمِذِيِّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ
هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

خلافت کی پیشین گوئی اور منصب خلافت سے دستبردار نہ ہونے کی ہدایت

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن عثمانؓ
سے کہا شاید کہ خداوند تم مجھ کو ایک قمیص پہنائے (یعنی خلافت خلافت
عطا فرمائے) پھر اگر لوگ تجھ سے مطالبہ کریں کہ تو اس قمیص کو اتار ڈال۔ تو
ان کی خواہش سے اس قمیص کو نہ اتارنا (یعنی خلافت کو ترک نہ کرنا)
ابن ماجہ ترمذی کہتے ہیں اس حدیث میں طویل قصہ ہے۔

۵۱۶ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ يَا عُثْمَانُ إِنِّي نَعَلْتُ اللَّهُ يُقِيمُكَ قَمِيصًا
فَإِنْ آتَاكَ عَلَى خَلْعِهِ فَلَا تَخْلَعْهُ لَهُمْ
نَوَافَةُ التِّرْمِذِيِّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ
فِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ طَوِيلَةٌ.

مظلومانہ شہادت کی پیشین گوئی

حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتنہ کا
ذکر فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ اس فتنہ میں یہ شخص ظلم سے قتل کیا جائے گا یہ کہہ

۵۱۷ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِتْنَةً فَقَالَ يُقْتَلُ هَذَا فِيهَا

مُطَلُّوًا لِعُثْمَانَ رَدَاكَ التَّوْمِيذِي وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ اِسْنَادًا۔

سر آپ نے عثمان کی طرف اشارہ فرمایا۔ ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث بجاظ سند حسن غریب ہے۔

ارشاد نبویؐ کی تعمیل میں صبر و تحمل کا دامن پکڑے رہے۔

۵۱۸۔ وَعَنْ أَبِي سَهْلَةَ قَالَ قَالَ لِي عُثْمَانُ يَوْمَ الدَّارِ اِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ عَهْدَ اِلَيَّ عَهْدًا وَاَنَا صَابِرٌ عَلَيْهِ رَدَاكَ التَّوْمِيذِي وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ هَيَّجُو۔

ابو سہلہ رضی کہتے ہیں کہ مجھ سے عثمانؓ نے اس روز جس روز کہ انکو شہید کیا گیا ہے کہا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو ایک وصیت کی تھی دینی ہے کہا تھا کہ خلافت کو ترک نہ کرنا اور میں اس وصیت پر صبر کرنے والا ہوں یا اس ظلم و ستم پر صبر کرنا ہوں جو پیش آئے ہیں (ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے)۔

فصل سوم

منافین عثمان کو ابن عمرؓ کا مسکت کا جواب

عثمان بن عبد اللہ بن مویہؓ کہتے ہیں کہ ایک مصری شخص حج کے ارادہ سے آیا اس نے ایک جگہ ایک جماعت کو بیٹھے دیکھ کر پوچھا۔ یہ کون لوگ ہیں لوگوں نے کہا۔ یہ قریش ہیں۔ اس نے پوچھا ان کا شیخ کون ہے۔ لوگوں نے کہا عبد اللہ بن عمر۔ اس شخص نے ابن عمرؓ کی طرف متوجہ ہو کر کہا۔ ابن عمر! میں تم سے کچھ پوچھنا چاہتا ہوں۔ تم اس کا جواب دو۔ کیا تم کو یہ معلوم ہے کہ عثمانؓ احد کی جنگ میں بھاگ گئے تھے (یعنی احد کی جنگ میں بھاگ کھڑے ہوئے تھے) ابن عمرؓ نے کہا۔ ہاں ایسا ہی ہوا تھا۔ پھر اس شخص نے پوچھا۔ تم کو معلوم ہے عثمانؓ بدر کے معرکہ سے غائب تھے اور جنگ بدر میں شریک نہ ہوئے تھے۔ ابن عمرؓ نے کہا۔ ہاں وہ بدر کے معرکہ میں موجود نہ تھے۔ پھر اس شخص نے پوچھا۔ تم کو معلوم ہے عثمانؓ بیعت رضوان میں بھی شریک نہ تھے اور اس موقع پر بھی غائب تھے۔ ابن عمرؓ نے کہا۔ ہاں وہ بیعت رضوان میں بھی شامل نہ تھے۔ اس شخص نے ابن عمرؓ سے تینوں باتوں کی تصدیق سن کر اس پر کراہا۔ ابن عمرؓ نے اس سے کہا ادھر آ میں تجھ سے حقیقت حال بیان کروں احد کے دن عثمانؓ کا بھاگ جانا اس کے متعلق یہ کہتا ہوں کہ خداوند تعالیٰ نے ان کے اس قصور کو معاف فرمادیا جیسا کہ قرآن مجید میں اس کے متعلق یہ آیت ہے۔ اِنَّ الَّذِيْنَ تَوَلَّوْا مَقْعَدَكُمْ يَوْمَ النِّفْيِ اَلْجَمْعِ اِنْهَا اَسْتَكْبَرُوا الشَّيْطٰنُ بِغَضٍّ مَّا كَسَبُوْا فَقَدْ عَفَا اللّٰهُ عَنْهُمْ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ اور بدر کے دن عثمانؓ کا غائب ہونا اس کا واقعہ یہ ہے کہ حضرت زبیرؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی اور عثمانؓ کی بیوی اس زمانہ میں بیمار تھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عثمانؓ کو ان کی خبر گیری کے لئے مدینہ میں چھوڑ دیا تھا اور فرمایا تھا کہ عثمانؓ کو بدر میں حاضر ہونے والوں میں سے ایک شخص کا ثواب ملے گا

۱۸۱۹۔ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ مِصْرَ يُبِيدُ حَجَّ الْبَيْتِ فَدَرَا نَوْمًا جُلُوسًا فَقَالَ مَنْ هَؤُلَاءِ الْقَوْمُ قَالُوا هَؤُلَاءِ قُرَيْشٌ قَالَ فَمَنِ الشَّيْخِ فِيهِمْ قَالُوا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ يَا ابْنَ عُمَرَ إِنِّي سَأَلْتُكَ عَنْ شَيْءٍ مِنْ حَدِيثِ نَبِيِّ هَلْ تَعْلَمُ أَنَّ عُثْمَانَ قَرَّرَ يَوْمَ أُحُدٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ هَلْ تَعْلَمُ أَنَّ تَغْيِبَ عَنْ بَدْرِ وَكَمْ يَشْهَدُ هَا قَالَ نَعَمْ قَالَ هَلْ تَعْلَمُ أَنَّ تَغْيِبَ عَنْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ فَلَمْ يَشْهَدْ هَا قَالَ نَعَمْ قَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ قَالَ ابْنُ عُمَرَ تَعَالِ أَبِئِنَّ لَكَ أَمَّا فِرَارُهُ يَوْمَ أُحُدٍ فَاشْهَدُ أَنَّ اللَّهَ عَفَا عَنْهُ دَ أَمَّا تَغْيِبُهُ عَنْ بَدْرِ فَإِنَّا كَانَتْ تَحْتَهُ رَقِيبَةٌ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَأَنْتَ مَرِيضَةٌ فَقَالَ لِمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لَكَ أَجْرَ رَجُلٍ مِّمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا وَمَعَهُمْ وَأَمَّا تَغْيِبُهُ عَنْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ فَلَوْ كَانَ أَحَدٌ أَعْرَبَ بَطْنِ مَكَّةَ مِنْ عُثْمَانَ لَبَعَثَهُ فَبَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُثْمَانَ وَكَأَنْتَ بَيْعَةَ الرِّضْوَانِ بَعْدَ ذَهَابِ عُثْمَانَ إِلَى مَكَّةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبِيَّةُ الْيَمَنِي هَذِهِ يَدُ عُثْمَانَ فَصَرَبَ بِهَا عَلَى يَدِهِ وَقَالَ هَذِهِ لِعُثْمَانَ ثُمَّ قَالَ ابْنُ

عُمَرَاذُ هَبْ بِهَا الْآنَ مَعَكَ سَوَاقُ الْجَحَارِيِّ۔ اور مال غنیمت میں سے بھی ایک شخص کا حصہ ملے گا اب رہا بیعت رضوان سے عثمان کا غائب ہونا۔ اس کی وجہ یہ کہ اگر مکہ میں عثمان رضی سے زیادہ ہر دل عزیز و باعزت کوئی شخص ہوتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسی کو مکہ روانہ فرماتے لیکن چونکہ عثمان رضی سے زیادہ باعزت اور ہر دلعزیز مکہ والوں کی نظر میں کوئی شخص نہ تھا اس لئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں کو مکہ روانہ کیا تاکہ وہ کفار مکہ سے آپ کی جانب سے گفتگو کریں چنانچہ عثمان رضی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے مکہ چلے گئے اور ان کی عدم موجودگی میں بیعت رضوان کا واقعہ پیش آیا۔ اور بیعت رضوان کے وقت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دامنے ہاتھ کو اٹھا کر کہا۔ یہ عثمانؓ کا ہاتھ ہے۔ پھر اس ہاتھ کو اپنے دوسرے ہاتھ پر مار کر فرمایا اور یہ عثمان کی بیعت ہے اس کے بعد ان عمر نے کہا تو میرے اس بیان کو لے جا جو ابھی میں نے تیرے سامنے دیا ہے یہی بیان تیرے سوالات کا مکمل اور ثانی جواب ہے۔

(بخاری)

جان دے دی مگر آنحضرتؐ کی وصیت سے انحراف نہیں کیا

۵۸۲۰ وَعَنْ أَبِي سَهْلَةَ مَوْلَى عُثْمَانَ قَالَ جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبِيرُ إِلَى عُثْمَانَ دَلُونُ عُثْمَانَ يَتَغَيَّرُ فَلَمَّا كَانَ يَوْمَ الْكَلْبِ قُلْنَا أَلَا نَقَاتِلُ قَالَ لَا إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدَ إِلَيَّ آمَدًا فَإِنَا صَابِرٌ نَفْسِي عَلَيْهِ۔ حضرت عثمان رضی کے آزاد کردہ غلام ابو سہلہ کہتے ہیں کہ ایک روز رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم عثمان رضی سے چپکے چپکے باتیں کر رہے تھے اور ان باتوں کو سن کر عثمانؓ کے چہرہ کا رنگ متغیر ہونا جانتا تھا۔ پھر جب وہ دن ہوا جبکہ عثمانؓ کو ان کے گھر میں لوگوں نے گھیر لیا تو ہم نے عثمانؓ سے کہا کہ ہم ان لوگوں سے لڑیں تو عثمانؓ نے کہا کہ نہیں اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو وصیت کی ہے اور میں اس پر صابر و شاکر ہوں۔ (بیہقی)

عثمانؓ کی اطاعت کا حکم نبویؐ

۵۸۲۱ وَعَنْ أَبِي حَبِيبَةَ أَنَّهُ دَخَلَ الدَّارَ وَعُثْمَانُ مَحْضُورٌ فِيهَا وَأَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَسْتَأْذِنُ عُثْمَانَ فِي السَّكَاةِ فَإِذَا ذُنُ لَمَّا تَقَامَرُ خَبِيرُ اللَّهِ وَاشْتَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّكُمْ سَتُلْقُونَ بَعْدِي فِتْنَةً دَ اخْتِلَافًا أَوْ قَالَ اخْتِلَافًا وَفِتْنَةً فَقَالَ لَهُ قَائِلٌ مِنَ النَّاسِ فَمَنْ لَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوْ قَاتَا هَذَا يَا قَالَ عَلَيْكُمْ بِالْأَمِيرِ فَإِنَّهُ صَحَابِي وَهُوَ يَشِيرُ إِلَيَّ عُثْمَانَ بِذَلِكَ سَوَاءَ هُمَا الْبَيْتُ فَقِي سَفَ دَلِيلِ النَّبِيِّ۔ ابو حبیبہ رضی کہتے ہیں کہ میں حضرت عثمانؓ کے مکان میں داخل ہوا جب کہ لوگوں نے گھر کا محاصرہ کر رکھا تھا اور عثمانؓ غم محصور تھے میں نے سنا کہ ابو ہریرہ رضی عثمانؓ سے کچھ کہنے کی اجازت مانگ رہے ہیں عثمانؓ نے ان کو اجازت دے دی۔ اور ابو ہریرہ رضی نے کھڑے ہو کر ادل خدا کی حمد و ثنا اور پھر کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ میرے بعد تم فتنوں اور اختلافات باہمی سے دوچار ہو گے (یعنی ان کے ذریعہ تمہاری آزمائش کی جائے گی) پس نہ کہ ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ! اس وقت ہم کس کی متابعت کریں یا یہ کہ اس زمانے میں ہم کو آپ کیا کرنے کا حکم دیتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا۔ امیر اور ان کے دوستوں کی اطاعت تم پر لازم ہے امیر کا لفظ فرماتے ہوئے آپؐ عثمانؓ کی طرف اشارہ فرمایا۔ (بیہقی)

بَابُ مَنَاقِبِ هُوَلَاءِ الثَّلَاثَةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ

حضرت ابو بکر عمر عثمان رضی اللہ عنہم کے مشترکہ مناقب و فضائل کا بیان

فصل اول

ایک نبی ایک صدیق اور دو شہید

۵۸۲۲ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَعِدَ أَحَدًا أَقَابُوكَ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ فَرَجَفَ بِهِمْ فَضَرَبَ بِأُذُنِهِ فَقَالَ أَتُبْتُ أَحَدًا فَإِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِيٌّ وَصِدَائِقُ وَشَهِيدَانِ رَدَاةُ الْبَخَارِيِّ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے ہمراہ ابو بکر، عمر، عثمان اور چارے ایک ایک پر چڑھے اور حرکت کرنے لگے (یعنی جوشِ مسرت میں جھومنے لگے) آپ نے اپنے ایک ہاتھ پر ایک ٹھوکر لگائی اور فرمایا اے ابوبکر! میرے ایک نبی، ایک صدیق اور دو شہید ہیں۔ (بخاری)

تینوں کو جنت کی بشارت

۵۸۲۳ وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْجَعِيِّ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَائِطٍ مِنْ حِيطَانِ الْمَدِينَةِ جَاءَ رَجُلٌ فَاسْتَفْتَاهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افْتَحْ لَهَا وَلَبِّشْهُ بِأَلْجَنَّةِ فَقَحَّتْ لَهَا فَإِذَا أَبُو بَكْرٍ فَبَشَّرْتُهُ بِهَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرٌ اللَّهُ ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ فَاسْتَفْتَاهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افْتَحْ لَهَا وَلَبِّشْهُ بِأَلْجَنَّةِ فَقَحَّتْ لَهَا فَإِذَا عُمَرُ فَأَخْبَرْتُهُ بِهَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرٌ اللَّهُ ثُمَّ اسْتَفْتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ لِي افْتَحْ لَهَا وَلَبِّشْهُ بِأَلْجَنَّةِ عَلَى بَلْوَى نَصِيبِهِ فَإِذَا عُثْمَانُ فَأَخْبَرْتُهُ بِهَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرٌ اللَّهُ ثُمَّ قَالَ اللَّهُ الْمُسْتَعَانُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری کہتے ہیں کہ میں مدینہ کے ایک باغ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا کہ ایک شخص آیا اور اس باغ کا دروازہ کھلوا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دروازہ کھول دو اور آنے والے شخص کو بشارت دو میں نے دروازہ کھولا دیکھا تو وہ ابو بکر تھے میں نے ان کو جنت کی بشارت دی جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا اس پر ابو بکر نے خدا کی حمد و ثنا کی اور شکر یہ ادا کیا پھر ایک شخص آیا اور دروازہ کھلوا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دروازہ کھول دو اور آنے والے کو جنت کی بشارت دو چنانچہ میں نے دروازہ کھولا دیکھا تو وہ عمر تھے میں نے ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت سے آگاہ کیا انہوں نے خدا کی حمد و ثنا کی اور شکر ادا کیا پھر ایک شخص نے دروازہ کھلوا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دروازہ کھول دو اور ان مصائب پر جو اس نے آنے والے شخص کو پہنچیں گے جنت کی بشارت دو میں نے دروازہ کھولا دیکھا تو وہ عثمان تھے میں نے ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد سے آگاہ کیا انہوں نے خدا کی حمد و ثنا کی اور پھر کہا اللہ تم سے ان مصائب پر مدد طلب کی جاتی ہے۔ (بخاری و مسلم)

فصل دوم

زمانہ نبوت میں ان تینوں کا ذکر کس ترتیب سے ہوتا تھا

۵۸۲۴ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا نَقُولُ حَدَّثَنَا اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں یہ کہا کرتے کہ ابو بکر، عمر، عثمان رضی اللہ عنہم ان سب سے

غزوہ خیبر کے دن سرفرازی

حضرت سہیل بن سعدؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر

کے دن فرمایا میں یہ جھنڈا ایک ایسے شخص کو دوں گا جس کے ہاتھوں سے خدا تعالیٰ قلعہ خیبر کو فتح کرائے گا اور وہ شخص اللہ نعم اور اس کے رسولؐ سے محبت رکھے گا اور اللہ تعالیٰ اور اللہ کا رسولؐ اس سے محبت کریگا جب صبح ہوئی تو تمام لوگ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں یہ امید لے کر حاضر ہوئے کہ وہ جھنڈا انہیں کو ملے گا (جب سب لوگ جمع ہو گئے تو) آپؐ پوچھا علی بن ابی طالب کہاں ہیں؟ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ان کی آنکھیں دکھتی ہیں۔ آپؐ نے فرمایا کوئی جا کر ان کو بلالائے چنانچہ ان کو بلا کر لایا گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکی آنکھوں پر لعاب دہن لگایا اور وہ ابھی ہو گئیں گویا دکھتی ہی نہ تھیں پھر آپؐ نے ان کو جھنڈا عطا فرمایا۔ علیؑ نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں ان لوگوں سے (یعنی دشمنوں سے) اس وقت تک لڑوں گا جب تک وہ ہماری مانند (مسلمان) نہ ہو جائیں آپؐ نے فرمایا جاؤ۔ اور اپنی فطری نرمی و آمستگی سے کام لو جب تم میدان جنگ میں پہنچ جاؤ تو پہلے دشمنوں کو اسلام کی دعوت دو (یعنی اسلام کی طرف بلاؤ) اور پھر بتلاؤ کہ اسلام قبول کرنے کے بعد ان پر خدا کا کیا حق ہے خدا کی قسم! اگر تمہاری تحریک تبلیغ سے خداوند تعالیٰ نے ایک شخص کو بھی ہدایت دے دی تو تمہارے لئے سرخ اونٹوں سے بھی بہت بہتر ہوگا۔ (بخاری و مسلم)

فصل دوم

کمالِ قسرو تعلق کا اظہار

حضرت عمران بن حصینؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے علیؑ مجھ سے ہے اور میں علیؑ سے ہوں اور علیؑ رضی اللہ عنہ کا دوست و مددگار ہے۔ (ترمذی)

حضرت زبید بن ارقمؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جس شخص کا میں دوست ہوں علیؑ اس کا دوست ہے (یعنی جسکو میں دوست رکھتا ہوں علیؑ بھی اس کو دوست رکھتا ہے۔ (احمد ترمذی)

حضرت حبشی بن جنادہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ علیؑ مجھ سے ہے اور میں علیؑ سے ہوں اور میری جانب سے کوئی عہد نہ کرے اور نہ کوئی معاہدہ کرے مگر میں خود یا میری جانب سے علیؑ نہ۔ (ترمذی - احمد)

۵۸۲۸ **وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ خَيْبَرَ لَا عَظِيمَ هَذِهِ الدَّيَّةُ عَدَّارٌ جَلَّ يَفْتَحُهُ اللَّهُ عَلَى يَدَيْهِ يُحِبُّ اللَّهُ وَرَسُولَهُ وَيُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ فَلَمَّا أَصْبَحَ النَّاسُ عَدَا وَاعَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنَّهُمْ يَرِجُونَ أَنْ يُعْطَاهَا فَقَالَ ابْنُ أَبِي تَالِبٍ فَقَالُوا هُوَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَيْسَتْكَ عَيْنِيهِ قَالَ فَأَرْسَلُوا إِلَيْهِ فَأَتَى بِهِ فَبَصَّقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عَيْنَيْهِ فَبَرَأَ حَتَّى كَانَتْ لَمْ يَكُنْ بِهَا دَجْعٌ فَأَعْطَاهُ الدَّيَّةَ فَقَالَ عَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ أَقَاتِلَهُمْ حَتَّى يَكُونُوا مِثْلَنَا قَالَ انْفِذْ عَلَى رِسْلِكَ حَتَّى تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ هَدٍ وَآخِذُهُمْ بِمَا يَحِبُّ عَلَيْهِمْ مِنْ حَقِّ اللَّهِ فِيهِ قَوْلُ اللَّهِ لَأَنْ يُهْدِيَ اللَّهُ لَكِ رَجُلًا وَاحِدًا خَيْرٌ لَكَ مِنْ أَنْ تَكُونَ لَكَ حُمْرُ النَّعَمِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَذَكَرَ حَدِيثُ الْبَلَاءِ قَالَ يَعْلَى أَنْتَ مِنِّي وَأَنَا مِنْكَ فِي بَابِ بُلُوغِ الصَّبْغِيِّينَ۔**

۵۸۲۹ **عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ عَلِيًّا مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ وَهُوَ وَلِيُّ كُلِّ مَوْءُودٍ مَرَاةٍ الْوَرْمِيَّةِ۔**

۵۸۳۰ **وَعَنْ زُبَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كُنْتُ مُوَلَاةً فَعَلَى مُوَلَاةٍ رِوَاةُ أَحْمَدُ وَالْوَرْمِيَّةِ۔**

۵۸۳۱ **وَعَنْ حُبَشِيِّ بْنِ جُنَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مِنِّي وَأَنَا مِنْ عَلِيٍّ وَلَا يُؤَدِّي عَنِّي إِلَّا أَنَا أَوْ عَلَى رِوَاةٍ الْوَرْمِيَّةِ وَرِوَاةُ أَحْمَدُ عَنْ أَبِي جُنَادَةَ۔**

۵۸۲۲ وَعَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ أَخْبَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَصْحَابِهِ جَاءَ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ مَعَ عِيْنَاهُ فَقَالَ أَحَبُّتُ بَيْنَ أَصْحَابِكَ وَلَمْ نُؤْخِرْ بَيْنِي وَبَيْنَ أَحَدٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْتَ أَخِي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ کے درمیان اخوت (بھائی چارہ) قائم کر دیا تھا (یعنی دو دو صحابہؓ کو بھائی بھائی بنا دیا تھا) پھر علیؑ آئے اس حال میں کہ انکی آنکھوں سے آنسو جاری تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا اپنے صحابہؓ کے درمیان اخوت قائم کی اور مجھ کو کسی کا بھائی نہ بنایا (یعنی میرے ساتھ کسی کی اخوت قرار نہ دی) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دنیا اور آخرت دونوں میں تو میرا بھائی ہو (ترمذی۔ یہ حدیث حسن غریب ہے)

علیؑ رضا کے محبوب ترین بندے

۵۸۲۳ وَعَنْ أَبِي النَّسِّ قَالَ كَانَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَيْرٌ فَقَالَ أَلَيْسَ أَشَدَّيْ بِأَحَبَّ خَلْقِكَ إِلَيْكَ يَا كُلُّ مَعِي هَذَا الطَّيْرُ جَاءَهُ عَلَى فَاكُلْ مَعَهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

حضرت انسؓ رضہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک بھنا ہوا پرندہ رکھا تھا کہ آپؐ نے یہ دعا فرمائی اے اللہ تم! تو میرے پاس اس شخص کو بھیج جو تجھ کو اپنی مخلوق میں بہت پیارا ہو تاکہ وہ میرے ساتھ اس پرندہ کو کھائے اس عاک کے بعد آپؐ کی خدمت میں علیؑ حاضر ہوئے اور آپؐ کے ساتھ پرندہ کا گوشت کھایا۔ (ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث غریب منکر ہے)

عطاء و بخشش کا خصوصی معاملہ

۵۸۲۴ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ كُنْتُ إِذَا سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَطَاءً أَعْطَانِي وَإِذَا سَأَلْتُ ابْنَ دَوَاةِ التِّرْمِذِيِّ قَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

حضرت علیؑ رضہ فرماتے ہیں کہ میں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کرتا تو آپؐ مجھے دیتے اور جب میں خاموش ہوتا اس وقت بھی دیتے۔ (ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے)

علیؑ علم و حکمت کا دروازہ ہیں

۵۸۲۵ وَعَنْكَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا دَارُ الْحِكْمَةِ وَعَلِيُّ بْنُ أَبِي هَارَةَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَقَالَ زَوَى بَعْضُهُمْ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ شَرِيكَ وَلَمْ يُدْكَفَا فِيهِ عَنِ الصَّنَائِحِيِّ وَلَا تَعْرِفُ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ أَحَدٍ مِنَ الثَّقَاتِ غَيْرَ شَرِيكَ.

حضرت علیؑ رضہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میں حکمت کا گھر ہوں اور علیؑ رضہ حکمت کے گھر کا دروازہ ہے۔ اس کو ترمذی نے روایت کیا اور کہا یہ حدیث غریب ہے اور کہا کہ بعضوں نے اس کو شریک سے روایت کیا اور صناعی کا ذکر نہیں کیا اور ہم اس حدیث کو شریک کے سوا کسی ثقہ سے نہیں جانتے ہیں۔ (ترمذی)

خاص فضیلت

۵۸۲۶ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا يَوْمَ الطَّائِفِ فَأَنْجَاهُ فَقَالَ النَّاسُ لَقَدْ طَالَ بَحْرُكَ مَعَ ابْنِ عَدِيٍّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَنْجَيْتَهُ وَلَكِنَّ اللَّهَ أَنْجَاهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

حضرت جابر رضہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علیؑ کو بلایا اور ان سے سرگوشی کی (یعنی خفیہ طور پر) آہستہ آہستہ کچھ باتیں کیں جب ان باتوں میں دیر ہو گئی تو لوگوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا کے بیٹے سے دیر تک سرگوشی کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر فرمایا میں نے سرگوشی نہیں کی خدا نے ان سے سرگوشی کی ہے۔ (ترمذی)

خصوصی فضیلت

۵۸۲۷ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

حضرت ابوسعیدؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علیؑ سے

فرمایا میرے اور میرے سوا کسی شخص کو یہ جائز نہیں ہے کہ وہ جنابت (ناپاکی) کی حالت میں اس مسجد کے اندر آئے۔ علی بن منذر کہتے ہیں کہ میں نے ضرار بن مردسہ پوچھا اس حدیث کا کیا مطلب ہے انہوں نے کہا کہ یہ معنی ہیں میرے اور میرے سوا کسی کو جنابت کی حالت میں اس مسجد کے اندر سے گزرنا جائز نہیں ہے (ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے) **محبوب رسول خدا**

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَلِّي لَا يَجِدُ لِأَحَدٍ يُجَنِّبُ فِي هَذَا الْمَسْجِدِ غَيْرِي وَعَبْدُكَ قَالَ عَلَى بْنُ الْمُنْذِرِ فَقُلْتُ لِيُضَارِّبُنْ صَدْرِي مَا مَعْنَى هَذَا الْحَدِيثِ قَالَ لَا يَجِدُ لِأَحَدٍ يَسْتَنْظِرُكَ جُنَابًا غَيْرِي وَعَبْدُكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ۔

حضرت ام عطاءؓ کہتی ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر کو کہیں بھیجا جس میں علیؑ بھی تھے ام عطاءؓ کا بیان ہے کہ علیؑ نے کچھ چلے جانے کے بعد میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا یعنی ہاتھ اٹھا کر دعا کرتے ہوئے کہ اللہ تعالیٰ! مجھ کو اس وقت تک موت نہ دینا جب تک کہ تو مجھ کو علیؑ کو نہ دکھا دے۔ (ترمذی)

عَنْ أُمِّ عَطِيَّةٍ قَالَتْ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَيْشًا فِيهِمْ عَلِيٌّ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ رَافِعٌ يَدَيْهِ يَقُولُ اللَّهُمَّ لَا تُمِتَّنِي حَتَّى تَرَى بَنِي عَلِيٍّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

فصل سوم

علیؑ سے بغض رکھنے والا منافق ہے

حضرت ام سلمہؓ کہتی ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے علیؑ سے منافق محبت نہیں رکھتا اور مومن علیؑ سے بغض و عداوت نہیں رکھتا۔

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُحِبُّ عَلِيًّا مُنَافِقٌ وَلَا يُبْغِضُهُ مُؤْمِنٌ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ إِسْنَادًا۔

(احمد ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث بلحاظ سند غریب ہے)

علیؑ کو بُرا کہنا حضور اکرمؐ کو بُرا کہنا ہے

حضرت ام سلمہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جس شخص نے علیؑ کو بُرا کہا گویا مجھ کو بُرا کہا۔ (احمد)

عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَبَّ عَلِيًّا فَقَدْ سَبَّنِي رَوَاهُ أَحْمَدُ۔

ایک مثال ایک پیش گوئی

حضرت علیؑ کہتے ہیں کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تجھ میں عیسیٰ سے ایک مشابہت ہے یہودیوں نے ان کو بُرا سمجھا یہاں تک کہ ان کی والدہ پر زنا کی نہت لگائی اور نصاریٰ نے ان کو آنا پسند نہ کیا۔ (یعنی خدا کا بیٹا) اس کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے معاملہ میں (یعنی علیؑ) کے معاملہ میں دو شخص (یعنی دو حاکمین) ہلاک ہوں گی (یعنی گمراہی میں مبتلا ہوں گی) ایک تو وہ جو حد سے زیادہ مجھ سے محبت رکھنے والا ہوگا اور مجھ میں وہ عوریاں بنائے گا جو مجھ میں نہ ہوں گی۔ دوسرے وہ جو میرا دشمن ہوگا اور مجھ سے دشمنی اس کو اس امر پر آباد کر دے گی کہ وہ مجھ پر بہتان باندھے۔

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيكَ مَثَلٌ مِنْ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ ابْنِ مَرْيَمَ حَتَّى جُنُودُ أُمَّةٍ وَآحِبُهُ النَّصَارَى حَتَّى أَتَذْلُوهُ بِالْمُزَلَّةِ الَّتِي لَيْسَتْ لَهُ ثُمَّ قَالَ يَهْلِكُ رَفِئَةُ رَجُلَانِ مُحِبٌّ مُفْقِرٌ ظَنَنْتَنِي بِمَا لَيْسَ بِي وَفُتِحَتْ جَهَنَّمُ شَنَا فِيَّ عَلَى أَنْ يَجْهَنَّنِي رَوَاهُ أَحْمَدُ۔

(احمد)

مجھ پر بہتان باندھے۔

غدير خم کا واقعہ

۵۸۴۲ وَعَنْ الْبَلَاءِ بْنِ عَازِبٍ وَزَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا نَزَلَ بِغِيَا يُرْخِمْ أَخَذَ سَيْدٌ عَلَى فَقَالَ السُّتُورُ تَعْلَمُونَ أَيْ أَدُلِّي بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ قَالُوا بَلَى قَالَ السُّتُورُ تَعْلَمُونَ أَيْ أَدُلِّي بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ نَفْسِهِ قَالُوا بَلَى فَقَالَ اللَّهُمَّ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلَى مَوْلَاهُ اللَّهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَعَادَ مَنْ عَادَاهُ فَلَقِيَهُ عُمَرُ بَعْدَ ذَلِكَ فَقَالَ لَهُ هَيْبُتُ يَا بَنَ ابْنِ طَالِبٍ أَصْبَحْتَ وَأَمْسَيْتَ مَوْلَى كُلِّ مُؤْمِنٍ وَمُؤْمِنَةٍ رَوَاهُ أَحْمَدُ.

حضرت بلال رضی بن عازب اور زید بن ارقم کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب غدير خم میں قیام پذیر ہوئے (غدير خم ایک مقام کا نام ہے جو مکہ اور مدینہ کے درمیان واقع ہے) تو علیؑ کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر فرمایا کیا تم کو یہ معلوم ہے کہ مومنوں کے نزدیک میں ان کی جانوں سے زیادہ عزیز و بہتر ہوں۔ لوگوں نے عرض کیا ہاں۔ پھر آپؑ فرمایا کیا تم کو یہ معلوم نہیں ہے کہ میں ہر مومن کے نزدیک اس کی جان سے زیادہ عزیز و پیارا ہوں لوگوں نے عرض کیا۔ ہاں۔ پھر آپؑ نے فرمایا اے اللہ تم جس شخص کا میں دوست ہوں علیؑ اس کا دوست ہے اے اللہ تم! تو اس شخص کو دوست رکھ جو علیؑ کو دوست رکھے اور اس شخص کو اپنا دشمن خیال کر جو علیؑ سے دشمنی رکھے۔ اس واقعہ کے بعد علیؑ نے عمر سے ملاقات کی عمر نے ان سے کہا

ابو طالب کے بیٹے! خوش رہو تم صبح اور شام ہر وقت ہر مومن مرد اور ہر مومن عورت کے دوست اور محبوب ہو (احمد)

فاطمہؑ زہراء کا نکاح

۵۸۴۳ وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ تَخَطَّبَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَاطِمَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا صَغِيرَةٌ لَمْ تَعْطِهَا عَلِيٌّ نَزَّوَجَهَا مِنْهُ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

حضرت بریدہ رضی کہتے ہیں کہ ابو بکر رضی اور عمر رضی نے حضرت فاطمہؑ کے لئے اپنا پیام بھیجا (یعنی منگنی کا پیام دیا) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پیام کے جواب میں فرمایا: فاطمہؑ! ابھی چھوٹی ہے پھر علیؑ نے اپنا پیام بھیجا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فاطمہؑ سے نکاح کر دیا۔ (نسائی)

مسجد میں علیؑ کا دروازہ

۵۸۴۴ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِدِارِ الْبُيُوتِ الْأَبْوَابِ إِلَى رِوَاةِ التِّرْمِذِيِّ وَقَالَ هَذَا أَحَدُ بَيْتِ عَزِيزٍ.

حضرت ابن عباس رضی کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (مسجد نبوی کے اندر) تمام لوگوں کے گھروں کے دروازوں کو بند کرادیا مگر علیؑ کا دروازہ مسجد کی طرف باقی رکھا۔ (ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث غریب ہے)

قریب و بے تکلفی کا خصوصی مقام

۵۸۴۵ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَتْ لِي مَنَزَلَةٌ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَمَرٌ تَكُنُّ لِأَحَدٍ مِنْ أَتَحْلَلُ فِي أَنْبِيَاءِ بَاعِلِي سَحَرٍ فَأَقُولُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بَنِي اللَّهِ فَإِنْ كُنْتُ أَنْصَرَفْتُ إِلَى أَهْلِي وَالْأَدْحَلْتُ عَلَيْهِ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

حضرت علی رضی کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر میں میرا اتنا مرتبہ تھا کہ مخلوق میں سے اتنا مرتبہ کسی کا نہ تھا میں صبح ہی صبح رسول اللہ صلی کی خدمت میں حاضر ہوتا اور کہتا السلام علیکم یا بنی اللہ اگر آپ السلام کے جواب میں کھسکارتے تو میں اپنے گھر واپس چلا جاتا اور آپ نہ کھسکاتے تو میں گھر کے اندر چلا جاتا۔ (نسائی)

وہ دعا جو مستجاب ہوتی

۵۸۴۶ وَعَنْهُ قَالَ كُنْتُ شَاكِيًا فَمَرَّنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَتَوَّلُ اللَّهُمَّ إِنْ كَانَ أَجَلِي قَدْ حَضَرَ فَأَرْحُمْنِي وَإِنْ كَانَ مُتَأَخِّرًا

حضرت علی رضی کہتے ہیں میں بیمار تھا اور کہہ رہا تھا کہ اللہ تم! اگر میری موت کا وقت آگیا ہے تو مجھ کو موت دیکر راحت عنایت فرما اور اگر ابھی موت کا وقت نہیں آیا ہے تو میری زندگی میں وسعت بخش اور اگر

قَارَفْنِي وَإِنْ كَانَ بَلَاءٌ فَصَبِّرْ فَقَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ قُلْتَ فَأَعَادَ
عَلَيْهِ مَا قَالَ فَصَبَرَ بِرَجُلِهِ وَقَالَ اللَّهُمَّ
عَافِهِ أَوْ اشْفِهِ شَكَ الدَّارِيُّ قَالَ نَمَا اشْتَكَيْتُ
وَجِئِي بَعْدُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ
حَسَنٌ صَحِيحٌ -

یہ بیماری آزمائش و امتحان ہے تو مجھ کو صبر عطا فرما کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم تشریف لے آئے اور فرمایا تو نے کس طرح کہا ہے پھر کہنا میں نے دعا
کے الفاظ کو پھر کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پاؤں سے مجھ کو ٹھکرا کر فرمایا
اے اللہ تم اسکو عافیت فرمایا شفا بخش راوی کو شک ہے کہ آپ نے یہ الفاظ فرمائے
یا دوسرے الفاظ علی کا بیان ہے کہ اس عا کے بعد پھر مجھ کو یہ شکایت یا مرض
کبھی نہ ہوا۔ (ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے)

بَابُ مَنَاقِبِ الْعَشْرَةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ عشرہ مبشرہ رضی اللہ عنہم کے مناقب و فضائل کا بیان

فصل اول

حضرت عمرؓ کے نامزد کردہ مستحقین خلافت

۵۸۴۷ عَنْ عُمَرَ قَالَ مَا أَحَدٌ أَحَقُّ بِهَذَا الْأَمْرِ مِنْ
هَؤُلَاءِ النَّفَرِ الَّذِينَ تُوْفِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَنْهُمْ رَاضٍ قَسَمِي عَلَيْهِمَا وَعُثْمَانُ
وَالزُّبَيْرُ وَطَلْحَةُ وَسَعْدٌ أَوْ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
سَعْدٍ الْبُخَارِيُّ -

حضرت عمرؓ نے اپنی وفات کے وقت کہا۔ اس امر (یعنی خلافت)
کا ان لوگوں سے زیادہ مستحق نہیں جن سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
راضی و خوش گئے (یعنی اپنی وفات کے وقت جن لوگوں سے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم راضی اور خوش تھے) اسکے بعد عمرؓ نے یہ نام گناے علیؓ و عثمانؓ
زبیرؓ طلحہؓ سعدؓ اور عبد الرحمنؓ - (بخاری)

حضرت طلحہؓ کی جائز نامی

۵۸۴۸ وَعَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ قَالَ رَأَيْتُ
يَدَ طَلْحَةَ سَلَاةً وَفِي يَمَانِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ -

حضرت قیس بن حازمؓ کہتے ہیں کہ میں نے طلحہؓ کے ہاتھ کو بیکار
دیکھا انہوں نے اس ہاتھ سے احد کے دن رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو کفار کے حملوں سے بچایا تھا۔ (بخاری)

حضرت زبیرؓ کی فضیلت

۵۸۴۹ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَنْ يَا بُنَيَّ يَخْبِرُ الْقَوْمَ يَوْمَ الْأَحْزَابِ
قَالَ الزُّبَيْرُ نَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِنَّ كُلَّ نَبِيٍّ حَوَارِيًّا وَحَوَارِيُّ الزُّبَيْرِ مُنْفَقٌ عَلَيْهِ -

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ احزاب کے دن رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا دشمن کی خبر کون لائے گا۔ زبیرؓ نے کہا میں لاؤں گا نبی صلی
اللہ علیہ وسلم نے (یہ سنکر) فرمایا ہر نبی کے حواری (مددگار) ہوتے ہیں میرا مددگار
زبیرؓ ہے۔ (بخاری و مسلم)

حضرت زبیرؓ کی قدرو منزلت

۵۸۵۰ وَعَنْ الزُّبَيْرِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَا بُنَيَّ قُرَيْظَةُ قِيَا بُنَيَّ يَخْبِرُهُمْ
فَانْطَلَقَتْ فَلَمَّا رَجَعَتْ جَمَعَ لِي رَسُولُ اللَّهِ

حضرت زبیرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
ہے اے زبیرؓ جو یہود و قریظہ کے پاس جائے اور ان کی خبر میرے پاس
لائے یہ سنکر میں روانہ ہو گیا (یعنی زبیرؓ) پھر جب واپس آیا تو رسول

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبُو بَيٍّ فَقَالَ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

(بخاری)

حضرت سعدؓ کی فضیلت

۵۸۵۱ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ مَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ أَبُو بَيٍّ إِلَّا لِسَعْدِ بْنِ مَالِكٍ فَإِنِّي سَمِعْتُهُ يَقُولُ يَوْمَ أَحَدٍ يَا سَعْدُ أَرِمَ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی کے لئے مالِ باپ کو جمع کرتے نہیں دیکھا مگر سعد بن مالکؓ کیلئے چنانچہ احد کے دن میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا۔ سعد تیر چلا۔ میرے مالِ باپ تجھ پر قربان ہوں۔ (بخاری و مسلم)

اللہ کی راہ میں سب سے پہلا تیر سعدؓ نے چلایا

۵۸۵۲ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ إِنِّي لَأَدُلُّ الْعَرَبَ رَمَحِي بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کہتے ہیں کہ عرب میں میں پہلا شخص ہوں جس نے خدا کی راہ میں تیر چلایا ہے۔ (بخاری و مسلم)

سعدؓ کی کمال و فتاداری

۵۸۵۳ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُقَدِّمَهُ الْمَدِينَةَ لَيْلَةً فَقَالَ لَيْتَ رَجُلًا صَالِحًا يَحْمُرُ سُنِّي إِذْ مَضَى صَوْتُ سِلَاحٍ فَقَالَ مَنْ هَذَا قَالَ أَنَا سَعْدُ قَالَ مَا جَاءَ بِكَ قَالَ وَقَعَ فِي نَفْسِي خَوْفٌ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجِئْتُ أَحْرَسُهُ فِدَاكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ نَامَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ ایک دفعہ کسی غزوہ سے مدینہ میں واپس آکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات بھر دشمن کے خوف سے نہ سوئے اور فرمایا۔ کاش کوئی مرد صالح جو میری نگہبانی کرتا یا یکایک ہم نے ہتھیاروں کی آواز سنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کون ہے آواز آئی میں سعد ہوں آپ نے پوچھا تم کیوں کر آئے سعدؓ نے کہا میرے دل میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت خون پیدا ہوا۔ اور میں آپ کی نگہبانی کے لئے حاضر ہوا ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سعدؓ کے لئے دعا فرمائی اور پھر سو رہے۔ (بخاری و مسلم)

ابو عبیدہؓ کو امین الامت کا خطاب

۵۸۵۴ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ أُمَّةٍ أَمِينٌ وَأَمِينُ هَذِهِ الْأُمَّةِ أَبُو عَبِيدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ہر قوم کا ایک امین دار ہے اور اس امت کے امین ابو عبیدہؓ بن الجراح ہیں۔ (بخاری و مسلم)

حضرت ابو عبیدہؓ کی فضیلت

۵۸۵۵ وَعَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ وَسَيِّدَاتٍ مَن كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَخْلِفًا لَهَا اسْتَخْلَفَهُ قَالَتْ أَبُو بَكْرٍ فَقِيلَ ثُمَّ بَعْدَ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ عُمَرُ فَقِيلَ مَنْ بَعْدَ عُمَرَ قَالَتْ أَبُو عَبِيدَةَ ابْنُ الْجَرَّاحِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

ابن ابی ملیکہؓ کہتے ہیں کہ عائشہؓ سے پوچھا گیا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر خلیفہ بناتے تو اپنی زندگی میں کس کو خلیفہ مقرر فرماتے میں نے اس کے جواب میں عائشہؓ کو یہ فرماتے سنا۔ ابو بکرؓ کو پھر پوچھا گیا ابو بکرؓ کے بعد کس کو خلیفہ بناتے۔ عائشہؓ نے کہا عمرؓ کو۔ پھر پوچھا گیا عمرؓ کے بعد عائشہؓ نے فرمایا ابو عبیدہؓ بن الجراح کو۔ (مسلم)

حراپہاڑ پر ایک نبی، ایک صدیق اور پانچ شہید

۵۸۵۶ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَلَى جِرَارٍ هُوَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ حراپہاڑ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابو بکرؓ و عمرؓ عثمانؓ علیؓ اور زبیرؓ کھڑے تھے کہ حرا کا وہ

عُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ فَتَحَرَّكَتِ الصَّخْرَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلِّحُوا هَذِهِ فَمَا عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ صِدِّيقٌ أَوْ شَهِيدٌ وَزَادَ بَعْضُهُمْ وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ وَلَكْرَبِ بْنِ كُرْدٍ عَدِيًّا رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

فصل دوم

عشرہ مبشرہ

پھر جس پر سب کھڑے تھے حرکت کرنے لگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کھڑے جا تیرے اوپر کوئی نہیں ایک بنی ہے یا صدیق بنی ہے اور شہید بنی ہے اور بعض راویوں نے یہ الفاظ زیادہ سکھے ہیں کہ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ ہے اور علی بن کا ذکر نہیں کیا ہے۔ (مسلم)

حضرت عبدالرحمن بن عوف کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ ابو بکرؓ جنت میں ہے عمرؓ جنت میں ہے۔ عثمانؓ جنت میں ہے علیؓ جنت میں ہے طلحہؓ جنت میں ہے۔ زبیر جنت میں ہے عبدالرحمن بن عوفؓ جنت میں ہے سعد بن ابی وقاصؓ جنت میں ہے سعید بن زیدؓ جنت میں ہے اور عبیدہ بن الجراحؓ جنت میں ہے۔ یعنی یہ سب لوگ جنتی ہیں یہی رسول اصحاب عشرہ مبشرہ کہلاتے ہیں (ترمذی)

۵۸۵۷ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ وَعُمَرُ فِي الْجَنَّةِ وَعُثْمَانُ فِي الْجَنَّةِ وَعَلِيٌّ فِي الْجَنَّةِ وَطَلْحَةُ فِي الْجَنَّةِ وَالزُّبَيْرُ فِي الْجَنَّةِ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ فِي الْجَنَّةِ وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ فِي الْجَنَّةِ وَسَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ فِي الْجَنَّةِ وَأَبُو عَبِيدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ فِي الْجَنَّةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ۔

چند صحابہؓ کی خصوصی حیثیتوں کا ذکر

حضرت انسؓ کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میری امت میں ابو بکرؓ میری امت پر سب سے زیادہ مہربان ہے اور میری امت میں عمرؓ خدا کے کاموں میں (یعنی دینی امور میں) سب سے زیادہ سخت ہے اور میری امت میں سچا حیا دار عثمانؓ ہے اور میری امت میں فرائض کا زیادہ علم رکھنے والا زبیرؓ ثابت ہے اور میری امت میں زیادہ قرآن خوان اور ماہر تجوید ابی بن کعبؓ ہے اور حرام و حلال کا زیادہ جاننے والا معاذ بن جبلؓ ہے اور ہر امت کا ایک (ابن ہونہا ہے اور اس امت کا امین ابو عبیدہ بن الجراحؓ ہے۔ ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور عمرؓ قتادہ سے روایت کیا ہے کہ ان میں سب سے بڑے قاضی علیؓ ہیں۔

۵۸۵۸ وَحَنَّ أَنَسُ بْنُ مَسْرُورٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَرْحَمُ أُمَّتِي بِأُمَّتِي أَبُو بَكْرٍ وَأَشَدُّهُمْ فِي أَمْرِ اللَّهِ عُمَرُ وَأَصْدَقُهُمْ حَيَاءُ عُثْمَانُ وَأَقْدَرُهُمْ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَأَقْدَرُهُمْ أَبُو بَكْرٍ وَأَعْلَمُهُمْ بِالْحَلَالِ وَالْحَرَامِ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَبِكَلِّ أُمَّتِي أَمِينٌ وَأَمِينٌ هَذِهِ الْأُمَمَةُ أَبُو عَبِيدَةَ ابْنُ الْجَرَّاحِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَرَوَى بَنُو مَعْمَرٍ عَنْ قَتَادَةَ مُرْسَلًا وَفِيهِ وَأَقْصَا هُمْ عَلِيٌّ۔

طلحہؓ کے لئے جنت کی بشارت

حضرت زبیرؓ کہتے ہیں کہ حد کے دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم پر دو زہریں تھیں آپ نے (شکر اور دُشمن کی حالت کو دیکھنے کے لئے) ایک پتھر چڑھنا چاہا لیکن زہروں کے بوجھ سے نہ چڑھ سکے طلحہؓ بیٹھ گئے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے اوپر چڑھ کر بیٹھ گئے پھر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا طلحہؓ نے جواب لیا (یعنی طلحہؓ نے جنت کو اپنے لئے واجب کر لیا۔)

۵۸۵۹ وَعَنْ الزُّبَيْرِ قَالَ كَانَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ دُرْعَانٌ فَتَهَضَّ إِلَى الصَّخْرَةِ فَلَمْ يَنْطَعْ فَقَعَدَ طَلْحَةُ تَحْتَهُ حَتَّى اسْتَوَى عَلَى الصَّخْرَةِ تَتِمُّتُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَوْجَبَ طَلْحَةُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

حضرت طلحہؓ کی فضیلت

۵۸۶۰ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نَظَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدٍ وَاسْلَمَ إِلَى طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدٍ اللَّهُ قَالَ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى رَجُلٍ يَمْشِي عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ وَقَدْ فَضَى حَبْصًا فَلْيَنْظُرْ إِلَى هَذَا وَفِي رِوَايَةٍ مِنْ سَرَّةٍ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى شَرَاهِبٍ يَمْشِي عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدٍ اللَّهُ سَادَاةُ التَّيْمِيَّةِ

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طلحہ بن عبیدہؓ کی طرف دیکھا اور فرمایا جو شخص یہ چاہتا ہو کہ ایک ایسے شخص کی طرف دیکھے جو زمین پر چلتا ہے لیکن خفیت میں وہ مردِ دیاموت کے انتظار میں ہے تو وہ اس شخص (یعنی طلحہؓ) کی طرف دیکھے۔ اور ایک ایسی بات میں یہ الفاظ ہیں کہ جو شخص ایسے شہید کو دیکھنا چاہے جو زمین پر چلتا ہے تو طلحہ بن عبیدہؓ کی طرف دیکھے (یعنی طلحہ بن عبیدہؓ ان لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جو عہد کیا اس کو پورا کر کے دکھایا۔ یہ لوگ حقیقت میں مردہ اور شہید ہیں زمین پر چلتے ہیں) (ترمذی)

طلحہؓ اور زبیرؓ کی فضیلت

۵۸۶۱ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ أُذُنِي مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ طَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ جَارَاؤِي فِي الْجَنَّةِ رَوَاهُ التَّيْمِيَّةُ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ

حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میرے کانوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ سے یہ الفاظ نکلتے سنے ہیں۔ طلحہؓ اور زبیرؓ جنت میں میرے ہمسائے ہیں۔ (ترمذی یہ حدیث غریب ہے)

سعدؓ کے لئے دعا

۵۸۶۲ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَئِذٍ يَجِيءُ يَوْمَ أَحَدٍ اللَّهُمَّ اشْدُدْ رَمِيَّتَهُ وَاجْبُدْ دَعْوَتَهُ رَوَاهُ فِي مَشْرِحِ السَّنَةِ

۵۸۶۳ وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُمَّ اسْتَجِبْ لِسَعْدٍ إِذَا دَعَاكَ سَادَاةُ التَّيْمِيَّةِ

حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احد کے دن (سعد بن ابی وقاصؓ کے حق میں) فرمایا اے اللہ! اس کی تیرا نزاری کو قوی و مضبوط کر اور اس کی دعا قبول فرما۔ شرح السنۃ

حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے اللہ! سعدؓ کی دعا قبول فرما جب کہ وہ تجھ سے دعا مانگے۔ (ترمذی)

سعدؓ کی فضیلت

۵۸۶۴ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَامَ جَمَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَاكَ وَأُمَّهُ الْإِسْعِدِ قَالَ لَهُ يَوْمَ أَحَدٍ إِنْ مَرَدَاكَ ابْنِي وَأُمِّي وَقَالَ لَمَّا إِسْمَاءُ أَلَمَّا الْغُلَامَ الْحَزَنُ رَوَاهُ التَّيْمِيَّةُ

حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ماں باپ کو کسی کے لیے جمع نہیں کیا مگر سعد بن ابی وقاصؓ کے لئے چنانچہ احد کے دن ان سے فرمایا سعدؓ تیرا بیٹا تجھ پر میرے ماں باپ قربان ہو اور سعدؓ کیلئے اپنے یہ بھی فرمایا تیرے چھٹے جا اے قوی جوان۔ (ترمذی)

۵۸۶۵ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ أَقْبَلَ سَعْدٌ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا أَخَايَ فَلْيُرِنِي إِمْرًا خَالَه رَوَاهُ التَّيْمِيَّةُ وَقَالَ كَانَ سَعْدٌ مِنْ بَنِي زُهْرَةَ وَكَانَتْ أُمُّ النَّبِيِّ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَنِي سُرَّ هَرَّةَ فَلِذَلِكَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا أَخَايَ وَفِي الْمَصَابِيحِ فَلْيُرِنِي مِنْ بَنِي زُهْرَةَ

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سعد بن ابی وقاصؓ حاضر ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (اُن کی طرف اشارہ کر کے) فرمایا۔ یہ میرا ماں ہے پس چاہئے کہ کوئی شخص اپنا ایسا ایسا ماں کو دکھائے (ترمذی) ترمذی کا بیان ہے کہ سعد قبیلہ بنی زہرہ میں سے تھے جو قریش کی ایک شاخ ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ بھی اس قبیلہ سے تھیں اسی قلعہ کی بنا پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سعدؓ کو اپنا ماں کہا۔

فصل سوم

اسلام میں سب سے پہلا تیر سعد بن زید نے چلایا

حضرت قیس بن ابی حازمؒ کہتے ہیں کہ میں نے سعد بن ابی وقاصؒ کو یہ کہنے سنا ہے کہ عرب میں میں پہلا شخص ہوں جس نے خدا کی راہ میں تیر چلایا ہے اور ہم نے اپنے آپ کو اس حال میں دیکھا ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد کرتے تھے اور ہمارے پاس کھانا نہ ہوتا تھا مگر کیکر کی پھلیاں اور کیکر کی پی کھاتے اور ہمیں سے لوگ ایسا پائٹا نہ پھرتے تھے جیسی کہ بکری کی یٹلیاں ہوتی ہیں اور اس کے بعض اجزاء بعض سے مخلوط نہ ہوتے تھے (یعنی پائٹا نہ بالکل خشک ہوتا تھا) پھر قبیلہ بنو اسد کے لوگ اسلام کی باتوں پر مجھ کو زجر و توبیخ کرنے لگے یعنی ہاں ہمہ کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس حال میں زندگی گزاری ہے اور میں اس وقت بہت ہی ناامید ہوا اور میرے سارے اعمال گم ہو گئے جب کہ بنو اسد نے عمر سے جا کر میری شکایت کی اور یہ کہا کہ سعد بن زید اپنی طرح نہیں پڑھتے (بخاری و مسلم)

حضرت سعد بن زید کا افتخار

حضرت سعد بن زیدؒ کہتے ہیں کہ میں اپنے آپ سے اچھی طرح واقف ہوں میں تیسرا شخص ہوں جو اسلام میں داخل ہوا ہوں (یعنی حضرت خدیجہؓ اور حضرت ابو بکرؓ کے بعد سب سے پہلا مسلمان میں ہوں) اور کوئی شخص اسلام نہیں لایا مگر اسی روز جس روز کہ میں نے اسلام قبول کیا تھا (یعنی میرے اسلام لانے کے سات دن بعد) اور لوگ مسلمان ہوتے ہیں اور سات روز میں نے اس حال میں گزارے کہ مسلمانوں کی تعداد کا تہائی تھا (یعنی میرے اسلام لانے پر سات روز تک ہم صرف تین مسلمان رہے) سات روز کے بعد اور لوگ مسلمان ہوئے (بخاری)

حضرت عبدالرحمن بن عوف کی فضیلت

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیویوں سے فرمایا تمہارے معاملے نے مجھ کو فکر میں ڈال رکھا ہے کہ تمہاری گور میرے بعد کیونکر ہوگی (یعنی میں نے کوئی میراث نہیں چھوڑی ہے اور تم نے دنیا پر آخرت کو ترجیح دی ہے) اور تمہارے حالات کی تحقیق و تفتیش نہیں کریں گے مگر صرف وہ لوگ جو صابر ہیں اور صدیقی (یعنی تمہاری خبر گیری وہی لوگ کریں گے جو اپنے لئے خور سے پر تخاصت کریں گے اور بقیہ سے دوسروں کی مدد کریں یا وہ لوگ جو معاملہ میں سچے اور ادائے حقوق میں کمال ہیں) عائشہؓ کہتی ہیں کہ صابر و صدیق سے مراد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک وہ لوگ ہیں جو صدقہ و خیرات کرنے والے ہیں اس کے بعد عائشہؓ نے ابوسلمہ بن عبدالرحمنؓ سے کہا خدا تمہارے باپ کو یعنی عبدالرحمن بن عوفؓ کو جنت کی سبیل (ایک چشمہ کا کہے جو جنت کے اندر ہے) سے سیراب فرمائے (عبدالرحمن بن عوفؓ

۵۸۶۶ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَاصٍ يَقُولُ إِنِّي لَأَوَّلُ رَجُلٍ مِنَ الْعَرَبِ دَعَى بِسْمِ اللَّهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَسَأَأَيْتُنَا نَغْزُوَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا لَنَا طَعَامٌ إِلَّا الْخُبْلَةُ وَدَرَقُ الشَّعْرِ وَإِنْ كَانَ أَحَدُنَا لَيَضْغُ كَمَا تَضْغُ الشَّاةُ مَا لَنَا خَلْطٌ ثُمَّ أَصْبَحْتُ بَنُوَاسِدٍ تُعْزِرُنِي عَلَى الْإِسْلَامِ لَقَدْ خَبْتُ إِذَا وَصَلَ عَمَلِي وَكَانُوا وَشَوَّابِهِا إِلَى عُمَرَ وَقَالُوا لَا يُحْسِنُ يَفْعَلُ مُتَّقَى عَلَيْهِ -

۵۸۶۷ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ رَأَيْتُنِي وَأَنَا ثَلَاثُ الْإِسْلَامِ وَمَا أَسْكَمَ أَحَدٌ إِلَّا فِي الْيَوْمِ الَّذِي أَسْكَمْتُ فِيهِ هَ لَقَدْ مَكَّشْتُ سَبْعَةَ أَيَّامٍ وَإِنِّي لَثَلْتُ الْإِسْلَامَ مَرَّةً الْبُخَارِيُّ -

۵۸۶۸ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ لِنِسَائِهِا إِنَّ أَمْرَكُمْ مِنَّا يَهْمُنِي مِنْ بَعْدِي وَلَنْ يُصَدِّعَكُمْ إِلَّا الصَّابِرُونَ الصَّابِرُونَ قَالَتْ عَائِشَةُ يَغْنِي الْمُتَصَدِّقِينَ ثُمَّ قَالَتْ عَائِشَةُ لِأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَبِيلِ الْجَنَّةِ وَكَانَ ابْنُ عَوْفٍ قَدْ تَصَدَّقَ عَلَى أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ بِحَبِي يُقْبَلُ سِعَتٌ بِأَرْبَعِينَ أَلْفًا وَآهَ الْبَرِّ مَدِينِي -

(ترجمہ)

نے ازواج مطہرات کے مصارف کیلئے ایک باغ دیا تھا جو چالیس ہزار درہم یا دینار کو بیچا گیا تھا۔

نہاد وندا! عبد الرحمن بن عوف کو جنت کی نہر سے سیراب فرما

۵۸۶۹ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِرِزْوَانِهِ إِنَّ اللَّهَ يُجْزِي عَنْكَ بَعْدِي هُوَ الصَّادِقُ الْبَارُ اللَّهُمَّ اسْقِ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ مِنْ سَلْسَبِيلِ الْجَنَّةِ رِزْوَانَهُ أَحْسَنُ۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی بیویوں سے یہ فرماتے سنا جو شخص کہ میرے بعد تم کو اپنی بیویوں سے (یعنی تمہاری اعانت و مدد کرے) وہ صادق الایمان اور صاحب احسان ہے۔ اے اللہ! اترتے جنت کے چشمہ سلسبیل سے تو عبد الرحمن بن عوف کو سیراب کر۔ (احمد)

حضرت ابو عبیدہؓ کی فضیلت

۵۸۷۰ وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ جَاءَ أَهْلَ بَجْرَانَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ ابْعَثْ إِلَيْنَا رَجُلًا آمِنًا فَقَالَ لَا بُعَثَنَ إِلَيْكُمْ رَجُلًا آمِنًا حَقَّ آمِنِينَ فَا سْتَشَرْتُ لَهَا النَّاسُ قَالَ فَبُعِثَ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ بجران کے لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! ہمارے پاس ایک امانت دار شخص کو بھیجئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تمہارے پاس ایک شخص حاکم بنا کر بھیجوں گا جو امین ہوگا اور اس لائق ہوگا کہ اس کو امانت دار کہا جائے۔ یہ سنکر امانت کا انتظار کرنے لگے کہ کس کو ملے۔ کہتے ہیں کہ آپ ابو عبیدہ بن الجراحؓ کو بھیجا۔ بخرا بن یمن کے ایک گائوں کا (بخاری)

امارت و خلافت کے بارہ میں آنحضرتؐ سے ایک سوال اور اس کا جواب

۵۸۷۱ وَعَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ تُوَمِّرُ بَعْدَكَ قَالَ إِنْ تُوَمِّرُوا أَبَا بَكْرٍ تَجِدُوهُ آمِنًا زَاهِدًا فِي الدُّنْيَا رَاضِيًا فِي الْآخِرَةِ وَإِنْ تُوَمِّرُوا عُمرَ تَجِدُوهُ قَوِيًّا آمِنًا لَا خِيَانَةَ فِي اللَّهِ لَوْ مَنَّا لَا نَجِدُ وَإِنْ تُوَمِّرُوا عَلِيًّا وَلَا أُرَاكُمْ قَاعِلِينَ تَجِدُوهُ هَادِيًّا مَهْدِيًّا يَا خُدَّاءَ بَيْتِكُمُ الطَّرِيقَ الْمُسْتَقِيمَ رِزْوَانَهُ أَحْسَنُ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے! آپ کے بعد کس کو ہم اپنا امیر بنائیں۔ آپ نے فرمایا اگر تم ابو بکرؓ کو اپنا امیر بناؤ گے تو اس کو امانت دار دینا سے بے پروا اور آخرت کی طرف راغب پاؤ گے اور اگر تم عمرؓ کو اپنا امیر بناؤ گے تو تم اس کو قوی اور امین پاؤ گے۔ وہ احکام خدا میں کسی ملامت کرنے والے سے نہیں ڈرتا۔ اور اگر تم علیؓ کو اپنا امیر بناؤ گے میرا خیال ہے کہ تم اس کو اپنا امیر نہ بناؤ گے تو تم اس کو راہ راست دکھانے والا اور ہدایت یافتہ پاؤ گے اور وہ تم کو بیکڑ کر سیدھے راستہ پر لے جائے گا۔ (احمد)

چاروں خلفاء کے فضائل

۵۸۷۲ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِمَ اللَّهُ أَبَا بَكْرٍ سَدَّ جَنِّي ابْنَتَهُ وَحَمَلَنِي إِلَى دَارِ الْهَجْرَةِ وَهَجَّجَنِي فِي الْغَارِ وَأَعْتَنَ بِلَا أَمِنْ مَالِهِ رَحِمَ اللَّهُ عُمرَ تَجِدُوهُ قَوِيًّا آمِنًا لَا خِيَانَةَ فِي اللَّهِ لَوْ مَنَّا لَا نَجِدُ وَإِنْ تُوَمِّرُوا عَلِيًّا وَلَا أُرَاكُمْ قَاعِلِينَ تَجِدُوهُ هَادِيًّا مَهْدِيًّا يَا خُدَّاءَ بَيْتِكُمُ الطَّرِيقَ الْمُسْتَقِيمَ رِزْوَانَهُ أَحْسَنُ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ خداوند تم ابو بکرؓ پر رحم فرمائے اس نے اپنی بیٹی کا تجھ سے نکاح کیا اور اپنے اونٹ پر سوار کر کے تجھ کو دار ہجرت لے آیا یعنی مدینہ میں میرا معاش دیا اور اپنے مال سے بلالؓ کو آزاد کیا اور خداوند تم عمرؓ پر رحم فرمائے جو حق بات کہتا ہے اگرچہ وہ تلخ ہوتی ہے جتنی کوئی نے اس کو اس حال پر پہنچا دیا کہ اس کا کوئی دوست نہیں اور خداوند عثمانؓ پر رحم فرمائے جس سے فرشتے حیا کرتے ہیں اور خداوند

يَا اللَّهُمَّ أَجِدْ لِي حَقِّي مَعَهُ حَيْثُ دَامَ دَوَاةُ النَّبِيِّ
تعالیٰ علیٰ ذرہم فرمائی۔ اے اللہ تم! حق کو علیؑ کے ساتھ گردش فرمائی یعنی جدھر
علیؑ رہے اور وہی حق رہے (زمذری کہتے ہیں یہ حدیث غریب ہے)۔
إِلْ هَذَا أَحَدُ حَدِيثٍ غَرِيبٍ۔

بَابُ مَنَاقِبِ أَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ!

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت رضی اللہ عنہم کے مناقب و فضائل کا بیان

فصل اول

آیت مباہلہ اور اہل بیت

۵۸۴ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ
الْآيَةُ فَقُلْتُ تَعَالَوْا نَدْعُ آبَاءَنَا وَآبَاءَكُمْ دَعَا
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا وَفَاطِمَةَ وَحَسَنًا
وَحُسَيْنًا فَقَالَ اللَّهُمَّ هَؤُلَاءِ أَهْلُ بَيْتِي ذَوَاةُ مَوْلَايَ۔
حضرت سعد بن وقاص کہتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تھی تو
نَدْعُ آبَاءَنَا وَآبَاءَكُمْ دَعَا یعنی بلاؤں ہم اپنے بیٹوں کو اور تمہارے بیٹوں
کو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ اور حسینؑ کو بلوایا اور
فرمایا۔ اے اللہ تم! یہ لوگ میرے اہل بیت ہیں۔ (مسلم)

آیت قرآنی میں مذکورہ "اہل بیت" کا محمول و مصداق

۵۸۵ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ حَدَّثَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عِدَّةً وَعَلَيْهِ مِرْطٌ مَرَحَلٌ مِنْ شَعْرِ أَسْوَدَ
جَاءَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَأَدْخَلَهُ ثُمَّ
جَاءَ الْحُسَيْنُ فَأَدْخَلَهُ مَعَهُ ثُمَّ جَاءَتْ فَاطِمَةُ
فَأَدْخَلَهَا ثُمَّ جَاءَ عَلِيُّ فَأَدْخَلَهُ ثُمَّ قَالَ إِنَّهَا
يُرِيدُ اللَّهُ لِيُدْهِبَ عَنْكَ الرِّجْسَ
أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكَ تَطْهِيرًا
حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک در صبح
کے وقت ایک سیاہ نقش دار کپڑے باہر تشریف لائے (غالبا صحن مکان میں)
کہ آپؐ کی خدمت میں حسن بن علیؑ حاضر ہوئے آپؐ انکو کھلی کے اندر بٹھالیا
پھر حسینؑ آئے ان کو بھی آپؐ کھلی کے اندر بٹھالیا۔ پھر فاطمہؑ آئیں آپؐ
نے انکو بھی کھلی میں بٹھالیا پھر علیؑ آئے اور آپؐ نے ان کو بھی کھلی کے اندر
داخل کر لیا اور یہ آیت پڑھی اِنَّهَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُدْهِبَ عَنْكَ الرِّجْسَ
أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكَ تَطْهِيرًا یعنی اہل بیت خداوند تعالیٰ یہ چاہتا ہے کہ تم
سے گناہوں کی ناپاکی دور کر دے اور تم کو پاک و صاف کر دے (مسلم)

ابراہیم بن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

۵۸۶ وَعَنْ الْبَرَاءِ قَالَ لَمَّا تَوَفَّيْ أَبْرَاهِيمَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لَهُ
مُرَضِعًا فِي الْجَنَّةِ ذَوَاةُ الْبَخَارِيِّ۔
حضرت براءؓ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادہ
ابراہیمؑ کا انتقال ہوا تو آپؐ نے فرمایا جنت میں اس کے لئے دودھ پلانے
والی ہے۔ (بخاری)

علیہ مباہلہ کی آیت ہے مباہلہ جنت کرنے کو کہتے ہیں یعنی جب دو فریق مریکے اندر ایک دوسرے کی تخریب کرنے اور اختلافات رکھتے تھے تو باہر نکلی کر ایک دوسرے پر دھت کرتے
تھے یعنی اس طرح کہتے تھے کہ ظالم کاذب پر خدا کی لعنت ہو حضرت علیؑ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجیوں کیسا تمہارا حکم دیا گیا تھا اور یہ آیت نازل ہوئی تھی۔ فمن حاجك
فيك من بعد ما جاءك من العلم فقل تعالوا نداءنا وانا كفار مسلمين فما نكلمك من بعد ما جاءك من العلم فقل تعالوا نداءنا وانا كفار مسلمين۔ اس آیت
کے نازل ہونے پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکلتے حسنؑ، حسینؑ، فاطمہؑ اور علیؑ آپؐ کے ہمراہ تھے آپؐ نے ان سے کہا جب میں دعا
کروں تو تم آمین کہنا مسیحیوں نے انکو دیکھ کر مباہلہ کیا اور مسلمانوں کی اطاعت قبول کر کے جزیہ قبول کر لیا۔ ۱۲۔ مترجم :

حضرت فاطمہؑ کی فضیلت

۵۸۷۹ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنَّا أَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهُ فَأَقْبَلَتْ فَاطِمَةُ مَا تَحْفَى مَشِيئَتُهَا مِنْ مَشِيئَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَأَتْهُ قَالَ مَرْحَبًا يَا بِنْتِي ثُمَّ أَجْلَسَهَا ثُمَّ سَارَهَا فَبَكَيْتُ بَكَاءَ شَدِيدًا فَلَمَّا رَأَى حُزْنَهَا سَارَهَا الثَّانِيَةَ فَإِذَا هِيَ تَضْحَكُ فَلَمَّا قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلْتَهَا عَنْمَا سَارَكَ قَالَتْ مَا كُنْتُ إِلَّا نَشَى عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَلَّمَ سِرَّهُ فَلَمَّا تُرِقِي قُلْتُ عَزَمْتُ عَلَيْكَ بِمَا لِيُ عَلَيْكَ مِنَ الْحَيْنِ لَمَّا أَخْبَرْتَنِي قَالَتْ أَمَا الْآنَ فَتَعْمَرُ أَمَّا حِينَ سَارَنِي فِي الْأَمْرِ الْأَوَّلِ قَالَتْ أَخْبَرَنِي أَنَّ جِبْرِيلَ كَانَ يَعَارِضُنِي الْقُرْآنَ كُلَّ سَنَةٍ مَرَّةً وَإِنَّهُ عَارِضُنِي بِهِ الْعَامَ مَرَّتَيْنِ وَلَا أَدْرِي الْأَجَلَ إِلَّا قَدِ اقْتَرَبَ فَأَتَنِي اللَّهُ وَاصْبِرِي فَإِنَّ نِعْمَ السَّلَفَ أَتَاكَ فَبَكَيْتُ فَلَمَّا رَأَى جَزَعِي سَارَنِي الثَّانِيَةَ قَالَ يَا فَاطِمَةُ أَلَا تَرْضَيْنِ أَنْ تَكُونِي سَيِّدَةَ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ أَوْ نِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ وَفِي رِوَايَةٍ نِسَاءِ سَارَنِي أَنَّهُ يُقْبَضُ فِي وَجْهِهِ فَبَكَيْتُ ثُمَّ سَارَنِي فَأَخْبَرَنِي أَنَّ أَوَّلَ أَهْلِ بَيْتِهِ أَتَبَعَهُ فَضَحِكْتُ مُتَّفِقٌ عَلَيْهِ.

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بیواں آپ کے پاس بیٹھی ہوئی تھیں کہ حضرت فاطمہؑ آئیں (یعنی مرض موت میں) ان کی چال اور ہیئت رفتار عظمیٰ نہ تھی بالکل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مشابہ تھی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فاطمہؑ کو دیکھا تو فرمایا میری بیٹی مرحبا اس کے بعد انکو بچھایا پھر آہستہ آہستہ ان سے باتیں کیں فاطمہؑ رونے لگیں اور زار زار رونے لگیں جب آپ نے انکو رنجیدہ پایا پھر آہستہ آہستہ ان سے باتیں کیں اور اب کی مرتبہ وہ ہنسنے لگیں پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں سے چلے گئے تو میں نے فاطمہؑ سے پوچھا تم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا باتیں کیں۔ فاطمہؑ نے کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے راز کو افشا کرنا پسند نہیں کرتی پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی تو میں نے فاطمہؑ سے کہا میں تم کو اس حق کا واسطہ اور قسم دیتی ہوں جو تم پر میرا ہے کہ تم مجھ کو اس راز سے آگاہ کر دو جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم پر ظاہر کیا۔ فاطمہؑ نے کہا اب اس راز کو ظاہر کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے بلکہ یہ ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ساری بارگاہ سے یہ فرمایا تھا کہ میری سال بھر میں مجھ سے ایک مرتبہ قرآن کا دور کیا کرتے تھے اب کی مرتبہ سال میں دوبارہ دور کیا ہے میرا خیال ہے کہ میری موت کا وقت آگیا ہے پس اے فاطمہؑ! تو خدا سے ڈرتی رہ اور صبر کو اختیار کر خصوصاً میری وفات پر اس لئے کہ میں تیرے لئے بہترین پیش رو ہوں یہ سنکر میں رونے لگی پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو زیادہ مضطرب اور بے صبر پایا تو دوبارہ مجھ سے باتیں کیں اور اس مرتبہ یہ فرمایا کہ اے فاطمہؑ! کیا تو اس پر راضی نہیں ہے کہ تجھ کو بہشت کی ساری عورتوں کا سرشار بنا دیا جائے یا تو سارے مؤمنوں کی عورتوں کی سردار ہو جائے! اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ پہلی مرتبہ آپ نے مجھ سے یہ فرمایا کہ آپ اسی بیماری میں وفات پا جائیں گے یہ سنکر میں سب سے پہلے میں آپ سے جا کر ملوں گی۔ تو میں خوش ہو گئی اور ہنسنے لگی۔

”جس نے فاطمہؑ کو خفا کیا اس نے مجھ کو خفا کیا“

حضرت مسور بن خزيمةؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے فاطمہؑ میرے گوشت کا ایک ٹکڑا ہے جس شخص نے فاطمہؑ کو غضبناک کیا اس نے مجھے غضبناک کیا۔ اور ایک روایت میں یوں ہے کہ غضبناک میں ڈالتی ہے مجھ کو وہ چیز جو فاطمہؑ کو غضطاب میں ڈالتی ہے اور تکلیف دیتی ہے مجھ کو نیز جو فاطمہؑ کو تکلیف دیتی ہے۔ (بخاری)

اس عذاب سے دروہو اہل بیت کے حقوق کی ادائیگی میں کہ تاہی کے سبب ہوگا

حضرت زید بن ارقمؓ کہتے ہیں کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ

۵۸۷۹ عَنْ الْمُسَوِّمِ بْنِ مَخْرَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاطِمَةُ نِيضَعُهُ مِنِّي نَحْنُ أَعْضَبُهَا أَعْضَبَنِي وَفِي رِوَايَةٍ يَرْيِبُنِي مَا آتَاهَا وَيُؤْذِينِي مَا آذَاهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۸۷۹ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ قَالَ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فِينَا خَطِيبًا يَمْسُو
يُدْعَى خَمَابَيْنَ مَلَكًا وَمَلَكًا يَنْتَوِيحُمَا اللَّهُ وَأَنْتَى
عَلَيْهِ وَوَعَدَ وَذَكَرْتُمْ قَالَ أَمَّا بَعْدُ أَلَا أَيْهَا
النَّاسُ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ يُوشِكُ أَنْ يَأْتِيَنِي رَسُولُ
رَبِّي فَأَجِيبُ قَا نَا تَارِكُ فِيمَا الثَّقَلَيْنِ أَوْ لِهَمَّا
كِتَابُ اللَّهِ فِيهِ الْهُدَى وَالنُّورُ فُخْدٌ وَإِيكَتَابُ
اللَّهُ وَاسْتَسْبَحُوا بِهِ حَتَّى عَلَى كِتَابِ اللَّهِ
وَرَعِبَ فِيهِ ثُمَّ قَالَ وَأَهْلُ بَيْتِي أَذْكَرُ
كُمُ اللَّهُ فِي أَهْلِ بَيْتِي وَفِي رِوَايَةٍ كِتَابُ اللَّهِ
هُوَ حَبْلُ اللَّهِ مَنْ اتَّبَعَهُ كَانَ عَلَى الْهُدَى وَمَنْ
تَرَكَهُ كَانَ عَلَى الضَّلَالَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

کلم نے ہمارے درمیان کھڑے ہو کر مقامِ خم کے چشمہ یارانی پر جو کلمہ اور مدینہ
کے درمیان واقع ہے خطبہ یا اول خدا کی حمد و ثنا کی پھر لوگوں کو نصیحت کی اور
ثوابِ عذاب کو یاد دلایا اور اسکے بعد فرمایا جو وہ نما کے بعد اسے لوگوں کا گاہ ہو کہ
میں تمہارے ہی مانند ایک دی ہوں (فرق صرف اتنا ہے کہ میرے پاس حق آتا ہے)
اور وہ وقت قریب ہے کہ میرے پروردگار کا بھیجا ہوا فرشتہ (موت) آئے اور میں خدا
تم کے حکم کو قبول کروں (یعنی دنیا سے نصرت ہو جاؤں) میں تمہارے درمیان
دو بھاری چیزیں چھوڑنے والا ہوں۔ ان میں سے پہلی چیز خدا کی کتاب ہے جس میں
ہدایت ہے تم خدا کی کتاب کو مضبوط پکڑ لو اور اسی پر مضبوطی سے قائم
رہو اسکے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن مجید کی طرف لوگوں کو کافی رغبت
دلائی اور اسکو مضبوط پکڑنے اور اس پر عمل کرنے کے لئے خوب ابھارا پھر فرمایا!
دوسری چیز میرے اہل بیت ہیں میں تم کو خدا سے ڈرانا اور خدا کو یاد دلانا ہوں
کہ تم میرے اہل بیت کو نہ بھولنا میں پھر یاد دلانا ہوں کہ میرے اہل بیت کے حق کو نہ بھولنا اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ آپ نے یہ فرمایا جو شخص
خدا کی کتاب کی اطاعت کرے گا راہِ راست پر رہے گا اور جو شخص اس کو چھوڑ دے گا گمراہ ہو گا۔
(مسلم)

حضرت جعفر کا لقب

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ جب عبد اللہ بن جعفر بن ابی طالبؓ
کو سلام کرنے کو اس طرح سلام کرتے السلام علیک یا ابن ذی الجناحین
(یعنی دو بازو والے کے لئے) مجھ پر سلامتی ہو ذوالجناحین جعفر کا لقب تھا (بخاری)

۵۸۶۹ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا سَلَّمَ عَلَى
ابْنِ جَعْفَرٍ قَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ ذِي
الْجَنَاحَيْنِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

حسنؓ کے لئے دعا

حضرت برادرؓ کہتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ حسن
بن علیؓ آپ کے کا ندھے پر تھے اور آپ یہ فرما رہے تھے کہ اے اللہ! میں اس سے
محبت رکھتا ہوں تو بھی اس سے محبت کر۔ (بخاری و مسلم)

۵۸۷۰ وَعَنْ الْبَرَاءِ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ عَلَى عَاتِقِهِ يَقُولُ
اللَّهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُ فَأُحِبُّهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

حسنؓ سے آنحضرتؐ کا تعلق خاطر

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
ساتھ دن کے ایک حصہ میں باہر نکلا جب حضرت فاطمہؓ کے گھر میں پہنچے تو
فرمایا کیا یہاں لوگ کاہے کیا یہاں لوگ کاہے یعنی حسنؓ تھوڑی ہی دیر گزری
ہوگی کہ حسنؓ دوڑتے ہوئے آئے اور آپ کے گلے سے پٹ گئے اور آپ بھی
اس سے پٹ گئے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اللہ! تم میں اس
سے محبت کرنا ہوں تو بھی اس سے محبت کر اور اس شخص سے بھی تو محبت کر
جو اس سے محبت کرے۔ (بخاری و مسلم)

۵۸۷۱ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي طَارِئَةٍ
فَمِنَ النَّهَارِ حَتَّى أَتَى خَبَاءَ فَاطِمَةَ فَقَالَ أَتَمُّ
لَكُمْ أَمْرٌ بَعْنِي حَسَنًا فَلَمْ يَلْبَثْ أَنْ جَاءَ تِسْعِي حَتَّى
اعْتَنَقَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا صَاحِبَهُ فَقَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُ فَأُحِبُّهُ
وَإِحِبَّ مَنْ يُحِبُّهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

امام حسنؓ کی فضیلت

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کو اس حال میں منبر پر دیکھا کہ حسن بن علیؓ آپ کے پہلو میں تھے آپ ایک

۵۸۷۲ وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمُنْبَرِ وَالْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ إِلَى

جَنْبِهِ وَهُوَ يُقْبَلُ عَلَى النَّاسِ مَرَّةً وَعَلَيْهِ أُخْرَى وَ يَقُولُ إِنَّ ابْنِي هَذَا سَيِّدٌ وَلَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يُصَلِّيَ بِهِ بَيْنَ فَلَئِنْ عَظِمتَيْنِ عَظِمتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ -

مترتبہ لوگوں کی طرف متوجہ ہوتے اور کبھی حسن بن علی کی جانب اور فرماتے جاتے میرا یہ بیٹا سید ہے اور شاید اللہ تعالیٰ اسکے ذریعہ مسلمانوں کے دو بڑے فرقوں کا اختلاف دور کر دے یعنی دو فرقوں کے درمیان صلح کرانے کا کام بنائے گا

”حسن و حسین میری دنیا کے دو بھول ہیں“

۵۸۸۳ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي نَعْمٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ سَأَلَ رَجُلًا عَنْ الْحَكِيمِ قَالَ شَعْبَةُ أَحْسِبُهُ يَقْتُلُ الذُّبَابَ قَالَ أَهْلُ الْعِرَاقِ يَسْأَلُونِي عَنِ الذُّبَابِ وَقَدْ قَتَلُوا ابْنَ بَدِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُمَا رَجَاؤِي مِنَ الدُّنْيَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ -

عبدالرحمن بن ابی نعمت کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے کسی عراقی شخص نے پوچھا کہ اگر حج کا احرام باندھنے والا کبھی کو مار ڈالے تو اس کا کیا حکم ہے عبداللہ بن عمرؓ نے کہا عراقی کے لوگ مجھ سے کبھی کے مار ڈالنے کا حکم دریافت کرتے ہیں حالانکہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی کے بیٹے کو مار ڈالا حالانکہ ان کے خلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا تھا کہ یہ دونوں یعنی حسن اور حسین میری دنیا کے دو بھول ہیں۔ (بخاری)

سرکارِ دو عالم سے حسینؑ کی جسمانی مشابہت

۵۸۸۴ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا كَانَ أَحَدًا أَشْبَهَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ وَقَالَ فِي الْحَسَنِ أَيْضًا كَانَ أَشْبَهُهُمْ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ -

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ حسن بن علیؑ سے زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مشابہہ کوئی شخص نہیں تھا اور حسینؑ کی نسبت بھی یہ کہا کہ وہ بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت مشابہہ تھے۔ (بخاری)

ابن عباسؓ کے لئے دعا، علم و حکمت

۵۸۸۵ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى صَدْرِهِ فَقَالَ اللَّهُمَّ عَلِّمَهُ الْحِكْمَةَ وَفِي رَوَايَةٍ عَلَيْهِ الْكِتَابَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ -

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو اپنے سینے سے نکھایا اور فرمایا اے اللہ! اسکو حکمت عطا فرما اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ اللہ تم! اس کو کتاب (قرآن) کا علم دے۔ (بخاری)

”تھا دندا! ابن عباسؓ کو دینی سمجھ عطا فرما“

۵۸۸۶ وَعَنْهُ قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْخَلَاءَ فَوَضَعَتْ لَهَا وَضْعًا فَلَمَّا خَرَجَ قَالَ مَنْ وَضَعَ هَذَا فَأُخْبِرَ فَقَالَ اللَّهُمَّ فَفَقِهَهُ فِي الدِّينِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ -

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا بخاندہ کو تشریف لے گئے میں نے استنجا و آبدست کے لئے برتن میں پانی بھر کر رکھ دیا جب آپ باہر تشریف لائے اور برتن کو پانی سے بھرا ہوا دیکھا تو پوچھا یہ برتن کس نے رکھا ہے آپکو بتایا گیا کہ ابن عباسؓ نے آپ ان کے حق میں دعا کی۔ اے اللہ تم اس کو دینی سمجھ عطا فرما۔ (بخاری و مسلم)

اسامہ بن زیدؓ اور اسامہ حسنؓ کے حق میں دعا

۵۸۸۷ وَعَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَأْخُذُهَا وَاحْسَنَ قِيْلُ اللَّهُمَّ أَحِبَّهَا فَإِنِّي أَحِبُّهَا وَفِي رَوَايَةٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْخُذُ فِي قِيْلُ

حضرت اسامہ بن زیدؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکو یعنی اسامہؓ کو (اور حسنؓ کو) اپنی گود میں لیتے یا اپنے پاس بٹھاتے اور کہتے اللہ تم! میں ان دونوں سے محبت رکھتا ہوں تو تم بھی ان سے محبت کر۔ اور ایک روایت میں یوں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ کو یعنی اسامہؓ کو گود میں

عہ حضورؐ سلم کی آزاد کردہ لونڈی کے بیٹے زیدؓ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا منسوب بنالیا تھا اور زیدؓ کے بیٹے اسامہؓ سے محبت کرتے تھے ۱۲ مترجم۔

لیتے یا اپنی ایک ان پر بٹھاتے اور پھر دوسری ران پر حسن بن علیؑ کو بٹھاتے اور کہتے اے اللہ تم ان دونوں پر رحم کر اس لئے کہ میں ان پر مہربانی کرتا ہوں۔ (بخاری)

اسامہ بن زید کو آپ کا امیر لشکر بنانا

۵۸۸ھ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بَعْثًا وَاعْتَمَدَ عَلَيْهِمْ أَسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فَطَعَنَ بَعْضُ النَّاسِ فِي إِمَارَتِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ كُنْتُمْ تَهْتَمُونَ فِي إِمَارَتِهِ فَقَدْ كُنْتُمْ تَطْعَمُونَ فِي إِمَارَةِ أَبِيهِ مِنْ قَبْلُ وَابْنُ اللَّهِ إِنْ كَانَ تَخْذِيلًا لِلْإِمَارَةِ وَإِنْ كَانَ لِمَنْ أَحَبَّ النَّاسِ إِلَيَّ وَإِنْ هَذَا كَمِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ بَعْدَهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ نَحْوَهُ وَفِي أُخْرَى أَوْصِيَهُمْ بِهِ فَإِنَّهُ مِنْ صَاحِبَيْكُمْ۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر روانہ کیا جس کا سردار اسامہ بن زیدؓ کو مقرر کیا تھا بعض لوگوں نے اس پر اعتراض کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم اسامہ بن زیدؓ کی سرکاری برائیاں کرتے ہو تو آج سے پہلے تم نے اس کے باپ یعنی زید بن حارثہؓ کی سرداری پر بھی اعتراض کیا تھا اور خدا کی قسم اس کا باپ امارت و سرداری کے قابل تھا۔ اور اس کا باپ مجھ کو بہت سے لوگوں سے زیادہ عزیز تھا اور یہ اسامہ مجھ کو بھی مجھ کو بہت سے لوگوں سے زیادہ عزیز ہے اپنے باپ کے مرنے کے بعد (بخاری و مسلم) اور مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ زیادہ ہیں کہ میں تم کو وصیت کرتا ہوں کہ اسامہ بن زیدؓ سے بھی بھلائی کرو اس لئے کہ وہ تمہارے نیک آدمیوں میں سے ہے۔

زید بن محمد کہنے کی ممانعت

۵۸۹ھ وَعَنْهُ قَالَ إِنَّ زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كُنَّا نَدْعُوهُ إِلَّا زَيْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَتَّى نَزَلَ الْقُرْآنُ أَدْعُوهُمْ لِأَبَائِهِمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَذَكَرَ حَدِيثُ الْبَلَاءِ قَالَ بَعَثَ عَلِيٌّ مِثْلِي فِي بَابِ بُلُوغِ الصَّغِيرِ وَحِصَانَتِهِ۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ زید بن حارثہؓ کا کہم زید بن محمدؓ کہہ کر پکارا کرتے تھے (یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا بیٹا زیدؓ کہا کرتے تھے) یہاں تک کہ قرآن کی یہ آیت نازل ہوئی أَدْعُوهُمْ لِأَبَائِهِمْ (پکارو انکو ان کے باپوں کے نام سے) (بخاری و مسلم) اور بلالؓ کی حدیث قال لعلي انت مثنى۔ باب بلوغ الصغير وحصانته میں بیان کی گئی۔

فصل دوم

۵۹۰ھ عَنْ جَابِرٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّتِهِ يَوْمَ عَرَفَاتٍ وَهُوَ عَلَى نَاقَتِهِ الْقَصْوَاءِ يَخْطُبُ فَمَسَعَتْهُ يَقُولُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي تَرَكْتُ فِيكُمْ مَا إِنْ أَحَدُكُمْ بِهِ لَنْ تَضِلُّوا كِتَابَ اللَّهِ وَعِلَّتِي أَهْلَ بَيْتِي رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ میں نے حجۃ الوداع میں عرفہ کے روز رسول اللہؐ کو اس حال میں دیکھا کہ آپ اونٹنی پر سوار تھے اور خطبہ دے رہے تھے میں نے سنا آپ یہ فرما رہے تھے۔ لوگو! میں نے تمہارے درمیان وہ چیز چھوڑی ہے کہ اگر تم اس کو مضبوط پکڑے رہو تو کبھی گمراہ نہ ہو گے اور وہ چیز ایک تو خدا کی کتاب ہے اور دوسرے میرے اہل بیت میں سے (ترمذی)

حضور اکرمؐ کی وصیت

۵۹۱ھ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي نَارُكُمْ فَبِكُمْ مَا إِنْ تَسَكَّنْتُمْ بِهِ لَنْ تَضِلُّوا بَعْدِي أَحَدُهَا

حضرت زید بن ارقمؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میں تمہارے درمیان دو چیز چھوڑتا ہوں کہ اگر تم اس کو مضبوط پکڑے رہے اور اس پر عامل رہے تو میرے بعد کبھی گمراہ نہ ہو گے

اور یہ دو چیزیں ہیں جن میں سے ایک سری ہے بڑی ہے یعنی خدا کی کتاب
مانند ایک سی کے ہے جو آسمان سے زمین تک پھیلائی گئی ہے اور دوسری
چیز میری عزت ہے میرے اہلبیت میں سے اور خدا کی کتاب اور میری
عزت قیامت کے دن ایک دوسرے سے ہرگز جدا نہ ہوں گی یہاں
تک کہ حوض پر آئیں گی پس تم دیکھو کہ میرے بعد تم دونوں چیزوں کے ساتھ کیا سلوک کرتے ہو۔ (ترمذی)

أَعْظَمُ مِنَ الْآخِرِ كِتَابُ اللَّهِ حَبْلٌ مُبْدُودٌ
مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ وَعِزَّتِي أَهْلُ بَيْتِي
وَلَكِنْ يَنْفَعُ قَاحَتِي بَيْدَكَ عَلَى الْخَوْضِ فَأَنْظُرُوا
كَيْفَ تَخْلُقُونِي فِيهِمَا رِوَاةُ التِّرْمِذِيِّ

چہارتن پاک کا دشمن آنحضرت کا دشمن ہے

حضرت زید بن ارقمؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
علیؓ، فاطمہؓ، حسنؓ اور حسینؓ کی نسبت فرمایا جو شخص ان لوگوں سے بڑے
میں اس سے لڑنے والا ہوں۔ اور جو شخص ان سے مصالحت رکھے میں اس
سے صلح رکھنے والا ہوں۔ (ترمذی)

۵۸۹۲ وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ لِعَلِيٍّ وَبِاطِمَةَ وَالحُسَيْنِ وَالْحُسَيْنِ أَنَا
حَرْبٌ لِمَنْ حَارَبَهُمْ وَسَلَامٌ لِمَنْ سَالَمَهُمْ
رِوَاةُ التِّرْمِذِيِّ

حضرت علیؓ و حضرت فاطمہؓ کی فضیلت

جمیع بن عمرؓ کہتے ہیں کہ میں اپنی پھوپھی کے ساتھ عائشہؓ کی خدمت
میں حاضر ہوا میں نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کس شخص سے سب
سے زیادہ محبت ہے حضرت عائشہؓ نے کہا فاطمہؓ سے پھر میں
نے پوچھا۔ اور مردوں میں انہوں نے کہا انکے شوہر سے۔ (ترمذی)

۵۸۹۳ وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ عَبْدِ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ عُمِّي
عَلَى عَائِشَةَ فَسَأَلْتُ أَيُّ النَّاسِ كَانَ أَحَبَّ
إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ
فَاطِمَةُ فَقِيلَ مَنْ لِرَجَالٍ قَالَتْ زَوْجَاهَا رِوَاةُ التِّرْمِذِيِّ

”جس نے میرے چچا کو ستایا اس نے مجھے ستایا“

حضرت عبدالمطلب بن ربیعہؓ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ عباسؓ غصے میں بھرے ہوئے آئے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا کس چیز نے تم کو غضب ناک بنایا عباسؓ نے کہا
رسول اللہ! ہمارے (یعنی بنو ہاشم کے) اور قریش کے درمیان کیا (بیگانگی)
ہے کہ جب وہ (یعنی قریش) آپس میں ملتے ہیں تو نہایت بشاش چہرہ سے
ملتے ہیں البتہ وہ ہم سے ملتے ہیں تو اس طرح نہیں ملتے یہ سنکر رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم غضبناک ہو گئے یہاں تک کہ غصہ سے آپ کا چہرہ سرخ
ہو گیا اور پھر فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں حمد کی جان ہے
جس شخص کے دل میں ایمان پایا جائے گا وہ تم کو (یعنی اہلبیت کو) خدا اور خدا
کے رسول کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے دوست رکھے گا۔ یعنی تم سے
محبت کریں گے اسکے بعد اپنے فرمایا لوگو! جو شخص میرے چچا کو ستائے گا اسکے
حق میں برا ہوگا (اس لئے کہ چچا باپ کے مانند ہوتا ہے)۔ (ترمذی)

۵۸۹۴ وَعَنْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ رَبِيعَةَ أَنَّ النَّبِيَّ
دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مُغْضِبًا وَأَنَا عِنْدَكَ فَقَالَ مَا أَغْضَبَكَ
قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَا لَنَا وَلِقَائِكَ إِذَا تَلَقَّوْنَا بَيْنَهُمْ تَلَقَّوْنَا بِوَجْهِ
مُبْشِرَةٍ وَإِذَا لَقَّوْنَا لَقَّوْنَا بِغَيْرِ ذَلِكَ فَغَضِبَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى احْمَرَّتْ
وَجْهَهُ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يَدْخُلُ
قَلْبَ رَجُلٍ الْإِيمَانُ حَتَّى يُحِبَّكُمْ لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ
ثُمَّ قَالَ أَيُّهَا النَّاسُ مَنْ أَدَى عَمِّي فَقَدْ أَدَى
فَانْمَا عَمِّي الرَّجُلُ صَبْرًا أَيْ رِوَاةُ التِّرْمِذِيِّ
وَفِي الْمَصَابِيحِ عَنِ الْمُطَّلِبِ

حضرت عباسؓ کی فضیلت

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

۵۸۹۵ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَبَّاسُ مَعْنَى دَاوُدَ النَّاسِ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ -

فرمایا ہے عباسؓ مجھ سے اور میں عباس سے ہوں۔

(ترمذی)

عباسؓ اور اولاد عباسؓ کے لئے دعا

۵۸۹۲ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْعَبَّاسِ إِذَا كَانَ عِدَاةُ الْإِسْلَامِ نَافَتِي
أَنْتَ وَوَلَدُكَ حَتَّى أَدْعُو لَكُمْ بِدَعْوَةٍ يَنْفَعُكَ
اللَّهُ بِهَا وَوَلَدُكَ فَقَدْ أَغْدَا وَنَا مَعَكَ وَالْبَسْنَا
كِسَاءَهُ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْعَبَّاسِ وَوَلَدِهِ
مَغْفِرَةً ظَاهِرَةً وَبَاطِنَةً لَا تَخْلُودُ نَبَا اللَّهُمَّ
احْفَظْهُ فِي وَلَدِهِ سَادَاةُ التِّرْمِذِيِّ وَنَاد
رَزِيئٌ وَاجْعَلِ الْخِلَافَةَ بَاقِيَةً فِي عَقِبِهِ
وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ -

حضرت ابن عباسؓ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
عباسؓ سے فرمایا کہ میرے دن صبح کے وقت تم اپنی اولاد کو نیکو میرے پاس آنا
تا کہ میں تمہارے لئے دعا کروں جو تم کو اور تمہاری اولاد کو نفع دے پھر پیر
کے دن صبح کے وقت انہی کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت
میں حاضر ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو اپنی چادر اڑھائی اور
پھر فرمایا اے اللہ تم عباسؓ کو اور اس کی اولاد کو بخشدے ظاہر و باطن دونوں حالتوں
میں ان کو پاک کر دے اور ان دونوں کا کوئی گناہ نہ چھوڑے اے اللہ تم! عباسؓ
کو اس کی اولاد میں قائم و محفوظ رکھو ترمذی۔ اور زرین کی روایت میں یہ الفاظ
زیادہ ہیں کہ حضور نے دعائیں بھی فرمائی کہ خلافت اور امارت کو اس کی اولاد
میں باقی رکھو، (ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث غریب ہے)

ابن عباسؓ کی فضیلت

۵۸۹۴ وَعَنْهُ أَنَّهُ رَأَى جِبْرِيلَ مَرَّتَيْنِ وَدَعَا
لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّتَيْنِ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ -

حضرت ابن عباسؓ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ انہوں نے دو مرتبہ جبریلؑ کو
دیکھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے دو مرتبہ دعا
کی۔ (ترمذی)

ابن عباسؓ کو عطا و حکمت کی دعا

۵۸۹۸ وَعَنْهُ أَنَّهُ قَالَ دَعَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُرِيَنِي اللَّهُ الْحِكْمَةَ مَرَّتَيْنِ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ -

حضرت ابن عباسؓ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
میرے لئے دو مرتبہ یہ دعا کی کہ خداوند تعالیٰ مجھ کو حکمت عطا فرمائے۔
(ترمذی)

حضرت جعفرؓ کی کنیت

۵۸۹۹ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ جَعْفَرًا يُجِثُ
الْمَسَاكِينَ وَيَجْلِسُ إِلَيْهِمْ وَيُحْدِثُ لَهُمْ وَيُحْدِثُ لَهُمْ
وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُكْنِيهِ بِأَبِي الْمَسَاكِينِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ -

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ جعفر بن ابی طالبؓ مساکین سے بہت
محبت رکھتے تھے ان کے پاس بیٹھتے اور ان سے مساکین باتیں کرتے اور وہ
مساکین سے باتیں کرتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی کنیت
(اسی بنا پر) ابوالمساکین مقرر کی تھی یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جعفرؓ کو
ابوالمساکین فرمایا کرتے تھے، (ترمذی)

حضرت جعفرؓ کی فضیلت

۵۹۰۰ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ رَأَيْتُ جَعْفَرَ يَطِيرُ فِي الْجَنَّةِ مَعَ الْمَلَائِكَةِ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ -

حضرت ابو ہریرہؓ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
ہے میں نے جعفرؓ کو رحمت مسکین میں جنت کے اندر اڑتے دیکھا ہے
جو فرشتوں کے ساتھ اڑ رہے تھے۔ (ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث غریب ہے)

مہشت کے جانوروں کے سردار

حضرت ابو سعیدؓ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

۵۹۰۱ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
۲۹

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنُ وَالْحُسَيْنُ سَيِّدُ أَشْبَابِ
أَهْلِ الْجَنَّةِ رَدَاةُ التَّرْمِذِيِّ: "حَسَنٌ وَحُسَيْنٌ مِيرِی دُنْیَا کے دو پھول ہیں"
(ترمذی)

۵۹۰۲ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَحْسَنَ وَالْحُسَيْنَ هُمَا رَجَاؤَانَا مِنَ اللَّهِ نَارَ دَاةِ التَّرْمِذِيِّ وَقَدْ سَبَقَ فِي فَصْلِ الْأَوَّلِ.
حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
ہے حسن اور حسین میری دنیا کے دو پھول ہیں۔
(ترمذی)

حسین سے محبت و تعلق

۵۹۰۳ وَعَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ طَرَفْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فِي بَعْضِ الْحَاجَةِ فَخَدَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُشْتَمِلٌ عَلَى شَيْءٍ لَا أَدْرِي مَا هُوَ فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنْ حَاجَتِي قُلْتُ مَا هَذَا الَّذِي أَنْتَ مُشْتَمِلٌ عَلَيْهِ فَكَشَفَهُ فَأَرَانِي أَحْسَنَ وَالْحُسَيْنَ عَلَى وَرَكَيْهِمَا فَقَالَ هَذَا ابْنُ أَبْنَايَ وَابْنَتَايَ اللَّهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُمَا فَأَحِبَّهُمَا وَأَحِبَّ مَنْ يُحِبُّهُمَا رَدَاةُ التَّرْمِذِيِّ
حضرت اسامہ بن زیدؓ کہتے ہیں کہ میں ایک ضرورت سے رات کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا نبی صلی اللہ علیہ وسلم گھر کے اندر سے اس حال میں آئے کہ آپ ایک چیز کے اندر پلٹے ہوئے تھے جس سے میں ناواقف تھا کہ وہ کیا چیز ہے جب آپ کے میل بنی ضرورت کو عرض کر چکا اور اپنی حاجت کے فاع ہو گیا تو میں نے پوچھا حضورؐ آپ کیا چیز لے ہوئے ہیں آپ نے اس چیز کو کھولا تو وہ حسن اور حسینؑ تھے جو آپ کے دونوں کو لھوں پر یا بغلوں میں تھے اور آپ ان پر چادر ڈالے تھے اور پھر آپ نے فرمایا یہ دونوں میرے اور میری بیٹی کے بیٹے ہیں۔ اے اللہ تم! میں ان سے محبت رکھتا ہوں تو بھی ان سے محبت کر اور جو شخص ان سے محبت کرے تو اس سے محبت کر۔

شہادت حسینؑ اور ام سلمہؓ کا خواب

۵۹۰۴ وَعَنْ سَلْمَى قَالَتْ دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ وَهِيَ نَائِمَةٌ فَقُلْتُ مَا يَبْكُوكَ قَالَتْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْنِي فِي الْمَنَامِ وَعَلَى رَأْسِهِ وَحِيتِي الثَّنَابُ فَقُلْتُ مَا لَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ شَهِدْتُ قَتْلَ الْحُسَيْنِ أِنْفَارَ دَاةِ التَّرْمِذِيِّ وَقَالَ هَذَا أَحَدُ بَيْتِ عَرِيْبٍ.
حضرت سلمیٰ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی ام سلمہؓ کے پاس گئی وہ اس وقت رو رہی تھیں میں نے پوچھا کیوں روتی ہو۔ انہوں نے کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں اس حالت میں دیکھا کہ آپ سر اور اعضاء پر خاک پڑی ہوئی تھیں میں نے پوچھا یا رسول اللہ کیا ہوا آپ خاک لڑکیوں میں پکے فرمایا میں بھی حسینؑ کے قتل میں موجود تھا (یعنی ان کے شہادت کے واقعہ کو دیکھ رہا تھا)
(ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث غریب ہے)

حضرت کو اپنے اہل بیت میں سب سے زیادہ محبت حسنؑ و حسینؑ سے تھی

۵۹۰۵ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ سَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ أَهْلِ بَيْتِكَ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ أَحْسَنُ وَالْحُسَيْنُ وَكَانَ يَقُولُ لِفَاطِمَةَ أَدْرِي لِي ابْنَتِي كَيْفَ تَهْمُهُمَا وَيَضُمُّهُمَا إِلَيْهِ رَدَاةُ التَّرْمِذِيِّ وَقَالَ هَذَا أَحَدُ بَيْتِ عَرِيْبٍ.
حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا اہلیت میں آپ کو کون شخص سب سے زیادہ پیارا ہے۔ آپ نے فرمایا حسنؑ اور حسینؑ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاطمہؓ سے کہا کرتے تھے میرے دونوں بیٹوں کو بلاؤ پھر آپ حسنؑ اور حسینؑ دونوں کے جسم کو سونگھتے اور اپنے گلے سے لگاتے (ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث غریب ہے)۔

حسینؑ سے کمال محبت کا اظہار

۵۹۰۶ وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ بِيَدَيْهِمَا
حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے سامنے اپنے ہر روایت قطعاً غلط ہے اسلئے کہ نام محمدؐ بن ابی بکرؓ کا اس پر اتفاق ہے کہ حضرت ام سلمہؓ شہادت حسینؑ سے دو سال قبل وفات پا چکی تھیں۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُنَا إِذْ جَاءَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ وَعَلَيْهِمَا قِيَصَانُ أَحْمَرَانِ يَمِشْيَانِ وَيُعْذِرَانِ فَذَلَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمُنْبَرِ فَحَمَلَهُمَا وَصَعَهُمَا بَيْنَ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ صَدَقَ اللَّهُ إِلَهُمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فَتَنَةٌ نَظَرْتُ إِلَى هَذَيْنِ الصَّبِيَّيْنِ يَمِشْيَانِ وَيُعْذِرَانِ فَلَمْ أَصْبِرْ حَتَّى قَطَعْتُ حَدِيثِي وَرَفَعْتُهُمَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتَّسَائِيُّ.

۹۰۷. وَعَنْ يَعْقُبَ بْنِ مُرَّةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُسَيْنٌ مَنِيٌّ وَأَنَا مِنْ حُسَيْنٍ أَحَبَّ اللَّهُ مَنْ أَحَبَّ حُسَيْنًا حُسَيْنٌ سَبْطٌ مِنَ الْأَسْبَاطِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

خطبہ پڑھ رہے تھے کہ اچانک حسن اور حسین آگئے جو اس وقت سُرخ کرتے ہوئے تھے اور چلتے تھے۔ اور گر گر پڑتے تھے یہ دیکھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے اترے۔ اور دونوں بچوں کو گود میں اٹھالیا اور پھر اپنے سامنے دونوں کو بٹھا کر فرمایا خداوند تعالیٰ نے سچ فرمایا ہے کہ تمہارے مال اور تمہاری اولاد فتنہ ہیں یعنی آزمائش کی چیزیں ہیں میں نے دونوں بچوں کو دیکھا کہ یہ چلتے ہیں اور گر گر پڑتے ہیں تو مجھ سے صبر نہ ہو سکا یہاں تک کہ میں نے اپنی بات کو قطع کر دیا اور ان دونوں کو اٹھالیا (ترمذی ابوداؤد و تہائی)

حضرت یعلیٰ بن مرہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے حسین مجھ سے ہے اور میں حسین سے ہوں جس نے حسین سے محبت کی خدا نے اس سے محبت کی اور حسین سے ہے اسباط میں سے (یعنی بیٹی کا بیٹا ہے۔ ترمذی)

حسینؑ کی حضورؐ سے مشابہت

حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حسنؑ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت مشابہ ہیں (یعنی شکل و صورت میں) سر سے لے کر سینہ تک (حسنؑ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت مشابہ ہیں) اور حسینؑ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم کے زیریں حصہ سے بہت مشابہ ہیں۔ (ترمذی)

۹۰۸. وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ الصَّدْرِ إِلَى الدُّمَى وَالْحُسَيْنِ أَشْبَهَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كَانَ أَسْفَلَ مِنْ ذَلِكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

فاطمہؑ اور حسینؑ کی فضیلت

حضرت خدیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنی ماں سے کہا مجھ کو اجازت دیجئے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مغرب کی نماز جا کر پڑھوں اور حضورؐ سے درخواست کروں کہ وہ میرے اور تمہارے لئے مغفرت کی دعا فرمائیں چنانچہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ مغرب کی نماز آپ کے ساتھ پڑھی پھر نوافل پڑھے اور اسکے بعد عشاء کی نماز پڑھی پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہو کر چلے تو میں بھی آپ کے پیچھے پیچھے چلا آپ نے میرے قدموں کی آواز سن کر پوچھا۔ کون ہے کیا تو خدیفہ ہے میں نے عرض کیا۔ ہاں۔ آپ نے فرمایا کیوں کیا کام ہے خدا تجھ کو اور قیری مال کو بخشے دیکھ یہ ایک فرشتہ ہے جو اس رات سے پہلے کبھی زمین پر نہیں اترا اس فرشتے نے اپنے پرور و کار سے مجھے پاس حاضر ہونے اور سلام کرنے کی اجازت چاہی تھی چنانچہ اسکو اجازت مل گئی۔ اس فرشتے نے مجھ کو یہ بشارت دی ہے کہ فاطمہؑ جنت کی عورتوں کی سردار ہیں اور حسنؑ اور حسینؑ نوجوان جہنم کے سردار ہیں۔

۹۰۹. وَعَنْ حَدِيفَةَ قَالَ قُلْتُ لِأُمِّ دَعْيَى أُمِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَلِي مَعَهُ الْمَغْرِبَ وَأَسْأَلُهُ أَنْ يَسْتَغْفِرَ لِي وَلَكَ فَأَنْتَبْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّيْتُ مَعَهُ الْمَغْرِبَ فَصَلَّى حَتَّى مَلَئَ الْعِشَاءَ ثُمَّ انْقَلَبَ فَتَبِعْتُهُ فَصَمِعَ صَوْتِي فَقَالَ مَنْ هَذَا حَدِيفَةُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ مَا حَاجَتَكَ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ وَلِأَوْلَاكِ إِنَّ هَذَا مَلَكٌ لَمْ يَنْزِلِ الْأَرْضَ قَطُّ قَبْلَ هَذِهِ اللَّيْلَةِ اسْأُذَنْ رَبَّهُ أَنْ يُسَلِّمَ عَلَيَّ وَيُبَشِّرَنِي بِأَنْ فَاطِمَةَ سَيِّدَةَ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَأَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا أَحَدُ بَيِّنَاتِ عَمْرِائِي.

(ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث عزیز ہے)

”اچھی سواری اچھا سوار“

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حسن بن علیؑ کو اپنے کندھے پر بٹھائے ہوئے تھے کہ ایک شخص نے عرض کیا اے لوگ! کیسی اچھی سواری پر تو سوار ہوا ہے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور وہ سوار بھی تو اچھا ہے۔

(ترمذی)

حضرت اسامہ کی فضیلت

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انہوں نے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کے لئے بیت المال شاہی خزانہ سے ساڑھے تین ہزار درہم کا وظیفہ مقرر کیا اور عبداللہ بن عمرؓ (اپنے بیٹے) کے لئے تین ہزار درہم کا وظیفہ مقرر کیا۔ عبداللہ بن عمرؓ نے اپنے والد سے کہا آپ کے اسامہؓ کو چھ پرکیوں ترجیح دی خدا کی قسم اس نے کسی مشہد (معرکہ جنگ) میں مجھ سے سبقت و بازی حاصل نہیں کی ہے عمرؓ نے کہا میں نے اسلئے اسامہؓ کا وظیفہ زیادہ مقرر کیا ہے کہ اس کے باپ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تیرے باپ سے زیادہ محبت تھی اور پھر خود اسامہؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت پیارا تھا۔ تجھ سے زیادہ پیارا۔ پس میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے محبوب کو (یعنی اسامہؓ کو) اپنے محبوب (عبداللہؓ پر) ترجیح دی۔ (ترمذی)

حضرت زید کا آنحضرتؐ کو چھوڑ کر اپنے گھر جانے سے انکار

حضرت جبیلہ بن حارثہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ میرے ساتھ میرے بھائی زیدؓ کو بھیج دیجیے۔ آپؐ نے فرمایا زیدؓ یہ موجود ہے۔ اگر یہ تمہارے ساتھ جانا چاہے تو میں اسکو منع نہیں کرتا۔ زیدؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں آپؐ کے سوا کسی کو پسند نہیں کرتا۔ یعنی آپؐ کی خدمت سے بہتر میں کسی چیز کو خیال نہیں کرتا۔ جبیلہ بن حارثہؓ کا بیان ہے کہ اس معاملہ میں میں نے اپنے بھائی کی رائے کو اپنی رائے سے بہتر پایا۔ (یعنی اس نے میرے پاس رہنے کو پسند نہ کیا اور رسول اللہؐ کی خدمت کو پسند کیا)۔ (بخاری)

اسامہ کے تین شفقت و محبت کا اظہار

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس بیماری میں جس میں آپؐ وفات پائی اہمیت کمزور ہو گئے تو میں اور دوسرے لوگ مدینہ میں آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسامہؓ کی ماتحتی میں ایک لشکر تیار کیا تھا جو مدینہ کے باہر کھڑا تھا آپؐ اسکو

۵۹۱۰ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَامِلَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَلَى عَاتِقِهِ فَقَالَ رَجُلٌ نِعَمَ الْمَرْكَبُ رَكِبْتَ يَا غُلَامُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَنِعْمَ الدَّاكِبُ هُوَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۵۹۱۱ وَعَنْ عُمَرَ أَنَّهُ قَرَضَ لِأَسَامَةَ فِي ثَلَاثَةِ أَلْفٍ وَخَمْسِينَ مِائَةً وَقَرَضَ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ فِي ثَلَاثَةِ أَلْفٍ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ لِأَبِيهِ لَوْ فَضَّلْتَ أَسَامَةَ عَلَى نَوَائِلِ مَا سَقَيْتَنِي إِلَى مَشْهَدٍ قَالَ لَئِنْ زَيْدًا كَانَ أَحَبَّ إِلَيَّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أُنَيْكَ وَكَانَ أَسَامَةُ أَحَبَّ إِلَيَّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْكَ فَأَشَدُّ حُبِّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيَّ حُبِّي رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۵۹۱۲ وَعَنْ حَبِيلَةَ بِنِ حَارِثَةَ قَالَتْ قَدِمْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ابْعَثْ مَعِيَ أَخِي زَيْدًا قَالَ هُوَذَا فَإِنْ انْطَلَقَ مَعَكَ لَمْ أَمْنَعُهُ قَالَ زَيْدٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَاللَّهِ لَا اخْتَارَ عَلَيْكَ أَحَدًا قَالَ فَرَأَيْتَ سَأَلَنِي أَخِي أَفْضَلَ مِنْ رَأْيِي سَأَلَنِي سَأَلَنِي رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۵۹۱۳ وَعَنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ لَمَّا ثَقُلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَبَطْتُ وَهَبَطَ النَّاسُ الْمَدِينَةَ فَدَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَسَلَّمَ قَدْ أَصْبَحْتَ فَكَمْ بَيْتَكُمْ جَعَلَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَضَعُ يَدَيْهِ عَلَى وَبَدَفَعَهُمَا فَأَعْرَضَ
أَنَّهُ يَدْعُو لِي رَدَاةَ التَّزْمِيذِيِّ وَقَالَ
هَذَا أَحَدُ بَيْتٍ عَزِيزٍ -

روانہ کرنے نہ پائے تھے کہ بیمار ہو گئے۔ اسامہؓ اور دوسرے لوگ اسی
لشکر میں سے مدینہ واپس آئے تھے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں
ہوا تو اس وقت آپ خاموش تھے (یعنی طاقت گویائی جاتی رہی تھی) رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو دیکھا اور اپنے دونوں ہاتھوں کو میرے اوپر
رکھا اور پھر انکو ہند کیا میں سمجھ گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے لئے دعا فرما
ہے میں ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث غریب ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
اسامہؓ کی ریش کو صاف کرنا چاہا میں نے عرض کیا آپ ہٹنے دیجیئے۔ اس
کام کو میں کروں گی۔ آپ نے فرمایا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا تو اسامہؓ سے محبت کر اس
لئے کہ میں اس سے محبت کرنا ہوں۔ (ترمذی)

حضرت اسامہؓ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
دروازے پر بیٹھا ہوا تھا کہ علیؓ اور عباسؓ آئے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت
میں حاضری کی اجازت کی خواہش رکھتے تھے انہوں نے مجھ سے کہا تم ہمارے لئے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت طلب کرو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! علیؓ
اور عباسؓ مجھ کو معلوم ہے یہ دونوں میرے پاس کیوں کر آئے ہیں۔ میں
نے عرض کیا مجھ کو معلوم نہیں آپ نے فرمایا لیکن میں جانتا ہوں۔ اچھا ان کو
بلاؤ۔ چنانچہ دونوں نے اندر داخل ہو کر عرض کیا۔ یا رسول اللہ! ہم
آپ کی خدمت میں یہ دریافت کرنے حاضر ہوئے ہیں کہ آپ کو
اپنے گھر والوں میں کون سب سے پیارا ہے۔ آپ نے فرمایا فاطمہؓ محمد
صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی محمد کو سب سے پیاری ہے علیؓ اور عباسؓ نے عرض کیا ہم
آپ کے گھر والوں کی بابت پوچھنے نہیں آئے ہیں (بلکہ ہمارا سوال اقربا سے ہے)
آپ نے فرمایا میرے اہل میں مجھ کو سب سے زیادہ محبوب وہ شخص ہے جس پر
خدا نے اپنا انعام و فضل کیا ہے اور میں نے بھی اس پر انعام و احسان کیا اور
اسامہؓ بن زید ہے۔ علیؓ و عباسؓ نے عرض کیا اور اسامہؓ رضی اللہ عنہ کے بعد آپ
نے فرمایا۔ پھر علیؓ بن ابوطالبؓ۔ عباسؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم آپ

۵۹۱۴ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُكَيِّفَ مَخَاطَ أُسَامَةَ
قَالَتْ عَائِشَةُ دَعْنِي حَتَّى آتَا الَّذِي أَفْعَلُ قَالَ
يَا عَائِشَةُ أَحْبَبِي فَإِنِّي أُحِبُّهُ رَدَاةَ التَّزْمِيذِيِّ
۵۹۱۵ عَنْ أُسَامَةَ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا إِذْ جَاءَ
عَلِيٌّ وَالْعَبَّاسُ يَسْتَأْذِنَانِ فَقَالَ لِأُسَامَةَ
اسْتَأْذِنْ لَنَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلِيٌّ وَ
الْعَبَّاسُ يَسْتَأْذِنَانِ فَقَالَ أَتَدْرِي مَا
جَاءَ بِهِمَا قُلْتُ لَا قَالَ لِكُنِّي أَدْرِي إِذْ دَنَى
لَهُمَا فَدَخَلَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ جِئْنَاكَ
نَسْأَلُكَ أَيُّ أَهْلِكَ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ
فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَا مَا جِئْنَاكَ نَسْأَلُكَ عَنْ أَهْلِكَ
قَالَ أَحَبُّ أَهْلِي إِلَيَّ مَنْ قَدْ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِ
وَأَنْعَمْتُ عَلَيْهِ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ قَالَا
ثُمَّ مَنْ قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ
الْعَبَّاسُ يَا رَسُولَ اللَّهِ جَعَلْتَ عَمَّكَ
أَخْرَجَهُمْ قَالَ بَلَى عَلِيًّا سَبَقَكَ بِالْهَجْرَةِ
رَدَاةَ التَّزْمِيذِيِّ -

نے اپنے چچا کو اپنے اہلیت میں آخر میں رکھا۔ آپ نے فرمایا علیؓ نے ہجرت میں تم پر سبقت کی ہے۔

فصل سوم

حسن و آنحضرت سے بہت مشابہ تھے

حضرت عقیقہ بن حارثؓ کہتے ہیں کہ ابو بکرؓ نے عصر کی نماز پڑھی
(یعنی اپنے عہد خلافت میں) پھر آپؐ ٹہلنے کو چلے۔ آپ کے ساتھ علیؓ رضی اللہ عنہ بھی

۵۹۱۶ عَنْ عُقَيْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ قَالَ أَبُو
بَكْرٍ الْعَصَمُ ثُمَّ خَرَجَ يَمْشِي وَمَعَهُ عَلِيٌّ

قَرَأَ الْحَسَنُ يَلْعَبُ مَعَ الصَّبِيَّانِ فَحَمَلَهُ
عَلَى عَاتِقِهِ قَالَ يَا بَنِي شَيْبَةَ يَا لِنَيْيَ صَلَّ
اللَّهُ عَلَيْكَ وَسَلَامَ لَيْسَ شَيْبَةً بِعَلِيٍّ وَ عَلِيٌّ
يُضْحِكُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

تھے کہ ابو بکر نے حسن کو بچوں کے ساتھ کھیلتے دیکھا ان کو اپنے اٹھا لیا اور
اپنے کندھے پر بٹھالیا۔ اور کہا میرا باپ خدا ہو یہ نبی سے بہت مشابہ ہے
علیؑ سے نہیں (علیؑ نہ یہ سن رہے تھے اور سن رہے تھے)۔
(بخاری)

شہید اعظمؑ کے سر مبارک کے ساتھ ابن زیاد کا مسخرہ اسٹہزام

۵۹۱۷ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ أَمَّا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ
بِرَأْسِ الْحُسَيْنِ فَجَعَلَ فِي طَسْتٍ فَجَعَلَ يَنْكُثُ
وَقَالَ فِي حُسَيْنِهِ شَيْبَةً قَالَ أَنَسٌ فَقُلْتُ وَاللَّهِ
إِنَّمَا كَانَ أَشْبَهُهُمْ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَكَانَ مَخْضُوبًا بِالْوَسْمِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
وَفِي رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ
زَيْدٍ فَجِئْتُ بِرَأْسِ الْحُسَيْنِ فَجَعَلَ يَفْرُبُ بِقَفِيفٍ
فِي أَتَقِهِ وَيَقُولُ مَا رَأَيْتُ مِثْلَ هَذَا حَسَنًا
فَقُلْتُ أَمَا إِنَّمَا كَانَ مِنْ أَشْبَهُهُمْ بِرَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ
صَحِيحٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ۔

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ عبید اللہ بن زیاد کے سامنے حضرت
حسینؑ کا سر مبارک لایا گیا۔ اور ایک طشت میں رکھا گیا۔ عبید اللہ سر مبارک
کو لکڑی سے خش دیتا تھا اور کہتا جاتا تھا۔ ان کے حسن میں ایک بات ہے
(یعنی عیب کُن یا باپے انس کا بیان ہے کہ میں نے ان سے کہا خدا کی
قسم! اہلبیت میں حسینؑ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت مشابہ تھے اس
وقت آپ کا سر مبارک وسمہ سے رنگا ہوا تھا۔ بخاری) اور ترمذی کی روایت
میں یہ الفاظ ہیں کہ انسؓ نے بیان کیا کہ میں عبید اللہ بن زیاد کے پاس بیٹھا
ہوا تھا کہ حسینؑ کا سر مبارک لایا گیا ابن زیاد آپ کی ناک پر بکڑی مارتا جاتا
اور یہ کہتا جاتا تھا اس طرح کا حسن میں نے نہیں دیکھا میں نے کہا حسینؑ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت مشابہ تھے ترمذی نے کہا یہ حدیث
صحیح حسن غریب ہے۔

ایک خواب جس میں ولادت حسینؑ کی خوشخبری تھی ایک بیشین گوی جس میں قتل حسینؑ کی پیش خبری تھی

۵۹۱۸ وَعَنْ أُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ أَنَّهَا
وَحَدَّثَتْ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي رَأَيْتُ حُلُمًا مُنْكَرًا
الَّيْلَةَ قَالَ وَمَا هُوَ قَالَتْ إِنَّمَا شَدِيدُ قَالَ
وَمَا هُوَ قَالَتْ رَأَيْتُ كَانَ قِطْعَةً مِنْ جَسَدٍ
قُطِعَتْ وَوُضِعَتْ فِي جِحْرِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَأْيْتُ خَيْرًا تَلِدُ فَاطِمَةً
إِنْ شَاءَ اللَّهُ غَلَامًا يَكُونُ فِي جِحْرِي قَوْلَكَ
فَاطِمَةُ الْحُسَيْنِ وَكَانَ فِي جِحْرِي كَمَا قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلْتُ يَوْمًا عَلَى
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعْتُ
فِي جِحْرِي ثُمَّ كَانَتْ مِنِّي الْتِفَاتًا فَأَذَاعَ بَارِسُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهْرُ نِقَانِ الدُّمُوعِ
قَالَتْ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ يَا نَبِيَّ مَا لِي

حضرت ام فضلؓ بنت حارث کہتی ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا۔ یا رسول اللہ! میں نے آج
رات بہت بُرا خواب دیکھا ہے۔ آپ نے پوچھا۔ وہ کیا ہے۔ انہوں نے کہا وہ
بہت سخت ناکور خواب ہے۔ آپ نے فرمایا۔ وہ کیا ہے۔ انہوں نے کہا
میں نے دیکھا کہ آپ کے جسم مبارک سے ایک ٹکڑا کاٹا گیا ہے۔ اور
میری گود میں رکھ دیا گیا ہے۔ آپ نے فرمایا تو نے اچھا خواب دیکھا اللہ
اللہ تم فاطمہؑ ایک لڑکا جنے گی جو میری گود میں رکھا جائے گا۔ چنانچہ حضرت
فاطمہؑ کے ہاں حسینؑ پیدا ہوئے اور میری گود میں رکھے گئے۔ جیسا کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا ایک روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گئی اور میں
کو آپ کی گود میں بدیا پھر میں دوسری طرف دیکھنے لگی۔ اچانک میں نے دیکھا کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو جاری ہیں میں نے عرض کیا اے خدا
کے نبی میرے ماں باپ آپ پر ندامتوں کیا بات ہے۔ آپ نے فرمایا ابھی ابھی
جبرائیل علیہ السلام میرے پاس آئے تھے انہوں نے مجھ کو بتایا کہ عنقریب
تیری امت تیرے اس بیٹے کو قتل کر دے گی میں نے عرض کیا اس

قَالَ اَتَانِي جِبْرِيلٌ فَاَخْبَرَنِي اَنْ اُمِّي سَقُتْ
ابْنِي هَذَا فَقُلْتُ هَذَا قَالَ نَعَمْ وَاَتَانِي
بِمَرْبَبَةٍ مِّنْ ثُرَيَّتِهَا حَصْرَاءٌ

بیٹے کو۔ آپ نے فرمایا۔ ہاں اور میرے پاس اس جگہ کی مٹی بھی لائے
تھے۔ جہاں قتل کیا جائے گا۔ اور وہ سرخ مٹی تھی۔
(بیہقی)

شہادت حسینؑ اور ابن عباسؓ کا خواب

حضرت ابن عباسؓ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے ایک روز رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں اس حال میں دیکھا کہ وہ پہر کا وقت ہے آپ
پریشان حال غبار کو وہ ایک شیشی ہاتھ میں لئے ہوئے ہیں جس میں خون بھرا ہوا
ہے میں نے عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں یہ کیا ہے۔ آپ نے
فرمایا یہ حسینؑ اور ان کے ہمراہیوں کا خون ہے جس کو میں صبح سے اس
وقت تک اس شیشی میں اکٹھا کرتا رہا ہوں۔ ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ خواب
میں جو وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا تھا میں نے اس کو یاد
رکھا۔ تو حسینؑ کی اسی وقت قتل کئے گئے تھے۔ (بیہقی۔ احمد)

۵۹۱۹ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا بَيْنَ النَّائِمَاتِ يَوْمَ
يَنْصُفُ النَّهَارِ اشْتَعَتْ اَعْيُنُ بَيْتِهِ فَاَمْسَوْا وَرَدَّ
فِيهَا دَمٌ فَقُلْتُ يَا بِي اَنْتَ وَاُمِّي قَالَا هَذَا قَالَ
هَذَا دَمُ الْحُسَيْنِ وَاهْلِيَا لَمْ يَزَلِ التَّقِطُ
مُنْذُ الْيَوْمِ قَا حُصِي ذَلِكَ الْوَقْتُ فَاجِدُ قِتْلَ
ذَلِكَ الْوَقْتُ رَوَاهُ الْكَلْبِيُّ عَنْ قِيٍّ دَلَالِ النَّبُوَّةِ
وَاَحْمَدُ الْاَخِيرَ

اہل بیت کو عزیز و محبوب رکھو

حضرت ابن عباسؓ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا ہے تم خدا سے اس لئے محبت کرو کہ وہ غذا اور اپنی نعمتیں عطا کرتا
ہے اور تم سے اس لئے محبت کرو کہ تم خدا سے محبت رکھتے ہو اور میرے
اہل بیت کو میری محبت کی وجہ سے محبوب رکھو۔ (ترمذی)

۵۹۲۰ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ احْبُوا اللَّهَ لِمَا يَغْدُو كُفْرًا مِنْ بَعْدِهِ وَ
احْبُونِي لِحُبِّ اللَّهِ وَاحْبُوا اَهْلَ بَيْتِي لِحُبِّي
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

اہل بیت اور کشتی نوح میں مماثلت

حضرت ابو ذرؓ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انہوں نے کعبہ کے دروازہ کو پوچھ
کر یہ بیان کیا کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے آگاہ ہو کہ
میرے اہل بیت تمہارے لئے نوح کی کشتی کے مانند ہیں جو شخص کشتی میں
سوار ہوا۔ اس نجات پائی اور جو کشتی میں سوار ہوئیے پیچھے رہ گیا وہ ہلاک ہوا (احمد)

۵۹۲۱ وَعَنْ ابْنِ ذَرٍّ اَنَّهُ قَالَ وَهَذَا اخْبُ بَابِ
الْكَعْبَةِ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اَلَا
اِنَّ مَثَلَ اَهْلِ بَيْتِي فِيمَكُمْ مَثَلُ سَفِينَةِ نُوحٍ
مَنْ رَكِبَهَا بَخَا وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنْهَا هَلَكَ رَوَاهُ أَحْمَدُ

بَابُ مَنَاقِبِ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں کے مناقب فضائل کا بیان

فصل اول

خدیجہ الکبریٰ کی فضیلت

حضرت علیؓ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
یہ فرماتے سنا ہے۔ مریم بنت عمران ساری امت کی عورتوں میں بہتر ہیں

۵۹۲۲ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلَيْهَا وَسَلَّمَ يَقُولُ خَيْرُ نِسَائِهَا مَرْيَمُ بِنْتُ

اور خدیجہ الکبریٰؓ بھی سب سے بہتر ہیں۔ ایک روایت میں ہے کہ وہ آسمان و زمین کی جانب اشارہ کر کے فرمایا کہ ان کے سب سے والوں میں سب سے بہتر ہیں۔ (بخاری و مسلم)

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جبریل علیہ السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ کو کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ خدیجہؓ آرہی ہیں! یعنی غار حرا میں ان کے ساتھ برتن ہے کہ اس میں سالن ہے یا کھانا ہے۔ جب وہ آپ کے پاس پہنچ جائیں تو آپ ان کو اپنے پروردگار کی طرف سے اور میری طرف سے بھی سلام پہنچانا اور ان کو یہ بشارت دینا کہ جنت کے اندر ان کے ایک موتی کا محل ہے اس محل میں نہ زلزلہ ہو اور نہ رنج و آفت زلزلہ کی (بخاری و مسلم)

عَمْرَانٌ وَخَيْرٌ نِّسَاءً خَدِيجَةُ بَدَتْ حَوْبِي
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ فِي رِوَايَتِهِ قَالَ أَبُو كُرَيْبٍ وَأَشَارَ
وَكَبِيرًا إِلَى السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ -

۵۹۲۳ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَتَى جِبْرِيلُ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذِهِ
خَدِيجَةُ قَدْ أَتَتْ مَعَهَا إِنَاءٌ فِيهِ إِذَا مَرَّ أَوْ
طَعَامٌ فَإِذَا أَتَتْكَ فَأَقْرَأْ عَلَيْهَا السَّلَامَ مِنْ رَبِّهَا
وَمِنِّْي وَلَبَّيْهَا هَا بَيْتِي فِي الْجَنَّةِ مَنْ قَصِبَ
لَا سَخَبَ فِيهِ وَلَا نَصَبَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ -

حضرت خدیجہؓ کی خصوصی فضیلت

حضرت عائشہؓ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں میں جتنا رشک مجھ کو خدیجہ الکبریٰؓ پر ہوتا تھا۔ اتنا کسی بیوی پر نہیں حالانکہ میں نے ان کو دیکھا تک نہیں بخار لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو باوجود یہ کرتے تھے اور جب آپ کبھی کوئی بکری ذبح کرتے تو اس کے گوشے کے ٹکڑے کر کے خدیجہؓ کی سہیلیوں کو بھیجا کرتے تھے بعض اوقات آپ کہہ دیا کرتی تھی کہ آپ کے خیال میں خدیجہؓ کے سوا دنیا میں کوئی عورت ہی نہ تھی آپ اس کے جواب میں فرماتے کہ خدیجہؓ ایسی تھی اور خدیجہؓ ویسی تھی۔ اور اس کے بطن سے میری اولاد ہے (بخاری و مسلم)

۵۹۲۲ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا عَزَّتْ عَلَى أَحَدٍ
مِّنْ نِّسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا عَزَّتْ
عَلَى خَدِيجَةَ وَمَا رَأَيْتُهَا وَلَكِنْ كَانَ يُكْثَرُ
ذِكْرُهَا وَرُبَّمَا ذَبَحَ الشَّاةُ ثُمَّ يَقْطَعُهَا أَغْصَاءُ
ثُمَّ يَبْعَثُهَا فِي صَدَأِ ابْنِ خَدِيجَةَ فَرُبَّمَا قُلْتُ
لَهَا كَأَنَّ لَهَا تَكُنُّ فِي الدُّنْيَا امْرَأَةً إِلَّا أَنَّ
خَدِيجَةَ قَالَتْ لَيْسَ بِهَا كَأَنَّكَ كَأَنَّكَ وَكَأَنَّكَ
كَانَ لِي مِنْهَا وَلَكِنْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ -

حضرت عائشہؓ کی فضیلت

ابو سلمہؓ فرماتے ہیں کہ عائشہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز مجھ سے فرمایا اے عائشہؓ! یہ جبریلؑ ہیں تم کو سلام کہتے ہیں عائشہؓ کہتی ہیں کہ میں نے کہا وعلیہ السلام درحمتہ اللہ عائشہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس چیز کو دیکھتے تھے جن کو میں نہ دیکھتی تھی۔ (یعنی جبریلؑ کو) (بخاری و مسلم)

۵۹۲۵ وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ هَذَا
جِبْرِيلُ يَقْرَأُ عَلَيْكَ السَّلَامَ قَالَتْ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ
وَرَحْمَةُ اللَّهِ قَالَتْ وَهُوَ يَدِي مَا لَا أَسَاسِي
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ -

عائشہؓ کے بارے میں آنحضرتؐ کا ایک خواب

حضرت عائشہؓ فرماتے ہیں کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا تم کو میں نے تین رات مسلسل خواب میں دیکھا تم کو فرشتہ ریشم کے ایک ٹکڑے میں لانا اور مجھ سے کہتا یہ آپ کی بیوی ہیں میں تمہارے چہرے سے کپڑا ہٹاتا اور تم کو پاتا بعینہ پھر میں اپنے دل میں کہتا۔ اگر یہ خواب خدا کی طرف سے ہے تو خدا اس کو پورا کرے گا۔

۵۹۲۶ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَيْتُكَ فِي الْمَنَامِ ثَلَاثَ لَيَالٍ
يَجِيءُ بِكَ الْمَلَكُ فِي سَرَقَةٍ مِنْ حَدِيدٍ فَقَالَ
لِي هَذِهِ أَمْرَأَةٌ تَكُفُّ عَنْ وَجْهِكَ
الثَّوْبَ فَإِذَا أَنْتَ هِيَ فَقُلْتُ إِنْ يَكُنْ هَذَا
مِنْ عِنْدِ اللَّهِ يُضَيِّعُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ -

(بخاری و مسلم)

حضرت عائشہؓ کی امتیازی فضیلت

حضرت عائشہؓ فرماتے ہیں کہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی

۵۹۲۷ وَعَنْهَا قَالَتْ إِنَّ النَّاسَ كَانُوا يَتَحَدَّثُونَ

بِهَذَا أَيَا هُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ يَبْتَخُونُ بِذَلِكَ
مَرْضَاةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ
قَالَتْ إِنَّ نِسَاءَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ كُنَّ حُزْبَيْنِ فَحُزْبٌ فِيهِ عَائِشَةُ وَ
حَقِصَةُ وَصَفِيَّةُ وَ سَوْدَةُ وَالْحُزْبُ الْآخَرُ
أُمُّ سَلَمَةَ وَسَائِرُ نِسَاءِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُلُّهُنَّ حُزْبُ أُمِّ سَلَمَةَ فَتَقُلْنَ لَهَا
كَلِمَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْلِمُ
النَّاسَ يَقُولُ مَنْ أَرَادَ أَنْ يُهَيِّئَ إِلَى رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْيُهَيِّئْ إِلَيْهِ حَيْثُ
كَانَ مَكَلَمَتُهُ فَقَالَ لَهَا لَا تُؤْذِينِي فِي عَائِشَةَ
فَإِنَّهُ أَوْحَى لَمْ يَأْتِنِي وَأَنَا فِي ثَوْبٍ (مَرْأَةِ
الْأَعْلَشَةِ) قَالَتْ قَالَتْ أَتُؤْذِنِي إِلَى اللَّهِ
مَنْ أَذَاكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ثُمَّ انْتَهَنَ
دَعَوْنَ فَاطِمَةَ فَأَرْسَلَنَ إِلَى رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَمَتُهُ فَقَالَ
يَا بُنَيَّةُ أَلَا تَحِبِّينِ مَا أَحَبُّ قَالَتْ بَلَى
قَالَ فَأَجِبِي هَذِهِ مُتَّقِي عَلَيْكِ-

خدمت میں ہدیہ پیش کرنے کیلئے اس دن کا انتظار کرتے جس روز کہ آپ
میرے ہاں تشریف رکھتے ہوتے (یعنی میری باری کے دن کا انتظار کیا کرتے
تھے) اور اس سے انکا منشا محض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مزاج کی خوشنودی
حاصل کرنا تھا۔ عائشہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں کی دو جماعتیں
تھیں ایک جماعت میں عائشہ، حفصہ، اور سودہ تھیں، اور دوسری جماعت میں
ام سلمہ اور باقی بیویاں تھیں۔ ایک خادمہ سلمہ کی جماعت نے ام سلمہ سے کہا
کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہیں کہ آپ لوگوں سے یہ فرمادیں کہ جو
شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کوئی ہدیہ پیش کرے وہ ہدیہ پیش کرے
خواہ رسول اللہ اس وقت کسی بیوی کے ہاں تشریف رکھتے ہوں چنانچہ ام سلمہ
نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق عرض کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکی
اس خواہش کے جواب میں فرمایا کہ تم مجھ کو عائشہ کے معاملہ میں اذیت نہ دو اس
لئے کہ میرے پاس کسی عورت (بیوی) کے کپڑے (چادر یا لحاف) میں وحی نہیں
آتی مگر عائشہ کے کپڑے میں۔ ام سلمہ نے یہ سنکر کہا۔ یا رسول اللہ! میں آپ
کو اذیت پہنچانے سے توبہ کرتی ہوں۔ پھر ام سلمہ کی جماعت نے
فاطمہ کو بلا یا۔ اور ان کے ذریعہ اپنی اس خواہش کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
تک پہنچایا۔ فاطمہ نے اس بارے میں آپ سے گفتگو کی۔ آپ نے
فرمایا بیٹی! کیا تو اس سے محبت نہیں رکھتی جس سے میں محبت رکھتا ہوں
فاطمہ نے کہا ہاں آپ نے فرمایا تو تم عائشہ سے محبت کرو۔ (بخاری و مسلم)

فصل دوم

خواتین عالم میں سے چار افضل ترین خواتین

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے دنیا بھر
کی عورتوں میں سے صرف ان چار عورتوں کے فضائل معلوم کر لینا تیرے لئے
کافی ہیں یعنی مريم بنت عمران، خديجة بنت خويلد، فاطمة بنت محمد اور
آسية بنت زمر کی بیوی۔ (ترمذی)

۵۹۲۸ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ حُبُّكَ مِنْ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ مَرْيَمُ بِنْتُ
إِسْمَاعِيلَ وَخَدِيجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ وَفَاطِمَةُ بِنْتُ
مُحَمَّدٍ وَأَسِيَّةُ أُمُّ رَافَةَ التَّيْمِيَّةِ-

حضرت عائشہ کی فضیلت

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ جبرئیل ان کی شکل و صورت کی کوئی
چیز سب سے پہلے ہی پیش کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے
اور کہا یہ آپ کی بیوی ہیں دنیا و آخرت دونوں میں۔ (ترمذی)

۵۹۲۹ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ جِبْرِيلَ جَاءَ بِصُورَتِهَا
فِي خُرْقَةٍ خَرِيرٍ خَضْرَاءَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَذِهِ دُجَّتُكَ فِي
الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ-

حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کی ولادت

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کو غزہ پہنچی کہ (رسول

۵۹۳۰ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ بَلَغَ صَفِيَّةٌ أَنَّ حَقِصَةَ

قَالَتْ لَهَا بِنْتُ يَهُودِيٍّ تَبِكَتْ فَنَدَّحَلَ عَلَيْهَا
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ تَبْكِي فَقَالَ مَا يَبْكِيكَ
فَقَالَتْ قَالَتْ لِي حَفْصَةُ ابْنَةُ يَهُودِيٍّ فَقَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكَ لِابْنَةُ نَبِيٍّ وَإِنَّ
عَمَّكَ لَنَبِيٍّ وَإِنَّكَ لَتَحْتِ نَبِيٍّ فَبَيَّحَ تَفْجَعُ
عَلَيْكَ ثُمَّ قَالَ انْثَبِي اللَّهُ يَا حَفْصَةُ رَوَاهُ
الترمذي والنسائي

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دیکھی ہوئی حضرت حفصہ نے انکو یہودی کی بیٹی کہا ہے یہ
سکروہ روئے گئیں کہ اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے اور پوچھا
تم کیوں رو رہی ہو انہوں نے کہا مجھ کو حفصہ نے یہودی کی بیٹی کہا آپ نے فرمایا
تو نبی کی بیٹی ہے اور نیرا چچا بھی نبی تھا حضرت صفیہ حضرت ہارون علیہ السلام
کے خاندان سے تھیں اور اب تو ایک نبی کی بیوی ہے پھر حفصہ
کس بات میں تجھ پر فخر کرتی ہے اسکے بعد آپ نے حفصہ سے کہا
حفصہ! خدا سے ڈر۔ (ترمذی و نسائی)

حضرت مریم بنت عمران کا ذکر

۹۳۱ هـ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ دَعَا فَاطِمَةَ عَامَ الْفَقْرِ فَنَاجَاهَا فَبَكَتْ ثُمَّ
حَدَّثَهَا فَصَحَّحَتْ فَلَمَّا تَوَفَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَتْهَا عَنْ بُكَائِهَا وَصَحَّحَهَا
فَقَالَتْ أَخْبَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَنَّهُ يَمُوتُ تَبْكِي ثُمَّ أَخْبَرَنِي أَنِّي سَيِّدَةُ نِسَاءِ
أَهْلِ الْجَنَّةِ الْأَمْرِ بِنْتُ عِمْرَانَ فَصَحَّحَتْ رَوَاهُ الترمذي

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح
مکہ کے بعد فاطمہؓ کو اپنے پاس بلایا اور آہستہ آہستہ ان سے کچھ باتیں کہیں
سُنکر فاطمہؓ رونے لگیں پھر آپ نے دوبار ان سے گفتگو کی اور وہ ہنسنے لگیں پھر جب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفات پائے تو میں نے انکے رونے اور ہنسنے کا سبب یافت کیا
فاطمہؓ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو اپنی موت سے آگاہ کیا تھا جس کو سُنکر
میں رونے لگی پھر آپ نے مجھ کو فرمایا کہ میں مریم بنت عمرانؓ کے سوا جنت
کی ساری عورتوں کی سردار ہوں تو میں ہنسنے لگی۔ (ترمذی)

فصل سوم

حضرت عائشہؓ کی علمی عظمت

۹۳۲ هـ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ مَا اشْتَكَلْ عَلَيْنَا أَصْحَابُ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثٌ قَطُّ فَسَأَلْنَا
عَائِشَةَ إِلَّا وَجَدْنَا عِنْدَهَا مِنْهُ عِلْمًا رَوَاهُ الترمذي
وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم اصحاب بنی معلّم پر جب کوئی
بات مشتبہ برتی یا کسی حدیث کا مطلب سمجھ میں نہ آیا تو ہم نے اس کو عائشہؓ
سے دریافت کر لیا اور اسکے متعلق عائشہؓ میں کافی علم پایا ترمذی کہتے ہیں
یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

”عائشہؓ سے زیادہ فصیح کسی کو نہیں پایا“

موسے بن طلحہؓ کہتے ہیں کہ میں نے عائشہؓ سے زیادہ فصیح کسی
کو نہ پایا ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۹۳۳ هـ وَعَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ قَالَ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا
أَفْصَحَ مِنْ عَائِشَةَ رَوَاهُ الترمذي وَقَالَ هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ

بَابُ جَامِعِ الْمَنَاقِبِ

بعض مشہور صحابہ کے مناقب و فضائل کا بیان !

فصل اول

عبداللہ بن عمرؓ کی فضیلت
حضرت عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میرے

۹۳۴ هـ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ رَأَيْتُ فِي

ہاتھ میں لٹیم کے کپڑے کا ایک ٹکڑا ہے اور میں جنت کے اندر جہاں جانے کا ارادہ کرنا ہوں وہ ٹکڑا مجھ کو لے اڑتا ہے اور وہاں پہنچا دیتا ہے میں نے یہ خواب اپنی بہن حفصہ سے بیان کیا اور انہوں نے اس کا ذکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب کو سن کر ارشاد فرمایا کہ تمہارا بھائی عمرو صلی اللہ علیہ وسلم ہے یا یہ فرمایا کہ عبد اللہ بن عمرو صلی اللہ علیہ وسلم ہے بخاری و مسلم

عمر بن سعد کی فضیلت

حضرت حذیفہؓ کہتے ہیں کہ ناریانہ روی اور راہ راست پر ہونے کو اعتبار سے ہم سب لوگوں میں عبد اللہ بن سعدؓ و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت مشابہ تھے جن وقت سے کہ وہ گھر سے نکلتے تھے اور اس وقت تک جب وہ گھر میں جاتے تھے اور گھر کے اندر کا حال ہم کو معلوم نہیں کہ وہ تنہائی میں کیا کرتے تھے یعنی جینٹل ہمارے سامنے تھے اسی یہ حالت تھی گھر کا حال ہم کو معلوم نہیں (بخاری) حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ کہتے ہیں کہ میں دیر بھائی یمن سے (مدینہ میں) آئے اور ایک عرصے تک یہاں قیام کیا ہم ہمیشہ یہی خیال کرتے رہے کہ عبد اللہ بن سعدؓ طبیعت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک دمی ہے اس لئے کہ ہم عبد اللہ بن سعدؓ اور ان کی مال کو اکثر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتے جاتے دیکھتے تھے۔ (بخاری و مسلم)

وہ چار صحابہ جن سے قرآن سیکھنے کا حکم آنحضرتؐ نے دیا

حضرت عبد اللہ بن عمروؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے چار آدمیوں سے قرآن کو سیکھو یعنی عبد اللہ بن عمروؓ، سالم مولیٰ ابو حذیفہؓ، ابی بن کعبؓ سے۔ اور معاذ بن جبلؓ سے۔ (بخاری و مسلم)

ابن سعدؓ، عمارؓ اور حذیفہؓ کی فضیلت

علقمہؓ کہتے ہیں کہ میں ملک شام میں آیا اور دو رکعت نماز میں نے پڑھی پھر میں نے یہ دعا کی اے اللہ تعالیٰ مجھ کو کوئی نیک بخت ہنشین عطا فرما پھر میں ایک جماعت میں پہنچا اور اسکے پاس بیٹھ گیا اچانک ایک ہڈھا آیا اور میرے پہلو میں بیٹھ گیا میں نے لوگوں سے پوچھا یہ کون ہیں لوگوں نے کہا۔ ابو دودار ہیں میں نے ان سے کہا میں نے خدا سے دعا کی تھی کہ وہ مجھ کو ایک صالح ہنشین عطا فرمائے چنانچہ خداوند تم نے آپ کو میرے پاس بھیج دیا ابو دودارؓ نے مجھ سے پوچھا تم کون ہو میں نے کہا میں کوذ کا بیٹا ہوں ابو دودارؓ نے کہا کیا تمہارے ہاں ام عبد (عبد اللہ بن سعدؓ) نہیں ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جوتیاں دیکھ کر اور چھانگل اپنے پاس رکھتا تھا اور کیا تمہارے ہاں وہ شخص نہیں ہے جس کو خدا نے سب کی زبان کے ذریعہ شیطان سے پناہ دلا

الْمَنَامُ كَانَ فِي يَدَي سَرَقَةٍ مِنْ حَرِيرٍ لَا أَهْوَى بِهَا إِلَى مَكَانٍ فِي الْجَنَّةِ إِلَّا طَارَتْ بِي إِلَيْهِ فَقَصَصْتُهَا عَلَى حَفْصَةَ فَقَصَصْتُهَا حَفْصَةَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ أَخَاكَ رَجُلٌ صَالِحٌ أَوْ إِنَّ عَبْدَ اللَّهِ رَجُلٌ صَالِحٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۵۹۳۵ وَعَنْ حَذِيفَةَ قَالَ إِنَّ أَشْبَهَ النَّاسِ دَلًّا وَسَمًّا وَهَذَا يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا بَنُ أَوْ عَبْدٌ مِنْ جِبْنٍ يَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهِ إِلَى أَنْ يَرْجِعَ إِلَيْهِ لَا تَدْرِي مَا يَصْنَعُ فِي أَهْلِهِ إِذَا أَخْلَسَ مَا فِي الْبُخَارَى۔

۵۹۳۶ وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَدِمْتُ أَنَا وَأَخِي مِنَ الْيَمَنِ نَمُكُنَّا جَبْنَا نَأْزِي إِلَّا أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَعْدٍ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَأْزِي مِنْ دُخُولِهِ دُخُولَ أَوْسٍ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۵۹۳۷ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اسْتَقْرِؤْ الْقُرْآنَ مِنْ أَرْبَعَةٍ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدٍ وَسَالِمٍ مَوْلَى أَبِي حَذِيفَةَ وَأَبِي بَنٍ كَعْبٍ وَمَعَاذِ بْنِ جَبَلٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۵۹۳۸ وَعَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ قَدِمْتُ الشَّامَ فَصَلَّيْتُ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قُلْتُ اللَّهُمَّ كَسِّرْ لِي جَلِيصًا صَالِحًا فَاتَّيْتُ قَوْمًا جُلَسْتُ إِلَيْهِمْ فَإِذَا شَيْخٌ قَدْ جَاءَ حَتَّى جَلَسَ إِلَى جَنْبِي قُلْتُ مَنْ هَذَا قَالُوا أَبُو الدَّرْدَاءِ قُلْتُ إِنِّي دَعَوْتُ اللَّهَ أَنْ يُبَيِّسَ لِي جَلِيصًا صَالِحًا فَيَسَّرَكَ لِي فَقَالَ مَنْ أَنْتَ قُلْتُ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ قَالَ أَوْلَيْسَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أُمِّ عَبْدٍ صَاحِبُ النَّعْلَيْنِ وَالْوَسَادَةِ وَالْمُطَهَّرَةِ وَفِيكُمْ الَّذِي أَجَادَهُ اللَّهُ مِنَ الشَّيْطَانِ عَلَى لِسَانِ بَنِيهِ يَعْنِي عَمَّارًا أَوْلَيْسَ فَيَكُ صَاحِبُ

الرَّسُولَ الَّذِي لَا يَعْزَمُهُ غَيْرُهُ يَعْنِي حَذَائِفَةَ
رَدَّاهُ الْبُخَّارِيُّ۔

دی ہے یعنی عمارؓ اور تم میں وہ شخص نہیں ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
امرار کے جاننے والا ہے جن سے اسکے سوا کوئی دوسرا واقف نہیں یعنی حدیث بخاری

حضرت انس کی والدہ اُمّ سلیمؓ اور حضرت بلالؓ کی فضیلت

۵۹۳۹ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ أَرَبَيْتُ الْجَنَّةَ فَرَأَيْتُ امْرَأَةً أَبِي
طَلْحَةَ وَسَمِعْتُ حَشْحَشَةَ أُمَامِي فَأَذَابِلَالُ رَدَّاهُ مُسْلِمٌ

حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے
تجھ کو جنت دکھائی گئی میں نے وہاں ابو طلحہؓ کی بیوی کو دیکھا اور اپنے آگے
میں نے قدموں کی آہٹ سنی دیکھا تو وہ بلالؓ ہے۔ (مسلم)

جن صحابہ کو قریش نے حقیر جانا ان کو اللہ تعالیٰ نے عزت عطا فرمائی

۵۹۴۰ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ كُنَانَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ سِتَّةَ نَفَرٍ فَقَالَ الْهَشْرُ كَوْنُ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَطْرَدُ هَؤُلَاءِ لَا يَجْتَرُونَ عَلَيْنَا
قَالَ وَكُنْتُ أَنَا وَابْنُ قُسْعَوْدٍ وَرَجُلٌ مِنْ
هَذَيْلٍ وَبِلَالٌ وَرَجُلَانِ لَسْتُ أَسْمِيَهُمَا فَوَقَعَ
فِي نَفْسِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَاءَ
اللَّهُ أَنْ يَنْفَعَنِي فَحَدَّثَ نَفْسَهُ قَاتِلُ اللَّهِ وَلَا
نَظَرُ الَّذِينَ يَبْدَعُونَ رَبَّهُمْ بِالْعَدَاةِ وَالْكَفَرِ
يُرِيدُونَ وَجْهَهُ رَدَّاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت سعد بن کنانہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہم چھ آدمی تھے
مشرکوں نے (یعنی کفار قریش نے) نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا تم ان لوگوں کو اپنی مجلس سے
اٹھا دو جو غلام اور مفلس ہیں تاکہ یہ لوگ ہم پر جری و بیز نہ ہو جائیں سنا کہتے ہیں کہ
اس صحبت میں تھا ابن مسعودؓ تھے قبیلہ ہذیل کا ایک شخص تھا اور بلالؓ تھے اور
دو شخص اور تھے جکانام میں سے نہیں لیا اس مطالبہ کفار سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
دل میں ایک بات پیدا ہوئی یعنی وہ بات جو خدا نے چاہی اپنے دل میں سوچا
اور غور کیا کہ آیا یہ آیت نازل ہوئی وَلَا تَنْظُرُوا الَّذِينَ يَبْدَعُونَ رَبَّهُمْ بِالْعَدَاةِ
وَالْكَفَرِ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ رَدَّاهُ مُسْلِمٌ۔

ابو موسیٰؓ کی فضیلت

۵۹۴۱ وَعَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ لَيْ يَا أَبَا مُوسَى لَقَدْ أُعْطِيتَ مِزْمَارًا
مِنْ مَزَامِيرِ آلِ دَاوُدَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت ابو موسیٰؓ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان
سے فرمایا اے ابو موسیٰؓ تجھ کو داؤد علیہ السلام کی خوش آوازی دی
گئی ہے۔ (بخاری و مسلم)

چار حافظ قرآن صحابہؓ کا ذکر

۵۹۴۲ وَعَنْ أَنَسِ قَالَ جَمَعَ الْقُرْآنَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعَةُ أَهْلِ بَنِي كَعْبٍ
مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَالْأَوْزَيْبِيُّ قَبْلَ لَأَنَسِ
مَنْ الْوَزَيْبِيُّ قَالَ أَحَدًا عُمُومِي مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں چار آدمیوں
نے قرآن کو جمع کیا۔ یعنی ابی بن کعبؓ، معاذ بن جبلؓ، زید بن ثابتؓ،
اور ابو زیدؓ نے۔ انسؓ سے پوچھا گیا ابو زیدؓ کون۔ انہوں نے کہا ایسے
چچا ہیں۔ (بخاری و مسلم)

مصعب بن عمیرؓ کی فضیلت

۵۹۴۳ وَعَنْ خَبَّابِ بْنِ الْأَرْتِ قَالَ هَاجَرْنَا مَعَ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَتَّبِعِي وَجْهَ اللَّهِ
تَعَالَى فَوَقَعَ أَجْرُنَا عَلَى اللَّهِ فَبِتْنَا مَنْ مَضَى لَمْ
يَأْكُلْ مِنْ أَجْرِ شَيْئًا مِنْهُمْ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ
قَتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ فَلَمْ يُوجَدْ لَهُ مَا يُكْفَنُ فِيهِ

حضرت خباب بن ارتؓ کہتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
وہ وسلم کے ساتھ محض خدا کی خوشنودی حاصل کرنے کیلئے ہجرت کی تھی پس ہمارا
اجر خدا پر ثابت قائم ہو گیا پھر بعض لوگ ہم میں سے ایسے ہیں جو دنیا سے گذر گئے
اور دنیاوی اجر میں سے کچھ نہ پاسکے۔ (یعنی مال غنیمت وغیرہ) جیسے مصعب بن
عمیرؓ جو احد کے دن شہید ہوئے اور ان کے لئے سولے ایک سفید و سیاہ کپڑے کے

کفن کو کوئی کپڑا مسیّرہ آسکا اور یہ کہلی بھی ایسی تھی کہ جب ہم اس سے سر کو ڈھانکتے تھے تو پاؤں کھل جاتے تھے اور پاؤں کو ڈھانکتے تھے تو سر کھل جاتا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دیکھ کر فرمایا سر کو کہلی سے ڈھانکنا اور پاؤں پر ازومہ ڈھانکنا اس حال دو اور بعض ہم میں سے وہ ہیں جن کا بھل بچنے ہو گیا اور وہ اس بھل کو جن سے ہیں دینی خوب مال غنیمت پایا اور کامیابی حاصل ہوئی۔ (بخاری و مسلم)

سعد بن معاذ رضی کی فضیلت

حضرت جابر رضی کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ سعد بن معاذ رضی کی موت پر عرض النبی نے حرکت کی۔

(بخاری و مسلم)

حضرت جابر رضی کہتے ہیں کہ رسول اللہ کی خدمت میں ایک جوڑا ریشمی کپڑے کا ہدیہ کے طور پر بھیجا گیا آپ کے صحابہؓ اس جوڑے کو بھونچتے تھے اور اس کی نرمی پر متعجب و حیران تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اس کی نرمی پر تعجب کرتے ہو جنت میں سعد بن معاذ رضی کے رومال ان سے بہت بہتر اور بہت زیادہ نرم ہیں۔

حضرت انسؓ کے حق میں مستجاب دعا

حضرت ام سلمہؓ کہتی ہیں کہ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! انسؓ آپ کا خادم ہے اس کیلئے خدا سے دعا فرما دیجئے آپ نے یہ فرمائی اے اللہ! انسؓ کے مال کو زیادہ کر۔ اس کی اولاد کو بڑھا اور جو چیز تو نے اس کو دی ہے اس میں اس کو برکت دے انسؓ کا بیان ہے قسم ہے خدا کی میرا مال بہت ہے۔ اور میرے بیٹے اور بیٹیوں کے بیٹے آج شمار میں سو کے قریب ہیں۔ (بخاری و مسلم)

عبد اللہ بن سلامؓ کی فضیلت

حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کہتے ہیں کہ میں نے کسی شخص کی نسبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے نہیں سنا کہ وہ زمین پر چلتا ہو اور جنتی ہو مگر عبد اللہ بن سلامؓ کے لئے۔

(بخاری و مسلم)

عبد اللہ بن سلامؓ کا خواب اور ان کو جنت کی بشارت

قیس بن عبادؓ کہتے ہیں کہ میں مدینہ کی مسجد میں بیٹھا ہوا تھا کہ ایک شخص مسجد کے اندر آیا جس کے چہرہ سے خوشوایا یعنی سکون و وفار ظاہر تھا لوگوں نے کہا یہ شخص جنتی ہے، پھر اس شخص نے دو رکعت ناز پڑھی جن میں ہلکی قرأت پڑھی اور پھر مسجد میں چلا گیا میں اس شخص کے پیچھے ہوا اور اس سے کہا جب تم مسجد میں داخل ہوئے تھے تو لوگوں نے کہا یہ شخص جنتی ہے۔ اس شخص نے کہا خدا کی قسم! کسی شخص کو یہ بات مناسب نہیں ہے کہ وہ اس چیز کو کہے جس سے واقف نہ

الْأَثَرُ فَكُنَّا إِذَا غَطَيْنَا رَأْسَهُ خَرَجَتْ رِجْلَاهُ وَإِذَا غَطَيْنَا رِجْلَيْهِ خَرَجَ رَأْسُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَطُّوا بِهَارَ رَأْسِهِ وَاجْعَلُوا عَلَيَّ رِجْلَيْهِ مِنَ الْأَذْخَرِ وَمِنَّا مَنْ أَيْنَعَتْ لَهُ ثَمَرَتُهُ فَرُهِقَ يَهْدِي بِهَا مُتَفَقِّ عَلَيْهِ۔

۵۹۴۲ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَهْلُ الْعَرْشِ يَمُوتُ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فِي رِوَايَةٍ أَهْلُ عَرْشِ الرَّحْمَنِ يَمُوتُ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ مُتَفَقِّ عَلَيْهِ۔

۵۹۴۵ وَعَنِ الْبَاءِ قَالَ أَهْدَيْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةً حَرِيرِيَّةً فَعَلَّ أَحْصَابَهُ يَمْسُوهَا وَيَتَجَبَّوْنَ مِنْ لِينِهَا فَقَالَ أَتَجَبُّونَ مِنْ لِينِ هَذِهِ لَمَّا دُلُّ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرَ مَنَّا وَاللَّيْنُ مُتَفَقِّ عَلَيْهِ۔

۵۹۴۶ وَعَنْ أُمِّ سُلَيْمٍ أَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي خَادِمُكَ أَدْعُ اللَّهَ لَهُ قَالَ اللَّهُ أَكْثَرُ مَا لَكَ وَوَلَدُكَ وَبَارِكْ لَنَا فِيمَا أَعْطَيْتَنَا قَالَ أَنَسُ قَالَ اللَّهُ إِنَّ مَالِي لَكَثِيرٌ وَإِنَّ وَلَدِي وَوَلَدَاتِي وَلَدِي لَيَتَعَاذُونَّ عَلَيَّ نَحْوَ الْبَاسَةِ الْيَوْمَ مُتَفَقِّ عَلَيْهِ۔

۵۹۴۷ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ فَاسْمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِأَحَدٍ يَمْسُوهُ عَلَى دَجَّةٍ الْأَكْثَرُ مِنْ أَنَّهُ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ إِلَّا لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ مُتَفَقِّ عَلَيْهِ۔

۵۹۴۸ وَعَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا فِي مَسْجِدِ الْمَدِينَةِ فَدَخَلَ رَجُلٌ عَلَى وَجْهِهِ أَثَرُ الْخَشْيَةِ فَقَالَ هَذَا رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَصَلَّى رُكْعَتَيْنِ تَجَوَّرَ فِيهِمَا ثُمَّ خَرَجَ وَتَبِعْتُهُ فَقُلْتُ إِنَّكَ جِلْدٌ دَخَلْتَ الْمَسْجِدَ قَالُوا هَذَا رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ قَالَ وَاللَّهِ مَا

مَنْ هُوَ لَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ وَفِينَا سَلَمَانُ
الْفَارِسِيُّ قَالَ فَوَضَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَدَهُ عَلَى سَلَمَانَ ثُمَّ قَالَ لَوْ كَانَ الْإِيمَانُ عِنْدَ
النَّارِ يَا لَنَا بِرَجَالٍ مِثْنِ هَؤُلَاءِ مُتَّفِقِينَ عَلَيْهِ.

کچھ لوگ ہیں جو ابھی اصحاب کی جماعت سے آکر نہیں ملے ہیں، تو اصحاب نے پوچھا
یا رسول اللہ وہ کون لوگ ہیں، ابو ہریرہ کہتے ہیں اس وقت ہم لوگوں میں
سلمان فارسی بھی موجود تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ سلمان
فارسی پر رکھ کر فرمایا، اگر ایمان شریا پر بھی ہوتا تو ان لوگوں میں سے بھی غیر
عرب لوگوں میں سے کچھ لوگ پالیتے۔ (بخاری و مسلم)

حضرت ابو ہریرہؓ کے حق میں دعائے محبوبیت

۹۹۵۱ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ حَبِّبْ عَبْدَكَ هَذَا لِيَعْنِي
أَبَا هُرَيْرَةَ وَأُمَّهُ إِلَى عِبَادِكَ الْمُؤْمِنِينَ وَحَبِّبْ
إِلَيْهِمُ الْمُؤْمِنِينَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
اے اللہ تم اپنے اس چھوٹے سے بندے کو اپنا محبوب قرار دے (یعنی ابو ہریرہؓ
کو) اور اے اللہ اسکی مال کو مسلمانوں کا محبوب بنا اور مسلمانوں کو ان کا
محبوب بنانا کہ وہ اس کی خبر گیری کرتے رہیں اور مدد دیتے رہیں (مسلم)

گمزوروں اور لاچاروں کی عزت انسانی

۹۹۵۲ وَعَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ أَبِي بَرْزَاءٍ أَنَّ أَبَا سَفْيَانَ
أَتَى عَلَى سَلَمَانَ وَصَهْبَيْبٍ وَبِلَالٍ فِي تَفَرُّقٍ فَقَالُوا
مَا أَخَذَتْ سَيُوتُ اللَّهُ مِنْ عَمَقٍ عَبْدُ اللَّهِ
مَا خِذَ هَا بَقَالَ أَبُو بَكْرٍ أَتَقُولُونَ هَذَا لِلشَّيْخِ
قُرَيْشٍ وَسَيِّدِهِمْ فَإِنِّي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ لَعَلَّكَ
أَغْضَبْتَهُمْ لَئِنْ كُنْتَ أَغْضَبْتَهُمْ لَقَدْ
أَغْضَبْتَ رَبَّكَ فَإِنَّا هُمْ فَقَالَ يَا إِخْوَتَاهُ
أَغْضَبْتُكُمْ قَالُوا لَا يَغْفِرُ اللَّهُ لَكَ يَا أَخِي
رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت عائشہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ ابوسفیانؓ نے امیر معاویہ کے والد
حالت کفر میں سلمان صہیبؓ اور بلالؓ کے پاس سے گزرے جو صحابہؓ کی جماعت
میں بیٹھے ہوئے تھے اس جماعت کے لوگوں نے کہا ابھی خدا کی تلواردوں
نے اس دشمن خدا کی گردن کو نہیں اتارا ابوبکرؓ نے یہ سنکر کہا تم اس قرشی
شیخ کی نسبت ایسا کہتے ہو جو قریش کا سردار ہے اسکے بعد ابوبکرؓ حضور صلعم
کی خدمت میں حاضر ہوئے اور واقعہ سے آگاہ کیا حضور صلعم نے فرمایا، ابوبکرؓ
شاید تو نے انکو غضبناک بنادیا، خدا کی قسم اگر تو نے انکو غصہ دلایا
تو گویا تو نے اپنے پروردگار کو غضبناک بنایا، یہ سنکر ابوبکرؓ رضی اللہ عنہ کی اس
جماعت کے پاس آئے اور کہا اے میرے بھائیو! کیا میں نے تم کو غصہ
دلایا اور غضبناک بنایا انہوں نے کہا نہیں تم نے ہم کو رنجیدہ نہیں کیا
ہے میرے بھائی خدا تم کو بخشنے۔ (مسلم)

انصار کی فضیلت

۹۹۵۳ وَعَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ آيَةُ الْإِيمَانِ حُبُّ الْأَنْصَارِ وَآيَةُ
النِّفَاقِ بُغْضُ الْأَنْصَارِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رکمال، ایمان
کی علامت انصار سے محبت رکھنا ہے اور نفاق کی علامت انصار سے
بغض و دشمنی رکھنا ہے۔ (بخاری و مسلم)

انصار کو محبوب رکھنے والا اللہ کو محبوب ہے

۹۹۵۴ وَعَنْ الْبَرَاءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِلْأَنْصَارِ لَا يُحِبُّهُمْ إِلَّا
مُؤْمِنٌ وَلَا يُبْغِضُهُمْ إِلَّا مُنَافِقٌ فَمَنْ أَحَبَّهُمْ
أَحَبَّهُ اللَّهُ وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ أَبْغَضَهُ اللَّهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت براءؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ
فرمانے سنا ہے انصار سے مومن کا دل ہی محبت کرے گا اور انصار سے منافق
ہی بغض و دشمنی رکھے گا جو شخص انصار کو محبوب رکھے، خدا اسکو محبوب کھینگا اور
جو انصار سے دشمنی رکھے گا خدا اسکو اپنا دشمن قرار دے گا۔ (بخاری و مسلم)

بعض انصار کے شکوہ پر آنحضرتؐ کا پُر اثر جواب

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ جب خداوند تعالیٰ نے اپنے رسولؐ کو قبیلہ ہوازن سے غنیمت و لوٹائی یعنی قبیلہ ہوازن پر فتح عنایت فرما کر مسلمانوں کو کثیر مال غنیمت عطا فرمایا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مال میں سے بہت سے قریشیوں کو سوسواوٹ دینا شروع کئے انصار کی ایک جماعت نے یہ دیکھ کر عرض کیا خداوند تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مغفرت فرمائے کہ آپ قریش کو دیتے ہیں اور ہم کو نہیں دیتے حالانکہ ہماری تلواریں قریش کے خون سے ٹپکتی ہیں یہ اشارہ ہے ان جنگوں کی طرف جو مکہ والوں سے لڑی گئی تھیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس انصار کے اس اعتراض کی خبر پہنچائی گئی آپ نے انصار کو بلا بھیجا اور انکو چڑے کے ایک خیمہ میں جمع کیا گیا اور ان لوگوں کے ساتھ کسی دوسرے کو نہیں بلایا گیا (یعنی انصار ہی کو جمع کیا گیا تھا کوئی دوسرا شخص نہیں بلایا گیا تھا) جب سب لوگ گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکے پاس نشریف لائے اور فرمایا کیا یہ بات درست ہے جو تمہاری طرف سے مجھ کو پہنچائی گئی ہے انصار کی جماعت میں سے غفلتہ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم میں سے اہل الرائے اور سمجھدار لوگوں نے کچھ نہیں کہا البتہ بعض نوجوانوں نے یہ بات ضرور کہی ہے کہ خداوند تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بخشے جو قریش کو عطا فرماتے ہیں اور ہم کو سہجور دیتے ہیں (یعنی مال نہیں دیتے) اور ہماری تلواریں انکے خون سے ٹپکتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سنکر فرمایا بیشک اس مال میں سے ان لوگوں کو دیتا ہوں جو تو مسلم ہیں تاکہ اسلام سے انکو الفت ہو جائے اور وہ اسلام پر قائم ہو جائیں کیا تم اس پر راضی نہیں ہو کہ لوگ اپنے خیموں اور فرد و گاہوں میں مال لے جائیں ورنہ اپنے گھروں کی طرف اس حال میں واپس جاؤ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے ساتھ ہوں۔ انصار کی جماعت نے آپ کا یہ ارشاد سن کر عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم اس پر راضی ہیں۔ (بخاری و مسلم)

انصار کی فضیلت

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اگر ہجرت نہ دینی امر ہوتی تو اپنے آپ کو میں ایک انصاری مرد خیال کرتا اور اگر لوگ ایک راستہ پر چلیں اور انصاری دوسرے راستہ پر یا دوسری پہاڑی وادے میں تو میں انصاریا انصار کی جماعت کیساتھ چلوں۔ انصار مانند شعار کے ہیں (شعار وہ کپڑا جو جسم کے اوپر بدن یا بدن کے دونوںوں سے ملا ہوا پہنا جاتا ہے) اور وہ دوسرے لوگ مانند دثار کے ہیں (دثار اوپر کا کپڑا جیسے چادر کمر و غیرہ مطلب یہ ہے کہ انصار مجھ سے بہت فریب میں اور متمیز ہیں مجھ کو عزیز ہیں) انصار! تم میرے بعد نزوح اور اتقیا ز کو دیکھو گے (یعنی لوگ اپنے آپ کو نزوح و جنگ یتیم سے

۹۵۵ **وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ إِنَّ نَاسًا مِنَ الْأَنْصَارِ قَالُوا حِينَ أَقَامَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ مِنْ أَمْوَالِ هَوَازِنَ مَا أَقَامَ فَطَفِقَ يُعْطِي رِجَالًا مِنْ قُرَيْشٍ الْبَائِسَ مِنَ الْإِيلِ فَقَالُوا لَيْعَقِدُ اللَّهُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِي قُرَيْشًا وَيَدَعُنَا وَسَيُؤْتِنَا تَفْطُرُ مِنْ دِمَائِهِمْ حَدِيثَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَقَالَتِهِمْ فَأَرْسَلَهُ إِلَى الْأَنْصَارِ فَجَمَعَهُمْ فِي قُبَّةٍ مِنْ أَدَمٍ وَلَوْ يَدْعُ مَعَهُمْ أَحَدًا غَيْرَهُمْ فَلَمَّا اجْتَمَعُوا جَاءَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا حَدِيثٌ بَلَغَنِي عَنْكُمْ فَقَالَ فَقَهَاءُ هُمْ أَمَّا دُورُ مَا بَيْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَلَمْ يَقُولُوا شَيْئًا وَأَمَّا نَاسًا وَمِنَ احْدَيْتَهُ أَتَانَاهُمْ قَالُوا يَعْقِرُ اللَّهُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِي قُرَيْشًا وَيَدْعُ الْأَنْصَارَ وَسَيُؤْتِنَا تَفْطُرُ مِنْ دِمَائِهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ أُعْطِي رِجَالًا مِنْ قُرَيْشٍ عَنْهُمْ يَكْفُرُ أَتَا لَفْظُهُ أَمَا تَرْضَوْنَ أَنْ يَدْعُ هَبَ النَّاسُ بِالْأَمْوَالِ وَتَرْجِعُونَهُ إِلَى رِجَالِكُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ رَضِينَا مُتَّفِقِينَ عَلَيْهِ.**

۹۵۶ **وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا الْهَجْرَةُ لَكُنْتُ أَمْرًا مِنَ الْأَنْصَارِ مَا دَعَا سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا وَسَلَكْتَ الْأَنْصَارُ وَادِيًا أَوْ شَعْبًا لَسَلَكْتُ وَادِي الْأَنْصَارِ وَشَعْبًا الْأَنْصَارِ شِعَابًا وَالنَّاسُ دِشَارًا تَكْمَلُ سَكْرُونَ بَعْدِي أَشَدَّ فَا صَبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي عَلَى الْحَوْضِ سَادَاةُ الْبَحَارَى.**

کم درجہ لوگوں کو ممتاز بنائیں گے، اس وقت تم صبر کرنا یہاں تک کہ تم مجھ سے خوش کوثر پہ آکر ملو۔ (بخاری)

انصار سے کمال قرب و تعلق کا اظہار

۹۹۵۷ **وَعَنْهُ** قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَقَالَ مَنْ دَخَلَ دَارَ أَبِي سَفْيَانَ فَهُوَ مِنْ دِمْنِ النَّبِيِّ الْإِسْلَامِ فَهُوَ مِنْ فَقَالَتِ الْأَنْصَارُ مَا الرَّجُلُ فَقَدْ أَخَذَتْهُ رَأْفَةُ يَعْشِيَدِيتهِ وَرَعْبَةُ رَفِي قَدِينِهِ وَنَزَلَ الْوُحْيُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُمْ أَمَا الرَّجُلُ أَخَذَتْهُ رَأْفَةُ يَعْشِيَدِيتهِ وَرَعْبَةُ رَفِي قَدِينِهِ كَلَّا إِنْ عَبْدَ اللَّهِ وَرَسُولُهُ هَاجَرَتْ إِلَى اللَّهِ وَإِلَيْكُمْ أَهْلِيَا مَحْيَاكُمْ وَالْمَمَاتُ مَا تَكُونُوا وَاللَّهُ مَا قُلْنَا إِلَّا صُنَايَا لِلَّهِ وَرَسُولِهِ قَالَ فَإِنَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ يَهْتَدِي قَائِكُمْ وَيُؤَيِّدُكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ فتح مکہ کے دن ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ آپ نے یہ حکم جاری فرمایا کہ جو شخص ابوسفیان کے گھر میں چلا جائے وہ امن میں ہے اور جو شخص ہتھیار ڈال دے وہ بھی امن میں ہے۔ انصاریوں نے یہ سن کر آپ میں کہا اس شخص (یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم) پر رحم و مہربانی غالب آگئی جو اپنی قوم اور اپنے شہر کے ساتھ ایسا سلوک کرتا ہے جتنا آپ اس انصار پر وحی نازل ہوئی حضور نے پوچھا کیا تم یہ کہتے ہو کہ اس شخص نے اپنی قوم پر اور اپنے شہر پر رحم و مہربانی کا سلوک کیا ہے تم ایسا نہ کہہو میں نے ہرگز نہیں کیا بیشک میں خدا تم کا بندہ اور خدا تم کا رسول ہوں میں نے خدا تم کے لئے تمہاری طرف ہجرت کی ہے میری زندگی تمہاری زندگی کی جگہ ہے (یعنی میں تمہارے ساتھ رہوں گا اور تمہارے ساتھ جیوں گا) اور میری موت تمہاری موت ہے (یعنی تمہارے ہی ساتھ یا تم ہی میں مروں گا) انصار نے یہ سن کر عرض کیا خدا تعالیٰ کی قسم! ہم نے یہ الفاظ صرف اس خیال سے کہے تھے کہ کہیں اللہ اور اس کے رسول کا کی قسم! ہم نے یہ الفاظ صرف اس سے ہم کو عزم نہ کرے اور کہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو اپنی ذات سے

ساتھ نکل نہ کریں، آپ نے فرمایا خدا اور رسول تمہاری راست گوئی کی تصدیق کرتا اور تمہارے عذر قبول کرتا ہے۔

انصار کی فضیلت

۹۹۵۸ **وَعَنْ أَنَسٍ** أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى صَبِيًا نَا وَنِسَاءً مُقْبِلِينَ مِنْ عُرُسٍ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اللَّهُمَّ أَنْتُمْ مِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ اللَّهُمَّ أَنْتُمْ مِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ يَعْزِي الْأَنْصَارُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کے بچوں اور عورتوں کو دیکھا جو کسی شادی میں جا رہے تھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک جگہ پر کھڑے ہوئے اور فرمایا۔ اے اللہ تم ان لوگوں کو اے بچے بچو تم تمام لوگوں میں مجھ کو پیارے ہو۔ اے اللہ تم ان لوگوں کو پیارے ہو جو عورتوں کو تمام لوگوں میں تجھ کو عزیز ہو (یعنی انصار مجھ کو بہت عزیز ہیں)۔ (بخاری و مسلم)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ابو بکرؓ اور عباسؓ انصار کی ایک جماعت یا مجلس پر گزرتے جہاں انصاری بیٹھے ہوئے رو رہے تھے انہوں نے پوچھا کیوں روتے ہو جماعت انصار نے کہا۔ ہم نے اپنی نسبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس کو یاد کیا یہ سن کر ان میں سے ایک نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے (یعنی عباسؓ) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آگاہ کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے باہر تشریف لائے اس وقت آپ کی پیشانی پر ٹپ بندھی ہوئی تھی اور منبر پر بیٹھ گئے اسکے بعد آپ کو منبر پر بیٹھنا نصیب نہ ہوا اول آپ نے خدا تم کی حمد و ثنا کی اور پھر فرمایا۔ لوگو! میں تم کو وصیت کرتا ہوں کہ انصار کے ساتھ رعایت و احسان اور سلوک کرنا اس طرح کہ وہ گویا میرا معدہ اور میرا پیچہ ہیں (یعنی انصار میرے دلی دوست اور میرے

۹۹۵۹ **وَعَنْهُ** قَالَ مَرَّ أَبُو بَكْرٍ وَالْعَبَّاسُ بِمَجْلِسٍ مِنْ مَجَالِسِ الْأَنْصَارِ وَهُمْ يَتَكَلَّمُونَ فَقَالَ مَا يَكُونُ قَالُوا ذَكَرْنَا مَجْلِسَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنَّا قَدْ خَلَّ أَحَدُهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ بِذَلِكَ فَخَرَّجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ عَصَبَ عَلَى سَائِسِهِمْ حَاشِيَةً يَدُ فَصَعَدَ الْمِنْبَرُ وَلَمْ يَصْعَدْ بَعْدَ ذَلِكَ الْيَوْمَ مُحَمَّدٌ اللَّهُ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَوْصِيكُمْ بِالْأَنْصَارِ فَإِنَّهُمْ كَرِيشِي وَعَيْبَتِي وَقَدْ

يَلْتَمِعَنَّ إِلَىٰ نَاسٍ مِّنَ الْمُشْرِكِينَ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ
يَخْبِرُهُمْ بِبَعْضِ أَمْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَا حَاطِبُ مَا هَذَا فَقَالَ يَا رَسُولَ
اللَّهِ لَا تَجْعَلْ عَلَيَّ إِنِّي كُنْتُ أَمْرًا مُلَصِّقًا فِي
قُرَاشٍ وَكَمْ أَكُنْ مِنْ أَنْفُسِهِمْ وَكَانَ
مَنْ مَعَكَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ لَهُمْ قُرَابَةٌ
يَحْمُونَ بِهَا أَمْوَالَهُمْ وَأَهْلِيَهُمْ بِمَكَّةَ
فَاجْتَبَيْتُ إِذْ قَاتَنِي ذِيكَ مِنَ النَّسَبِ فِيهِمْ
أَنْ أَخُذَ فِيهِمْ يَدًا يَحْمُونَ بِهَا قُرَابَتِي وَمَا
فَعَلْتُ كُفْرًا وَلَا إِرْتِدَاءً عَنْ دِينِي وَلَا سَهْوً
يَا لَكُفْيًا بَعْدَ الْإِسْلَامِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ قَدْ صَدَّقَكُمْ فَقَالَ
عُمَرُ دَعْنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ أَصْرِبُ عَنْقِي
هَذَا الْمُنَافِقُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ قَدْ شَهِدَ
بِدَارًا وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ اللَّهَ أَظْلَمَ عَلَى
أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ أَعْمَلُوا مَا يَشْتُمُ فَقَدْ
وَجَبَتْ لَكُمْ الْجَنَّةُ وَفِي رِوَايَةٍ قَدْ
بَعَثْتُ لَكُمْ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى يَا
أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَ
عَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ فَمُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

ہوئے اور دیکھا تو اس میں یہ کھانا حاطب بن بلنتہ کی طرف سے مشرکین
مکہ کے نام اس خط میں رسول اللہ کے متعلق کچھ خبریں درج تھیں یہ معلوم
کر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے حاطب یہ کیا بات ہے
حاطب نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے معاملہ میں عجلت سے کام نہ لیجئے
میں ایک ایسا شخص ہوں جو قریش سے لپٹا یا گیا ہوں (یعنی ان کا حلیف
ہوں) لیکن میں ان میں شامل نہیں ہوں اور جو لوگ مہاجرین میں سے آپ کے
ساتھ ہیں مکہ والوں سے ان کی قرابت ہے اور مکہ کے مشرک اس قرابت
کے لحاظ سے انکے جان و مال کی حفاظت کرتے ہیں پس میں نے یہ پسند کیا
کہ چونکہ میری کسی قرابت قریش میں نہیں ہے اس لئے میں کوئی ایسا کام کروں
جس سے وہ مجھ سے خوش رہیں اور وہ میرے قرابت داروں کی حفاظت کریں
جو مجھ میں ہیں میں نے یہ کام اسلئے نہیں کیا ہے کہ میں کا فر یا منافق ہوں۔ یا
دین اسلام سے پھر گیا ہوں اور نہ یہ کام میں نے اس لئے کیا ہے کہ اسلام
لے کے بعد میں کفر سے خوش اور راضی ہوں۔ رسول اللہ نے یہ سن کر فرمایا۔ حاطب
تم نے بلاشبہ سچ بات کہہ دی۔ عمرؓ نے کہا یا رسول اللہ! مجھ کو اجازت
دیجئے کہ میں اس منافق کی گردن اڑا دوں۔ رسول اللہ نے فرمایا۔ حاطب
بدر کے معرکہ میں شریک ہا ہے اور تم حقیقت حال کو جانو ممکن ہے خداوند تم
نے بدر والوں پر نظر رحمت فرمائی ہو اور انکی مغفرت کی ہو اسلئے کہ خداوند نے
فرمایا ہے تم جو چاہو کرو! تمہارے لئے جنت واجب ہو گئی اور ایک وایت
میں یہ الفاظ ہیں کہ میں نے تم کو بخش دیا اس کے بعد یہ آیت نازل ہوئی۔
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ رِوَايَةُ الْإِمَامِ وَالْوَا
میرے اور اپنے دشمنوں کو تم اپنا دوست نہ بناؤ (یعنی کافروں سے تعلق نہ رکھو)
اس آیت میں حاطب وغیرہ کے لئے زبرد توینح ہے م۔ (بخاری و مسلم)

اصحاب بدر کا مرتبہ

حضرت رفاعہ بن رافع کہتے ہیں کہ جبریلؑ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
آئے اور پوچھا۔ آپ بدر کے معرکہ میں شریک ہونے والوں کو کیا مرتبہ دیتے
ہیں (یعنی آپ کے خیال میں بدر والوں کا کیا مرتبہ ہے) رسول اللہ نے فرمایا ہے
ہم ان کو مسلمانوں سے بہتر و افضل لوگ سمجھتے ہیں یا آپ نے اسی قسم کا اور
جواب دیا جبریلؑ نے کہا بدر میں جو فرشتہ حاضر ہوئے تھے ہم بھی ان کو ایسا
ہی خیال کرتے ہیں۔

اصحاب بدر حدیبیہ کی فضیلت

حضرت حفصہؓ کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے

وَعَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ قَالَ جَاءَ جِبْرِيلُ
إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا
تَعْدُونَ أَهْلَ بَدْرٍ فِيكُمْ قَالَ مِنْ
أَفْضَلِ الْمُسْلِمِينَ أَوْ كَلِمَةً خَوْفَهَا قَالَ وَ
كَذَلِكَ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا مِنَ الْمَلَائِكَةِ
رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

وَعَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

سَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى لَارْجُونَ لَأَيَّدَ خُلُ
لَنَا سَارَانُ شَاءَ اللَّهُ أَحَدُ شَرِيفٍ بَدَارًا وَاحِدٍ يَبِيَّةَ
نَلْتُ يَارَسُولَ اللَّهِ أَلَيْسَ قَدْ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى
نُ مِّنْكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا قَالَ فَلَئِمَّا تَمَعِبِي يَقُولُ
مَنْ تَكْفِي الدِّينَ اتَّقُوا وَفِي رِوَايَةٍ لَأَيَّدَ خُلُ
لَنَا سَارَانُ شَاءَ اللَّهُ مِنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ
حَدَّثَ الدِّينَ بَا يَعُو تَحْتَهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ

میں امید رکھتا ہوں کہ اگر خدا تم نے چاہا تو کوئی شخص ان میں سے دوزخ کی آگ میں داخل نہ ہوگا جو بدر اور حدیبیہ میں شریک ہا ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا خداوند نے یہ نہیں فرمایا ہے کہ تم میں سے کوئی شخص ایسا نہیں جو دوزخ پر وارد نہ ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تو نے یہ نہیں سنا ہے کہ خداوند تم پر بھی فرماتا ہے کہ ہم ان لوگوں کو دوزخ سے نجات دیں گے جنہوں نے پرہیزگاری اختیار کی اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہے اگر خدا تم نے چاہا تو اصحاب شجرہ میں سے کوئی شخص یعنی ان لوگوں میں سے کوئی آدمی جنہوں نے دوزخ کے نیچے بیعت کی تھی ہو دوزخ کی آگ میں داخل نہ ہوگا۔ (مسلم)

اہل حدیبیہ کی فضیلت

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حدیبیہ کے موقع پر ہماری تعداد ایک ہزار اور چار سو تھی۔ ہماری نسبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا آج کے دن تم زمین کے بہترین لوگ ہو۔ (بخاری و مسلم)

وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا يَوْمَ الْحُدَيْبِيَّةِ
ثَلَاثَ مِائَةٍ قَالَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَهُ الْيَوْمَ خَيْرٌ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اصحاب بدر کا مرتبہ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یعنی حدیبیہ کے سفر میں (کون ہے جو شہیدہ المراء پر چڑھے، امرا، ایک گھائی ہے بہار کی جو مکہ اور مدینہ کی راہ میں واقع ہے) اسکے گناہ اس طرح دور کئے جائیں گے جس طرح بنو اسرائیل کے گناہ دور کئے گئے تھے، چنانچہ سب سے پہلے اس گھائی پر ہمارے گھوڑے چڑھے یعنی مدینہ کے قبیلہ خزرج کے گھوڑے اس کے بعد لوگوں کے چڑھنے کا سلسلہ شروع ہو گیا یعنی سب لوگ گھائی پر چڑھ گئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سب کو بخشا گیا مگر اس شخص کو نہیں جس کا سرخ اونٹ ہے۔ ہم اس شخص کے پاس گئے جبکا اونٹ سرخ تھا اور اس سے بھی کہا ہمارے ساتھ چلنا کہ تیرے لئے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بخشش طلب کریں۔ اس نے کہا میرا بی گم شدہ چیز کو پالینا تمہارے دوست کی بخشش سے بہتر ہے (مسلم) اور انس کی حدیث فضائل قرآن کے بعد کے باب میں بیان کی گئی ہے۔

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُصْعِدُ الْخَيْبَةَ ثَبِيَّةً أَمْ أَرَفَانَةَ يُحِطُّ نَدْمًا حَاطَ عَنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَكَانَ أَوَّلَ مَنْ جَدَّهَا خَيْلُنَا خَيْلُ بَنِي الْخَزْرَجِ ثُمَّ تَنَاهَى نَاسٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُمْ مَغْفُورًا لَهُ الْأَصْحَابُ الْجَمَلُ الْأَحْمَرُ تَمَنَاهُ فَقُلْنَا تَعَالَى يَسْتَغْفِرُ لَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا أَجِدُ ضَالَّتِي أَحَبَّ مِنْ أَنْ يَسْتَغْفِرَ لِي مَا جِئَكُمْ سَدَاةً مُّسْلِمِينَ
ذَكَرَ حَدِيثُ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَبِي بَيْنَ تَعِبٍ أَنَّ اللَّهَ أَمَرَنِي أَنْ أَتِيَا لَكَ فِي بَابٍ بَعْدَ فَصَائِلِ الْقُرْآنِ

فصل دوم

شیخین اور ابن مسعود کی فضیلت

حضرت ابن مسعود کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میرے بعد تم میرے اصحاب میں سے ابو بکر و عمر کی پیروی کرو اور عمار کی سیرت و روش اختیار کرو اور ام عبد کے بیٹے ابن مسعود کے عہد و قول کو مضبوط پکڑو اور ایک روایت میں جو حدیث سے منقول ہے یہ الفاظ ہیں کہ ابن مسعود

عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَتَيْتُ دَاوُدَ بْنَ بَرْكِيٍّ مِنْ بَعْدِي مِنْ أَصْحَابِي أَبِي بَكْرٍ
وَأَهْتَدَا وَاجِدِي عَمَارًا وَتَمَسَّكُوا بَعْدِي ابْنِ أُمِّ
وَفِي رِوَايَةٍ حَدَّثَ يَفْعُ مَا حَدَّثَ كَرَامَةُ ابْنِ مَسْعُودٍ

فَصَبَّ قُوَّةً بَدَلًا وَتَمَسَّكُوا بِالْعَهْدِ ابْنِ اُمِّ عَبْدٍ
رَدَاكَ التَّمِيزِيَّ -

تم سے جو بات باحدیث بیان کرے اس کی تصدیق کرو۔

(ترمذی)

عبداللہ بن مسعود کی فضیلت

۹۹۶۹ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوُ كُنْتُ مُؤَمَّرًا أَحَدًا مِنْ غَيْرِ مُشِيرَةٍ لَأَقَرْتُ عَلَيْهِمَا ابْنِ اُمِّ عَبْدٍ رَدَاكَ التَّمِيزِيَّ وَابْنِ مَاجَةَ -

حضرت علیؓ کہتے ہیں رسول اللہؐ نے فرمایا ہے اگر میں مشورہ کے بغیر کسی کو امیر و حاکم بنانا چاہتا تو میں تمہارا سردار و حاکم ام عبد کے بیٹے (ابن مسعود) کو بناتا۔ (ترمذی - ابن ماجہ)

چند مخصوص صحابہ کے فضائل

۹۹۷۰ وَعَنْ خَيْثَمَةَ ابْنِ اَبِي سَبْرَةَ قَالَ اَتَيْتُ الْمَدِينَةَ فَسَأَلْتُ اللَّهَ اَنْ يُبَيِّرَ لِي جَلِيئًا صَالِحًا فَبَيَّرَ لِي اَبَا هُرَيْرَةَ فَجَلَسْتُ اِلَيْهِ فَقُلْتُ اِنِّي سَأَلْتُ اللَّهَ اَنْ يُبَيِّرَ لِي جَلِيئًا صَالِحًا فَوُفِّقْتَ لِي فَقَالَ مِنْ اَيْنَ اَنْتَ قُلْتُ مِنْ اَهْلِ الْكُوْفَةِ جِئْتُ اَلْتَمِسُ الْخَيْرَ وَاَطْلُبُهُ فَقَالَ اَلَيْسَ بِكَ سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ مُجَابِبُ الدَّعْوَةِ وَابْنُ مَسْعُودٍ صَاحِبُ طُمُورٍ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَحْلِيئًا وَخَدِيئَةً صَاحِبُ سِرِّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَمَّادُ الْدِينِ اَحَارَةُ اللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَلَمَانُ صَاحِبُ الْكِتَابَيْنِ يَعْنِي الْإِنْجِيلَ وَالْقُرْآنَ سَأَدَاكَ التَّمِيزِيَّ -

خيثمہ بن ابی سبرہؓ کہتے ہیں کہ میں مدینہ میں آیا اور خدا تم سے یہ دعا کی کہ مجھ کو کوئی نیک ہم نشین عطا فرما۔ چنانچہ ابو ہریرہؓ کی صحبت مجھ کو مستر آئی اور میں ان کے پاس بیٹھا اور ان سے کہا میں نے خدا تم سے دعا کی تھی کہ وہ مجھ کو کوئی نیک ہم نشین عطا فرمائے چنانچہ خدا تم نے آپ کی صحبت سے مجھ کو مستفید ہونیکا موقع دیا ابو ہریرہؓ نے پوچھا تم کہاں کے رہنے والے ہو میں نے کہا میں کوفہ سے آیا ہوں نیکی کا جو ہاں ہوں (نیک صحبت کا خواستگار ہوں اور اپنے لئے نیکی کا طالب ہوں ابو ہریرہؓ نے کہا کیا تمہارے ہاں (یعنی کوفہ میں) سعد بن مالکؓ نہیں ہے جو مستجاب الدعوت ہے (یعنی سعد بن ابی وقاصؓ کی دعا قبول ہوتی تھی) اور کیا تمہارے ہاں عبداللہ بن مسعودؓ نہیں ہیں جو رسول اللہؐ کے حضور کا پانی اور تعلیم مبارک اپنے پاس رکھتے تھے۔ اور کیا تمہارے ہاں خدیفہؓ نہیں ہیں جو رسول اللہؐ صلی اللہ علیہ وسلم کے رازدار تھے۔ اور کیا تمہارے ہاں عمارؓ نہیں ہیں جن کو خدا تم نے اپنے نبیؐ کی زبان کے ذریعہ شیطان سے پناہ و امن دی ہے (یعنی رسول اللہؐ نے فرمایا تھا کہ عمارؓ کو خداوند تمہارا شیطان سے محفوظ رکھے) اور کیا تمہارے ہاں

سلمانؓ نہیں ہیں جو در کتابولہ (یعنی انجیل و قرآن) کے جاننے والے ہیں۔ (ترمذی)

چند صحابہ کی فضیلت

۹۹۷۱ وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَ الرَّجُلُ أَبُو بَكْرٍ نِعْمَ الرَّجُلُ عُمَرُ نِعْمَ الرَّجُلُ اَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ نِعْمَ الرَّجُلُ السَّيِّدُ بْنُ خُضَيْرٍ نِعْمَ الرَّجُلُ ثَابِتُ ابْنِ قَيْسٍ بَنِ شَمَّاسٍ نِعْمَ الرَّجُلُ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ نِعْمَ الرَّجُلُ مُعَاذُ بْنُ عَمْرٍو بَنِ الْحُجُوعِ رَدَاكَ التَّمِيزِيَّ وَقَالَ هَذَا أَحَدُ اثْنِ عَشَرَ -

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت ابو بکرؓ اچھا آدمی ہے حضرت عمرؓ اچھا آدمی ہے حضرت ابوعبیدہ بن الجراحؓ اچھا آدمی ہے حضرت اسید بن حضیرؓ اچھا آدمی ہے حضرت ثابت بن قیس بن شماسؓ اچھا آدمی ہے حضرت معاذ بن جبلؓ اچھا آدمی ہے حضرت معاذ بن عمرو بن الجوعؓ اچھا آدمی ہے۔ (ترمذی - یہ حدیث غریبہ ہے)

حضرت انسؓ کی مشرقی

وہ میں صحابہ جنت جن کی مشرقی

حضرت انسؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے

۹۹۷۲ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْجَنَّةَ تَشْتَقِي إِلَى ثَلَاثَةِ عَشْرَ
وَعَمَّارٌ وَسَلَمَانَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ -

جنت تین آدمیوں کی مشتاق ہے۔ حضرت علی رضی کی، حضرت عمار رضی کی حضرت سلمان رضی کی۔ (ترمذی)

حضرت عمار کی فضیلت

۹۹۴۲ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ اسْتَأْذَنَ عَمَّارٌ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ابْذُلُوا لَهُ مَرْحَبًا
بِالطَّبِيبِ الْمُطِيبِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ -

حضرت علی رضی کہتے ہیں کہ حضرت عمار رضی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حاضر کی اجازت طلب کی نبیؐ نے فرمایا اس کو اجازت دیدو اور پاک آدمی کو خوشخبری ہو۔ (یعنی عمار رضی کو) (ترمذی)

۹۹۴۲ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا خَيْرَ عَمَّاسٍ بَيْنَ الْأَمْرَيْنِ إِلَّا
اخْتَارَا أَشَدَّ هُمَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ -

حضرت عائشہ رضی کہتی ہیں رسول اللہؐ نے فرمایا ہے کہ عمار رضی کو جب کبھی دو کاموں میں سے ایک کو اختیار کرنے کے لئے کہا گیا تو اس نے ہمیشہ سخت ترین اور مشکل کام کو اختیار کیا۔ (ترمذی)

حضرت سعد بن معاذ کی فضیلت

۹۹۴۵ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا حِيلَتْ جَنَازَةُ سَعْدِ
بْنِ مُعَاذٍ قَالَ الْمُنَافِقُونَ مَا أَخَفَّ جَنَازَتُهُ
وَذَلِكَ لِجُحُودِهِ فِي بَنِي قُرَيْظَةَ فَلَمَّ ذَلِكَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ الْمَلَائِكَةَ كَانَتْ
تُحِبُّهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ -

حضرت انس رضی کہتے ہیں کہ جب حضرت سعد بن معاذ رضی کا جنازہ اٹھایا گیا تو منافقوں نے (ازرا وطن) کہا اس کا جنازہ کس قدر ہلکا ہے! اور ہلکے ہونے کی وجہ وہ حکم ہے جو سعد نے بنو قریظہ کی نسبت دیا تھا۔ (گویا انہوں نے جنازہ کی سبکی کو برا خیال کیا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی اطلاع پہنچی تو آپؐ فرمایا (سعد کا جنازہ اس لئے ہلکا معلوم ہوتا ہے کہ فرشتے اس کو اٹھائے ہوئے تھے۔) (ترمذی)

حضرت ابوذر رضی کی فضیلت

۹۹۴۶ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا أَظْلَمَ
الْخَضِرَاءُ وَلَا أَقْلَمَ الْعَبْرَاءُ أَصْدَقَ مِنْ أَبِي
ذَرٍّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ -

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہؐ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ نیلگوں آسمان نے کبھی کسی ایسے شخص پر سایہ نہیں کیا اور نہ خیار آلودہ زمین نے کسی ایسے شخص کو اٹھایا جو حضرت ابوذر رضی سے زیادہ سچا ہے۔ (ترمذی)

۹۹۴۷ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَظْلَمَ الْخَضِرَاءُ وَلَا أَقْلَمَ
الْعَبْرَاءُ مِنْ ذِي لَهْجَةٍ أَصْدَقَ وَلَا أَوْفَى مِنْ أَبِي ذَرٍّ شِبْرٍ
عِيْنِي ابْنُ مَرْثُومٍ يُعْنِي فِي الزُّهْدِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ -

حضرت ابوذر رضی کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو نہیں سایہ کیا آسمان نے اور نہیں اٹھایا زمین نے کسی ایسے شخص کو جو ابوذر رضی سے زیادہ سچ بولنے والا اور حقوق کا ادا کرنے والا ہو یعنی وہ ابوذر جو عیسیٰ بن مرثوم سے مشابہ ہے۔ یعنی زہد میں۔ (ترمذی)

علمی بزرگی رکھنے والے چار صحابہ رضی

۹۹۴۸ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ لَمَّا حَضَرَهُ الْمَوْتُ
قَالَ الْقِسْوَا ائْبَعْلَمَ عِنْدَ أَرْبَعَةٍ عِنْدَ عَوْمِيٍّ أَبِي
الدَّرْدَاءِ وَعِنْدَ سَلَمَانَ وَعِنْدَ ابْنِ مَسْعُودٍ وَعِنْدَ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ أَلَيْسَ كَانَ يَهْوَ دِيًّا فَأَسْكَمَ
إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ

حضرت معاذ بن جبل رضی کہتے ہیں کہ جب انکی موت کا وقت قریب آیا تو انہوں نے کہا علم کو چار آدمیوں سے حاصل کرو یعنی عویمیر سے جنگی کثرت ابوذر دار ہے اور سلمان غم سے اور ابن مسعود سے اور عبد اللہ بن سلام سے اور عبد اللہ بن سلام جو یہودی تھے اور پھر انہوں نے اسلام قبول کر لیا۔ میں نے رسول اللہؐ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ وہ (یعنی عبد اللہ بن سلام) دو سوال شخص

أَتَمَّا قَاتِلًا عَشْرَةً فِي الْجَنَّةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ - ہے ان دس ذبول میں سے جو جنت میں جاکیں گے۔ (ترمذی)

حضرت اور ابن مسعودؓ کی فضیلت

۹۹۶۹ وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ اسْتَخْلَفْتُ قَالَ إِذَا اسْتَخْلَفْتُ عَلَيْكَ جُزْءٌ فَعَصِيئَةٌ عَنِّي بَلِّغْ وَلَكِنْ مَا أَحَدٌ نَكَمَ حُذَيْفَةَ تَأْخِذُكَ وَمَا أَقْدَأَ كَرَّ عَبْدُ اللَّهِ فَأَخَذُوا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ - حضرت حذیفہؓ فرماتے ہیں صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر آپ اپنے سامنے کسی کو اپنا خلیفہ مقرر فرمائیے تو بہتر ہوتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میں کسی کو تمہارے اوپر خلیفہ مقرر کر دوں اور تم اس کی نافرمانی کرو تو تم کو عذاب دیا جائے گا لیکن اس سلسلہ میں یہ بات یاد رکھو کہ حذیفہؓ تم سے جو کچھ کہے یا جو حدیث بیان کرے اسکو سچا جانو اور عبد اللہؓ جو کچھ تم کو رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ -

حضرت محمد بن مسلمہؓ کی فضیلت

۹۹۷۰ وَعَنْهُ قَالَ مَا أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ تُدْرِكُهُ الْفِتْنَةُ إِلَّا أَنَا أَخَافُهَا عَلَيْهِ إِلَّا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمَةَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَضُرُّكَ الْفِتْنَةُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَسَكَتَ عَنْهُ وَآقَرَهُ عَبْدُ الْعَظِيمِ الْمُسْنَدِيُّ - حضرت حذیفہؓ فرماتے ہیں کہ جب لوگوں کو فتنہ گھیرے گا تو کوئی شخص اس کے اثر سے محفوظ نہ رہے گا مگر محمد بن مسلمہؓ کہ ان کی نسبت میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے۔ تجھ کو فتنہ ضرر نہ پہنچائے گا۔ (صحیح)

عبد اللہ بن زبیرؓ

۹۹۸۱ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى فِي بَيْتِ الذَّبِيرِ مَضْبَاحًا فَقَالَ يَا عَائِشَةُ مَا أَرَى اسْمَاءَ الْأَقْدَسِ تَقِيسُ وَلَا تَسْمُوكَ حَتَّى اسْتَجِيبَ سَمَاءُ عَبْدُ اللَّهِ وَحَنَلَهُ بِثَمَرَةٍ مَبْدَاهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ - حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ایک ذات کو خلاف معمول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زبیرؓ کے گھر میں چراغ جلنے دیکھا۔ آپ نے فرمایا عائشہؓ زبیرؓ کے خیال میں اسما کے بچہ پیدا ہوا ہے تم لوگ اسکا نام نہ رکھنا جب تک میں نام نہ رکھوں چنانچہ اس بچے کا نام آپ نے عبد اللہ رکھا اور زبیرؓ جیسا کہ اپنے ہاتھ سے اسکے تالوں میں ملی۔ (ترمذی)

حضرت معاویہؓ

۹۹۸۲ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عُمَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لِمُعَاوِيَةَ أَلَمْ تَرَ أَنِّي جَعَلْتُ هَادِيًا مُهْدِيًا وَاهْدِي بِهِ رَدَاهُ التِّرْمِذِيُّ - حضرت عبد الرحمن بن عیمرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاویہؓ کے لئے یہ دعا فرمائی اے اللہ اس کو راہ راست دکھانا اور راست پایا ہونا اور لوگوں کو اس کے ذریعہ ہدایت دینے والا بنانا۔ (ترمذی)

حضرت عمرو بن العاصؓ

۹۹۸۳ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْكُرُوا النَّاسَ وَأَمِّنْ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَيْسَ بِإِسْنَادِهِ بِالْقَوِي - حضرت عقبہ بن عامرؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے دوسرے لوگ اسلام لائے (کسی غرض سے) اور عمرو بن العاصؓ رضی اللہ عنہ ایمان لائے اپنی رضا و رغبت سے (ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث غریب ہے، اسکی اسناد قوی نہیں ہے۔)

حضرت جابرؓ کے والد کی فضیلت

۹۹۸۴ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ يَقِيئُنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا جَابِرُ مَا لِي أَسْرَأُكَ مُنْكَسِرًا قُلْتُ اسْتَشْهِدُنِي أَبِي وَتَذَكُّ عِيَالًا وَدِينًا قَالَ أَفَلَا أَبَشَّرُكَ بِمَا لَقِيَ اللَّهُ بِهِ أَبَاكَ قُلْتُ بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ مَا سَكَمَ اللَّهُ أَحَدًا قَطُّ إِلَّا مِنْ دَسَائِعٍ - حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ملے اور فرمایا جابرؓ کیا بات ہے میں تجھ کو نگلیں وافر دے پاتا ہوں میں نے عرض کیا میرے والد شہید کئے گئے اور انہوں نے کنبہ اور قرض چھوڑا ہے، آپ نے فرمایا کیا میں تجھ کو یہ خوشخبری نہ دوں کہ خدا نے تیرے باپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا ہے میں نے عرض کیا۔ ہاں یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا خدا نے آج تک جس شخص سے کلام کیا ہے پر وہ کے پیچھے سے کیا ہے تیرے والد کو خداوند تعالیٰ نے

حَبَابٍ وَأَحْيَىٰ آبَاكَ فَكَلِمَةً كَفَّاحًا قَالَ
يَا عَبْدِي تَنَزَّلَ عَلَيَّ أُعْطِكَ قَالَ يَا سَابِ
تَحْمِيْنِي فَأُقْتَلَ فِيكَ ثَابِتَةً قَالَ اللَّيْلُ
تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِنَّهُ قَدْ سَبَقَ مِنِّي أَنَّهُمْ
لَا يَرْجِعُونَ فَذَلِكُمْ وَلَا تَحْصِبَنَّ الَّذِينَ
قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا الْآيَةُ سَمَوَاتُ
الْأَرْضِينَ

زندہ کیا اور پھر اس کے روبرو (یعنی بغیر پردہ کے) گفتگو کی۔ اور فرمایا اے
میرے بندے مجھ سے آرزو کر یعنی جس چیز کو دل چاہتا ہو مانگ۔ میں
تجھ کو دوں گا۔ تیرے باپ نے کہا میرے پروردگار مجھ کو پھر زندہ کر
دے تاکہ میں تیری راہ پر شہید ہوں۔ خداوند تعالیٰ نے فرمایا میرا
یہ حکم نافذ ہو چکا ہے کہ مرنے کے بعد کوئی شخص دوبارہ دنیا میں نہ جائے
گا۔ اس کے بعد یہ آیت نازل ہوئی وَلَا تَحْصِبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا
فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَمْيَاتٌ وَعِنْدَ رَبِّهِمْ يَرْجِعُونَ۔ (یعنی
جو لوگ خداوند کی راہ میں مارے گئے ہیں تو ان کو مردہ خیال نہ کر بلکہ وہ اپنے پروردگار کے ہاں زندہ ہیں۔ رزق دے جاتے ہیں۔ اور خداوند کی

نعمتوں کو پاکر خوش ہیں) (ترمذی)

حضرت جابر رضی

۵۹۸۵ وَعَنْهُ قَالَ اسْتَغْفِرُ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَسَاوَةً خَيْرًا مِنْ مَرَّةٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

حضرت جابر رضی کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے
لئے پچیس مرتبہ مغفرت کی دعا مانگی۔ (ترمذی)

حضرت براء بن مالک

۵۹۸۶ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَرُمٌ مِنْ أَشْعَثِ أَغْبَرِ ذِي طِمْرَيْنِ
لَا يُؤْبَهُ لَهُ لَوْ أَسْمَرَ عَلَى اللَّهِ لَا بَرَكَةَ مِنْهُمْ
الْبَرَاءُ مِنْ مَالِكٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ دَالِيَةً فِي
فِي دَلِيلِ النُّبُوَّةِ

حضرت انس رضی کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہت
سے لوگ جو پراگندہ بال بھنٹہ حال بغیر آلودہ۔ و دیگرے پہنے ہوئے ہیں اور
جن کی طرف (ذیل و نوار مجھ کر) توجہ نہیں کی جاتی اگر خدا کے اعطاء پر قسم
کھالیں تو خدا ان کی قسم کو پورا کروے۔ ان میں سے ایک براء بن مالک
مجھی ہے۔ (ترمذی بیہقی)

اہل بیت اور انصار

۵۹۸۷ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا إِنَّ عِيَّتِي الَّتِي أَدَى إِلَيْهَا أَهْلُ
بَيْتِي وَإِنَّ كَرَشِي الْأَنْصَارُ فَأَعْفُوا عَنْ قُسَيْمِهِمْ
وَأَقْبَلُوا عَنْ مُحْسِنِهِمْ سَمَوَاتُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ
هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

حضرت ابوسعید رضی کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اگاہ
ہو کہ میرے متمد علیہ اور میرے خاص لوگ جن میں میں ٹھکانا حاصل کرنا ہوں
میرے اہلیت ہیں اور میرے ولی دوست انصار ہیں پس تم انصار کے بیکاروں
کی خطاؤں کو معاف کرو اور ان کے نیکو کاروں کے عذر کو قبول کرو۔

(ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن ہے)

انصار کی فضیلت

۵۹۸۸ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُبْغِضُ الْأَنْصَارُ أَحَدٌ يُؤْمِنُ
بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ قَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

حضرت ابن عباس رضی کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو
شخص خداوند پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ انصار سے بغض
عداوت نہیں رکھتا۔ (ترمذی یہ حدیث حسن صحیح ہے)

ابو طلحہ کی قوم کی فضیلت

۵۹۸۹ وَعَنْ أَنَسٍ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَوْمًا سَلَا مَرَاتِهِمْ
فَاعْلَمْتُ أَعَفَّةً صَبْرًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

حضرت انس رضی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے مجھ سے فرمایا تو اپنی قوم کو میرا سلام پہنچا اسلئے کہ جہانک مجھ کو علم ہے
میں تیری قوم کو پاکباز اور صابر جانتا ہوں۔ (ترمذی)

اہل بدر کی فضیلت

حضرت جبار رحمہ کہتے ہیں کہ حاطبؓ کا ایک غلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپؐ حاطبؓ کی شکایت کی یعنی یہ کہہا کہ حاطبؓ دوزخی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو جوڑنا ہے۔ وہ دوزخی نہیں نہ جائے گا اسلئے کہ وہ بدر اور حدیبیہ میں شریک رہا ہے۔

زم

مسلمان فارسی اور اہل فارس

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اس آیت کو پڑھا
 اِنْ تَوَلَّوْا يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُوْنُوْا اُمَّةً اَلَكُمْۚ (یعنی اگر تم
 تمکیر) ایمان لانے سے اعتراض کرو تو خداوند تعالیٰ تمہارے بدل میں دوسری قوم
 کو مقرر کر دے گا اور وہ قوم تمہارے مانند نہ ہوگی) تو صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ کون لوگ ہیں جن کا خداوند تعالیٰ نے ذکر کیا ہے اگر ہم روگردانی
 کریں گے تو انکو ہماری جگہ مقرر کر دے گا اور وہ ہم جیسے نہ ہوں گے رسول اللہ ﷺ نے یہ
 سنکر سلمان فارسیؓ کی زبان پر ہاتھ مارا اور پھر فرمایا یہ شخص دراصل اسکی قوم اگر دین شریعہ
 آسمان پر بھی مقرر تو فارس کے بہت سے لوگ اس کو وہاں سے حاصل کر لیتے۔

ارتقاء

اہل عجم پر اعتماد

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے
عجمی لوگوں کا ذکر کیا گیا (یعنی ان قوموں کا جو عرب میں نہیں ہیں) رسول اللہ
نے فرمایا میں ان عجمیوں پر ان میں سے بعض لوگوں پر تم سے یا تمہارے بعض
لوگوں سے زہاد و اعتقاد و بھروسہ رکھتا ہوں۔ (ترمذی)

(ترجمہ)

٥٩٩. وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ الْحَاطِبِ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَشْكُوَ حَاطِبًا إِلَيْهِ فَقَالَ يَا
رَسُولَ اللَّهِ لَيْدٌ خَلَنَ حَاطِبُ النَّارِ فَقَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَبْتَ لَا يَدْخُلُهَا فَإِنَّهُ
قَدْ شَهِدَ بِذَلِكَ وَأَوَّحَى بِهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

٥٩٩ **وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَلَاهُ هَذِهِ الْآيَةَ وَإِنْ تَتَوَلَّوْا لَيَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُونُوا أَمْثَلَكُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ ذَكَرَ اللَّهُ إِنْ تَوَلَّيْنَا اسْتَبْدِلَ لَوَإِنَّا ثُمَّ لَا يَكُونُوا أَمْثَلَنَا فَضَرَبَ عَلَى خَدَّيْنِ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ ثُمَّ قَالَ هَذَا أَوْ قَوْمُهُ وَلَوْ كَانَ الْيَمِينُ عِنْدَ الثُّرَيَّا لَتَنَّا وَلَهُ رِجَالٌ مِّنَ الْفُجَّارِ سَادَاتُ التَّيْمُونِ.**

٥٩٢ وَعَنْهُ قَالَ ذُكِرْتُ الْأَعْيُنُ عِنْدَ رَسُولِ
 ٥٩ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنَا بِهِمْ أَوْ بَعْضُهُمْ أَوْ ثَنُ مِنْي
 بِهِمْ أَوْ بَعْضُهُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

فضل سوم

آنحضرتؐ کے بچپن اور تہجاء

حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے ہر نبی کے سات مخصوص آدمی ہوتے ہیں جو اس کے منتخب و برگزیدہ اور رقیب و نگہبان ہوتے ہیں۔ اور مجھ کو ایسے چودہ آدمی دئے گئے ہیں علیؑ جسے پوچھا وہ کون لوگ ہیں علیؑ نے کہا میں میرے دونوں بیٹے (حسن و حسین) جعفرؑ حمزہؑ ابو بکرؓ عمرؓ مصعبؓ ابن عبید اللہؓ سلمانؓ عمارؓ و عبد اللہؓ ابن مسعودؓ ابو ذرؓ اور مقدادؓ رضی اللہ عنہم۔ (ترمذی)

حضرت عثمان بن ماسرؓ

حضرت خالد بن ولیدؓ کہتے ہیں کہ میرے اور عمار بن یاسرؓ کے درمیان کسی معاملہ پر بات چیت ہو رہی تھی کہ میں نے عمارؓ سے سخت کلامی کی۔

٥٩٩ **عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ كَأَنِّي سَبْعَةُ نَجَبَاءَ وَرِثَاءَ وَأَعْطِيتُ**
أَنَا وَرَبْعَةُ عَشْرَ قُلْنَا مَنْ هُمْ قَالَ أَنَا وَابْنَاؤُا وَ
جَعْفَرُ وَحَمْدَةُ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَمُصْعَبُ ابْنُ
عُمَيْرٍ وَبِلَالٌ وَسَلَمَانَ وَعَتَارُ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ
مُسْعُودٍ وَأَبُو ذَرٍّ وَالْمِقْدَادُ وَأَسْرَاةُ التَّمِيمِيِّ.

٥٩٩٢ وَعَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ قَالَ كَانَ بَيْنِي وَ
بَيْنَ عَمَارِ بْنِ يَاسِرٍ كَلَامٌ فَأَغْلَظْتُ لَدُنِي الْقَوْلَ

اہل بدر کی فضیلت

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حاطب کا ایک غلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کے حاطب کی شکایت کی یعنی یہ کہا کہ حاطب دوزخی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو جھوٹا ہے۔ وہ دوزخ میں نہ جائے گا اسلئے کہ وہ بدر اور حندیبہ میں شریک رہا ہے۔

(مسلم)

۵۹۹۰ وَعَنْ جَابِرٍ أَنَّ عَمَّالَ الْحَاطِبِ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَشْكُوَ حَاطِبًا إِلَى اللَّهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَيْدًا خُلِنَ حَاطِبُ النَّارِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَبْتَ لَا يَدُ خُلِبَ فَإِنَّهُ تَدَا شَيْدًا يَدَارُ وَالْحَدَّ يَدِيَّةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

سلمان فارسی اور اہل فارس

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے اس آیت کو پڑھا
 اِنْ تَوَلَّوْا يَتَّبِعْكُمْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ شَرًّا لَا يَكُونُ اَوْلًا اَهْلًا لَكُمْ (یعنی اگر تم محمدؐ کے ایمان لانے سے اعتراف کرو تو خداوند تمہارے بدلہ میں دوسری قوم کو مقرر کرے گا اور وہ قوم تمہارے مانند نہ ہوگی) تو صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ کون لوگ ہیں جن کا خداوند تمہارے ذکر کیا ہے اگر ہم روگردانی کریں گے۔ تو انکو ہماری جگہ مقرر کرے گا اور وہ ہم جیسے نہ ہوں گے رسول اللہ نے یہ سنکر سلمان فارسی کی رائے پر ہاتھ مارا اور پھر فرمایا یہ شخص اہل اسی قوم اگر دین شریعہ آسمان پر بھی تلو تو فارس کے بہت لوگ اس کو وہاں سے حاصل کر لیتے۔

(ترمذی)

۵۹۹۱ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَلَا هَذِهِ الْآيَةَ وَإِنْ تَوَلَّوْا يَتَّبِعْكُمْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ شَرًّا لَا يَكُونُ اَوْلًا اَهْلًا لَكُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ ذَكَرَ اللَّهُ إِنْ تَوَلَّيْنَا اسْتَبْدِلْ لَوَ اٰمَنَّا شَرًّا لَا يَكُونُ اَوْلًا اَمْثَلَنَا فَضَرَبَ عَلَى خَدَّيْنِ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ ثُمَّ قَالَ هَذَا اَوْ قَوْمُهُ وَلَوْ كَانَ الْيَمَانِيُّ عِنْدَ الشَّرِّ يَأْتِنَا وَلَمْ يَجَالِ مِنْ الْفَارِسِ سَدَاةَ الْيَمَانِيِّ.

اہل عجم پر اعتماد

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے عجمی لوگوں کا ذکر کیا گیا (یعنی ان قوموں کا جو عرب میں نہیں ہیں) رسول اللہ نے فرمایا میں ان عجمیوں پر ان میں سے بعض لوگوں پر تم سے یا تمہارے بعض لوگوں سے زیادہ اعتماد و بھروسہ رکھتا ہوں۔

(ترمذی)

۵۹۹۲ وَعَنْهُ قَالَ ذُكِرَتْ اَلْاَعَاجِمُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَأْيُ بَعْضُ اَوْ يَبْعُضُ بَعْضُ اَوْ ثَمَّ مِثْلُ بَعْضُ اَوْ يَبْعُضُ بَعْضُ سَدَاةَ الْيَمَانِيِّ.

فضل سوم

آنحضرت کے صحابہ و درتباء

حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ نے فرمایا ہے ہر نبی کے سات مخصوص آدمی ہوتے ہیں جو اس کے منتخب و برگزیدہ اور رقیب و نگہبان ہوتے ہیں۔ اور مجھ کو ایسے چودہ آدمی دئے گئے ہیں علیؑ جیسے پوچھا وہ کون لوگ ہیں علیؑ نے کہا میں میرے دونوں بیٹے (حسن و حسین) جعفر (حمزہ) ابو بکر رضی اللہ عنہما مصعب بن عمیر بلال سلمان بن عمار و عبد اللہ ابن مسعود ابو ذر و مقداد رضی اللہ عنہم۔ (ترمذی)

۵۹۹۳ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ كُلَّ نَبِيٍّ سَبْعَةٌ مُجْتَبَأُونَ وَرِثَاءُ وَاعْطِيتُ اَنَا وَارْبَعَةٌ عَشْرُ قُلْنَا مَنْ هُمْ قَالَ اَنَا وَابْنَا وَ جَعْفَرٌ وَحَمْزَةُ وَابُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَمُصْعَبُ ابْنُ عُمَيْرٍ وَبِلَالٌ وَسَلْمَانٌ وَعَمَارٌ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ وَابُو ذَرٍّ وَالْمِقْدَادُ سَدَاةَ الْيَمَانِيِّ.

حضرت عمار بن یاسرؓ

حضرت خالد بن ولیدؓ کہتے ہیں کہ میرے اور عمار بن یاسرؓ کے درمیان کسی معاملہ پر بات چیت ہو رہی تھی کہ میں نے عمارؓ سے سخت کلامی کی۔

۵۹۹۴ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ قَالَ كَانَ بَيْنِي وَ بَيْنَ عَمَارِ بْنِ يَاسِرٍ كَلَامٌ فَأَغْلَظْتُ لَكَ فِي الْقَوْلِ

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ -

خریدتا ہے (یعنی خداوند کی خوشنودی حاصل کر سیکے لئے) تو مجھ کو میرے حال پر چھوڑ
دیجئے؛ اور خداوند کے لئے عمل کرنے دیجئے۔ (بخاری)

حضرت ابو طلحہؓ

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ میں رنج و تکلیف میں مبتلا کیا گیا ہوں
(یعنی غمناک ہوں) میری کچھ مدد کیجئے۔ اپنے اپنی کسی بیوی کے پاس کسی آدمی
کو بھیجا انہوں نے کہا قسم ہے اُس ذات کی جس نے آپ کو حق کے
ساتھ بھیجا ہے۔ میرے پاس پانی کے سوا اور کوئی چیز نہیں بچر آپ نے دوسرا
بیویوں کے پاس آدمی بھیجا۔ وہاں سے بھی یہی جواب ملا یہاں تک کہ آپ
کی تمام بیویوں نے ایسا ہی جواب دیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رحاضہ کی
مخاطب کر کے فرمایا جو شخص اس کو کھانا کھلائے گا۔ خداوند اس پر اپنی رحمت
نازل فرمائے گا یہ سکر انصاریں سے ایک شخص جس کا نام ابو طلحہؓ تھا کھڑا ہوا اور
عرض کیا یا رسول اللہ! میں اس کو اپنا اہمان بناؤں گا چنانچہ وہ اس شخص کو
اپنے گھر لے گئے اور اپنی بیوی سے دریافت کیا تھا ہے پاس کچھ کھانا ہے
انہوں نے کہا صرف بچوں کے کھانے کے بقدر ہے ابو طلحہؓ نے کہا۔ بچوں کو کسی
چیز سے بہلا کر سلاؤ اور جب ہمارا اہمان گھر کے اندر داخل ہو تو اس پر غلہ ہر
گزنا کہ گویا ہم اس کے ساتھ کھا رہے ہیں اور جب وہاں لقمہ اٹھانے کیلئے ہاتھ
پھیلائے اور تم بھی ہاتھ بڑھاؤ تو تم یہ ظاہر کر کے کہ چراغ کو مٹھیک کر دوں
اٹھنا اور چراغ کو بڑھا دینا تاکہ اندھیرا ہو جائے چنانچہ ایسا ہی کیا گیا اور
سب کھانا کھانے بیٹھ گئے۔ وہاں نے کھانا کھالیا اور دونوں میاں بیوی رات
بھر بھوکے رہے۔ پھر جب صبح ہوئی تو طلحہؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سخت
میں حاضر ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خداوند تم نے تعجب کیا
یا خداوند تم ہنسنا (یعنی خوش ہوا) فلاں مرد اور فلاں عورت کے فعل پر۔

اور ایک روایت میں سی قسم کا واقعہ ہے لیکن اس میں ابو طلحہؓ کا نام نہیں ہے
اور وہ لوگ جو اپنے آپ پر دوسروں کو ترجیح دیتے ہیں۔ اگرچہ وہ حاجت مند اور بھوکے ہوں۔
(بخاری و مسلم)

حضرت خالد بن ولیدؓ

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ
ایک مقام پر ٹھہرے ہوئے تھے کہ لوگ دھوا دھوا کر ہماری طرف آنے
جانے لگے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پوچھتے جاتے کہ یہ کون ہے۔ ابو ہریرہؓ کا بیان ہے کہ
میں آپ کے سوال کے جواب میں کہتا جاتا کہ یہ فلاں شخص ہے اور رسول اللہ

۹۹۹۹ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي مُجْهُودٌ
فَارْسَلْ إِلَى بَعْضِ سَيِّدِي فَقَالَتْ وَالَّذِي بَعَثَكَ
بِالْحَقِّ مَا عِنْدِي إِلَّا مَا أَرْسَلَ إِلَيَّ الْآخَرَى
فَقَالَتْ مِثْلَ ذَلِكَ وَقُلْنَ كُلُّهُنَّ مِثْلَ ذَلِكَ فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُضَيِّفُهُ
يَرْحَمَهُ اللَّهُ فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يَقُولُ
لَهُ أَبُو طَلْحَةَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَإِنِّي أَطْلُقُ بِهِ
إِلَى رَجُلِهِ فَقَالَ لِمَ أَتَيْتَهُ هَلْ عِنْدَكَ شَيْءٌ قَالَتْ
لَا إِلَّا ثَوْتٌ صَبِيئَانِ تَأَلَّ فَعَلَيْهِمَا شَيْءٌ وَتَوْصِيَةٌ
فَإِذَا دَخَلَ ضَيِّفْنَا فَارْبِعَ آتَا تَأَكَّلَ فَأَذَا أَهْوَى
بَبِيدِهِ لِيَا كُلُّ فَقَدَوْنِي إِلَى السَّارِحِ كَيْ تَصْلِحِي
تَأْكُلِيهِ فَفَعَلْتُ فَقَعَدُوا وَآكَلَ الضَّيِّفُ
وَبَاتَا طَاهِرَيْنِ فَلَمَّا أَصْبَحَ عَدَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ عَجِبَ اللَّهُ أَوْ صَحِيحُ
اللَّهُ مِنْ ثَلَاثٍ وَثَلَاثٍ وَفِي رِوَايَةٍ مِثْلُهُ
وَكَمْ لَيْسَ أَبَا طَلْحَةَ وَفِي آخِرِهَا خَا نَزَلَ
اللَّهُ تَعَالَى وَبُورُونِ عَلَى أَنْفُسِهِمْ وَكَوْكَانَ
بِهِمْ خَصَا صَةً مُشَقِّقٌ عَلَيْهِمْ -

عَنْكَ قَالَ نَزَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلًا لَنَجْعَلَ النَّاسَ عِمَادًا يَقُولُ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ هَذَا
يَا أَبَا هُرَيْرَةَ فَأَقُولُ فَلَانٌ يَقُولُ نَعَمْ عَبْدُ

اللَّهِ هَذَا وَلَيَقُولَنَّ مَنْ هَذَا أَفَأَقُولُ ضَلَّانٌ
مَقُولٌ بِئْسَ عَبْدُ اللَّهِ هَذَا أَحَنَّى مَرَّ خَالِدُ بْنُ
الْوَلِيدِ فَقَالَ مَنْ هَذَا فَقُلْتُ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ
فَقَالَ نَعَمْ عَبْدُ اللَّهِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ سَيُفْتَنُ مِنْ
سَيُوتِ اللَّهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

اس کا نام نکر فرماتے خدا تم کا یہ بندہ اچھا ہے اور کبھی فرمائے خدا تم کا یہ بندہ
جُرا ہے یہاں تک کہ خالد بن ولید آئے۔ آپ نے پوچھا ابو ہریرہ! کون ہے
میں نے عرض کیا خالد بن ولید ہیں آپ نے فرمایا خالد بن ولید! اچھا
آدمی ہے۔ خداوند تعالیٰ کی تلواروں میں سے ایک تلوار ہے۔
(ترمذی)

انصار کے ساتھ شفقت و عنایت

وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْمَاءَ قَالَ قَالَتِ الْأَنْصَارُ
يَا نَبِيَّ اللَّهِ بَيْنَ بَنِي آتَبَاعٍ وَآثَارِ
اَتَّبَعْنَاكَ فَأَدْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَ أَتْبَاعَنَا
مِمَّا خَدَّعَا بِهَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

حضرت زید بن اسما کہتے ہیں کہ انصار نے عرض کیا یا رسول اللہ
ہر نبی کے تابع دار تھے اور ہم نے آپ کی تابعداری کی ہے آپ دعا فرمائیے
کہ خداوند تعالیٰ ہمارے تابع کو بھی ہم ہی میں سے بنائے (یعنی ہمارے حلیف و
مواہبی بھی انصار بن ہوں بلکہ ہمارے نقش قدم پر چلنے والوں کو بھی تاکہ ان
پر اَتَّبَعُوا نَحْمَ بِإِحْسَانٍ صَادِقَ آئِنِ لَمْ يَلْغُ لَكُمْ لَعْنَةُ اللَّهِ) (بخاری)

انصار کی فضیلت

وَعَنْ قَتَادَةَ قَالَ مَا نَعْلَمُ حَيًّا مِنْ
أَحْبَاءِ الْعَرَبِ أَكْثَرُ شَيْبَةً أَعَزُّ يَوْمَ الْقِيَمَةِ
مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ وَقَالَ النَّسَّابُ قُتِلَ مِنْهُمْ يَوْمَ
أُحُدٍ سَبْعُونَ وَيَوْمَ بَدْرٍ مَعُونَةُ سَبْعُونَ
وَيَوْمَ الْيَمَامَةِ عَلَى عَهْدِ أَبِي بَكْرٍ سَبْعُونَ
رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

قتادہ کہتے ہیں ہم عرب میں سے کسی قبیلہ اور قوم کی نسبت
اس کا علم نہیں رکھتے کہ اسکے شہید انصار سے زیادہ ہوں اور قیامت کے
دن انصار سے زیادہ عزیز ہوں۔ انس کا بیان ہے کہ احد کی جنگ
میں ستر انصاری شہید ہوئے اور بدر مہوندہ کے معرکہ میں ستر انصاری
شہید ہوئے اور یمامہ کی لڑائی میں ستر انصاری شہید ہوئے جو ابو بکرؓ
کے عہد میں ہوئی تھی۔

اصحاب بدرؓ

وَعَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ قَالَ كَانَ عَطَاءُ
الْبَدْرِيِّينَ خُمْسَةَ آلَافٍ خُمْسَةَ آلَافٍ
وَقَالَ عُمَرُ لَا فَضِيلَةَ لَهُمْ عَلَى مَنْ بَعْدَ هُمْ
رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

قیس بن ابی حازم کہتے ہیں کہ جو لوگ جنگ بدر میں شریک
ہوئے تھے ان کو بیت المال سے پانچ ہزار درہم ملتے تھے اور
عمرؓ نے کہا کہ بدر میں شریک ہونے والوں کو دوسرے تمام
لوگوں پر ترجیح دوں گا۔

تَسْمِيَةُ مَنْ سَمِيَ مِنْ أَهْلِ بَدْرِ فِي الْجَامِعِ

جنگ بدر میں شریک ہوئیوں کے نام جو بخاری کی جامع کتاب میں درج ہیں

مخصوص اہل بدر کے اسماء گرامی

- (۱) حضرت نبی محمدؐ یا شعی عبد اللہ کے بیٹے (صلی اللہ علیہ وسلم)
- (۲) عبد اللہ بن عثمان ابونکیر الصدیق بن القشیریؓ
- (۳) عمر بن الخطاب العدویؓ (۴) عثمان بن عفانؓ
- (۵) القشیریؓ خلفہ النبیؐ مَعْلَى اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
- (۶) حضرت نبی محمدؐ یا شعی عبد اللہ کے بیٹے (صلی اللہ علیہ وسلم)
- (۷) عبد اللہ بن عثمان ابونکیر الصدیق بن القشیریؓ
- (۸) عمر بن الخطاب العدویؓ (۹) عثمان بن عفانؓ
- (۱۰) القشیریؓ خلفہ النبیؐ مَعْلَى اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

عَلَى ابْنَتِهِ رُقَيْيَةَ وَصَّابَ لَهُ بِسَهْمِهِ (۵)

عَلَى بْنِ أَبِي طَالِبٍ الْهَاشِمِيِّ (۶) رِیَاسُ بْنُ

بُكَيْرٍ (۷) بِلَالُ بْنُ رَبَاحٍ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ

(۸) حَمَزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ الْهَاشِمِيِّ (۹) حَاطِبُ

ابْنِ أَبِي بَلْتَعَةَ حَلِيفُ قُرَیْشٍ (۱۰) أَبُو حَذِيفَةَ بْنُ

عُثْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ الْقُرَشِيِّ (۱۱) حَارِثَةُ بْنُ رَبِيعَةَ الْأَنْصَارِيِّ

وَهُوَ حَارِثَةُ بْنُ سُرَاقَةَ كَانَ فِي الْمُنَظَارَةِ (۱۲) حَبِيبُ بْنُ

عَدِيِّ الْأَنْصَارِيِّ (۱۳) حُنَيْسُ بْنُ حَذَافَةَ السَّهْمِيِّ

(۱۴) رِفَاعَةُ بْنُ رَافِعِ الْأَنْصَارِيِّ (۱۵) رِفَاعَةُ بْنُ

عَبْدِ الْمُتَنِّ بْنِ ابُولُبَابَةَ الْأَنْصَارِيِّ (۱۶) الذُّبَيْدُ بْنُ

أَعْوَاهِ الْقُرَشِيِّ (۱۷) زَيْدُ بْنُ سَهْلٍ أَبُو طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيِّ

(۱۸) أَبُو زَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ (۱۹) سَعْدُ بْنُ هَالِكٍ الْذَهْرِيُّ

(۲۰) سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ الْقُرَشِيِّ (۲۱) سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ بْنِ عَمْرٍو

بْنِ نَفِيلٍ الْقُرَشِيِّ (۲۲) سَهْلُ بْنُ حَذِيفَةَ الْأَنْصَارِيِّ

(۲۳) ظَهْرُ بْنُ رَافِعِ الْأَنْصَارِيِّ (۲۴) وَأَخُوهُ (۲۵) حَمْدُ اللَّهِ

بْنِ مَسْعُودٍ الْهَذَلِيُّ (۲۶) عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ الْذَهْرِيُّ

(۲۷) عُبَيْدَةُ بْنُ الْحَارِثِ الْقُرَشِيِّ (۲۸) عَبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ

الْأَنْصَارِيِّ (۲۹) عَمْرُو بْنُ عَوْفٍ حَذِيفَةُ بْنُ عَامِرٍ لُؤَيٍّ

(۳۰) عُقْبَةُ بْنُ عَمْرِو الْأَنْصَارِيِّ (۳۱) عَامِرُ بْنُ

رَبِيعَةَ الْعَدَنِيِّ (۳۲) عَاصِمُ بْنُ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيِّ

(۳۳) عَوْنُ بْنُ سَاعِدَةَ الْأَنْصَارِيِّ (۳۴) قَتَانُ بْنُ هَالِكٍ

بِالْأَنْصَارِيِّ (۳۵) قَدَامَةُ بْنُ مَطْعُونٍ (۳۶) قَتَادَةُ بْنُ

النُّعْمَانَ الْأَنْصَارِيِّ (۳۷) مُعَاذُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوحِ -

(۳۸) مُعَوَّذُ بْنُ عَفْرَاءَ (۳۹) وَأَخُوهُ (۴۰) هَالِكُ بْنُ رَبِيعَةَ (۴۱) أَبُو سَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ (۴۲) مِسْطَحُ بْنُ اثَاثَةَ بْنِ عَبَادَةَ بْنِ الْمُطَّلِبِ

بْنِ عَبْدِ مَنَافٍ (۴۳) مُرَارَةُ بْنُ رَبِيعَةَ الْأَنْصَارِيِّ (۴۴) مَعْنُ بْنُ عَدِيِّ الْأَنْصَارِيِّ (۴۵) مِقْدَادُ بْنُ عَمْرٍو الْكِنْدِيُّ حَذِيفَةُ

بَنِي زُهْرَةَ (۴۶) هَلَالُ بْنُ أُمَيَّةَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَجْمَعِينَ -

زمانہ میں بیمار تھیں اور ان کے لئے جنگ بدر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے مال غنیمت کے اندر حصہ لگایا تھا (۵) علی بن ابی طالب ہاشمی (۶) ایاس

بن بکیر (۷) بلال بن رباح ابوبکرؓ کے آزاد کردہ غلام (۸) حمزہ بن

عبد المطلب ہاشمی (۹) حاطب بن ابی بلتغہ قریش کے حلیف (۱۰) ابو حذیفہ

بن عتبہ بن ربیعہ قرشی (۱۱) حارث بن ربیعہ انصاری جو بدر کی لڑائی میں

شہید ہوئے اور ان کا اصلی نام حارث بن سراقہ ہے اور یہ جنگ میں

شریک نہ تھے بلکہ دشمنوں کے حال کی نگرانی پر مامور تھے (۱۲) حبیب

بن عدی انصاری (۱۳) حنیس بن حذافہ سہمی (۱۴) رفاعہ بن رافع انصاری

(۱۵) رفاعہ بن عبد المنذر ابولبابہ انصاری (۱۶) زبیر بن عوام قرشی (۱۷) زید

بن سہل ابوطحہ انصاری (۱۸) ابوزید انصاری (۱۹) سعد بن مالک نہہری

(۲۰) سعد بن خولہ قرشی (۲۱) سعید بن زید بن عمرو بن نفیل قرشی (۲۲)

سہل بن حلیف انصاری (۲۳) ظہیر بن رافع انصاری (۲۴) ظہیر بن رافع

کے بھائی (۲۵) عبد اللہ بن مسعود ہذلی (۲۶) عبد الرحمن بن عوف نہہری (۲۷)

عبیدہ بن حارث قرشی (۲۸) عباوہ بن صامت انصاری (۲۹) عمرو بن عوف

بنو عامر بن لوی کے حلیف (۳۰) عقبہ بن عمرو انصاری (۳۱) عامر بن ربیعہ

عنزی (۳۲) عاصم بن ثابت انصاری (۳۳) عویم بن ساعدہ انصاری

(۳۴) عتبہ بن مالک انصاری (۳۵) قدامہ بن مَطْعُون (۳۶) قتادہ

نعمان انصاری (۳۷) معاذ بن عمرو بن الجموح (۳۸) معوذ بن عفرأ

معوذ بن عفرأ کے بھائی (۴۰) مالک بن ربیعہ (۴۱) ابواسید انصاری

(۴۲) مسطح بن اثاثہ بن عباوہ بن عبد المطلب بن عبد مناف (۴۳) مرارہ

بن ربیعہ انصاری (۴۴) معن بن عدی انصاری (۴۵) مقداد بن عمرو

کندی بنو زہرہ کے حلیف (۴۶) ہلال بن اُمیہ انصاری خدا تعالیٰ ان

سب سے راضی اور خوش ہو۔

(۴۱) ابواسید انصاری (۴۲) مسطح بن اثاثہ بن عباوہ بن عبد المطلب

بن عبد مناف (۴۳) مرارہ بن ربیعہ انصاری (۴۴) معن بن عدی انصاری (۴۵) مقداد بن عمرو بن عبد المطلب

بنو زہرہ (۴۶) ہلال بن اُمیہ انصاری رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَجْمَعِينَ -

بَابُ ذِكْرِ الْيَمَنِ وَالشَّامِ وَذِكْرُ أُولَئِى الْقُرْنَيْنِ

یمن اور شام کا ذکر اور اولیس قرنی کا بیان

فصل اول

حضرت اولیس قرنی کی فضیلت

حضرت عمر بن خطابؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ایک شخص یمن سے تمہارے پاس آئے گا جس کا نام اولیسؓ ہوگا وہ یمن میں اپنی مال کے سوا کسی کو نہ چھوڑے گا۔ یعنی مال کے سوا اس کا کوئی قریبی عزیز نہ ہوگا اس کے بدن میں سفیدی (یعنی برص) تھی اس نے خدا تم سے دعا کی اور وہ سفیدی جاتی رہی مگر ایک دینار یا درہم کے بقدر باقی رہ گئی پس جو شخص تم میں سے اس سے ملاقات کرے۔ وہ اس سے اپنے لئے مغفرت کی دعا کرے۔ اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ عمر بن خطابؓ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ تابعین میں یعنی ان لوگوں میں جنہوں نے صحابہؓ کو دیکھا ہوگا ایک بہترین شخص ہوگا جس کو اولیس کہا جائے گا۔ اس کی ایک مال ہوگی اور اس کے جسم پر سفید ہوگی تم اس سے اپنے لئے دعائے مغفرت کی درخواست کرنا۔ (مسلم)

۱۰۴ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ سَجَلًا يَأْتِيكُمْ مِنَ الْيَمَنِ يُقَالُ لَهُ أُوَيْسٌ لَا يَدْعُ بِالْيَمَنِ غَيْرَ أَنَّهُ لَهُ قَدْ كَانَ بِهِ بَيَاضٌ دَعَا عَنِ اللَّهِ فَأَذْهَبَهُ إِلَّا مَوْضِعَ الدِّيْنَارِ أَوِ الدَّرْهِمِ فَهَمَّ فَمَنْ لَفَيْتُهُ مِنْكُمْ فَلَيْسَ تَغْفِرُ لَكُمْ وَفِي سِوَايِهَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ خَيْرَ النَّاسِ عَيْنٌ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ أُوَيْسٌ وَلَمَّا وَالِدَاةُ وَكَانَ بِهِ بَيَاضٌ فَدَعَا فَلَيْسَ تَغْفِرُ لَكُمْ سِوَاكَ مُسْلِمٌ۔

اہل یمن کی فضیلت

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ جب ابو موسیٰ اشعریؓ اور ان کی قوم کے لوگ حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپؐ نے فرمایا تمہارے پاس یمن کے لوگ آئے ہیں جن کے دل اور جن کے قلوب بہت نرم ہیں ایمان یمن کا ہے اور حکمت بھی یمنی ہے اور فخر و کبر اور غرور والوں میں ہے سکون اور وقار بکری والوں میں ہے۔ (بخاری و مسلم)

۱۰۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَتَاكُمْ أَهْلُ الْيَمَنِ هُمَا رَقِيٌّ أَفْئِدَةٌ وَالْبَيْنُ قُلُوبًا إِلَّا لِيَمَانٍ يَمَانٍ وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَّةٌ وَالْفَخْرُ وَالْخِيَلُ فِي أَصْحَابِ الْإِبِلِ وَالسَّكِينَةُ وَالْوَقَارُ فِي أَهْلِ الْغَنَمِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

کفر کی جڑی مشرق کی طرف ہے

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کفر کا ہر مشرق کی جانب ہے۔ فخر و کبر گھوٹے والوں اور غرور والوں اور جھگڑنے والوں (یعنی کاشتکاروں) میں ہے جو بالوں کے خیموں میں رہتے ہیں اور آرام و سکون بکری والوں میں ہے۔ (بخاری و مسلم)

۱۰۶ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسُ الْكُفْرِ نَحْوُ الْمَشْرِقِ وَالْفَخْرُ وَالْخِيَلُ فِي أَهْلِ الْخَيْلِ وَالْإِبِلِ وَالْفُتُورُ فِي أَهْلِ الْوَبَرِ وَالسَّكِينَةُ فِي أَهْلِ الْغَنَمِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

فتنوں کی جگہ مشرق ہے

حضرت ابو مسعود انصاریؓ کہتے ہیں نبیؐ نے فرمایا ہے اس جگہ سے فتنہ آئے گا (مشرق کی طرف اشارہ کر کے فرمایا) اور مدبرانی اور سنگ

۱۰۷ وَعَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنْ هُمُكُنَا جَاءَتِ الْفِتَنُ

نَحْوَ الْمَشْرِقِ وَالْجَقَاءُ وَغُلَظُ الْقُلُوبِ فِي
الْفَتَا دِينَ أَهْلَ الْوَبْرِ عِنْدَ أَصُولِ أَذْنَابِ الْإِبِلِ
وَالْبَقَرِ فِي رَمِيَّةٍ وَمَضَرَةٍ مُتَقَرِّ عَلَى

دلی صحرائیں بالوں کے جھپوں میں رہنے والوں کے اندر ہے جو اونٹوں
اور گایوں کی دھول کے پیچھے لگے ہوئے ہیں اور یہ لوگ قبیلہ ربیع اور مضر کے
ہیں۔

سنگدلی اور بدزبانی مشرق والوں میں ہے

۷۰۸ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُلَظُ الْقُلُوبِ وَالْجَقَاءُ فِي الْمَشْرِقِ وَ
الْإِيمَانُ فِي أَهْلِ الْحِجَازِ رَدَاةُ مُسْلِمٍ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے
سنگدلی اور بدزبانی مشرق والوں میں ہے اور ایمان حجاز والوں میں۔

(مسلم)

شام اور یمن کی فضیلت

۷۰۹ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا
فِي شَامِنَا اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي يَمَنِنَا قَالُوا يَا
رَسُولَ اللَّهِ وَفِي نَجْدٍ نَا قَالَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا
فِي شَامِنَا اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي يَمَنِنَا
قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَفِي نَجْدٍ نَا قَا ظَلَمْتُ
قَالَ فِي الثَّالِثَةِ هُنَاكَ الذَّلَالَةُ وَ
الْفِتْنَةُ وَبِهَا يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ رَدَاةُ
الْحِجَارِيِّ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ اے
اشترم ہمارے لئے ہمارے ملک (شام) میں برکت ہے۔ اور اے اشترم ہمارے
ہمارے لئے ملک یمن میں برکت ہے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! اور ہمارے نجد میں؟ آپ نے فرمایا۔ اے اشترم! ہمارے لئے ہمارے
شام میں برکت ہے اور اے اشترم! ہمارے لئے ہمارے یمن میں برکت
ہے صحابہ نے پھر عرض کیا یا رسول اللہ! اور ہمارے نجد میں؟ راوی کا
بیان ہے۔ میرا خیال ہے۔ کہ تیسری مرتبہ صحابہ کے جواب میں آپ نے فرمایا
وہاں زلزلے ہوں گے اور فتنے ہوں گے، اور وہیں سے شیطان کا سیدنگ
ظاہر ہوگا۔

(بخاری)

فصل دوم

اہل یمن کے بارہ میں دعا

۷۱۰ عَنْ أَنَسِ بْنِ تَابِتٍ ثَابِتٍ أَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَظَرَ قِبَلَ الْيَمَنِ فَقَالَ
اللَّهُمَّ اقْبَلْ بِقُلُوبِهِمْ وَبَارِكْ لَنَا فِي صَاعِنَا
وَمَدَنَانَا رَدَاةُ التَّرْمِذِيِّ

حضرت انس بن ثابت رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ
وسلم نے یمن کی جانب دیکھ کر فرمایا۔ اے اللہ! ان کے دلوں کو ہماری
طرف متوجہ کر اور ہمارے صاع اور ہمارے مدین ہمارے لئے
برکت عطا فرما۔

(ترمذی)

اہل شام کی خوش بختی

۷۱۱ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُوفِي لِلشَّامِ قُلْنَا لَا يَ
ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لِأَنَّ مَلَائِكَةَ الرَّحْمَنِ
بَاسِطَةً أَسْجِنَتْهَا عَلَيْهِمَا رَدَاةُ أَحْمَدَ وَالتَّرْمِذِيِّ

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا ہے خوشخبری ہے شام والوں کے لئے ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ
آپ نے یہ کیوں فرمایا؟ آپ نے فرمایا اس لئے کہ خداوند تم کے فرشتے اپنے بازوؤں
کو شام پر پھیلائے ہوئے ہیں۔

(احمد ترمذی)

حضرت موت کا ذکر

۷۱۲ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَخَّوْجُ نَارٍ مِنْ نَحْوِ

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ نے فرمایا ہے عقیق
حضرت موت کی طرف سے (حضرت یمن کا ایک شہر ہے) ایک آگ نکلی گی

حَضَرَ مَوْتَ أَوْ مِنْ حَضَرَ مَوْتَ تَحْشُرُ النَّاسَ
قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَمَا تَأْمُرُنَا قَالَ عَلَيْكُمْ
بِالشَّامِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ -

اور یہ آگ لوگوں کو جمع کرے گی۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
آپ ہمارے لئے کیا حکم دیتے ہیں (یعنی ہم اس وقت کیا کریں؟) آپ نے
فرمایا تم شام میں چلے جانا۔ (ترمذی)

شام کی فضیلت

۶۰۱۳ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ
الْعَامِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّمَا
سَتَكُونُ هَجْرَةٌ بَعْدَ هَجْرَةٍ فَخِيَارُ
النَّاسِ إِلَى مُهَاجِرٍ بَدَأَ هَيْمًا
فِي سِرِّهِ وَآيَةٍ فَخِيَارُ أَهْلِ الْأَرْضِ
الزَّمَهُ مُهَاجِرٍ بَدَأَ هَيْمًا
يَبْقَى فِي الْأَرْضِ مِنْ شَرِّ أَهْلِهَا
تَلَفَظَهُمْ أَسْرًا ضَوْهَهُمْ تَنَزَّاهُمْ
نَفْسُ اللَّهِ تَحْشُرُ هُمُ النَّاسَ مَعَ
الْقِرَادَةِ وَالْخَنَازِيرِ تَبَيَّتْ
مَعَهُمْ إِذَا بَاتُوا وَتَقِيلُ مَعَهُمْ
إِذَا قَالُوا سَوَادًا أَبُودَاؤَدَ -

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاصؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ ہجرت کے بعد ہجرت ہوگی (یعنی مدینہ کی ہجرت کے
بعد ایک اور ہجرت ہوگی) اور وہ ملک شام کی طرف ہجرت ہے (یعنی بہترین شخص
وہ ہوگا جو ابراہیمؑ کی ہجرت کی جگہ ہجرت کر کے جائے گا۔ (یعنی ملک شام میں) اور
ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ زمین کے لوگوں میں بہترین شخص وہ ہوگا جو
ابراہیمؑ کی ہجرت گاہ کو اختیار کرے گا۔ اور اس کو لازم پکڑے گا (اس
وقت) زمین میں بدترین لوگ ہونگے جن کو انکی زمینیں پھینک دیں گی۔ (یعنی بہترین
لوگ ہجرت کر جائیں گے اور بدترین لوگ اپنی اپنی جگہ رہ جائیں گے۔ جن کو
زمینیں ادھر سے ادھر پھینک دیں گی) خدا ان لوگوں کو جزا سمجھے گا اور
ان کو اپنی رحمت سے دور رکھے گا۔ اور جمع کر لے گی انکو آگ بندروں اور
سوروں کے ساتھ اور یہ آگ انکے ساتھ رات گزارے گی (یعنی جہاں وہ رات
بسر کریں گے آگ ان کے ساتھ وہیں ٹھہری ہے گی) اور جہاں وہ قیلولہ (دوپہر
کا سونا) کریں گے آگ ان کے ساتھ وہیں رہے گی۔ (ابوداؤد)

شام، یمن اور عراق کا ذکر

۶۰۱۴ وَعَنْ ابْنِ حَوَالَةَ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
سَيَصِيرُ الْأَمْرُ أَنْ تَكُونُوا جُنُودًا مُجَنَّدَةً
جُنْدًا بِالشَّامِ وَجُنْدًا بِالْيَمَنِ وَ
جُنْدًا بِالْعِرَاقِ فَقَالَ ابْنُ حَوَالَةَ
خَدُّي يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ أَدْرَكْتُ
ذَلِكَ فَقَالَ عَلَيْكَ بِالشَّامِ فَإِنَّهَا
خَيْرَةٌ لِلَّهِ مِنْ أَرْضِهِ يَجْتَبِي إِلَيْهَا
إِلَيْهَا خَيْرَتُهُ مِنْ عِبَادَةٍ فَأَمَّا إِنْ
أَبَيْتُمْ فَعَلَيْكُمْ بِيَمَنِكُمْ وَأَسْفَا
مِنْ غَدْرِكُمْ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ
تَوَكَّلْ لِي بِالشَّامِ وَأَهْلِهِ سَوَادًا أَحْمَدًا وَأَبُودَاؤَدَ -

حضرت ابن حوالہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا ہے۔ عنقریب دینی امور کا یہ نظام ہو جائے گا کہ تم ایک جمع کئے
ہوئے لشکر کے مانند ہو جاؤ گے، ایک لشکر شام میں، ایک لشکر یمن میں
اور ایک لشکر عراق میں۔ ابن حوالہؓ نے عرض کیا اگر میں اس وقت کو پاؤں
تو یا رسول اللہؐ فرمائیے میں کون سے لشکر کو اختیار کروں؟ آپ نے
فرمایا۔ اختیار کرو شام کو اس لئے کہ شام خلافت کی برگزیدہ اور پسندیدہ
زمین ہے۔ اور آخری زمانہ میں خداوند تم اس زمین میں اپنے برگزیدہ اور ایک
بندوں کو جمع کرے گا۔ پھر اگر تم شام سے انکار کرو تو پھر یمن کو اختیار کرو
اور (شام کو اختیار کرنے کی صورت میں) تم اپنے جانوروں کو اور اپنے
آپ کو اپنے (مخصوص) حوضوں سے بلاؤ۔ اس لئے کہ خداوند تم میری
وجہ سے شام اور شام کے لوگوں کا کفیل ہو جائے گا۔ (ابوداؤد)

فصل سوم

اہل شام پر لعنت کرنے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا انکار

مشریح بن عبیدہ کہتے ہیں کہ شام کے لوگوں کا علی رضی اللہ عنہ کے سامنے ذکر کیا گیا اور کہا گیا کہ اسے امیر المومنین شام والوں پر لعنت کیجیے اعلیٰ نے کہا میں شام والوں پر لعنت نہیں کرتا اس لئے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے۔ ابدال شام میں ہوتے ہیں اور وہ چالیس مرد ہیں۔ ان میں سے جب کوئی مرتا ہے تو خداوند تم دوسرے کو اس کی جگہ مقرر کر دیتا ہے (یعنی یہ ہمیشہ چالیس رہتے ہیں۔ اور خدا تم ایک کے مرنے پر دوسرے کو ابدال کر دیتا ہے) انکے وجود کی برکت سے بارش ہوتی ہے اور ان کی مدد سے دشمنوں سے بدلہ لیا جاتا ہے اور ان کے سبب سے شام والوں سے عذاب کو دفع کیا جاتا ہے۔

(احمد)

۶۰۱۵ عَنْ شَدِيجِ بْنِ عَبْدِ قَالَ ذَكَرَ أَهْلُ الشَّامِ عِنْدَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَقِيلَ لَهُمْ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ لَا إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْأَبْدَالُ يَكُونُونَ بِالشَّامِ وَهُمْ أَرْبَعُونَ رَجُلًا كُلَّمَا مَاتَ رَجُلٌ أَبْدَلَهُ اللَّهُ مَكَاتَهُ رَجُلًا يُسْقِي بِهِمُ الْغَيْثُ وَيُنْتَصَرُ بِهِمُ عَلَى الْأَعْدَاءِ وَيُصْرَفُ عَنْ أَهْلِ الشَّامِ بِهِمُ الْعَذَابُ۔

دمشق کا ذکر

ایک صحابی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے عنقریب شام کو فتح کیا جائے گا۔ پس جب تم کو اس کے شہروں میں مگانا بنانے کا اختیار دیا جائے تو تم شہر دمشق کو اختیار کرو۔ اس لئے کہ دمشق مسلمانوں کے لئے لڑائیوں سے پناہ کی جگہ ہے اور دمشق شام کا ایک جامع شہر ہے (یعنی جو لوگوں کو جمع کرتا ہے) اور دمشق زمینوں (یعنی علاقوں) میں سے ایک زمین ہے جس کو غوطہ کہا جاتا ہے (احمد)

۶۰۱۶ وَعَنْ رَجُلٍ مِنَ الصَّحَابَةِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَتُفْتَحُ الشَّامُ فَإِذَا اخْتَرْتُمُ الْمَنَازِلَ فِيهَا فَعَلَيْكُمْ بِمَدِينَةٍ يُقَالُ لَهَا دِمَشْقُ فَإِنَّهَا مَعْقِلُ الْمُسْلِمِينَ مِنَ الْمَلَاجِمِ وَفُسْطَاطُهَا وَمِنْهَا أَرْضُ يُقَالُ لَهَا الْغُوطَةُ رَوَاهُ أَحْمَدُ۔

خلافت مدینہ میں اور ملکیت شام میں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے خلافت مدینہ میں ہے اور بادشاہت شام میں۔ (بیہقی)

۶۰۱۷ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلْخَلِيفَةُ بِالْمَدِينَةِ وَالْمَلِكُ بِالشَّامِ۔

شام کی فضیلت

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میں نے نور (روشنی) کا ایک ستون دیکھا جو میرے سر کے نیچے سے نکلا۔ بلند ہوا اور ملک شام میں جا کر ٹھہر گیا۔ (بیہقی)

۶۰۱۸ وَعَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَيْتُ عُمُودًا مِنْ نُورٍ خَرَجَ مِنْ تَحْتِ سَأْيِي سَاطِعًا حَتَّى اسْتَقَرَّ بِالشَّامِ رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِي كِتَابِ النُّبُوَّةِ۔

دمشق کا ذکر

حضرت ابو دردار رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جنگ کے دن مسلمانوں کے جمع ہونے کی جگہ غوطہ ہے (یعنی دجال سے جنگ)

۶۰۱۹ وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ فُسْطَاطَ

کے دلوں میں جو اس شہر کے ایک جانب ہے جس کو دمشق کہا جاتا ہے۔
اور دمشق شام کے شہروں میں سے بہترین شہر ہے۔

(ابوداؤد)

الْمُسْلِمِينَ يَوْمَ الْمَلْحَمَةِ بِالْعُوطَةِ
إِلَى جَانِبِ مَدْيَنَةَ يُقَالُ لَهَا دِمَشْقُ مِنْ
حَبْرِ مَدَايِنِ الشَّامِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ۔

وہ عجمی حکمران جو دمشق پر تسلط نہیں پائے گا

حضرت عبدالرحمن بن سلیمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں غنقریب عجم کے
بادشاہوں میں سے ایک بادشاہ آئے گا جو تمام شہروں پر غلبہ حاصل کر
لے گا سوائے شہر دمشق کے۔

(ابوداؤد)

وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سُلَيْمَانَ
قَالَ سَيَأْتِي مَلِكٌ مِنْ مُلُوكِ الْعَجَمِ
فَيُظْهِرُ عَلَى الْمَدَائِنِ كُلِّهَا إِلَّا دِمَشْقَ
رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ۔

بَابُ ثَوَابِ هَذِهِ الْأُمَّةِ

امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ثواب کا بیان

فصل اول

اس امت پر خصوصی فضل خداوندی

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا ہے اور اتوں کی عمروں کے مقابلہ میں تمہاری عمر اتنی ہے جتنا کہ سارے
دن کے مقابلہ میں عصر و مغرب کے درمیان کا وقت ہے اور تمہاری اور
یہود و نصاریٰ کی مثال ایسی ہے جیسے کہ کوئی شخص لوگوں سے مزدوری
اور کام کرنے اور یہ کہے کہ کوئی ہے جو آدھے دن تک دینی دوپہر تک
میرا کام کرے میں اتنے وقت کے کام کی اجرت ہر شخص کو ایک
ایک ایک قیراط دوں گا۔ چنانچہ یہود نے دوپہر تک ایک ایک
قیراط پر کام کیا پھر اس شخص نے کہا کون ہے جو میرا کام دوپہر سے عصر
وقت تک کرے میں ہر شخص کو ایک ایک قیراط دوں گا چنانچہ
نصاریٰ نے دوپہر سے عصر تک ایک ایک قیراط پر کام کیا
پھر اس شخص نے کہا کون ہے جو میرا کام نماز عصر سے آفتاب غروب
ہونے تک کرے میں ہر شخص کو دو دو قیراط دوں گا۔ خبردار ہو کہ تم
ہی وہ لوگ جنہوں نے نماز عصر سے آفتاب غروب ہونے تک دو
دو قیراط پر کام کا کیا ہے۔ خبردار ہو تمہارا اجر دو گنا ہے یہ دیکھ کر
کہ تمکو دو گنا ثواب ملا ہے اور تم نے تھوڑا عمل کیا ہے یہود و نصاریٰ غصبا
ہو گئے اور کہا کہ ہم نے زیادہ عمل کیا ہے لیکن ہم کو ثواب کم ملا ہے خداوند تم

عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا أَجَلَكَمُ فِي أَجَلِ
مَنْ خَلَا مِنَ الْأُمَمِ مَا بَيْنَ صَلَوةِ الْعَصْرِ
إِلَى مَغْرِبِ الشَّمْسِ وَإِنَّمَا مَثَلُكُمْ وَمَثَلُ
الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى كَرَجُلٍ اسْتَعْمَلَ
عَمَلًا فَقَالَ مَنْ يَعْمَلُ لِي إِلَى نِصْفِ
النَّهَارِ عَلَى قِيرَاطٍ قِيرَاطٍ فَعَمِلَتِ الْيَهُودُ
إِلَى نِصْفِ النَّهَارِ عَلَى قِيرَاطٍ قِيرَاطٍ
ثُمَّ قَالَ مَنْ يَعْمَلُ لِي مِنْ نِصْفِ
النَّهَارِ إِلَى صَلَوةِ الْعَصْرِ عَلَى قِيرَاطٍ
قِيرَاطٍ فَعَمِلَتِ النَّصَارَى مِنْ نِصْفِ
النَّهَارِ إِلَى صَلَوةِ الْعَصْرِ عَلَى قِيرَاطٍ قِيرَاطٍ
قَالَ مَنْ يَعْمَلُ لِي مِنْ صَلَوةِ الْعَصْرِ
إِلَى مَغْرِبِ الشَّمْسِ عَلَى قِيرَاطَيْنِ أَلَا
فَأَنْتُمْ الَّذِينَ تَعْمَلُونَ مِنْ صَلَوةِ الْعَصْرِ
إِلَى مَغْرِبِ الشَّمْسِ إِلَّا لَكُمْ الْأَجْدُ مَرَّتَيْنِ

نے ان کو یہ جواب دیا کہ میں نے تم پر ظلم کیا ہے یا تمہارے حق میں کوئی کمی کی ہے (یعنی جو اہرت میں نے مقرر کی تھی اس میں سے کچھ کم اہرت دی ہے) یہود و نصاریٰ نے کہا۔ نہیں کوئی کمی نہیں کی۔ خداوند تعالیٰ نے فرمایا پھر یہ میرا فضل و احسان ہے۔ میں جس کو چاہوں زیادہ دوں (بخاری)

بعد کے زمانہ کے اہل ایمان کی فضیلت

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میری امت میں مجھ سے زیادہ محبت رکھنے والے وہ لوگ ہوں گے جو میری وفات کے بعد پیدا ہوں گے اور اس امر کی آرزو کریں گے کہ اگر مجھ کو دیکھ لیں تو اپنے اہل دنیا اور مال کو مجھ پر فدا کریں۔ (مسلم)

یہ امت اللہ کے سچے دین پر قائم رہنے والوں سے کبھی خالی نہیں رہے گی

حضرت معاویہؓ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرمانے سنا ہے۔ میری امت میں سے ایک جماعت ہمیشہ حکم الہی پر قائم رہے گی اس جماعت کو نہ وہ نقصان پہنچا سکیں گے جو اس کی تائید و اعانت چھوڑ دیں گے اور نہ وہ شخص منہر پہنچا سکے گا جو اس کی مخالفت کرے گا یہاں تک کہ خدا تعالیٰ کا حکم (یعنی موت) آجائے گا اور وہ اپنے اسی حال پر ہوں گے (بخاری مسلم) اور انس کی حدیث اُن من عباد اللہ کتاب القصاص میں ذکر کی جا چکی ہے۔

فَقَضَيْتُ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى فَقَالُوا نَحْنُ أَكْثَرُ عَمَلًا وَأَقْلَى عَطَاءً قَالَ اللَّهُ تَعَالَى فَهَلْ ظَلَمْتُكُمْ مِنْ حَقِّكُمْ شَيْئًا قَالُوا لَا قَالَ اللَّهُ تَعَالَى فَإِنَّمَا فَضَلِي أُعْطِيَهُ مَنْ يَشَاءُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

۶۳۲ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ مِنْ أَشَدِّ أُمَّتِي لِي حُبًّا نَاسٌ يَكُونُونَ بَعْدِي يَوَدُّ أَحَدُهُمْ نَوْسًا أُنِي بِأَهْلِهِ وَمَالِهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۶۳۳ وَعَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَزَالُ مِنْ أُمَّتِي أُمَّةٌ قَائِمَةٌ يَأْمُرُ اللَّهُ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَ لَهُمْ وَلَا مَنْ خَالَفَهُمْ حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ اللَّهِ وَهُمْ عَلَى ذَلِكَ مُتَّفِقُونَ عَلَيْهِ وَذَكَرَ حَدِيثُ أَكْبَرُ أَنَّ مِنْ عِبَادِ اللَّهِ فِي كِتَابِ الْقِصَاصِ۔

فصل دوم

امت محمدی کی مثال

حضرت انسؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ میری امت کا حال بارش کے مانند ہے۔ جس کی نسبت یہ نہیں کہا جاسکتا کہ اس کا اول اچھا ہے یا آخر اچھا۔ (ترمذی)

۶۳۴ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ أُمَّتِي مَثَلُ الْمَطَرِ لَا يَذَرِي أَوَّلَهُ خَيْرًا مِنْ آخِرِهِ سَوَاءٌ أَوَّلُهُ الْيَتِيمَانِ۔

فصل سوم

امت محمدی کا حال

جعفر صادقؓ رح اپنے والد سے اور وہ اپنے والد کو روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا خوش ہو اور خوش ہو۔ میری امت کا حال بارش کی نسبت یہ نہیں کہا جاسکتا کہ اس کا اول بہتر ہے یا آخر بہتر ہے یا میری امت کی مثال باغ کے مانند ہے جس سے ایک سال تک ایک جماعت نے نائدہ اٹھایا (یعنی خوب کھایا) پھر دوسرے

۶۳۵ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْشِدُّوا وَأَبْشِرُوا إِنَّمَا مَثَلُ أُمَّتِي مَثَلُ الْغَيْثِ لَا يَذَرِي آخِرَهُ خَيْرًا مِنْ أَوَّلِهِ أَوْ خَيْرًا يَفْقَهُ أَطْعَمَ مِنْهَا قَوْمٌ

عَامًّا ثُمَّ أُطْعِمَ قَوْجٌ عَامًّا نَعْدُ
أَخْرَجَهَا قَوْجًا أَنْ يَكُونَ أَعْرَضَهَا عَرَضًا
وَأَعْمَقَهَا عُمُقًا وَأَحْسَنَهَا حُسْنًا كَيْفَ
تَهْلِكُ أُمَّةٌ أَنَا أَوْلَاهَا وَالْمَهْدِيُّ وَسُطْحًا
وَالْمَسِيحُ أَخْرَجَهَا وَلَكِنْ بَيْنَ ذَلِكَ فَيَجُزُّ
أَعُوْجٌ لَيْسُوا مِنِّي وَلَا أَنَا مِنْهُمْ سَادَاةُ
رَبَائِثٍ۔

سال ایک اور جماعت نے فائدہ اٹھایا اور اس کے پھولوں وغیرہ
کو کھلایا ممکن ہے وہ جماعت جس نے آخر میں باغ سے نفع حاصل
کیا ہے عرض و عمق میں (یعنی تعداد میں) پہلی جماعت سے زیادہ ہوا
اور خوبیوں میں بھی اس سے بہتر ہو۔ وہ امت کی نوکریاں ہوں گی جس کا اول
میں ہوں اور جس کے درمیان میں مہدی ہے اور جس کے آخر میں مسیح ہے
لیکن ان زمانوں کے درمیان میں ایک جماعت کج رو (یعنی گمراہ) ہوگی
وہ جماعت میرے طریقہ میں سے نہ ہوگی اور نہ میں ان میں سے ہوں گا۔

ایمان بالغیب کے اعتبار سے تابعین کی فضیلت

۶۲۲ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ
عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْخَلْقِ أَحَبُّ إِلَيْكُمْ
إِيمَانًا قَالُوا الْمَلَائِكَةُ قَالَ وَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ
وَهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ قَالُوا فَالنَّبِيُّونَ قَالَ وَ
مَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ وَالْوَحْيُ يَنْزِلُ عَلَيْهِمْ
قَالُوا فَنَحْنُ قَالَ وَمَا لَكُمْ لَا تُؤْمِنُونَ
وَأَنَا بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَحَبَّ الْخَلْقِ
إِلَيَّ إِيْمَانًا لَقَوْمٌ يَكُونُونَ مِنْ بَعْدِي
يَجِدُونَنِي صُحُفًا فِيهَا كِتَابٌ يُؤْمِنُونَ
بِمَا فِيهَا۔

عمر بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے
روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے پوچھا ایمان
کے اعتبار سے تم مخلوق میں کس کو پسند کرتے ہو؟ (یعنی تمہارے خیال
میں کس مخلوق کا ایمان مضبوط و بہتر ہے) صحابہ نے عرض کیا ہم فرشتوں
کے ایمان کو بہتر جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا فرشتوں کا ایمان بہتر ہونا ہی چاہئے
اس لئے کہ وہ اپنے پروردگار کے پاس رہتے ہیں پھر صحابہ نے عرض کیا۔

پھر ہم پیغمبروں کے ایمان کو بہتر جانتے ہیں آپ نے فرمایا پیغمبروں کا ایمان
لانا تو ظاہر ہے کہ ان پر وحی آتی ہے پھر صحابہ نے عرض کیا۔ پھر ہم
اپنے آپ کو (یعنی صحابہ کو) بہتر سمجھتے ہیں، آپ نے فرمایا تمہارا ایمان لانا
بھی ظاہر ہے اس لئے کہ میں تمہارے درمیان موجود ہوں۔ راوی کا
بیان ہے کہ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے
نزدیک ایمان کی مضبوطی کے اعتبار سے وہ لوگ سب بہتر ہیں جو میرے

حدیث میں ہوں گے وہ صحف اور خداوندی کتابوں کو پائیں گے (جن میں احکام الہی لکھے ہوں گے) اور ان احکام پر وہ ایمان لائیں گے۔

ایک جماعت کے بارہ میں پیش گوئی

۶۲۳ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ
الْحَضْرَاءِ قَالَ قَالَ حَدَّثَنِي عَنْ سَمْعٍ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
إِنَّهُ سَيَكُونُ فِي آخِرِ هَذِهِ الْأُمَّةِ قَوْمٌ
لَهُمْ مِثْلُ أَجْرِ أَوْلِيَّهِمْ يَا مُرْدُونَ يَا مُعَادُونَ
وَيَسْتَمُونَ عَنِ الْمُتَكَبِّرِ وَيَقَاتِلُونَ أَهْلَ
الْفِتَنِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي دَلَالَةِ
النَّبَوَةِ۔

حضرت عبدالرحمن بن عبداللہ حضرت ابیہ کے معنی سے اس شخص سے
یہ حدیث بیان کی جس نے اس کو نبی ص سے سنا ہے۔ اس نے کہا
کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ اس امت کے آخر میں ایک
قوم ہوگی جس کے اعمال کا ثواب اس امت کے پہلے لوگوں کے ثواب
کے مانند ہوگا (یعنی صحابہ کے ثواب کے مانند) یہ قوم لوگوں کو نیک کام
کا حکم دے گی۔ بُرے کاموں سے منع کرے گی۔ اور فتنہ پر واز
لوگوں سے لڑے گی۔

(یعنی)

حضرت ابوامامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

۶۲۴ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ

نے فرمایا خوشخبری ہے اس شخص کو جس نے مجھ کو دیکھا اور مجھ پر ایمان لایا اور سات بار خوشخبری ہے اس شخص کو جس نے مجھ کو نہیں دیکھا اور مجھ پر ایمان لایا۔

(احمد)

زمانہ رسالت کے بعد کے لوگوں کی فضیلت

ابن محیریز کہتے ہیں میں نے ابو جعفر رضی اللہ عنہ سے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں کہا میرے سامنے کوئی حدیث بیان کیجئے جس کو آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہو انہوں نے کہا ہاں میں تمہارے سامنے ایک منہایت فائدہ مند واقعہ بیان کر دوں گا۔ ایک روز ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صبح کا کھانا (چاشت کے وقت کا کھانا) کھایا، ہماریساتھ ابو عبیدہ بن الجراح بھی تھے۔ ابو عبیدہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا ہم سے بھی کوئی شخص بہتر ہے ہم آپ پر ایمان لائے ہیں اور ہم نے آپ کے ساتھ جہاد کیا ہے۔ آپ نے فرمایا۔ ہاں تم سے بھی بہتر لوگ ہیں اور وہ لوگ وہ ہیں جو تمہارے بعد پیدا ہوں گے، مجھ کو نہ دیکھیے اور مجھ پر ایمان لائیں گے۔

(احمد دارمی)

ارباب حدیث کی فضیلت

معاویہ بن قرظہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جب شام والے نباہ و برباد ہو جائیں اور پھر تم میں بھلائی نہ ہوگی۔ اور میری امت میں سے ہمیشہ ایک جماعت (دشمنان اسلام پر) غالب رہے گی۔ اس جماعت کو وہ لوگ کوئی فخر نہ پہنچا سکیں گے۔ جو اس کی تائید و اعانت ترک کر دیں گے۔ یہاں تک کہ قیامت قائم ہو۔ ابن مدینی کا بیان ہے کہ اس جماعت سے مراد اصحاب حدیث ہیں۔

(ترمذی)

اس امت سے خطا و نسیان معاف ہے

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے خداوند تعالیٰ نے میری امت کے خطا و نسیان کو معاف فرما دیا ہے۔ اور اس فعل کو بھی جو اس سے زیر دستی کرایا گیا ہو۔

(ابن ماجہ بیہقی)

اس امت کی انتہائی فضیلت

بہز بن حکیم اپنے والد سے اور وہ اپنے والد سے راوی ہیں کہ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ طُوبَى لِمَنْ سَأَانِي وَطُوبَى سَبَّحَ مَرَّاتٍ لِمَنْ كَرَّمَ يَدِي وَوَأَمَّنَ بِي سَوَادُهُ أَحْمَدُ۔

۶۲۹ وَعَنْ ابْنِ مُحَيَّرٍ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي جُمُعَةَ مَا جُلُّ مَنَ الصَّحَابَةِ حَدَّثَنَا حَدِيثًا سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ أَحَدًا تِلْكَ حَدِيثًا جَيِّدًا نَعَدْنَا بَيْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَنَا أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجُدَارِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَحَدٌ خَيْرٌ مِنَّا وَأَسْلَمْنَا وَجَاهِدْنَا مَعَكَ قَالَ نَعَمْ قَوْمٌ يَكُونُونَ مِنْ بَعْدِكُمْ يُؤْمِنُونَ بِي وَلَكَمْ يَدْرِي سَوَادُهُ أَحْمَدُ وَاللَّارِمِيُّ وَرَوَى زَيْدٌ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ مِنْ قَوْلِهِ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَحَدٌ خَيْرٌ مِنَّا إِلَى آخِرِهِ۔

۶۳۰ وَعَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَسَدَ أَهْلُ الشَّامِ فَلَا خَيْرَ فِيكُمْ وَلَا يَذَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي مَنُصُورِينَ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ قَالَ ابْنُ الْمَدِينِ يَنْبَغِي لَهُمْ أَصْحَابُ الْحَدِيثِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

۶۳۱ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ تَجَادَرًا عَنْ أُمَّتِي الْخَطَاءَ وَالنِّسْيَانَ وَمَا اسْتَكْبَرُوا عَلَيْهِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَابْنُ هَقِيٍّ۔

۶۳۲ وَعَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ

انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خداوند تعالیٰ کے ارشاد و کلام خیر امتی
اخیر حبیب اللہ ہیں، یعنی تم بہترین امت ہو جو لوگوں کے لئے ظاہر کی
گئی ہو) کے متعلق یہ فرماتے سنا ہے کہ تم ستر امتوں کو پیوڑا کرتے ہو۔
یعنی تم نے امتوں کی تعداد کو پیوڑا کر دیا ہے (تم ان سب امتوں
سے بہتر و گرامی قدر ہو خداوند تعالیٰ کی نظر میں۔

(ترمذی - ابن ماجہ - دارمی - ترمذی کہنے پہلی یہ حدیث حسن ہے)

جَبَّارٌ أَنَا سَمِيعٌ رَسُولُ اللَّهِ هَيْتَ اللَّهُمَّ
عَلَيْهَا وَسَلِّمْ يَقُولُ فِي قَوْلِهَا تَعَالَى كُنْتُ
خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ قَالَ أَنْتَ
تَبِيتُ سَبْعِينَ أَمَةً أَنْتَ خَيْرُهَا
أَكْرَمُهَا عَلَى اللَّهِ تَعَالَى رَوَاهُ الْإِسْرَافِي
وَأَبْنُ مَاجَةَ وَالْحَافِي وَابْنُ أَبِي
هَاشِمٍ أَحَبُّ نَيْتٍ حَسَنٌ -

پہلا باب

صحابہ اور تابعین کے بارہ میں

حرف الف
صحابہ

کہا جاتا ہے کہ یہ انیس میں جو فتح مکہ اور حنین میں حاضر تھے یہ بھی فرمایا کہ کہا جاتا ہے کہ وہ انیس ہی میں جن سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا اغدیا انیس علی امثرتہ صند الخ یعنی صبح کو اسے انیس اس عورت سے مل کر پوچھو اگر اس نے زنا کا اقرار کیا تو اسکو سنگسار کر دینا اور ایک قول یہ ہے کہ یہ دوسرے انیس تھے والدہ اعلم۔ آپ کی وفات منہجہ میں ہوئی اور ان کو اور ان کے والد اور دادا اور بھائی کو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت حاصل ہوئی ہے، ان سے سہل بن حنظلہ اور حکم بن مسعود نے روایت کی ہے کہ ان میں کافی مفتوح ہے اور نون مشدود اور زائے معجم ہے:-

۵۔ اسید بن حضیر:- یہ اسید بن حضیر انصاری ہیں قبیلہ اوس میں سے یہ ان اصحاب میں سے ہیں جو عقبہ ثانیہ کے موقع پر حاضر تھے اور عقبہ والی رات میں یہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام لوگوں تک پہنچانے پر مامور و محافظ تھے اور دونوں عقبہ کا درمیانی فاصلہ ایک سال تھا بدر میں اور اس کے بعد دیگر غزوات میں بھی حاضر رہے ان سے صحابہ کی ایک جماعت نے روایت کیا ہے۔ مدینہ میں منہجہ میں انتقال ہوا اور یثرب میں دفن ہوئے رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

۶۔ ابواسید:- یہ ابواسید مالک بن ربیعہ انصاری ساعدی کے بیٹے میں تمام غزوات میں حاضر ہوئے ہیں یہ اپنی کنیت سے زیادہ مشہور ہیں، ان سے ایک کثیر فلولق نے روایت کی ہے ان کی وفات منہجہ میں ہوئی جب کہ اس کی عمر اٹھتر سال کی تھی اور بینائی زائل ہو چکی تھی، اور بدر میں صحابہ میں ان کی وفات سب سے اخیر میں ہوئی، اسید میں حمزہ مضموم اور سین حملہ مفتوح اور یاس کن ہے۔

۷۔ اسلم:- یہ اسلم میں ان کی کنیت ابورافع ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ تھے، ان کا ذکر حرف را میں آئینہ گاہ ۸۔ اشعث بن قیس:- یہ اشعث قیس بن معدی کرب کے

۱۔ انس بن مالک:- یہ انس بن مالک بن نضر ہیں ان کی کنیت ابو حمزہ ہے۔ قبیلہ خزرج میں سے ہیں۔ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم خاص ہیں۔ ان کی والدہ کا نام ام سلیم بنت بلال ہے۔ سبب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو ان کی عمر دس سال تھی اور حضرت عمرؓ کے زمانہ خلافت میں بصرہ میں قیام کیا تاکہ وہاں لوگوں کو دین سکھائیں۔ اور صحابہ میں سے بصرہ میں سب سے آخر میں منہجہ میں ان کا انتقال ہوا اور ان کی عمر ایک تھوڑی سا سال ہوئی اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ ننانوے سال ہوئی ابن عبد البر کہتے ہیں کہ یہ قول زیادہ صحیح ہے، کہا جاتا ہے کہ ان کی اولاد کا شمار ایک سو ہے اور ایک قول کے مطابق اششی۔ جن میں اٹھتر مرد اور دو عورتیں ہیں۔ ان سے بہت لوگوں نے روایت کی ہے۔

۲۔ انس بن مالک الکلبی:- یہ انس بن مالک کلبی ہیں، ان کی کنیت ابو امام ہے۔ ان کا نام اس ایک حدیث کی سند میں مذکور ہے جو مسافر اور حاملہ اور مریض کے روزے کے بارے میں مروی ہے آپ نے بصرہ میں سکونت اختیار کی تھی ان سے ابو تلابہ رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے۔

۳۔ انس بن النضر:- یہ انس بن نضر بخاری انصاری ہیں، یہ انس بن مالک کے چچا ہیں "احدہ کے روز جب یہ شہید ہوئے میں تو اس وقت ان کے جسم پر تلوار اور نیزے اور برچھے کے ۳۰ سے زیادہ نشان دیکھے گئے تھے انھیں کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی تھی من المومنین رجال صدقوا ما عاهدوا انہم علیہ الخ

۴۔ انس بن مرثد:- یہ انس مرثد بن ابی مرثد کے بیٹے ہیں۔ ابی مرثد کا نام کنان بن انصہین ہے۔ ایک قول یہ ہے کہ ان کا نام انیس تھا ابن عبد البر نے فرمایا کہ یہ قول زیادہ مشہور ہے اور

۱۳۔ الاغر المازنی :- یہ اغریہ مزنئی کے بیٹے۔ صحابی ہیں۔ ان کا شمار اہل کوفہ میں ہے۔ ابن عمر اور معاویہ بن قرقہ نے ان سے روایت کی ہے اغریہ ہمزہ مفتوحہ اور عین مجہدہ مفتوحہ اور را مشدود ہے۔

۱۴۔ ابیض :- حال کے بیٹے میں قوم سب کے شہر مارب میں سے۔ حضرت علی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک وفد کے ساتھ حاضر ہوئے اور صحبت سے مشرف ہوئے یمن میں رہتے تھے، ان سے کم حدیثیں مروی ہیں حال میں حاضر مفتوحہ اور میم مشدود ہے مارب کے میم پر فتح ہے اور ہمزہ ساکنہ اور را کسورہ ہے آخر حرف باء ہے۔ ایک شہر ہے یمن میں صنعا کے قریب البائی میں سین ہملہ مفتوحہ اور با موحہ پر فتح اور ہمزہ۔

۱۵۔ الاقرع بن حابس :- یہ اقرع بن حابس قمی ہیں۔ وفد بنی قریظہ کے ساتھ فتح مکہ کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور یہ مؤلفۃ القلوب میں سے ہیں اور یہ قبل از اسلام دونوں زمانوں میں معزز رہے ان کو عبد اللہ بن عامر نے اس لشکر پر حاکم بنایا تھا جس کو خراسان کی طرف بھیجا تھا اور یہ مع لشکر جو زجان وغالب گورگان کا مغرب ہے) میں مصائب میں مبتلا ہو گئے تھے۔ ان سے جابر اور ابو ہریرہ نے روایت کیا ہے۔

۱۶۔ ابو الازہر :- یہ ابو الازہر اناری ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت سے مشرف ہوئے۔ ان سے خالد بن معدان نے اور ربیعہ بن یزید نے روایت کی ہے، ان کا شمار شام والوں میں ہے۔

۱۷۔ اکیدہ دومتہ :- یہ اکیدہ عبد الملک کے بیٹے ہیں اور صاحب دومتہ الجندل کے خطاب سے مشہور ہیں ان کے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم والہ وسلم نے نامہ مبارک ارسال فرمایا تھا۔ اور انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ہدیہ بھیجا۔ ان کا ذکر باب الجریہ میں ہے اکیدہ اکدر کی تصغیر ہے اور دومتہ میں وال ہملہ پر ضمہ و فتح دونوں درست ہیں، دومہ شام اور حجاز کے درمیان ایک مقام کا نام ہے۔

۱۸۔ اوس بن اوس :- اوس بن اوس ثقفی ہیں اور ایک قول ہے اوس بن ابی اوس اور یہ عمرو بن اوس کے والد ہیں ان سے ابو الاشعث سمعانی اور ان کے بیٹے عمر وغیرہ نے روایت کیا ہے

بیٹے ہیں۔ ان کی کنیت ابو محمد کنندی ہے۔ جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں قبیلہ کنندہ کا وفد آیا ہے تو اس کے ساتھ رئیس وفد ہو کر آئے تھے، یہ واقعہ سننے کا ہے۔ یہ اسلام سے قبل اپنے قبیلہ کے بہت معزز اور ممتاز شخص تھے، اسلام میں بھی بہت قبیلہ شخص تھے، جب حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو یہ اسلام سے پھر گئے تھے، پھر حضرت ابو بکرؓ کی خلافت کے زمانہ میں مشرف باسلام ہو گئے اور کوفہ میں رہ کر سترہ سال ان کی وفات ہوئی، حضرت حسن بن علیؓ نے ان کے جنازہ کی نذر پڑھائی، ان سے ایک جماعت نے روایت کی ہے۔

۹۔ اسحٰب :- ان کا نام منذر سے العائد العصری العبدی کے بیٹے ہیں۔ اپنی قوم کے سردار اور ان کے اسلام کی طرف لانے والے تھے وفد عبد القیس میں شامل ہو کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، ان کا شمار اعراب اہل مدینہ میں ہے ان سے ایک جماعت نے روایت کی ہے، ان کا ذکر باب النذر والسانی میں ہے العصری میں عین مفتوحہ اور صا ہملہ مفتوحہ اور را ہملہ ہے۔

۱۰۔ اسیم الضیابی :- اسیم الضیابی کا ذکر باب الفرائض تحت ضماک میں ہے۔

۱۱۔ الاسود بن کعب الغنسی :- یہ اسود بن کعب ہے اس کا نام عبرتہ غنسی ہے اور یہ وہ شخص ہے جس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری زمانہ میں یمن میں نبوت کا دعویٰ کیا تھا اور آپ کی حیات میں ہی قتل کر دیا گیا، اس کو فیروز دلمی اور قیس بن عبد یثوث نے قتل کر دیا، فیروز تو اس کے سینے پر چڑھ بیٹھے تاکہ جنبش نہ نہ کر سکے اور قیس نے قتل کیا اور سترہ سال بعد کر دیا۔ اس کا ذکر باب الروایا میں ہے غنسی میں عین ہملہ مفتوحہ اور لون ساکنہ اور سین ہملہ ہے اور عبرتہ میں عین ہملہ مفتوحہ ہے اور با موحہ ساکنہ اور با مفتوحہ اور لام ہے۔

۱۲۔ ابراہیم بن النبی صلی اللہ علیہ وسلم :- یہ ابراہیم بن جوہی کہیم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرزند تھے، ماریہ قبطیہ کے بطن سے جو آپ کی ملوکہ تھیں۔ مدینہ میں ذی الحجہ ششم میں پیدا ہوئے اور نو گیارہ ماہ کی عمر میں وفات ہو گئی اور ابک قول کے مطابق اٹھارہ ماہ زندہ رہے فتح میں مدفون ہوئے۔

آپ کو سید الانصار کا خطاب دیا۔ حضرت عمرؓ نے سید المسلمین کا۔ آپ کی وفات مدینہ طیبہ میں ۳۵ھ میں ہوئی۔ آپ سے کثیر مخلوق نے روایات کی ہیں۔

۲۲۔ اقلح :- یہ اقلح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام میں اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اُم سلمہ کے غلام ہیں۔ ان سے حبیب علی نے روایت کی ہے۔

۲۵۔ القع بن ناکور :- یہ القع بن ناکور بن کے رہنے والے تھے۔ ذی الکلال (بکاف مفتوح) کے نام سے مشہور ہیں، اپنی قوم کے رئیس تھے جن کی اطاعت اور اتباع کیا جاتا تھا، یہ اسلام قبول کر چکے تھے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صود غسانی کے مقابلہ اور اس کے قتل کے لئے اہل اسلام کی امداد کے بارے میں تحریر فرمایا تھا عمار بن حارثہ مضمین میں ۳۷ھ حضرت امیر معاویہ کے ساتھ اشتر جمعی کے ہاتھ سے قتل ہو گئے۔

۲۶۔ انجشہ :- یہ انجشہ ایک سیاہ رنگ غلام تھے حدیثی خواں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آٹھویں غریبہ نظم بنکاتے تھے اور عہدہ لے ادا کرتے تھے ان سے ابو طلحہ اور انس بن مالک نے روایت کیا ہے اور یہ وہی ہیں جن کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا ویدلک یا انجشہ رفقاً بالقراء (آجئتمہ آئشہ چلاؤ اسے انجشہ ان تارک شیشوں) یعنی عورتوں کی رعایت کرو ایسا نہ ہو کہ ٹوٹ جائیں۔ انجشہ میں ہجرہ مفتوح ہے اور نون ساکن اور جیم مفتوح اور شین معجم۔

۲۷۔ ابوامامہ الباہلی :- یہ ابوامامہ میں جن کا نام حدی ہے، عجمی باہلی کے بیٹے مصر میں رہتے تھے پھر محض منتقل ہو گئے تھے اور وہیں انتقال کیا، یہ ان اصحاب میں سے ہیں جن سے کثرت روایات کی جاتی ہیں اہل شام کے یہاں ان کی مرویات زیادہ ہیں ان سے بہت لوگوں نے روایات کی ہیں ۳۵ھ میں انتقال ہوا، جب کہ آپ کی عمر کیا تھی سال تھی، اور یہ سب سے آخری صحابی تھے جن کا شام میں انتقال ہوا اور ایک قول یہ ہے کہ شام میں سب سے بعد میں عبد اللہ بن بشرہ فوت ہوئے، حدیثی میں صادر پرمتمہ اور وال مجملہ مفتوح اور یا مشدد ہے۔

۲۸۔ ابوامامہ النصار ی :- یہ ابوامامہ سعد بن سہیل بن حنیف النصار ی اوسی کے بیٹے۔ یہ اپنی کنیت سے زیادہ مشہور ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے دو سال قبل پیدا ہوئے کہا جاتا

۱۹۔ ایاس بن بکیر :- یہ ایاس بن بکیر یثربی میں غزوہ بدر میں اور اس کے بعد دوسرے غزوات میں حاضر رہے۔ اور یہ دارالارقم میں اسلام لائے تھے ۳۳ھ میں وفات پائی۔

۲۰۔ ایاس بن عبد اللہ :- یہ ایاس بن عبد اللہ دوسی مدنی ہیں، ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے، امام بخاری کہتے ہیں ان کا مشرف بصحبت ہونا ثابت نہیں ہو سکا ان سے محدثوں کے بارے کے بارے میں صرف ایک حدیث روایت کی گئی ہے ان سے عبد اللہ بن عمر روایت کرتے ہیں۔

۲۱۔ اسامہ بن زید :- یہ اسامہ بن زید بن حارثہ قضاعی کے بیٹے اور ان کی والدہ ام ایمن ہیں ان کا نام برکتہ تھا اور انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو گود میں پالا تھا اور یہ آپ کے والد ماجد بننا۔ عبد اللہ بن عبد المطلب کی کنیز تھیں اور اسامہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام اور آپ کے غلام (حضرت زید) کے بیٹے تھے۔ اور آپ کے محبوب اور محبوب کے بیٹے تھے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو اسامہ کی عمر تیس سال کی تھی اور بعض اقوال اس کے خلاف بھی ہیں۔ اور یہ وادی القری میں رہنے لگے تھے اور وہیں بعد شہادت حضرت عثمان وفات ہوئی اور ایک قول یہ ہے کہ سہمہ میں وفات ہوئی، والد ابن عبد البر کہتے ہیں کہ میرے نزدیک یہی صحیح ہے ان سے ایک جماعت نے روایت کیا ہے۔

۲۲۔ اسامہ بن شریک :- یہ اسامہ بن شریک دینانی ثلبی ہیں اہل کوفہ میں ان کی ہادیث زیادہ ہیں اور ان کا شمار کوفیوں میں ہی ہوتا ہے ان سے زیادہ بن علاقہ وغیرہ نے روایت کی ہے۔

۲۳۔ ابی بن کعب :- یہ ابی کعب اکبر انصاری خزرجی کے بیٹے ہیں، یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کاتب وحی تھے اور چھ اصحاب میں سے ہیں جنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں پورا قرآن حفظ کر لیا تھا اور ان فقہاء میں سے ہیں جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں فتویٰ دیتے تھے۔ اور صحابہ میں کتاب اللہ کے بڑے قاری تسلیم کیے جاتے تھے، ان کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو منذر کی کنیت سے اور حضرت عمرؓ نے ابو الطفیل سے خطاب فرمایا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے

شمار اہل بصرہ میں ہے۔ طعام کے بارے میں ان سے حدیث مروی ہے۔ ان کے بھتیجے ثنی بن عبد الرحمن ان سے روایت کرتے ہیں، قحشی میں منیم مفتوح اور خاد ساکن اور شین مکسور اور یا مستدر ہے۔

۲۲۔ امیر بن صفوان :- یہ امیر بن صفوان بن ہوامہ بن خلف، جہمی کے بیٹے تھے، یہ اپنے والد صفوان سے روایت کرتے ہیں اور اپنے بھتیجے عمرو وغیرہ سے دربارہ عاریت روایت کی ہے

۲۳۔ ابواسرئیل :- یہ ابواسرئیل صماہہ میں سے ایک شخص تھے، جنہوں نے یہ نذر کی تھی کہ کسی سے کلام نہیں کریں گے اور دروے سے دھوپ میں کھڑے رہیں گے اپنے اوپر سایہ نہیں کریں گے تو ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ بیٹھیں بھی سایہ میں بھی رہیں اور گفتگو کریں، ان کی حدیث ابن عباس اور جابر بن عبد اللہ کے پاس سے۔

۲۴۔ ابی اللہ خلف بن ثب اللمک :- یہ خلف بن عبد اللہ الفغاری میں، ابی اللہ کے نام سے مشہور ہیں کہا گیا ہے کہ ان کا نام عبد ہے اور ایک قول میں جویر ثب (ابی اللہ کے معنی ہیں گوشت سے انکار کرنے والا) اور ابی اللہ کے لقب سے اس لئے مشہور ہوئے کہ گوشت مطلقاً نہیں کھاتے تھے جو بتوں کے نام پر ذبح کیا گیا ہو اور نبی اسلام لانے سے پہلے بھی اس سے براہیز کرتے تھے (یوم حنین میں شہید ہوئے۔ ان کے آزاد کردہ غلام ان سے روایت کرتے ہیں ابی میں ہمزہ پر زبر اور مد ہے اور مد ہے اور با اموحدہ مکسور اور یا غر ساکن ہے۔

تابعین

۲۵۔ اویس القرنی :- یہ اویس بن عامر ہیں۔ ان کی کنیت ابو عمرو ہے۔ قرنی کے رہنے والے تھے۔ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا مگر آپ کو نہیں دیکھ سکے ان کے مقبول ہونے کی بنا نہ دی گئی انہوں نے حضرت عمر بن خطاب کو اور آپ کے بعد دوسروں کو بھی دیکھا یہ زہد اور خلق سے کنارہ کشی میں مشہور تھے۔ محاربہ مصفین کے موقع پر سترہ میں گم (یا شہید) ہو گئے۔

۲۶۔ ابان :- ابان بن عثمان بن عفان قرشی محدثین اہل مدینہ میں سے ہیں، تابعی میں اپنے والد عثمان اور دیگر اصحاب سے روایات

ہے کہ آپ نے ہی ان کا نام ان کے مانا سعد بن زہارہ کے نام پر اور ان کی کنیت ان کی کنیت پر تجویز فرمائی تھی یہ وجہ کم عمری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ نہیں سن سکے اسی لئے بعضوں نے ان کا ذکر صحابہ کے بعد کے لوگوں میں کیا ہے۔ اور ابن عبد البر نے ان کو منہ صحت ثابت کر کے فرمایا ہے کہ وہ مدینہ میں بڑے تابعین میں سے بڑے علما میں سے تھے۔ اپنے والد اور ابوسعید وغیرہ جاسے انہوں نے احادیث سنیں اور ان سے بہت لوگوں نے روایات کی ہیں سترہ میں وفات ہوئی اور آپ کی عمر یا نوے سال ہوئی۔

۲۷۔ ابوالیوب الانصاری :- یہ ابوالیوب میں خالد بن زید انصاری خمرجی اور یہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے ساتھ تمام محاربات میں شریک رہے اور افواج کی محافظت کرتے ہوئے قسطنطنیہ میں سترہ میں وفات ہوئی اور یہ اس وقت یزید بن معاویہ کے ساتھ تھے، جب کہ ان کے والد حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ قسطنطنیہ میں جہاد کر رہے تھے تو ان کے ساتھ شریک جہاد ہونے کے لئے نکلے اور بیمار ہو گئے پھر جب بیماری کا ثقل بڑھ گیا تو اپنے اصحاب کو وصیت فرمائی کہ جب میرا انتقال ہو جائے تو میرے جنازے کو اٹھالینا، پھر جب تم دشمن کے سامنے صف بستہ ہو جاؤ تو مجھے اپنے قدموں کے نیچے دفن کر دینا، تو لوگوں نے ایسا ہی کیا آپ کی قبر قسطنطنیہ کی جہاد بغاوی کے قریب ہے جو آج تک مشہور ہے۔ جس کی تعظیم کی جاتی ہے اور اس کے وسیلے سے بیمار لوگ خدا سے شفا جاتے ہیں تو شفا پاتے ہیں۔ ان سے ایک جماعت نے روایات کی ہیں قسطنطنیہ میں قاف مضموم اور سین ساکن اور پہلی ظا مضموم اور اور دوسری ظا مکسور ہے اور اس کے بعد یا ساکنہ ہے اور وہی فرماتے ہیں کہ ان حروف کو ہم نے اسی طرح منضبط کیا اور یہی مشہور ہے اور قاضی عیاض مغربی نے مشارق میں بہت لوگوں سے نقل کیا ہے کہ اس میں سے بعد نون کے باء مشدود بھی ہے۔

۲۸۔ ابوامیہ المخزومی :- یہ ابوامیہ مخزومی صحابی ہیں۔ ان کا شمار اہل حجاز میں ہے۔ ان سے ابوسند روایت کرتے

ہیں

۲۹۔ امیر بن قحشی :- یہ امیر بن قحشی خزاعی ازدی ہیں ان کا

کرتے تھے اور ان کی روایات کثرت میں ان سے زہری نے روایت کیا ہے۔ یزید بن عبد اللہ کے زمانہ میں مدینہ میں وفات ہوئی۔ ابان میں ہمزہ مفتوح ہے اور باد پر تشدید میں ہے۔

۲۸۔ ایوب بن موسیٰ :- یہ ایوب بن موسیٰ بن جوکرہ بن سعید بن العاص اموی کے بیٹے تھے۔ انہوں نے عطاء اور مکحول اور ان کے ہم مرتبہ محدثین سے روایت کی ہے اور ان سے شعبہ وغیرہ نے روایت کی ہے یہ بڑے فقہاء میں سے تھے ۱۲۳ھ میں وفات ہوئی۔

۳۹۔ امیہ بن عبد اللہ :- یہ امیہ بن عبد اللہ بن خالد بن اسید مکی کے بیٹے انہوں نے ابن عمر سے روایت کی ہے اور ان سے زہری وغیرہ نے ثقہ تھے۔ والی خراسان تھے اور سند میں انتقال کیا۔

۴۰۔ اسلم :- یہ اسلم حضرت عمر بن خطاب کے آزاد کردہ تھے ان کی کنیت ابو خالد تھی۔ کہا جاتا ہے کہ یہ ہمیشہ تھے۔ ان کو حضرت عمرؓ نے سند میں مکہ میں خرید لیا تھا حضرت عمرؓ سے احادیث نہیں، ان سے زید بن اسلم وغیرہ نے روایات کی ہیں۔ مروان کی خلافت کے زمانہ میں ایک سو چودہ سال کی عمر میں انتقال ہوا۔

۴۱۔ ارزق بن قیس :- یہ ارزق بن قیس عبادی کے بیٹے تابعی ہیں اپنے باپ بزرگ سے اور ابن عمر سے اور انس بن مالک سے احادیث نہیں ان سے بہت لوگوں نے روایات کی ہیں۔

۴۲۔ الاثمش :- یہ اثمش بن ان کا نام سلیمان بن مہران کاہلی اسدی ہے۔ بنی کاہل کے آزاد کردہ تھے، بنی کاہل ایک شہد بنی اسد خزیمہ کا ہے یہ سند میں رے میں پیدا ہوئے وہاں سے اشاکر کوفہ میں لائے گئے تو بنی کاہل کے ایک شخص نے خرید کر آزاد کر دیا۔ یہ اجلہ علماء علم حدیث قرآن کے مشہور بزرگوں میں سے ہیں۔ ان پر اکثر کوفین کی روایات کا مدار ہے۔ ان سے بہت لوگوں نے روایت کی ہے سند میں وفات ہوئی۔

۴۳۔ الاعرج :- یہ اعراج بن ان کا نام عبد الرحمن ابن ہزمدنی ہے۔ آزاد کردہ بنی ہاشم تھے تابعی ہیں کے مشہور اور ثقہ بزرگوں

میں سے ہیں، ابو ہریرہ سے روایت کرتے ہیں اور اس میں مشہور تھے اور ان سے زہری نے روایت کی ہے سند میں اسکندریہ میں وفات ہوئی۔

۴۴۔ الاسود :- یہ اسود بن بلال بخاری ہیں، عمر بن معاذ اور ابن مسعود سے روایت کرتے تھے اور ان سے بہت لوگوں نے روایت کی ہے سند میں وفات ہوئی۔

۴۵۔ ابراہیم بن میسرہ :- یہ ابراہیم بن میسرہ طائفی ہیں تابعی ہیں شمار کئے جاتے ہیں ان کی احادیث اہل مکہ میں مشہور ہیں ثقہ تھے اور صحیح احادیث روایت کرتے تھے۔

۴۶۔ ابراہیم بن عبد الرحمن :- یہ ابراہیم بن عبد الرحمن بن یوسف کے بیٹے۔ ان کی کنیت ابواسحاق زہری قرشی ہے۔ حضرت عمر کی خدمت میں بچپن میں لائے گئے۔ اپنے والد اور سعد بن ابی وقاص سے احادیث سنیں، ان سے ان کے بیٹے سعد اور زہری روایت کرتے ہیں سند میں وفات ہوئی آپ کی عمر ۷۰ سال ہوئی۔

۴۷۔ ابراہیم بن اسمعیل :- یہ ابراہیم بن اسماعیل اشجلی کے بیٹے۔ انہوں نے موسیٰ بن عقبہ اور بہت لوگوں سے روایت کی ہے اور ان سے قسبی اور بہت لوگ روایت کرتے ہیں۔ اور یہ بیت روزے رکھنے والے اور کثرت نوافل پڑھنے والے تھے۔ ان کو دارقطنی وغیرہ نے متروک کہا ہے سند میں وفات ہوئی۔

۴۸۔ ابراہیم بن الفضل :- یہ ابراہیم بن فضل حموی کے بیٹے۔ انہوں نے مقبری وغیرہ سے روایت کی اور ان سے کثیر اور ابن نمیر نے اور کچھ لوگوں نے روایت کی ہے محدثین نے ان کو ضعیف قرار دیا ہے۔

۴۹۔ اسحاق بن عبد اللہ :- یہ اسحاق بن عبد اللہ انفاری ہیں تابعی مدینہ میں کے ثقہ بزرگوں میں سے ہیں۔ واقعی کہتے ہیں کہ امام مالک حدیث میں ان سے بڑا درجہ کسی کو نہیں دیتے تھے۔ انہوں نے

انس بن مالک اور ابو ہریرہ وغیرہ سے احادیث سنیں اور ان سے یحییٰ بن ابی کثیر اور مالک اور ہمام نے اور ان کا ذکر باب الاتفاق میں ہے سند میں وفات ہوئی۔

۵۰۔ اسحاق بن راہویہ :- یہ ابویقوب اسحاق بن ابراہیم النیسبی ہیں، ابن راہویہ سے شہرت رکھتے تھے بڑے درجے کے اہل علم اور ارکان مسلمین میں شمار کئے جاتے تھے اور آپ کی ذات حدیث

اور یہ معتبر اور ثقہ راوی تھے۔

۵۶۔ ابوالاخص ۱۔ یہ ابوالاخص میں ان کا نام عوف ہے۔ مالک بن فضالہ کے بیٹے تھے۔ انہوں نے اپنے والد سے اور ابن مسعود اور ابو موسیٰ سے احادیث سنیں اور ان سے حسن بصری اور ابواسحاق اور عطاء بن السامی نے روایات کی ہیں۔

۵۷۔ اخص ۲۔ یہ اخص بن جواب میں اور ان کی کنیت ابو جوبلی تھی ہے ابن کوفہ میں سے تھے۔ ابن کوفہ میں سے تھے ان سے علی بن مدینی نے روایت کی ہے۔ ۲۳۱ھ میں انتقال ہوا۔ اور جواب میں حمیم مفتوح اور واؤ مشد اور باموعدہ ہے۔

۵۸۔ ابوالاخص ۳۔ یہ ابوالاخص سلام بن سلیم کے بیٹے، حافظ احادیث تھے، آدم بن علی اور زیاد بن علاقہ سے روایت کرتے ہیں اور ان سے مسدود اور بناد نے روایات کی ہیں اور ان سے تقریباً چار ہزار احادیث مروی ہیں۔ ان کو ابن مہین نے ہجرت اور معتبر کہا ہے ۱۶۸ھ میں وفات ہوئی۔

۵۹۔ ابی بن خلف ۱۔ ابی بن خلف اور اس کا بھائی امیہ یہ ابی خلف کا بیٹا تھا اور خلف وہب کا بیٹا تھا اور امیہ ابی کا بھائی تھا، ابی براہیث مشرک تھا۔ جس کو غزوہ احد کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے قتل کیا اور امیہ بحالت شرک بدر کے دن مارا گیا۔

صحابی عورتیں

۶۔ اسماء بنت ابی بکر ۱۔ یہ اسماء میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیٹی۔ اور ان کو ذات النطاقین کہا جاتا ہے کیونکہ انہوں نے جس رات میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت کی تھی اپنے شک کو چھڑ کر دو حصے کئے تھے، اس کے ایک حصہ میں توشہ دان کو باندھا اور دوسرے کو مشکیزہ پر باندھا یا اس کا اپنا شک باندھا تھا۔ اور یہ حضرت عبداللہ بن زبیر کی والدہ ہیں مکہ میں اسلام لائی تھیں، کہا جاتا ہے کہ اس وقت تک صرف شتر آدمیوں نے اسلام قبول کیا تھا، یہ اپنی بہن عائشہ سے دس برس بڑی تھیں، جب آپ کے بیٹے عبداللہ بن زبیر کی نفیس کو (جو بعد قتل ایک کلڑی پر لٹکا دی گئی تھی) کلڑی پر سے اتار کر دھن کر دی گئی تو اس سے دس دن بعد یا بیس دن بعد بھر ایک تھو

قحہ اور اتقان اور صدق اور پرہیزگاری کی جامع تھی۔ آپ شہک طلب میں خراسان اور عراق اور حجاز اور یمن اور شام کے شہروں میں پھرتے رہیں۔ پھر آپ نے نیشاپور کو وطن بنالیا یہاں تک کہ وہیں ۸۵ھ میں وفات پائی، سال انتقال کیا ان کے فضائل کا احاطہ نہیں کیا جاسکتا۔ انہوں نے سفیان بن عیینہ اور دلیع بڑے بڑے ائمہ سے احادیث سنیں۔ ان سے بخاری اور مسلم اور ترمذی اور ائمہ اعلام کی بڑی جماعت نے روایات کی ہیں۔

۵۱۔ ابواسحاق السبئی ۱۔ یہ ابواسحاق عمرو بن عبداللہ سبی ہلانی کوفی میں۔ انہوں نے حضرت علی اور ابن عباس اور دیگر اصحاب کی زیارت کی ہے اور ہزار ابن عازب اور زید بن ارقم سے روایات سنیں اور ان سے ائیش اور شعبہ اور ثوری نے روایات کی ہیں، یہ ایک مشہور کثیر الروایت تابعی تھے ان کی ولادت خلافت عثمانی کے دو سال گزرنے پر ہوئی اور ۱۳۹ھ میں وفات ہوئی۔ سبئی میں سین مہلہ مفتوح اور باموعدہ مکسور اور عین مہملہ ہے۔

۵۲۔ ابواسحاق بن موسیٰ ۱۔ یہ ابواسحاق بن موسیٰ انصاری کے بیٹے۔ مدینہ کے رہنے والے تھے مگر کوفہ میں مقیم ہو گئے تھے، بغداد شریف لائے اور وہاں سفیان بن عیینہ وغیرہ کی احادیث بیان کیں۔ اپنے والد موسیٰ سے روایت کرتے ہیں کہ اور ان سے مسلم اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ وغیرہ ہم سے روایات کی ہیں بڑے معتبر مانے جاتے تھے ۱۳۹ھ میں وفات پائی۔

۵۳۔ ابوابراہیم الشہلی ۱۔ یہ ابوابراہیم شہلی انصاری ہیں۔ ان کا اسی قدر حال معلوم ہو سکا ہے کہ اپنے والد سے احادیث سنیں، ان سے یحییٰ بن ابی کثیر نے روایت کی۔ یہ بیان کتاب الکافی میں امام مسلم نے کیا ہے۔ ترمذی کہتے ہیں کہ میں نے محمد بن اسماعیل سے ابن ابراہیم کے والد کے بارہ میں دریافت کیا جو صحابی تھے تو معلوم ہوا کہ وہ نہیں جانتے۔

۵۴۔ ابواسرائیل ۱۔ یہ ابواسرائیل اسماعیل بن خلیفہ اللائی کے بیٹے۔ حکم وغیرہ سے روایت کرتے ہیں اور ان سے ابوالنعم اور اسید بن حمال وغیرہ نے روایت کی ہے ضعیف راوی ہیں ۱۶۹ھ میں انتقال ہوا۔

۵۵۔ ابوالیوب المرغنی ۱۔ یہ ابوالیوب مراغی عسکری میں جویریہ اور ابو ہریرہ سے روایت کرتے ہیں اور ان سے قتادہ نے روایت کی ہے

بریں مکہ میں انتقال کیا اس وقت مسیح تھا ان سے بہت لوگوں نے احادیث کی روایت کی ہے۔

۶۱۔ اسماء بنت عقیس :- یہ اسماء بنت عقیس میں انہوں نے اپنے شوہر حضرت جعفر بن ابی طالب کے ساتھ حبشہ ہجرت کی تھی وہیں آپ سے مسدیا عبد اللہ اور عون پیدا ہوئے پھر مدینہ کو ہجرت کی۔ جب حضرت جعفر شہید ہو گئے تو انی سے حضرت ابوبکر صدیق نے نکاح اور آپ سے محمد پیدا ہوئے پھر حضرت ابوبکر کی وفات ہو گئی تو آپ سے حضرت علی بن ابی طالب نے نکاح کر لیا اور آپ سے یحییٰ پیدا ہوئے۔ ان سے بہت سے حیل القدر صحابہ نے روایات کی ہیں۔ عقیس میں عین مضموم دریم مفتوح ہے اور بارساکن ہے اور عین ہملہ ہے۔

۶۲۔ انیسہ بنت نجیب :- یہ انیسہ انصاریہ صحابیہ ہیں۔ ان کا شمار اہل بصرہ میں ہے ان سے ان کے بھانجے نجیب بن عبد الرحمن نے روایت کی ہے انیسہ تصغیر کے صید سے ہے اس طرح نجیب۔

۶۳۔ امیمہ بنت رقیقہ :- یہ امیمہ ہیں رقیقہ کی بیٹی ان کے والد کا نام عبد اللہ ہے اور رقیقہ غولیلہ کی بیٹی اور حضرت خدیجہ زوجہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بہن ہیں۔ ان کا شمار اہل مدینہ میں ہے رقیقہ میں وا مضموم ہے اور دونوں قاف پر زبر ہے اور درمیان میں دو لفظوں والی یاد ساکن ہے۔

۶۴۔ امامہ بنت ابی العاص :- یہ امامہ میں ابوالعاص بن ربیع کی بیٹی۔ ان کی والدہ زینب میں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی تھیں۔ بعد حضرت فاطمہ کی وفات کے حضرت علی نے ان سے نکاح کر لیا تھا۔ یہ حضرت فاطمہ کی بھانجی تھیں حضرت علی کو انہوں نے اس کی وصیت کی تھی۔ امامہ کا نکاح حضرت علی سے زبیر بن العوام نے کیا کیونکہ ان کے لینی امامہ کے والد نے ان کو اس کی وصیت کی تھی باب مالا یجوز من العمل فی الصلوٰۃ میں ان کا ذکر آیا ہے۔

ب صحابہ

۶۵۔ ابوبکر صدیق :- یہ ابوبکر صدیق ہیں۔ ان کا نام عبد اللہ ہے۔ یہ عثمان ابوقحافہ کے بیٹے ہیں قحافہ کے قاف پر پیش ہے۔ ابوقحافہ مامر کے بیٹے تھے اور وہ عمر کے اور وہ کعب کے اور

وہ سعد کے اور وہ عقیم کے اور وہ مثرہ کے اس طرح ساتویں پشت پر ان کا نسب حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے مل گیا آپ کو عقیق سے اس لئے موسوم کیا گیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں ارادہ ان یفطر، انی عقیق من الناس فلیفطر الی ابی بکر (جو شخص کسی ایسے شخص کو دیکھنا چاہے جو ناز جنیم سے آزاد اور بے کھٹکے ہو چکا ہے وہ ابوبکر کو دیکھ لے) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہر غزوہ میں شریک رہے اور آپ سے کبھی جدا نہیں ہوئے نہ قبل از اسلام اور بعد از اسلام (بلکہ بعد وفات بھی محمد الباریک آپ کے ساتھ ہی رہے) اور یہ مردوں میں سب سے پہلے اسلام لائے تھے ان کا رنگ سفید تھا لاغر اندام تھے رخسار شیل تھے چہرے پر گوشت بہت کم تھا۔ آنکھیں اندر کو تھیں۔ پیشانی اٹھراں تھی انگلیوں کی بوڑیں گوشت سے خالی تھیں، آپ جمدی اور دوسرے خضاب کرتے تھے، ان کو اور ان کے والدین کو اور ان کی اولاد کو اور پوتے کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے شرف صحبت حاصل ہوا۔ اتنی بڑی نعمت تمام اصحاب میں سے کسی کو حاصل نہیں۔ واقعہ فیل کو دو سال تجار بیٹے سے چند دن کم گذرے تھے جب کہ مکہ میں پیدا ہوئے اور مدینہ میں منکل کی رات میں عشاء اور مغرب کے درمیان جب کہ جمادی الاخریٰ ۳۳ھ کے آٹھ دن باقی تھے آپ کی وفات ہو گئی۔ آپ کی عمر ۶۳ سال ہوئی آپ نے یہ وصیت کی تھی کہ آپ کو آپ کی زوجہ اسماء بنت عقیس غسل دیں اس لئے انہوں نے آپ کو غسل دیا اور عمر بن خطاب نے نمازہ جنازہ پڑھائی آپ کی خلافت کا زمانہ دو سال چار ماہ ہے آپ سے صحابہ اور تابعین کی ایک کثیر جماعت نے روایت کی ہے آپ سے بہت کم حدیثوں کی روایت ہوئی کیونکہ آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضور کی مدت حیات رہے (اور انصار) اور خلافت کی بنا پر اس کی فرصت بھی نہ مل سکی۔

۶۶۔ ابوبکر :- یہ ابوبکر بن قیس بن حارث ہیں اور یہ غلام تھے حارث بن کلدہ ثقفی کے پھر انہوں نے ان کو اپنے اہل بیت میں شامل کر لیا تھا یعنی بیٹا بنالیا تھا۔ ان کے نام (افیع) سے ان کی کنیت ابوبکر زیادہ مشہور ہوئی۔ ان کی اس کنیت کی وجہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ یوم طائف میں (جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے طائف کا محاصرہ کر رکھا تھا) یہ ایک

نام نہیں بتایا اور ابن مندہ نے کتاب الکلی میں ان کا ذکر کیا ہے مگر نام نہیں لکھا ان سے بہت لوگوں نے روایت کی ہے یوم حترہ کے بعد انتقال ہوا انہوں نے طویل عمر پائی۔

۷۲۔ ابوالبزاح :۔ یہ ابوالبزاح ہیں جن کے نام میں اختلاف ہے کہا گیا ہے کہ ان کا نام عاصم بن عدی ہے اور ایک قول یہ ہے کہ یہ عاصم بن عدی کے بیٹے ہیں۔ یہ ایک لقب ہے جس سے مشہور ہو گئے اور ان کی کنیت عمر ابو عمر ہے، ان کے صحابی ہونے میں

اختلاف ہے تو بعض نے کہا کہ ان کو صحبت نبوی حاصل ہوئی اور بعض نے کہا کہ حاصل نہیں ہوئی، البتہ ان کے والد کو حاصل ہوئی ابن عبد البر کے نزدیک صحیح یہ کہ صحابی تھے۔ بزاح میں بار مودعہ مفتوح ہے اور دال مہملہ مشدود اور عا مہملہ ہے مشدود میں انتقال ہوا۔ ان کی عمر ۸۴ سال ہوئی انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے اور ان سے ابو بکر بن عبد الرحمن نے۔

۷۳۔ البراء بن عازب :۔ یہ براء بن عازب ابو عمارہ انصاری عمارتی ہیں کوفہ میں آئے اور سندھ میں رہے فتح کیا اور جنگ جمل و صفین و نہر دال میں حضرت علیؓ کے ساتھ رہے اور مصعب بن زبیر کے زمانہ میں کوفہ میں انتقال کیا، ان سے کثیر غلوٹن نے روایت کی ہے۔ عمارہ میں عین مہملہ مضموم ہے اور ہم پر تشدید نہیں ہے۔

۷۴۔ بلال بن رباح :۔ یہ بلال بن رباح حضرت ابو بکر صدیقؓ کے آزاد کردہ ہیں۔ شروع زمانہ میں اسلام لے آئے یہ پہلے شخص تھے جنہوں نے مکہ میں اپنے اسلام کو ظاہر کیا غزوہ بدر میں اور اس کے بعد کے تمام غزوات میں شریک رہے اور آخر وقت میں شام میں رہنے لگے تھے اور ان کے کوئی اولاد نہیں ہوئی۔ ان سے صحابہ اور تابعین کی ایک جماعت نے روایت کی ہے جب کہ آپ کی عمر تیسھ برس کی تھی۔ سندھ میں دمشق میں انتقال کیا اور باب الصغیر میں

دفن ہوئے۔ اور ایک قول یہ ہے کہ حلب میں انتقال ہوا اور باب الاربعین میں دفن ہوئے۔ صاحب کشف کہتے ہیں کہ پہلا قول صحیح ہے اور یہ لوگوں میں سے تھے جن کو اہل مکہ نے اسلام قبول کرنے کی بنا پر سخت اذیتیں پہنچائی تھیں اور بلال کو شدید تکالیف میں مبتلا کرنے میں امیہ بن خلف حمی غارت خود حصہ

گھڑی کے سہارے لٹک کر کودے تھے۔ اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام قبول کر لیا (بکرہ کے معنی لکڑی کے گھڑی کے ہیں جس پر ڈول کی رسی چلتی ہے) تو آپ کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو بکرہ کی کنیت سے مخاطب فرمایا اور ان کو آزاد کر دیا، اس نے یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے موالی میں سے ہیں۔ یعنی آزاد کردہ غلام بصرہ کے باشندہ ہو کر وہیں پر سندھ میں انتقال ہوا۔ ان سے کثیر غلوٹن نے روایت کی ہے۔ نفع میں نون مضموم اور فاء مفتوح اور بار ساکن ہے۔

۷۵۔ ابو یزید :۔ یہ ابو یزید فضلہ بن عبیدہ سلمیٰ میں خمریہ زمانہ میں اسلام قبول کیا اور وہی میں جنہوں نے عبد اللہ بن خطل کو قتل کیا تھا۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات تک کے تمام غزوات میں آپ کے ساتھ رہے پھر بصرہ آکر اقامت کریں ہوئے پھر سراسر ان کا غزوہ کیا اور مرو میں سندھ میں وفات ہوئی۔ ۷۸۔ ابو بردہ :۔ یہ ابو بردہ ہانی بن یار میں، ستر اصحاب کے ساتھ عہدہ نایب میں حاضر تھے اور اس کے بعد کے عمارات میں بھی شریک رہے اور یہ براء بن عازب کے ماموں ہیں، ان کے اولاد نہیں ہوئی، عمارہ کے شروع زمانہ میں تمام عمارات میں حضرت علیؓ کا ساتھ دے کر وفات پائی ان نے براء اور جابر نے روایت کی ہے ہانی میں نون مکسور ہے اس کے بعد حمزہ ہے اور یار میں نون مکسور اور یا بغیر تشدید کے ہے اور آخر میں را مہملہ (بے نقطہ والی) ہے۔

۷۹۔ ابو جحیم :۔ یہ ابو بصیر عقبہ بن اسید ثقفی میں ابتدائی زمانہ میں اسلام لانے والے صحابہ میں سے ہیں، ان کا ذکر غزوہ حدیبیہ میں آتا ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ ہی میں انتقال ہو گیا، اسید میں حمزہ مفتوح اور عین مہملہ مکسور ہے ان کا ذکر حرف عین میں بھی آئے والا ہے۔

۸۰۔ ابو بصرہ :۔ اس میں باو پر زیر ہے اور صاد مہملہ ساکن ہے یہ حمیل بن بصرہ عتقاری میں۔ حمیل حمل کی تصغیر ہے۔

۸۱۔ ابو بشیر :۔ یہ ابو بشیر قیس میں عبیدہ انصاری مازنی کے بیٹے۔ ابن عبد البر صاحب استیعاب کہتے ہیں کہ ان کے صحیح نام ابو بکریت نہیں ہو سکی اور کسی ایسے شخص نے جو قابل وثوق و اعتماد ہو کر ان کا

قول یہ ہے کہ یوم صفین میں جس نے ان کو قتل کیا وہ ان کے بیٹے عبداللہ تھے۔ بدیل بدل کا مصغر ہے۔

۸۰۔ ابن ابی بسر:۔ یعنی بسر کے دونوں بیٹے اس سے مراد عطیہ اور عبداللہ ہیں ان کا ذکر صرف عین میں آئے گا۔ ان دونوں کی ایک حدیث ہے۔ کچھ اور کھن کھانے کے بارے میں جس میں دونوں ناموں کو ملا کر "ابن ابی بسر" یعنی بسر کے دونوں بیٹے کہا گیا ہے۔ اور ان کے نام نہیں ذکر کئے گئے۔

۸۱۔ ابیضاختی:۔ منسوب ہے بیاختہ بن عامر کی طرف اور ان کا نام عسب اللہ بن جابر الانصاری ہے۔ صحابی تھے۔

تابعین

۸۲۔ بلال بن یسار:۔ یہ بلال میں یسار کے بیٹے جو زید کے بیٹے تھے جو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ تھے اور یہ زید زید بن حارثہ نہیں ہیں انہوں نے اپنے باپ سے اور دادا سے روایت کی ہے ان سے عمر و بن مرقہ نے روایت کی ہے ان کی حدیثیں بصرہ والوں میں رائج ہیں

۸۳۔ بلال بن عبد اللہ:۔ یہ بلال میں حضرت عبداللہ بن عمر بن خطاب قرظی مدنی کے بیٹے۔ حدیث میں بزرگ سنیہ تھے۔

۸۴۔ بسر بن محسن:۔ یہ بسر بن محسن مدنی حجازی ہیں اپنے والد سے روایت کرتے تھے اور ابن منذر نے ان کا نام صحابہ کے ذیل میں درج کیا اور کہا ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک حدیث روایت کی ہے اور بخاری وغیرہ نے ان کو تابعی کہا ہے۔ اور ہی ٹھیک ہے۔ ان سے زید بن اسلم نے روایت کی ہے۔ محسن میں مہم مکسور اور حامد ساکن اور جیم مفتوح اور آخر میں نون ہے اور مدنی میں وال مکسور ہے اور دو نقطوں والی یا ساکن ہے۔

۸۵۔ بہز بن حکیم:۔ یہ بہز بن حکیم بن معاویہ بن حیدہ القسیری بصری کے بیٹے ان میں علماء کا اختلاف ہے۔ وہ اپنے باپ وہ ان کے دادا سے روایت کی ہے اور ان سے بہت لوگوں نے بخاری اور مسلم نے اپنی تصحیح میں ان کی کوئی روایت داخل نہیں

لیتا تھا۔ یہ خدا کی تقدیر تھی کہ یہ ملعون حضرت بلال ہی کے ہاتھ سے بند کے دن قتل ہوا۔ جابر کہتے ہیں کہ حضرت عمر کہا کرتے تھے ابو جبر ہمارے سردار ہیں اور ہمارے سردار بلال کے آزاد کرنے والے ہیں۔

بلال بن حارث:۔ یہ بلال بن حارث ابو عبد الرحمن مزینی میں اشعر میں رہتے اور مدینہ کو دیکھا تھا ان سے ان کے بیٹے حارث نے اور علقمہ بن وقاص نے روایت کی سنہ ۳۰ میں بعمر اسی سال وفات پائی۔

۸۶۔ بریدہ بن الحصیب:۔ یہ بریدہ بن الحصیب اہل مدینہ میں بدر سے پہلے اسلام لے آئے تھے۔ مگر اس میں حاضر نہ ہو سکے اور مدینہ رضوان میں شریک تھے۔ یہ مدینہ کے رہنے والوں میں سے تھے پھر بصرہ چلے گئے پھر وہاں سے خراسان جہاد کرتے ہوئے پہنچے اور مدینہ بزمانہ زید بن معاویہ سنہ ۳۲ میں انتقال ہوا۔ ان سے بہت لوگوں نے روایت کی ہے اور حصیب حصیب کی تصغیر ہے۔

۸۷۔ بشر بن معبد:۔ یہ بشر بن معبد ہیں "ابن الحصاصیہ" کے نام سے مشہور ہیں۔ خصاصیہ ان کی والدہ تھی اور ان کا نام بکشتہ تھا لوگوں نے ان کو والدہ کے نام کی طرف منسوب کیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ تھے اور ان کا شمار بصرہ والوں میں ہے۔

۸۸۔ بسر بن ابی ارطاة:۔ یہ بسر بن ابی ارطاة ابو عبد الرحمن ہیں اور ابو ارطاة کا نام عمیر عاسری قرظی تھا۔ کہا جاتا ہے کہ کم عمری کی وجہ سے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ نہیں سن سکے۔ اور اہل شام ان کا سننا ثابت کرتے ہیں واقعہ کی کافول ہے کہ یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے دو سال قبل پیدا ہوئے تھے کہا جاتا ہے کہ آخر عمر میں ان کا دماغ صحیح نہیں رہا تھا حضرت معاویہ کے زمانہ میں انتقال ہوا اور ایک قول یہ ہے کہ عبداللہ کے زمانے میں۔

۸۹۔ بدیل بن ورقاء:۔ یہ بدیل بن ورقاء خزاعی ہیں قدیم الاسلام میں ان سے ان کے دونوں بیٹوں عبداللہ اور سلمہ وغیرہ نے روایت کی ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں شہید ہو گئے اور ایک قول یہ ہے کہ یوم صفین میں شہید ہوئے اور ایک

کی ابن عدی نے کہا ہے کہ میں نے ان کی ایسی کوئی حدیث نہیں دیکھی جو قابل انکار ہو۔ حیدہ میں چار مہلہ مفتوح اور دو نقطوں والی یار ساکن اور دو نقطوں مفتوح ہے۔

۸۶۔ بشر بن مروان ۱۔ یہ بشر بن مروان بن حکم اموی قرظی کے بیٹے عبد الملک کے بھائی۔ یہ اپنے بھائی کی طرف سے والی عراق تھے۔ یوم جمعہ کے خطبہ کے باب میں ان کا ذکر آیا ہے۔ بشر میں بار مکسود اور شین معجم ساکن ہے۔

۸۷۔ بشر بن رافع ۱۔ یہ بشر بن رافع بن یحییٰ بن ابی کثیر اور بہت لوگوں سے روایت کرتے ہیں اور ان سے عبد الرزاق اور بہت لوگوں نے روایت کی ہے، ان کی روایت کو احمد بن حنبل نے ضعیف اور ابن معین نے قوی کہا ہے۔

۸۸۔ بشر بن ابی مسعود ۱۔ یہ بشر بن ابی مسعود بدری کے بیٹے۔ انہوں نے اپنے باپ سے ان سے عروہ اور یونس بن مسیرہ اور بہت لوگوں نے روایت کی ہے۔

۸۹۔ بشیر بن میمون ۱۔ یہ بشیر بن میمون ہیں اپنے چچا اسمہ بن اضرہ سے روایت کرتے ہیں اور ان سے بشیر بن فضال وغیرہ نے روایات کی ہیں، سچے مانے جاتے ہیں۔

۹۰۔ بکالہ بن عبدہ ۱۔ یہ بکالہ بن عبدہ تھیں جن بنی مزہبہ کے کاتب انف بن قیس کے چچا ہیں کی اور ثقہ میں اہل بصرہ میں شمار کئے جاتے ہیں انہوں نے عمر بن حصین سے احادیث سنیں اور ان سے عمرو بن دینار نے۔ سنہ میں مکہ میں زندہ تھے بکالہ میں باموحدہ مفتوح ادیم مخفف یعنی تشدید کے ہے اور جزو میں بیم مفتوح اور زاء ساکن ہے جس کے بعد حمزہ ہے۔

۹۱۔ ابو بردہ ۱۔ یہ ابو بردہ عاصم بن عبد اللہ بن قیس کے بیٹے۔ عبد اللہ بن قیس نام ہے ابو موسیٰ اشعرنی کا ابو بردہ ایک مشہور کثیر الروایت تابعی ہیں اپنے والد اور حضرت علیؓ سے روایت کرتے تھے۔ اور قاضی شریح کے بعد ان کی جگہ عبدہ قضا پر کوفہ میں مامور کئے گئے تھے پھر ان کو حجاج بن یوسف نے معزول کر دیا تھا۔

۹۲۔ ابو بکر بن عیاش ۱۔ یہ ابو بکر بن عیاش اسدی بڑے علماء میں سے تھے ابواسحاق وغیرہ سے روایت کرتے تھے۔ اور ان سے احمد اور ابن معین نے روایت کی ہے، (ما احمد

کا قول ہے کہ یہ صدوق اور ثقہ ہیں مگر غلطی کبھی کر جاتے ہیں سنہ ۱۰۰ میں بمصر ۴ سال وفات ہوئی۔ عیاش میں دو نقطوں والی یار مشدو ہے اور شین معجم ہے۔

۹۳۔ ابو بکر بن عبد الرحمن ۱۔ یہ ابو بکر بن عبد الرحمن غزوئی ہیں، ابو بکر ان کا نام بھی ہے اور کنیت بھی تابعی ہیں۔ انہوں نے عائشہ اور ابو ہریرہ سے احادیث سنیں اور ان سے شعبی اور زہری نے روایات کی ہیں۔

۹۴۔ ابو بکر بن عبد اللہ بن زبیر ۱۔ یہ ابو بکر بن عبد اللہ بن زبیر حمیدی ہیں جو امام بخاری کے شیخ ہیں ان کا ذکر حرف عین میں آئے گا۔

۹۵۔ ابو البحرہ ۱۔ ان کا نام سعید بن فیروز ہے ان کی حدیث روایت بطلال کے بارے میں ہے۔

صحابی عورتیں

۹۶۔ بربہ ۱۔ بربہ میں بار مفتوح ہے اور پہلی راہ مکور اور دو نقطوں والی یار ساکن ہے۔ یہ ام المومنین عائشہؓ کی آزاد کردہ ہیں۔ عائشہ اور ابن عباس اور عروہ ابن زبیر سے روایت کرتی ہیں۔

۹۷۔ بربہ ۱۔ یہ بربہ صفوان بن نوفل کی بیٹی تھیں نسلا بربہ اسد بن تھیں۔ اور یہ ورقہ بن نوفل کی بیٹی تھیں۔

۹۸۔ ربیعہ ۱۔ یہ ربیعہ فزازیہ ہیں۔ صحابیہ ہیں۔ یہ اپنے والد سے روایت کرتی ہیں اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اور ان کی حدیث صحیح کے بارے میں ہے۔ ربیعہ میں بامضموم اور بار مفتوح اور یا ساکن اور سین مہملہ ہے۔

۹۹۔ ام بکیرہ ۱۔ یہ ام بکیرہ حوا ہیں۔ یزید بن سکن کی بیٹی انصاریہ ہیں اسما بنت یزید کی بہن، ان کی شہرت کنیت سے زیادہ ہوئی۔ ان عورتوں میں سے ہیں جنہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی۔ ان سے عبد الرحمن بن بکیرہ نے روایت کی ہے بکیرہ بکیرہ کی تصغیر ہے۔

تابعی عورتیں

۱۰۰۔ پشائہ ۱۔ یہ پشائہ بار کے پیش اور نون کی تخفیف کے ساتھ

دی اور یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خطیب تھے اور
اور یوم الیوم یعنی جس دن میلہ کذاب سے جنگ ہوئی اس
میں سجدہ میں شہید ہو گئے۔ ان سے انس بن مالک وغیرہ
نے روایت کی ہے۔

۱۰۴۔ **ثابت بن ضحاک** :- یہ ثابت بن ضحاک الخزرجی

النصاری خزرجی ہیں۔ یہ ان اصحاب میں سے ہیں جنہوں
نے (حدیبیہ میں) بیعتہ الرضوان کے موقع پر درخت کے
نیچے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک پر بیعت
کی تھی اور یہ اس وقت کم عمر تھے۔ حضرت عبداللہ بن زبیر کے
ساتھ جو فتنہ ہوا اس میں شہید ہوئے

۱۰۵۔ **ثابت بن وہداح** :- یہ ثابت بن وہداح اور
ایک قول کے مطابق ابن وہداحہ النصاری ہیں، غزوہ احد
میں شریک ہوئے اور خالد بن ولید کے نیزہ سے جو جسم کے
پار ہو گیا تھا شہید ہوئے اور ایک قول یہ بھی ہے کہ بستر پر ہی
انتھان ہوا جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم حدیبیہ سے واپس ہوئے
تھے تشریح الجنازہ کے باب میں ان کا ذکر آیا ہے۔

۱۰۶۔ **توبان** :- یہ توبان بن بجد ویم ان کی کنیت ابو عبد اللہ
سے ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خرید کر آزاد کیا تھا۔

یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات تک سفر اور حضوں ہمیشہ آپ کے
ساتھ رہے پھر شام آگئے تھے پھر رملہ میں آئے، اس کے بعد جس میں
مقیم ہوئے اور وہیں سجدہ میں وفات ہوئی ان سے بہت لوگوں
نے روایت کی ہے۔ سجدہ میں ایک نقطہ والی بار مضموم اور جیم ساکن
اور پہلی دال مملہ مضموم ہے۔

۱۰۷۔ **ثمامہ بن اثال** :- یہ ثمامہ بن اثال خشعی میں اہل یامہ کے
سردار تھے یہ قید ہو گئے تھے۔ ان کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے رانی
بخشی، اس کے بعد یہ گئے اور اپنے کپڑے دھوئے اور غسل کر کے
پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام قبول کیا،
اور ان کا اسلام بہت اچھا رہا ان سے ابو ہریرہ اور ابن عباس نے
روایت کی ہے، ثمامہ میں ثام مضموم اور دونوں میم غیر مشدود ہیں اور
اثال میں ہمزہ مضموم اور تین نقطوں والی ثام غیر مشدود اور آخر میں
لام ہے۔

۱۰۸۔ **ابو ثعلبہ** :- یہ ابو ثعلبہ خزرجی ہیں ان سے ابی

عبدالرحمن بن حیان کی آزاد کردہ انصاریہ میں یہ عاقبت سے روایت
کرتی ہیں اور ان سے ابن جریر نے روایت کی ہے ان کی حدیث
جلاجل والی ہے، حیان میں حاء مہملہ مفتوحہ ہے اور دو نقطوں
والی یا مشدود ہے۔

ت صحابہ

۱۰۱۔ **تحیم داری** :- یہ تحیم بن ادس داری ہیں، پہلے نصرانی تھے
پھر اسلام قبول کیا۔ یہ ایک رکعت میں پورا قرآن ختم
کر دیتے تھے۔ اور کبھی ایک ہی آیت کو تمام رات بار بار پڑھتے
صبح کر دیتے تھے، محمد بن مکند نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ
داری رات کو صبح تک سوتے رہے اور تہجد کے لئے نہیں
اٹھے کے تو اپنے نفس کو اس غفلت کی سزا دینے کیلئے ایک
سال تک تمام رات نوافل پڑھتے رہے اور بالکل نہیں سوئے
مدینہ میں رہتے تھے۔ پھر حضرت عثمان کی شہادت کے بعد شام
میں اقامت گزریں ہو گئے اور وقت وفات تک وہیں رہے
اور سب سے پہلے مسجد میں انہوں نے جوارخ جلایا نبی صلی اللہ علیہ
وسلم سے انہوں نے قصہ دجال اور جاسہ کا بیان کیا ہے۔ اور ان
سے بہت لوگوں نے اسکی روایت کی۔

تابعین

۱۰۲۔ **ابو تمیمہ** :- یہ ابو تمیمہ طریف بن خالد بجمعی بصری ہیں۔

ان کی اصل یمن کے عربی لوگوں سے تھی ان کے چچا نے ان
کو بصرہ دیا تھا۔ اور یہ تابعی ہیں متعدد صحابہ سے روایت
کرتے ہیں اور ان سے قتادہ وغیرہ نے روایت کی ہے
سجدہ میں انقال ہوا۔

ث صحابہ

۱۰۳۔ **ثابت بن قیس بن شماس** :- یہ ثابت بن
قیس بن شماس النصاری خزرجی ہیں۔ غزوہ احد اور اس
کے بعد جس قدر غزوات ہوئے سب میں حاضر ہوئے۔ اور
یہ اکابر صحابہ میں سے اور انصار کے بڑے علماء میں سے
تھے اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت کی شہاد

ج صحابہ

۱۱۳۔ جابر بن عبد اللہ :- ان کی کنیت ابو عبد اللہ ہے۔ یہ انصار میں سے ہیں۔ قبیلہ سلیم کے رہنے والے ہیں مشہور صحابہ میں سے ہیں، ان کا شمار ان حضرات صحابہ میں ہوتا ہے جنہوں نے حدیث کی روایت کثرت سے کی ہے۔ غزوہ بدر اور اس کے بعد پیش آنے والے تمام غزوات میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حاضر ہوئے۔ ایسے تمام غزوات اٹھارہ میں۔ وہ شام اور مصر میں تشریف لائے آخر عمر میں ان کی پینائی جاتی رہی ان سے بڑی جماعت نے حدیث کو نقل کیا ہے سیکھتے ہیں مدینہ منورہ میں انہوں نے وفات پائی۔ ان کی عمر ۸۰ سال بتلائی جاتی ہے۔ یہ ایک قول میں صحابہ میں سب سے آخرین مدینہ میں وفات پانے والے ہیں ان کی وفات عبدالملک بن مروان کی خلافت میں ہوئی۔

۱۱۴۔ جابر بن عمر :- ان کی کنیت ابو عبد اللہ عاصری ہے، یہ سعد بن ابی وقاص کے بھائی ہیں کوفہ میں تشریف لائے اور وہاں ہی سیکھتے ہیں وفات پائی۔ ان سے ایک جماعت نے روایت کی ہے۔

۱۱۵۔ جابر بن عتیق :- ان کی کنیت ابو عبد اللہ انصاری ہے بدر اور بدر کے بعد تمام غزوات میں حاضر ہوئے ان سے ان کے دو بیٹوں نے یعنی عبد اللہ اور ابوسفیان اور ان کے بھتیجے عتیق بن حارث نے روایت حدیث کی ہے سیکھتے ہیں ان کی وفات ہوئی ان کی عمر ۷۰ سال کی ہے۔

۱۱۶۔ جبار بن صخر :- یہ جبار صخر انصاری سلمی کے بیٹے ہیں بیعت عقبہ غزوہ بدر اور اس کے بعد تمام غزوات میں حاضر ہوئے لیلۃ القدر میں جو شرعاً صحابہ شریک تھے ان میں سے یہ بھی ایک ہیں۔ شریعت بن سعد نے ان سے حدیث کی روایت کی ہے۔ جبار کی حکیم پر زبرد ہے۔ اور بارشدد ہے۔

۱۱۷۔ جبریر بن عبد اللہ :- ان کی کنیت ابو جبر ہے۔ حبش سال میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی اسی سال یہ اسلام لائے جبریر نے کہا ہے کہ میں آنحضرت کی وفات سے چالیس دن پہلے ایمان لایا۔ کوفہ میں تشریف لائے اور ایک زمانہ تک وہاں رہے

کنیت سے مشہور ہیں، انہوں نے بیعت الرضوان والی بیعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کی آپ نے ان کو قوم کے لوگوں کے پاس تبلیغ اسلام کے لئے بھیجا جو اسلام لے آئے، ابو قحطبہ شام میں آگئے تھے اور وہیں سیکھتے ہیں انتقال ہوا جبریم میں حیم اور ہا دونوں مضموم ہیں۔

تابعین

۱۰۹۔ ثابت بن ابی صفیہ :- یہ ثابت ابو صفیہ کے بیٹے ہیں۔ ان کی کنیت ابو حمزہ سے اور کوفہ کے رہنے والے ہیں انہوں نے محمد بن علی الباقری سے حدیث کو سنا ہے اور ویسے اصحاب مدینہ نے ان سے روایت حدیث کی ہے ان کی وفات ۸۰ھ میں واقع ہوئی۔

۱۱۰۔ ثابت بن اسلم بنانی :- ان کا نام ثابت ہے اور یہ اسلم بنانی کے بیٹے ہیں۔ کنیت ابو محمد ہے۔ تابعی ہیں بصرہ کے مشہور علماء میں سے ہیں اور ثقافت میں ان کا شمار ہوتا ہے۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت حدیث کرتے ہیں مشہور ہوئے۔ اور ان کی شاگردی میں چالیس سال گزارے ہیں۔ انہوں نے بہت سے علماء سے روایت حدیث کی ہے اور بڑی جماعت نے ان سے۔ ان کی وفات ۸۰ھ میں واقع ہوئی اور انہوں نے ۶۷ سال کی عمر پائی

۱۱۱۔ تہامہ بن حزن :- یہ تہامہ بن حزن ثعلبی کے بیٹے ہیں۔ ان کا شمار تابعین کے طبقہ ثانیہ میں کیا جاتا ہے اور ان کی حدیث بصرہ میں روایت کرتے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور ان کے صاحبزادہ حضرت عبد اللہ کو اور حضرت ابو الدرداء کو انہوں نے دیکھا ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے احادیث کو سنا۔ اسود بن شیبان بصری نے ان سے روایت حدیث کی ہے۔ حزن کی عمارت ہلہ پر زبرد ہے۔ زاد اور نون پر جزم ہے۔

۱۱۲۔ ثور بن یزید :- یہ ثور بن یزید کلاعی شامی کے بیٹے ہیں اور حبش کے رہنے والے ہیں انہوں نے خالد بن معدان سے حدیث کو سنا اور ان سے سفیان ثوری اور یحییٰ بن سعید نے حدیث کو نقل کیا ہے۔ ان کی وفات ۱۵۰ھ میں ہوئی۔ ان کا تذکرہ باب الحکم میں آتا ہے۔

پھر وہاں سے قرقیسا کی طرف منتقل ہوئے۔ اور وہاں ہی سلسلہ میں وفات پائی ان سے ایک بڑی جماعت نے روایت کی ہے ۱۱۸۔ جنسب بن عبد اللہ ۱۔ یہ جنسب عبد اللہ کے بیٹے سینان بنجی خلقی کے پوتے میں علقہ قبیلہ بنجملہ کی ایک شاخ ہے اور بنجملہ میں کچھ لوگ ہیں جن کو قسر کہا جاتا ہے قاف کے ذریعہ سینان کے جزم کے ساتھ۔ یہ لوگ خالد بن عبد اللہ قسری کا خاندان ہیں۔ فقہ عبد اللہ بن زبیر میں اس سے چار سال کے بعد وفات پائی، ان سے ایک جماعت نے روایت کی ہے۔ جنسب جیم کے ضمہ اور نون کے جزم کے ساتھ ہے۔ وال کا پیش اور زبر دونوں صحیح ہیں۔

۱۹۔ جیم بن مطعم ۱۔ ان کی کنیت ابو محمد قرشی نوفلی ہے فتح مکہ سے پہلے اسلام لائے مدینہ میں تشریف لے گئے اور وہیں سلسلہ میں انتقال کیا۔ ان سے ایک جماعت نے حدیث کی روایت کی ہے۔ وہ نسب کے اعتبار سے قرشی ہیں۔

۱۲۰۔ جبر بن خویلد ۱۔ یہ جبر بن خویلد مدنی اسلمی ہیں، ابن صفہ میں ان کا شمار ہوتا ہے سلسلہ میں ان کی وفات ہوئی۔ ان کے بیٹوں عبد اللہ، عبد الرحمن، سلیمان اور مسلم نے ان سے روایت کی ہے جبر بن جیم اور با، دونوں ہمدانی ہیں۔

۱۲۱۔ جعفر بن ابی طالب ۱۔ یہ جعفر بن ابی طالب یا خمی حضرت علی ابن ابی طالب کے بھائی ہیں ان کا خطاب ذوالنار ہے یہ شروع ہی میں انکس آدیوں کے بعد اسلام لائے تھے۔ یہ اپنے بھائی حضرت علی سے دلی جڑے ہیں اور آنحضرت کے ساتھ صورت اور سیرت میں سب سے زیادہ مشابہ ہیں ان کے بھائی حضرت علی نے فرمایا کہ ہم جب کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ابو طالب کے اونٹوں میں نماز ادا کر رہے تھے کہ اچانک ابو طالب نے ہم کو اوپر سے جھانکا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو دیکھ لیا اور فرمایا کہ اے محترم چچا نیچے تشریف لے آئیے اور ہمارے ساتھ نماز پڑھیے۔ ابو طالب نے کہا اے میرے پیارے بھتیجے میں یقین رکھتا ہوں کہ آپ حق پر ہیں۔ لیکن میں یہ بات بری سمجھتا ہوں کہ میں سجدہ کروں۔ اور سر میں اوپر کو بلند ہو جائے۔ لیکن اے جعفر تم اترو اور اپنے چچا کے بیٹے کے بازو میں نماز پڑھو حضرت

جعفر اترے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بائیں جانب بازو پڑھنے لگے۔ جب آنحضرت نے اپنی نماز پوری کی تو حضرت جعفر کو مرکز دیکھا اور فرمایا۔ یاد رکھو اللہ تعالیٰ تمہارے جسم سے دو بازو ملائے گا۔ جن کے ذریعہ سے جنت میں اٹتے پھرو گے جیسے کہ تم ملے ہو اپنے چچا کے بیٹوں کے بازوؤں سے ان سے ان کے بیٹے عبد اللہ اور بہت سے صحابہ نے روایت حدیث کی ہے، سلسلہ میں جنگ ہوتہ میں جہام شہادت نوش کیا اور ۴۸ برس کی عمر پائی، ان کے بدن کے سامنے حصہ میں تلوار اور نیزے کے نوے زخم پائے گئے۔

۱۲۲۔ جبار و ۱۔ یہ جبار مطلق عبدی ہیں ان کا نام بشر ہے۔ عمر کے بیٹے ہیں اور جبار دو ایک قول کے اعتبار سے ان کا لقب ہے۔ اور اس بارہ میں بہت زیادہ اختلاف ہے۔ سلسلہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور وفد عبدالقیس کے ساتھ مشرف باسلام ہوئے، اس کے بعد وہ بصرہ میں قیام پذیر رہے اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت میں ملک فارس میں سلسلہ میں ان کو شہید کر دیا گیا۔ ان سے ایک جماعت نے روایت کی ہے۔ ۱۲۳۔ جبیلہ بن حارثہ ۱۔ یہ جبیلہ بن حارثہ کہی ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ زید بن حارثہ کے بھائی ہیں یہ جبیلہ زید بن حارثہ سے عمر میں بڑے ہیں، ان سے ابو اسحاق بیہمی اور دوسرے محدثین نے احادیث کی روایت کی ہے۔

۱۲۴۔ ابو جیم ۱۔ یہ ابو جیم جیم کے پیش، با کے زبر اور یا کے سکون کے ساتھ حضرت وکیع کے تذکرہ کے مطابق تو یہ عبد اللہ بن جیم میں اور بعض نے کہا کہ یہ عبد اللہ بن حارث بن صمد انصاری میں صمد صادق کے زیر اور جیم کے تشدید کے ساتھ ہے۔

۱۲۵۔ ابو جیم ۲۔ ان کا نام وہب بن عبد اللہ عامری سے یہ کوثر میں فروکش ہوئے یہ کم سن صحابہ میں سے ہیں جب کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی یہ ابھی سن بلوغ کو بھی نہیں پہنچے تھے۔ لیکن آنحضرت سے انہوں نے حدیث کو سنا ہے اور آپ سے روایت حدیث بھی کی ہے کوثر میں سلسلہ میں انہوں نے وفات پائی۔ ان کے بیٹے عون اور ثالعین کی ایک جماعت نے ان سے روایت کی ہے بحیث جیم کے پیش اور حاد مہملہ و نازکہ زبر کے ساتھ پڑھا جاتا ہے۔

تابعین

۱۳۲۔ جعفر صادق :- یہ جعفر بن محمد بن علی بن حسین بن علی ابن ابی طالب میں صادق ان کا لقب ہے گویا حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پوتے کے پوتے میں، ان کی کنیت ابو عبد اللہ ہے۔ یہ اہلبیت کے بڑے لوگوں میں سے ہیں انہوں نے اپنے والد سے اور دوسروں سے بھی روایات کی ہیں، ان سے ائمہ حدیث اور بڑے بڑے علماء نے حدیث نقل کی ہے، جیسے محمد بن سعید اور ابن جریرؒ اور مالک بن انس اور سفیان ثوری اور ابن عیینہ اور ابو حنیفہؒ سند میں پیدا ہوئے اور ۲۸۶ھ میں وفات پائی ان کی عمر اڑھائی سال کی ہوئی مقام بقیع میں ایک ایسی قبر میں دفن ہوئے جس میں ان کے باپ محمد باقر اور ان کے دادا علی زین العابدین تھے۔

۱۳۳۔ جعفر بن محمد :- یہ جعفر محمد بن ابوعثمان طایسی کے بیٹے ہیں۔ ان کی کنیت ابو الفضل ہے۔ انہوں نے حدیث کو ایک جماعت سے نقل کیا ہے اور ان سے محدثین کے ایک گروہ نے حدیث نقل کی ہے۔ یہ قابل اعتماد بڑے علماء میں سے ہوئے ہیں ان کا حافظہ بہت اچھا تھا۔ ۲۸۲ھ میں ان کی وفات ہوئی۔

۱۳۴۔ ابو جعفر قاری :- یہ ابو جعفر زید بن القعقاع قاری مدنی ہیں، مشہور تابعی ہیں۔ عبد اللہ بن ایاسس کے آزاد کردہ ہیں۔ حضرت ابن عمر اور حضرت عبد اللہ بن عباس سے احادیث کو سنا اور ان سے امام مالک بن انس وغیرہ نے روایت حدیث کی ہے القاری حمزہ کے ساتھ قرأت سے مانجور ہے، مہموز ہے۔

۱۳۵۔ ابو جعفر عمیر بن یزید :- یہ ابو جعفر عمیر بن یزید غطفی ہیں ایک جماعت محدثین سے انہوں نے احادیث کو سنا ہے اور حضرت شعبہ اور حماد اور یحییٰ بن سعید نے ان سے حدیث کو نقل کیا ہے۔

۱۳۶۔ ابو الجوزیہ :- یہ ابو الجوزیہ یحییٰ بن حفاف جرمی ہیں، تابعی ہیں۔ یہ حضرت عبد اللہ بن مسعود اور معمر بن یزید کے شاگرد ہیں۔ ان سے ایک جماعت نے روایت کی، جو میری ہمارے کانٹہ ہے، حطآن میں حادثہ ہوا کہ سورج اور طار مہلہ مشروب ہے آخر میں نون سے اخفاف میں خاں جو مضموم

۱۳۷۔ ابو جعفر :- یہ ابو جعفر میں ایک قول کے مطابق انصاری اور دوسرے قول کے مطابق کنانی ہیں، ان کے نام کے بارہ میں اختلاف ہے۔ بعض نے ان کا نام حبیب سبار کا بیٹا بتلایا اور دوسرے لوگوں نے اس کے علاوہ اور نام بھی ذکر کیے ہیں۔ ان کو حضور سے شرف صحبت حاصل ہے ان کا شمار شاہیوں میں کیا جاتا ہے۔

۱۳۸۔ ابو الجعد :- یہ ابو جعد ضمیری ہیں، یہی ان کا نام ہے۔ اور یہی ان کی کنیت ہے اور بعض نے کہا کہ ان کا نام وئیب ہے ان سے روایت حدیث عبیدہ بن سعید نے کی ہے۔ عبیدہ عین کے زہر اور بار کے زیر کے ساتھ پڑھا جاتا ہے۔

۱۳۹۔ ابو جندل :- یہ ابو جندل سہیل بن عمرو قرشی عامری کے صاحبزادہ ہیں، مکہ معظمہ میں اسلام لائے۔ واقعہ حدیبیہ میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹریاں پہنے ہوئے بیٹریوں میں چل کر حاضر ہوئے۔ یہ بیٹریاں ان کے باپ نے اسلام لانے کی وجہ سے ان کو پہنا دیں تھیں، ان کا تذکرہ غزوہ حدیبیہ کے سلسلے میں آیا ہے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں وفات پائی۔

۱۴۰۔ ابو جہم :- ان کا نام عامر ہے۔ یہ حدیفہ عدوی قرشی کے بیٹے ہیں۔ یہ اپنی کنیت کے ساتھ مشہور ہیں۔ یہ وہ صحابی ہیں جن کی انجانیہ (چادر) کو آنحضور نے نماز کے لئے طلب فرمایا تھا۔

۱۴۱۔ ابو جہر :- یہ ابو جہر جابر سلیم کے بیٹے ہیں یہ بنو تمیم میں سے ہیں بصرہ میں تشریف لائے اور ان کی حدیث بھی بصریوں میں منقول ہے۔ یہ بہت کم حدیث نقل کرنے والوں میں سے ہیں۔ ان سے زیادہ روایت مروی نہیں ہیں، یہ جسری عجم کے پیش را کے زیر اور یاد کے تشدید کے ساتھ ہے۔

۱۴۲۔ ابو جمیل :- ان کا ذکر کتاب الزکاة میں آیا ہے۔ ان کا نام معلوم ہو سکا۔

اور پہلی فاء غیر مشدود ہے اور حم میں جیم پر زبر اور راء مہملہ ساکن ہے۔

۱۳۷۔ ابوالخوزار :- ان کا نام اوس بن عبداللہ ازدی ہے بصرہ کے رہنے والوں میں سے ہیں تابعی ہیں۔ ان کی احادیث مشہور ہیں، حضرت عائشہ صدیقہ اور عبداللہ ابن عباس اور عبداللہ ابن عمر سے انہوں نے احادیث کو سنا ہے اور ان سے عمر بن مالک اور دوسرے حضرات نے روایت کی ہے۔ سند میں یہ شہید کر دیئے گئے۔

۱۳۸۔ جبرائیل بن معاذ :- یہ جزیر معاویہ کی بیٹی ہیں ان سے بکالت نے روایت حدیث کی ہے۔ ان کا تذکرہ مجوس سے ویت لینے کے بارہ میں آتا ہے۔ جبرائیل کے زہرا و زرارہ کے سکواہ کے ساتھ ہے آخر میں ہمزہ ہے اور یہی صحیح ہے۔ اہل لغت بھی اسی طرح روایت کرتے ہیں اور اہل حدیث جیم کے کسرہ زار کے سکون اور آخر میں یاء جس کے مجھے دو نقطے ہوتے ہیں اس طرح سے ضبط کرتے ہیں وارقظنی کی بھی یہی رائے ہے اور عبدالغنی نے جیم کے فتح اور زار کے کسرہ اور آخر میں یائے تختانی کے ساتھ ضبط کیا ہے۔

۱۳۹۔ جمیع بن عکیر :- یہ جمیع بن عکیر تھیں۔ کوفہ کے رہنے والوں میں سے ہیں بخاری نے اسی طرح بیان فرمایا ہے۔ حضرت عمر اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہما سے حدیث کو سنا ہے اور علا ابن صالح اور صدق بن مشن نے ان احادیث کو روایت کیا ہے۔

۱۴۰۔ ابن جریج :- ان کا نام عبداللک ہے یہ عبدالعزیز بن جریج کے بیٹے ہیں۔ مکہ کے رہنے والے ہیں۔ مشہور فقیہ ہیں۔ پایہ کے علماء میں سے ہیں۔ انہوں نے حضرت مجاہد ابن ابی ملیکہ اور عطاء سے حدیث کو سنا ہے اور ان سے

اور ان سے ایک جماعت نے روایت حدیث کی ہے۔ ابن عیینہ نے کہا کہ میں نے ابن جریج سے سنا وہ فرماتے تھے کہ مسلم حدیث کو جس طرح اور جس مشقت سے میں نے جمع کیا ہے کسی دوسرے نے نہیں جمع کیا سند میں وفات پائی۔

۱۴۱۔ جبرائیل بن نصیر :- یہ جبرائیل بن نصیر تھیں انہوں نے زمانہ جاہلیت اور اسلام دونوں کو پایا ہے۔ یہ شامی علماء میں سے ہیں

اعتبار کے عالم میں اور اس کی حدیث شامیوں میں مشہور ہے سند میں شام میں وفات پائی۔ حضرت ابوالدرداء اور حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں اور ان سے بھی ایک جماعت نے روایت حدیث کی ہے۔ نصیر نون کے پیش اور فاکہ فتح اور یائے تختانی کے سکون کے ساتھ ہے آخر میں اس کے راہ ہے۔

۱۴۲۔ ابو جریج :- اس کا نام عمرو بن بشام ہے۔ جو مغیرہ غزوہ کے بیٹے ہیں، مشہور کافر ہے۔ اس کی کنیت ابوالحکم تھی۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی کنیت ابو جریج رکھی اب اس کی یہی کنیت غالب اور مشہور ہو گئی

صحابی عورتیں

۱۴۳۔ جویریہ ام المومنین :- یہ جویریہ حارث کی بیٹی ہیں۔ ازواج مطہرات میں ہیں ان کو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ مریس میں قید کیا تھا اسی غزوہ کو غزوہ بنی المصطلق کہتے ہیں جو شہدہ میں ہوا یہ ثابت بن قیس کو ملیں تو ان کو مکاتب بنا دیا تھا آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بدل کتاب کو ادا فرمایا اور اسکے بعد ان کو آزاد کر کے اپنی زوجیت کے شرف سے ان کو نوازا۔ ان کا نام بردہ تھا آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بجائے جویریہ نام رکھ دیا۔ یہ سید الاولیاء شہدہ میں وفات پائی اور ان کی عمر بیسٹھ سال ہوئی حضرت ابن عباس اور حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت جابر رضی اللہ عنہم ان سے احادیث روایت کرتے ہیں۔

۱۴۴۔ جدامہ :- یہ جدامہ اُسَیدیہ دہمب کی بیٹی ہیں مکہ میں اسلام لائیں اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی اور اپنی قوم کے پاس سے ہجرت کر گئیں۔ حضرت عائشہ نے ان سے روایت حدیث کی ہے جدامہ جیم کے پیش اور وال مہملہ کے ساتھ ہے اور بعض نے ذال منقوطہ کے ساتھ کہا ہے، حافظ وارقظنی کہتے ہیں کہ یہ تصحیف ہے (یعنی اصل حرف وال ہے جسکو ذال سے بدل دیا گیا۔)

صحابہ

۱۴۵۔ حمزہ بن عبدالمطلب :- یہ حضرت حمزہ

روز بعد سترہ یا سترہ میں پیش آیا۔

۱۳۸۔ حسین بن علی :- یہ حضرت حسن علی بن ابی طالب کے صاحبزادہ ہیں ان کی کنیت ابو محمد ہے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسے ہیں اور آپ کے روحانی پھول ہیں، جنت کے تمام جوانوں کے سردار ہیں۔ رمضان المبارک پندرہویں تاریخ کو سترہ میں پیدا ہوئے یہ قول ان تمام اقوال میں جو حضرت حسن کی ولادت کے بارہ میں لکھے گئے ہیں زیادہ صحیح ہے ان کی وفات سترہ میں ہوئی، بعض نے سترہ اور بعض نے سترہ کہا ہے اور بعض نے سترہ بھی کہا ہے۔ جنت البقیع میں دفن کئے گئے ان کے بیٹے حسین بن حسن اور حضرت ابو ہریرہ اور بڑی جماعت نے روایت کیا ہے اور جب کہ ان کے والد بزرگوار حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو ذہن میں شہید کر دیے گئے تو لوگوں نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت علی الموت کی یہ بیعت کرنے والے لوگ چالیس ہزار سے زیادہ تھے اور حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ کے سپرد خلافت کا کام پسند رہا جو جمادی الاولیٰ سترہ میں کیا گیا۔

۱۳۹۔ حسین بن علی :- یہ حسین حضرت علی کے صاحبزادہ ہیں ان کی کنیت ابو عبد اللہ ہے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسے اور شہر نبوت کے پھول ہیں، جنت کے تمام جوانوں کے سردار ہیں۔ ماہ شعبان کی پانچ تاریخ سترہ میں پیدا ہوئے ان کا علوقی بطن فاطمہ رضی اللہ عنہا میں حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی ولادت کے پچاس رات بعد ہو گیا تھا۔ جمعہ کے دن دسویں عرم سترہ کو بلا میں تھے اور کوثر عراق کے دریاں شہید کر دیئے گئے، سان بن انس نخعی نے آپ کو شہید کیا تھا اس کو سان بن ابی سان بھی کہا جاتا ہے۔ بعض نے کہا ہے کہ ان کو شمر بن ذی الجوشن نے شہید کیا تھا اور خولی بن یزید انصاری نے جو قبیلہ حمیر کا ہے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کا سر کاٹا اور اس کو لے کر عبد اللہ بن زیاد کے پاس لایا اور یہ شعر پڑھے

او قدس کافی فضة و ن هبا
انی قتلک الملک الحجا
قتلت خیر الناس امّا و ابّا
و خیر هم ان یفسدوا ففسبا

رضی اللہ عنہ عبد المطلب کے بیٹے ہیں۔ ان کی کنیت ابو عمار ہے۔ یہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ختم چچا میں اور آپ کے رضاعی بھائی بھی ہیں۔ آنحضور کو اور حضرت حمزہ کو ثویبہ نے جو ابولہب کی لونڈی تھیں دودھ پلایا تھا، یہ اللہ کے شہر تھے۔ شروع زمانہ میں ہی لعنت کے دوسرے سال مسلمان ہوئے اور کہا گیا ہے کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم دار ارقم میں گئے پچھٹی سال میں آپ کے اسلام لانے سے اسلام کو بڑی عزت اور عظمت حاصل ہوئی وہ غزوہ بدر میں حاضر ہوئے تھے اور غزوہ احد میں شہید کئے گئے، وحشی بن حرب نے آپ کو قتل کیا تھا، حضرت حمزہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عمر میں چار سال بڑے ہیں، حافظ ابن عبد البر نے فرمایا یہ قول میرے نزدیک صحیح نہیں ہے۔ کیونکہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دودھ شریک ہیں مگر یہ کہ ثویبہ نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت حمزہ کو دو وقتوں میں آگے پیچھے دودھ پلایا ہو۔ اور بعض نے کہا ہے کہ حضرت حمزہ آپ سے دو سال بڑے تھے ان سے حدیث کی روایت حضرت علی عباس زید بن حارثہ رضی اللہ عنہم نے کی ہے، عمارہ عین کے پیش کے ساتھ ہے اور ثویبہ ثناء مثلثہ کی پیش اور داؤ کے زبر اور پائے کھدائی کے سکون اور پائے مودہ کے ساتھ ہے۔

۱۴۰۔ حمزہ بن عمر واسطی :- یہ قبیلہ اسلم کے رہنے والے ہیں اہل حجاز میں ان کا شمار ہوتا ہے، ان سے ایک جماعت نے حدیث کو نقل کیا ہے۔ ان کا سترہ میں انتقال ہوا۔ ان کی عمر اسی سال کی ہوئی۔

۱۴۱۔ خدیفہ بن یمان :- یہ خدیفہ بن یمان ہیں اور یمان کا نام خلیل تصغیر کے ساتھ ہے اور یمان ان کا لقب ہے۔ حضرت خدیفہ کی کنیت ابو عبد اللہ عیسیٰ ہے عین کے فتح اور یاد کے سکون کے ساتھ وہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے رازدار ہیں۔ ان سے حضرت علی بن حضرت عمر بن خطاب حضرت ابو دردار وغیرہ صحابہ اور تابعین نے حدیث کو روایت کیا ہے، شہر مدائن میں ان کی وفات کا واقعہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے چالیس

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی حدیث نہیں سنی۔ حافظ ابن عبد البر فرماتے ہیں کہ میرے نزدیک ان کا سارا ثابت ہے۔

۱۵۲۔ حکم بن عمر وغفاری :- یہ قبیلہ غفارہ کے رہنے والے نہیں بلکہ وہ نعلیہ کی اولاد میں سے ہیں جو غفار بن ثلیل کے بھائی ہیں۔ ثلیل میم کے صفہ اور لام اول فتح کے ساتھ ہے ان کا شمار علمائے بصرہ میں کیا جاتا ہے۔ ان کی وفات مقام مرو میں ہوئی ہوئی اور بعض نے کہا ہے کہ بصرہ میں مسجد میں ہوئی بریدہ اسلمی اور حکم بن عمر وغفاری دونوں مقام مرو میں ایک ہی جگہ دفن کئے گئے ان سے ایک جماعت محدثین نے روایت حدیث کی ہے۔

۱۵۳۔ حنظلہ بن ربیع :- یہ حنظلہ بن ربیع جو تمیم میں سے ہیں ان کو کاتب کہا جاتا ہے کیونکہ انہوں نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے وحی کی کتابت کی بھر وہ مکہ تشریف لے گئے اور وہاں سے قرظیا پہنچکر اقامت گزیر ہو گئے اور حضرت معاذ بن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں انتقال کیا ان سے ابو عثمان نہدی اور یزید بن شحیر روایت کرتے ہیں۔

۱۵۴۔ حاطب بن ابی بلتعہ :- یہ حاطب بن ابی بلتعہ میں ان کے والد ابو بلتعہ کا نام مروی ہے۔ اور بعض نے راشد نامی کہا ہے۔ غزوہ بدر اور غزوہ خندق اور ان دونوں کے درمیان جس قدر غزوات واقع ہوئے ان سب میں شریک ہوئے۔ مسجد میں مدینہ کے اندر وفات پائی۔ ان کی عمر پینسٹھ سال کی ہوئی۔ ان سے ایک جماعت نے روایت حدیث کی ہے۔

۱۵۵۔ حویصہ :- یہ حویصہ مسعود بن کعب انصاری کے بیٹے ہیں اور محیصہ کے بھائی ہیں۔ حویصہ اپنے بھائی محیصہ سے عمر میں بڑے ہیں لیکن اسلام محیصہ کے بعد لائے ہیں غزوہ احد، غزوہ خندق اور ان کے بعد کے غزوات میں شریک رہے ہیں۔ محمد بن سہیل وغیرہ محدثین نے ان سے روایت حدیث کی ہے۔ حویصہ حاکم پیش واک کے زبیر لائے تھائی مشد و مسکور اور صادمہلہ کے ساتھ ہے۔

۱۵۶۔ حیدش بن خالد :- یہ حیدش بن خالد خزاعی ہیں فتح

میری اور ثقی کو چاندی اور سونے سے بھر دے اس لئے کہ میں نے ایک ایسے بادشاہ کو قتل کیا ہے جو کسی سے ملنے والا نہیں تھا۔ میں نے ایسے شخص کو قتل کیا ہے جو ماں باپ دونوں کی طرف سے تمام لوگوں میں بہتر ہے اور حبیب لوگ نسب بیان کریں تو وہ تمام لوگوں میں بہتر ہے۔

بعض نے بیان کیا ہے کہ حضرت حسین کے ساتھ غمر نے ان کی اولاد اور بھائی اور اہل بیت میں سے تینس آدمیوں کو قتل کیا ان سے ابو ہریرہؓ کے بیٹے علی بن العابدین اور فاطمہ اور سکینہؓ آپ کی دونوں صاحبزویاں روایت کرتی ہیں اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی عمر قتل کے دن اٹھاون برس کی تھی اور اللہ تعالیٰ کا فیصلہ ملاحظہ فرمائیے کہ عبد اللہ بن زیاد بھی عاشورہ کے دن مسجد میں قتل کیا گیا اس کو ابواسمیر بن مالک اختر نخعی نے میدان جنگ میں قتل کیا اور اس کے سر کو مختار کے پاس بھیجا اور مختار نے عبد اللہ بن زبیر کے پاس دیا کیا اور عبد اللہ بن زبیر نے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے عیسیٰ بن حسین کی خدمت میں پیش کیا۔ خوبی خادموں کے فتح واک کے جزم لام کے زبر اور یائے تھائی کے تشدید کے ساتھ ہے اور سکینہ سین کے پیش کاف کے زبر یائے تھائی کے سکون اور نون کے ساتھ ہے۔

۱۵۰۔ حسان بن ثابت :- ان کی کنیت ابو الولید انصاری خزرجی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار کے شاعر ہیں اور یہ بہادر اور جوان مرد شعر آدمی سے ہیں۔ ابو عبیدہ نے کہا ہے کہ تمام عرب کا اتفاق ہے کہ حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ تمام گاؤں کے بہترین شعراء میں سے ہیں ان سے حضرت عمر بن خطاب اور ابو ہریرہؓ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے روایت حدیث کی ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے خلافت کے زمانہ میں مسجد سے پہلے وفات پائی اور بعض نے بتلایا ہے کہ مسجد میں اور ان کی عمر ایک سو بیس سال کی ہوئی ساتھ سال جاہلیت کے دور میں زندہ رہے اور ساتھ ہی سال اسلام کے اندر۔

۱۵۱۔ حکم بن سفیان :- یہ حکم بن سفیان ثقفی ہیں اور ان کو سفیان بن حکم بھی کہا جاتا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ انہوں نے

مکہ کے دن شہید ہو گئے۔ حضرت خالد بن ولید کے ساتھ تھے ان سے ان کے بیٹے ہشام نے روایت حدیث کی ہے۔ جیش حارہ کے پیش۔ باموحدہ کے زیر پائے تختانی کے سکون اور شہین معمر کے ساتھ ہے۔

۱۵۷۔ حبیب بن مسلمہ :- یہ حبیب مسلمہ قریشی فہری کے بیٹے ہیں۔ فہری فہر کے کسرہ کے ساتھ ہے ان کو حبیب الروم کہا جاتا تھا، اس لئے انہوں نے رومیوں کے ساتھ بہت زیادہ قتل و قتل کیا ہے۔ یہ فاضل مشہاب الدلوالت ہوئے جن شام میں ستم میں وفات پائی ان سے ابن ملیک اور دیگر حضرات محدثین نے روایت کی ہے۔

۱۵۸۔ حکیم بن حزام :- یہ حکیم بن حزام میں ان کی کنیت ابو خالد قریشی اسدی ہے۔ یہ ام المؤمنین حضرت عذیبہ رضی اللہ عنہا کے بھتیجے میں واقعہ قبل سے ۱۲ سال قبل کعبہ میں پیدا ہوئے ہیں۔ جاہلیت اور اسلام دونوں دور میں اس کی عزت کی گئی ہے، ان کا اسلام لانا فتح مکہ تک مؤخر ہوا، ستم میں اپنے مکان کے اندر مدینہ میں وفات پائی ان کی عمر ایک سو بیس سال کی ہوئی ساتھ سال جاہلیت میں گزرے اور ساتھ سال زمانہ اسلام میں زندگی پائی یہ بڑے زبردست فاضل متقی صحابہ میں سے تھے۔ ان کا اسلام بہت اچھا (مخلصانہ) تھا حالانکہ یہ ابتدا میں مولفۃ القلوب میں سے تھے، زمانہ جاہلیت میں سو غلاموں کو آزاد کیا اور سواوٹ سواری گئے لئے بخشے۔ ان سے ایک جماعت نے روایت حدیث کی ہے۔

۱۵۹۔ حکیم بن معاویہ :- یہ قبیلہ فہر کے رہنے والے ہیں امام بخاری نے فرمایا کہ ان کے صحابی ہونے میں کلام ہے ان سے ان کے بھتیجے معاویہ بن حکم اور قتادہ نے روایت حدیث کی ہے۔

۱۶۰۔ حصین بن وحوح :- یہ حصین بن وحوح انصاری ہیں ان کی حدیث مدینہ والوں میں مشہور ہے کہا جاتا ہے کہ ان کو بہت تکیہیں پہنچا کر قتل کیا گیا۔

۱۶۱۔ حبشی بن جنادہ :- یہ حبشی بن جنادہ میں جنہوں نے آنحضور کو حجۃ الوداع میں دیکھا اور ان کو شرف صحبت حاصل ہوا۔ ان کا شمار کوفہ والوں میں کیا جاتا ہے ان سے ایک جماعت نے

حدیث کو نقل کیا ہے۔

۱۶۲۔ حجاج بن عمر :- یہ حجاج بن عمرو انصاری مازنی ہیں، ان کا شمار مدینہ والوں میں کیا جاتا ہے، ان کی حدیث حجازیوں کے یہاں سرج ہے، ان سے بہت لوگوں نے روایت کی ہے۔

۱۶۳۔ حارث بن سراقہ :- یہ حارث سراقہ انصاری کے بیٹے ہیں اور رجب ان کی والدہ ہیں اور وہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی بھوپھی ہیں۔ غزوہ بدر میں حاضر ہوئے اور اسی میں شہید ہوئے اور یہ پہلے شخص ہیں جو انصار میں سے اس دن شہید ہوئے اور صحیح بخاری میں ہے کہ ان کی والدہ کا نام ریمہ ہے اور وہ نام جو اسماء صحابہ میں ذکر کیا جاتا ہے وہ ریمہ راکہ پیش اور پائے موحده کے فتح اور پائے تختانی کے کسرہ اور تشدید کے ساتھ مستقل ہے۔

۱۶۴۔ حارث بن عمرو :- یہ حارث بن عمرو خزاعی حبیب اللہ بن عمر بن خطاب کے ماں شریک بھائی ہیں ان کا شمار کوفہ میں کیا جاتا ہے۔ ان سے ابو اسحاق سلیمی زہری کے زیر اور پائے موحده کے کسرہ کے ساتھ نے روایت حدیث کی ہے۔

۱۶۵۔ حارث بن نعمان :- یہ حارث بن نعمان غزوہ بدر میں حاضر ہوئے میں بلکہ تمام غزوات میں بہ شریک ہوئے ہیں۔ فضلاء صحابہ میں ان کا شمار کیا جاتا ہے باب البر والصلہ میں ان کا تذکرہ آتا ہے نقل کیا گیا ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ میں ایک دفعہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ تشریف فرما تھے اور ان کے پاس جبریل علیہ السلام موجود تھے۔ میں سلام کر کے آگے نکل گیا جب میں واپس ہوا اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی وہاں سے لوٹے تو آپ نے مجھ سے فرمایا کیا تم نے ان کو دیکھا تھا جو میرے پاس بیٹھے تھے۔ میں نے عرض کیا جی ہاں۔ آپ نے فرمایا وہ جبریل علیہ السلام تھے اور تمہارے سلام کا انہوں نے جواب دیا تھا، ان کی بیانی جاتی رہی تھی۔

۱۶۶۔ حارث بن حارث :- یہ حارث بن حارث اشجری ہیں۔ یہ علماء شام میں شمار کئے جاتے ہیں ان سے احادیث کو

ابو اسلام ہشتی وغیرہ نے روایت کیا ہے۔

۱۶۷۔ حارث بن ہشام ۱۔ یہ حارث بن ہشام غزوہ میں ابو جہل بن ہشام کے بھائی ہیں یہ اہل حجاز میں شمار کئے جاتے ہیں، اشرف قریش میں سے مانے جاتے ہیں۔ فتح مکہ کے دن ایمان لائے۔ ان کے لئے اُمّ ایمن بنت ابی طالب نے اس چادر کو آنکھوں پر ڈال دیا اور علیہ وسلم نے ان کو امن دے دیا تھا، پھر یہ شام کی طرف چلے گئے اور شام میں جنگ یرموک میں شہید ہوئے اور آنکھوں پر آنکھوں پر ڈال دیا۔ علیہ وسلم نے ان کو سوانٹ عطا فرمائے جس طرح کہ دوسرے شولفہ القلوب صحابہ کو دئے گئے، یہ بھی شولفہ القلوب میں سے تھے۔ پھر ان کا اسلام و ایمان کامل ہو گیا۔ یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں جہاد کے لئے ملک شام کو روانہ ہوئے اس وقت مکہ والے ان کے فراق میں رو رہے تھے اس پر انہوں نے فرمایا کہ یہ میرا سفر اللہ کے لئے ہے جہاں تک قیام کا تعلق ہے میں تم پر کسی دوسرے لوگوں کو ترجیح نہیں دیتا۔ پھر برابر شام میں مقابلہ کرتے رہے یہاں تک کہ وفات پائی۔

۱۶۸۔ حارث بن کلدہ ۱۔ یہ حارث بن کلدہ تھقی حبیب ہر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ ہیں ان کا ذکر کتاب الاطعمہ میں آتا ہے، ان کے تذکرہ کو ابی مندہ اور ابی الاثیر اور ان دونوں کے علاوہ محدثین اسلئے صحابہ میں لائے ہیں اور حافظ ابن عبد البر نے حارث بن کلدہ کے بیٹے صحابی کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ ان کا باپ حارث بن کلدہ اسلام کے ابتدائی زمانہ میں فوت ہو گیا اس کا اسلام لانا ثابت نہیں ہے کلدہ میں کاف پر زبر لام پر خزم اور وال مہملہ ہے۔

۱۶۹۔ ابو جہشہ ۱۔ یہ ابو جہشہ ثابت بن نعمان انصاری بدری ہیں ان کی کنیت اور نام میں بہت زیادہ اختلاف ہوا ہے۔ ابن اسحاق نے ان کا تذکرہ ان حضرات میں کیا ہے جو غزوہ بدر میں شریک ہوئے ہیں اور ان کو کنیت کے ساتھ ذکر کیا ہے اور ان کا نام انہوں نے نہیں ذکر کیا۔ جتہ ہائے مٹھی کے زبر اور ہائے موحده کی تشدید کے ساتھ ہے اور بعض نے بجائے باء کے نون بیان کیا ہے اور بعض نے یاء تختانی کے ساتھ بتلایا ہے لیکن اول صورت زیادہ مستعمل ہے جنگ احد میں یہ شہید ہوئے ہیں۔

۱۷۰۔ ابو جہشہ ۲۔ یہ ابو جہشہ عبد الرحمن سعد انصاری

غزوہ بدر میں ساعدی کے بیٹے ہیں ان کی کنیت زیادہ مشہور ہے ان سے ایک جماعت نے روایت حدیث کی ہے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے آخر دور خلافت میں انہوں نے انتقال فرمایا۔

۱۷۱۔ ابو حذیفہ ۱۔ یہ ابو حذیفہ عقبہ بن ربیعہ کے بیٹے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ ان کا نام ہشتم ہے اور بعض نے کہا ہے کہ ہشتم ہے اور بعض نے ہاشم بتلایا ہے ان کا شمار فضلاء صحابہ میں ہے یہ غزوہ احد اور غزوہ بدر اور تمام غزوات میں شریک ہوئے ہیں اور جنگ ہما میں شہید ہوئے اس وقت ان کی عمر تیرہ برس کی تھی

۱۷۲۔ ابو حنظلیہ ۱۔ ان کا نام سہل ہے یہ عبداللہ حنظلیہ کے بیٹے ہیں یہ حنظلیہ ان کی پردادی میں اور یہ پردادی کے نام سے منسوب ہو کر مشہور ہوئے۔

تابعین

۱۷۳۔ حارث بن سیدہ ۱۔ یہ حارث بن سیدہ تمیمی کے بیٹے کہا تا تابعین اور محدثین کے نزدیک قابل اعتماد ہیں انہوں نے عبداللہ بن مسعود سے روایت حدیث کی اور ان سے ابراہیم تیمیمی نے عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے آخر دور میں انہوں نے وفات پائی۔

۱۷۴۔ حارث بن مسلم ۱۔ یہ حارث بن مسلم ہنوتیم میں سے ہیں ان کی حدیث شامیوں میں مشہور ہے ان سے عبدالرحمن بن حسان نے روایت حدیث کی ہے۔

۱۷۵۔ حارث بن اسلم ۱۔ یہ حارث عبداللہ الحمد حارثی ہمدانی کے بیٹے ہیں حضرت علی بن ابی طالب کے مشہور اصحاب میں سے ہیں کہا جاتا ہے کہ انہوں نے ان سے چار حدیثیں بھی سنی ہیں اور حضرت ابن مسعود سے بھی انہوں نے روایت حدیث کی ہے اور ان سے عمرو بن مژدہ اور امام شعبی نے روایت کی ہے۔ امام نسائی وغیرہ نے ان کے بارہ میں کہا ہے کہ یہ قوی نہیں ہیں اور ابن ابی داؤد نے کہا ہے کہ یہ لوگوں میں سب سے بڑے فقیہ اور علم فرائض کے بڑے ماہر اور سب سے بڑے مقبولیت کا حامل تھے دسے تھے کو فہم شام میں انتقال فرمایا۔

۱۷۶۔ حارث بن شہاب ۱۔ یہ حارث شہاب صحری کے بیٹے

اپنے باپ سے حدیث کو روایت کیا ہے اور ان سے ان کے بیٹے بہر جبریر کی حدیث کو سنا ہے۔

۱۸۵۔ حکیم بن ارم۔ یہ حکیم بن ارم میں البقیع سے اور صن سے روایت کی ہے ان سے عوف اور حماد بن سلمہ نے یہ حدیث میں بہت کچھ مانے جاتے ہیں۔

۱۸۵۔ حکیم بن ظہیر۔ یہ حکیم بن ظہیر کی حدیث میں انہوں نے حضرت علقمہ بن مرثدہ اور زید بن رفیع سے روایت کی ہے اور ان سے محمد بن صباح دولاہی نے بخاری نے فرمایا کہ محدثین کے یہاں متروک ہیں۔

۱۸۶۔ حرام بن سعید۔ یہ حرام بن سعید کے بیٹے ہیں۔ ان کی کنیت البقیع النضاری حارثی ہے۔ تابعی ہیں انہوں نے اپنے باپ اور برادر ابن عازب سے روایت حدیث کی ہے اور ان سے ابن خباب نہری نے۔ ان کی وفات ۱۱۰ھ میں ہوئی۔ ان کی عمر ۷۰ سال کی ہوئی۔ حرام بن سعید حلال کی ہے۔

۱۸۷۔ حماد بن سلمہ۔ یہ حماد بن سلمہ کے بیٹے ہیں ان کی کنیت ابو سلمة الربیع ہے یہ ربیعہ بن مالک کے آزاد کردہ ہیں اور حمید طویل کے بھانجے ہیں۔ بصرہ کے مشہور علماء میں سے ہیں اور وہاں کے اکابر میں ان کا شمار ہوتا ہے ان سے بہت زیادہ احادیث مروی ہیں، انہوں نے بہت لوگوں سے روایات کی ہیں اور یہ سنت اور عبادت میں مشہور ہیں۔ ۱۱۰ھ میں وفات پائی۔ حضرت ثابت اور حمید طویل اور قتادہ سے انہوں نے حدیث سنی اور ان سے یحییٰ بن سعید اور ابن مبارک اور دیگر نے روایت کیا ہے۔

۱۸۸۔ حماد بن زید۔ یہ حماد بن زید ازدی ہیں۔ یہ محدثین کے نزدیک قابل اعتماد علماء میں سے ہیں۔ ثابت بنانی اور دیگر حضرات سے انہوں نے روایت حدیث کی ہے اور ان سے عبد اللہ بن مبارک اور یحییٰ بن سعید نے روایت کی ہے یہ سیوطی بن عبد الملک کے زمانے میں پیدا ہوئے ۱۹۹ھ میں وفات پائی اور یہ نابینا تھے۔

۱۸۹۔ حماد بن ابی سلیمان۔ یہ حماد ابو سلیمان کے بیٹے ہیں ابو سلیمان کا نام مسلم اشعری ہے ابراہیم بن ابی موسیٰ

میں ابو اسحق اور عاصم بن یزید سے انہوں نے روایت حدیث کی ہے اور ان سے طاوت اور عیشی نے اور بہت لوگوں نے ان کو ضعیف کہا ہے۔

۱۹۰۔ حارث بن وحید۔ یہ حارث بن وحید راسی کے بیٹے ہیں انہوں نے حدیث مالک بن دینار سے روایت کی ہے اور ان سے مقدمی اور نصر بن علی نے اور کچھ لوگوں نے ان کو ضعیف کہا ہے۔

۱۹۱۔ حارث بن مضرب۔ یہ حارث بن مضرب عبدی کوئی کے بیٹے ہیں مشہور تابعی ہیں حضرت علی اور حضرت ابن مسعود وغیرہ ہمارے سماعت حدیث کی ہے ان کی حدیث اہل کوفہ کے یہاں ہے۔

۱۹۲۔ حارث بن ابی الرجال۔ یہ حارث بن ابی الرجال میں جنہوں نے اپنے والد ابو الرجال سے اور ابی داری عمرہ سے روایت حدیث کی ہے اور ان سے ابن نمیر اور یعلیٰ نے روایت کی۔ کچھ لوگوں نے ان کو ضعیف کہا ہے۔

۱۹۳۔ حفص بن عاصم۔ یہ حفص بن عاصم بن عمر بن خطاب قرشی عدوی ہیں محدثین کے یہاں ثقہ ہیں اجماعاً۔ اجلہ تابعین میں سے ہیں بہت زیادہ احادیث کو نقل کرنے والے ہیں حضرت عبد اللہ بن عمر سے احادیث کو سنا ہے۔

۱۹۴۔ حفص بن سلیمان۔ یہ حفص سلیمان کے بیٹے ہیں ان کی کنیت ابو عمر واسدی ہے۔ بنو اسد کے آزاد کردہ ہیں علقمہ بن مرثدہ اور قیس بن مسلم سے انہوں نے احادیث نقل کی ہیں اور ان سے ایک جماعت نے، یہ قرآن میں قابل اعتماد ہیں حدیث میں نہیں امام بخاری نے فرمایا کہ محدثین کے یہاں یہ متروک الحدیث ہیں ۱۱۰ھ میں انہوں نے وفات پائی ان کی عمر نوے برس کی ہوئی۔

۱۹۵۔ حش بن عبد اللہ۔ یہ حش بن عبد اللہ سبائی کے بیٹے ہیں بعض نے یہ کہا ہے کہ یہ کوفہ میں حضرت علی کے ساتھ تھے اور حضرت علی کی شہادت کے بعد مصر میں چلے گئے ۱۱۰ھ میں وفات پائی۔

۱۹۶۔ حکیم بن معاویہ۔ یہ حکیم معاویہ قشیری کے بیٹے اور اعرابی میں نقل حدیث میں اچھے سمجھے جاتے ہیں انہوں نے

اشعری کے آزاد کردہ ہیں۔ یہ کوئی میں ان ماضی تابعین میں کیا جاتا ہے ایک جماعت سے انہوں نے حدیث کو سنا ہے اور ان سے شعبہ اور سفیان ثوری وغیرہ نے روایت کی ہے اپنے زمانہ کے سب سے بڑے عالم ہوئے ہیں ابراہیم بن محمد بن ابی ان کی ملاقات ہوئی ہے کہا جاتا ہے کہ ان کی وفات ۱۲۸ھ میں ہوئی۔

۱۹۰۔ حماد بن ابی حمید :- یہ حماد بن ابو حمید مدنی ہیں۔ زید بن اسلم وغیرہ سے روایت کرتے ہیں اور ان سے شعبہ نے روایت کی ہے اور کچھ لوگوں نے ان کی روایت کو ضعیف کہا ہے۔

۱۹۱۔ حمید بن عبد الرحمن :- یہ حمید بن عبد الرحمن کے بیٹے عوف زہری قرطبی مدنی کے پوتے ہیں یہ کبار تابعین سے ہیں ۱۲۵ھ میں وفات پائی ان کی عمر تیرہ سال کی ہوئی۔

۱۹۲۔ حمید بن عبد الرحمن :- یہ حمید بن عبد الرحمن حمیری بصری ہیں۔ بصری کے آئمہ اور ثقات علماء میں سے ہیں۔ جلیل القدر محدث تالیف میں سے ہیں حضرت ابو ہریرہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت حدیث کرتے ہیں۔

۱۹۳۔ حسن بصری :- یہ حسن بصری الوالحسن کے بیٹے ہیں، ان کی کنیت ابو سعید ہے زید بن ثابت کے آزاد کردہ ہیں باپ کا نام یسار ہے یہ یسان کی قیدیوں کے نسل سے ہیں یسار کو ربیع بنت نصر نے آزاد کیا تھا، یہ حسن جب کہ خلافت عمر بن خطاب کے دو سال باقی تھے مدینہ میں پیدا ہوئے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے ہاتھ سے ان کی تکفیک کی (بھور منہ میں چبا کر بچہ کے نالو سے لگانا) ان کی والدہ ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت کرتی تھیں بسا اوقات ان کی والدہ کہیں چلی جاتی تھیں تو ان حسن بصری کو ہلانے کے لئے ام المؤمنین ام سلمہ اپنی چھاتی ان کو دے دیتی تھیں، یہاں تک کہ ان کی والدہ لوٹ آئیں تو پستان میں دو وہ بھر آتا تھا اور یہ حسن بصری اس کو پی لیا کرتے تھے لوگ کہتے ہیں کہیں علم و حکمت پر حضرت حسن بصری پہنچے یہ اسی کا طفیل ہے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعدہ بصرہ چلے آئے انہوں نے حضرت عثمان

رضی اللہ عنہ کو دیکھا اور کہا کیا ہے کہ یہ حضرت علی سے بھی مدینہ میں ملے ہیں لیکن بصرہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ملاقات کرنا صحیح نہیں ہے اس لئے کہ حضرت حسن بصری جس وقت بصرہ کو جا رہے تھے تو وادی قرطی ہی میں تھے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ اسی وقت بصرہ میں تشریف لائے تھے۔ انہوں نے ابو موسیٰ اشعری اس بن مالک، ابن عباس اور ان کے علاوہ بھی دوسرے حضرات صحابہ سے روایت کی ہے ورائی سے یعنی ایک بڑی جماعت تابعین اور تبع تابعین نے روایات کی ہیں وہ اپنے زمانے میں علم و فن زہد و تقویٰ عبادت و رعب کے امام تھے، رجب ۱۲۵ھ میں ایک سو دس میں وفات پائی۔

۱۹۴۔ حسن بن علی بن راشد :- یہ حسن بن علی بن راشد واسطی کے بیٹے ہیں انہوں نے ابوالاحوص اور شمیم نے روایت کی ہے اور ان سے امام ابو داؤد امام نسائی رحمہما اللہ نے روایات کی ہیں، یہ آئمہ حدیث کے یہاں بڑے صادق ہیں ۱۲۵ھ میں وفات پائی۔

۱۹۵۔ حسن بن علی ہاشمی :- یہ حسن بن علی ہاشمی کے بیٹے ہیں۔ انہوں نے اعرج سے روایت کی ہے اور ان حسن سے مسلم قتیبہ نے امام بخاری نے فرمایا یہ منکر الحدیث ہیں۔

۱۹۶۔ حسن بن جعفر :- یہ حسن بن جعفر جعفری کے بیٹے ہیں۔ حضرت نافع اور ابن زبیر سے حدیث نقل کرتے ہیں اور ان سے ابن مہدی وغیرہ نے حدیث کو روایت کیا ہے۔ لوگوں نے ان کی حدیث کو ضعیف کہا ہے اور یہ بڑے صلح علماء میں سے تھے ۱۲۵ھ میں وفات پائی۔

۱۹۷۔ حنظلہ بن قیس زرقی :- یہ حنظلہ بن قیس زرقی انصاری کے بیٹے ہیں۔ ثقات اہل مدینہ اور وہاں کے تابعین میں سے ہیں انہوں نے نافع بن خدیج وغیرہ سے حدیث کو سنا ہے اور ان سے یحییٰ بن سعید وغیرہ نے روایات کی ہیں۔

۱۹۸۔ حبیب بن سالم :- یہ حبیب بن سالم مولیٰ نعمان بن بشیر کے بیٹے ہیں۔ ان کو نعمان نے مکاتیب بنادیا تھا محمد بن منقر وغیرہ ان سے روایت حدیث کرتے ہیں۔

۱۹۹۔ حرب بن عبید اللہ :- یہ حرب بن عبید اللہ ثقفی کے بیٹے

سابقہ ہے ان کا نام حلیفہ رقاشی ہے۔ انہوں نے اپنے چچا سے ایک حدیث باب النصب میں الا لا تظلموا الا لا یحکم مال امرء الا بطیب نفس منہ موجود ہے۔

۲۰۵۔ ابن حزم ۱۔ کنیت ابو بکر ہے۔ یہ محمد بن عمرو بن خرم کے بیٹے ہیں۔ ابو حنیفہ اور ابن عباس سے حدیث کی روایت کرتے ہیں اور ان سے ابن شہاب زہری روایت کرتے ہیں۔

صحابی عورتیں

۲۰۶۔ حفصہ بنت عمر ۱۔ یہ اُمّ المؤمنین حضرت حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی ہیں اور ان کا والدہ زینب میں جو مطلقون کی بیٹی ہیں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے یہ حفصہ خنیس بن حذافہ سہمی کی بیوی تھیں اور خنیس کے ہمراہ ہجرت کر گئیں تھیں لیکن خنیس کا انتقال غزوہ بدر کے بعد ہو گیا، جب ان کے زوج خنیس وفات پا گئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کے رشتہ کا تذکرہ حضرت ابو بکر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہما سے کیا لیکن ان دونوں میں سے کسی نے قبول کرنے کی جرات نہ کی، پھر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ رشتہ منظور فرمایا اور نکاح میں سے آئے، یہ واقعہ سترہ کا ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ایک طلاق دے دی تھی لیکن جب آپ پر وحی نازل ہوئی کہ حفصہ سے رجوع کر لو کیونکہ وہ روزہ بہت کھتی ہیں، ارات کو عبادت کرنے والی ہیں اور وہ جنت میں بھی آپ کی زوجہ رہیں گی تو آپ نے حضرت حفصہ سے رجوع کر لیا۔ صحابہ اور تابعین کی ایک جماعت نے ان سے روایت حدیث کی ہے، ان کی وفات شعبان ستائیس میں ہوئی، جب کہ ان کی عمر ساٹھ سال کی تھی۔

۲۰۷۔ حلیمہ ۱۔ یہ حلیمہ ابو ذؤبہ کی بیٹی ہیں، انہوں نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ثویبہ کے بعد جو ابو لہب کی بیٹی ہیں دو روزہ چلایا ہے، حلیمہ کا وہ بچہ جس کے دو روزہ سے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پرورش کی گئی ہے وہ عبد اللہ بن حارث ہے اور عبد اللہ کی بہن جو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو گود میں کھلایا کرتی تھیں ان کا نام شمار ہے، حلیمہ نے آنحضور کو آپ کی والدہ

میں ان کے نام اور ان کی حدیث میں اختلاف واقع ہوا ہے۔ ان کی حدیث کو عطاء بن سائب نے نقل کیا ہے اور سند میں ان حرب سے اختلاف پڑ گیا ہے، آپس ایک حدیث کو سفیان عیینہ عطاء سے اور عطاء حرب سے اور حرب اپنے ماموں سے اور ان کے ماموں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اور دوسری سند اس طرح ہے کہ ابو الاحوص عطاء سے اور عطاء حرب سے اور حرب اپنے نانا سے اور ان کے نانا اپنے باپ سے تیسری سند میں حرب نقل کرتے ہیں عطاء سے اور عطاء نقل کرتے ہیں حرب بن ہلال ثقفی سے اور وہ اپنے نانا سے اور امام ابو داؤد کی روایت میں سند اس طرح ہے کہ ابو داؤد حرب اس عیینہ سے اور حرب اپنے نانا سے اور نانا اپنے والد سے اور یہی روایت زیادہ مشہور ہے اور ان کی روایت یہود اور نصاریٰ سے عشرین کے بارے میں مردی ہے۔

۲۰۰۔ حجاج بن حسان ۱۔ یہ حجاج بن حسان ثقفی ہیں بصری میں شمار ہوتے ہیں تابعی ہیں انس مالک وغیرہ صحابہ سے احادیث کو سناتے ہیں اور ان سے یحییٰ بن سعید اور یزید بن ہارون روایت کرتے ہیں۔

۲۰۱۔ حجاج بن حجاج ۱۔ یہ حجاج حجاج اہول السبی کے بیٹے ہیں اور کہا گیا کہ باہلی بصری ہیں انہوں نے مرووق اور قتادہ اور ایک جماعت محدثین سے روایت کی ہے اور ان سے ابراہیم بن طہمان اور یزید بن زریع نے۔ محدثین نے ان کی توثیق کی ہے سترہ میں وفات پائی۔

۲۰۲۔ حجاج بن یوسف ۱۔ یہ حجاج بن یوسف ثقفی ہے، یہ عبد اللک بن مروان کی طرف سے عراق اور خراسان کا گورنر تھا اور اس کے بعد اس کا بیٹا ولید گورنر ہوا، مقابلہ ط میں شوال ستائیس میں وفات پائی۔ اس کی عمر چوں سال کی ہوئی ان کا ذکر مناقب قریش کے باب اور قبائل کے ذکر میں آتا ہے اور اس کی موت کا قصہ عنقریب حرف سین کے ماتحت سعید بن جبیر کے تذکرہ میں آئے گا۔

۲۰۳۔ ابو حنیفہ ۱۔ ان کا نام عمر بن نصر خاتمی ہمدانی ہے حدیث کی روایت حضرت علی ابن ابی طالب سے کرتے ہیں ۲۔ ابو حنیفہ ۱۔ یہ ابو حنیفہ حارث کے ضمہ اور راء کے تشدید کے

ماجدہ کے پاس دو سال و دو ماہ کے بعد لوٹا دیا تھا۔ اور بعض نے کہا ہے کہ پانچ سال کے بعد ان سے عبداللہ بن جعفر روایت کرتے ہیں اور علیمہ کا ذکر باب البر والصلة میں آتا ہے۔

۲۰۸۔ ام حبیبہ ۱۔ یہ ام حبیبہ امیات مومنین میں سے ہیں ان کا نام رملہ ہے ابو سفیان بن مخزوم حبیب کی بیٹی ہیں اور ان کی والدہ صفیہ ہیں جو حضرت ابوالعاص کی بیٹی ہیں اور حضرت عثمان بن عفان کی بہن ہیں۔ ان کے نکاح کے وقت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اور مقام نکاح میں اختلاف واقع ہوا ہے بعض نے کہا ہے کہ ان کا عقد مقام حبشہ میں منع میں ہوا اور نجاشی نے نکاح کرایا اور چار سو دینار مہر بھی نجاشی ملک حبشہ نے دیئے اور بعض نے کہا کہ اس نے چار لاکھ درہم مہر میں اپنے پاس سے ادا کئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عمر بن الخطاب کو لینے کے لئے بھیجا اور یہ ان کو لے کر مدینہ آئے اور اور آپ نے قرینہ مدینہ ہی میں فرمایا۔ بعض نے کہا ہے کہ آپ کا نکاح ام حبیبہ سے حضرت عثمان بن عفان نے کرایا ان کی وفات مدینہ میں مسکنہ میں ہوئی ان سے ایک طری جماعت نے روایت حدیث کی ہے۔

۲۰۹۔ ام حنین ۱۔ یہ ام حنین اسحاق کی بیٹی ہیں اور قبیلہ امس کی ہیں ان سے ان کے بیٹے مکئی بن حنین وغیرہ نے روایت حدیث کی ہے یہ حجتہ الوداع میں حاضر ہوئی تھیں۔

۲۱۰۔ ام سلمہ ۱۔ یہ ام سلمہ ملحان بن خالد کی بیٹی ہیں قبیلہ نسی شجاری کی رہنے والی ہیں یہ ام سلیم کی بہن ہیں۔ یہ مشرف باسلام ہوئیں۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک پر بیعت کی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دوسرے میں ان کے یہاں قبول فرمایا کرتے تھے اور یہ حضرت عبادہ بن الصامت رضی اللہ عنہ کی بیوی ہیں۔ سرزمین روم میں اپنے شوہر کے ہمراہ جہاد کرتے ہوئے شہادت کا جام نوش کیا ان کی قبر مقام قرنس (بافرس) میں ہے ان سے روایت حدیث ان کے بھائی انس بن مالک اور ان کے شوہر عبادہ بن صامت نے کی ہے۔ حافظ ابن عبد البر فرماتے ہیں کہ میں ان کے صحیح نام پر سوائے کنیت کے اطلاع

نہ ہو سکا ان کی وفات حضرت عثمان کی خلافت میں ہوئی ملحان مسمیٰ کی کسرہ لام کے سکون اور حار مہملہ دونوں کے ساتھ ہے۔ ۲۱۱۔ حنظلہ ۱۔ یہ حنظلہ بن جعفر بن ابی ہاشم کی بیٹی ہیں اور حضرت زید بن جوادؑ کی بہن ہیں۔ قبیلہ اسد کی رہنے والی ہیں مصعب بن عمیر کی زوجیت میں تھیں پھر یہ مصعب بن عمیر بنکاح احمد بن شہید ہو گئے اس کے بعد طلحہ بن عبید اللہ نے ان سے نکاح کر لیا تھا۔

تابعی عورتیں

۲۱۲۔ حنا ۱۔ یہ حنا صریہ صمدیہ کی بیٹی ہیں وہ اپنے چچا سے اور ان کے چچا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث نقل کرتے ہیں ان سے عوف اعرابی نے روایت حدیث کی ہے۔ ان کی عقد بصریوں میں مروج سے ابن مالک نے حنا کے بارہ میں ایسا ہی لکھا ہے۔ حازمی نے اس کا ذکر کرتے ہوئے غنساء بنت مہملہ لکھا ہے اور بعض حنا صریہ کہتے ہیں۔ اور ان کے دو چچا حنا اور اسلم کو بتلاتے ہیں۔ صریہ صمد مہملہ کے زہرا اور رار کے زیر کے ساتھ ہے۔ حنا و فحلا کے وزن پر حسن سے ماخوذ ہے اور غنسا د میں خائے مجہول ہے اور فحلا سین مہملہ سے پہلے ہے۔ ۲۱۳۔ حفصہ بنت عبد الرحمن ۱۔ یہ حفصہ عبد الرحمن کی صاحبزادی ہیں جو حضرت ابو بکر صدیق کے صاحب زادے ہیں منذ بن زہیر بن عوام کے نکاح میں تھیں۔

۲۱۴۔ ام حریرہ ۱۔ یہ ام حریرہ حار مہملہ کے زہرا اور پہلی راد کے زیر کے ساتھ۔ طلحہ بن مالک کی آزاد کردہ ہیں یہ اپنے آقا سے رقا حدیث کرتی ہیں اور ان کی حدیث محمد بن ابی رزین اپنی والدہ سے اور ان کی والدہ ان ام حریرہ سے نقل کرتی ہیں۔ ان کی عقد اشراط الساعۃ میں آتی ہے۔

خ صحابہ

۲۱۵۔ خالد بن ولید ۱۔ یہ خالد ولید قرشی کے بیٹے ہیں جو مخزومی ہیں ان کی والدہ لبابہ صغریٰ ہیں جو ام المومنین حضرت میمونہ کی بہن ہیں زمانہ اسلام سے پہلے خالد کا شمار اشراف قریش میں کیا جاتا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

تین اصحاب میں سے ہر ایک کے قتل کی کوشش میں تھا۔ پس
اللہ کا فیصلہ حضرت علی کے بارہ میں پورا ہوا اور دونوں اصحاب
ہر گئے اور خارجہ کا قتل ہمہ میں واقع ہوا۔

۲۲۰۔ خزیمہ بن ثابت :- یہ خدیجہ بن ثابت میں ان کی کنیت
ابوعمارہ ہے یہ انصاری اوسکی پس ذوالشہادین کے لقب
سے معروف ہیں، جنگ بدر اور بالعد کے غزوات میں حاضر ہوئے
جنگ صفین میں حضرت علی کے ہمراہ تھے۔ جب کہ عمار بن یاسر شہید
ہو گئے تو انہوں نے اپنی تلوار سونت لی اور مقابلہ کیا یہاں تک کہ
آپ شہید ہو گئے۔ آپ سے ان کے بیٹے عبداللہ اور عمارہ اور جابر
بن عبداللہ نے روایات کی ہیں، خزیمہ خاتمہ مجمعہ کے صنفہ اور زار
مجمعہ کے فتح کے ساتھ ہے اور عمارہ عین کے صنفہ کے ساتھ
ہے۔

۲۲۱۔ خزیمہ بن خرم :- یہ خزیمہ بن خرم کے بیٹے ہیں ان کی کنیت ابو
عبداللہ سنی ہے ان سے ان کے بھائی حبان بن خرم، روایت کرتے
ہیں ان کا شمار عرب کے یکتا لوگوں میں کیا جاتا ہے، خرم و خیم کے
زیر زائے مجمعہ کے سکون اور اس کے بعد ہمزہ کے ساتھ ہے،
اصحاب حدیث جنزی جیم کے زیر اور زائے مجمعہ کے کسرہ اور آخر
میں بائے تحفانی کے ساتھ پڑھتے ہیں یہ عبدالغنی نے بیان کیا ہے
اور حافظ دارقطنی نے جیم کے کسرہ اور بائے مجمعہ کے سکون کے
ساتھ ضبط کیا ہے اور حبان حار مجملہ کے کسرہ اور بائے موحده
کے تشدید کے ساتھ پڑھا جاتا ہے۔

۲۲۲۔ خزیم بن اہرم :- یہ خزیم بن اہرم کے بیٹے شداد بن عمرو بن فاکک
امزی کے پوتے ہیں لیکن یہ اپنے دادا کی طرف نسبت کرتے
جاتے ہیں اور ان کو خزیم بن فاکک کہہ دیا جاتا ہے، ان کا شمار
شاہوں میں ہوتا ہے اور بعض کے نزدیک کوفیوں میں ان
سے ایک بڑی جماعت نے روایت کی ہے۔

۲۲۳۔ خبیص بن عدی :- یہ عدی انصاری اوسکی کے بیٹے
میں۔ یہ غزوہ بدر میں حاضر ہوئے اور غزوہ ریح میں ستر
میں قید کر لئے گئے، پھر ان کو مکہ لے جایا گیا اور عمار بن عمار
کی اولاد نے ان کو خرید لیا اور انہیں خبیص بن عدی کے دون
حادث کو کفر کی حالت میں قتل کر دیا تھا۔ اب حادث کے بیٹوں
نے ان کو اس لئے خرید لیا تھا تاکہ وہ اپنے باپ کے بدلہ میں قتل

سید اللہ خطاب عطا فرمایا سترہ میں وفات پائی اور
حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو کچھ وصیت کی ان سے
ان کے خالہ زاد بھائی عبداللہ بن عباس اور علقمہ اور جیم
بن نفیر روایت حدیث کرتے ہیں۔

۲۱۶۔ خالد بن ہوزہ :- یہ ہوزہ غامری کے بیٹے ہیں یہ خور
اور ان کے بھائی حرمہ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت
میں حاضر ہوئے اور یہ خزاعہ کے پاس ہوئے اور اپنے
اسلام کی بشارت ان کو دی یہ مولفۃ القلوب میں سے تھے
یہ خالد بن ہوزہ وہی ہیں جن سے آنحضور صلی اللہ
علیہ وسلم نے غلام اور باندی خرید فرمائی تھی اور ان کے
لئے عہد نامہ لکھ دیا تھا۔

۲۱۷۔ خالد بن سائب :- یہ خالد سائب بن النکلاو کے
بیٹے ہیں، خزرجی ہیں۔ یہ اپنے والد اور زید بن خالد سے رفا
کرتے ہیں اور ان سے حبان بن واسع

۲۱۸۔ خباب بن ارت :- ان کی کنیت ابو عبید اللہ تھمی
ہے ان کو زناہر جاہلیت میں قید کر لیا گیا تھا، اس کے بعد
ایک خزاعیہ حودت نے ان کو خرید کر آزاد کر دیا، آنحضور
صلی اللہ علیہ وسلم کے دار ارقم میں داخل ہونے سے پہلے یہ
اسلام لائے تھے۔ اور یہ خباب ان حضرات صحابہ میں سے
ہیں جن کو اسلام لانے کی وجہ سے اللہ کے لئے بہت تکالیف
پہنچائی گئی ہیں لیکن انہوں نے ان پر صبر فرمایا۔ کوفہ میں اقامت
گزیں ہو گئے تھے اور وہیں سترہ میں وفات پائی ان کی
عمر تہتر سال کی ہوئی، ان سے ایک بڑی جماعت روایت
حدیث کرتی ہے۔

۲۱۹۔ خارجہ بن حذافہ :- یہ حذافہ قریشی عدوی کے بیٹے
تھے، یہ قریش کے ماہر سواروں میں سے ایک سوار ہیں ان
کے متعلق یہ مشہور ہے کہ یہ ایک ہزار سواروں کے برابر ہیں

ان کا شمار مصریوں میں کیا جاتا ہے۔ یہی وہ شخص ہیں جن کو مصد
والوں میں شمار کر کے قتل کیا گیا اور ان کو ایک خارجی شخص نے
عمر بن عاص سے قتل کر دیا تھا اور یہ خارجی ان تین شخص میں کا
ایک شخص ہے جنہوں نے حضرت علی اور حضرت معاویہ اور حضرت
عمر بن عاص کے قتل پر اتفاق کیا تھا اور ان میں سے ہر ایک ان

کر دٹ پر پکھاڑا جائے گا اور یہ سب مصائب اللہ کے راستہ میں ہیں اگر وہ چاہیں تو مسیرے اعضاء کے جوڑ جوڑ کو برکت سے بھر دیں۔

غیب ہی وہ شخص ہیں جنہوں نے اللہ کے راستے میں جکڑے ہوئے جان دیتے وقت دو رکعت نماز پڑھنے کا طریقہ قائم کر دیا۔

۲۲۲۔ خنیس بن حذافہ۔ یہ خنیس بن عاتقہ سہمی قریشی ہیں جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے حضرت حفصہ بنت عمر کے شوہر تھے، یہ غزوہ بدر میں پھر احد میں حاضر ہوئے جس میں ان کو ایک زخم لگا اور اسی کی وجہ سے مدینہ پہنچ کر جان دے دی ان کی کوئی اولاد نہیں تھی۔ خنیس تصنیف کے ساتھ ہے۔

۲۲۵۔ ابو خراش۔ یہ ابو خراش اسلمی ہیں صحابی ہیں خراش خاتمہ محمد کے زیر اور رائے مہملہ غیر مشدد اور شین محمد کے ساتھ ہے اور عدد دھائے مہملہ کے زیر اور پہلی وال مہملہ کے سکون اور رائے مہملہ کے ساتھ ہے۔

۲۲۶۔ ابو خلاد۔ یہ ابو خلاد ایک شخص صحابی ہیں حافظ ابن عبد البر نے کہا کہ میں ان کے نام اور نسب سے واقف نہیں ہوں۔

ان کی حدیث یحییٰ بن سعید کے نزدیک معتبر ہے جو ابو فردہ سے اور ابو فردہ ابو خلاد سے نقل کرتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تم دیکھو کسی مومن کو کہ اس کو دنیا کے بارہ میں زبرد عطا کر دیا گیا ہے اور کم کوئی عطا کی گئی ہے تو اس کی صحبت اختیار کرو اس لئے کہ وہ حکمت سکھائے گا۔ اور دوسری روایت بھی اسی طرح ہے لیکن ابو فردہ ابو خلاد کے درمیان اس دوسری حدیث میں ابو سیریم کا واسطہ ہے اور یہی زیادہ صحیح ہے۔

مابالین

۲۲۷۔ یحیٰ بن عبد الرحمن۔ یہ یحیٰ بن عبد الرحمن کے بیٹے اور ابو سیریم جعفری کے پوتے ہیں۔ ابو سیریم جعفری کا نام یزید بن مالک ہے اور یہ یحیٰ بن عبد الرحمن میں سے ہیں۔ ابو واصل

کہ دیں۔ یہ قیدی بن کر ان کے پاس رہے پھر ان لوگوں نے مقام تنعیم میں ان کو سولی پر چڑھا دیا، اور یہ اسلام میں پہلے شخص ہیں جن کو اللہ کے راہ میں سولی دی گئی ہے ان سے حدیث کی روایت حدیث بن برصانے کی ہے۔ صحیح بخاری میں مروی ہے کہ حضرت غیب رضی اللہ عنہ نے حدیث کی کسی بیٹی سے استرہ مانگ لیا۔ تاکہ وہ جوئے زہار صاف کریں پھر حضرت غیب نے اس کے چھوٹے بیٹے کو اٹھا کر اپنا ران پر بٹھا لیا جبکہ استرہ ان کے ہاتھ میں تھا، بچے کی ماں اس کا روانی سے بالکل بے خبر تھی جب ماں نے یہ دیکھا تو بہت گھرائی اس گھبراہٹ کو غیب نے اس کے چہرے سے محسوس کر لیا اور کہا تو اس سے فوراً یہ ہے کہ میں اس معصوم بچے کو قتل کر دوں گا ہرگز ہرگز میں ایسا نہیں کر سکتا۔ بچے کی ماں کہنے لگی میں نے اپنی زندگی میں غیب سے بہتر قیدی کوئی نہیں دیکھا۔ بخدا میں نے غیب کو زمانہ اسارت میں ایک دن دیکھا کہ اس کے ہاتھ میں تازہ انگور کا خوشہ تھا جس میں سے کھا رہے تھے جبکہ وہ لپے کی زنجیروں میں جکڑے تھے اور مکہ میں کوئی پھل بھی نہ تھا اور یہ کہتے تھے کہ یہ اللہ کا عطا کیا ہوا رزق ہے جو مجھے دیا گیا ہے پھر جب غیب کو حرم سے حل کی طرف قتل کرنے کے لئے پہلے تو حضرت غیب نے فرمایا کہ مجھے اتنی جہالت دے دو کہ میں دو رکعت نماز ادا کروں۔ پس لوگوں نے ان کو موقع دیا اور غیب نے دو رکعت نماز ادا کی اور فرمایا کہ قسم خدا کی اگر کفار یہ نہ خیال کرتے کہ یہ گھبراہٹ کی وجہ سے جان بچانے کی وجہ سے نماز پڑھ رہا ہے تو میں اور بھی نماز پڑھتا، پھر حضرت غیب نے یہ دعا مانگی۔ اے اللہ! ان کو ایک ایک شمار کر کے قتل کر دے اور ان میں سے کوئی ایک بھی باقی نہ بچے۔

فلست ابا لی حنین اُقتل مسلماً

علی ای شق کان فی اللہ مصححی

وذلك فی ذات الالہ وان یشاء

بیارک علی اوصال شہو مخزع

جب بحالت اسلام سولی دیا جا رہا ہوں تو مجھے اس کی کوئی پروا نہیں کہ مجھے اللہ کے راستے میں قتل کرنے کے لئے کس

کے رہنے والے میں اپنے والد اور چچا اور عمرو بن مسعود سے روایت کی ہے اور ان سے زید بن جحیم نے روایت کی ہے خشف خا و جحیم کے کسرہ اور ششین معجم کے سکون اور فار کے ساتھ ہے۔

۲۳۳۔ ابو خزیمہ ۱۔ یہ ابو خزیمہ بن یحییٰ بن یحییٰ الحمارث بن سعد میں کے ایک شخص میں۔ یہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں اور ان سے زہری یہ مشہور تابعی ہیں۔ خزیمہ خائے معجمہ کے کسرہ کے ساتھ اور زائے معجمہ پر تشدید نہیں ہے۔

۲۳۴۔ ابو خلدہ ۵۔ یہ ابو خلدہ خالد بن دینار تمیمی سعدی بصری ہیں جو درزی کا کام کرتے تھے۔ ثقات تابعین میں سے ہیں حضرت انس سے روایت کرتے ہیں اور ان سے وکیع وغیرہ خلدہ خائے معجمہ کے فتح اور لام کے سکون کے ساتھ ہے۔

۱۳۵۔ ابن خطل ۱۔ یہ عبد اللہ بن خطل تمیمی مشرک سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے قتل کا حکم فتح مکہ کے دن دیا تھا چنانچہ یہ قتل کر دیا گیا، خطل خائے معجمہ اور طائے حجلہ دونوں کے فتح کے ساتھ ہے۔

صحابی عورتیں

۲۳۶۔ خدیجہ بنت خویلد ۱۔ یہ خدیجہ بنت خویلد بن اسد کی بیٹی ہیں۔ نہریتہ ہیں، امہات المؤمنین میں سے ہیں پہلے یہ ابوالمہ بن زرارہ کی بیوی تھیں، پھر ان سے عقیق بن عائذ نے نکاح کیا، اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کا نکاح ہوا اس وقت ان کی عمر کچھ اوپر چالیس سال کی تھی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر پچیس سال کی تھی اس سے پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی عورت سے نکاح نہیں کیا تھا اور نہ حضرت خدیجہ پر جب تک وہ زندہ رہیں کسی سے نکاح نہ کیا، یہاں تک کہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی وفات ہو گئی۔ یہ خدیجہ وہ بی بی ہیں جو آپ پر سب سے پہلے ایمان لائیں، اس وقت نہ مردوں میں کوئی ایمان لایا تھا اور نہ عورتوں میں آنحضرت

(یا ابوداؤد) سے پہلے ان کی وفات ہو گئی ہے۔ حضرت علی عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے حدیث کو سنا ہے اور ان سے اعش اور منصور اور عروہ بن مسرہ روایت حدیث کرتے ہیں دلائلہ ان کو کثافت میں بلا، جس کو انہوں نے علماء پر صرف کر دیا غنیمہ خائے معجمہ کے فتح یا غنیمہ خائے معجمہ کے فتح اور ثنائے مثلثہ کے فتح کے ساتھ ہے سہرہ سین کے زبر اور بائے موحده کے سکون کے ساتھ ہے۔

۲۳۸۔ خالد بن معدان ۱۔ ان کی کنیت ابو عبد اللہ شامی کلائی ہے، یہ حص کے رہنے والوں میں سے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں ستر صحابہ سے ملا ہوں اور یہ علماء و شام کے نقہ راویوں میں سے ہیں سکنہ میں مقام طرسوس میں وفات پائی معدان میم کے فتح عین کے سکون کے ساتھ ہے مال مہملہ پر تشدید نہیں ہے۔

۲۳۹۔ خالد بن عبد اللہ ۱۔ یہ خالد بن عبد اللہ واسطی طحان میں حصین وغیرہ سے روایت کرتے ہیں۔ اللہ کے نیک بندوں میں سے گزرے ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ انہوں نے اللہ سے اپنے آپ کو تین مرتبہ تمیز لیا اور اپنے وزن پر چاندی خیرات کی ہے سکنہ میں وفات پائی اور بعض نے سکنہ بتایا ہے اور ان کی ولادت سکنہ میں ہوئی۔

۲۴۰۔ خارجیہ بن زید ۱۔ یہ خارجیہ بن زید بن ثابت انصاری مدنی کے بیٹے ہیں۔ جلیل القدر تابعی ہیں۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانے کو انہوں نے پایا ہے، اپنے والد اور دوسرے حضرات صحابہ سے ان کا سنا حدیث ثابت ہے یہ مدینہ کے فقہائے سبعہ میں سے ہیں پختہ کار اور ثقہ ہیں ان سے زہری نے روایت کی ہے ان کی وفات سکنہ میں ہوئی۔

۲۴۱۔ خارجیہ بن الصلت ۱۔ یہ خارجیہ بن الصلت برجمی ہیں۔ برجم میں سے یہ بنو قسیم کی ایک شاخ ہے تابعی ہیں۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود اور اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں اور ان سے امام شعبی روایت کرتے ہیں اور ان کی حدیث اہل کوفہ کے یہاں ہے۔

۲۴۲۔ خشف بن مالک ۱۔ یہ خشف بن مالک قبیلہ

صحابہ

د

۲۲۷۔ وحیدہ الکلبی :- یہ وحیدہ خلیفہ کلبی کے بیٹے، بلند مرتبہ صحابہ میں سے ہیں۔ ان کو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مستحب قیصر بادشاہ روم کے پاس مدت صلح کے زمانہ میں بھیجا۔ قیصر نے آپ پر ایمان لانا چاہا مگر اس کے باوری ایمان نہیں لائے تو وہ بھی مسلمان نہیں ہو سکا یہ وحیدہ وہی صحابی ہیں کہ حضرت جبریل امین ان کی صورت میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دجی لاتے تھے یہ ملک شام میں چلے گئے تھے اور امیر معاویہ کے زمانہ تک وہاں رہے۔ متعدد تابعین نے ان سے روایت کی وحیدہ دال کے کسرہ اور حاء مہملہ کے سکون اور دو نقطوں والی یاد کے ساتھ ہے اسی طرح اکثر محدثین اور اہل لغت نے روایت کیا ہے اور بعض نے کہا ہے کہ وحیدہ دال کے فتح کے ساتھ ہے۔

۲۲۸۔ ابو ذر داؤد :- ان کا نام غوثیہ ہے۔ یہ عامر انصاری خزرجی کے بیٹے ہیں یہ اپنی کیفیت کے ساتھ مشہور ہیں اور در دار ان کی بیٹی ہیں۔ یہ کچھ تاخیر سے اسلام لائے اپنے خاندان میں سب سے آخر میں اسلام لانے والے ہیں۔ بڑے صالح مسلمان تھے اور بڑے مجدد عالم اور صاحب حکمت ہوئے ہیں شام میں قیام کیا اور حدیث میں دستی میں وفات ہوئی

تابعین

۲۲۹۔ داؤد بن صالح :- یہ داؤد بن صالح بن دینار کے بیٹے ہیں جو کھجوروں کے تاجر تھے اور انصار کے آزاد کردہ ہیں، مدینہ کے رہنے والے ہیں سالم بن عبد اللہ اور اپنے والد اور اپنی والدہ سے روایت کرتے ہیں۔

۲۳۰۔ داؤد بن الحصین :- یہ داؤد بن حصین آزاد کردہ عمرو بن عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے ہیں۔ یہ عکرمہ سے روایت کرتے ہیں اور ان سے مالک وغیرہ مستحب میں وفات پائی اور ان کی عمر بہتر سال کی ہوئی۔

۲۳۱۔ ابن الدیلمی :- ان کا نام صفاک ہے، یہ فیروز کے بیٹے ہیں۔ تابعی ہیں ان کی حدیث مصریوں میں مروج ہے

صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام اولاد سوائے ابراہیم کہ وہ ماریہ قبطیہ کے بطن سے ہیں، انہیں حضرت خدیجہ سے ہوئی ہے، ان کی وفات محبت سے پانچ سال قبل مکہ میں ہو گئی تھی بعض نے کہا چار سال قبل اور بعض نے کہا تین سال قبل اس وقت نبوت کے دس سال گزر چکے تھے ان کی عمر پینسٹھ سال کی ہوئی اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس رہنے کا زمانہ پچیس سال ہے یہ مقام جحون میں دفن کی گئیں ہیں۔

۲۳۲۔ خولہ بنت حکیم :- یہ خولہ بنت حکیم ہیں عثمان بن مظعون کی بیوی ہیں بڑی صالح اور فاضل بی بی تھیں ان سے ایک جماعت نے روایت کی ہے۔

۲۳۳۔ خولہ بنت ثامر :- یہ خولہ بنت ثامر قبیلہ انصار کی ہیں ان کی حدیث اہل مدینہ میں زیادہ ہے ان سے نعمان ابن ابی العیاض زرقی نے روایت کی ہے اور بعض نے کہا ہے کہ یہ خولہ قیس بن بنی مالک بن النجار کی بیٹی ہیں اور ثامر قیس کا لقب ہے۔ اور صحیح بات یہ ہے کہ دونوں علیحدہ علیحدہ عورتیں ہیں۔

۲۳۴۔ خولہ بنت قیس :- یہ خولہ قیس کی بیٹی ہیں۔ قبیلہ جہینہ کی رہنے والی ہیں، ان کی حدیث اہل مدینہ کے یہاں مروج ہے ان سے نعمان بن خربوذ نے روایت حدیث کی ہے خربوذ خاتمہ کے پیش را، مہملہ اور ذال معجم کے ساتھ ہے۔

۲۳۵۔ خنساء بنت خدام :- یہ خنساء خدام بن خالد کی بیٹی ہیں۔ انصاریہ اسدیہ ہیں، ان کی حدیث مدینہ والوں میں مشہور ہے ان سے ابو ہریرہ اور حضرت عائشہ اور دوسرے صحابہ نے روایت کی ہے۔ خنساء میں خاء پر فتح نوں ساکن سین مہملہ اور مد سے خدام میں خاء معجم مکسور اور ذال معجم بغیر تشدید ہے۔

۲۳۶۔ ام خالد بن سعید بن العاص الامویہ :- یہ ام خالد امویہ ہیں، خالد سعید بن عاص کے بیٹے تھے یہ اپنی کیفیت کے ساتھ مشہور ہیں ملک حبشہ میں پیدا ہوئے حبیب یہ مدینہ میں لائی گئیں تو کم عمر تھیں۔ پھر ان سے زبیر بن العوام نے نکاح کیا۔ ان سے چند لوگوں نے روایت کی ہے۔

اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں، دیلمی وال کے فتح سے
منسوب ہے دیلم کی جانب یہ ایک پہاڑ ہے جو بوگوں میں
مشہور ہے اور فیروز خاند کے فتح اور یا تختانی دو نقطوں
والی کے سکون اور را کے پیش کے ساتھ ہے اور آخر میں
زاد ہے۔

۲۴۷۔ ابو داؤد الکوفی۔ یہ ابو داؤد نفعی میں حدیث نابینا
کے بیٹے کوفی ہیں۔ عمران بن حصین اور ابو بزرہ سے روایت
کرتے ہیں اور ان سے روایت کرنے والے سفیان ثوری
اور شریک میں، محدثین کے نزدیک متروک ہیں، رقص کی طرف
مائل تھے ان کا ذکر کتاب العلم میں آیا ہے۔

صحابی عورتیں

۲۴۸۔ أم الدرداء۔ ام الدرداء کا نام خیرہ ہے یہ ابو جندبہ
کی بیٹی ہیں قبیلہ اسلم کی رہنے والی ہیں، یہ حضرت ابوالدرداء کی
بیوی ہیں، یہ بڑی فاضلہ اور عقلمند صحابیہ ہیں۔ ان سے اور
عورتوں میں بڑی صاحب رائے تھیں۔ نہایت عابدہ، فصیح
سنت تھیں ان سے ایک جماعت نے روایت کی، ان کا انتقال
حضرت ابو درداد سے دو سال پہلے ہو گیا تھا۔ ان کی وفات
مکہ شام میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت کے دور
میں ہوئی۔

ذ صحابہ

۲۴۹۔ ابو ذر الغفاری۔ یہ ابو ذر ان کا نام جندب ہے ان
کے والد جندبہ ہیں، یہ بلند مرتبہ مشہور تارک الدنیا اور مہاجرین
صحابہ میں سے ہیں مکہ میں شروع کے اسلام لانے والوں میں
سے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ یہ ایمان لانے والوں میں سے پانچویں صحابی
ہیں پھر یہ اپنی قوم میں لوٹ گئے تھے ایک مدت تک ان کے
پاس رہے یہاں تک کہ غزوہ خندق کے بعد آنحضور صلی اللہ علیہ
وسلم کے پاس مدینہ منورہ میں آجئے۔ پھر مقام رندہ میں قیام
کیا اور رندہ ہی میں ۳۳ھ میں خلافت عثمان کے زمانہ میں
وفات ہوئی آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے قبل
ہی عبادت کیا کرتے تھے، ان سے بہت سے صحابہ اور

تابعین نے روایات کی ہیں۔
۲۵۰۔ ذوالحجۃ۔ میم کے کسرہ خارج مجہ کے سکون، بائے
موحدہ کے فتح کے ساتھ۔ سنجاسی کے بھتیجے ہیں، نبی کریم صلی
علیہ وسلم کے خادم ہیں جبیر بن نفیر وغیرہ نے ان سے
روایت کی ہے۔ ان کا شمار شاہیوں میں کیا جاتا ہے اور
ان کی حدیثیں ان ہی ملتی ہیں۔

۲۵۱۔ ذوالیدین۔ یہ یہی سلیم کے ایک شخص ہیں ان کو
خرباق بھی کہا جاتا ہے صحابی میں حجاز کے رہنے والے ہیں
جس غار میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچا گیا تھا اس
میں یہ موجود تھے، خرباق خاتمہ معجم کے کسرہ رائے مہملہ
کے سکون اور بائے موحدہ کے ساتھ ہے۔
۲۵۲۔ ذوالسویقین۔ یہ حبشہ کا رہنے والا شخص ہو گا
جس کے متعلق آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بتلایا کہ وہ
خانہ کعبہ کو منہدم کر دے گا۔

ر صحابہ

۲۵۳۔ رافع بن خدیج۔ میر رافع بن خدیج ہیں۔ ان کی
کنیت ابو عبد اللہ ہے، حارثی انصاری ہیں جنگ احد میں
ان کو تیرا کر لگا جس پر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ میں قیامت کے دن تمہارے اس تیر کا گواہ ہوں، ان کا
یہ خرم عبد الملک بن مردان کے زمانے تک چلا اور ۳۳ھ
میں مدینہ طیبہ میں وفات پائی ان کی عمر پچاس سال کی ہوئی
ایک بڑی جماعت نے ان سے روایت کی ہے خدیج خائے
معجم کے فتح وال کے کسرہ اور آخر میں میم معجم کے
ساتھ ہے۔

۲۵۴۔ رافع بن عمر۔ یہ رافع بن عمر وغفاری ہیں۔ ان کا
شمار بصریوں میں کیا جاتا ہے ان سے عبد اللہ بن الصامت
نے روایت کی ہے۔ اکل تیر کے بارے میں ان کی حدیث
ہے۔

۲۵۵۔ رافع بن لکیش۔ یہ رافع بن لکیش قبیلہ جہینہ
کے رہنے والے ہیں۔ صلح حدیبیہ کے موقع پر حاضر تھے ان سے ان
کے دو بیٹے بلال اور حارث روایت کرتے ہیں، لکیش میں میم کا

فتحہ کان کا کسرہ اور دو نقطوں والی یا ئے کا سکون آخر میں ثنائے مثلثہ ہے۔

۲۵۶۔ رفاعہ بن رافع ۱۔ ان کی کنیت ابو معاذ ہے یہ زرقی انصاری میں یہ غزوہ بدر، غزوہ احد، بلکہ تمام غزوات میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حاضر ہوئے ہیں اور حضرت علیؑ کے ہمراہ جنگ جمل اور جنگ صفین میں بھی موجود رہے ہیں، حضرت معاویہ کے شروع دور امارۃ میں ان کی وفات ہوئی ان کے دونوں بیٹے عبید اور معاذ اور ان کے بھتیجے تمیمی بن خلاد ان سے روایت کرتے ہیں۔

۲۵۷۔ رفاعہ بن سہمال ۱۔ یہ رفاعہ سہمال قرظی کے بیٹے ہیں یہ وہی ہیں جنہوں نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دی تھیں پھر عبدالرحمن بن زبیر نے ان سے نکاح کر لیا تھا، ان سے حضرت عائشہؓ وغیرہ نے روایت کی ہے، سہمال میں سین کا کسرہ ہے اور ایک قول میں فتح ہے میم ساکن ہے اور واو غیر مشدّد اور لام ہے الزبیر زاد کے زبیر باء موحده کے زبیر کے ساتھ ہے اور بعض نے زاد کا ضمہ اور بار کا فتح پڑھا ہے اور رفاعہ یہ حضرت صفیہ کے جو اہل حضور کی ازواج مطہرات میں سے ہیں ماموں ہیں۔

۲۵۸۔ رفاعہ بن عبدالمشدر ۱۔ یہ رفاعہ بن عبد اللہ انصاری میں سے ہیں ان کی کنیت ابولبابہ ہے اور ان کا ذکر حرف لام میں آدئے گا۔

۲۵۹۔ روفیع بن ثابت ۱۔ یہ روفیع، ثابت بن سکین کے بیٹے ہیں، انصاری ہیں۔ ان کا شمار مصریوں میں کیا جاتا ہے۔ امیر معاویہ نے ان کو ستم میں طرابلس مغربی پر امیر مقرر کر دیا تھا ان کی وفات برقہ میں ہوئی اور بعض نے کہا ہے کہ شام میں ہوئی۔ ان سے جنس بن عبد اللہ اور دو ستم حضرات روایت کرتے ہیں۔ روفیع رافع کی تصنیف ہے اور جنس حاد مجملہ اور نون کے فتح اور شین معجم کے ساتھ ہے

۲۶۰۔ رکانہ بن عبد بن زید ۱۔ یہ رکانہ عبد بن زید بن ہاشم بن عبد المطلب قرظی کے بیٹے ہیں۔ یہ بڑے طاقت ور تھے ان کی حدیث حجاز میں مہیا ہے حضرت عثمانؓ کے

زمانہ تک زندہ رہے اور بعض نے کہا ہے کہ ستم میں وفات پائی، ان سے ایک جماعت نے روایت کی ہے۔ رکانہ رار فہملا یہ ضمہ کے ساتھ اور کاف غیر مشدّد اور نون ہے۔

۲۶۱۔ رباح بن الربیع ۱۔ یہ رباح بن الربیع اسیدی کاتب ہیں، ان کی حدیث بعد یوں میں مروّج ہے قیس بن زبیر ان سے روایت کرتے ہیں الا سیدی حمزہ کے ضمہ سین کے فتح ہلی اور آخر کی دونوں یا مشدّد ہیں۔

۲۶۲۔ ربیعہ بن کعب ۱۔ یہ ربیعہ کعب کے بیٹے ہیں ان کی کنیت ابو فراس اسلمی ہے ان کا شمار اہل مدینہ میں ہے اور یہ اہل صفہ میں سے تھے، اور کہا جاتا ہے کہ یہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم رہے ہیں اور قایم اصحاب میں سے تھے اور آپؐ کے ساتھ سفر و حضر میں رہتے تھے، ستم میں وفات پائی۔ ان سے ایک جماعت نے روایت کی ہے۔

۲۶۳۔ ربیعہ بن الحارث ۱۔ یہ ربیعہ حارث بن عبد المطلب بن ہاشم کے بیٹے ہیں جو آنحضورؐ کے چچا ہیں ان کو شرف صحبت و دولت حاصل ہے حضرت عمرؓ کی خلافت میں ستم میں وفات پائی یہ وہ ہیں جن کے بارہ میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن فرمایا تھا کہ پہلا خون جس کو میں صاف کرتا ہوں خون ربیعہ ابن الحارث کا ہے۔ اور اس لئے فرمایا کہ زمانہ جاہلیت میں ربیعہ کے ایک بیٹے کو جس کا نام آدم تھا قتل کر دیا گیا تھا۔ پس آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام میں اس کے مطالبہ کو چھوڑ دیا۔

۲۶۴۔ ربیعہ بن عمرو ۱۔ یہ ربیعہ عمرو جری کے بیٹے ہیں۔ واقعہ نے بیان کیا ہے کہ ربیعہ رامطہ کے خروج کے دن قتل کر دیئے گئے تھے۔

۲۶۵۔ ابو رافع اسلم ۱۔ یہ ابو رافع اسلم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام ہیں۔ ان کے نام سے ان کی کنیت زیاد مشہور ہے۔ یہ قطعی تھے، پہلے عباس کے غلام تھے انہوں نے ان کو اہل حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بطور مدیہ دیا تھا۔ جب اہل حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت عباسؓ کے اسلام

رموئے فقہاء میں سے ہیں۔ حضرت انس بن مالک اور حضرت
سائب بن یزید سے احادیث سنے ہوئے ہیں، اور سفیان
ثوری اور مالک بن انس ان سے روایت کرتے ہیں مسند
میں ان کی وفات ہوئی ہے۔

۲۷۱۔ ابو رافع۔ یہ ابو رافع خثیف کا بیٹا اس کا نام عبد اللہ
تھا اور یہ یہودی تھا حجاز کے تاجروں میں سے۔ معجزات
میں اس کا ذکر حدیث برادر میں آتا ہے۔ الحقیق حالے مہملہ
کے ضمہ پہلے قاف کے فتح اور یائے تھمائی کے سکون
کے ساتھ ہے۔

۲۷۲۔ رعل بن مالک :- یہ رعل مالک بن عوف کا
بیٹا ہے اور ان لوگوں میں سے ہے جن پر آنحضور صلی اللہ
علیہ وسلم نے قنوت میں لعنت اور بددعا کی ہے۔ اس
وجہ سے کہ انہوں نے قرآن کو قتل کیا تھا۔ رعل راد کے کسرہ
اور عین مہملہ کے سکون کے ساتھ ہے۔

صحابی عورتیں

۲۷۳۔ الربیع بنت معوذ :- یہ ربیع معوذ کی بیٹی ہیں

صحابیہ میں انصار میں سے ہیں بڑی قدر و عظمت والی ہیں، ان
کی حدیث مدینہ اور بصرہ والوں کے یہاں رائج ہے۔ الربیع
را کے پیش یائے موحده کے فتح اور دو نقطوں والی یاد مکسرہ
کی تشدید کے ساتھ ہے۔

۲۷۴۔ الربیع بنت النضر :- یہ ربیع بنت نضر حضرت
انس بن مالک انصاری کی بھوپھی ہیں اور حارثہ بن سراقہ کی والدہ
ہیں اور صحیح بخاری میں ہے کہ حضرت انس بن مالک کی بھوپھی
ربیع بنت نضر کی والدہ ہیں اور جن کا ذکر صحابی محدثوں کے
ذیل میں آتا ہے وہ ربیع ہی ہیں اور یہی صحیح ہے۔

۲۷۵۔ الربیعہ :- یہ ربیعہ ام سلیم طحان کی بیٹی حضرت
انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی والدہ ہیں اور ان کا ذکر کثرت میں
نحت میں عنقریب آئے گا۔

ز صحابہ

۲۷۶۔ زید بن ثابت :- یہ زید بن ثابت انصاری آنحضور

کی بشارت دی گئی تو آپ نے اس خوشی میں آزاد کر دیا ان
کا اسلام فرمودہ بدر سے پہلے تھا، ان سے ایک بڑی جماعت
نے روایت کی ہے، ان کی وفات حضرت عثمان سے
کچھ دن قبل ہوئی۔

۲۷۷۔ ابو ریشہ :- یہ ابو ریشہ رفاعہ بن بشری کے بیٹے ہیں
میں امیر القیس کی اولاد میں سے جو زید بن سناہ بن قسیم کا بیٹا
تھا اور ان کے نام میں بہت اختلاف ہے، بعض نے وہ
نام بیان کیا ہے جو ہم نے ابھی ذکر کیا ہے۔ اور بعض نے
عمارہ بن بشری کہا ہے۔ اور بعض نے دوسرے نام ذکر کیے
ہیں۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنے والد صاحب
کے ساتھ حاضر ہوئے۔ ان کا شمار کوفیوں میں کیا جاتا ہے،
ابو بن القیط نے ان سے روایت کی ہے۔ ریشہ راد کے کسرہ
اور یم کے سکون اور تائے مثانی کے ساتھ ہے۔

۲۷۸۔ ابو زین :- یہ ابو زین ہیں ان کا نام لقیط ہے۔ یہ
عامر بن صبرہ کے بیٹے ہیں، ان کا ذکر صرف لام میں
آئے گا۔

۲۷۹۔ ابو ریحانہ :- یہ ابو ریحانہ شمعون بن زید کے بیٹے تھے۔
جو قرینہ میں سے انصاری ہیں، یعنی انصار کے حلیف ان کو
آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا آزاد کردہ کہا جاتا ہے، ان کی صاحبزادی
ریحانہ ہیں اور بڑی فاضلہ عابدہ اور دنیا سے کنارہ
کش تھیں۔ یہ شام میں مقیم ہو گئے تھے، ان سے ایک
جماعت نے روایت کی ہے۔

تابعین

۲۸۰۔ ابو رجاء :- یہ ابو رجاء عمران بن ہبیم عطاروی ہیں
آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں اسلام لائے
تھے حضرت عمر بن خطاب اور حضرت علی رضی اللہ عنہما سے
روایت کرتے ہیں اور ان سے ایک جماعت کثرت نے روایت
کی یہ بڑے عالم باعمل اور سن رسیدہ اور ماہرین قرأت ہیں
تھے مسند میں ان کی وفات ہوئی۔

۲۸۱۔ ربیعہ بن الی عبد الرحمن :- یہ ربیعہ ابو
عبد الرحمن کے بیٹے ہیں جنیل القدر تابعی ہیں۔ مدینہ کے

صلی اللہ علیہ وسلم کے کاتب ہیں، جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں تشریف لائے تھے تو ان کی عمر گیارہ سال کی تھی ان کا شمار ایسے جلیل القدر فقہائے صحابہ میں سے ہوتا ہے جن پر فرائض کا مدار ہے نیز یہ ان صحابہ میں سے ایک ہیں جنہوں نے تدوین قرآن میں بڑا حصہ لیا ہے اور انہوں نے خلافت ابوبکر رضی اللہ عنہ میں قرآن عظیم کی کتابت بھی کی ہے اور قرآن پاک کو مصحف سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں نقل کیا ہے ان سے ایک بڑی جماعت نے روایت کی ہے۔ مدینہ طیبہ میں سترہ میں وفات پائی اور ان کی چھپن برس کی عمر ہوئی۔

۲۷۷۔ زید بن ارقم: یہ زید بن ارقم ہیں ان کی کنیت ابو عمر ہے۔ یہ انصاری خزرجی ہیں، ان کا شمار کوفیہ میں کیا جاتا ہے کوفہ میں سکونت اختیار کی اور وہیں سترہ میں وفات پائی ان سے بہت سے حضرات نے روایت کی ہے۔

۲۷۸۔ زید بن خالد: یہ زید بن خالد قبیلہ حمینیہ کے ہیں یہ کوفہ میں آگئے تھے اور وہیں سترہ میں وفات پائی ان کی عمر پچاسی سال کی ہوئی، انس و عطاء بن یسار وغیرہ نے روایت کی ہے۔

۲۷۹۔ زید بن حارثہ: یہ زید بن حارثہ ہیں، ان کی کنیت ابو اسامہ ہے، ان کی والدہ سعدی بنت ثعلبہ بن جوہنی معن میں سے ہیں۔ زید بن حارثہ کو ان کی والدہ اپنی قوم کے پاس ملانے کے لئے لائیں تو بنی معن بن جریہ کے ایک لشکر نے زید بن حارثہ کو ان پر لوٹ مار کی۔ پھر اس لشکر کا گزر بنی معن کے ان گھروں پر ہوا جو زید بن حارثہ کی والدہ کا خاندان تھا زید بن حارثہ کو یہ بڑے اٹھا کر لے بھاگے ان کی عمر اس وقت آٹھ سال بتلائی جاتی ہے، یہ نو عمر لڑکے تھے۔ ان کو بازار عکاظ میں لے گئے اور فروخت کرنے کیلئے ان کو پیش کر دیا، چنانچہ ان کو حکیم بن سزام بن خویلد نے اپنی بھوپھی خدیجہ بنت خویلد کے لئے چار سو درہم کے بدلے میں خرید لیا، جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے نکاح کر لیا تو حضرت خدیجہ نے ان کو اس حضور کے لئے مہہ کر دیا۔ آپ نے ان پر قبضہ کر لیا۔ پھر ان تمام واقعہ کا پتہ زید بن حارثہ

کے خاندان والوں کو چلا تو ان کے باپ حارثہ اور ان کے چچا کعب آپ کے پاس آئے اور غریبہ دے کر ان کو لے جانا چاہا۔ اس حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے زید بن حارثہ کو کھلی اختیار دے دیا۔ کہ اگر وہ گھر جانا چاہیں تو خوشی سے اپنے والد کے ہمراہ چل جائیں اور اگر چاہیں تو میرے پاس رہیں، زید بن حارثہ نے اپنے گھر والوں پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ترجیح دی اور والد اور چچا کے ہمراہ نہیں گئے اس لئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے احسانات اور اخلاق کریمانہ ان کے دل میں گھر کر چکے تھے، اس واقعہ کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کو مقام عمر میں لے گئے، اور حاضرین کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ لوگو! گواہ رہو میں نے زید کو اپنا بیٹا بنالیا ہے وہ میرے وارث ہیں اور میں ان کا وارث ہوں اس کے بعد وہ زید بن محمد پکارے جانے لگے، یہاں تک کہ اللہ شریعت کو لایا اور یہ آیت نازل ہوئی کہ نے پالک لڑکوں کو ان کے والدین کی طرف منسوب کر کے پکارو۔ یہ بات اللہ کے نزدیک بڑے انصاف اور راستی کی ہے۔ تو پھر ان کو زید بن حارثہ کہا جانے لگا۔ یہ زید بن حارثہ مردوں میں سب سے پہلے اسلام لانے والوں میں سے ہیں ایک قول کے اعتبار سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان سے دس سال بڑے ہیں۔ اور دوسرے قول کے اعتبار سے میں سال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نکاح ام ایمن اپنی آزاد کردہ سے کر دیا، ان سے اسامہ لڑکا پیدا ہوا اس کے بعد زینب، بنت جحش سے ان کا نکاح ہوا۔ اور ان زید بن حارثہ کو محبوب رسول خدا کیا جاتا تھا اور اللہ تعالیٰ نے کسی صحابی کا نام قرآن پاک میں ان کے سوا نہیں لیا۔ یہ وہ آیت ہے۔ **ثُمَّ لَمَّا قَضَىٰ زَيْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا فَغَنَکَہَا** ان سے ان کے بیٹے اسامہ اور دوسرے لوگوں نے روایت کی ہے اس مردہ موتہ میں جب کہ یہ لشکر کے امیر تھے حماد بن لاوی سترہ میں غیبیہ کر دیئے گئے جب کہ ان کی عمر پچپن سال کی تھی۔

۲۸۰۔ زید بن الخطاب: یہ زید بن خطاب عدوی قریشی حضرت عمر بن خطاب کے بھائی ہیں۔ یہ حضرت عمرؓ سے عمر میں بڑے تھے، یہ ہاجرین اولین میں سے ہیں اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پہلے یہ ایمان لائے تھے اودہ جنگ بدر اور اس کے بعد کے تمام غزوات میں بھی شریک رہے ہیں جنگ یمامہ میں

وہ خبیث ہوئے جو خلافت حضرت ابو بکرؓ میں پیش آئی تھی، ان سے روایت عبد اللہ بن عمر کرتے ہیں۔

۲۸۱۔ زید بن سہل :- یہ زید سہل کے بیٹے ہیں وہ اپنی کنیت ابو طلحہ کے ساتھ مشہور ہیں، ان کا ذکر صرف ط میں آئے گا۔

۲۸۲۔ الزبیر بن العوام :- زبیر بن العوام کی کنیت ابو عبد اللہ قریشی ہے ان کی والدہ صفیہ بنت عبد المطلب کی بیٹی اور آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم کی بھوپھی ہیں، یہ اور ان کی والدہ شروع ہی میں اسلام لے آئے تھے جب کہ ان کی عمر سولہ سال کی تھی اس پر ان کے چچا نے دھوپ سے ان کا دم گھونٹ کر تکلیف پہنچائی تاکہ یہ اسلام کو چھوڑ دیں مگر انہوں نے ایسا نہیں کیا اور تمام غزوات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود رہے، یہ وہ ہیں کہ سب سے اول تلوار اللہ کے راستہ میں سوختی اور ان حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنگ اُحُد میں ڈٹے رہے اور عشرہ مبشرہ میں سے ایک یہ بھی ہیں لانے قد گورے رنگ کے تھے بدن پر گوشت کم تھا۔ اور بعض نے کہا ہے کہ وہ گندم گوں تھے اور بدن پر ان کے بال بہت تھے بکے رخساروں والے تھے ان کو مقام سفوان میں (جو سین اور فار کے فتح کے ساتھ ہے) اور بصرہ کی سرزمین میں واقع ہے (عمر بن جریر نے ۱۰ سال میں قتل کر دیا تھا، ان کی عمر پونے چھ سال کی ہوئی۔ اول وادی سباع میں وہ دفن کئے گئے، پھر بصرہ کی طرف منتقل کئے گئے اور وہاں پر ان کی قبر کا پونا مشہور ہے ان سے ان کے دو بیٹوں عبد اللہ اور عروہ وغیرہ تھے روایت کی ہے۔

۲۸۳۔ زیاد بن لبید :- یہ زیاد لبید کے بیٹے ان کی کنیت ابو عبد اللہ ہے انصاری ترقی میں تمام غزوات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ رہے اور ان کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے روایت حدیث کی ہے۔ حضرت معاویہ کے شروع ہونے اور ان کے وفات پائی۔

۲۸۴۔ زیاد بن الحارث :- یہ زیاد حارث عدائی کے

بیٹے ہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت کی اور آپ کے یہاں موزن بھی رہے ان کا شمار بصریوں میں ہے اور عدائی میں صاومہ پر پیش ہے اور وال حملہ پر شدید نہیں ہے اور الف کے بعد ہمزہ ہے۔

۲۸۵۔ زبیر بن الاسود :- یہ زبیر بن الاسود سلمی ہیں یہ ان صحابہ میں سے ہیں جنہوں نے درخت کے نیچے بیعت کی تھی اور یہ کوفہ میں مقیم رہے اور کوفہ والوں میں ان کا شمار ہوتا ہے۔

۲۸۶۔ زرارہ بن عاصم :- یہ زرارہ بن عاصم بن عبد القیس کے بیٹے وفد عبد القیس میں شامل ہو کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے ہیں، یہ بصریوں میں شمار ہوتے ہیں ان کی حدیث اہل بصرہ کے یہاں رائج ہے۔

۲۸۷۔ زرارہ بن ابی اوفی :- یہ زرارہ ابی اوفی کے بیٹے ہیں یہ صحابہ میں سے ہیں ان کی وفات حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں ہوئی۔

۲۸۸۔ ابو زید الانصاری :- یہ ابو زید انصاری وہ ہیں جنہوں نے قرآن پاک کو اپنے حافظہ سے آنحضرت کے عہد مبارک میں جمع کیا، ان کے نام میں اختلاف ہے بعض نے سعید بن مسیر کہا ہے۔ اور بعض نے قیس بن مسیر۔

۲۸۹۔ ابو زبیر عمیر :- یہ ابو زبیر عمیری ہیں شامیوں میں شمار ہوتے ہیں۔

۲۹۰۔ الزبیر بن عدی :- یہ زبیر بن عدی کے بیٹے ہیں اور بامی مودہ کے زبیر کے ساتھ، ان کی نسبت زبیر کی طرف کی جاتی ہے ان کا نام منبہ بن سعد بتلایا جاتا ہے اور ان کا صحابی ہونا محقق نہیں ہے۔

تابعین

۲۹۱۔ الزبیر بن عدی :- یہ عدی کے بیٹے ہیں عدائی کوفی ہیں مقام رے کے قاضی تھے۔ تابعی ہیں۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ ان سے سفیان ثوری وغیرہ نے روایت حدیث کی ہے مسند میں ان کی وفات ہوئی عدائی کا منبہ ساکن ہے۔

۲۹۲۔ الزہیر العسکری :- یہ زہیر بن عسکری اور بصری ہیں، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں اور ان سے معمر اور حماد بن زید ثقہ راوی ہیں۔

۲۹۳۔ زیاد بن کسب :- یہ زیاد کسب کے بیٹے ہیں۔ حدیث میں یہ بصریوں میں شمار کئے جاتے ہیں تاہی ہیں ابو بکر سے روایت کرتے ہیں۔ کسب تصغیر کے ساتھ ہے۔

۲۹۴۔ زہرہ بن معبد :- یہ زہرہ بن معبد کے بیٹے ان کی کنیت ابو عقیل ہیں کے زہرہ کے ساتھ ہے، یہ قرشی ہیں اور مصری ہیں۔ انہوں نے اپنے دادا عبداللہ بن ہشام وغیرہ سے حدیث سنی، ان سے روایت کرنے والی بھی ایک بڑی جماعت ہے اور ان کی حدیث کا بڑا حصہ اہل مصر کے یہاں ہے۔

۲۹۵۔ زہیر بن معاویہ :- یہ زہیر بن معاویہ ہیں ان کی کنیت ابو یحییٰ جعفی ہے یہ کوئی ہیں۔ ان کا قیام بصرہ میں رہا یہ حافظ حدیث اور ثقہ ہیں اور ابو اسحاق ہمدانی اور ابو الزہیر سے حدیث کو سنا، ان سے ابن مبارک اور یحییٰ بن یحییٰ وغیرہ روایت کرتے ہیں۔ ان کا تذکرہ کتاب الزکوٰۃ میں آیا مسند میں وفات پائی۔

۲۹۶۔ زمیل بن عباس :- یہ اپنے مولیٰ عروہ سے روایت کرتے ہیں۔ اور ان سے یزید بن الہساذ۔ ان میں کچھ ضعف ہے۔

۲۹۷۔ الزہری :- یہ زہری زہرہ بن کلاب کی طرف منسوب ہیں جو ان کے جد اعلیٰ ہیں اسکی وجہ سے زہری کہلاتے ہیں۔ ان کی کنیت ابو بکر ہے۔ ان کا نام محمد ہے عبداللہ بن شہاب کے بیٹے، یہ بڑے فقیہ اور محدث ہوئے ہیں اور تابعین میں سے جلیل القدر تابعی ہیں مدینہ کے زہر درست فقیہ اور عالم ہیں۔ علوم شریعت کے مختلف فنون میں ان کا طرف رجوع کیا جاتا تھا۔ بہت سے صحابہ سے حدیثیں سنیں ہیں ان سے جمع عظیم روایت کرتی ہیں جن میں قتادہ اور مالک بن انس بھی ہیں عمرو بن عبدالعزیز فرماتے ہیں میں ان سے بڑا عالم نہیں پاتا مکحول سے دریافت کیا گیا کہ ان علموں سے

جن کو آپ نے دیکھا ہے۔ کون زیادہ عالم ہے فرمایا کہ ابن شہاب ہیں پھر دریافت کیا گیا کہ ان کے بعد کون ہیں فرمایا کہ ابن شہاب ہیں پھر کہا گیا کہ ابن شہاب کے بعد فرمایا کہ ابن شہاب ہی ہیں۔ رمضان کے مہینہ ۱۲۲ھ میں ان کی وفات ہوئی۔

۲۹۸۔ زہر بن حبیش :- یہ زہر بن حبیش اسدی کوئی ہیں، ان کی کنیت ابو حریم ہے، انہوں نے زمانہ جاہلیت میں ساٹھ سال گزارے ہیں اور اتنی ہی زمانہ اسلام میں، یہ عراق کے ان بڑے قاریوں میں سے ہیں جو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے شاگرد ہیں، حضرت عمر سے حدیث کو سنا۔ ان سے ایک جماعت تابعین اور غیر تابعین کی روایت کرتی ہے، زہر زکریٰ معمر کے کسرہ اور را، مہملہ کے تشدید کے ساتھ ہے حبیش میں محاملہ برضہ اور بائے موحده کے زہر اور دو نقطہ والی یا ساکن ہے اور آخر میں شین ہے۔

۲۹۹۔ زرارہ بن ابی اوفی :- یہ زرارہ بن ابی اوفی ابو حباب بصری بصرہ کے قاضی ہیں، صحابی کی جماعت سے حدیث نقل کرتے ہیں جن میں سے حضرت عبداللہ بن عباس بھی ہیں جن سے یہ روایت کی کہ عبداللہ بن عباس نے کہا کہ دریافت کیا کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور کہا کہ کون کون سا عمل اللہ کو زیادہ محبوب ہے، پس فرمایا الحال المرسل اس نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ الحال المرسل کیا ہے فرمایا کہ صاحب قرآن ہے کہ جو شروع قرآن سے پڑھے اور آخر تک پڑھتا چلا جائے اور آخر سے شروع کرے تو اوّل تک پہنچا دے ان سے قتادہ

اور عوف نے روایت حدیث کی، انہوں نے ایک دن امامت کی اور نماز میں فاذا انقضى في التاخير پڑھا اور پیر ماری مسند میں وفات پائی۔

۳۰۰۔ زیاد بن حدیر :- یہ زیاد بن حدیر ہیں ان کی کنیت ابو مغیرہ ہے۔ یہ بنو اسد میں سے ہیں کوئی ہیں تابعی ہیں، حضرت عمرؓ اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث کو سنا ان سے ایک جماعت نے روایت کی ہے جن میں سے شعبی بھی ہیں حدیر جاد مہملہ کے پیش اور وال مہملہ کے زہر یا اے کھانی کے سکون اور را مہملہ کے ساتھ ہے۔

۳۰۱۔ زید بن اسلم :- یہ زید بن اسلم ہیں ان کی کنیت ابو

اسامہ ہے، یہ حضرت عمرؓ کے آزاد کردہ ہیں، مدنی ہیں اور جلیل القدر تابعی ہیں۔ صحابہ کی ایک جماعت سے روایت کرتے ہیں اور ان سے سفیان ثوری اور ایوب سختیانی اور مالک اور ابن عیینہ احادیث نقل کرتے ہیں، سلسلہ میں وفات پائی

۳۰۲۔ زید بن طلحہ بن زید بن طلحہ بن سلمہ بن صفوان زہری روایت کرتے ہیں۔ امام مالک نے ان کی حدیث حیا کے بارہ میں اخذ کی ہے۔

۳۰۳۔ زید بن یحییٰ بن زید بن یحییٰ وشتی ہیں یہ امام اوزاعی سے روایت کرتے ہیں اور ان سے امام احمد اور دارمی ثقہ ہیں۔

۳۰۴۔ ابو زبیرؓ: یہ ابو زبیر ہیں نام محمد بن اسلم ہے مکہ کے رہنے والے ہیں، آزاد کردہ ہیں حکیم بن حزام کے طبقہ ثانیہ میں سے ہیں مکہ کے تابعین میں سے ہیں جابر بن عبد اللہ سے انہوں نے حدیث کو سنا ہے اور ان سے بہت لوگوں نے سنا ہے وفات پائی۔

۳۰۵۔ ابو زر عمہؓ: ان کا نام عبید اللہ ہے عبد الکرم کے بیٹے سے کے رہنے والے ہیں ایک بڑی جماعت سے انہوں نے حدیث کو سنا ہے اور ان سے عبد اللہ بن احمد بن حنبل وغیرہ روایت کرتے ہیں۔ یہ امام اور حافظ حدیث میں پختہ اور قابل اعتماد ہیں حدیث کے عالم مشایخ یعنی روایات حدیث کو پہنچانے والے ہیں جرح اور تعدیل کے جلتے والے والے ہیں سلسلہ میں پیدا ہوئے اور مقام رسے میں سلسلہ میں وفات پائی۔

صحابی عورتیں

۳۰۶۔ زینب بنت جحشؓ: یہ زینب بنت جحش کی بیٹی ام المومنین میں سے ہیں اور ان کی والدہ کا نام امیہ ہے جو عبد المطلب کی بیٹی ہیں اور آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی چھوٹی بہن ہیں۔ یہ زید بن حارثہ جو حضور کے آزاد کردہ غلام تھے ان کی بیوی تھیں۔ پھر حضرت زیدؓ نے ان کو طلاق دے دی تھی، اس کے بعد ان حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے شہرہ میں ان سے نکاح کیا

تھا، یہ زینب تمام ازواج مطہرات میں سے آپ کی وفات کے بعد سب سے پہلے انتقال کرنے والی ہیں، ان کا پہلا نام "برہ" تھا، آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نام زینب رکھا تھا، حضرت عائشہ ان کی شان میں فرماتی ہیں "کوئی عورت اس زینب سے بہتر دین میں نہیں ہے، یہ سب سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والی ہیں اور سب سے زیادہ سچ بولنے والی ہیں سب سے زیادہ قربت رکھنے والی ہیں، سب سے زیادہ صدقات دینے والی ہیں اور ان تمام کاموں میں جن میں اللہ کا قرب حاصل کرنے کے لئے جان کام آسکتی ہے سب سے زیادہ جان لڑانے والی ہیں سلسلہ میں مدینہ میں وفات پائی اور بعض نے کہا ہے کہ سلسلہ میں۔ عمر تو چن سال کی پائی، حضرت عائشہ اور ام حبیبہ وغیرہ ان سے روایت حدیث کرتی ہیں۔

۳۰۷۔ زینب بنت عبد اللہؓ: یہ زینب بنت عبد اللہ بن معاویہ کی بیٹی بنو لقیف کی رہنے والی ہیں، عبد اللہ بن سعود کی بیوی ہیں ان سے ان کے شوہر اور ابو سعید و ابو ہریرہ اور حضرت عائشہؓ روایت حدیث کرتے ہیں۔

۳۰۸۔ زینب بنت ابی سلمہؓ: یہ حضورؐ کی بیوی حضرت ام سلمہ کی بیٹی ہیں ان کا نام بھی برہ تھا، آنحضورؐ نے بدل کر زینب رکھ دیا ملک "جہش" میں پیدا ہوئیں، عبد اللہ بن زیدؓ کی زوجیت میں رہیں، اپنے زمانے کی عورتوں میں سب سے زیادہ فقیہہ ہیں، ان سے ایک جماعت نے حدیث کی روایت کی واقعہ "مروہ کے بعد ان کی وفات ہوئی۔

تابعی عورتیں

۳۰۹۔ زینب بنت کعبؓ: یہ زینب بنت کعب بن عجرہ کی صاحبزادی ہیں، انصار میں سے ہیں۔ سالم بن عوف کے خاندان سے ہیں رابعیہ ہیں۔

س صحابہ

۳۱۰۔ سعد بن ابی وقاصؓ: یہ سعد بن ابی وقاص ہیں ان کی کنیت ابواسحاق ہے اور ان کے والد ابو وقاص کا نام

اور اکابر اور انبیاء صحابہ میں سے ہیں، آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ بدر اور احد میں شریک ہوئے اور مقابلہ پر بہادری ڈٹے رہے جنگ خندق میں ان کو شہرہ رگ پر تیر لگا اور خون بند نہیں ہوا یہاں تک کہ ایک مہینہ کے بعد ان کی وفات ہو گئی۔ یہ واقعہ ذی قعدہ ۳۵ھ کا ہے اس وقت ان کی عمر ۳۷ برس کی تھی جنت البقیع میں سپرد خاک کئے گئے۔ صحابہ کی ایک جماعت ان سے روایت کرتی ہے۔

۳۱۲۔ سعد بن خولہ :- ان سعد بن خولہ نے غزوہ بدر میں شرکت فرمائی اور حجۃ الوداع والے سال میں مکہ میں ان کا انتقال ہوا۔

۳۱۳۔ سعد بن عبادہ :- سعد بن عبادہ میں اور ان کی کنیت ابو ثابت انصاری ہے۔ ساعدی خندرجی ہیں، یہ بارہ نقباء میں سے ایک ہیں انصار کے سرداروں میں ان کا شمار ہوتا تھا۔ اور نشان و شوکت میں سب سے بڑھ چڑھ کر تھے، ریاست و سرکاری ایسی پائی تھی کہ جس کا اعتراف ان کی قوم تک کرتی تھی ایک جماعت

ان سے روایت حدیث کرتی ہے ۳۵ھ میں جب کہ عمرؓ کی خلافت کو ڈھائی سال گزر چکے تھے "حوران" میں جو کہ سرزمین شام میں واقع ہے وفات پائی اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ۳۵ھ میں جب کہ ابوبکر کی خلافت کا زمانہ تھا ان کی وفات ہوئی، اس بات میں شب کا اتفاق ہے کہ یہ اپنے غسل خانے میں مردہ پائے گئے۔ دیکھا گیا تو ان کا تمام جسم سبز ہو چکا تھا۔ تمام لوگ ان کی موت کی وجہ معلوم نہ کر سکے۔ یہاں تک کہ ایک کہنے والی کی آواز لوگوں کے کان میں آئی جو یہ کہہ رہا تھا اور کسی کو دکھائی نہیں دیتا تھا۔

نحن قتلنا سید الخدرج سعد بن عبادہ

در مینا بسهمین فلم نخط فئادہ

(یعنی ہم نے خدرج کے سردار سعد بن عبادہ کو قتل کیا اور ہم نے دوتیر ان کے قلب پر چلائے کہ نشانہ خطا نہ گیا۔

اس وجہ سے مشہور ہو گیا کہ کسی جن نے ان کو قتل کیا۔

۳۱۴۔ سعید بن الربیع :- یہ سعید بن الربیع انصار کے قبیلہ خندرج میں سے ہیں، جنگ احد میں شہید ہوئے، آں

مالک بن دمیج ہے۔ زہری میں، قبیلہ قریش میں سے یہ ان دس میں سے ایک ہیں جن کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت کی بشارت دی تھی، یہ شروع اسلام ہی میں ایمان لے آئے جبکہ ان کی عمر سترہ سال کی تھی، ان کا بیان ہے کہ میں اسلام لانے والوں میں سے تیسرا شخص ہوں اور میں ہی وہ پہلا شخص ہوں جس نے اللہ کے راستہ میں حیران دازی کی تمام غزوات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ برابر شریک رہے۔ بڑے مستجاب الدعوات تھے، اس بات کی لوگوں میں بڑی شہرت تھی ان کی بددعا سے لوگ دڑتے تھے اور ان سے دعا، خیر کی تمار کھتے تھے۔ اور یہ بات اس لئے تھی کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے حق میں یہ دعا کی تھی کہ اے اللہ ان کے تیر کو سیدھا پہنچا دے اور ان کی دعا کو قبول فرمائے۔ ان کے لئے اور زہر کے لئے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ماں اور باپ دونوں کو جمع کر کے اس طرح فرمایا: ارم فلک ابی دانی۔ ایسے الفاظ ان دونوں کے علاوہ کسی اور سے نہیں فرمائے، یہ کوتاہ قامت اور ٹھکے ہوئے بدن والے تھے، گندمی رنگ تھا اور جسم پر بال زیادہ تھے، مقام متیق میں جو مدینہ سے

قریب ہے اپنے محل میں وفات پائی اور لوگوں کے کندھوں پر مدینہ لے جانے گئے، مروان بن الحکم نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی مروان اس زمانہ میں مدینہ کا گورنر تھا مقام بقیع میں دفن کئے گئے یہ واقعہ ۳۵ھ میں پیش آیا ان کی عمر کچھ اوپر ستر سال کی ہوئی، عشرہ عشرہ میں سے ہیں، ان کی موت سب سے آخر میں واقع ہوئی حضرت عمرؓ و حضرت عثمانؓ نے ان کو کوفہ کا گورنر بنایا تھا۔ ان سے ایک بڑی جماعت صحابہ اور تابعین کی روایت کرتی ہے۔ ۳۱۱۔ سعد بن معاذ :- یہ سعد معاذ کے بیٹے ہیں انصاری اشہلی اوسنی ہیں مدینہ میں عقبہ اولیٰ اور ثانیہ کے درمیان اسلام لائے ان کے اسلام کو دیکھ کر عبداللہ اشہل کے بیٹے اور ان کے تمام خاندان والے اسلام لے آئے، انصار کے تمام خاندانوں میں سے یہ پہلا خاندان تھا جو کہ اسلام لایا۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو "سید الانصار" کا خطاب عطا فرمایا تھا۔ یہ انہی قوم میں بڑے بزرگ اور سردار تسلیم کئے جاتے تھے جلیل القدر

حضور نے ان میں اور عبد الرحمن بن عوف میں بھائی چارہ کا تعلق قائم کر لیا تھا یہ اور خارجہ بن زید ایک ہی قبر میں دفن کئے گئے۔

۳۱۵۔ سعید بن الاطول :- یہ سعید میں اطول کے بیٹے قبیلہ جہینہ سے ہیں، ان کو آپ حضور کی صحبت حاصل ہوئی۔ ان سے ان کے بیٹے عبد اللہ اور ابولضرہ روایت کرتے ہیں۔

۳۱۶۔ سعید بن زید :- یہ سعید زید کے بیٹے ہیں، ان کی کنیت ابو عمرو ہے اعدی قریشی ہیں، عشرہ مبشرہ میں سے ہیں شروع ہی میں شرف اسلام حاصل کیا اور تمام غزوات میں سوائے غزوہ بدر کے آنحضور کے ساتھ شرکت کی کیونکہ یہ سعید بن زید طلحہ بن عبد اللہ کے ساتھ تھے جو قریش کے غلہ والے قافلہ کی کوچ لگانے کے لئے مقرر کئے گئے تھے، آنحضرت نے غیمت میں ان کا حصہ بھی لگایا تھا اور حضرت عمرؓ کی بہن فاطمہ ان کے نکاح میں تھیں، اور یہی وہ فاطمہ ہیں جن کی وجہ سے عمر حلقہ بگوشش اسلام ہوئے ان کا رنگ گندمی اور قد لمبا تھا ان کے بدن پر بال زیادہ تھے سترہ میں مقام عقیق میں وفات پائی اور وہاں سے مدینہ لائے گئے، اور بخت البقیع میں دفن ہوئے، کچھ اوپر ستر سال کی عمر پائی۔ ان سے ایک جماعت روایت کرتی ہے۔

۳۱۷۔ سعید بن حریث :- یہ سعید بن حریث قریشی مخزومی ہیں۔ فتح مکہ میں آنحضور کے ساتھ شریک تھے۔ اس وقت ان کی عمر پندرہ سال تھی پھر کوفہ میں اقامت گزیرے ہوئے اور وہیں انتقال ہوا اور وہیں ان کی قبر ہے، حافظ ابن البر نے کہا کہ ان کی قبر جزیرہ میں ہے اور انہوں نے کوئی اولاد نہیں چھوڑی۔ ان سے انکے بھائی عمرو روایت کرتے ہیں۔

۳۱۸۔ سعید بن العاص :- یہ سعید بن العاص قریشی ہیں ہجرت والے سال میں ان کی پیدائش ہوئی، قریش کے سرداروں میں سے تھے۔ جن صحابہ کرام نے حضرت عثمان کے حکم سے قرآن کی کتابت کی ان میں سے ایک یہ بھی ہیں حضرت عثمان نے ان کو کوفہ کا گورنر بنایا تھا اور انہوں نے اہل طبرستان سے جنگ کی اور اس میں فتیاب ہوئے سترہ میں ان کی وفات ہوئی۔

۳۱۹۔ سعید بن زید :- یہ سعید سعد بن عبادہ کے بیٹے ہیں۔ انہوں نے کہا جاتا ہے کہ نبی علیہ السلام کی صحبت سے مشرف ہوئے اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں اور ان کے بیٹے شریعل اور ابو امامہ بن سہل ان سے روایت کرتے ہیں۔ واقعی وغیرہ نے کہا ہے کہ ان کا صحابی ہونا صحیح ہے، حضرت علیؓ کی جانب سے یمن کے گورنر تھے۔

۳۲۰۔ سبرہ بن معبد :- یہ سبرہ بن معبد حبشی ہیں اور مدینہ کے رہنے والے ہیں، ان سے ان کے بیٹے "رمیع" روایت کرتے ہیں، ان کا شمار مصر کے محدثین میں ہوتا ہے سبرہ میں میں سین مفتوح اور بارساکن ہے۔

۳۲۱۔ سہل بن سعد :- یہ سہل بن سعد سعدی انصاری ہیں اور ابو عباس ان کی کنیت ہے، ان کا نام "حزلی" تھا۔ لیکن پھر رسول اللہؐ نے سہل رکھ دیا جب حضورؐ نے وفات پائی تو ان کی عمر پندرہ سال کی تھی سہل نے مدینہ میں سترہ میں انتقال فرمایا اور بعضوں نے سترہ بیان کیا، یہ سب ہے آخری صحابی ہیں جن کا انتقال مدینہ میں ہوا ان سے ان کے بیٹے عباس اور زہری اور ابو حازم روایت کرتے ہیں۔

۳۲۲۔ سہل بن ابی حتمہ :- یہ سہل بن ابی حتمہ ہیں اور ابو محمد ان کی کنیت ہے اور انہی کو ابو عامرہ انصاری اسی کہا جاتا ہے سترہ میں پیدا ہوئے اور کوفہ میں اقامت گزیرے ہوئے اور مدینہ والوں میں ان کا شمار ہوتا ہے اور مدینہ ہی میں مصعب بن زہیر کے زمانہ میں ان کا انتقال ہوا۔ ایک بڑا گروہ ان سے روایت حدیث کرتا ہے۔

۳۲۳۔ سہیل بن حنیف انصاری :- یہ سہیل بن حنیف انصاری اسی ہیں یہ جنگ "بدر" احمد اور تمام غزوات میں شریک ہوئے جنگ احد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ثابت قدم رہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد حضرت علیؓ کے ساتھی اور مددگار رہے، ان کو حضرت علیؓ نے مدینہ میں اپنا قائم مقام بنایا اور اس کے بعد حاکم فارس بنادیا ان سے ان کے بیٹے ابو امامہ وغیرہ روایت حدیث کرتے ہیں، سترہ میں کوفہ میں انتقال ہوا۔

۳۲۴۔ سہیل بن بیضا۔ یہ سہیل بن بیضا ہیں اور ان ہی کے بھائی سہیل تھے، بیضا دان دونوں کی ماں تھی کہ جس کا نام "وعدہ" تھا۔ اور ان کے باپ "وہب بن ربیعہ" تھے اور سہیل ان مسلمانوں میں سے کہ جن کا اسلام مکہ میں ظاہر ہوا اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ یہ مکہ میں اپنے اسلام کو چھپاتے تھے اور مشرکین کے ساتھ بدر میں تھے، اسی زمانہ میں ایک دن گرفتار کر لئے گئے تو عبداللہ بن سعد نے ان کے متعلق گواہی دی کہ میں نے ان کو مکہ میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے تو یہ چھوڑ دیئے گئے، پھر مدینہ ہی میں ان کی وفات ہوئی اور ان حضرت نے ان کی اور ان کے بھائی کی نماز جنازہ مسجد میں پڑھائی، دونوں بھائیوں کا ذکر نماز جنازہ کے بیان میں آیا ہے۔

۳۲۵۔ سہیل بن الحنظلہ۔ یہ سہیل بن حنظلہ ہیں، حنظلہ ان کے دادا کی والدہ کا نام تھا اور بعض کہتے ہیں کہ ان کی والدہ کا نام ان ہی کی جانب یہ منسوب ہوتے ہیں اور اسی نام سے متعارف ہیں، ان کے باپ کا نام ربیع بن عمرو تھا اور سہیل ان لوگوں میں سے تھے جنہوں نے درخت کے نیچے بیعت کی تھی، بڑے فاضل تھے اور نہایت خلوت پسند و گرو نماز میں بے حد مشغول و منہمک ان کی کوئی اولاد نہیں ہوئی اور ملک شام میں سکونت تھی اور انتقال امیر معاویہ کے شروع خلافت کے زمانہ میں دمشق میں ہوا۔

۳۲۶۔ سہیل بن عمرو۔ یہ سہیل بن عمرو قرشی عامری ابو جندل کے والد تھے۔ قریش کے معزز لوگوں میں سے تھے جنگ بدر میں بحالت کفر گرفتار ہوئے، قید قریش کے خطیب بھی تھے اس لئے حضرت عمرؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی کہ یا رسول اللہ آپ ان کے دانت نکلو اور ان کے آئندہ کبھی آپ کے خلاف خطبہ نہ دے سکیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چھوڑ دیجیے شاید یہ کبھی ایسے مرتبہ پہنچیں کہ جس کی تم بھی تعریف کرو، اور یہی "صلح حدیبیہ" میں حاضر ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد جب لوگوں نے مکہ میں اختلاف کیا اور جس نے مرتد ہونا تھا وہ مرتد ہوا تو اس وقت ہی سہیل خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے اور لوگوں کو تسلی بخشی دیا اور اس ارتداد و اختلاف سے لوگوں کو روکا۔

عمواس میں ان کا انتقال ہوا اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ "یرموک" میں قتل کئے گئے، ایک دوسرے نسخہ میں انہی سہیل بن عمرو کے بارہ میں حافظ ابن عبد البر سے روایت ہے کہ کچھ لوگوں نے حضرت عمرؓ کے دروازہ کو گھیر لیا جن میں سہیل بن عمرو ابو سفیان بن حرب بھی تھے اور یہ لوگ قریش کے معززین میں سے تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف سے اجازت دینے کے لئے ایک جوان نکلا جو سب سے پہلے بدریوں کو اجازت داخلہ کی دے رہا تھا جیسے مصیب رومی حضرت بلال حبشی اس پر ابو سفیان نے کہا کہ میں نے آج کے دن جیسا معاملہ کبھی نہیں دیکھا کہ غلاموں کو تو اجازت دی جا رہی ہے اور ہم شدیداً بیٹھے ہیں تباری طرف توجہ بھی نہیں کی جاتی اس پر یہ سہیل بولے: "اے لوگو! بخدا میں اس کراہت کو جو تمہارے چہروں میں سے محسوس کر رہا ہوں اگر تم غضب ناک ہو تو اپنے نفس پر غصہ کرو کیونکہ سب لوگوں کو دعوت اسلام دی گئی تھی ان کے ساتھ تم کو بھی دی گئی تھی لیکن دوسرے لوگ اسلام میں جلدی آپہنچے، تم نے آنے میں دیر کی کان کھول کر سن لیقتیناً وہ شرف اور فضیلت کہ جس میں یہ غلام تم سے بدقت لے گئے (فضیلت اسلام) زیادہ بھاری ہے قوت کے لحاظ سے تمہارے اس دروازے سے جس کے بارہ میں تم آپس میں جھگڑ رہے ہو" اس کے بعد فرمایا: "اے لوگو! یہ غلام تم سے اس فضیلت اسلام میں آگے نکل گئے، اب تمہارے لئے کوئی راستہ اس فضیلت کی طرف نہیں ہے جس میں وہ تم سے آگے نکل گئے ہیں۔ اب اس جہاد کا خیال رکھو اور اس کو اپنے لئے ضروری خیال کرو ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ تم کو شہادت کا درجہ نصیب فرمائے (اور تم سرخ روئی کے ساتھ خدا سے جلد جا ملو پھر کپڑے جھاڑ کر کھڑے ہو گئے اور ملک شام تک چلے گئے حسن نے فرمایا اس مرد پر تعجب ہے کہ وہ کس قدر عقل مند ہے اور اپنے قول میں سچا ہے، قسم ہے خدا کی ہرگز اللہ تعالیٰ اس بندہ کو جو اس کی طرف جلد پہنچا ہے اس بندہ کی طرح نہیں بنائے گا، جو اس کے پاس دیر میں پہنچا ہے۔

۳۲۷۔ سہیل بن بیضا۔ یہ سہیل بن بیضا قریشی ہیں، ان کے

۳۳۳۔ سلمۃ بن صححر :- یہ سلمہ میں صححر انصاری بیاضی ہیں، کہا جاتا ہے کہ ان کا نام سلیمان تھا، یہی وہ ہیں کہ جنہوں نے اپنی بیوی سے ظہار کرنے کے بعد جماع کر لیا تھا۔ رونے اور گریہ کرنے والوں میں سے یہ بھی تھے، ان سے سلمان بن یسار اور ابن مسیب روایت کرتے ہیں، بخاری نے فرمایا ہے کہ ان کی روایت مقبر نہیں ہے۔

۳۳۴۔ سلمۃ بن الحقیق :- یہ سلمہ بن حقیق ہیں البوسنان ان کی کنیت ہے حقیق کا نام صححر بن عقبہ البندی تھا بصریوں میں سے کچھ جہاتے ہیں حقیق میں مہم کا پیش حد مہملہ کا فتحہ بائے موحده کا کسرہ ہے اور مشدوہ ہے آخر میں قاف

ہے اصحاب حدیث بارہ فتحہ دیتے ہیں۔
۳۳۵۔ سلمۃ بن قیس :- یہ سلمہ بن قیس اشجعی ہیں۔ ابوہام ان کو شامی کہتے ہیں اور کوفہ کے رہنے والوں میں ان کا شمار ہوتا ہے بلال بن یساف وغیرہ ان سے روایت کرتے ہیں۔

۳۳۶۔ سلمان فارسی :- یہ سلمان فارسی ہیں ان کی کنیت ابو عبد اللہ ہے رسول اللہ کے آزاد کردہ ہیں، فارسی الاصل راہبر مرنے کے رہنے والوں میں سے ہیں، اور بعض یہ کہتے ہیں کہ اصفہان کے مضافات میں ایک گاؤں "جی" نامی ہے وہاں کے رہنے والے تھے۔ دین کی طلب میں سفر کیا۔ اور سب سے پہلے نصرانی مذہب اختیار کیا اور ان کی کتابیں دیکھیں اور اسی دین پر پلے درپلے مشقتیں برداشت کرتے ہوئے رکے رہے، پھر قوم عرب نے ان کو گرفتار کر لیا اور یہودیوں کے ہاتھ فروخت کر ڈالا، پھر انہوں نے یہودیوں سے مکاتبت کرنی تو رسول اللہ نے بدل کتابت میں ان

کی مدد فرمائی کہا جاتا ہے کہ یہ سلمان فارسی آنحضور کے پاس جب آپ مدینہ آئے کچھ اور پوس آقاؤں کے غلام رہ کر پہنچے تب سلمان ہوئے حضور علیہ السلام نے فرمایا، سلمان ہمارے اہل بیت میں سے ہیں، اور یہ بھی انہیں میں سے ہیں کہ جن کے قدم کی جنت الفردوس متعین ہے، ان کی عمر بہت زیادہ ہوئی کہا جاتا ہے کہ اڑھائی سو سال اور بعض روایتوں میں ہے، ساڑھے تین سو سال کی عمر ہوئی لیکن پہلا قول صحیح ہے، اپنے

نسب کا پورا ذکر ان کے بھائی سہیل کے ذکر میں گزر گیا ابتدا ہی میں مسلمان ہونے بعثت کی دوبارہ ہجرت کی بدر اور تمام غزوات میں شریک ہے ان سے عبد اللہ بن ابیہ اور انس بن مالک روایت کرتے ہیں۔ ان کا انتقال ۳۹ میں جب کہ حضور علیہ السلام زندہ تھے اور حبوک سے واپس تشریف لائے تب ہوا، اپنے پیچھے کوئی اولاد نہ چھوڑی۔

۳۳۸۔ سمرہ بن جندب :- یہ سمرہ بن جندب الغزاری ہیں یہ قبیلہ انصار کے حلیف تھے، حافظ تھے اور رسول اللہ سے بہت روایت کرتے تھے اور ان سے ایک جماعت روایت کرتی ہے بصرہ میں ۳۹ کے اخیر میں انتقال ہوا۔

۳۳۹۔ سلیمان بن صرد :- یہ سلیمان بن صرد ہیں ان کی کنیت ابوالمطرف ہے، خراسانی تھے بہت ہی اچھے فاضل اور عابد آدمی تھے جب سے مسلمان کوفہ میں داخل ہوئے، یہ اسی وقت سے کوفہ میں رہنے لگے تھے ان کی عمر ۹۳ سال کی ہوئی صرد صادمہلہ کے فہمہ اور راء کے فتح کے ساتھ ہے۔

۳۴۰۔ سلیمان بن بریدہ :- یہ سلیمان بن بریدہ، سہمی میں پیدا ہوئے باپ اور عمران بن حصین سے روایت کرتے ہیں اور ان سے علقمہ وغیرہ ۳۹ میں وفات ہوئی۔

۳۴۱۔ سلمہ بن اکوع :- یہ سلمہ بن اکوع ہیں ان کی کنیت ابو سلم ہے، اسلمی مدنی ہیں اور نخت کے پیچھے بیعت کرنے والوں میں سے ہیں۔ پیدل جنگ کرنے والوں میں سب سے زیادہ بہادر اور قوی تھے ۳۹ میں مدینہ میں انتقال ہوا اس وقت اسی سال کی عمر تھی۔ ان سے بہت لوگ روایت کرتے ہیں۔

۳۴۲۔ سلمہ بن ہشام :- یہ قرشی مخزومی مہاجرین بعثت میں سے ہیں، اچھے اور صاحب فضل صحابی ہیں اور یہ ابو جہل کے بھائی تھے شروع زمانہ میں اسلام لے آئے تھے اور اللہ کی راہ میں بڑی تکلیفیں اٹھائیں اور مکہ میں نظر بند کئے گئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی مکہ اور صنیفوں کے لئے قنوت میں دعا فرماتے

تھے اس میں ان کو بھی شریک فرمانے تھے، یہ مکہ میں قید ہونے کی وجہ سے جنگ بدر میں شریک نہ ہو سکے ۳۹ میں جب کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت تھی "جنگ مرج الصفر" میں قتل ہوئے۔

میں سے تھے ان کو اہل کوفہ میں سمجھا جاتا ہے ان سے بلال بن یساف روایت کرتے ہیں۔ یساف دو نقطوں والی یاد کے فتح کے ساتھ ہے "س" مہملہ پر تشدید نہیں ہے آخر میں فار ہے۔

۳۴۱۔ سراقہ بن مالک: یہ سراقہ بن مالک بن جثم مدنی کنانی میں مرقدیدہ میں آتے جاتے تھے اور اہل مدینہ میں شمار کئے جاتے تھے، ایک بڑی جماعت ان سے روایت کرتی ہے۔ بڑے اونچے درجہ کے شاعروں میں سے تھے ۲۵۰ میں وفات ہوئی۔

۳۴۲۔ سفیان بن اسیدہ: یہ سفیان بن اسیدہ الحضرمی الشافعی ہیں حمیر بن نضر نے ان سے حصص والوں کے بارہ میں روایت کیا ہے۔ اسیدہ اکثر کے نزدیک فتح حمزہ اور کسرہ سین کے ساتھ ہے اور روایت کے مطابق حمزہ اور فتح سین کے ساتھ اور تیسرے قول کے مطابق فتح حمزہ اور فتح سین کے ساتھ بغیر یاد کے یعنی اُسَدَہ۔

۳۴۳۔ سفیان بن عبد اللہ: یہ سفیان بن عبد اللہ بن زمرہ ہیں۔ ان کی کنیت ابو عمر دلقعی ہے۔ اہل طائف میں ان کا شمار ہے، صحابی تھے اور طائف میں حضرت عمر کی جانب سے حاکم تھے۔

۳۴۴۔ سفیان بن ابی الزبیر: یہ سفیان بن ابی الزبیر کے بیٹے ازدی ہیں، قبیلہ ثنورہ کے رہنے والے حجازیوں میں ان کی حدیث مروج ہے۔ ابن الزبیر وغیرہ ان سے روایت کرتے ہیں۔

۳۴۵۔ سخرۃ: یہ سخرہ ہیں اور ان کی کنیت ابو عبد اللہ ازدی ہے ان سے ان کے بیٹے عبد اللہ روایت کرتے ہیں، ان کی ایک روایت کتاب العلم میں ہے، سخرہ میں سین پر فتح اور غار معجم ساکن اور باد موحده مفتوح ہے۔

۳۴۶۔ السائب بن یزید: یہ سائب بن یزید ہیں اور ان کی کنیت ابو یزید کنندی ہے، ۲۵۰ میں پیدا ہوئے اور جب کہ ان کی عمر سات سال کی تھی اپنے والد ماجد کے ہمراہ حجۃ الوداع میں حاضر ہوئے ان سے زہری اور محمد بن یوسف روایت کرتے ہیں۔ ۲۵۰ میں ان کا انتقال ہوا۔

ہاتھ کی کافی کھاتے اور وظیفہ کو صدقہ کر دیا کرتے تھے۔ ان کی بہت سی تفریقیں اور فضائل کا ذخیرہ ہے آنحضرت سے ان کی تعریف میں متعدد احادیث منقول ہیں ۲۵۰ میں شہر مدائن میں انتقال ہوا۔ ابو ہریرہ اور انس وغیرہ ان سے روایت کرتے ہیں۔

۳۴۷۔ سلمان بن عامر: یہ سلمان بن عامر ضبی ہیں ان کو یصریوں میں شمار کیا جاتا ہے اور بعض علماء کا خیال ہے کہ صحابہ میں سے روایت کرنے والوں میں ان کے علاوہ کوئی ضبی نہیں ہے۔

۳۴۸۔ سفینہ: یہ سفینہ ہیں جو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ ام سلمہ زوجہ محترمہ نبی کریم نے ان کو آزاد کیا تھا اور تاحیات ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کا عہد لیا تھا، کہتے ہیں کہ سفینہ ان کا لقب تھا اور ان کے نام کے بارہ میں اختلاف ہے بعض نے رباح کہا ہے اور بعض نے مہران اور بعض نے رومان، عربی النسل تھے بعض نے فارسی الاصل کہا ہے، بیان کیا جاتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر میں تھے پس جب کوئی تھک جاتا تو وہ اپنی تلوار ڈھال نیزہ ان پر ڈال دیتا یہاں تک کہ ان پر بہت سی چیزیں لاد دی گئیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بار برداری کے حق میں تو سفینہ (یعنی کشتی) ہے۔ ان سے ان کے بیٹے عبد الرحمن۔ محمد زیاد اور کثیر روایت کرتے ہیں۔

۳۴۹۔ سالم بن معقل: یہ سالم بن معقل ہیں جو آزاد کردہ ہیں ابو حذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ کے فارس اصطرخ کے رہنے والوں میں سے تھے، آزاد کردہ لوگوں میں بڑے فاضل و افضل و اکرام صحابہ میں سے تھے، ان کا شمار خاص قرار میں کیا جاتا تھا۔ اس لئے کہ ان حضرت نے فرمایا کہ چار آدمیوں سے قرآن سیکھو، ابن ام عبدس، ابی بن کعب سے سالم بن معقل یعنی مولیٰ ابی حذیفہ سے اور حاذ بن جبیل سے یہ بدر میں شریک ہوئے ہیں، ان سے ثابت بن قیس اور ابن عمر وغیرہ روایت کرتے ہیں۔

۳۵۰۔ سالم بن عبیدہ: یہ سالم بن عبیدہ اشجعی ہیں اہل صفہ

۳۴۷۔ السائب بن خلاد :- یہ سائب بن خلاد ہیں اور ان کی کنیت ابوہلہ ہے، انصاری خزرجی تھے۔ سلسلہ میں وفات ہوئی۔ ان سے ابن خلاد اور عطاء بن یسار روایت کرتے ہیں۔

۳۴۸۔ سوید بن قیس :- یہ سوید بن قیس ہیں اور ان کی کنیت ابو صفوان ہے ان سے سماک بن حرب روایت کرتے ہیں اور ان کو کوفیوں میں شمار کیا جاتا ہے۔

۳۴۹۔ ابوسیدف القین :- یہ ابوسیدف القین ہیں آنحضور کے صاحبزادہ ابراہیم کے صاعی باپ تھے۔ اور ان کا نام برادر بن اوس انصاری ہے، یہ اپنی کنیت کے ساتھ زیادہ مشہور ہیں اور ان کی بیوی ام بردہ میں جنہوں نے ابراہیم رضی اللہ عنہ کو دودھ پلایا تھا۔

۳۵۰۔ ابوسعید سعد بن مالک :- یہ ابوسعید سعد بن مالک انصاری خدری ہیں، اپنی کنیت کے ساتھ ہی مشہور ہو گئے حافظ حدیث اور صاحب فضل و عقل غلام میں سے تھے۔ احادیث کی بہت روایت کرتے ہیں، صحابہ اور تابعین کی ایک بڑی جماعت ان سے روایت حدیث کرتی ہے سلسلہ میں انتقال کیا اور جنت البقیع میں سپرد خاک کئے گئے۔ ۳۵ برس کی عمر پائی۔ خدرہ غار منجور کے صحنہ اور دال مہملہ کے سکون کے ساتھ ہے۔

۳۵۱۔ ابوسعید بن المعلی :- یہ ابوسعید حارث بن معلی انصاری زرقی ہیں۔ جب کہ ان کی چوتھ برس کی عمر تھی تو انہوں نے سلسلہ میں وفات پائی

۳۵۲۔ ابوسعید بن ابی فضالہ :- یہ ابوسعید بن ابی فضالہ حارثی انصاری ہیں ان کی کنیت ہی ان کا نام ہے اہل مدینہ میں شمار کئے جاتے ہیں ان کی حدیث حمید بن جعفر سے مروی ہے جو اپنے باپ سے اور وہ زیاد بن یناس سے روایت کرتے ہیں "یناس" میم کے کسرہ اور دو نقطوں والی یاد کے سکون کے ساتھ ہے۔ پھر فون ہے مد کے ساتھ بھی ہے اور بلا مد کے بھی۔

۳۵۳۔ ابوسلمہ :- یہ ابوسلمہ عبداللہ بن عبدالاسد کے بیٹے خزرجی قرشی آنحضرت کی چھوٹی بیٹی ہیں۔ ان کی والدہ "برہ" عبدالطلب کی بیٹی تھیں اور حضور سے پہلے یہ ام

۳۵۴۔ ابوسفیان بن حرب :- یہ ابوسفیان بن صفیر بن حرب بنو امیہ میں سے قرشی ہیں۔ حضرت معاویہ کے والد میں عام قبل سے دس برس پہلے پیدا ہوئے، اسلام سے پہلے قریش کے معزز سرداروں میں سمجھے جاتے تھے اور قریش کے سرداروں کا جھنڈا انہیں کے پاس رہتا تھا فتح مکہ کے دن اسلام لائے یہ بھی ان لوگوں میں سے ہیں جن کے دل میں اسلام کی نسبت قائم کرنے کے لئے ان کے ساتھ خاص سلوک کیا جاتا تھا، اسلام میں تالیف قلب کی گئی، غزوہ حنین میں انہوں نے شرکت کی اور آنحضور نے وہاں کے مال غنیمت میں سے ان کو بھی مؤلفہ القلوب میں داخل رکھتے ہوئے سواونٹ اور چالیس اوقیہ عطا فرمائے، غزوہ طائف میں ان کی ایک آنکھ پھوٹ گئی پھر یہ تنگ یرموک تک ایک چشم ہی رہے، یرموک میں ان کی دوسری آنکھ پر پتھر کی ضرب آئی اور بالکل نابینا ہو گئے ان سے عبداللہ بن عباس روایت کرتے ہیں سلسلہ میں مدینہ میں وفات پائی۔ جنت البقیع میں دفن کئے گئے۔

۳۵۵۔ ابوسفیان بن حارث :- یہ ابوسفیان بن حارث بن عبدالطلب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا کے بیٹے اور دودھ خریش بھائی ہیں وہ اس لئے کہ حلیمہ سعدیہ نے ان کو بچہ درودھ پلایا تھا ایک جماعت کہتی ہے کہ ان کا نام مغیرہ تھا اور دوسری جماعت کا خیال تھا کہ نہیں بلکہ نام ان کی کنیت ہی تھی۔ اور مغیرہ تو ان کے بھائی تھے یہ ان شعراء میں سے ہیں جن کے نقش قدم پر دوسرے چلتے تھے اور انہوں نے سید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بھوکی تھی کہ جس کا جواب حسان بن ثابت نے دیا تھا پھر اسلام لائے اور اس شان سے کہ رسول اللہ کے سامنے حیا و شرم کی وجہ سے کبھی سراٹھانے کی ہمت نہ ہوئی، یہ فتح مکہ میں مشرف باسلام ہوئے ان کے اسلام لانے کا واقعہ عجیب و غریب ہے، حضرت علی

ان ہی کو مخصوص کیا جاتا ہے۔ حضرت ابو ہریرہ کی احادیث اور عمرؓ کے فیصلوں کے سب سے بڑے عالم تھے اوصحاب کی ایک بڑی جماعت سے انہوں نے ملاقات کی اور ان سب سے انہوں نے روایات کی ہیں اور ان سے زہری اور بہت سے تابعین نے، مکحول کا بیان ہے کہ میں نے طلب علم میں تمام روئے زمین کو چھان مارا لیکن ابن مسیب سے بڑا عالم اور فقیہ کوئی دکھائی نہیں دیا اور خود ابن مسیب کہتے تھے کہ میں نے چالیس حج کئے میں ۹۳ میں انتقال ہوا۔

۳۵۹۔ سعید بن عبد العزیز۔ یہ سعید بن عبد العزیز بنوی و مشقی ہیں۔ اوزاعی کے زمانہ میں اور اس کے بعد بھی اہل شام کے فقیہوں میں ان کا شمار تھا۔ احمد کا بیان ہے کہ ملک شام میں سعید بن عبد العزیز اور اوزاعی سے زیادہ کسی حدیث صحیح نہیں اور کہتے تھے کہ ان میں اور اوزاعی میں میرے نزدیک کوئی فرق نہیں اور سعید بہت زیادہ رویا کرتے تھے ان سے اس کا سبب دریافت کیا گیا تو فرمایا کہ جب بھی نماز پڑھنے کے لئے کھڑا ہوتا ہوں تو پیشہ ووزخ متشکل ہو کر میرے سامنے لائی جاتی ہے، انسانی کا کہنا ہے کہ یہ ثقہ اور جہاد والے ہیں یہ مکحول اور زہری سے روایت کرتے ہیں اور ان سے ثوری ۱۶۷ میں ان کا انتقال ہوا۔ اور ان کی عمر کچھ اوپر تر سال کی ہوئی۔

۳۶۰۔ سعید بن ابی الحسن۔ یہ سعید بن ابی الحسن ہیں اور ان کا نام یسار ہے بصرہ کے رہنے والے اور تابعی ہیں، یہ ابن عباس اور ابو ہریرہ سے روایت کرتے ہیں اور ان سے قتادہ و عون ۱۶۸ میں اپنے بھائی سے ایک سال پہلے ان کا انتقال ہوا۔

۳۶۱۔ سعید بن حارث۔ یہ سعید بن حارث بن معلی النصار کی حجازی ہیں مدینہ کے قاضی اور بڑے مشہور تابعین میں سے ہیں انہوں نے ابن عمر، ابو سعید و جابر سے۔ اور ان سے بہت سے لوگوں نے روایت کی ہے۔

۳۶۲۔ سعید بن ابی ہند۔ یہ سعید بن ابی ہند سمرہ کے آزاد کردہ ہیں اور ابو موسیٰ اشعری اور ابو ہریرہ و ابن عباس سے روایت کرتے ہیں اور ان سے ان کے بیٹے عبد اللہ اور نافع بن عمر الحنفی مشہور ثقہ ہیں۔

نے ان سے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے حاضر ہوا اور ان سے وہ کہو کہ جو یوسف علیہ السلام کے مجرم بھائیوں نے یوسف علیہ السلام سے کہا تھا: يَا مُدْبِرُ لَقَدْ أَنتَدَبْنَاكَ إِلَيْنَا عَيْنًا یعنی خدا کی قسم اللہ تعالیٰ نے آپ کو ہم پر ترجیح دی اور یہ بات ثابت ہو گئی کہ ہم مجرم اور گنہگار ہیں تو ابو سفیان نے ایسا ہی کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر فرمایا لا تشرب علیکم الیوم الخ یعنی آج کے دن تم پر کوئی ملاست نہیں اللہ تعالیٰ تمہاری غلطیوں کو معاف فرمائیں اور وہ سب سے زیادہ رحم والے میں آنحضور نے ان کی یہ توبہ قبول فرمائی اور یہ اسکا لائے، ان کی موت کا یہ سبب ہوا کہ انہوں نے حج کیا اور جب نائی نے ان کا سر مونڈا تو ایک مساجدان کے سر میں خنکا کاٹ دیا اسی وجہ سے یہ تکلیف میں مبتلا ہو گئے یہاں تک کہ حج سے واپسی کے بعد ۲۲۸ میں مدینہ میں انتقال ہوا اور عقیل بن ابی طالبؓ کے مکان میں دفن ہوئے حضرت عمرؓ نے ان کی ناز جنازہ پڑھائی۔

۳۵۶۔ ابوالسبح۔ یہ ابوالسبح ہیں اور ان کا نام ایاد تھا آنحضور کے خادم تھے اور بعض کہتے ہیں کہ آپ کے آزاد کردہ غلام تھے، اپنی کنیت سے زیادہ مشہور ہیں "ایاد" کسرہ ہمزہ اور تخفیف یا کے ساتھ ہے ان کے انتقال کا مقام معلوم نہیں۔

۳۵۷۔ ابوسہیل۔ یہ ابوسہیل سائب بن جویلاہ کے بیٹے ہیں ان کا تذکرہ اس سے پہلے اسی حرف میں آچکا ہے۔

تابعین

۳۵۸۔ سعید بن المسیب۔ یہ سعید بن مسیب ہیں اور ان کی کنیت ابو محمد ہے قرظی غزوئی مدنی ہیں، جب حضرت عمرؓ کی خلافت کو دو سال گزر گئے تھے تو یہ پیدا ہوئے اور ان تابعین سرداروں میں سے تھے کہ جو نقش اقل (یعنی صحابہ کی طرز زندگی) پر گامزن تھے۔ وہ فقہ و حدیث زہد و عبادت اور تقویٰ و طہارت کے جامع تھے ان چیزوں کو دیکھنے کے لئے ان ہی کی طرف اشارہ کیا جاتا ہے اور

۳۶۳- سعید بن جبیر - یہ سعید بن جبیر اسدی کوئی ہیں جلیل القدر تابعین میں سے ایک یہ بھی ہیں۔ انہوں نے ابو مسعود بن عباس اور ابن عمر اور ابن زبیر و انس سے علم حاصل کیا اور ان سے بہت لوگوں نے، ماہ شعبان ۳۷ھ میں جب کہ ان کی عمر انچاس

سال کی تھی، حجاج بن یوسف نے ان کو قتل کرایا اور خود حجاج رمضان میں مرا اور بعض کے نزدیک اسی سال شوال میں اور یوں بھی کہتے ہیں کہ ان کے شہادت کے چھ ماہ بعد مرا ان کے بعد حجاج کسی کے قتل پر قاعد نہیں ہوا، کیونکہ سعید نے حجاج پر بددعا کی تھی جب کہ حجاج ان سے مخاطب ہو کر بولا کہ بتاؤ کہ تم کو کس طرح قتل کیا جائے، میں تم کو اسی طرح قتل کروں گا سعید بولے کہ اے حجاج تو اپنا قتل ہونا جس طرح چاہے وہ بتلا اس لئے کہ خدا کی قسم جس طرح تو مجھ کو قتل کرے گا اسی طرح آخرت میں میں تجھ کو قتل کروں گا، حجاج بولا کہ کیا تم چاہتے ہو کہ میں تم کو مصاف کر دوں بولے کہ اگر عفو واقع ہوا تو وہ اللہ کی طرف سے ہوگا، اور رہا تو اس میں ترے لئے کوئی برأت و عذر نہیں۔ حجاج یہ سن کر بولا کہ ان کو لے جاؤ اور قتل کر ڈالو، پس جب ان کو دروازہ سے باہر نکالا تو یہ ہنس پڑے، ان کی اطلاع حجاج کو پہنچائی گئی تو حکم دیا کہ ان کو واپس لاؤ، لہذا واپس لایا گیا تو اس نے پوچھا کہ اب ہنسے کا کیا سبب تھا بولے کہ مجھ کو اللہ کے مقابلے میں تیری بیباکی اور اللہ تعالیٰ کی تیرے مقابل میں علم و بردباری پر تعجب ہوتا ہے حجاج نے یہ سن کر حکم دیا کہ کھال کھائی جائے۔ تو بچھائی گئی۔ پھر حکم دیا کہ ان کو قتل کر دیا جائے، اسکے بعد سعید نے فرمایا کہ و جئت وجہی للذی فطر السموات والارض حیفا و ما انا من المشرکین۔ یعنی میں نے اپنا رخ سب سے موڑ کر اس خدا کی طرف کر لیا ہے جو خالق آسمان و زمین ہے اور میں مشرک کرنے والوں میں سے نہیں ہوں، حجاج نے یہ سن کر حکم دیا کہ ان کو قبلہ کی مخالف سمت کر کے مضبوط بانڈھ دیا جائے، سعید نے فرمایا یا بنی تاولی فشم و جہد اللہ جس طرف کو بھی تم رخ کرو گے اسی طرف اللہ ہے، اب حجاج نے حکم دیا کہ سر کے بل اونڈھا کر دیا جائے سعید نے فرمایا منہا خلقتا کوں فیہا نعید کم و منہا نخرجکم فارثو انحدری۔ حجاج

نے یہ سن کر حکم دیا اس کو ذبح کر دو، سعید نے فرمایا کہ میں شہادت دیتا ہوں اور حجت پیش کرتا ہوں اس بات کی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور اس بات کی کہ محمد اس کے بندے اور رسول ہیں یہ (حجت ایمانی) میری طرف سے سنبھال یہاں تک کہ تو مجھ سے قیامت کے دن ملے پھر سعید نے دعا کی کہ اے اللہ حجاج کو میرے بعد کسی کے قتل پر قاعد نہ کر، اس کے بعد کھال پر ان کو ذبح کر دیا گیا، کہتے ہیں کہ حجاج ان کے قتل کے بعد پندرہ راتیں اور جیا اس کے بعد حجاج کے پیٹ میں کیڑن کی بیماری پیدا ہو گئی، حجاج نے حکیم کو بلوایا تاکہ معائنہ کرے۔ حکیم نے گوشت کا ایک سڑا ہوا ٹکڑا منگوایا اور اس کو دھکا دیں پھر اس کے گلے سے اتارا اور کچھ دیر تک جھوٹے رکھا، اس کے بعد حکیم نے اس کو نکالا تو دیکھا کہ خون سے بھرا ہوا ہے، حکیم یہ سمجھ گیا کہ اب یہ بچنے والا نہیں، حجاج اپنی بقیہ زندگی میں چند بار بتا جاتا کہ مجھے اہل سعید کو کیا ہو گیا کہ جب میں سونا ہوں تو میرا پاؤں پکڑ کر ہلا دیتا ہے، سعید بن جبیر عراق کی کھلی آبادی میں دفن کئے گئے۔ اور ان کی قبر ہائی زیارت گاہ ہے۔

۳۶۴- سعید بن ابراہیم - یہ سعید بن ابراہیم بن عبد الرحمن بن عوف زہری قرشی قاضی مدینہ اور مدینہ کے فضلاء اور اکابر تابعین میں سے ہیں انہوں نے اپنے والد اور ان کے علاوہ لوگوں سے سماعت حدیث کی ہے ۳۵ھ میں ان کا انتقال ہوا۔ جب کہ ان کی عمر بہتر سال کی تھی۔

۳۶۵- سعید بن ہشام :- یہ سعید بن ہشام انصاری ہیں اونچے درجہ کے تابعین میں سے ہیں انہوں نے حضرت عائشہ اور حضرت ابن عمر وغیرہ سے سنا اور ان سے حسن روایت کرتے ہیں اور ان کی حدیث اہل یصرہ میں پائی جاتی ہے۔

۳۶۶- سفیان بن دینار :- یہ سفیان بن دینار خمرافہ قرشی کوئی ہیں، سعید بن جبیر اور مصعب بن سعد سے روایت کرتے ہیں اور ان سے ابن مبارک وغیرہ حضرت معاویہ کے زمانہ میں پیدا ہوئے اور آنحضرت کے مزار مبارک کی زیارت ان کو نصیب ہوئی۔

۳۶۷- سفیان لوری :- یہ سفیان بن سعید ثوری کوئی امام المسلمین ہیں اور مخلوق پر اللہ کی حجت کاملہ ہیں اپنے زمانہ میں

فقہ اور اجتہاد کے جامع تھے حدیث کے بڑے عالم اور زاہد و عابد اور متقی اور ثقہ تھے اور خصوصاً علم حدیث وغیرہ علوم کے مرجع تھے تمام لوگ ان کی دین داری، زہد پرہیزگاری اور ثقہ ہونے پر متفق ہیں اور کوئی بھی ایسا نہیں کہ جو اس میں اختلاف کرتا ہو ائمہ مجتہدین میں سے ایک یہ بھی ہیں قطب اسلام نیز ارکان دین میں ان کا بھی شمار ہے ۱۹۹ھ میں سلیمان بن عبد الملک کے زمانہ میں ان کی پیدائش ہوئی انہوں نے ایک بڑی جماعت محدثین سے روایات حاصل کیں، ان سے معمر، اوراعی، ابن جریر، مالک، شعبہ، ابن عیینہ، فضیل بن عیاض اور ان کے علاوہ بہت سے آدمی روایت کرتے ہیں، ۲۰۰ھ میں بصرہ میں ان کا انتقال ہوا۔

۳۶۸۔ سفیان بن عیینہ :- یہ سفیان بن عیینہ ہلالی ہیں ان کے ازاد کردہ ہیں ۲۰۰ھ میں جب کہ نصف شعبان گزر چکا تھا کوفہ میں ان کی ولادت ہوئی یہ نام تھے اور عالم تھے۔ محدثین کے نزدیک قابل اعتماد ہیں۔ حجت فی الحدیث، زہد و توریق تھے ان کی صحت حدیث پر سب کا اتفاق ہے، انہوں نے زہری اور اس کے علاوہ بہت سے لوگوں سے سنا اور ان سے اسس، ثوری، شعبہ، شافعی، احمد اور ان کے علاوہ بہت سے محدثین نے روایت کی ہے، سب کا کہنا ہے کہ اگر مالک اور سفیان نہ ہوتے تو حجاز کا علم جانا رہتا ۱۹۹ھ میں رجب کی پہلی کو مکہ میں ان کا انتقال ہوا اور جون میں دفن کئے گئے۔ انہوں نے سترچ کئے تھے۔

۳۶۹۔ سلیمان بن حرب :- یہ سلیمان بن حرب بصری مکہ کے قاضی ہیں بصریوں کے جلیل القدر اور صاحب علم لوگوں میں سے ایک یہ بھی ہیں، ابو حاتم نے ان کے بارے میں کہا کہ یہ ائمہ میں سے تھے، تقریباً دس ہزار حدیثیں ان سے مروی ہیں، حالانکہ میں نے ان کے ہاتھ میں کبھی کوئی کتاب

نہیں دیکھی۔ اور بغداد میں میں ان کی مجلس میں حاضر ہوا تو تمینہ کیا گیا کہ شکر کار کی تعداد چالیس ہزار تھی ۲۰۰ھ ماہ صفر میں پیدا ہوئے اور ۲۰۸ھ تک طلب حدیث میں سرگرداں رہے اور اسی سال تک حماد بن زید کی خدمت میں لگے رہے ان سے اہل وغیرہ روایت کرتے ہیں ۲۰۸ھ میں ان کا انتقال ہوا۔

۳۷۰۔ سلیمان بن ابی مسلم :- یہ سلیمان بن ابی مسلم اہول کئی ہیں اور ابی یحییٰ کے ناموں میں، حجاز کے تابعین اور علماء میں بڑے ثقہ سمجھے جاتے ہیں، انہوں نے طاؤس اور ابو سلمہ سے سماع حدیث کیا اور ان سے ابن عیینہ ابن جریر و شعبہ وغیرہ روایت کرتے ہیں۔

۳۷۱۔ سلیمان بن ابی حاتم :- یہ سلیمان بن ابی حاتم قرطبی عددی ہیں، مسلمانوں میں بڑے ہی فاضل اور صالح لوگوں میں ان کا شمار تھا، بڑے درجہ کے تابعین میں سمجھے جاتے تھے، ان سے ان کے بیٹے ابو بکر روایت کرتے ہیں۔

۳۷۲۔ سلیمان بن مویٰ المیمونہ :- یہ سلیمان بن مویٰ المیمونہ ہیں اور یہ مشہور ابن یسار نہیں ہیں، تابعی ہیں۔

۳۷۳۔ سلیمان بن عامر :- یہ سلیمان بن عامر کندی ہیں۔ اور یہ ربیع بن انس سے روایت کرتے ہیں اور ان سے ابن ماجہ اور ان کے علاوہ بہت سے لوگ نقل کرتے ہیں۔

۳۷۴۔ سلیمان بن ابی عبد اللہ :- یہ سلیمان بن ابی عبد اللہ تابعی ہیں اور انہوں نے صحابہ جبارین کا زمانہ پایا ہے۔ یہ سعد بن ابی وقاص اور ابو ہریرہ سے روایت کرتے ہیں، امام ابو داؤد نے ان کی حدیث فضائل مدینہ میں ذکر کی ہے۔

۳۷۵۔ سلیمان بن یسار :- یہ سلیمان بن یسار میں ان کی کنیت ابو ایوب ہے، یہ ميمونہ زوجہ نبی کریم کے آزاد کردہ میں ان کے بھائی عطاء بن یسار ہیں، اہل مدینہ سے ہیں بڑے درجہ کے تابعین میں سے ہیں، یہ فقیہ فاضل قابل اعتماد، عابد، پرہیزگار اور حجت تھے (یعنی ان کی طرف کسی قول کا منسوب ہونا مستقل دلیل تھی) اور سات فقیہوں میں سے ایک یہ بھی ہیں ۲۰۸ھ میں ان کا انتقال ہوا، جب کہ ان کی عمر ۷۰ سال کی تھی۔

۳۷۶۔ سالم بن عبد اللہ :- یہ سالم حضرت عبد اللہ بن عمر بن خطاب کے بیٹے ہیں۔ اور ابو عمرو ان کی کنیت ہے قرطبی و عددی و مدنی ہیں، مدینہ کے فقہاء میں سے یہ بھی ہیں اور تابعین کے سرخیل اور علماء و معتدین میں سے ہیں ۲۰۸ھ میں مدینہ میں ان کا انتقال ہوا۔

۳۷۷۔ سالم بن ابی الجعد :- یہ سالم بن ابی الجعد ہیں اور ان کا نام رافع کوئی ہے مشہور اور محترم تابعین میں سے ہیں،

صحابی عورتیں

۳۸۴- سورہ ۱- یہ سورہ بنت زید ام المومنین میں شروع زمانہ میں اسلام لے آئیں تھیں اور وہ اپنے چچا کے بیٹے سکران بن عمرو کے نکاح میں تھیں جب ان کے شوہر کا انتقال ہوا تو ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کر لیا اور ان کے ساتھ مکہ میں خلوت ہوئی، یہ نکاح حضرت خدیجہ کی وفات کے بعد اور حضرت عائشہ کے نکاح سے پہلے ہوا۔ انہوں نے مدینہ ہجرت فرمائی۔ جب بوزہ کی ہو گئیں تو آپ نے چاہا کہ ان کو طلاق دے دیں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے انہوں نے درخواست کی کہ آپ ان کو طلاق نہ دیں اور سورہ نے اپنی باری کا دن حضرت عائشہ کو دے دیا۔ آپ نے ان کو اپنے نکاح میں رکھا۔ ماہ شوال ۳۸۵ء میں مدینہ میں انتقال کیا۔

۳۸۵- ام سلمہ ۲- یہ ام سلمہ ام المومنین بنت بنت ابی امیہ میں جناب رسول کریم سے پہلے ابو سلمہ کے نکاح میں تھیں، جب ابو سلمہ ۳۸۵ء یا ۳۸۶ء میں انتقال کر گئے تو انہوں نے اس حضور سے اسی سال کہ جس میں ابو سلمہ کا انتقال ہوا تھا جب کہ ماہ شوال کی کچھ راتیں باقی رہ گئیں تھیں نکاح کر لیا۔ پھر ۳۸۶ء میں ان کا انتقال ہوا اور جنت البقیع میں مدفون ہوئیں، اس کی عمر پھر اسی برس کی تھی، ان سے ابن عباس، حضرت عائشہ اور زینب ان کی بیٹی اور ان کے بیٹے، اور ابن المسیب اور صہابہ و تابعین کی ایک بڑی جماعت روایت کرتی ہے۔

۳۸۶- ام سلیم ۳- یہ ام سلیم ملحان کی بیٹی ہیں۔ اور ان کے نام میں اختلاف ہے، باقوال مختلفہ سہلہ اور رملہ اور ملیکہ غلیصہ اور رمیصا بیان کیا گیا ہے، مالک بن نضر انس بن مالک کے والد نے ان سے نکاح کیا، انہی کے بطن سے انس پیدا ہوئے پھر یہ مالک بن نضر بحالت کفر قتل کر دیئے گئے۔ اسکے بعد یہ اسلام لے آئیں، ابو طلحہ نے جب یہ مشرک تھے ان سے پیغام ڈالا تو انہوں نے انکار کر دیا اور ان کو اسلام کی دعوت دی، ابو طلحہ اسلام لے آئے تو انہوں نے کہا کہ میں اب تم سے شادی کرتی ہوں۔ اور تم سے ہر تمہارے کچھ نہیں لوں گی طلحہ نے ان سے شادی کر لی، ان سے بڑی جماعت روایت کرتی ہے، ملحان کسر و میم اور سکون لام اور

۱۰۱- عمر فاروق جابر و انس سے حدیث کو سنا اور ان سے منصور و انش روایت کرتے ہیں۔ ۳۸۷- سیار بن سلام ۱- یہ سیار بن سلام ہیں اور ان کی کنیت ابو المنہال بصری غیبی ہے۔ مشہور تابعین میں سے ہیں۔

۳۸۸- سیار بن سلام ۱- یہ سیار بن سلام ہیں اور ان کی کنیت ابو المنہال بصری غیبی ہے۔ مشہور تابعین میں سے ہیں۔ ۳۸۹- سماک بن حرب ۱- یہ سماک بن حرب فہلی میں اور ان کی کنیت ابو مغیرہ ہے، جابر بن سمرہ اور نعمان بن بشیر سے روایت کرتے ہیں اور ان سے شعبہ و زائدہ، ان سے تقریباً دو سو حدیثیں مروی ہیں اور یہ ثقہ تھے لیکن حافظہ کمزور ہو گیا تھا ان کو ابن مبارک و شعبہ وغیرہ نے ضعیف کہا ہے ۳۹۰- سوید بن وہب ۱- یہ سوید بن وہب ہیں اور ابن عجلان کے اساتذہ میں سے ہیں۔

۳۸۱- ابوالسائب ۱- یہ ابوالسائب بن شام بن زہرہ کے آزاد کردہ ہیں، تابعی ہیں اور ابو ہریرہ ابو سعید و مغیرہ سے روایت کرتے ہیں۔ اور ان سے عطاء بن عبد الرحمن۔

۳۸۲- ابو سلمہ ۲- یہ ابو سلمہ ہیں اپنے چچا عبد اللہ بن عبد الرحمن بن عوف سے روایت کرتے ہیں۔ زہری قرطبی ہیں ایک قوا کے اعتبار سے مدینہ کے مشہور سات فقہاء میں سے ہیں۔ اور مشہور و صاحب علم تابعین میں سے ہیں کہا جاتا ہے کہ ان کی کنیت ہی ان کا نام ہے اور ان سے زیادہ حدیثیں مروی ہیں۔ ابن عباس ابو ہریرہ اور ابن عمر وغیرہ سے انہوں نے حدیث کو سنا اور ان سے زہری، یحییٰ بن کثیر، شعبہ وغیرہ روایت کرتے ہیں ۳۸۳- ابو سلمہ ۳- یہ ابو سلمہ ہیں اپنے چچا ابویوب اور عبدی بن حاتم سے روایت کرتے ہیں اور ان سے واصل بن سائب اور یحییٰ بن جابر طائی ابن معین وغیرہ نے ان کو ضعیف کہا ہے اور امام ترمذی فرماتے تھے کہ میں نے محمد بن اسماعیل کو کہتے ہوئے سنا ہے کہ ابو سلمہ کی احادیث غیر معروف و نامشہور ہیں۔

خمار کیا گیا ہے اور بعض ان کو اہل طائف سے بتلاتے ہیں اور ان کی حدیث حجازیوں میں پائی جاتی ہے، ان سے بہت سے آدمی روایت کرتے ہیں۔

۳۹۴۔ شکل بن حمید :- یہ شکل بن حمید عیسیٰ بن ان سے ان کے بیٹے شقیق کے علاوہ اور کوئی روایت نہیں کرتا اور ان کا شمار کوفیوں میں ہے، شکل، سہیل اور کاف کے زہر اور لام کے ساتھ ہے اور شقیق، شتر کی تصفیر ہے۔

۳۹۵۔ شریک بن سحما :- یہ شریک بن سحما ہیں اور سحما ان کی ماں ہے کہ جن کی نسبت یہ یہ شہود ہوئے اور ان کے باپ عبدة بن منیث ہیں جن کا ذکر لعان کے مسائل میں آتا ہے اور یہ وہ ہیں جن پر ہلال بن امیہ نے اپنی بیوی کے باب میں تہمت لگائی تھی، اور اس کے بعد لعان کرنا پڑا تھا یہ اپنے باپ کے ساتھ غزوہ احد میں شریک ہوئے تھے۔ عبدة بن ابیاد کے زہر کے ساتھ ہے۔ اور بعض نے بلے موجدہ بہ جزم پڑھا ہے۔

۳۹۶۔ ابو شمر :- یہ ابو شمر ہیں اور لفظ شمر میں شمر ہر پیش اور بار ساکن اور راء پیش ہے، صحابی ہیں ان کی نسبت معلوم نہیں حضرت عباس کی حدیث میں حج کا نیا کے سلسلہ میں ان کا ذکر آتا ہے۔ آنحضور کے زمانہ حیات ہی میں ان کا انتقال ہوا۔

۳۹۷۔ ابو شمر :- یہ ابو شمر بن خویلد بن عمرو کعبی عدوی، خزاعی ہیں، فتح مکہ سے پہلے اسلام لائے مسلمانوں میں مدینہ میں ان کا انتقال ہوا۔ ان سے ایک جماعت روایت کرتی ہے۔ اور یہ اپنی کیفیت ہی سے زیادہ مشہور ہیں۔ اہل حجاز میں ان کا شمار ہے۔

تابعین

۳۹۸۔ شقیق بن ابی سلمہ :- یہ شقیق بن ابی سلمہ ہیں ابو دائل اسدی ان کی کیفیت ہے، انہوں نے مکہ میں آنحضور کا زمانہ پایا لیکن آپ سے کچھ سنا نہیں ہے۔ کہا کرتے تھے کہ میری عمر بخت نبوی سے پہلے دس سال کی تھی اس وقت میں اپنے بھڑکریاں جنگل میں چرا رہا تھا صحابہ کی ایک بڑی

جائے جملہ کے ساتھ ہے۔

۳۹۹۔ سیدہ بن سیدہ عمارت کی بیٹی ہیں، قبیلہ اسلم کی ہیں اسعد بن خولہ کے نکاح میں تھیں پھر حمزہ الوداع والے سال میں سعد کا انتقال ہوا ان کی حدیث کوفہ میں زیادہ ہے اور ایک جماعت ان سے روایت کرتی ہے۔

۳۹۸۔ سہیمہ بنت عمر :- یہ سہیمہ عمر کی بیٹی قبیلہ مزینہ کی ہیں، ارکانہ بن عبد زید کے نکاح میں تھیں، ان کا ذکر طلاق کے بارے میں آتا ہے، سہیمہ سین کے پیش اور ہار کے زہر کے ساتھ ہے۔

۳۹۹۔ سلمہ بنت حمر :- یہ سلمہ بنت حمر زہر ہیں اور فزیر یہ بھی کہا جاتا ہے ان کی حدیث کوفہ والوں میں مروی ہے۔ یہ وہ لفظ ہے جو عبد کے مقابلہ میں استغنیٰ ہوتا ہے۔

۳۹۰۔ سلمیٰ :- یہ سلمیٰ رافع کی ماں اور ابو رافع کی زہر

صحابیہ ہیں، ان سے ان کے بیٹے عبد اللہ بن سلمیٰ روایت کرتے ہیں، ابراہیم ابن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دایہ تھیں اور حضرت فاطمہ کو بنت عیسیٰ کے ہمراہ انہوں نے غسل دیا۔

مشہور صحابہ

۳۹۱۔ شداد بن اوس :- یہ شداد بن اوس ہیں، ان کی کنیت، ابی انصاری ہے اور سنان بن ثابت کے بھتیجے ہیں بیت المقدس میں قیام تھا، اہل شام میں شمار ہوتے تھے، شہید ہوئے، ان کی عمر پچھتر سال کی تھی، ملک شام میں انتقال ہوا۔ عبادة بن صامت اور ابو درودا کہا کرتے تھے کہ شداد ان لوگوں میں سے تھے کہ جن کو علم و حلم کی دولت سے نوازا گیا تھا۔

۳۹۲۔ شمر بن بانی :- یہ شمر بن بانی ابو المقدم عمارتی ہیں۔ انہوں نے آنحضور کا عہد مبارک پایا۔ اور ان شمر کے نام کے ساتھ ہی آپ حضور نے ان کے باپ، بانی بن زید کی کنیت رکھی تھی اور فرمایا تھا کہ تم ابو شمر بن بانی ہو شمر، حضرت علی کے ساتھیوں میں سے تھے، ان کے بیٹے مرغام ان سے روایت کرتے ہیں۔

۳۹۳۔ شرید بن سوید :- یہ شرید بن سوید ثقفی ہیں اور کہا جاتا ہے کہ یہ حضرات کے لئے لیکن ان کو قبیلہ ثقیف سے

صحابی عورتیں

۴۰۶۔ الشفار بنت عبد اللہ ۱۔ یہ شفاعت عبد اللہ قسوسی عدوی میں، احمد بن صالح مصری کہتے ہیں کہ ان کا نام نیلی ہے اور شفا لقب ہے جو نام پر غالب آگیا، ہجرت سے پہلے اسلام لائیں بڑی عاقلہ اور فاضلہ عورتوں میں سے تھیں۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے یہاں تشریف لائے تھے اور دو پہر کو وہیں آرام فرماتے تھے اور انہوں نے آنحضور کے لئے بستر اور تنگی کا انتظام کر رکھا تھا، آپ اسی بستر میں آرام فرماتے تھے شفاعتین کے کسرہ اور فار اور مد کے ساتھ آتا ہے۔

۴۰۷۔ ام شریک غزنہ ۲۔ یہ ام شریک غزنہ بنت دودان قریشیہ نامیہ، صحابیہ ہیں۔ دودان وال محلہ کے پیش کے ساتھ ہے۔

۴۰۸۔ ام شریک النصار ۳۔ یہ ام شریک انصار ہیں کہ جن کا ذکر کتاب البدع میں فاطمہ بنت قیس کی حدیث میں آیا ہے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فاطمہ سے فرمایا تھا کہ جاؤ ام شریک کے گھر میں عدت پوری کرو، اور بعضوں نے کہا کہ جن کے گھر میں عدت گزارنے کا حکم آنحضور نے دیا تھا وہ ام شریک ادنیٰ میں لیکن ان کا یہ قول صحیح نہیں اس لئے کہ ام شریک اولیٰ قریشیہ لوی بن غالب کی اولاد ہیں سے تھیں اور یہ انصار ہیں کیونکہ فاطمہ بنت قیس کی بعض روایات میں آیا ہے کہ ام شریک ایک مالدار عورت ہیں انصار میں سے۔

صحابہ

۴۰۹۔ صفوان بن عسال ۱۔ یہ صفوان بن عسال مرادی ہیں کوفہ کے رہنے والے تھے اور ان کی حدیث اہل کوفہ میں شائع تھی۔ عسال میں عین پر زبر اور سین مہملہ پر تشدید اور لام ہے۔

۴۱۰۔ صفوان بن مہطل ۲۔ ان کی کنیت ابو عمرو سلمیٰ ہے انہوں نے مغزوہ خندق اور اس کے علاوہ تمام غزوات میں شرکت کی اور انہیں کے بارہ میں وہ سب کچھ کہا گیا ہے۔

جماعت سے روایت کرتے ہیں ان میں عمر بن خطاب ابن مسعود ہیں، ابن مسعود کے خاص لوگوں میں سے اور ان کے بڑے درجہ کے اصحاب ۱۔ سے تھے ان سے بہت حدیثیں مروی ہیں مستند و جت تھے حجاج کے۔ بلکہ میں انتقال ہوا۔ اور ایک قول ہے کہ ۹۹ میں تھا۔

۴۰۹۔ شریک البوزنی ۱۔ یہ شریک بوزنی تابعی میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت فرماتے ہیں اور ان سے اس پر حراری۔

۴۱۰۔ شریک بن شہاب ۲۔ یہ شریک بن شہاب حارثی بصری ہیں۔ اور ان کو تابعین سے شمار کیا گیا ہے۔ ابی ہریرہ اسلمی سے روایت کرتے ہیں اور ازرق بن قیس ان سے روایت کرتے ہیں لیکن اس بارہ میں مشہور نہیں۔

۴۱۱۔ شریک بن عبد ۳۔ یہ شریک بن عبد مصری ہیں ابو امامہ و جابر بن نفیر سے روایت کرتے ہیں اور ان سے صفوان بن عمرو اور عمار بن صالح۔

۴۱۲۔ ابو الشعثا ۱۔ یہ ابو الشعثا سلیم بن اسود محاربی کوفی ہیں مشہور اور معتبر تابعیوں میں سے ہیں۔ حجاج کے عہد میں ان کا انتقال ہوا۔

۴۱۳۔ عمار بن شریک کوفی ہیں اور مشہور تابعی علم لوگوں میں سے ایک یہ بھی ہیں۔ حضرت عمر کے دور خلافت میں پیدا ہوئے۔

بیت سے صحابہ سے روایت کرتے ہیں اور ان سے ایک بڑا گروہ روایت کرتا ہے۔ فرماتے تھے کہ میں نے پانچ سو صحابہ کو دیکھا اور کبھی کوئی حرف کسی کا غدر نہیں لکھا اور مجھ سے جو حدیث بھی بیان کی گئی میں نے اس کو حافظہ میں محفوظ کر لیا۔ ابن عیینہ کا قول ہے کہ ابن عباس اپنے زمانہ کے اور ثوری اپنے دور کے امام تھے، اور ثوری نے کہا کہ علماء تو چار ہی گندہ سے ہیں یعنی ابن السائب مدینہ میں اور شعبی کوفہ میں، حسن بصرہ میں اور مکحول شام میں سلسلہ میں جب کہ ان کی عمر ۸۷ برس کی تھی انتقال ہوا۔

۴۱۴۔ ابن شہاب ۱۔ یہ زہری ہیں ان کا ذکر حرف زار کے ماتحت گذر چکا ہے۔

۴۱۵۔ شیبہ بن ربیعہ ۲۔ یہ شیبہ بن ربیعہ بن عبد الشمس بن عبد مناف حارثی ہے، جنگ بدر میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اس کو قتل کیا، یہ مشرک تھا۔

بڑے نیک صاحب فضل بہادر انسان تھے، غزوہ ارمینہ میں شہر میں شہید ہوئے جب کہ ان کی عمر ساٹھ سے کچھ اوپر تھی۔

۱۱۔ صفوان بن امیہ :- یہ صفوان بن امیہ بن خلف بھی قریشی ہیں فتح مکہ کے دن مسلمانوں سے بھاگے، پھر عمر بن خطاب اور ان کے بیٹے وہب بن عمر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کے لئے بناء طلب کی تھی ان پر آپ نے امان دے دی تھی اور ان دونوں کو اس کی علامت کے طور پر اپنی چادر عطا فرمائی، پھر وہب نے صفوان بن امیہ کو پالیا اور آنحضور کے پاس لے آئے تو صفوان نے آپ کے سامنے کھڑے ہو کر عرض کیا کہ یہ وہب بن عمر کہتے ہیں کہ آپ نے مجھ کو اس دیا ہے کہ میں دو ماہ تک آزادانہ چلوں پھر اس پر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے اب وہب (سواری) سے نیچے اترو، تو صفوان نے کہا کہ میں اس وقت تک نہیں اتروں گا جب تک کہ آپ صاف صاف نہ بتاویں

آپ نے ارشاد فرمایا کہ تم اپنی سواری سے نیچے اترو اور تمہارے لئے سہ ماہ تک آزادانہ چلنے پھرنے کی اجازت ہے پس صفوان اتر آئے اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ تبوک اور طائف میں بحالت کفر شریک ہوئے آنحضور نے مال غنیمت میں سے اس کو بہت کچھ دیا۔ اس پر صفوان نے خدا کی قسم کھا کر کہا کہ اس کثیر غنیمت کو دے کر نبی کے پاکیزہ نفس کے علاوہ کوئی دوسرا شخص خوش نہیں ہو سکتا اور اسی دن اسلام لے آئے اور مکہ میں قیام کیا، پھر مدینہ کی طرف ہجرت فرمائی اور حضرت عباس کے پاس قیام کیا اور اپنی ہجرت کا واقعہ آنحضور کے سامنے پیش کیا آنحضور نے فرمایا کہ فتح مکہ کے بعد ہجرت نہیں رہی کیونکہ اب مکہ بھی دلا لا اسلام بن چکا ہے (صفوان زمانہ جاہلیت میں قریش کے سرداروں میں شمار ہوتے تھے، ان کی بیوی ان سے ایک ماہ پہلے اسلام لے آئی تھی تب صفوان بھی مسلمان ہو گئے تو دونوں کا نکاح برقرار رکھا گیا) یہ وہ مکہ میں صفوان کا انتقال ہوا، اس سے متعدد آدمی روایت کرتے ہیں اور یہاں میں سے ہیں کہ جن کے ساتھ اسلام پورا نسخہ کرنے کے لئے تکلیف قلب کا معاملہ کیا جاتا تھا یہ مکہ میں ہی فلول مسلمان بن چکے تھے اور یہ قریش کے فصیح زبان لوگوں میں سے تھے۔

۱۲۔ صخر بن دواعہ :- یہ صخر بن دواعہ غامدی ہیں اور یہ ابن عمر و ابن عبد اللہ بن کعب میں جو قبیلہ ازد کے ہیں اگرچہ طائف میں قیام تھا مگر اہل حجاز میں شمار ہوتے تھے۔

۱۳۔ صخر بن حرب :- یہ صخر بن حرب ہیں جن کی کنیت ابو سفیان قریشی ہے۔ امیر معاویہ کے والد ہیں ان کا ذکر حرف السین کے تحت گزر چکا ہے۔

۱۴۔ صہیب بن سنان :- یہ صہیب بن سنان عبد اللہ بن جعد عاتقی کے آزاد کردہ ہیں، ان کی کنیت ابو یحییٰ ہے، مدینہ اور خثعم کے درمیان شہر موصل میں ان کے مکانات تھے رومیوں نے ان اطراف میں یو یوش کی اور ان کو قید کر لیا ابھی یہ چھوٹے سے بچہ ہی تھے، لہذا لشوہ نامہ روم، یہی میں ہوئی رومیوں سے ان کو قبیلہ کلب نے خرید لیا اور ان کو مکہ لے آئے۔ کلب سے عبد اللہ بن جعد عاتقی نے خرید لیا اور آزاد کر دیا، یہ بھی مرتے دم تک عبد اللہ ہی کے ساتھ رہے کہا جاتا ہے کہ یہ روم میں حبیب بڑے ہو کر کچھ سوچے بوجھ ہوئی بھاگ کر مکہ آ گئے اور عبد اللہ بن جعد عاتقی کے حلیف بنے پہلے ہی مکہ میں مسلمان ہوئے اور یوں بھی کہا جاتا ہے کہ ان حضور جب دار ارقم میں کچھ اوپر تیس آدمیوں کے ساتھ ٹھہرے ہوئے تھے تو انہوں نے اور عمار بن یاسر نے ایک ہی دن آکر اسلام قبول کیا یہ بھی ان لوگوں میں سے تھے جن کو کمزور سمجھا گیا اور مکہ میں تکالیف پہنچائی گئیں۔ اس نے یہ مدینہ کی ہجرت کر گئے اور انہی کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی تھی: وَمِنَ النَّاسِ مَن يُشْتَرِي نَفْسَهُ الْبَخْسَ۔ ان سے ایک بڑی جماعت روایت کرتی ہے شہر میں مدینہ میں انتقال ہوا اور جنت البقیع میں سپرد خاک کئے گئے۔ اس وقت ان کی عمر نوے سال کی تھی۔ جعد عاتقی "بہیم کے پیش اور وال کے جزم کے ساتھ ہے اس کے بعد عین مہلہ ہے۔

۱۵۔ الصدیب بن جشامہ :- یہ صدیب بن جشامہ لیشی ہیں طہان ابوا میں جو کہ سرزمین حجاز میں واقع ہے ان کا قیام تھا ان کی حدیث بھی اہل حجاز ہی میں پائی جاتی ہے، عبد اللہ بن عباس وغیرہ سے روایت کرتے ہیں حضرت ابو بکر کے زمانہ خلافت میں انتقال ہوا جشامہ جیم کے زہر اور نائے مشفقہ کی تشدید کے ساتھ

حمید بن عبد الرحمن بن عوف کے آزاد کردہ ہیں۔ مدینہ کے مشہور اور جلیل القدر تابعین میں سے ہیں انس بن مالک اور کچھ تابعین سے روایت کرتے ہیں اللہ کے صالح اور برگزیدہ بندوں میں سے تھے کہا جاتا ہے کہ چالیس سال تک پہلو زمین کو چھوا اپنک نہیں ان لوگ کہتے تھے کہ ان کی پیشانی کثرت مسحود کی وجہ سے زخمی ہو گئی تھی اور شاہی عطیات کو قبول نہیں کرتے تھے اور ان کے مناقب بہت زیادہ ہیں۔

سلسلہ میں انتقال ہوا ان سے ابن عیینہ روایت کرتے ہیں۔

۴۲۲ ابو صالح :- یہ ابو صالح ذکوان ہیں جو گھی اور روغن زیتون کے تاجر اور مدنی تھے گھی اور زیتون کا تیل کو ذلے جایا کرتے تھے۔ جویریہ بنت حارث زوجہ محترمہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ تھے، بڑے جلیل القدر بہت مشہور اور بہت روایت کرنے والے تھے۔ ابو ہریرہ اور ابو سعید سے روایت کرتے ہیں اور ان سے ابن سہیل اور اعش۔

صحابی عورتیں

۴۲۳ صفیہ :- یہ صفیہ حبشی بن الخطیب کی بیٹی ہیں جو بنی اسرائیل میں سے تھے اور ہارون بن عمران علی نبینا وعلیہ السلام کے نواسہ تھے۔ یہ صفیہ کنانہ بن ابی العقیق کے بیٹے جگ نہر میں ماہ محرم ۳۳ھ میں قتل کر دیا گیا اور یہ قید ہو گئیں تو ان کو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے لئے پسند فرمایا۔ بعض نے روایت کی ہے کہ یہ صفیہ وحیہ بن خلیفہ حبشی کے حصہ غنیمت میں لگا دی گئی تھیں پھر ان سے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سات غلاموں کے بدلہ میں خرید لیا اس کے بعد یہ اسلام لے آئیں۔ پھر آپ نے ان کو آزاد کر دیا اور نکاح کر لیا اور ان کا مہر ان کے عشق کو قرار دے دیا ۳۳ھ میں وفات اور جنت البقیع میں سپرد خاک کی گئیں ان سے حضرت انس اور ابن عمر وغیرہ روایت کرتے ہیں۔

جی میں حائے مہملہ کا پیش اور نیچے دو نقطہ والی یاد کا زرارہ دوسری یاد پر تشدید ہے۔ الخطیب میں ہجرہ کا زبر خائے معجم کا

۴۲۴ اہم۔ اصحابہ کجی :- یہ اصحابہ کجی ہیں اس لفظ میں جس پر پیش ہے اور نون غیر مسدوب ہے اور ایک لفظ ہے اور حاء مہملہ ہے یہ اصحابہ کجی اس لئے مشہور ہے کہ صحابہ بن زبیر بن عامر کا طرف منسوب ہوئے یہ قبیلہ مراد کی ایک شاخ ہے ان کا ذکر ان کے نام عبداللہ کے ماتحت حرف عین میں آئے گا۔

۴۲۵ ابو صرمت :- یہ ابو صرمت مالک بن قیس مازنی ہیں اور بعضوں نے قیس بن مالک بتایا ہے اور بعض نے قیس بن صرم بھی کہا ہے اور یہ اپنی کینت سے مشہور ہیں انہوں نے بدر اور بقیہ غزوات میں شرکت کی، ان سے ایک جماعت روایت کرتی ہے "صرم" صادم کے زیر اور را ساکن کے ساتھ ہے۔

تابعین

۴۲۸ صالح بن خوات :- یہ صالح بن خوات انصاری ٹی مشہور تابعی ہیں ان کی حدیث عزیز کے درجہ کا ہے انہوں نے حدیث کو اپنے باپ اور سہیل بن ابی حشم سے سنا اور ان سے یزید بن رومان وغیرہ روایت کرتے ہیں، ان کی حدیث مرسلہ والوں میں پائی جاتی ہے۔ خوات خائے معجم کے زبر واؤ کے تشدید اور تائے فوقانی دو نقطہ والی ت کے ساتھ ہے۔

۴۲۹ صالح بن درہم :- صالح بن درہم باہلی ہیں یہ ابو ہریرہ اور سمرہ سے روایت کرتے ہیں اور ان سے شعبہ اور قطان ثقہ ہیں۔

۴۳۰ صالح بن حسان :- یہ صالح بن حسان مدنی ہیں

بصرہ میں قیام تھا ابن السیب اور عروہ سے روایت کرتے ہیں اور ان سے ابو عامر اور حضرمی، ایک جماعت ان کی مرویات کو ضعیف کہتی ہے اور امام بخاری انکی حدیث کو منکر قرار دیتے ہیں

۴۳۱ صحیح بن عبد اللہ :- یہ صحیح بن عبد اللہ بن بریدہ ہیں یہ اپنے باپ اپنے دارا اور عکرم سے روایت کرتے ہیں اور ان سے حجاج بن حسان اور عبد اللہ بن ثابت۔

۴۳۲ صفوان بن سلیم :- یہ صفوان بن سلیم زہری ہیں

محمّد سے زیادہ گہرائی رکھنے والے ہیں۔ ان کا ذکر باب علامات النبوة میں آتا ہے، حضرت ابن عباس ان سے روایت کرتے ہیں، ضاد کے ضاد کا کسرہ، نیم غیر مشدود ہے، شذوۃ کے خین کا زبر، نون کا پیش۔ داؤ ساکن ہمزہ کا زبر ہے۔

۴۲۰۔ الضحاک بن سفیان :- یہ الضحاک بن سفیان کلابی عامری ہیں۔ یہ اہل مدینہ میں شمار ہوتے ہیں، نجد میں قیام تھا آنحضور نے ان کو ان کی قوم کے ان لوگوں پر حاکم بنادیا تھا جو اسلام لے آئے تھے، ابن مسیب اور ابن بصری ان سے روایت کرتے ہیں اور کہا جاتا ہے کہ یہ اپنی شجاعت کی وجہ سے سوسواروں کے برابر سمجھے جاتے تھے، ان حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سر پر حفاظت کیلئے غولہ لے کر کھڑے ہوا کرتے تھے۔

تابعین

۴۲۱۔ ضحاک بن فیروز :- یہ ضحاک بن فیروز دلمی تابعی ہیں ان کی حدیث بصریوں میں شائع ہے اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں، ان کا ذکر حرف وال میں آچکا ہے۔

۴۲۲۔ ضرار بن صر :- یہ ضرار بن صر ہیں ان کی کنیت ابو نعیم ہے کوفہ کے رہنے والے ہیں پانچواں مشہور میں معتمر بن سلیمان وغیرہ سے حدیث کو سنا اور ان سے علی بن منذر روایت کرتے ہیں، نعیم بن نون کا ضمہ عین مہملہ مفتوح ہے۔ ضرار میں ضاد کا کسرہ پہلی را غیر مشدود ہے صر میں صاد مہملہ کا ضمہ اور اسے مہملہ کا زبر ہے۔

صحابہ

ط

۴۲۳۔ طلحہ بن عبید اللہ :- یہ طلحہ بن عبید اللہ ہیں جن کی کنیت ابو محمد قرظی ہے یہ عشرہ مبشرہ میں سے ہیں شروع ہی میں اسلام لے آئے تھے، تمام غزوات میں سوائے غزوہ بدر کے شریک رہے ہیں، عدم شرکت کی وجہ یہ تھی کہ آنحضور نے ان کو سعید بن زید کے ہمراہ اس غلہ کے قافلہ کا پتہ چلانے کے لئے روانہ کیا تھا جو قریش کا ابو سفیان بن حرب کے ساتھ آ رہا تھا

جزیم طائے مہملہ پر زبر آخر میں بائے موحده ہے۔

۴۲۴۔ صفیہ بنت عبد المطلب :- یہ صفیہ بنت عبد المطلب کی بیٹی آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی چھوٹی بیٹی ہیں، اسلام سے پہلے حارث بن حرب کی زوجیت میں تھیں پھر وہ ہلاک ہو گیا اس کے بعد عوام بن خویلد نے ان سے نکاح کر لیا تو ان سے زہیر پیدا ہوئے یہ طویل مدت تک زندہ رہیں اور حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں مسند میں وفات پائی ان کی عمر ۷۰ سال کی ہوئی اور جنت البقیع میں دفن کی گئیں۔

۴۲۵۔ صفیہ بنت ابی عبید :- یہ صفیہ ابو عبید کی بیٹی ہیں، بنو تقیف میں سے ہیں، مختار ابن ابی عبید کی بہن ہیں۔ اور حضرت عبد اللہ بن عمر کی بیوی ہیں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو انہوں نے پایا اور آپ کے ارشادات کو سنا مگر ان سے روایت نہیں کی، حضرت عائشہ اور حفصہ سے روایت کرتی ہیں اور ان سے حضرت نافع ابن عمر کے آزاد کردہ روایت کرتے ہیں۔

۴۲۶۔ صفیہ بنت شیبہ :- یہ صفیہ شیبہ ثحبی کی بیٹی ہیں ان سے میمون بن مہران وغیرہ روایت کرتے ہیں، آنحضور کے دیکھنے کے بارے میں ان کے متعلق اختلاف ہوا ہے بعض نے کہا کہ انہوں نے حضور کی زیارت نہیں کی۔ ۴۲۷۔ الصماء بنت بسر :- یہ صماء بسر کی بیٹی ہیں۔ باذنی میں کہا گیا ہے کہ صماء ان کا لقب ہے اور ان کا نام ہمیشہ ہے ان سے ان کے بھائی عبد اللہ روایت کرتے ہیں۔

صحابہ

ض

۴۲۸۔ ضمار بن ثعلبہ :- یہ ضمار بن ثعلبہ ازدی و شذوۃ ہیں سے میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ جاہلیت میں دوست تھے، علاج و معالجہ، جھاڑ پھونک کا کام کرتے تھے علم کے پیشہ جو یاں رہتے تھے شروع زمانہ میں اسلام لے آئے یہی وہ ہیں جس وقت کچھ قرآن انہوں نے آن حضور سے سنا تو کہا کہ آپ کے یہ کلمات

۳۴۸۔ یہ دونوں بدر کی ٹڈی بھڑکے دن واپس ہوئے انہوں نے آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کے لئے انہوں نے بدر کے دن اپنے ہاتھ سے حفاظت کی تو حملہ کی کثرت سے ان کے ہاتھ کی انگلیاں سن ہو گئی تھیں انہوں نے اس دن چوبیس زخم کھائے اور بعض نے کہا ہے کہ ان کے ۵۷ زخم لگے کچھ نیزے کے کچھ تلوار کے کچھ تیر کے یہ طلحہ گندم گوں بہت بال واے تھے نہ بال ان کے بالکل خشک واپس ہی تھے اور نہ بالکل سیدھے ہی تھے، حسین چہرے واپس تھے، جنگ جل میں شہادت پائی جمعات کے دن تیس جمادی الثانیہ ۳۳ھ میں۔ اور بصرہ میں دفن کئے گئے۔ ان کی پورے ۱۸ سال کی عمر ہوئی ان سے ایک جماعت نے روایت کی ہے۔

۳۴۹۔ طلحہ بن البراء۔ یہ طلحہ بن البراء انصاری میں جن کے بارہ میں جس وقت ان کا انتقال ہوا تھا اور آپ نے غار حنا زہ پڑھائی تھی تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی تھی کہ اے اللہ ان سے جنت ہوئے ملاقات فرما، اور یہ بھی جنت ہوئے تیری خدمت میں حاضر ہوں، ان کا شمار حجاز کے علماء میں ہوتا ہے، ان سے حسین و حور نے روایت کی ہے۔

۳۵۰۔ طلق بن علی۔ یہ طلق بن علی میں جن کی کنیت ابو علی تھی یا می ہے۔ ان کو طلق بن ثمامہ بھی کہا جاتا ہے، ان سے ان کے بیٹے قیس روایت کرتے ہیں۔

۳۵۱۔ طارق بن شہاب۔ یہ طارق بن شہاب میں جن کی کنیت ابو عبد اللہ ہے، کبھی کوئی میں۔ زمانہ جاہلیت (یعنی اسلام سے پہلے کا زمانہ) میں موجود تھے۔ اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی دیکھا ہے۔ آپ سے سماع حدیث ثابت نہیں مگر بہت کم حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ کے دور خلافت میں ۳۴ غزوات میں شریک ہوئے ۳۴ھ میں وفات پائی۔

۳۵۲۔ طارق بن سوید۔ یہ طارق بن سوید میں ان کو آپ حضور کا شرف صحبت حاصل ہے ان کی حدیث بیان خمر کے بارے میں موجود ہے۔ ان سے علقمہ بن فائل روایت کرتے ہیں۔

۳۴۸۔ الطفیل بن عمرو۔ یہ طفیل بن عمرو دوسی میں مکہ میں اسلام لائے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی تصدیق کی پھر اپنی قوم کے شہروں کی طرف لوٹ گئے اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہجرت کرنے تک وہیں رہے پھر عمریت میں اپنی قوم کے ان لوگوں کے جنہوں نے آپ کے ساتھ رہنا چاہا آپ حضور کی طرف ہجرت کی آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور خدمت مبارک میں آخر تک موجود رہے یہ جنگ یمامہ میں شہید کر دیئے گئے اور بعض نے کہا ہے کہ جنگ یرموک میں دور خلافت عمر رضی اللہ عنہ میں شہید ہوئے ان سے جابر اور ابو ہریرہ روایت کرتے ہیں، ان کا شمار حجاز کے علماء میں ہوتا ہے۔

۳۴۹۔ ابو الطفیل۔ یہ ابو طفیل میں ان کا نام عامر ہے وائلہ کے بیٹے میں لیشی اور کنانی میں نام کی بہ نسبت کنیت سے زیادہ مشہور ہوئے۔ آنحضور کی پاک زندگی سے ان کو آٹھ سال نصیب ہوئے مکہ میں ستلہ میں وفات پائی روئے زمین پر تمام صحابہ میں یہ آخری صحابی تھے، ان سے ایک جماعت روایت کرتی ہے۔

۳۵۰۔ ابو طیہ۔ یہ ابو طیہ میں ان کا نام نافع ہے، کچھ لگا کا کام کیا کرتے تھے۔ جیسے بن مسعود انصاری کے آزاد کردہ ہیں، مشہور صحابی ہیں۔ عیصہ کی مہم مضموم ہے حلے جملہ پر فتح ہے اور یائے تحسانی پر تشدید اور زیر ہے آخر میں صلو مہملہ ہے۔

۳۵۱۔ ابو طلحہ۔ یہ ابو طلحہ میں ان کا نام زید ہے، سہل انصاری بخاری کے بیٹے ہیں۔ یہ اپنی کنیت کے ساتھ مشہور ہیں، یہ انس بن مالک کی والدہ کے شوہر ہیں، یہ مشہور تیر اندازوں میں سے ہیں آنحضور نے ان کے بارے میں فرمایا کہ ابو طلحہ کی آواز لشکر میں ایک جماعت کی آواز سے بڑھ چڑھ کر ہے۔ ۳۳ھ میں وفات پائی جبکہ ان کی عمر ۷۷ سال کی تھی اور ابن بصرہ کا خیال ہے کہ وہ سمندر میں سفر کر رہے تھے کہ انتقال ہو گیا اور کسی جزیرہ میں سات دن کے بعد دفن کئے گئے بیعت عقبہ میں ستر صحابہ کے ساتھ یہ بھی شریک تھے پھر بدر احد اس کے بعد کے غزوات میں بھی شریک ہوئے ایک جماعت صحابہ کی ان سے

روایت کرتی ہے۔

تابعین

۴۴۶۔ طلحہ بن عبد اللہ :- یہ طلحہ بن عبد اللہ بن کریم خزاعی ہیں

تابعی ہیں، اہل مدینہ میں سے ہیں، یہ ایک جماعت صحابہ سے روایت کرتے ہیں اور ان سے بھی ایک جماعت تابعین کی روایت کرتی ہے۔

۴۴۷۔ طلحہ بن عبد اللہ :- یہ طلحہ بن عبد اللہ غوث زہری قریشی کے پوتے ہیں مشہور تابعین میں سے ہیں۔ ان کا شمار اہل مدینہ میں ہے۔ سخاوت کی صفت میں مشہور تھے۔ یہ اپنے چچا عبد الرحمن وغیرہ سے روایت کرتے ہیں۔

۴۴۸۔ طلق بن حبیب :- یہ طلق بن حبیب غفری بصری ہیں۔ یہ بڑے عابد اور کثرت عبادت میں مشہور تھے، عبد اللہ بن جبیر اور جابر اور ابن عباس سے روایت کرتے ہیں۔ اور ان سے مضطرب اور عمرو بن دینار و ایوب غفری میں عین سہلہ اور نوں دونوں پر مذکور ہے۔

۴۴۹۔ الطفیل بن ابی :- یہ طفیل بن ابی بن کعب انصاری کے بیٹے ہیں تابعی ہیں۔ غزیر الحدیث ہیں، ان کی حدیث اہل حجاز میں شائع ہے۔ اپنے باپ وغیرہ سے روایت کرتے ہیں اور ان سے ابوالطفیل۔

۴۵۰۔ طاؤس بن کیسان :- یہ طاؤس بن کیسان غولائی ہمدانی یثربی ہیں۔ فارسی الاصل ہیں ایک جماعت سے روایت کرتے ہیں اور ان سے زہری اور بڑی مخلوق روا کرتی ہے۔ عمر بن دینار کا مقولہ ہے کہ میں نے کوئی عالم طاؤس جیسا نہیں دیکھا۔ وہ علم و عمل میں بہت اونچے تھے ہمک میں سترہ میں وفات پائی۔

۴۵۱۔ ابوطالب :- یہ ابوطالب حضور کے محترم چچا ہیں حضرت علیؓ کے والد ہیں ان کا نام عبد مناف بن عبد المطلب بن ہشام قرشی ہے۔ ہجرت میں یعنی اسلام نصیب نہیں ہوا جب ان کا انتقال ہوا تو قریش نے اس حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت بے دہی کی ہے، جس کی وجہ سے

۴۴۲۔ حضور طائف کی طرف تشریف لے گئے، ان کی اور

حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی وفات کے درمیان ایک ماہ پانچ دن کا فاصلہ ہے۔

۴۴۸۔ ابن طاب :- مدینہ کی کھجور کے اعتبار سے ان کو رطب بن طاب اور قرین طاب کہا جاتا ہے۔

ظ صحابہ

۴۴۹۔ ظہیر بن رافع :- یہ ظہیر بن رافع حارثی میں انصار میں سے ہیں، قبیلہ اوس کے تھے عقبہ ثانیہ کی بیعت اور غزوہ بدر اور اس کے مابعد کے غزوات میں شریک رہے یہ رافع رافع بن خدیج کے علاوہ ہیں یہ رافع ان ظہیر سے روایت کرتے ہیں، ظہیر کی خلافت معجمہ پیش ہے اور ہائے معلومہ اور دو نقطوں والی یا ئے ساکن ہے۔

ع صحابہ

۴۵۰۔ عمر بن الخطاب :- یہ امیر المؤمنین عمر بن الخطاب فاروقی ہیں۔ ان کی کنیت ابو حفصہ ہے۔ عدوی قریشی ہیں نبوت کے چھ سال میں اسلام لائے اور بعض نے کہا کہ پانچویں میں۔ ان سے پہلے چالیس مرد اور گیارہ عورتیں اسلام لائیں اور کہا جاتا ہے کہ چالیسویں مرد حضرت عمرؓ تھے، ان کے اسلام قبول کرنے کے دن سے ہی اسلام نمایاں ہونا شروع ہوا، اسی وجہ سے ان کا لقب فاروق ہو گیا۔ حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمرؓ سے دریافت کیا تھا کہ تمہارا لقب فاروق کیوں رکھا گیا۔ فرمایا کہ حضرت حمزہ میرے اسلام سے تین دن قبل اسلام لائے تھے، اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے میرے سینہ کو اسلام کے لئے کھول دیا تو میں نے کہا، اللہ لا الہ الا اللہ، لہ الا سماء الرحمنی (اللہ کے سوا کوئی معبود و برحق نہیں اسی کے لئے سب اچھے نام ہیں) اس کے بعد کوئی جان مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جان سے زیادہ پیاری نہ تھی اس کے بعد میں نے دریافت کیا کہ رسول اللہ کیا شریف فرمایا میں تو میری ہمیشہ نے مجھ کو بتایا کہ وہ دار ارقم بن ابی ارقم میں جو کوہ صفا کے پاس ہے تشریف رکھتے ہیں

ابو ارقم کے مکان پر حاضر ہوا جب کہ حضرت حمزہ بھی آپ کے اصحاب کے ساتھ مکان میں موجود تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی گھر میں تشریف فرما تھے میں نے دروازہ کو پٹا تو لوگوں نے نکلنا چاہا حضرت حمزہ نے فرمایا کہ تم کو کیا ہو گیا۔ سب نے کہا میں خطاب ہے حضرت عمرؓ کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور مجھے کپڑوں سے بچھڑایا۔ پھر خوب زور سے مجھ کو اپنی طرف کھینچا۔ کہ میں رک نہ سکا اور گھٹنوں کے بل گر گیا اس کے بعد آنحضرت نے ارشاد فرمایا کہ عمر اس کفر سے کب تک باز نہیں آو گے تو بے ساختہ میری زبان سے نکلا۔

اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له واشهد ان محمدا عبده ورسوله۔ اس پر تمام دار ارقم کے لوگوں نے نعرہ یکسر بلند کیا جس کی آواز مسجد والوں نے بھی سنی حضرت عمرؓ کہتے ہیں کہ اس کے بعد میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا ہم اپنی موت و حیات میں دین حق پر نہیں ہیں آپ نے فرمایا کیوں نہیں اس ذات پاک کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے تم سب حق پر ہو اپنی موت میں بھی اور حیات میں بھی اس پر میں نے عرض کیا تو پھر اس حق کو چھپانے کا کیا مطلب۔ قسم اس ذات کی جس نے آپ کو حق دے کر بھیجا ہے، ہم ضرور حق کو لے کر نکلیں گے چنانچہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دو صفوں کے درمیان میں نکالا ایک صف میں حضرت حمزہ تھے اور دوسری صف میں میں۔ (یعنی حضرت عمرؓ اور میرے اندر جوش کی وجہ سے چکی کا سا گڑ گڑا ہٹ بھی ایساں تک کہ ہم مسجد حرام میں پہنچ گئے تو مجھ کو اور حضرت حمزہ کو قریش نے دیکھا یہ دیکھ کر ان کو اس قدر صدمہ پہنچا کہ اس صدمہ انہیں اس سے پہلے کبھی نہیں پہنچا تھا، اس دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا نام فاروق رکھا کہ میری وجہ سے اللہ نے حق اور باطل میں فرق کر دیا، داؤد ابن حصین اور زہری نے روایت کیا کہ جب عمرؓ اسلام لے آئے تو حضرت جبریل امین تشریف لائے اور فرمایا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمام آسمان والے عمر کے اسلام سے بہت خوش ہوئے ہیں اور حضرت عبداللہ

بن مسعود فرماتے ہیں کہ قسم خدا کی میں یقین رکھتا ہوں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے علم کو ترازو کے ایک پلڑے میں رکھا جائے اور تمام روئے زمین کے زندہ انسانوں کا علم دوسرے پلڑے میں رکھا جائے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا علم والا پلڑہ جھک جائے گا۔ اور فرمایا کہ میرا خیال ہے کہ حضرت عمرؓ دس میں سے نو حصے علم اپنے ساتھ لے گئے۔ اور ایک حصہ باقی رہ گیا۔ وہ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تمام غزوات میں شریک ہوئے اور یہ پہلے خلیفہ میں ہوا امیر المؤمنین کے لقب کے ساتھ پکارے گئے حضرت عمرؓ کو روئے رنگ کے تھے جس میں غالب تھی اور بعض گندم گول کہا ہے۔ لائے قد کے تھے۔ سر کے بال اکثر گر گئے تھے آنکھیں خاصی سرخ رہتی تھیں حضرت ابو بکرؓ کی وفات کے بعد تمام امور انتظامیہ کو حضرت ابو بکرؓ کی وصیت اور ان کے متعین فرمانے کی وجہ سے کامل طور سے انجام دیا اور منیرہ بن شعبہ کے غلام ابو لؤلؤہ نے مدینہ میں بدھ کے دن ۲۶ ذوالحجہ ۳۳ھ میں آپ کو شجر سے زخمی کیا اور دسویں تاریخ محرم الحرام کو اتوار کے دن ۳۳ھ میں (چودہ دن بیمار رہ کر) دفن کئے گئے ان کی عمر تریسٹھ سال کی ہوئی اور یہ ان کی عمر کے بارے میں سب سے صحیح قول ہے ان کی مدت خلافت دس سال ۶ ماہ ہے حضرت عمرؓ کے جنازہ کی نماز حضرت صہیب رومی نے پڑھائی ان سے حضرت ابو بکرؓ اور باقی تمام عشرہ مبشرہ اور ایک بڑی جماعت صحابہ اور تابعین کی روایت کرتی ہے۔

۳۵۱۔ عمر بن ابی سلمہؓ: یہ عمر بن ابی سلمہؓ میں ان کا نام عبداللہ بن عبداللہ بن اسد خزومی قریشی ہے اور یہ عمر آنحضرت کے لے پانک تھے ان کی والدہ ام سلمہؓ میں جو ازواج مطہرات میں سے ہیں، ۳۳ھ میں حبشہ میں پیدا ہوئے اور جس وقت آنحضرت کی وفات ہوئی تو ان کی عمر نو سال کی تھی۔ ۳۳ھ میں بزمانہ عبداللہ بن مروان مدینہ میں وفات پائی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے احادیث کو سن کر لے گیا، آنحضرت سے روایت کرتے ہیں اور ان سے ایک جماعت۔

۳۵۲۔ عثمان بن عفانؓ: یہ امیر المؤمنین عثمان بن عفانؓ میں ان کی کنیت ابو عبداللہ الاموی قریشی ہے ان کا اسلام لانا اول دور اسلام میں حضرت ابو بکر الصدیق رضی اللہ

بنت ابی بکر نے روایت کی ہے۔

۴۵۴۔ عثمان بن مظعون :- یہ عثمان بن مظعون ہیں جن کی کنیت ابو سائب ہے۔ جمعی قرشی ہیں تیرہ آدمیوں کے بعد یہ اسلام لائے تھے ہجرت حبشہ اور ہجرت مدینہ دونوں انہوں نے کی ہیں غزوہ بدر میں شریک ہوئے، زمانہ جاہلیت میں بھی شراب سے رکے والے تھے، یہ مہاجرین میں سب سے پہلے شخص ہیں جن کی وفات مدینہ طیبہ میں شعبان کے مہینے میں ہجرت کے پورے تیس ماہ گزرنے پر واقع ہوئی، آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مرنے کے بعد ان کی پیشانی کو بوسہ دیا اور جب یہ دفن کئے گئے تو فرمایا یہ شخص گذرنے والوں میں سے ہمارے لئے بہترین شخص تھے۔ جنت البقیع میں دفن کئے گئے۔ بڑے عابد، متراضع صاحب فضل صحابہ میں سے تھے ان کے بیٹے سائب اور ان کے بھائی قدامت بن مظعون ان سے روایت کرتے ہیں۔

۴۵۵۔ عثمان بن طلحہ :- یہ عثمان بن طلحہ عدری قریشی جمعی مشرف بہ صحبت نبی کریم علیہ السلام ہیں ان کا ذکر باب المساجد میں آتا ہے۔ ان سے ان کے چچا کے بیٹے شیبہ اور ابن عمر روایت کرتے ہیں مکہ میں ستر سالہ میں وفات پائی۔

۴۵۶۔ عثمان بن حنیف :- یہ عثمان بن حنیف انصاری ہیں میں سہل کے بھائی ہیں ان کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آبادی سراق کی پناہ بخش اور اس پر ٹیکس مقرر کرنے کا حکم بنایا تھا اور وہاں کے رہنے والوں پر انہوں نے خراج اور جزیہ مقرر فرمایا تھا۔ اور ان کو حضرت علی نے بصرہ کا حاکم بنایا تھا پھر ان کو حضرت طلحہ اور زبیر نے نکال دیا حبیب کہ یہ دونوں بصرہ آئے۔ واقعہ جنگ جمل کی وجہ سے ایسا ہوا اس کے بعد یہ کوفہ میں مقیم رہے اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے زمانہ تک زندہ رہے۔ ان سے ایک گروہ روایت کرتا ہے۔

۴۵۷۔ عثمان بن ابی العاص :- یہ عثمان بن ابی العاص بنو ثقیف میں سے ہیں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو طائف کا حاکم بنادیا تھا، پس یہ آنحضور کی زندگی بھر اور حضرت ابوبکر کے دور خلافت میں اسی طرح حضرت عمر کی دور خلافت کے اقل دو سال میں طائف کے ہی

عندہ کے ہاتھوں پر آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دار ارقم میں تشریف لے جانے سے پہلے ہی ہوا۔ انہوں نے حبشہ کی طرف دومرتبہ ہجرت فرمائی، اور غزوہ بدر میں یہ شریک نہ ہو سکے کیوں کہ حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی ان دنوں بیمار تھیں اور آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس معذوری کی بنا پر ان کا حصہ مال غنیمت میں مقرر فرمایا تھا اور مقام حدیبیہ میں بچہ تحت شجرہ بیعت رضوان واقع ہوئی اس میں حضرت عثمان شریک نہ فرما سکے کیونکہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو صلح کے معاملات طے کرنے کے لئے مکہ بھیج دیا تھا۔ جب بیعت رضوان واقع ہوئی تو آنحضور نے اپنے دست مبارک کو دو سکہ دست مبارک پر مار کر فرمایا کہ یہ بیعت عثمان رضی اللہ عنہ کے لئے ہے۔ اور ان کو ذوالنورین بھی کہا جاتا ہے کیونکہ ان کے عقد میں آنحضور کی دو نور نظر یعنی صاحبزادیاں رقیہ اور ام کلثوم کے لہد دیگرے آئیں تھیں، یہ گورے رنگ کے میانہ قد تھے اور بعض نے کہا کہ گندم گوں تھے بیتل اور خوبصورت چہرے والے۔ آپ کا سینہ چوڑا تھا سر پر بال بہت زیادہ تھے بڑی داڑھی والے تھے داڑھی کو زور درنگا کرتے تھے سترہ میں مجرم الحرام کی پہلی تاریخ کو ان کو خلیفہ بنایا گیا تھا۔ اس وقت تک میں جو مصر کا رہنے والا تھا ان کو قتل کیا تھا بعض نے کسی اور کو بتایا ہے۔ شبہ کے روز جنت البقیع میں دفن کئے گئے۔ عمر شریف ۸۲ سال کی تھی اور بعض نے کہا ہے کہ ۸۸ سال کی تھی ان کا دور خلافت بارہ سال سے کچھ دن کم تک رہا ان سے بہت لوگوں نے روایت کیا ہے۔

۴۵۸۔ عثمان بن عامر :- یہ عثمان بن عامر حضرت ابوبکر صدیق کے والد بزرگوار ہیں قریشی بنو عقیلم میں سے ہیں ان کی کنیت ابو قحافہ ہے قاف کے پیش کے ساتھ سائے مہملہ پر تشدید نہیں ہے فتح مکہ کے دن اسلام لائے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت تک زندہ رہے۔ سترہ میں وفات پائی۔ اور ان کی ستانوے سال عمر تھی۔ ان سے صدیق اکبر نے اور اسما

حاکم رہے اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو طائف سے ہٹا کر عمان اور بحرین کا عامل بنادیا۔ یہ عثمان بن ابی العاص وفد ثقیف میں نشان ہو کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے تھے۔ یہ جماعت وفد میں سب سے زیادہ کم عمر تھے اس وقت ان کی عمر ۲۹ سال تھی اور یہ وفد مشہد میں حاضر ہوا ہے اور یہ بصرہ میں رہے اور وہاں ہی سلسلہ میں وفات پائی، جب ان حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد قبیلہ ثقیف نے مرتد ہونے کا ارادہ کیا تو ان سے عثمان بن ابی العاص نے فرمایا کہ اے ثقیف والو تم تمام لوگوں میں اسلام لانے کے اعتبار سے سب سے آخر تھے تو مرتد ہونے میں تو سب سے پہل مرتد کرو تو یہ لوگ مرتد ہونے سے رک گئے۔ ان سے ایک گروہ تابعین کا روایت کرتا ہے۔

۲۵۸۔ علی بن ابی طالب :- یہ امیر المومنین علی ابن ابی

طالب ہیں ان کی کنیت ابوالحسن اور ابو تراب ہے قرطبی میں اکثر اقوال کے اعتبار سے مردوں میں سب سے پہلے اسلام لانے والے میں اس وقت ان کی عمر کے بارے میں اختلاف ہوا ہے۔ کہا گیا ہے کہ ان کی عمر ۱۵ سال تھی، بعض نے کہا ۱۶ سال اور بعض نے آٹھ سال اور بعض نے دس سال بیان کی ہے، ان حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تمام غزوات میں شریک ہوئے ہیں سوائے غزوہ تبوک کے کہ وہ اپنے گھر والوں میں ضرورت رکھ گئے تھے اسی واقعہ کے سلسلے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا تھا کہ کیا تم کو یہ پسند نہیں کہ تمہیں مسیری جانب سے وہ حیثیت حاصل ہو جو حضرت ہارون علیہ السلام کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف سے تھی۔ یہ گندم گوں تھے اور گہواں رنگ کھلا ہوا تھا بڑی بڑی آنکھوں والے تھے لبائی کے اعتبار سے کوثر قاسمی کی طرف زیادہ ماٹل تھے (یعنی زیادہ طویل القامت نہ تھے) پیٹ بڑا تھا، زیادہ بال والے، چوڑی داڑھی والے تھے، سر کے بال وسط میں سے اڑے ہوئے تھے، سر اور داڑھی دونوں سفید تھے، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے دن جمعہ کا روز تھا ۱۸ ذی الحجہ مشہد کو خلیفہ بنائے گئے تھے اور عبدالرحمن بن ملجم مرادی نے کوفہ میں ۱۸

رمضان المبارک کو جمعہ کی صبح کو آپ پر تلوار سے حملہ کیا تھا زخمی ہونے کے تین رات بعد انتقال فرما گئے، آپ کے دونوں صاحبزادے حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما اور عبداللہ بن جعفر نے آپ کو غسل دیا، نماز جنازہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے پڑھائی، ترکے وقت آپ کو دفن کیا گیا آپ کی عمر ۶۳ سال کی تھی، بعض نے کہا ہے ۶۵ سال اور بعض نے ۶۴ سال اور بعض نے اٹھادس سال بتائی ہے، آپ کی مدت خلا چار سال نو ماہ کچھ دن ہے، آپ سے آپ کے صاحبزادے حسن و حسین اور محمد رضی اللہ عنہم اور بہت سے صحابہ اور تابعین روایت کرتے ہیں۔

۲۵۹۔ علی بن شیبان :- یہ علی بن شیبان حنفی یامی

ہیں۔ ان سے ان کے بیٹے عبدالرحمن روایت کرتے ہیں۔

۲۶۰۔ علی بن طلق :- یہ علی بن طلق حنفی یامی ہیں ان سے

سلم بن سلام روایت کرتے ہیں یہ اہل یامہ میں سے ہیں اور

ان کی حدیث اہل یامہ میں پائی جاتی ہے۔

۲۶۱۔ عبدالرحمن بن عوف :- یہ عبدالرحمن بن عوف ہیں

ان کی کنیت ابو محمد ہے، یہ زہری قرطبی ہیں، یہ بھی مشہد ہشترہ

میں سے ایک ہیں۔ شروع دور میں ہی حضرت ابو بکرؓ کے

ہاتھ پر اسلام لے آئے تھے، ہشترہ کی طرف انہوں نے دونوں

بار ہجرت فرمائی ہے، تمام غزوات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ

وسلم کے ساتھ موجود رہے ہیں اور غزوہ احد میں ثابت قدم

رہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے پیچھے

غزوہ تبوک میں نماز پڑھی ہے اور جو حصہ نازکاکاں حضور

سے فوت ہو گیا تھا اس کو پورا فرمایا ہے۔ یہ طویل قامت

باریک جلد والے گورے رنگ کے تھے جس میں سرخی بھلکی

تھی، گلاز بھلیوں والے، اونچی ناک والے تھے۔ غزوہ

احد میں ان کے پاؤں میں لنگ واقع ہو گئی تھی اور ان کے

بدن پر بیس یا کچھ نائزخم گئے تھے، جن میں سے بعض زخم ان

کے پیر اور ناک پر گئے جس کی وجہ سے ان کے پیروں میں

لنگ پیدا ہو گئی۔ عام قبل کے دس سال بعد یہ پیدا ہوئے اور

۳۳ء میں ان کی وفات ہوئی، بہت البقیع میں دفن کئے

گئے ان کی عمر ۷۴ سال کی ہوئی۔ ان سے عبداللہ بن عباس

وغیرہ روایت کرتے ہیں۔

۴۶۲۔ عبد الرحمن بن ابی ہریرہؓ۔ یہ عبد الرحمن بن ابی ہریرہؓ نزاری نافع بن عبد الحارث کے آزاد کردہ ہیں۔ انہوں نے کوفہ میں قیام کیا، حضرت علیؓ نے ان کو خراسان کا گورنر بنا کر بھیجا۔ انہوں نے ان کی حضورؐ کی زیارت کی اور آپؐ کے پیچھے نماز پڑھی ہے حضرت عمر بن خطابؓ اور ابی بن کعبؓ سے زیادہ روایت کرتے ہیں اور ان سے ان کے دو بیٹے سعید اور عبد اللہ وغیرہ روایت کرتے ہیں کوفہ میں ان کی وفات ہوئی۔

۴۶۳۔ عبد الرحمن بن ازہرؓ۔ یہ عبد الرحمن بن ازہر قریشی عبد الرحمن بن عوف کے بھتیجے ہیں، غزوہ خندق میں شریک ہوئے ان سے ان کے بیٹے عبد الحمید وغیرہ روایت کرتے ہیں واقعہ حمرہ سے قبل ان کی وفات ہوئی ہے۔

۴۶۴۔ عبد الرحمن بن ابی بکرؓ۔ یہ عبد الرحمن ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے ہیں ان کی والدہ ام رومان ہیں جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی بھی والدہ ہیں، صلح حدیبیہ کے سال اسلام لائے اور بہترین مسلمان ثابت ہوئے، یہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی تمام اولاد میں بڑے تھے، ان سے حضرت عائشہؓ حضرت حفصہؓ وغیرہ روایت کرتی ہیں سہمہ میں ان کی وفات ہوئی۔

۴۶۵۔ عبد الرحمن بن حنظلہؓ۔ یہ عبد الرحمن حسنیہ میں، حسنہ ان کی والدہ ہیں، یہ اپنی والدہ کی طرف نسبت سے زیادہ مشہور ہیں، ان کے والد عبد اللہ بن مطارع ہیں ان سے یزید بن قیس روایت کرتے ہیں۔

۴۶۶۔ عبد الرحمن بن شعیبؓ۔ یہ عبد الرحمن بن شعیب بن حسنہ میں عبد الرحمن بن حسنہ کے بھتیجے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو انہوں نے دیکھا ہے۔ ان سے ان کے بیٹے عمران روایت کرتے ہیں فتح مصر میں یہ اور ان کے بھائی ربیعہ موجود تھے۔

۴۶۷۔ عبد الرحمن بن یزیدؓ۔ یہ عبد الرحمن بن یزید بن الخطابؓ میں اور یہ حضرت عمر بن خطابؓ کے بھتیجے ہیں عدوی قریشی ہیں ان کو جب یہ چھوٹے سے تھے ان کے دادا ابولبابہؓ آنحضورؐ کی خدمت میں لے کر حاضر ہوئے اور تحنیک کرائی ان حضورؐ نے ان کے سر پر دست مبارک پھیرا اور ترقی و برکت

کی دعا دی، محمد بن سعد نے کہا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی جب وفات ہوئی ہے تو ان کی عمر چھ سال کی تھی۔ انہوں نے اپنے چچا عمر بن الخطابؓ سے حدیث کو سنا ہے اور عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں عبد الرحمن بن عمرؓ کی وفات سے پہلے ان کی وفات واقع ہوئی۔

۴۶۸۔ عبد الرحمن بن سمرہؓ۔ یہ عبد الرحمن بن سمرہ قریشی ہیں فتح مکہ کے دن ایمان لائے۔ اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے شرف صحبت حاصل کیا اور آنحضورؐ سے روایت کرتے ہیں۔ ان کا شمار اہل بصرہ میں ہوتا ہے اور سلسلہ میں بصرہ میں انتقال ہوا۔ ان سے ابن عباسؓ اور حسنؓ اور بیت لوگ ان کے ماسوا روایت کرتے ہیں۔

۴۶۹۔ عبد الرحمن بن سہلؓ۔ یہ عبد الرحمن بن سہل انصاری ہیں جو غزوہ خیبر میں شہید کئے گئے۔ ان کا ذکر کتاب القسامہ میں آتا ہے کہا جاتا ہے کہ غزوہ بدر میں بھی حاضر ہوئے تھے یہ بڑی ذی علم اور صاحب فہم تھے۔ ان سے سہل بن ابی حمزہ روایت کرتے ہیں۔

۴۷۰۔ عبد الرحمن بن شہیلؓ۔ یہ عبد الرحمن بن شہیل انصاری ہیں ان کا شمار اہل مدینہ میں ہوتا ہے ان سے نسیم بن محمد اور ابوراسد روایت کرتے ہیں۔

۴۷۱۔ عبد الرحمن بن عثمانؓ۔ یہ عبد الرحمن بن عثمان تمیمی قریشی ہیں جو طلحہ بن عبید اللہ صحابی کے بھتیجے ہیں، ان کے بارے میں بھی کہا جاتا ہے کہ انہوں نے آنحضورؐ کی زیارت کی یہ حضورؐ سے روایت نہیں کرتے اور دوسرے ان سے روایت کرتے ہیں۔

۴۷۲۔ عبد الرحمن بن ابی قراہؓ۔ یہ عبد الرحمن بن ابی قراہ سلمیٰ ہیں۔ اہل میں شمار کئے جاتے ہیں اور اہل جاز سے اور ابو جعفر خطمی وغیرہ سے روایت کرتے ہیں، قراہوں قاف پر پیش ہے اور راہ حملہ بنے تشدید کے ہے اور آخر میں دال حملہ ہے۔

۴۷۳۔ عبد الرحمن بن کعبؓ۔ یہ عبد الرحمن بن کعب ہیں، ان کی کنیت ابو لیلیٰ ہے، مازنی ہیں، انصار میں سے غزوہ بدر میں شریک ہوئے ہیں، سہمہ میں وفات پائی

بن ارقم نے اس خدمت سے استعفا چاہا تو حضرت عثمانؓ نے استعفا منظور فرمایا۔ ان سے عروہ اور اسلم حضرت عمرؓ کے آزاد کردہ روایت کرتے ہیں حضرت عثمانؓ کے دور خلافت میں انتقال فرمایا۔

۴۷۸۔ عبد اللہ بن ابی اوفیؓ :- یہ عبد اللہ بن ابی اوفیؓ میں اور ابو اوفیؓ کا نام ہے۔ قبیلہ اسلمی سے حدیبیہ اور خیبر اور اس کے بعد غزوات میں شریک ہوئے ہیں اور ہمیشہ مدینہ میں قیام فرمایا یہاں تک کہ آنحضورؐ کی وفات پیش آگئی اس کے بعد کوفہ تشریف لے گئے، کوفہ میں انتقال کرنے والے حضرات صحابہ میں یہ سب سے آخری شخص ہیں انتقال فرمایا، ان سے امام شعبی وغیرہ نے روایت کی ہے۔

۴۷۹۔ عبد اللہ بن انیسؓ :- یہ عبد اللہ بن انیس جہنی انصاریؓ میں سے ہیں غزوہ احد اور اس کے مابعد غزوات میں شریک ہوئے ہیں۔ ابو امامہ اور جابر وغیرہ ان سے روایت کرتے ہیں مدینہ میں انتقال فرمایا۔

۴۸۰۔ عبد اللہ بن بسرؓ :- یہ عبد اللہ بن بسر سلمیؓ مدنیؓ ہیں ان کو اور ان کے والد بسر کو ان کی والدہ کو اور ان کے بھائی عطیہ کو اور ان کی بہن صہابہ کو صحبت نبویؐ کا شرف حاصل ہے، شام میں قیام فرمایا اور مقام حصص میں مدینہ میں چنانکہ موت پیش آئی جب کہ وہ وضو کر رہے تھے، شام کے صحابہ میں سب سے آخر میں ان کا انتقال ہوا ہے اور بعض نے کہا کہ سب سے بعد میں انتقال کرنے والے حضرت ابو امامہؓ میں ان سے ایک گروہ نے روایت کی ہے۔

۴۸۱۔ عبد اللہ بن عدیؓ :- یہ عبد اللہ بن عدی قریشیؓ زہریؓ ہیں، یہ اہل حجاز میں شمار ہوتے ہیں۔ یہ قدیر اور عصفان کے درمیان رہتے تھے، ان سے ابو سلمہ بن عبد الرحمان اور محمد بن جبیر روایت کرتے ہیں۔

۴۸۲۔ عبد اللہ بن ابی بکرؓ :- یہ عبد اللہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے ہیں، طائف میں آنحضورؐ کے ساتھ یہ بھی تھے، ان کے ایک تیرا گنج کو ابو جحش ثقفیؓ نے چھینکا تھا، اسی سے حضرت ابو بکرؓ کے اول دور خلافت میں سلسلہ خوال کے

یہ بھی ان صحابہ میں سے ہیں جن کے بارے میں یہ آیت اتری تھی۔ تَوَاتَوْا وَاغْنَوْهُمْ فَيُتْرَكُ مِنْهُمْ حَتَّى تَأْتِيَ الْيَقِينُ۔

۴۸۳۔ عبد الرحمان بن عمرؓ :- یہ عبد الرحمان بن عمر مدنیؓ ہیں ان کو شرف صحبت و روایت آنحضورؐ صلی اللہ علیہ وسلم سے حاصل ہے، کوفہ میں آئے پھر اسلین پہنچے، ان سے بکر بن عطا روایت کرتے ہیں۔ ان کے سوا اور کوئی روایت نہیں کرتا۔ ۴۸۴۔ عبد الرحمان عالشؓ :- یہ عبد الرحمن بن عائش حضرت عائشہؓ ہیں۔ ان کا شمار اہل شام میں ہوتا ہے، ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے، ان سے روایت باری کے بارے میں حدیث منقول ہے۔ ان سے ابو سلام مطلقہ اور خالد بن اللہاج روا کرتے ہیں اور ان کی حدیث عن مالک بن یخاض عن معاذ بن جبل عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور بعض نے کہا کہ بلا واسطہ کسی دوسرے صحابی کے آنحضورؐ سے نقل حدیث کرتے ہیں، لیکن صحیح پہلی ہی سند سے اسی کی تصدیق امام بخاری وغیرہ نے کی ہے، عائشہؓ یا عائشہؓ کی دو نقطوں والی زبردستین مجملہ کے ساتھ ہے اور بخاری میں دو نقطوں والی یاد کا مجملہ ہے اور خانے مجملہ غیر مشدد ہے اور مسمومہ ہے، آخر میں رائے مجملہ ہے اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ مالک بن بخاری کی یہ روایت مرسل ہے، اس لئے کہ ان کو آنحضورؐ سے سماع ثابت نہیں ہے۔

۴۸۵۔ عبد الرحمان بن ابی عمارؓ :- یہ عبد الرحمان بن ابی عمار مدنیؓ ہیں اور بعض نے کہا قرشیؓ ہیں، ان کی حدیث میں اضطراب بتلایا جاتا ہے، صحابہ میں یہ قوی الحافظ نہیں ہیں یہ حافظ عبد البرؓ نے کہا ہے۔ اور یہ شامیؓ ہیں ان سے ایک جانتا روایت کرتی ہے۔ غیرہ میں مجملہ کے زبردستیم کے زیر کسانہ ہے، آخر میں رائے مجملہ ہے۔

۴۸۶۔ عبد اللہ بن ارقمؓ :- یہ عبد اللہ بن ارقم زہریؓ قریشیؓ ہیں۔ فتح مکہ کے سال اسلام لائے آنحضورؐ صلی اللہ علیہ وسلم کے کاتب تھے اس کے بعد حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ کے کاتب رہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بیت المال پر حاکم بنا دیا تھا۔ اور حضرت عمرؓ کے حضرت عثمانؓ نے بھی، پھر عبد اللہ

مہینہ میں ان کی وفات ہوئی۔ یہ قدیم الاسلام صحابہ میں سے تھے۔

سہ ماہ۔ عبد اللہ بن ثعلبہؓ پر یہ عبد اللہ بن ثعلبہ مازنی
عذری میں ہجرت سے چار سال پیشتر ان کی ولادت ہوئی اور
۸۹ھ میں وفات پائی، ان کو فتح کے سال آنحضرتؐ کی زیارت
ہوئی آپؐ نے ان کے چہرہ پر دست مبارک پھیرا اور
ان سے ان کے بیٹے عبد اللہؓ اور زہریؓ روایت کرتے
ہیں۔

یہ عبد اللہ بن جحش ۱۔ یہ عبد اللہ بن جحش
اسدی حضرت زینب ام المومنین کے بھائی ہیں، آپ کے دار
ارقم میں تشریف لے جانے سے پہلے ہی اسلام لے گئے تھے
اور یہ ان صحابہ میں سے ہیں جنہوں نے ہجرت حبشہ اور ہجرت مدینہ
دونوں کی ہیں، یہ بڑے مقبول الدعوات تھے، غزوہ بدر میں حاضر
ہوئے ہیں اور احد میں شہید کر دیئے گئے۔ یہی وہ پہلے شخص ہیں
جنہوں نے غنیمت کو پانچ حصوں میں تقسیم کر لیا اس کے بعد
قرآن نازل ہوا کہ ان کی رائے کی تصویب فرمائی جس کا ذکر اس
آیت میں ہے۔ **وَأَعْلَمُ الْأَغْنِيَتِ مِمَّنْ شِئْنِي فَإِنَّ لَهُ حَقَّهُ**
اور صورت یہ ہوئی تھی کہ جب یہ ایک چھوٹے لشکر میں واپس
ہوئے تو انہوں نے غنیمت کا پانچواں حصہ لے لیا۔ اور اس
کو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے علیحدہ رکھ دیا اور
زمانہ جاہلیت کا دستور تھا کہ سردار کی غنیمت میں سے ربع یعنی
چوتھائی دیا جاتا تھا، ان سے سعد بن ابی وقاص وغیرہ روایت
کرتے ہیں ان کو ابوالحکم بن احنس نے جب ان کی عمر چالیس
سال کچھ اور بقی قتل کر دیا تھا، اور یہ اور حضرت حمزہؓ ایک قبر
میں دفن کئے گئے۔

۴۱۵۔ عبداللہ بن ابی الحمزہؓ۔ یہ عبداللہ بن ابی
الحمزہ عامری ہیں۔ ان کا شمار بصریوں میں ہے۔ ان کی حدیث
عبداللہ بن شقیق کے پاس ہے جو اپنے باپ سے نقل کرتے
ہیں اور وہ عبداللہ بن ابی الحمزہؓ سے ہیں۔

۴۸۶۔ عبد اللہ بن ابی الجعد ع: یہ عبد اللہ بن ابی الجعد عامری ہیں ان کا تذکرہ حدیث میں آتا ہے۔ حدیث میں لفظ ان رواتہ کے حق میں بھی استعمال کیا گیا ہے جو صحیحین امام مسلم و امام بخاری میں سے کسی ایک سے صرف روایت

کرتے ہیں ان کا شمار بصریوں میں کیا جاتا ہے۔

۸۷۔ عبد اللہ بن جعفرؓ یہ عبد اللہ بن جعفر بن ابی طالبؓ فرشتی میں ان کی والدہ اسماء عیسیٰ کی بیٹی ہیں۔ یہ زمین حبشہ میں پیدا ہوئے اور یہ سر زمین حبشہ میں پہلے پہنچے تھے تو مسلمانان حبشہ میں پیدا ہوئے سنہ ۳۰ میں مدینہ میں وفات پائی جبکہ ان کی عمر نوٹھ سال کی تھی۔ یہ بڑے سخی ظریف الطبع بردبار پاکباز تھے، ان کو سخاوت کا دریا کہا جاتا ہے مشہور تھا کہ اسلام میں ان سے زیادہ سخی کوئی نہیں ہے، ان سے بہت لوگ روایت کرتے ہیں۔

۴۸۸۔ عبد اللہ بن جحیم : یہ عبد اللہ بن جحیم ہیں جو انصاریں
سے ہیں ان کی حدیث بخاری کے ساتھ گذرنے والے کے
بارے میں آئی ہے ان سے بکری سعید وغیرہ روایت کرتے
ہیں ان کی سند حدیث مالک عن ابی جحیم ہے جس میں نام کا
ذکر نہیں ہے اور ان کی حدیث کو ابن عیینہ اور دیگر نے
بھی روایت کیا ہے۔ ان دونوں نے ان کا نام عبد اللہ بن جحیم
لیا ہے۔ اور یہ اپنی کیفیت کے ساتھ مشہور ہیں اور ہم نے
ان کا تذکرہ حرف الجیم میں کیا ہے۔

۴۸۹۔ عبد اللہ بن جحز (ابو عبد اللہ بن جحز) ابن حن کی کینت
ابو الحارث سہمی سے مصر میں قیام تھا بدر میں شریک ہوئے
ان سے ایک جماعت مصریوں کی روایت کرتی ہے مشہور
میں مصر میں وفات پائی جن میں بہیم مفتوح زاء معجم ساکن

۴۰۔ عبد اللہ بن حبشی یہ عبد اللہ بن حبشی نخعی ہیں۔ ان کو شرف روایت حاصل ہوا۔ ان کا شمار اہل حجاز میں ہے۔ مکہ میں قیام کیا۔ ان سے عبید بن عمیر وغیرہ روایت کرتے ہیں عبید اور عمیر دونوں مضغریہ۔

۹۱۔ عبد اللہ بن ابی حذرہ ۱۔ یہ عبد اللہ بن ابی حذرہ میں ابو حذرہ کا نام سلامہ بن عمر اسی میں غزوات میں پہلا غزوہ جس میں وہ شریک ہوئے حدیث یہ ہے اس کے بعد خیبر اور اس کے بعد کے غزوات میں بھی شریک ہوئے سلسلہ میں انتقال فرمایا ان کی عمر اسی سال کی ہوئی، اہل عسکریہ میں کئے جاتے ہیں۔ ابن القعقاع وغیرہ ان سے روایت کرتے ہیں۔

۴۹۱۔ عبد اللہ بن حنظلہ :- یہ عبد اللہ بن حنظلہ انصاری ہیں۔ اور حنظلہ پر وہی ہیں جن کو فرشتوں نے غسل دیا تھا۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں یہ عبد اللہ پیدا ہوئے اور اس آنحضور کی حبیب و فات ہوئی تو ان کی عمر سات سال کی تھی عبد اللہ نے آنحضور کو دیکھا تھا۔ اور ان سے روایت بھی کی ہے یہ بڑے نیک بہاد صاحب فضل انصاری سردار تھے یہی وہ شخص ہیں جن کے ہاتھ پراہل مدینہ نے اس بات کے لئے بیعت کی تھی کہ یزید بن معاویہ کو خلافت سے علیحدہ کیا جائے اسی وجہ سے سستہ میں واقعہ حرہ میں یہ قتل کئے گئے۔ ان سے ابن ابی ملیکہ اور عبد اللہ بن یزید اور اسماء بنت زید بن الخطاب وغیرہ روایت کرتے ہیں۔

۴۹۲۔ عبد اللہ بن حولہ :- یہ عبد اللہ بن حولہ ازدی ہیں بلکہ شام میں شہرے ان سے حمیر بن لیث وغیرہ روایت کرتے ہیں سستہ میں شام میں انتقال ہوا۔

۴۹۳۔ عبد اللہ بن حبیب :- یہ عبد اللہ بن حبیب قبیلہ بنیہ کے ہیں جو انصار کا حلیف تھا مدنی ہیں صحابی ہیں ان کی حدیث اہل حجاز میں پائی جاتی ہے۔ ان سے ابن معاذ روایت کرتے ہیں۔

۴۹۵۔ عبد اللہ بن رواحہ :- یہ عبد اللہ بن رواحہ خزرجی انصاری ہیں نقباء میں سے یہ بھی ایک ہیں بیعت عقبہ میں موجود تھے بدر، احد، خندق اور بحد کے غزوات میں شریک ہوئے مگر غزوہ فتح اور بحد کے غزوے کیونکہ جنگ موتہ میں سستہ میں شہید ہو گئے۔ یہ اس جنگ میں امیر فوج تھے۔ یہ بہترین کلام کہنے والے شغرا میں سے ہیں۔ ان سے ابی عبا سس وغیرہ روایت کرتے ہیں۔

۴۹۶۔ عبد اللہ بن الزبیر :- یہ عبد اللہ بن زبیر ہیں ان کی کنیت ابو بکر ہے۔ یہ اسدی قریشی ہیں ان کی یہ کنیت ان کے نانا جان ابو بکر صدیق کی کنیت پر اور ان کے نام پر نام آنحضور نے رکھا تھا مدینہ میں مہاجرین میں یہ سب سے پہلا اسلامی بچے تھے جو سستہ میں پیدا ہوئے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ان کے کان میں آذان کہی

ان کی والدہ اسماء نے مقام قیام میں ان کو خنا اعدا کیا۔ کہہ رہے تھے کہ آنحضور کی گود میں رکھ دیا آپ نے چھوڑا منگایا اور اس کو چھوڑا اور کچھ لعاب آپ نے ان کے منہ میں ڈالا اور چھوڑا چاکر ان کے تالو سے لگایا تو سب سے پہلی چیز جو ان کے پیٹ میں داخل ہوئی وہ حضور کا لعاب مبارک تھا پھر آپ نے ان کے لئے برکت کی دعا کی اور یہ بالکل صاف چہرے والے تھے ایک بال بھی ان کے چہرے پر نہ تھا نہ داڑھی تھی۔ یہ بڑے روزے رکھنے والے اور بہت نوافل پڑھنے والے تھے۔ موٹے تازے تھے بڑے قوی بارعب تھے، حق بات ماننے والے تھے تعلقات اور رشتہ کے قائم رکھنے والے تھے ان میں وہ باتیں جمع تھیں جو دوسروں میں نہ تھیں چنانچہ ان کے باپ آنحضور کے مصاحبین میں سے تھے ان کی والدہ اسماء ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بیٹی تھیں ان کے نانا حضرت ابو بکر تھے، ان کی دادی صفیہ آنحضور کی چھوٹی بیٹی تھیں، ان کی خالہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا تھیں جو ازواج مطہرات میں سے ہیں، آنحضور سے بیعت کی جب کہ ان کی عمر آٹھ سال کی تھی، حجاج بن یوسف مکہ میں ان کو قتل کیا اور شگل کے دن ۱۷ جمادی الثانیہ سستہ کو انہیں سولی پر لٹکا دیا۔ ان کے لئے سستہ میں خلافت کے لئے بیعت لی گئی اس سے پہلے ان کی خلافت کی کوئی بات چیت نہ تھی، ان کی خلافت ماننے پراہل حجازیہ، عراق، خراسان وغیرہ سوائے شام کے یا کچھ حصہ شام کے سب تیار تھے اور لوگوں کو اپنے ساتھ لے کر آٹھ حج کئے، ان سے ایک بڑی جماعت رفاقت کرتی ہے۔

۴۹۷۔ عبد اللہ بن زمعہ :- یہ عبد اللہ بن زمعہ قریشی اسدی ہیں ان کا شمار مدینہ والوں میں ہوتا ہے ان سے عمرو بن زبیر وغیرہ روایت کرتے ہیں۔

۴۹۸۔ عبد اللہ بن زید :- یہ عبد اللہ بن زید بن عبد ربہ ہیں۔ انصاری خزرجی ہیں بیعت عقبہ بدر اور بحد کے تمام غزوات میں شریک ہوئے ہیں یہی وہ ہیں جن کو خواب میں سستہ میں کلمات آذان بتلائے گئے تھے، اہل مدینہ میں سے تھے سستہ میں مدینہ میں وفات پائی، ان کی عمر ۴ سال کی ہوئی، یہ خود اور

ان کے والدین صحابی ہیں۔ ان سے ان کے بیٹے محمد اور سعید بن مسیب اور ابن ابی لیلیٰ روایت کرتے ہیں۔

۴۹۹۔ **عبد اللہ بن زید**۔ یہ عبد اللہ بن زید بن عاصم انصاری ہیں بنو ہازل میں سے ہیں، مغزوہ احد میں شریک ہوئے مگر مغزوہ بدر میں شرکت نہیں کر سکے۔ یہی وہ صحابی ہیں جنہوں نے مسیلہ کذاب کو وحشی بن حرب کے ساتھ شریک ہو کر قتل کیا اور یہ علیہ السلام واقعہ حمرہ ۳۳ھ میں قتل کر دیئے گئے ان سے عباد بن تیمم جو ان کے بھتیجے ہیں اور ابن مسیب روایت کرتے ہیں۔ عباد بن عباد بن عجلہ کے تشدید کے ساتھ ہے۔

۵۰۰۔ **عبد اللہ بن السائب**۔ یہ عبد اللہ بن سائب غزوہ بدر قریشی ہیں۔ ان سے مکہ والوں نے قرأت سیکھی ہے مکہ والوں میں ان کو شمار کیا جاتا ہے، ابن الزبیر کے قتل سے پہلے مکہ میں وفات ہوئی، ان سے ایک گروہ روایت کرتا ہے۔

۵۰۱۔ **عبد اللہ بن سحر**۔ یہ عبد اللہ بن سحر بن مزنی ہیں اور ان کو غزوہ بدر بھی کہا جاتا ہے، میرا خیال یہ ہے کہ یہ غزوہ بدر کے حلیف ہیں۔ غزوہ بدر نہیں ہیں۔ یہ بصری ہیں ان کی حدیث بصرہ والوں میں پائی جاتی ہے ان سے عاصم احوال وغیرہ روایت کرتے ہیں، سحر بن دو سحر بن سحر کے درمیان جیم ہے۔ سحر بن سحر کے وزن پر ہے۔

۵۰۲۔ **عبد اللہ بن سلام**۔ یہ عبد اللہ بن سلام بن ان کی کنیت ابو یوسف ہے۔ اسرائیلی تھے۔ یوسف بن یعقوب علی نبینا وعلیہ السلام کی اولاد میں سے تھے اور یہ بنی عوف بن خزرج کے حلیف تھے، علمائے یہود میں سے تھے اور ان لوگوں میں سے ہیں کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت کے داخلہ کی بشارت دی ہے، ان سے ان کے دو بیٹے یوسف و محمد وغیرہ روایت کرتے ہیں مدینہ میں سکھ میں انتقال ہوا، سلام میں لام پر تشدید نہیں ہے۔

۵۰۳۔ **عبد اللہ بن سہل**۔ یہ عبد اللہ بن سہل انصاری ساری میں عبد الرحمان کے بھائی اور محبہ کے بھتیجے یہ خیبر میں قتل کر دیئے گئے تھے انھیں کا ذکر باب القمار میں ہے۔

۵۰۴۔ **عبد اللہ بن اشخیر**۔ یہ عبد اللہ بن اشخیر عامری ہیں۔ بصریوں میں شمار ہوتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بنی عامر کے وفد میں شامل ہو کر حاضر ہوئے ان سے ان کے دو بیٹے مطرف اور زید روایت کرتے ہیں، اشخیر میں شین میموہ اور خاء معجمہ دونوں زیر ہے میں خاء پر تشدید اور یاء تہ تحتانی ساکن ہے۔

۵۰۵۔ **عبد اللہ بن الصناجی**۔ یہ عبد اللہ بن صناجی کے بیٹے ہیں۔ بنیض نے کہا کہ یہ ابو عبد اللہ ہیں اور حافظ ابن عبد البر نے کہا کہ میرے نزدیک درست یہ ہے کہ صناجی ابو عبد اللہ تابعی ہیں نہ عبد اللہ صحابی اور کہا کہ عبد اللہ صناجی صحابہ میں مشہور نہیں ہیں اور صناجی صحابی کی حدیث کو مؤطا امام مالک نے اور امام نسائی نے اپنی سنن میں ذکر کیا ہے۔

۵۰۶۔ **عبد اللہ بن عامر**۔ یہ عبد اللہ بن عامر بن کریر قرظی ہیں، یہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ماموں کے بیٹے ہیں، آن حضور کے زمانہ میں پیدا ہوئے، آپ کے پاس لائے گئے، آپ نے ان پر دم کیا تھکرا اور اعوذ پڑھی، جب آنحضرت کی وفات ہوئی تو ان کی عمر ۱۳ سال تھی، بنیض نے کہا ہے کہ انہوں نے آنحضرت سے کچھ روایت نہیں کیا نہ آپ سے سن کر یا درکھا۔ ۵۹ھ میں وفات پائی، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان کو خراسان اور بصرہ کا حاکم بنا دیا تھا۔ اور یہ وہاں ہزار حاکم رہے یہاں تک کہ حضرت عثمان شہید کر دیئے گئے، پھر امارت کے اختیارات جب حضرت معاویہ کی طرف منتقل ہوئے تو ولایت خراسان و بصرہ ان کو دوبارہ دیدی گئی، یہ بڑے سخی کریم کثیر المناقب ہیں، انہوں نے ہی خراسان کو فتح کیا اور کسری شاہ فارس انہی کی گورنری کے زمانہ میں قتل کر دیا گیا، اور اس پر سب کا اتفاق ہے کہ انہوں نے فارس کے تمام اطراف کو اور اسی طرح عامہ خراسان و اصفہان کرمان اور حلوان کو فتح کیا، انہوں نے ہی بصرہ کی نہر کھدوائی ہے۔

۵۰۷۔ **عبد اللہ بن عباس**۔ یہ عبد اللہ بن عباس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عزم چچا کے بیٹے ہیں ان کی ماں بلبلہ خاتون کی بیٹی اور حضرت میمونہ ام المومنین کی بہن ہیں، ہجرت سے تین سال قبل پیدا ہوئے اور جب آنحضرت کی وفات ہوئی ہے ان

کی عمر ۱۴ سال کی یا ۱۵ سال کی تھی بعض نے کہا ہے کہ دس سال کی عمر تھی امت محمدیہ کے بڑے عالم اور بہترین اشخاص میں سے تھے، آنحضورؐ نے دینی فہم و سیر و تفسیر قرآن کی ان کو دعا دی، انہوں نے حیرت انگیز آئین کو دوسری بار دیکھا تھا، مسروق کا قول ہے کہ میں جب عبداللہ بن عباس کو دیکھتا تھا تو کہتا تھا کہ یہ سب سے زیادہ حسین و جمیل میں اور جب وہ بات چیت کرتے تھے تو میں کہتا کہ یہ سب سے زیادہ فصیح و بلیغ میں جب حدیث بیان کرتے تو کہا کرتا تھا کہ یہ سب سے زیادہ عالم میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے یہاں یہ بہت مقرب تھے اور اپنے نزدیک جگہ دیتے تھے اور جلیل القدر صحابہ کے ساتھ مشورہ کرنے میں ان کو بھی شریک فرمایا کرتے تھے، آخر عمر میں ان کی بینائی جاتی رہی تھی بمقام طائف ۳۸ھ میں بزمانہ ابن زبیر جبکہ یہ اکہتر سال کے تھے وفات پائی ان سے بڑی جماعت صحابہ اور تابعین کی روایت کرتی ہے اور یہ گورے رنگ والے لانسہ قد والے تھے ان کے رنگ میں زردی کی امیسیز ش تھی، موٹے تارے حسین خوش رو تھے ان کے سر پر کافی بال تھے جن میں ہندی لگاتے تھے۔

۵-۸۔ عبد اللہ بن عمر: یہ عبداللہ عمر بن خطاب کے صاحبزادے ہیں قرشی عدوی ہیں اپنے والد صاحب کے ساتھ مکہ میں مکین ہی میں ایمان لے آئے تھے، یہ غزوہ بدر میں شریک نہیں ہوئے اور ان کے غزوہ اُحد کے شریک ہونے میں اختلاف ہے صحیح بات یہ ہے کہ سب سے پہلا غزوہ جس میں یہ شریک ہوئے میں خندق ہے، بعض نے یہ بیان کیا ہے کہ یہ بدر کے دن کچھ ہونے کی وجہ سے بھرتی نہیں کئے گئے اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اُحد کے دن شریک ہونے کی اجازت دے دی تھی۔ اور ایک روایت یہ ہے کہ یوم اُحد میں آپ کو واپس کر دیا اس لئے کہ اس وقت ان کی عمر ۱۱ سال کی تھی، اس کے بعد غزوہ خندق میں اور دوسرے غزوات میں شریک ہوئے ہیں یہ بڑے علم زہد، تقویٰ پر مہر نگاری والے تھے معاملات میں بڑی دیکھ بھال اور احتیاط کرتے تھے، جابر بن عبداللہ

نے فرمایا کہ ہم میں کوئی نہیں سمجھا کہ دنیا اس پر مائل ہوگئی اور وہ دنیا کی طرف جھک گیا سوائے حضرت عمرؓ کے اور ان کے بیٹے عبداللہ بن عمرؓ کے، حضرت میمون بن مہران کا قول ہے۔ میں نے حضرت ابن عمرؓ سے زیادہ محتاط اور پر مہر نگاری کو نہیں دیکھا اور حضرت عبداللہ بن عباس سے زیادہ کسی کو عالم نہیں پایا اور حضرت نافع نے فرمایا کہ حضرت عبداللہ ابن عمرؓ نے عنہ نے اپنی حیات میں ایک ہزار بلکہ اس سے زیادہ انسانوں کو غلامی کی قید سے آزاد کیا تھا، نزول وحی سے ایک سال قبل ان کی ولادت ہوئی اور ۳۸ھ میں ابن زبیر کے قتل کے تین ماہ بعد اور بقول بعض چھ ماہ بعد وفات پائی انہوں نے وصیت کی تھی کہ مجھ کو محل میں دفن کیا جائے، لیکن حجاج کی وجہ سے یہ وصیت پوری نہ ہو سکی اور مقام ذی طوی میں مہاجرین کے قبرستان میں دفن کئے گئے، اور حجاج نے ایک شخص کو حکم دیا تھا جس کے مطابق اس نے اپنے نیزے کے نیچے کی پوری کوزہ میں بکھالیا اور راستہ میں اس نے آپ سے مزاحمت کی اور اپنے نیزہ کی پوری کو آپ کے قدم کے پشت میں چھو دیا اور وجہ اس کی یہ ہوئی کہ حجاج نے ایک دن خطبہ دیا اور ناز میں بہت تاخیر کر دی اس پر حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے فرمایا کہ سورج تمہارے لئے ٹھہرا نہیں رہے گا، اس پر حجاج نے کہا کہ میں ٹھکان لیا تھا کہ میں تمہاری بینائی کو نقصان پہنچاؤں، حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے کہا اگر تو ایسا کرے گا تو تعجب کیا ہے کیونکہ تو بڑا بے وقوف ہے اور ہم پر زبردستی کا حکم ہے، بعض نے کہا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے اپنی اس بات کو اُکستہ کہا اور حجاج کو نہیں سنایا اور آپ حجاج بن یوسف سے تمام مواقع اور مقامات میں جہاں آنحضورؐ ٹھہرے یا اترے تھے پیش پیش رہتے رہے یہ بات حجاج کو بڑی ناگوار تھی، عبداللہ بن عمرؓ کی عمر ۸ سال کی ہوئی اور بعض نے کہا ہے کہ ۶ سال کی، ان سے بہت سے لوگ روایت کرتے ہیں۔

۵-۹۔ عبد اللہ بن عمرو بن العاص: یہ عبداللہ بن عمرو بن العاص سہمی قریشی ہیں، اپنے باپ سے پہلے اسلام لے آئے ان کے باپ ان سے چھ سال بڑے تھے بعض نے بارہ سال کہا ہے بڑے عابد، عالم حافظ کتابوں کے پڑھنے والے تھے

قد والے، گہرا گندمی رنگ والے تھے۔ ٹیخف الجبہ تھے۔ لاپٹے
قد کے لوگ بیٹھنے کی حالت میں ان کے پورے قد کے برابر
معلوم ہوتے تھے، کوفہ میں مسند قضا کے مالک بنائے گئے اور
وہاں کے بیت المال کی ذمہ داری بھی حضرت عمر کی خلافت میں
اور ابتدائی دور خلافت عثمانی میں ان کے سپرد کی گئی، پھر یہ مدینہ
کی طرف لوٹ گئے اور وہاں پر سترہ سال وفات پائی اور جنت
الباقیع میں دفن کئے گئے۔ ان کی عمر کچھ اوپر ساٹھ سال ہوئی۔ ان
سے حضرت ابو بکر، عمر، عثمان، علیؓ اور ان کے علاوہ دیگر صحابہ
اور تابعین روایت کرتے ہیں۔

۱۱۔ عبد اللہ بن قریظ۔ یہ عبد اللہ بن قریظ ازدی ثمالی ہیں، ان
کا نام پہلے شیطان تھا، آنحضرتؐ نے ان کا نام عبد اللہ
رکھا۔ یہ شامیوں میں شمار ہوتے ہیں اور ان کی حدیث اہل شام
میں پائی جاتی ہے۔ یہ عبیدہ بن جراح کی طرف سے محض کے حاکم
تھے، ان سے ایک جماعت روایت کرتی ہے ملک روم میں
سترہ سال کے اندر قتل کئے گئے۔ قریظ قاف کے پیش اور رائے
جہلم کے ساتھ ہے۔

۱۲۔ عبد اللہ بن غفام۔ یہ عبد اللہ بن غفام بیاضی ہیں، ان
کا شمار اہل حجاز میں ہوتا ہے، ان کی حدیث دعاء کے بارے میں
ربیعہ بن ابی عبد الرحمن بن عبد اللہ بن عبید بن جریجہ سے
عبد اللہ بن غفام کی سند کے ساتھ ربیعہ کے پاس
ہے۔

۱۳۔ عبد اللہ بن مغفل۔ یہ عبد اللہ بن مغفل مزینی ہیں یہ اصحاب
شجرہ میں سے ہیں یعنی بیعت تحت الشجرہ کرنے والوں میں داخل
ہیں۔ مدینہ میں قیام فرمایا پھر وہاں سے بصرہ چلے گئے اور یہ
ان دس میں سے ایک شخص ہیں، جن کو حضرت عمرؓ نے بصرہ کی
طرف بھیجا تھا جو لوگوں کو دین سکھاتے تھے۔ بصرہ میں سترہ

کو انتقال فرمایا۔ ان سے ایک جماعت تابعین کی جنہیں
حسن بصری بھی ہیں روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ
بصرہ میں ان سے زیادہ بزرگ کوئی نہیں آیا۔

۱۴۔ عبد اللہ بن ہشام۔ یہ عبد اللہ بن ہشام قرظی
تمیمی ہیں۔ اہل حجاز میں مانے جاتے ہیں، ان کی مال یہ سب
بنت حیدان کو لے کر آنحضرتؐ کے پاس حاضر ہوئیں جب کہ

آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کی اہادیث
کے بارے میں لکھنے کی اجازت چاہی تو آپؐ نے ان کو اجازت
دے دی، ان کی وفات کے بارے میں اختلاف ہوا ہے
بعضوں نے کہا ہے کہ واقعہ حترہ کی راتوں میں ذی الحجہ سترہ
میں وفات ہوئی۔ بعض نے سترہ میں کہا ہے اور بعض نے
مکہ میں سترہ میں وفات بتلائی ہے بعض نے طائف
میں سترہ کے اندر ان کی وفات کا ذکر کیا ہے کچھ لوگ
مصر میں سترہ میں ان کی موت بتلاتے ہیں، ان سے بہت
سے لوگ روایت کرتے ہیں۔ یعلیٰ بن عطاء، ابی والدہ سے نقل
کرتے ہیں کہ وہ عبد اللہ بن عمرو بن العاص کے لئے سترہ
بنایا کرتی تھیں کیونکہ یہ رات بھر عبادت کیا کرتے تھے،
چتراغ، بکھا کر بہت رویا کرتے تھے، حتیٰ کہ ان کی آنکھوں
کی پلکیں گر گئی تھیں، بعض نسخوں میں رسغ کے معنی پہلوں
میں فادہ پیدا ہونا لکھا ہے۔

۱۵۔ عبد اللہ بن مسعود۔ یہ عبد اللہ بن مسعود ہیں ان
کی کنیت ابو عبد الرحمن ہے، ہذلی میں آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ
وسلم کے دار ارقم میں داخل ہونے سے پہلے حضرت عمر
کے اسلام لانے سے کچھ زمانہ قبل شروع میں اسلام لے
آئے تھے، اور کہا گیا ہے کہ اسلام لانے والوں میں
یہ چھ شخص ہیں۔ آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو
اپنے پاس ہی رکھ لیا تھا، یہ آپؐ کے خاص خدام میں داخل
ہو گئے تھے۔ آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم کے گہرے رازدار
تھے، آپؐ کی مسواک اور نعلین مبارک اور وضو کا پانی سفر
میں لئے رکھتے تھے، جیشے کی طرف ہجرت کی غزوہ بدر اور
اس کے بعد کے تمام غزوات میں شریک تھے، آنحضرتؐ
صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے جنت کی بشارت
دی اور آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ جو اہم عبد کا بیٹا میری امت
کے لئے پسند کرے میں بھی اسی کو پسند کرتا ہوں اور جس
چیز کو امت کے لئے وہ ناپسند جہانے اس کو میں بھی بُرا

سمجھتا ہوں، آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد ابن ام عبد سے
حضرت مسعود ہیں، یہ آنحضرتؐ کے ساتھ آپؐ کی ظاہری صورت اور
علم و وقار اور سیرت میں مشابہ تھے، یہ ملکہ بدن والے چھوٹے

یہ بچے تھے تو آپ نے ان کے کلمہ مبارک پھیرا اور ان کے لئے دعا فرمائی مگر صغیر المرن ہونے کی وجہ سے بیعت نہ فرمائی ان سے ان کے بچے زہرہ روایت کرتے ہیں۔
 ۵۱۵۔ عبد اللہ بن یزید: یہ عبد اللہ بن یزید خطمی الذی میں سے ہیں جب کہ یہ سترہ سال کے تھے تو غزوہ حدیبیہ میں حاضر ہوئے۔ حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں کوفہ کے گورنر تھے اور ان کی خلافت میں ہی ان کا انتقال کوفہ میں ہوا، شعبی ان کے کاتب تھے ان سے ان کے بیٹے موسیٰ اور ابو بردہ بن ابو موسیٰ وغیرہ روایت کرتے ہیں۔

۵۱۶۔ عاصم بن ثابت: یہ عاصم بن ثابت ہیں جن کی کنیت ابو سلیمان ہے یہ انصار میں سے ہیں جنگ بدر میں شریک ہوئے، یہی وہ عاصم ہیں جن کو شہید کی کھبوں کے پھتے نے مشرکوں سے محفوظ رکھا تھا کیونکہ مشرکین مکہ غزوہ ربیع میں ان کا سر کاٹ کر لے جانا چاہتے تھے جبکہ ان کو نو لمیان نے قتل کر دیا عطاء اسکا وجہ سے ان کا نام حمی الدہر من المشرکین رکھا گیا، یہ عاصم بن ثابت نانا ہیں عاصم بن عمر بن الخطاب کے، ایک دوسرے نسخہ میں اس طرح ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دس آدمیوں کا جھوٹا سرا لشکر بنا کر بھیجا جس کے امیر عاصم بن ثابت بنہ تھے یہ لشکر چلتا رہا یہاں تک کہ جب وہ مکہ اور غطفان کے درمیان پہنچا تو قبیلہ بنی لمیان کے تقریباً سو آدمی ان کے پیچھے لگ گئے جو سب کے سب قہر اٹھاتے تھے اور ان

لوگوں نے اس اسلامی لشکر کا تعاقب کیا، یہاں تک کہ ان کو پتہ چل گیا کہ ان کا زادراہ مدینہ کی کھجوریں ہیں رخصتیاں ایک جنگجو بڑی ہونی دیکھ کر انہوں نے یہ سراخ لگالیا اور کہا کہ یہ شرب یعنی مدینہ کی کھجوریں ہیں اس لئے یہ جماعت مدینہ سے آئی ہے لہذا تعاقب خروار کر دیا۔ جب عاصم اور ان کے ساتھیوں نے ان کو دیکھا تو ایک اور کچی جگہ پر چڑھ کر پناہ لی مگر کفار نے ان کو آگیرا اور کہنے لگے کہ تم لوگ نیچے آ جاؤ اور اپنے کو ہمارے حوالے کر دو۔ اور تم کو ہماری طرف سے امان حاصل ہے۔ پس عاصم نے کہا کہ (میرے ساتھیوں کو اختیار ہے) رہا

میں پس قسم اللہ کی میں تو کسی کافر کی ذمہ داری قبول کر کے نہیں اتروں گا، اسے اللہ ہمارے حال کی خبر اپنے نبی برحق کو پہنچا دے، یہ سن کر کفار نے ان کی طرف تیر چلائے اور عاصم کو ان بات میں قتل کر دیا، اللہ تعالیٰ نے عاصم کی دعا جس دن ان کے شہر گے قبول فرمائی اور آنحضور کو ان کی شہادت کی اطلاع دے دی چنانچہ ان کے قتل کی خبر آنحضور نے صحابہ کو پہنچائی کفار قریش نے جبکہ ان کو عاصم کے قتل کی خبر ملی تو ایک قاصد کو بھیجا تاکہ وہ ان کے پاس عاصم کے کسی عضو کو کاٹ کر لائے جس سے یہ پتہ چل جائے کہ عاصم ہی قتل ہوئے ہیں، پس اللہ تعالیٰ نے عاصم کے بدن کی حفاظت کے لئے شہید کی کھبوں کو بچھ دیا، جو ان کے اوپر شامیانہ کی طرح چھا گئیں اور ان کے جسم کی حفاظت کرتی رہیں۔ لہذا یہ قاصد ان کے جسم کا کوئی حصہ لے جانے پر قادر نہ ہو سکا، یہ اس بیان کا اختصار ہے جو بخاری نے روایت کیا ہے، یہ عاصم بن ثابت، عاصم بن عمر بن خطاب کے نانا ہیں۔

۵۱۷۔ عامر الرام: یہ عامر الرام ہیں ان کو آنحضور کی زیارت اور روایت کا شرف حاصل ہوا ہے، ان سے ابو منظور نقل کرتے ہیں۔ الرام رائے حملہ کے زبر کے ساتھ ہے، یہ دراصل راحی ہے (جس میں سے یا حذف کر دی گئی)۔

۵۱۸۔ عاصم بن ربیعہ: یہ عامر بن ربیعہ بن ابی کی کنیت ابو عبد اللہ الغزالی ہے ہجرت حبشہ اور حبشہ مدینہ دونوں کے مہاجر میں غزوہ بدر اور دوسرے تمام غزوات میں شریک ہوئے ہیں قدیم الاسلام میں ان سے ایک جماعت روایت کرتی ہے بسطہ میں وفات پائی۔

۵۱۹۔ عاصم بن مسعود: یہ عامر بن مسعود بن امیہ بن خلف جحفی بن صفوان بن امیہ کے بھتیجے ہیں ان سے غیر بن عربیہ روایت کرتے ہیں۔ امام ترمذی نے ان کی حدیث مسوم کے بارے میں نقل کی ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث مرسل ہے اس لئے کہ عامر بن مسعود نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں پایا اور ابن مندہ اور ابن عبد البر نے ان کا اسمائے صحابہ میں ذکر کیا ہے اور ابن معین نے کہا کہ ان کو صحبت نبوی نصیب نہیں

جنہوں نے خانہ کعبہ کو ریشم اور دسیا اور طرح طرح کا غلاف پہنایا
صورت یہ ہوئی تھی کہ حضرت عباسؓ نے انہیں میں تم کو گئے تھے تو انہوں
نے نذر مانی تھی کہ اگر وہ مجھے مل گئے تو میں بیت اللہ پر غلاف
چڑھا دیتی تھی ان کی ماں نے ان کو پالیا تو ایسا کیا حضرت عباسؓ
دور جالیٹ میں بڑے سردار تھے مسجد حرام کی عمارت یعنی آبادی
واستقام اور سقایہ کے یہی ذمہ دار تھے، سقایہ جس کا مطلب
آب زمزم پلانے کی خدمت ہے (یہ تو ایک مشہور بات ہے۔ رہا
عمارت پس اس کی حقیقت یہ ہے کہ حضرت عباسؓ قریش کو اس
بات پر آمادہ کیا کرتے تھے کہ وہ خانہ کعبہ میں گالی گلوچ اور گناہوں
کو چھوڑ کر بھلائی اور نیکی کے ساتھ اس کو آباد کریں۔ اور مجاہد کا بیان
ہے کہ حضرت عباسؓ نے اپنی موت کے وقت شتر غلام آزاد کئے
تھے یہ واقعہ قبل سے ایک سال قبل پیدا ہوئے اور جمعہ کے دن
۱۲ رجب سنہ ۳۰ میں جب کہ ان کی عمر وہ سال کی تھی وفات پائی حسرت
الیقین میں دفن ہوئے ابتداء ہی میں اسلام لے آئے تھے، مگر

اپنے اسلام کو چھپائے رہے چنانچہ بدر کے معرکہ میں مشرکین
کے مجبور کرنے سے نکلے تو اُن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ جو عباسؓ سے ملے تو ان کو قتل نہ کرے کیونکہ وہ زہر دہی
جنگ میں شریک کئے گئے ہیں، پس ان کو ابوالسمر کعب بن
عمر نے قید کر لیا تو حضرت عباسؓ نے اپنے نفس کا فدیہ
دیا اور مکہ واپس ہو گئے پھر اس کے بعد مدینہ تہا بستر
کر کے تشریف لائے ہیں۔ ان سے ایک جماعت روایت
کرتی ہے۔

۵۲۵۔ عباس بن مرواس :- یہ عباس بن مرواس ہیں
ان کی کنیت ابوالہشیم ہے سلمیٰ بن شاعر ہیں، ان کا شمار مولفہ القلوب
میں ہے فتح مکہ سے کچھ پہلے اسلام لائے اور فتح مکہ کے بعد
اسلام میں پختگی پیدا ہو گئی یہ ان لوگوں میں سے ہیں جو جالیٹ
کے دور میں بھی شراب نوشی کو حرام سمجھتے تھے ان سے
ان کے بیٹے کنانہ روایت کرتے ہیں، کنانہ کاف کے
کسر اور دونوں کے ساتھ ہے جس کے درمیان میں

الف ہے۔

۵۲۶۔ عبد المطلب بن ربیعہ :- یہ عبد المطلب بن ربیعہ
بن الحارث بن عبد المطلب بن ہاشم ہیں۔ قرشی ہیں۔ مدینہ

عرب عین جہلم کا زہر رائے حملہ کا زیر دو قسطوں والی یا ساکن
ہے اور آخر میں بائیں سوحدہ ہے۔

۵۲۰۔ حامد بن عمرو :- یہ حامد بن عمرو مدنی ہیں۔ درخت کے
نیچے جمیت کرنے والوں میں سے ہیں۔ بصرہ میں رہے اور
ان کی حدیث بصریوں میں پائی جاتی ہے۔ ان سے ایک جماعت
روایت کرتی ہے۔

۵۲۱۔ عباد بن بشر :- یہ عباد بن بشر انصاری ہیں سعد بن معاذ
کے اسلام لانے سے قبل یہ مدینہ میں اسلام لائے ہیں
غزوہ بدر، احمد اور تمام غزوات میں شریک ہوئے ہیں بن لوگوں
نے کعب بن اشرف یہودی کو قتل کیا تھا یہ بھی ان میں داخل
ہیں فضلاء صحابہ میں سے ہیں ان سے انس بن مالک اور
عبدالرحمان بن ثابت روایت کرتے ہیں جنگ یمانہ میں
شہید ہوئے۔ ان کی عمر ۴۰ سال کی ہوئی عباد میں عین کے زہر
اور باد موحده کے تشدید کے ساتھ ہے۔

۵۲۲۔ عباد بن عبد المطلب :- یہ عباد بن عبد المطلب
میں، ان کا تذکرہ ان حضرات میں آتا ہے جو غزوہ بدر میں
شریک ہوئے ان سے کوئی روایت نہیں پائی جاتی عباد
بائیں موحده کے تشدید کے ساتھ ہے اور مطلب طارک کے تشدید
اور لام کے کسرہ کے ساتھ ہے۔

۵۲۳۔ عباد بن صامت :- یہ عباد بن صامت ہیں
ان کی کنیت ابوالولید ہے انصاری سلمیٰ ہیں۔ یہ نقیبوں میں
سے تھے عقبہ اولیٰ عقبہ ثانیہ عقبہ ثالثہ میں شریک ہوئے۔
بدر اور تمام غزوات میں بھی شریک رہے ہیں، پھر ان کو حضرت
عمرؓ نے شام میں قاضی اور معلم بنا کر بھیجا، اور ان کا مستقر حص
کو بنایا تھا، اس کے بعد یہ فلسطین تشریف لے گئے اور وہیں مقام
رہے اور بقول بعض بیت المقدس میں سنہ ۳۰ میں جب کہ ان
کی عمر ۲۰ سال کی تھی وفات پائی ان سے ایک جماعت صحابہ اور
تابعین کی روایت کرتی ہے عبادہ عین کے پیش اور بار غیر مشدود
کے ساتھ ہے۔

۵۲۴۔ عباس بن عبد المطلب :- یہ عباس بن عبد المطلب
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قترم چچا ہیں، آپؐ سے دو سال بڑے
تھے ان کی ماں نمر بن قاسط کی ایک عورت میں یہ پہلی عربی عورت ہیں

میں رہے پھر وہاں سے دمشق چلے گئے اور وہیں ۳۷۲ھ میں وفات پائی ان سے عبد اللہ بن سہارث روایت کرتے ہیں۔

۵۲۷۔ عبد اللہ بن محضن :- یہ عبد اللہ بن محضن انصاری خطمی ہیں ابن مدینہ میں ان کا شمار ہوتا ہے اور ان کی حدیث ان میں پائی جاتی ہے ان سے ان کے بیٹے سلمہ روایت کرتے ہیں حافظ ابن عبد البر نے کہا کہ کچھ لوگ ان کی حدیث کو مرسل کہتے ہیں۔

۵۲۸۔ عتبہ بن خالد :- یہ عبید بن خالد سلمی بہری مہاجر بنی توفہ میں رہے ان سے کوفیوں کی ایک جماعت روایت کرتی ہے۔

۵۲۹۔ عتاب بن اسید :- یہ عتاب بن اسید قرظی اموی ہیں فتح مکہ کے دن اسلام لائے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو فتح مکہ کے دن جب کہ آپ مغزوہ میں تھے لے کر تشریف لے جا رہے تھے مکہ کا حاکم بنا دیا تھا آنحضور کی حب وفات ہوئی ہے تو یہی مکہ کے حاکم تھے حضرت ابوبکر نے ان کو مکہ کا حاکم برقرار رکھا یہاں تک کہ ان کی وفات مکہ ہی میں ۳۱ھ کے اندر جس دن کہ حضرت ابوبکر کی وفات ہوئی ہے واقع ہوئی یہ قریش کے سرداروں میں سے تھے نہایت نیک صانع تھے ان سے عمرو بن ابی عقیق روایت کرتے ہیں عتاب عین کے زبرداد کے تشدید کے ساتھ ہے اور اسید حمزہ کے زہراور سین کے زیر کے ساتھ ہے۔

۵۳۰۔ عتبہ بن اسید :- یہ عتبہ بن اسید ہیں ان کی کنیت ابولصیر ہے لقصی میں بنی زہرہ کے حلیف ہیں پرانے اسلام لانے والوں میں سے ہیں ابتداء سے صحبت نبوی حاصل رہی ان کا ذکر مغزوہ جدیبہ کے سلسلہ میں آتا ہے ابھی وہ میں جن کے بارے میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس شخص کی بہادری پر تعجب ہے اگر اس کے پاس کچھ بہادر ہوتے تو یہ لڑائی کی آگ کے خوب بھڑکانے والوں میں سے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ ہی میں انتقال فرمایا۔ اسید حمزہ کے فتح اودسین جملہ کے کردہ کے ساتھ ہے۔

۵۳۱۔ عتبہ بن عبد المسلمی :- یہ عتبہ بن عبد المسلمی ہیں۔

عبد البر نے کہا کہ یہ عتبہ مذہب کے بیٹے ہیں اور یہ کہ بعض کی رائے ہے کہ دونوں عتبہ دو علیحدہ شخص ہیں اور اسی قول کی طرف ان کا میلان ہے۔ لیکن بخاری نے ان دونوں کو دو علیحدہ شخص مانا ہے۔ یہی رائے ابو حاتم رازی کی ہے اور یہ عتبہ ان کا نام عقلم تھا۔ آنحضور نے ان کا نام عتبہ رکھا تھا۔ یہ مغزوہ خیبر میں شریک ہوئے ہیں ان سے ایک جماعت روایت کرتی ہے۔ ۳۱ھ میں مقام قص کے اندر ۳۱ھ میں ان کی عمر میں وفات پائی ہے۔ واقدی کے قول کے مطابق شام میں مرنے والے صحابہ میں سے یہ آخری صحابی ہیں۔

۵۳۲۔ عتبہ بن غزوہ :- یہ عتبہ بن غزوہ مازنی ہیں قدیم الاسلام میں پہلے حبشہ کی طرف ہجرت کی پھر مدینہ کی طرف اور جنگ بدر میں شریک ہوئے ایک قول یہ ہے کہ یہ چھ مردوں کے بعد ساتویں اسلام لانے والے تھے جس میں حضرت عمرؓ نے ان کو بصرہ کا حاکم بنا دیا تھا پھر یہ حضرت عمرؓ کے پاس آئے تو انہوں نے ان کو وہیں کا والی بنا کر پھر واپس کر دیا تو ۳۱ھ میں جب کہ ان کی عمر ستادہ سال کی تھی راستہ میں وفات پائی ان سے خالد بن عمیر روایت کرتے ہیں۔

۵۳۳۔ عدا بن خالد :- یہ عدا بن خالد بن ہوزہ عامری ہیں، فتح مکہ کے بعد اسلام لائے اور صحرا نشین تھے۔ ان کی حدیث بصرہ والوں کے نزدیک پائی جاتی ہے ان سے ابوجہاد وغیرہ روایت کرتے ہیں عدا عین کے فتح دال کے تشدید کے ساتھ ہے۔

۵۳۴۔ عدی بن حاتم :- یہ عدی بن حاتم طائی ہیں شعبان ۳۱ھ میں آنحضورؐ کے پاس حاضر ہوئے اور کوفہ میں آئے اور وہاں ہی رہنے لگے جنگ جمل میں حضرت علیؓ کی طرف سے وجہ کی حمایت میں ان کی آنکھ پھوٹ گئی تھی، جنگ صفین اور نہر ان میں بھی شریک ہوئے ہیں ۳۱ھ میں کوفہ کے اندر انتقال کیا جب کہ ان کی عمر ایک سو بیس سال کی تھی، بعضوں نے کہا کہ فرقیسا میں انتقال کیا، ان سے ایک جماعت روایت کرتی ہے۔

۵۳۵۔ عدی بن عکبیر :- یہ عدی بن عکبیر کنزی حضری ہیں، کوفہ میں سکونت رکھتے تھے پھر جزیرہ کی طرف منتقل ہوئے

گئے اور وہیں رہے اور انتقال کیا، قیس بن ابی حازم وغیرہ ان سے روایت کرتے ہیں عمیرہ عین کے فتح میم کے کسرہ اور را کے ساتھ ہے۔

۵۳۶۔ عمر باض بن ساریہ :- یہ عریاض بن ساریہ ہیں ان کی کنیت ابو یحییٰ سلمیٰ ہے ابی صفیر میں سے تھے، شام میں قیام کیا اور وہیں مسجد میں انتقال فرمایا۔ ان سے ابو امامہ اور ایک جماعت تابعین کی روایت کرتی ہے، تیرج لون کے زیر جیم کے زیر اور ہما مہلہ کے ساتھ ہے۔

۵۳۷۔ عمر فحجہ بن اسعد :- یہ عمر فحجہ بن اسعد ہیں۔ ان سے ان کے بیٹے طرفہ روایت کرتے ہیں، یہی وہ ہیں جن کو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا تھا کہ یہ اپنی ناک چاندی کی بنوالیں بھرا اس کے بعد مرنے کی بنوائے کا حکم دے دیا تھا، ابوم کلاب میں ان کی ناک کٹ گئی تھی کلاب کاف کے صفحہ کے ساتھ ہے۔

۵۳۸۔ عروہ بن ابی الجعد :- یہ عروہ بن ابی الجعد بارتقی ہیں، حضرت عمرؓ نے ان کو کوفہ کا قاضی بنادیا تھا، یہ کوفیوں میں شمار ہوتے ہیں۔ ان کی حدیث کو ضیوں میں پائی جاتی ہے، بعضوں نے کہا ہے کہ یہ عروہ بن ابی الجعد ہیں ابن مدینی نے کہا ہے کہ جو ان کو ابن الجعد کہتا ہے وہ غلطی کرتا ہے، عروہ تو ابو الجعد ہی کے بیٹے ہیں، ان سے شعبی وغیرہ روایت کرتے ہیں۔

۵۳۹۔ عروہ بن مسعود :- یہ عروہ بن مسعود ہیں صلح حدیبیہ میں کفار شریک تھے، رسد میں طائف سے واپسی کے بعد آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور مشرف باسلام ہوئے ان کی زوجیت میں متعدد عورتیں تھیں آپؐ نے ان سے فرمایا کہ ان میں سے چار بیویوں کو اپنے لئے اختیار کر لیں، اس کے بعد انہوں نے واپس ہونے کی اجازت چاہی، یہ واپس ہوئے اور اپنی قوم کو اسلام کی دعوت دی لیکن قوم نے ان کی بات نہ مانی جب غار خمر کا وقت ہوا تو اپنے مکان کے بالاخانے پر چڑھے اور آذان دی، جب اشہد ال لا الہ الا اللہ کہا تو قبیلہ ثقیف کے ایک شخص نے ان کے تیر مارا اور ان کو قتل کر دیا، جب آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے قتل کی اطلاع ملی تو آپؐ نے فرمایا کہ عروہ بن مسعود کا حال اس شخص کی طرح ہے جس کا ذکر سورہ یسین میں ہے۔ جس نے اپنی قوم کو خدا کی طرف دعوت دی اور قوم نے اس کو قتل کر دیا۔

۵۴۰۔ عطیہ بن قیس :- یہ عطیہ بن قیس سعدی ہیں ان کو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت اور روایت حاصل ہے، ابی یمن اور ابی شام ان سے روایت کرتے ہیں۔

۵۴۱۔ عطیہ بن بسر :- یہ عطیہ بن بسر مازنی ہیں اور عبد اللہ بن بسر کے بھائی ہیں۔ امام ابو داؤد نے ان کی حدیث کو ان کے بھائی عبد اللہ کے ساتھ اس طرح ذکر کیا ہے عن ابن بسر یعنی بسر کے دونوں بیٹوں سے روایت ہے اور ان دونوں کا نام نہیں ذکر کیا اور ان کی یہ روایت کتاب الطہام میں منقول ہے کہ جو کتب اور تھوڑے کے بارہ میں ہے ان سے مکمل روایت کرتے ہیں۔

۵۴۲۔ عطیہ القرظی :- یہ عطیہ قرظی ہیں جو بنو قریظہ کے قیدیوں میں سے ہیں، یوں ہی کہا جاتا ہے، حافظ ابن عبد البر نے فرمایا کہ میں ان کے باپ کے نام سے واقف نہیں ہوں انہوں نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے اور آپؐ کے ارشادات بھی سنے۔ ان سے مجاہد وغیرہ روایت کرتے ہیں۔

۵۴۳۔ عقبہ بن رافع :- یہ عقبہ بن رافع قرظی ہیں افریقہ میں شہید کر دیئے گئے ان کو قتل کرنے والا احمر بن ربیعہ بن کثیرہ میں یہ واقعہ پیش آیا، ان سے ایک جماعت روایت کرتی ہے۔ ان کا ذکر تعبیر روایں آیا ہے۔

۵۴۴۔ عقبہ بن عامر :- یہ عقبہ بن عامر جہنی ہیں حضرت معاویہ کی طرف سے عقبہ بن ابی سفیان کے بعد مصر کے حاکم تھے، پھر حضرت معاویہؓ نے ان کو معزول کر دیا تھا ۳۵ھ میں مصر کے اندر وفات پائی، ان سے ایک جماعت صحابہ کی اور بہت سے حضرات تابعین میں سے نقل کرتے ہیں۔

۵۴۵۔ عقبہ بن الحارث :- یہ عقبہ بن حارث قرظی ہیں فتح مکہ کے دن ایمان لائے ان کا شمار مکہ والوں میں ہوتا ہے ان سے عبد اللہ بن ابی ملیکہ وغیرہ روایت کرتے ہیں۔

۵۴۶۔ عقبہ بن عمرو :- یہ عقبہ بن عمرو ہیں ان کی کنیت

ابو مسعود سے ان کا ذکر ہم حرف میں کریں گے۔

۵۴۸۔ عکاشہ بن محصن :- یہ عکاشہ بن محصن ابدی میں جو بنی امیہ کے حلیف تھے۔ جنگ بدر جس میں انہوں نے عجیب کا زامہ کیا تھا اور اس کے بعد کے غزوات میں شریک ہوئے۔ ان کی تلوار غزوہ بدر میں ٹوٹ گئی تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے وہ لکڑی تلوار بن گئی تھی یہ بڑے فضل والے صحابہ میں سے ہیں، حضرت ابوبکرؓ کی خلافت میں جب کہ ان کی عمر ۴۵ سال تھی انتقال ہوا۔ ان سے حضرت ابوہریرہ اور ابن عباس اور ابن ابی بن ام قیس روایت کرتی ہیں۔ عکاشہ میں عین کا پیش اور کاف پر تشدید ہے اور کاف غیر مشدد بھی مستقل ہے لیکن تشدید کا استعمال زیادہ ہے آخر میں ششیں مجہولہ ہیں۔ محصن میں ہم کا زیر عار کا بزم صا کا زیر آخر میں نون ہے۔

۵۴۹۔ عکرمہ بن ابی جہل :- یہ عکرمہ بن ابی جہل میں ان کے والد ابو جہل کا نام عروہ بن ہشام مخزومی قریشی ہے یہ اور ان کے باپ آنحضورؐ سے بڑی سخت عداوت رکھتے تھے۔ اور یہ مشہور شہسوار تھے فتح مکہ کے دن بھاگ کر یمن چلے گئے تھے، اس کے بعد ان کی بیوی ام حکیم بنت الحارث ان کے پاس پہنچ گئیں اور ان کو لے کر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ جب آنحضورؐ نے ان کو دیکھا تو ہاجر سوار کہہ کر خوش آمدید فرمایا اس وقت فتح مکہ کے بعد اسلام لائے اور صحیح معنی میں اسلام لائے جنگ یوکر میں سترہ میں جب کہ ان کی عمر ۴۵ سال تھی قتل کئے گئے حضرت ام سلمہ آنحضورؐ سے روایت کرتے ہوئے فرماتی ہیں کہ میں نے خواب میں ابو جہل کے لئے جنت میں بکھور کے درخت دیکھے تھے، جب عکرمہ اسلام لائے تو حضورؐ نے فرمایا کہ تمہارے خواب کی یہ تعبیر ہے اور عکرمہ نے آنحضورؐ سے یہ شکایت کی کہ جب میں مدینہ میں پہنچا پھرنا ہوں تو لوگ کہتے ہیں کہ یہ اللہ کے دشمن ابو جہل کا بیٹا ہے۔ اس پر آپ خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہو گئے اور اللہ کی حمد و ثناء بیان کی اور فرمایا کہ لوگ سونے اور چاندی کے کانوں کی طرح ہیں جو جاہلیت کے دور میں اچھے تھے وہ اسلام لانے کے بعد بھی جب کہ ان کو دین کی سمجھ آجائے اچھے اور بہترین ہیں، اس لئے کسی بڑے عنوان سے ان کا حیر جان کر دو۔

۵۴۹۔ العلاء بن الحضرمی :- یہ علاء بن حضرمی ہیں۔ حضرمی کا نام عبداللہ ہے حضرت موت کے باشندوں میں سے ہیں، آپ کی طرف سے یحییٰ بن حاکم تھے، حضرت عمر رضی اللہ عنہم نے ان کو اپنے زمانہ میں بھی یحییٰ بن حاکم رکھا یہاں تک کہ یہ علاءؓ میں انتقال فرما گئے ان سے سائب بن یزید وغیرہ روایت کرتے ہیں۔

۵۵۰۔ علقمہ بن وقاص :- یہ علقمہ بن وقاص لیشی ہیں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں پیدا ہوئے اور غزوہ خندق میں شریک ہوئے عبداللہ بن سردان کے دور حکومت میں مدینہ کے اندر وفات پائی ان سے ان کے پوتے عمرو اور محمد ابنا، یسہم بھی روایت کرتے ہیں۔

۵۵۱۔ عمار بن یاسر :- یہ عمار بن یاسر غسانی ہیں، بنی مخزوم کے آزاد کردہ اور حلیف ہیں، اس کی صورت یہ ہوئی کہ حضرت عمارؓ والد یاسر مکہ میں اپنے دو بھائیوں کے ساتھ جن کے نام حارث اور مالک تھا اپنے چوتھے بھائی کی تلاش میں تشریف لائے پھر حارث اور مالک تو یمن کی طرف واپس ہو گئے مگر یاسر مکہ میں مقیم ہو گئے اور ابو خدیفہ بن مغیرہ کے حلیف بن گئے، ابو خدیفہ نے ان کا نکاح اپنی باندی سے جس کو سمیہ کہا جاتا تھا کر دیا، ان کے بطن سے حضرت عمار پیدا ہوئے ابو خدیفہ نے حضرت عمار کو آزاد کر دیا، پس عمار ابو خدیفہ کے آزاد کردہ ہیں اور ان کے باپ ان کے حلیف ہوئے حضرت عمار ابتدا ہی میں اسلام لے آئے تھے اور یہ ان کمزور مسلمانوں میں سے ہیں جن کو اللہ کے راستہ میں بہت تکالیف مکہ میں پہنچائی گئیں تاکہ یہ اسلام سے باز آجائیں اور مشرکین مکہ نے ان کو آگ میں بھی جلا یا، آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اس طرف سے گزرتے تو ان پر دست مبارک پھیرتے تھے اور فرماتے تھے اے آگ تو عمار پر ٹھنڈک اور سلامتی و عافیت بجا جس طرح کہ تو حضرت ابراہیم علیہ السلام پر بن گئی تھی، یہ عمار ہاجرین اولین میں سے ہیں اور غزوہ بدر اور تمام غزوات میں شریک ہوئے ہیں اور ان غزوات میں بڑی تکالیف برداشت فرمائیں ان کا نام آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے الطیب الطیب رکھا یہ جنگ صفین میں حضرت علی کے ساتھ تھے اور وہاں ہی شہید ہوئے

جب کہ ان کی عمر ۹۰ سال کی تھی شہید ہوئے ان سے ایک جماعت جس میں سے حضرت علی اور حضرت ابن عباس بھی ہیں روایت کرتے ہیں۔

۵۵۲۔ عمرو بن الاخوص :- یہ عمرو بن اخوص کلابی ہیں ان سے ان کے بیٹے سلیمان روایت کرتے ہیں۔

۵۵۳۔ عمرو بن الاخطب :- یہ عمرو بن اخطب انصاری ہیں یہ اپنی کنیت ابو زید کے ساتھ مشہور ہیں آنحضور کے ساتھ معتد غزوات میں شریک ہوئے آپ نے ان کے سر پر دست مبارک پھرایا ہے اور حسن و جمال کے لئے دعا بھی دی ہے چنانچہ کہا جاتا ہے کہ کچھ اوپر سو سال کو پہنچے لیکن ان کے سر اور داڑھی میں چند بال سے زیادہ سفید نہ تھے۔ ان کا شمار بصرہ والوں میں ہوتا ہے ان سے ایک جماعت روایت کرتی ہے۔

۵۵۴۔ عمرو بن امیہ :- یہ عمرو بن امیہ غمیری ضار کے فتح اور مہم کے جزم کے ساتھ ہے۔ بدر اور احد میں مشرکین کے ہمراہ مسلمانوں سے جنگ کرنے کے لئے آئے، جب مسلمان غزوہ احد سے واپس ہوئے تو یہ اسلام لائے، یہ عرب کے خاص لوگوں میں سے ہیں اور پہلا وہ میدان جس میں لڑنے کے لئے مسلمانوں کے ہمراہ نکلے ہیں وہ بیر معونہ کی جنگ ہے ان کو عامر بن طفیل نے اس جنگ میں قید کر لیا تھا پھر ان کی پیشانی کے بال کاٹ کر ان کو چھوڑ دیا تھا۔ ان کو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مشہد میں حبشہ میں سجاوٹی کے پاس بھیجا تھا چنانچہ یہ سجاوٹی کے پاس آنحضور کا نام مبارک لئے کر پہنچے ہیں جس میں آپ نے سجاوٹی کو اسلام کی دعوت دی تھی چنانچہ آپ کی دعوت پر سجاوٹی مشرف باسلام ہوئے ان کا شمار اہل حجاز میں ہوتا ہے ان سے ان کے دو بیٹے جعفر اور عبداللہ اور ان کے بیٹے زہرقان بن عبداللہ روایت کرتے ہیں امارت امیر معاویہ کے زمانہ میں مدینہ کے اندر وفات پائی اور بعض نے کہا ہے کہ سنہ ۳۵ میں۔ زہرقان زائے معجمہ کے کسریہ موحده کے جزم اور رائے ہمد کے کسریہ اور قاف کے ساتھ ہے۔

۵۵۵۔ عمرو بن الحارث :- یہ عمرو بن حارث خزاعی ہیں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زوجہ محترمہ جویریہ کے بھائی ہیں کوفہ والوں میں ان کا شمار ہوتا ہے ان سے ابو داؤد

شقیق بن سلمہ اور ابوالاسحاق سلیمی روایت کرتے ہیں۔

۵۵۶۔ عمرو بن حرمیت :- یہ عمرو بن حرمیت قریشی خزومی ہیں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ان کو دیدار نصیب ہوا اور آپ سے حدیث کو سنا ہے آپ نے ان کے سر پر دست مبارک پھیرا اور برکت کی دعا دی ہے، بعض نے کہا ہے کہ جب آنحضور کی وفات ہوئی تو ان کی عمر ۱۲ سال کی تھی کوفہ میں آئے اور وہیں قیام پذیر ہوئے اور کوفہ کے امیر بنائے گئے اور وہیں مشہد میں وفات پائی ان سے ان کے بیٹے جعفر وغیرہ روایت کرتے ہیں۔

۵۵۷۔ عمرو بن حزم :- یہ عمرو بن حزم ہیں ان کی کنیت ابوالضحاک ہے انصاری ہیں جب ان کی عمر ۱۵ سال کی تھی تو سب سے پہلے یہ غزوہ خندق میں حاضر ہوئے ہیں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بحر ان پر سنہ میں حاکم بنا دیا تھا سنہ ۳۵ میں مدینہ میں ان کی وفات ہوئی ان سے ان کے بیٹے محمد وغیرہ روایت کرتے ہیں۔

۵۵۸۔ عمرو بن سعید :- یہ عمرو بن سعید قریشی ہیں انہوں نے دونوں ہجرت کی ہے حبشہ میں دوسری مرتبہ کی ہجرت میں شریک تھے اس کے بعد مدینہ کی طرف ہجرت فرمائی اور جعفر بن ابی طالب کے ہمراہ خیمہ کے سال آئے ہیں، سنہ ۳۵ میں شام میں شہید کئے گئے۔

۵۵۹۔ عمرو بن سلمہ :- یہ عمرو بن سلمہ خزومی ہیں۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا، یہ حضور کے زمانہ میں اپنی قوم کے امام تھے کیونکہ یہ ان میں سب سے بڑے قاری تھے، بعض نے کہا ہے کہ یہ اپنے باپ کے ہمراہ آنحضور کے پاس آئے ہیں، ان کے والد کے حاضر ہونے میں آپ کی خدمت میں کسی کو اختلاف نہیں ہے۔ عمرو بن سلمہ بصرہ میں آکر رہے ان سے ایک جاحلین کی روایت کرتی ہے۔

۵۶۰۔ عمرو بن العاص :- یہ عمرو بن عامر مہمی قریشی ہیں۔ سنہ ۳۵ میں اسلام لائے اور بعض نے کہا ہے سنہ ۳۵ میں حضرت خالد بن ولید اور عثمان بن طلحہ کے ہمراہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے اور یہ سب ساتھ اسلام لائے ہیں ان کو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عمان کا حاکم بنا دیا تھا یہ برابر وہاں حاکم رہے یہاں تک کہ آنحضور کی وفات ہو گئی۔

ہوئی تھی مدینہ میں قیام فرمایا اور مدینہ ہی میں امیر معاویہ کے آخر دور امارت میں وفات پائی ان سے ان کے بیٹے عبداللہ روایت کرتے ہیں۔

۵۶۳۔ عمرو بن الحمق :- یہ عمرو بن الحمق خزاعی ہیں، یہ صحابی ہیں ان سے جیسر بن نفیر اور رفاعہ ابن شداد وغیرہ روایت کرتے ہیں، موصول میں سلسلہ میں قتل کر دیئے گئے۔

۵۶۵۔ عمرو بن مہرہ :- یہ عمرو بن مہرہ ہیں، ان کی کنیت ابو مریم ہے جتنی ہیں، بعض نے کہا ہے کہ ازدی ہیں، یہ اکثر

غزوات میں شریک ہوئے ہیں شام میں قیام فرمایا اور امیر معاویہ کے دور میں وفات پائی ان سے ایک جماعت روایت کرتی ہے۔ ۵۶۶۔ عمرو بن قیس :- یہ عمرو بن قیس ہیں اور بعض نے کہا ہے کہ ان کا نام عبداللہ بن عمرو قرشی عامری ہے جو نابینا تھے اور وہ ام مکتوم کے بیٹے تھے۔ ام مکتوم کا نام عاتکہ ہے یہ حضرت خدیجہ بنت خویلد کے ناموں کے بیٹے ہیں۔ مکہ میں ابتدا میں ہی اسلام لے آئے تھے یہ ہاجرین اولین میں سے ہیں حضرت مصعب بن عمیر کے ساتھ ہجرت کی ہے، بہت سی مرتبہ آنحضورؐ نے ان کو مدینہ پر اپنا خلیفہ بنا کر رکھا ہے، آخری بار وہ ہے جب کہ آپؐ حجۃ الوداع کے لئے تشریف لے گئے ہیں مدینہ میں انتقال فرمایا اور بعض نے کہا ہے کہ یہ جنگ قادسیہ میں شہید ہوئے۔

۵۶۷۔ عمرو بن تغلب :- یہ عمرو بن تغلب عبدی ہیں، قبیلہ عبد القیس میں سے تھے ان سے حسن بصری وغیرہ روایت کرتے ہیں تغلب اوپر دو نقطوں والی تاتار غنیمت مجملہ کے ساتھ ہے۔

۵۶۸۔ عکراش بن قویب :- یہ عکراش بن قویب قیس ہیں۔ ان کا شمار بھریوں میں ہے ان سے ان کے بیٹے عبید اللہ روایت کرتے ہیں یہ آنحضورؐ کی خدمت میں اپنی قوم کے صدقات لے کر حاضر ہوئے تھے، عکراش میں عین کا زیر کاف ساکن رائے مہملہ اور غنیمت مجملہ ہے۔

۵۶۹۔ عمران بن حصین :- یہ عمران بن حصین ہیں ان کی کنیت ابو یحییٰ ہے خزاعی اور کبھی میں خبر کے سال اسلام لائے بصرہ

انہوں نے حضرت عمر اور حضرت عثمان اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہم کی طرف سے بھی بڑے بڑے کام انجام دیئے ہیں۔ انہیں کے ساتھ پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں مصر فتح ہوا اور برابر حضرت عمرؓ کی زندگی میں یہ مصر کے حاکم رہے ہیں۔ پھر حضرت عثمان غنیؓ نے بھی ان کو وہاں کا حاکم تقریباً چار سال تک برقرار رکھا، اس کے بعد معزول فرمایا، پھر حضرت معاویہؓ نے جب وہ امیر ہو گئے تو ان کو پھر مقرر کیا، مصر میں ہی سلسلہ میں جب کہ ان کی عمر نوٹائے سال کی عمر تھی وفات پائی اور ان کے بعد ان کے بیٹے عبداللہ کو مصر کا حاکم بنا دیا۔ پھر حضرت معاویہؓ نے ان کو معزول کر دیا، ان سے ان کے بیٹے عبداللہ اور عبید اللہ بن عمر اور قیس بن ابی حازم روایت کرتے ہیں۔

۵۶۱۔ عمرو بن علسہ :- یہ عمرو بن علسہ ہیں ان کی کنیت ابو یحییٰ ہے۔ سلمیٰ ہیں۔ ابتدا میں ہی اسلام لے آئے ہیں، کہا جاتا ہے کہ اسلام لانے والوں میں یہ چوتھے شخص ہیں، پھر یہ اپنی قوم بنی سلیم کی طرف واپس ہو گئے تھے، آنحضورؐ نے ان سے فرمایا تھا کہ جب تم میرے متعلق یہ سنو کہ میں اعداء اسلام کے لئے نکلا ہوں تو میری اتباع کرنا۔ یہ برابر اپنی قوم میں مقیم رہے۔ یہاں تک کہ غزوہ خیبر ختم ہوا اس کے بعد یہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، اور مدینہ طیبہ میں قیام اختیار فرمایا، ان کا شمار شاہیوں میں ہوتا ہے، ان سے ایک جماعت روایت کرتی ہے جس میں عین اور رائے مہملہ اور سین مہملہ کے زیر کے ساتھ ہے اور کچھ نون کے زیر جیم کے زیر اور حاء مہملہ کے ساتھ ہے۔

۵۶۲۔ عمرو بن عوف :- یہ عمرو بن عوف انصاری ہیں غزوہ بدر میں شریک ہوئے جہاں ابن اسحاق نے کہا ہے کہ یہ سہیل بن عمرو عامری کے آزاد کردہ ہیں مدینہ طیبہ میں رہے ان کی کوئی اولاد نہیں ہے ان سے مسعود بن حمزہ روایت کرتے ہیں۔

۵۶۳۔ عمرو بن عوف المزنی :- یہ عمرو بن عوف مزنی قدیم الاسلام ہیں اور یہ ان صحابہ میں سے ہیں جن کی شان میں آیت تو لو ان اعینہم تقبض من الدمع نزال

میں قیام فرمایا اور وہیں ان کی وفات مسندہ میں ہوئی بڑے فاضل اور فقیہ صحابہ میں سے تھے۔ یہ اور ان کے والد دونوں مشرف باسلام ہوئے ان سے ابو جبار اور مطرف اور زرارہ بن ابی اوفی روایت کرتے ہیں نجید جیم کے پیش جیم کے زبیدیہ کے سکون اور دال جملہ کے ساتھ ہے۔

۵۰۔ عمیر مولیٰ ابی اللہ محمد بن عمیر ابی اللہ عمیر غفاری حجازی کے آزاد کردہ ہیں یہ اپنے آقا ابی اللہ کے ہمراہ فتح خیبر میں شریک ہوئے ہیں، ان سے ایک گروہ روایت کرتا ہے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کو سنا اور یاد بھی رکھا، ابی اللہ حمزہ کا زبر اس کے بدلہ الف ساکن اور بار موحده کمبورت ہے۔

۵۱۔ عمیر بن الحمام۔ یہ عمیر بن حمام انصاری ہیں غزوہ بدر میں شریک ہوئے اور اسی میں شہید ہو گئے خالد بن اعلم نے ان کو قتل کیا تھا، ان کا تذکرہ در کتاب الجہاد میں ہے۔ بعض کا خیال ہے کہ یہ عمیر انصاریں سے سب سے پہلے اسلام کے لئے شہید کئے گئے۔

۵۲۔ عوف بن مالک۔ یہ عوف بن مالک اشجعی ہیں وہ غزوہ جس میں سب سے پہلے شریک ہوئے خیبر ہے ان کے ساتھ اسلامی جھنڈا تھا، فتح خیبر کے دن یعنی ان کی قوم اشجع کا جھنڈا ملک شام میں رہتے تھے اور وہیں بران کا انتقال مسندہ میں ہوا۔ ان سے صحابہ و تابعین جماعت روایت کرتے ہیں۔

۵۳۔ عویم بن ساعدہ۔ یہ عویم بن ساعدہ انصاری اوسی ہیں بیعت عقبہ اور بیعت ثانیہ غزوہ بدر اور تمام غزوات میں شریک رہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ ہی میں انتقال فرمایا بعض کا خیال ہے کہ حضرت عمرؓ کے خلافت کے دور میں مدینہ میں انتقال فرمایا جب کہ ان کی عمر ۶۵ سال یا ۶۶ کی تھی ان سے حضرت عمر بن الخطاب روایت کرتے ہیں۔

۵۴۔ عویم بن عامر۔ یہ عویم بن عامر ابو دردار ہیں ایہ اپنی کنیت سے مشہور ہیں، ان کا ذکر حرف دال میں گزر چکا ہے۔

۵۵۔ عویم بن ایض۔ یہ عویم بن ایض بجلانی اور انصاری ہیں، انصار کے حلیف ہیں۔ لہاں کا واقعہ انہیں سے تعلق رکھتا ہے اور طبری نے کہا ہے کہ جو عویم لہان

دے ہیں وہ عویم بن حارث بن زید بن حارثہ بن جند بجلان ہیں۔

۵۶۔ عیاض بن حمار۔ یہ عیاض بن حارثی مجاشعی ہیں، ان کا شمار بصریوں میں ہے، یہ اس حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پڑنے سے محب ہیں۔ ان سے ایک جماعت روایت کرتی ہے۔

۵۷۔ عصام مرنی۔ یہ عصام مرنی ہیں ان کو آنحضرت کی صحبت اور روایت دونوں میں ہیں۔ یہ بہت کم حدیث بیان کرتے ہیں ان کی حدیث "باب الجہاد" میں ہے جس کی تخریج امام ترمذی اور ابو داؤد نے کی ہے، لیکن ان دونوں نے حدیث کو ان کی طرف منسوب نہیں کیا۔

۵۸۔ عتبان بن مالک۔ یہ عتبان بن مالک خزرجی سلمی ہیں اور بدر کے شریک ہوئے والوں میں سے ہیں ان سے حضرت انس اور قتادہ بن ربعی روایت کرتے ہیں، امیر معاویہ کے زمانہ میں وفات پائی۔

۵۹۔ عمارہ بن خزیمہ۔ یہ عمارہ بن خزیمہ بن ثابت انصاری ہیں یہ اپنے باپ وغیرہ سے روایت کرتے ہیں اور ان سے بھی ایک جماعت روایت کرتی ہے عمارہ عین کے ضمیم غیر مشدد کے ساتھ ہے۔ ان کے صحابی ہونے میں تردد کیا گیا ہے۔

۶۰۔ عمارہ بن رومیہ۔ یہ عمارہ بن رومیہ ثقفی ہیں، ان کا شمار کوفیوں میں ہے، ابو بکرؓ وغیرہ ان سے روایت کرتے ہیں۔ عمارہ عین کے پیش اور ضم غیر مشدد کے ساتھ ہے۔

۶۱۔ عرس بن عمیر۔ یہ عرس بن عمیر کندی ہیں ان سے ان کے بھتیجے عدی وغیرہ روایت کرتے ہیں عرس عین کے ضم را کے سکون اور سین جملہ کے ساتھ ہے۔

۶۲۔ عیاش بن ابی ربیعہ۔ یہ عیاش بن ابی ربیعہ خزرجی قریشی ہیں، یہ ابو جہل کے ماں شریک بھائی ہیں، اس حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دار ارقم میں داخل ہونے سے پہلے ہی شروع میں اسلام لے آئے، ملک حبش کی طرف ہجرت کی۔ پھر انہوں نے اور حضرت عمرؓ نے مدینہ کی طرف ہجرت کی ان کے پاس بشام کے دونوں بیٹے ابو جہل اور عمارؓ آئے

داماد تھے، یعنی آپ کی صاحبزادی زینب ان کے نکاح میں تھیں انہوں نے بعد یوم بدر کے قیدی ہونے کے بعد جب کہ کفر کی حالت میں تھے راہِ آزاد کئے گئے تھے اسلام قبول کر کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہجرت کی، یہ آپ حضور سے بھائی چارہ اور سچی محبت رکھتے تھے، جنگ یمامہ میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے دور میں قتل کر دیئے گئے، ان سے ابن عباس اور ابن عمر اور ابن العاص روایت کرتے ہیں مقسم مہم کے زیر قاف کے سکون اور حسین کے زہر کے ساتھ ہے۔

۵۸۳۔ ابو عیاش شمس :- یہ ابو عیاش شمس زید بن الصامت انصاری ہیں ذرقی ہیں، ان سے ایک جماعت روایت کرتی ہے ہجرت کے چالیس سال بعد وفات پائی۔

۵۸۴۔ ابو عمر و بن حفص :- یہ ابو عمر و بن حفص بن مغیرہ مخزومی ہیں ان کا نام عبد الحمید ہے اور احمد بھی کہا جاتا ہے اور بعضوں نے ان کی کنیت ہی کو ان کا نام کہا ہے۔ بعض روایات میں ابو حفص بن مغیرہ آیا ہے۔

۵۸۸۔ ابو عیسیٰ عبد الرحمان بن حبیر :- یہ ابو عیسیٰ عبد الرحمان بن حبیر انصاری حارثی ہیں، ان کے نام کی بہ نسبت ان کی کنیت زیادہ مشہور ہے۔ جنگ بدر میں شریک ہوئے اور مدینہ میں ۳۷ھ میں وفات پائی جنت البقیع میں دفن ہوئے اور ۶۰ سال کی عمر ہوئی۔ ان سے عیاض بن رافع بن خدیج روایت کرتے ہیں۔ عیسیٰ مہملہ کے زہر بامے موجدہ غیر مشندہ اور بامے مہملہ کے ساتھ ہے اور عیاض بن عیسیٰ کا زہر اور بامے موجدہ غیر مشندہ اور آنکھ میں دو نقطوں والی یار ہے۔

۵۸۹۔ ابو عیسیٰ :- یہ ابو عیسیٰ آنکھوں سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے آزاد کردہ ہیں، ان کا نام احمر ہے ان سے مسلم بن عبید روایت کرتے ہیں، عیسیٰ عین کے زہر اور عین مہملہ کے زہر کے ساتھ ہے۔

تالبعین

۵۹۰۔ عبد اللہ بن بریدہ :- یہ عبد اللہ بن بریدہ سلمی ہیں۔ مرد کے قاضی ہیں۔ مشہور تالبعین میں سے ایک قابلِ اوثاق

اور کہا کہ تمہاری ماں سے قسم کھائی ہے کہ میں جب تک نہ تم کو دیکھ لوں گی اس وقت تک نہ سر میں تیل ڈالوں گی اور نہ سائے میں آرام کروں گی، اس لئے یہ ان کے ساتھ اپنی ماں کی خدمت میں حاضر ہوئے پس ان دونوں نے ان کو ایک رکی سے باندھ دیا اور مکہ میں ان کو قید رکھا اس پر آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فتوت میں ان کے لئے دعا فرمایا کرتے تھے کہ اے اللہ عیاض بن ابی ریمہ کو کافروں کی قید سے خلاصی دے جنگ یموکہ میں شام کے اندر شہید ہوئے ان سے عمر بن الخطاب وغیرہ روایت کرتے ہیں، عیاض دو نقطوں والی یار کی تشدید اور شین مجملہ کے ساتھ ہے۔

۵۸۶۔ عابس بن ربیعہ :- یہ عابس بن ربیعہ غطفانی ہیں۔ فتح مصر میں شریک ہوئے ان سے ان کے بیٹے عبد الرحمن روایت کرتے ہیں۔

۵۸۳۔ ابو عبیدہ بن الجراح :- یہ ابو عبیدہ عامریں عبد اللہ بن جراح قہری قرظی ہیں، عشرہ مبشرہ میں سے ہیں اور اس امت کے امین کہلاتے ہیں، حضرت عثمان بن عفون کے ساتھ اسلام لائے حبشہ کی طرف دوسری مرتبہ ہجرت کی تمام غزوات میں آنکھوں سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک ہوئے۔ اور آنکھوں کے ساتھ غزوہ احد میں ثابت قدم رہے انہوں نے ہی خود کی ان دو آنکھوں کو جو آنکھوں کے چہرہ انور میں گھس گئی تھیں کھینچا تھا جس کی وجہ سے آپ کے آگے کے دو دانت خنید ہو گئے تھے۔ یہ لائبہ قد کے ساتھ خوبصورت چہرے والے، اور لمبی داڑھی والے تھے،

طاعون عمواس سبب سے ان کا انتقال مقامِ امدن میں ہوا اور مہسان میں دفن ہوئے ان کی نماز جنازہ معاذ بن جبل نے پڑھائی، ان کی عمر اٹھادس سال ہوئی، ان کا نسب باپ کی طرف سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ فہر بن مالک پر مل جاتا ہے ان سے ایک جماعت صحابہ کی

روایت کرتی ہے۔

۵۸۵۔ ابو العاص بن الربیع :- یہ ابو العاص مقسم بن ربیع ہیں اور کہا گیا ہے کہ ان کا نام قیظیہ ہے اور یہ آنکھوں کے

ساتھ مکہ میں سترہ میں یہ قتل کر دیے گئے۔ عبد اللہ ابن زبیر نے ان کو کوفہ کا حاکم بنا دیا تھا۔ اور پھر ان کو کوفہ سے مختار بن ابی عبید نے نکال دیا تھا۔

۵۹۵۔ عبد اللہ بن مسلمہ :- یہ عبد اللہ بن مسلمہ بن قعب تميمی مدنی ہیں، "قعبی" نام سے مشہور ہیں۔ بصرہ میں رہتے تھے یہ قوی الحفظ قابل اعتماد اور غلطی و خطا سے محفوظ روایت میں سے ہیں یہ حضرت مالک بن انس کے شاگردوں میں سے ہیں ان سے ان کی مصاحبت مشہور تھی، اشام بن سعد وغیرہ ائمہ سے حدیث کو سنا، انس بن مالک بن بخاری، مسلم، ابو داؤد، ترمذی نسائی روایت کرتے ہیں، خرم سترہ میں مکہ کے اندر وفات پائی۔

۵۹۵۔ عبد اللہ بن مویب :- یہ عبد اللہ بن مویب فلسطینی شامی ہیں فلسطین کے قاضی تھے، تميمی داری سے روایت کی ہے اور قبیصہ بن ذویب سے حدیث کو سنا ہے بعض کا قول ہے کہ انہوں نے تميم سے نہیں سنا بلکہ قبیصہ بن تميم سے ہی سماعت کی ہے اور ان سے عمر بن عبد العزیز روایت کرتے ہیں۔

۵۹۶۔ عبد اللہ بن مبارک :- یہ عبد اللہ بن مبارک مروزی ہیں جنی غنظلہ کے آزاد کردہ ہیں، اشام بن عروہ، امام مالک، اور ثوری اور شعبہ اور اوزاعی اور بہت لوگوں سے حدیث کو سنا اور ان سے سفیان بن عیینہ اور یحییٰ بن سعید اور ان سے سفیان

سفیان بن عیینہ اور یحییٰ بن معین وغیرہ روایت کرتے ہیں علمائے رباعین میں سے تھے، امام، فقیہ، حافظ، زائد اور پر سیر کار، سختی قابل اعتماد پختہ کار تھے، اسماعیل بن عیاض نے کہا کہ روئے زمین پر عبد اللہ مبارک جیسا کوئی نہ تھا، نہ ان سے علم میں کوئی بڑھا ہوا تھا، اللہ تعالیٰ نے خیر کی خصلتوں میں ایسی کوئی خصلت نہیں پیدا کیا جو عبد اللہ بن مبارک کو عطا نہ فرمائی ہو، بغداد میں بارہا تشریف لائے اور وہاں درس حدیث دیا سترہ میں پیدا ہوئے اور سترہ میں وفات پائی۔

۵۹۷۔ عبد اللہ بن عکیم :- یہ عبد اللہ بن عکیم حنبلی ہیں انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا مگر ان کے لئے آنحضرت کی روایت کا پایا جانا مشہور نہیں۔ لیکن

تابعی ہیں، اپنے والد وغیرہ صحابہ سے روایت کرتے ہیں ان سے ابن سہل وغیرہ روایت کرتے ہیں۔ مروی ہیں وفات پائی۔ ان کی بہت سی احادیث ہیں۔

۵۹۸۔ عبد اللہ بن ابی بکر :- یہ عبد اللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن خزم النضاری مدنی ہیں مدینہ کے اونچے لوگوں میں سے ہیں تابعی ہیں انس بن مالک اور عروہ بن زبیر سے روایت کرتے ہیں اور ان سے زہری اور مالک بن انس ثوری ابن عیینہ ان سے بہت سی احادیث مروی ہیں، ایسے راوی ہیں جن کا صدق مسلم ہے۔ امام احمد نے فرمایا ان کی حدیث شفا ہے سترہ میں وفات ہوئی ان کی سترہ برس کی عمر ہوئی۔

۵۹۹۔ عبد اللہ بن زبیر :- یہ عبد اللہ بن زبیر مدنی ہیں جن کی کنیت ابو بکر ہے۔ یہ حمیدی قریشی اسدی ہیں۔ روایت میں بڑے پختہ کار ہیں مسلم بن خالد وکیع اور امام شافعی سے روایت کرتے ہیں اور ان کے ساتھ مصر گئے تھے وہاں جب امام شافعی کی وفات ہو گئی تو یہ مکہ واپس ہو گئے۔ ان سے محمد ابن اسماعیل بخاری اپنی صحیح بخاری میں بہت زیادہ روایت کرتے ہیں۔ مکہ سترہ میں وفات پائی یعقوب بن سفیان نے کہا کہ میں نے حمیدی سے زیادہ کسی کو اسلام اور مسلمانوں کا خیر خواہ نہیں پایا۔

۵۹۹۔ عبد اللہ بن مطیع :- یہ عبد اللہ بن مطیع قریشی عدوی ہیں اور مدینہ کے رہنے والوں میں سے ہیں کہا جاتا ہے کہ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں پیدا ہوئے اور ان کو ان کے باپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گئے ان کے باپ کا نام العاص تھا۔ آنحضرت نے ان کا نام مطیع رکھا تھا اور یہ عبد اللہ قریش کے سرداروں میں سے ہیں یہ شخص ہیں جن کو مدینہ والوں نے اپنا امیر مزید بن معاویہ سے فسخ بیعت کے بعد متعین کیا تھا۔ واقعی نے یہ بیان کیا کہ وہ تو صرف قریش پر حکومت کرنے والے تھے نہ اوروں پر اور وہ عبد اللہ بن غنظلہ النسیلی ہیں کہ جو قریش اور خیر قریش دونوں پر حکمرانی کرتا تھا۔ انہوں نے اپنی والد سے حدیث کو سنا اور ان سے شعبی وغیرہ نے روایت کی حضرت عبد اللہ بن زبیر کے

کے ذکر میں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں پیدا ہوئے ان کا بھی شمار کیا ہے لیکن مشہور یہ ہے کہ یہ تابعی ہیں، مدینہ کے تابعین اور وہاں کے علماء میں سے ہیں، حضرت عمر بن الخطاب سے حدیث سنی ہے ۸۰ سال وفات پائی، القاری میں قاف اور راد مہملہ مکسور اور یاء مشدّد ہے بے حمزہ اور قارہ کی طرف نسبت ہے (قارہ والے)۔

۶۲۴۔ عبد الرحمن بن عبد اللہ: نام عبد الرحمن بن عبد اللہ ہے ان کی والدہ ام الکلمہ میں جو ابوسفیان بن حرب کی بیٹی میں حضرت معاویہؓ نے ان کو کوفہ کا امیر مقرر فرمایا باب خطبہ یوم الجمعہ میں ان کا نام آتا ہے۔

۶۲۵۔ عبد الرحمن بن ابی بکر: عبد الرحمن نام ابو بکر کے بیٹے ہیں ان کے صاحب زادے محمد ان سے روایت کرتے ہیں۔

۶۲۶۔ عبد الرحمن بن ابی بکر: عبد الرحمن بن ابی بکر نام ہے انصار و موقوفین میں سے ہیں بصرہ وطن بیت بصرہ ہی میں ۳۰ سالہ میں مسلمانوں کے وہاں پہنچنے پر پیدا ہوئے۔ بصرہ میں مسلمانوں کے یہاں سب سے پہلے ان کی پیدائش ہوئی، تابعی ہیں کثرت سے روایات نقل کرتے ہیں اپنے والد اور حضرت علیؓ سے روایت سنی ہے اور ان سے ایک جماعت روایت کرتی ہے۔

۶۲۷۔ عبد الرحمن بن عبد اللہ: پورا نام عبد الرحمن بن عبد اللہ بن ابی ہریرہ کے بیٹے والے ہیں حضرت جابرؓ سے روایت کرتے ہیں اور حضرت معاذ سے حدیث کی سماعت کی اور ایک جماعت ان سے روایت کرتی ہے۔

۶۲۸۔ عبد الرحمن بن یزید: نام عبد الرحمن بن یزید بن اسلم مدنی ہے اپنے والد اور ابن المتکدر سے روایت کرتے اور قتیبہ، ہشام وغیرہ ان سے روایت کرتے ہیں۔ محدثین نے ان کو ضعیف کہا ہے، ۳۰ سالہ میں وفات پائی۔

۶۲۹۔ عبد العزیز بن رفیع: یہ عبد العزیز ابن رفیع اسدی کنی ہیں کوفہ میں رہے مشہور ثقہ تابعین میں سے ہیں ابن عباس اور انس بن مالک سے حدیث سنی حالانکہ نوے سال سے کچھ زیادہ عمر جو کچھ تھی، رفیع رفیع سے تصغیر ہے یعنی

سنی اور ان سے شعبی، مجاہد، ابن سیرین اور ان کے علاوہ بہت سے لوگوں نے ان سے حدیث کو سنا کوفہ میں رہنے والے تابعین کے پہلے طبقہ میں سے ہیں۔

۶۱۹۔ عبد الرحمن بن غنم: پورا نام عبد الرحمان ابن غنم الاشجری ہے شام کے رہنے والے ہیں، زمانہ جاہلیت اور زمانہ اسلام دونوں کو دیکھا، آپ کی حیات میں مسلمان ہو چکے تھے لیکن آپ کو نہیں دیکھا جب سے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا تھا برابر ان کے ساتھ رہے تا آنکہ حضرت معاذ کا انتقال ہو گیا۔ فقہا اہل شام میں سب سے زیادہ فقیہ تھے۔ عمر بن الخطاب و معاذ بن جبل جیسے متقدم صحابہ سے روایت کرتے ہیں، غنم بن غنم منقوطہ مفتوح اور نون ساکن ہے۔ ۳۰ سالہ میں انتقال ہوا۔

۶۲۰۔ عبد الرحمن بن ابی عمر: نام عبد الرحمن بن ابی عمر ہے اور ابو عمر کا نام عمرو بن محسن ہے، یہ انصاری اور بخاری ہیں مدینہ کے قاضی ہیں، ثقہ تابعین میں سے ہیں ان میں ان کی حدیثیں مشہور ہیں، انہوں نے اپنے والد عمرو بن محسن عثمان اور ابو ہریرہ سے روایت کی اور ان سے ایک جماعت نے روایت کی۔

۶۲۱۔ عبد الرحمن بن عبد اللہ: ان کا نام عبد الرحمن بن عبد اللہ بن ابی صعصعہ المازنی انصاری ہے اپنے والد عبد اللہ اور عطاء بن یسار سے روایت کرتے ہیں اور ان سے ایک جماعت مالک بن انس وغیرہ روایت کرتی ہے۔ ان کی حدیثیں اہل مدینہ کے یہاں پائی جاتی ہیں ۳۰ سالہ میں انتقال ہوا۔

۶۲۲۔ عبد الرحمن بن ابی عقیبہ: ان کا نام عبد الرحمن بن ابی عقیبہ ہے ابن جبر بن عقیب انصاری کے آزاد کردہ ہیں۔ کہتے ہیں کہ ابی عقیبہ کا نام رشید ہے، رشید میں را مضموم اور رشید معجم مفتوح ہے یہ خود صحابی ہیں اور فارسی النسل ہیں عبد الرحمان اپنے والد سے اور داؤد بن حصین ان سے روایت کرتے ہیں۔

۶۲۳۔ عبد الرحمن بن عبد القادری: ان کا نام عبد الرحمان بن عبد القادری ہے، کہا جاتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں پیدا ہوئے، لیکن نہ آپ سے حدیث کی سماعت کی نہ روایت بیان کی، مورخ واقدی نے ان صحابہ

را مضحک اور فاضل ہے۔

۶۳۰۔ عبد العزیز بن جبرئیل: یہ عبد العزیز بن جبرئیل کی ہیں حضرت عائشہ اور حضرت ابن عباس سے روایت کرتے ہیں فقہ عبد الملک ان کے بیٹے اور خلیفہ ان سے روایت کرتے ہیں۔

۶۳۱۔ عبد العزیز بن عبد اللہ: نام عبد العزیز بن عبد اللہ مدینہ کے اکابر فقہاریں سے ہیں، امام زہری محمد بن المنکدر اور حمید الطویل وغیرہ سے اور بہت سے لوگوں سے حدیث سنی بہت سے لوگ ان سے روایت کرتے ہیں بغداد میں تشریف لائے، حدیث بیان کی، بمقام بغداد ۱۶۸ھ میں انتقال فرمایا، قریش کے قبرستان میں مدفون ہوئے۔

۶۳۲۔ عبد الملک بن عمیر: عبد الملک بن عمیر قرشی ہیں قریش کی طرف نسبت ہے جو نہیں جانتے وہ کہتے ہیں کہ قریش کی طرف منسوب ہے حالانکہ ایسا نہیں وہ قریش کی طرف منسوب ہے، امام شعبی کے بعد کوفہ کے قاضی رہے تابعین میں سے مشہور اور ثقہ حضرات میں سے ہیں کوفہ کے اکابر میں شمار کیے جاتے ہیں عبد بن عبد اللہ اور جابر بن عمرو سے روایت کرتے ہیں ثوری اور شعبہ ان سے روایت کرتے ہیں تقریباً ۱۳۸ھ میں وفات پائی ان کی عمر ۳۰ سال ہوئی۔

۶۳۳۔ عبد الواحد بن ایمن: نام عبد الواحد بن ایمن خزرجی ہے یہ قاسم بن عبد الواحد کے باپ ہیں انہوں نے روایت حدیث کو اپنے والد ادد و سرے تابعین سے سنا اور ان سے ایک بڑی جماعت نے حدیث کی سماعت کی۔

۶۳۴۔ عبد الرزاق بن ہمام: عبد الرزاق بن ہمام نام اور ابوکر کثرت ہے ابن جریج اور معمر وغیرہ سے روایت کرتے ہیں اور ان سے احمد اور اسحاق اور ماویہ نے روایت کی بہت سی کتابیں تصنیف کیں ۱۳۸ھ میں وفات پائی، ان کی عمر پچاسی سال ہوئی۔

۶۳۵۔ عبد الحمید بن جبیر: یہ عبد الحمید بن جبیر حبشی ہیں اپنی بھوپھی صفیہ اور ابن السیب سے روایت کرتے ہیں اور ان سے ابن جریج اور ابن عیینہ سے روایت کی۔

۶۳۶۔ عبد الہیمن بن عباس: یہ پورا نام عبد الہیمن بن عباس بن سہل ہے، بنو ساعدہ میں سے ہیں اپنے والد اور ابوہازم سے روایت کرتے ہیں ان سے مصعب اور یعقوب بن حمید بن کاسب نے روایت کی ان کا ذکر باب الخضر والتالی میں ہے۔

۶۳۷۔ عبد الاعلیٰ: نام عبد الاعلیٰ بن مسہر ہے ابوہریرہ کثرت ہے عثمان میں سے ہیں شام کے بزرگ میں سعید بن عبد العزیز اور مالک سے روایت کی اور ان سے ابن معین ابو حاتم اور ابن رواحہ نے روایت کی لوگوں میں سب سے زیادہ حافظ جلالہ اور فصاحت کے مالک ہیں، ان کو نقل کرنے کے لئے ننگا کیا گیا، تاکہ سید خلق قرآن کا اقرار کر لیں اس وقت بھی اقرار نہ کیا اور انکار کرتے رہے پھر جیل میں ڈال دیئے گئے رجب ۱۸۸ھ میں انتقال فرمایا۔

۶۳۸۔ عبد المنعم: یہ عبد المنعم نعیم کے بیٹے اسواری ہیں عمریری اور ایک جماعت سے روایت کرتے ہیں اور یونس الحداد اور محمد بن ابی بکر مقدسی نے ان سے روایتیں کی ہیں۔

۶۳۹۔ عبد خیر بن یزید: یہ عبد خیر بن یزید کے بیٹے کثرت ابوہریرہ سے ہوان کے باشندے ہیں، کہا جاتا ہے کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ تو پایا لیکن ملاقات نہیں ہوئی۔ حضرت علیؓ کے ساتھ رہے۔ حضرت علیؓ کے ساتھیوں میں سے ہیں، محدثین کے نزدیک وثوق اور اعتماد کے شخص ہیں کوفہ میں قیام پذیر ہو گئے، ایک سو بیس سال کی عمر ہوئی، خیر شرکی ضد ہے، یعنی عبد خیر میں لفظ خیر ضد شر ہے۔

۶۴۰۔ عمران بن حطان: یہ عمران حطان کے بیٹے دوسی اور خزرجی ہیں حضرت عائشہ ابن عمر ابن عباس اور ابوذر رضی اللہ عنہم سے حدیث سنی اور ان سے محمد ابن سیرین و یحییٰ بن ابی کثیر وغیرہ نے روایت کی حطان میں حارمہلہ پر کسر طامہلہ پر تشدید اور آخر میں نون ہے۔

۶۴۱۔ عمرو بن شعیب: یہ عمرو، شعیب بن محمد بن عبد اللہ بن عمرو بن العاص کے بیٹے اور سہمی ہیں اپنے والد اور ابن السیب اور طاؤس سے حدیث سنی اور ان سے زہری ابن جریج عطاء اور بہت سے لوگوں نے روایت کی، بخاری اور مسلم نے اپنی

صحیح میں ان کی کوئی حدیث نہیں لی اس لئے کہ وہ اپنی روایات اس طرح نقل کرتے ہیں عن ابیہ عن جلدہ اور بھی اس سند میں اختصار کرتے ہیں، تو اب اگر مراد عن ابیہ عن جلدہ سے خود اپنے باپ اور اپنے دادا میں تو معنی یہ ہوئے کہ اپنے باپ شعیب اور اپنے دادا میں تو معنی یہ ہوئے کہ اپنے باپ اور اپنے دادا محمد سے روایت کر رہے ہیں کہ ان کے دادا محمد سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا فرمایا اس صورت میں روایت مرسل ہو گئی، کیونکہ محمد جو ان کے دادا میں حضور کی ملاقات سے مشرف نہیں تھے، نہ انہوں نے زمانہ پایا اور اگر اس سند کا مطلب یہ ہے کہ عمر اپنے باپ شعیب سے اور شعیب اپنے دادا عبداللہ سے روایت کرتے ہیں تو اس صورت میں سند متصل نہیں رہتی، کیونکہ شعیب نے اپنے دادا عبداللہ کا زمانہ نہیں پایا اسی عیب کی وجہ سے امام بخاری اور امام مسلم نے صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں ان کی روایات کو نہیں لیا، یہ بھی کہا گیا ہے کہ شعیب اپنے دادا سے مل چکے ہیں۔

۶۴۲۔ عمرو بن سعید۔ عمرو بن سعید نام ہے بنو ثقیف کے آزاد کردہ اور بصرہ کے رہنے والے ہیں، حضرات انس اور وغیرہ سے روایت کی اور ان سے ابن عوف اور حمیر بن حازم نے روایت کی۔

۶۴۳۔ عمرو بن عثمان۔ یہ عمر، عثمان بن عفان کے بیٹے ہیں، اسامہ بن زید اور اپنے والد عثمان بن عفان سے حدیث سنی حدیث البکا، علی المیت میں ان کا ذکر ہے ان سے مالک بن انس روایت کی

۶۴۴۔ عمرو بن الشریک۔ نام عمرو ہے شریک کے بیٹے ثقیفی اور تابعی ہیں ان کا شمار اہل طائف میں ہے، ابن عباس اور ان کے والد اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے حدیث سنی انس سے صالح بن دینار اور ابیہ بن مسرہ نے روایت کی۔

۶۴۵۔ عمرو بن میمون۔ یہ عمر ہیں میمون کے بیٹے اور ازدی ہیں زمانہ جاہلیت اور اسلام دونوں دیکھے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات ہی میں مسلمان ہو گئے تھے لیکن آپ

سے ملاقات نہیں ہوئی، کوفہ کے بڑے تابعی ہیں ان کا شمار سے عمر بن خطاب معاذ بن جبل اور ابن مسعود سے روایت کی اور ان سے اسحاق نے حدیث سنی مسند میں وفات پائی۔

۶۴۶۔ عمرو بن عبداللہ۔ نام عمرو، عبداللہ کے بیٹے اور سیدی ہیں ان کا ذکر صرف عمرہ میں گزر چکا ہے۔

۶۴۷۔ عمرو بن عبداللہ۔ نام عمرو، عبداللہ بن صفوان کے بیٹے اور یحییٰ بن قزیش میں سے ہیں یزید بن شیبان سے روایت کی اور ان سے عمرو بن دینار وغیرہ نے۔

۶۴۸۔ عمرو بن ویسار۔ یہ عمرو دینار کے بیٹے ہیں کنیت ابو یحییٰ ہے، سالم بن عبداللہ وغیرہ سے روایت کی اور ان سے دونوں حماد اور معمر نے، کئی محدث ان کو روایت میں ضعیف کہتے ہیں۔

۶۴۹۔ عمرو بن واقد۔ یہ عمرو واقد کے بیٹے دمشق کے رہنے والے ہیں یونس بن مسرہ اور کئی حضرات سے روایت کی اور ان سے ثقیفی اور مشام بن عمار نے، محدثین کے یہاں روایت حدیث کے معاملہ میں متروک ہیں۔

۶۵۰۔ عمرو بن مالک۔ عمرو بن مالک نام ابو ثامہ کنیت ہے زمانہ جاہلیت (قبل از اسلام) کا آدمی ہے حدیث کسوف اور باب النضیب میں جابر کی روایت سے مسلم میں اس کا تذکرہ کیا گیا ہے اور بیان کیا کہ یہ وہ شخص ہے کہ جس کو آپ نے دیکھا کہ وہ جہنم میں اپنی اوجھ گھسیتا ہوا جا رہا ہے، روایت میں تو اسی طرح مذکور اور مشہور یہ ہے کہ یہ شخص جس کو آپ نے دیکھا تھا عمرو بن لُحی ہے الحمی ربیعہ بن عمار سے اور عمرو خزاعہ کا باپ ہے۔

۶۵۱۔ عمرو بن عبد العزیز۔ یہ عمر ہیں عبد العزیز بن مردان بن حکم کے بیٹے ہیں، ابو یحییٰ کنیت ہے، قزیش میں سے بنو امیہ کے گھرانے سے ہیں ان کی والدہ ام عاصم حضرت عمر بن خطاب کی پوتی اور عاصم کی بیٹی ہیں ام عاصم کا نام لیلیٰ ہے۔ ابو بکر بن عبد الرحمن سے روایت کی ہے اور ان سے زہری و ابو بکر بن حزم نے روایت کی ۹۹ھ میں سلیمان بن عبد الملک کے بعد سیر برار نے خلافت ہوئے، اربع سالہ میں دیر سمران میں وفات پائی دیر سمران محض کے علاقہ میں ہے، مدت خلافت دو سال پانچ ماہ اور کچھ

روزے، اس وقت ان کی عمر ۸ سال تھی، کہتے ہیں کہ چالیس سال پورے بھی نہیں ہوئے تھے کہ وفات پائی، یہ عبادت، زہد، اتقا پاکہازی حسن اخلاق کا ایک خاص مقام رکھتے تھے خصوصاً زمانہ خلافت میں۔ کہتے ہیں کہ جب ان کو خلافت سپرد کی گئی تو ان کے دکان میں سے روئے کی آواز سنانی دہی دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ عمر بن عبدالعزیز نے اپنی لونڈیوں کو اختیار دے دیا ہے کہ تم میں سے جس کو آزاد ہونے کی خواہش ہو اس کو میں آزاد کر دوں، اور میرا اس سے کچھ علاقہ نہ رہے اور جس کو میرے ساتھ رہنے کی خواہش ہو اس کو اپنے پاس رکھ لوں کیونکہ مجھے ایسی چیز پیش آ گئی ہے جس کے باعث میں تمہاری طرف متوجہ نہیں رہ سکتا یہ سن کر سب لونڈیاں روئے لگیں، عقبہ بن نافع نے ان کی زوجہ فاطمہ بنت عبداللہ سے پوچھا کہ تم مجھے عمر بن عبدالعزیز کے بارے میں کچھ بتاؤ تو انہوں نے جواب دیا کہ غیب سے ان کو خدا نے خلافت عطا کی میں نہیں کہہ سکتی کہ انہوں نے کبھی حجاب اور اختلام کے

کے باعث غسل کیا ہو یہاں تک کہ انہوں نے وفات پائی انہوں نے یہ بھی بیان کیا کہ یہ ہو سکتا ہے کہ کوئی عمر بن عبدالعزیز سے روزے اور نماز میں بڑھا ہوا ہو، لیکن میں نے کسی ایسے شخص کو بالکل نہیں دیکھا جو عمر بن عبدالعزیز سے زیادہ اپنے پروردگار کا خوف کرتا ہو، مگر میں داخل ہوتے ہی اپنے آپ کو مسجد خانہ میں گرا دیتے اور برابر گریہ و زاری و دعا میں مصروف رہتے یہاں تک کہ آنکھوں پر نیند غالب آ جاتی، پھر بیدار ہو جاتے اور دعا و گریہ میں مصروف ہو جاتے ساری رات یہی عمل رہتا، وہب بن غنہ نے فرمایا کہ اگر اس امت میں کوئی مہدی ہے تو وہ عمر بن عبدالعزیز ہیں۔

ان کے مناقب بہت اور ظاہر ہیں۔

۶۵۳۔ عمر بن خطابؓ۔ یہ عمر عطار کے بیٹے و خواری کے پوتے کی و تابعین میں شمار ہیں، ان کی حدیثیں اہل مکہ میں پائی جاتی ہیں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ان کا روایت کرنا مشہور ہے لیکن سائب بن یزید اور نافع بن جابر سے بھی روایت کرتے ہیں ابن جریر و غیرہ نے حدیث سنی بکثرت روایت کرتے ہیں خواری میں خود متجمہ پویش اور واؤ پر زبر اور آخر میں راہ مہملہ ہے۔

۶۵۳۔ عمر بن عبداللہؓ۔ نام عمر عبداللہ بن ابی نضیم کے بیٹے یحییٰ بن ابی کثیر سے روایت کی اور ان سے زید بن خباب اور ایک جماعت نے، بخاری نے فرمایا کہ ان کی حدیث بے کار ہے۔

۶۵۴۔ عثمان بن عبداللہؓ۔ نام عثمان، عبداللہ بن اوس کے بیٹے بنو لقیف میں سے ہیں اپنے دادا اور چچا عمر سے روایت کرتے ہیں اور ان سے ابراہیم بن میسرہ اور محمد بن سعید اور ایک جماعت روایت کرتے ہیں۔

۶۵۵۔ عثمان بن عبداللہؓ۔ نام عثمان، عبداللہ بن مویہب کے بیٹے تھیں کے خاندان سے ہیں ابوہریرہؓ اور ابن عمرؓ وغیرہ سے روایت کی۔ اور ان سے شعبہ اور ابووانہ تھے۔

۶۵۶۔ علی بن عبداللہؓ۔ نام علی عبداللہ بن جعفر کے بیٹے، ابن مدینی کے نام سے مشہور ہیں، مدینی میں مہم پر زبر اور وال کے نیچے زیر ہے حافظ حدیث میں اپنے والد اور حماد اور دوسرے حضرات سے روایت کی اور ان سے بخاری اور ابویعلیٰ اور ابو داؤد نے خود ان کے استاد ابن مہدی نے فرمایا کہ ابن مدینی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کو سب سے زیادہ جانتے ہیں امام نسائی نے فرمایا کہ ان کی پیدائش ہی اس کام کے لئے ہوئی تھی۔ ذی قعدہ ۲۲ھ میں بعمر ۷۷ سال انتقال فرمایا۔

۶۵۷۔ علی بن حسینؓ۔ علی نام، حضرت حسین کے صاحبزادے اور علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے پوتے ہیں کینت ابو الحسن ہے اور زین العابدین کے نام سے معروف ہیں اہل بیت میں سے اکابر سادات میں سے تھے تابعین میں جلیل القدر اور شہرت یافتہ حضرات میں سے تھے، امام زہری نے فرمایا کہ قریش میں سے میں نے کسی کو ان سے زیادہ افضل نہیں پایا ۹۷ھ میں بعمر ۵۸ سال وفات پائی اور بقیع میں اسی قبر میں مدفون ہوئے جس میں ان کے عم محترم حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ مدفون تھے

۶۵۸۔ علی بن منذرؓ۔ یہ علی بن منذر کے بیٹے، اور کوئی یس طریقی کے نام سے مشہور ہوئے قابل ذکر عبادت گزار لوگوں میں سے تھے کہا جاتا ہے کہ انہوں نے ۵۵ حج کئے، ابن عیینہ اور

اختیار کر لی تھی سنہ ۱۲۵ھ میں پیدا ہوئے اور سنہ ۱۲۵ھ میں انتقال ہوا۔ ان سے مالک بن انس اور معمر بن راشد نے روایت کی۔

۶۶۵- عطاء بن ابی رباح :- اسم گرامی عطاء ابو رباح کے صاحبزادے ہیں کنیت ابو محمد ہے ان کے بال سخت گھنگھر پائے تھے، سیاہ فام تھے، بیٹھی ہوئی ناک ہاتھ سے گھنٹے اور یک چشم تھے بعد میں نابینا بھی ہو گئے تھے جلیل القدر فقیہ اور مکہ کے تابعین میں سے تھے امام اور ائمی کا قول سے کہ ان کی وفات جس روز ہوئی انہوں نے اس شان کے ساتھ وفات پائی کہ اس روز لوگ دنیا کے ہر شخص سے زیادہ ان سے خوش تھے امام احمد بن حنبل نے فرمایا کہ علم کے خزانے خدا جس کو چاہے تقسیم فرمائے اگر علم کے ساتھ کسی کی خصوصیت ہو سکتی تو اس کا حق سب سے زیادہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی کو پڑنا عطاء ابن رباح حبشی تھے اسلم بن کیل نے فرمایا میں نے ایک شخص بھی ایسا نہیں دیکھا جس کے علم کی غرض صرف خدا کی ذات ہو۔ ہاں میں شخص ایسے ضرور تھے، عطاء، طاؤس مجاہد رحمہم اللہ تعالیٰ سنہ ۱۱۵ھ میں بصرہ ۸ سال انتقال فرمایا، ابن عباس، ابو ہریرہ ابو سعید اور ان کے علاوہ دوسرے بہت سے حضرات صحابہ سے حدیث کی سماعت کی اور ان سے ایک جماعت نے روایت کی۔

۶۶۶- عطاء بن عجلان :- نام عطاء و عجلان کے بیٹے ہیں بصرہ وطن ہے انس ابو عثمان نہدی اور کچھ اور حضرات سے روایت کی اور ان سے ابن نمیر اور ایک بڑی جماعت نے بعض نے ان کو روایت میں متہم بھی کیا ہے۔

۶۶۷- عطاء بن السائب :- نام عطاء سائب بن یزید کے بیٹے ہیں خاندان کے اعتبار سے نقی ہیں سنہ ۱۳۶ھ یا تقریباً اسی زمانہ میں وفات پائی۔

۶۶۸- عدی بن عدی :- نام عدی، عدی کے بیٹے ہیں بنو کندہ میں سے ہیں اپنے والد عدی اور جابر بن یحییٰ سے روایت کی اور ان سے عیسیٰ بن عاصم وغیرہ روایت کرتے ہیں۔

۶۶۹- عدی بن ثابت :- نام عدی ثابت کے بیٹے انہوں نے اپنے باپ سے اور انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی،

ولید بن مسلم سے روایت کی اور ان سے ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ وغیرہ نے روایت کی ابن حاتم نے کہا کہ ان کی حدیث میں نے اپنے والد کی حدیث میں سنی ثقہ اور بہت سچے راوی ہیں، امام نسائی نے کہا خالص شیعہ ہیں اور ثقہ ہیں، سنہ ۱۳۶ھ میں وفات پائی طریقہ میں طارم ہلہ پر زبر اور راجلہ کے نیچے زبر اور بار سے پہلے قاف ہے۔

۶۶۹- علی بن زید :- نام علی بن زید، نسب قریشی ہیں بصرہ کے رہنے والے ہیں، بصرہ کے تابعین میں ان کا شمار ہوتا ہے یہ مکہ کے باشندہ تھے۔ بصرہ میں آکر رہ گئے تھے، انس بن مالک، ابو عثمان نہدی اور ابن سلب سے حدیث سنی اور ان سے ثوری وغیرہ نے روایت کی سنہ ۱۳۶ھ میں وفات پائی۔

۶۷۰- علی بن یزید :- نام علی بن یزید البانی ہے قاسم بن عبد الرحمن سے روایت کی اور ان سے کچھ لوگوں نے روایت کی ہے ایک جماعت ان کو روایت میں ضعیف کہتی ہے۔ ۶۷۱- علی بن عاصم :- علی بن عاصم نام واسطہ کے رہنے والے ہیں یحییٰ البکاءر بہت گریہ وزاری کرنے والے اور عطاء ابن بن سائب اور ان کے علاوہ بہت سے لوگوں سے روایت کی اور ان سے احمد اور دوسرے لوگوں نے روایت کی اور ان سے ایک کو ضعیف کہتے ہیں، ان کے پاس ایک لاکھ بیس ہیں ۹۰ سال سے زیادہ عمر پائی۔

۶۷۲- العلاء بن زیاد :- نام علاؤ زیاد بن مضر کے بیٹے بنو عدی میں سے ہیں بصرہ کے رہنے والے ہیں۔ دوسرے طبقہ کے تابعی ہیں، یہ ان لوگوں میں سے ہیں جو شام آ گئے اور ان سے قتادہ نے سنہ ۱۳۶ھ میں انتقال فرمایا۔

۶۷۳- عطاء بن یسار :- یہ عطاء ہیں یسار کے بیٹے ان کی کنیت ابو محمد ہے ام المؤمنین حضرت میمونہ کے آزاد کردہ ہیں، مدینہ کے مشہور تابعین میں سے تھے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے بکثرت روایت کرتے ہیں سنہ ۱۳۶ھ میں بصرہ میں وفات پائی۔

۶۷۴- عطاء بن عبد اللہ :- نام عطاء عبد اللہ کے بیٹے ہیں اصل میں خراسان کے باشندہ تھے، شام میں سکونت

۶۷۵۔ عاصم بن کلیب :- ان کا نام عاصم اور والد کا نام کلیب ہے۔ بصرہ کے قبیلہ سے ہیں اور کوفہ کے باشندہ ہیں اپنے والد وغیرہ سے حدیث کی سماعت کی اور ان سے ثوری و شعبہ نے، ان کی حدیثیں ناز و رج و جہاد کے بارے میں ہیں۔

۶۷۶۔ عروہ بن زبیر :- نام امی عروہ زبیر بن العوام کے صاحبزادے ہیں کنیت ابو عبد اللہ ہے قریش کی شاخ ہوا سعد میں سے ہیں اپنے والد حضرت زبیر اور والدہ حضرت اسماء رضیہ سے حدیث کی سماعت کی اس کے علاوہ اسکی خالہ عائشہ صدیقہ رضیہ اور دوسرے کبار صحابہ سے بھی۔ حدیث کی سماعت کی ان سے ان کے بیٹے بشام اور زہری وغیرہ نے روایت کی ہے۔ سلمہ میں تولد ہوئے تابعین میں بڑے طبقہ کے تابعین میں سے ہیں، مدینہ میں سات مشہور فقیہ تھے ان میں سے ایک یہ بھی ہیں ابوالنناد کا قول ہے کہ مدینہ میں ہمارے ان فقہاء میں سے جن کے قول پر معاملہ ختم ہو جاتا ہے ان میں سے سعید بن مسیب اور عروہ بن زبیر ہیں اور کچھ اور حضرات کا بھی انہوں نے نام لیا، ابن شہاب نے فرمایا عروہ ایسا سمندر میں جو کبھی پایاب نہیں ہوتا۔

۶۷۷۔ عروہ بن عامر :- نام عروہ ہے عامر کے بیٹے ہیں قریشی اور تابعی ہیں ابن عباس اور دوسرے حضرات سے حدیث کی سماعت کی ان سے عمرو بن دینار اور حبیب بن ثابت نے روایت کی ابو داؤد نے ان کی حدیث باب الطیرہ میں ذکر کی ہے یہ روایت مرسل ہے۔

۶۷۸۔ عبید بن عقیل :- عبید نام۔ عمیر کے بیٹے کنیت ابو عامر ہے، لیت گھرانے کے حجاز کے باشندہ اور اہل مکہ کے قاضی ہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں پیدا ہوئے کہا جاتا ہے کہ آپ کی زیارت بھی کی ان کا شمار کبار تابعین میں ہے صحابہ کی ایک جماعت سے حدیث کی سماعت کی اور ان سے کچھ تابعین نے روایت کی، ابن عمر رضیہ سے پہلے وفات پائی۔

۶۷۹۔ عبید بن السباق :- نام عبید ہے، سباق کے بیٹے حجاز کے باشندہ ہیں، ان کا شمار تابعین میں ہے، ان سے حدیث کم نقل کی گئی۔ اہل حجاز کے یہاں ان کی حدیثیں ملتی ہیں زبیر بن ثابتؓ، سہیل بن حنیفؓ اور یزید سے روایت

ترمذی نے ان کی روایت باب العطاس میں ذکر کی ہے، عدی بن ثابت سے ابوالیقظان نے روایت کی، ترمذی نے بیان کیا کہ میں نے محمد بن اسماعیل یعنی بخاری سے دریافت کیا عدی بن ثابت کے دادا کو ان میں تو انہوں نے فرمایا کہ میں تو ان کا نام نہیں جانتا لیکن محمد بن عیینہ ذکر کرتے ہیں کہ ان کا نام دینار ہے۔

۶۸۰۔ عیسیٰ بن یونس :- نام عیسیٰ یونس بن اسحاق کے بیٹے ہیں حفظہ اور عبادت گزار کی نہیں شہرت یافتہ لوگوں میں سے ایک ہیں، اپنے والد اور امین اور بہت سے دوسرے لوگوں سے روایت کی اور حماد بن سلمہ جیسے جلیل القدر محدث اور بہت سے لوگ ان سے روایت کرتے ہیں ایک سال حج بیت اللہ کو جاتے اور ایک سال جہاد میں شریک ہوتے مشہور ہیں، انتقال فرمایا۔

۶۸۱۔ عامر بن مسعود :- نام عامر ہے، مسعود کے بیٹے ہیں، نسا قریشی ہیں تابعی ہیں ابراہیم بن عامر کے والد بھی ہیں ان سے شعبہ اور ثوری نے روایت کی۔

۶۸۲۔ عامر بن سعد :- نام عامر سعد بن ابی وقاص کے بیٹے ہیں، زہری و قرشی ہیں اپنے والد سعد اور حضرت عثمان سے حدیث سنی اور ان سے زہری اور دوسرے لوگوں نے سلمہ میں وفات ہوئی۔

۶۸۳۔ عامر بن اسامہ :- عامر نام ہے اسامہ کے بیٹے ہیں، ان کی کنیت ابواللیث ہے، بخوندگی میں سے ہیں اور بصرہ کے باشندہ ہیں اپنے والد اسامہ اور بریدہ اور جابر و انس اور ان کے علاوہ بہت سے لوگوں سے حدیث سنی اور ان سے ان کے دو بیٹے زیاد اور میسر اور ان کے علاوہ دوسرے لوگوں نے روایت کی، لیث میں ہم پر زبیر باد لام کے نیچے حار مہلہ (غیر منقوط) ہے۔

۶۸۴۔ عاصم بن سلیمان :- نام عاصم ہے سلیمان کے بیٹے ہیں اور بھگتے ہیں بصرہ کے باشندہ اور تابعی ہیں، انس حفصہ اور ان کے علاوہ دوسرے حضرات سے روایت کی ثوری اور شعبہ نے ان سے حدیث کی سماعت کی سلمہ میں وفات ہوئی ہے۔

کی آمد ان سے ان کے صاحبزادے سعید وغیرہ نے روایت کی ہے۔

۶۸۰۔ عبید بن زیاد :- نام عبید بن زیاد کا بیٹا ہے۔ کلب اس کا دوسرا نام ہے یہی وہ شخص ہے جو حسین بن علیؑ کے قتل کے لئے لشکر لے کر گیا تھا ان ایام میں یہ یزید کی جانب سے کوفہ کا امیر تھا ابراہیم بن مالک اشتری نخعی کے ہاتھ سے ۳۵ھ میں مختار بن عبید کے دور میں موصل میں قتل ہوا۔

۶۸۱۔ عکرمہ :- عکرمہ نام حضرت ابن عباسؓ کے آزاد کردہ ہیں، ابو عبد اللہ کنیت ہے اصل میں بربری ہیں مکہ کے فقہاء اور تابعین میں سے بھی ہیں ابن عباس اور دوسرے صحابہ سے حدیث کی سماعت کی ایک بڑی جماعت نے ان سے روایت کی ۳۵ھ میں بعمر انتھی سال انتقال فرمایا، سعید ابن جبیر سے لوگوں نے پوچھا تم سے بڑا عالم بھی کوئی اور ہے تو انہوں نے فرمایا عکرمہ۔

۶۸۲۔ علقمہ بن ابی علقمہ :- نام علقمہ ابو علقمہ کے بیٹے ہیں، ابو علقمہ کا نام بلال ہے، ام المومنین حضرت عائشہ کے آزاد کردہ ہیں انس بن مالک اور اپنی والدہ سے روایت کرتے ہیں اور ان سے مالک بن انس اور سلیمان بن بلال نے روایت کی۔

۶۸۳۔ خوف بن وہب :- نام خوف۔ وہب کے بیٹے ہیں۔ تابعی ہیں۔ وہب کی کنیت ابو جحفہ ہے۔

۶۸۴۔ ابو عثمان بن عبد الرحمن بن گل :- نام ابو عثمان عبد الرحمن بن گل کے بیٹے ہیں، خاندانی اعتبار سے نجدی اور وطنیت کے لحاظ سے بصری ہیں زمانہ جاہلیت و زمانہ اسلام دونوں پائے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں بھی۔

اسلام لاپچھے میں، مگر ملاقات نہیں ہوئی کہا جاتا ہے کہ انہوں نے زمانہ جاہلیت میں ستر سال سے زیادہ گزارے اور تقریباً اتنی ہی مدت زمانہ اسلام میں بسر کی ۳۵ھ میں وفات پائی، عمر ایک سو تیس سال ہوئی حضرت عمر اور ابن مسعود اور ابو موسیٰ سے حدیث کی سماعت کی ان سے قتادہ وغیرہ نے روایت کی عن میں میم پر ضمیمہ اور کسرہ دونوں ہیں اور لام پر تشدید ہے۔

۶۸۵۔ ابو عاصم :- نام ابو عاصم، شیبان کے قبیلہ سے

ہیں، امام بخاریؒ کے استاد ہیں

۶۸۶۔ ابو عبیدہ :- نام ابو عبیدہ ہے محمد بن عمار بن یاسر کے بیٹے ہیں خاندان غنس سے ہیں اور تابعی ہیں اجابر سے روایت کرتے ہیں اور ان سے عبد الرحمن بن اسحاق نے روایت کی غنس میں عین اور نون پر زبر اور سین غن منقوط ہے۔

۶۸۷۔ ابو عمیر بن انس :- نام ابو عمیر انس بن مالک کے بیٹے ہیں اور انصاری ہیں کہتے ہیں کہ ان کا نام عبد اللہ ہے اپنے بچوں سے جو انصاری بھی ہیں روایت کرتے ہیں، کم عمر تابعین میں ان کا شمار ہے اپنے والد انسؓ کی وفات کے بعد زمانہ دراز تک زندہ رہے۔

۶۸۸۔ ابو العشرار :- کنیت ابو العشرار نام اسامہ بن مالک کے بیٹے اور بنو دارم میں سے ہیں تابعی ہیں اپنے والد سے روایت کیا اور ان سے حماد بن سلمہ نے، اہل بصرہ میں شمار کئے جاتے ہیں، ان کے نام میں بہت اختلاف ہے اور کچھ ذکر ہوا وہ سب سے زیادہ مشہور قول ہے۔ العشرار میں عین پر روش شین منقوط پر زبر اور آخر میں الف حمد و وہ ہے۔

۶۸۹۔ ابو العالیہ رفیع :- ابو العالیہ کنیت رفیع نام مہران کے بیٹے ہیں جو دیار حرم میں سے ہیں یہ نسبت ان کے آزاد کردہ ہونے کے باعث ہے، بصرہ کے باشندہ ہیں حضرت صدیق اکبرؓ کی زیارت سے مشرف ہوئے اور حضرت عمرؓ اور عائشہؓ بن کعب سے روایت کی اور ان سے عاصم الاحول وغیرہ نے تحفہ جوہرین کی بیٹی ہیں کہتی ہیں کہ میں نے ابو العالیہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ انہوں نے حضرت عمرؓ کو عین ہار قرآن سنایا ۳۵ھ میں ان کی وفات ہوئی۔

۶۹۰۔ ابو العلاد :- ابو العلاد نام یزید بن عبد اللہ بن الشخیر کے بیٹے ہیں۔ اپنے والد اور اپنے بھائی مطرف اور حضرت عائشہ سے روایت کی اور ان سے قتادہ اور ایک جماعت نے ۳۵ھ میں وفات ہوئی۔

۶۹۱۔ ابو عبد الرحمن :- یہ ابو عبد الرحمن حلی ہیں نام عبد اللہ یزید کے بیٹے ہیں مصر کے باشندہ اور قبیلہ عامر سے ہیں نیز تابعی ہیں حلی میں حماد مہملہ پر ضمہ اور بائے موحده پر بھی ضمہ ہے۔

۶۹۲۔ ابو عطیہ بن ابی عطیہ نام۔ بنو عقیل کے آزاد کردہ ہوئے کے باعث عقیل کہلاتے ہیں، مالک بن حویرث سے روایت کرتے ہیں۔

۶۹۳۔ ابو عاتکہ بن ابی عاتکہ ہیں، حضرت انس سے روایت کرتے ہیں اور ان سے حسن بن عطیہ وغیرہ نے روایت کی، ان کو روایت میں ضعف قرار دیا گیا ہے۔

۶۹۴۔ عقبہ بن ربیعہ بن ربیعہ نام عقبہ ربیعہ کا بیٹا ہے۔ مسلمان نہیں ہوا اس کو حضرت حمزہ بن عبد المطلب نے جنگ بدر میں قتل کیا جبکہ یہ مشرک تھا۔

۶۹۵۔ عبد اللہ بن ابی بن عبد اللہ، ابی بن سلول کا بیٹا ہے، سلول خزاعہ میں سے ایک عورت کا نام ہے یہ ابی کی بیوی ہے یہ عبد اللہ منافقین کا سردار ہے۔ اس کے بیٹے کا نام بھی عبد اللہ ہے بہترین صحابی اور زہود مست صاحب فضیلہ میں سے ہیں یہ غزوہ بدر میں شریک ہوئے اور اس کے بعد دوسرے غزوات میں بھی شامل ہوئے۔

۶۹۶۔ العاص بن وائل بن عاص نام وائل کا بیٹا ہے، بنو سہم میں سے ہے حضرت عمر بن العاص اسی کے فرزند اور صحابی ہیں عاص کو زمانہ اسلام پانے کے باوجود اسلام کی توفیق نہیں ہوئی اس نے وصیت کی تھی کہ اس کی جانب سے تو غلام آزاد کئے جائیں، باب ابو صایا میں اس کا ذکر آتا ہے۔

صحابی عورتیں

۶۹۷۔ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا: یہ ام المومنین عائشہ صدیقہ ہیں، ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی ہیں، ان کی والدہ ماجدہ کا اسم گرامی ام رومان بنت عامر بن مویمر ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے اپنا پیام دیا اور ہجرت سے پہلے ہی شوال سنہ نبوی میں بمقام مکہ ان سے عقد کیا ایک روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ نکاح ہجرت سے تین سال قبل ہوا۔ اور بھی کچھ اقوال نقل کئے گئے ہیں، شوال سنہ میں ہجرت سے ۱۸ ماہ بعد حضرت عائشہ کی رخصتی مدینہ میں ہوئی اس وقت ان کی عمر ۹ سال تھی۔ کہا جاتا ہے کہ آپ کی مدینہ میں آمد کے سات ماہ بعد مدینہ میں یہ

یہ رخصتی مکہ میں آئی آنحضرت صلعم کے ساتھ ۹ سال رہیں جس وقت آپ کا وصال ہوا اس وقت حضرت عائشہ ۱۸ سال کی تھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ کے علاوہ کسی اور ناکتہ دار سے شادی نہیں کی، حضرت عائشہ فضیلہ عالمہ فصیحہ فاضلہ تھیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ہجرت روایات کی نقل ہیں۔ وقایع عرب و محاربات اور اشعار کی زبردست ماہر و واقف کار تھیں صحابہ کرام اور تابعین عظام کے بڑے طبقہ نے ان سے روایات نقل کیں، مدینہ طیبہ میں ۸۵ھ میں یا ۸۶ھ میں ۱۸ رمضان شب شنبہ میں وفات پائی آپ نے وصیت فرمائی تھی کہ شب میں آپ کو دفن کر دیا جائے لیکن میں مدفون ہوئیں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے غازیہ بن زید پڑھائی اس وقت وہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے دور میں مروان کے ماتحت تھے۔

۶۹۸۔ عمرہ بنت رواحہ: نام عمرہ رواحہ کی بیٹی انصار میں ہیں اور صحابیہ ہیں، یہی نعمان بن بشیر کی والدہ ہیں ان سے ان کے شوہر بشیر اور صاحبزادہ نعمان بن بشیر نے روایت کی۔

۶۹۹۔ ام عمارہ: یہ ام عمارہ ہیں نسیبہ نام کعب کی صاحبزادی انصار میں سے ہیں بیعت عقبہ میں حاضر اور شریک ہوئیں غزوہ احد میں اپنے شوہر زید بن عاصم کی عمر اسی میں شریک تھیں پھر بیعت الرضوان میں بھی شامل ہوئیں پھر جنگ یمامہ میں حاضر ہوئیں اور دست بردار جنگ کی اس لڑائی میں ایک ہاتھ ضائع ہو گیا اور تلوار و نیزہ کے بارہ ٹکڑے گئے۔ ایک جماعت نے ان سے حدیث کی روایت کی عمارہ میں عین پڑھنا اور رسم غیر مشدد ہے، نسیبہ میں نون پڑھنا اور سین مکسود ہے۔

۷۰۰۔ ام العلاء: یہ ام العلاء انصار یہ تابعیہ میں اہل وینہ کے یہاں ان کی حدیثیں ملتی ہیں ان سے خارجہ بن زید بن ثابت نے روایت کی ہے، ام العلاء ان کی والدہ ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی بیماری میں ان کی عیادت فرمایا کرتے تھے۔

۷۰۱۔ ام عطیہ: ان کا نام نسیبہ کعب کی بیٹی ہیں بعض کے نزدیک عاتکہ کی صاحبزادی ہیں، انصار میں سے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت ہوئیں بڑی بڑی صحابیات

میں سے میں ایک جماعت ان سے روایت کرتی ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اکثر و بیشتر غزوات میں شریک رہیں اور مرثضوں کا علاج و معالجہ اور زخمیوں کی مرہم پٹی کرتی تھیں نسبہ میں نون پر ضمہ اور سین چہلمہ پر زبر یار تحفہ ساکن اور باوحدہ پر زبر ہے۔

تابعی عورتیں

۴۴۔ شہرہ بنت عبد الرحمن :- عمرہ بن عبد الرحمن بن سعد بن زبیرہ کی بیٹی اور عائشہ ام المومنین کی گود میں بھٹیں اور ان کو پالا تھا عمرہ نے عائشہ کی بہت سی حدیثیں روایت کیں اور دوسروں سے بھی اور ان سے ایک جماعت نے روایت کی سند میں وفات ہوئی اور وہ مشہور تابعیات میں سے ہیں۔

ع صحابہ

۴۵۔ غصیف بن الحارث :- نام غصیف حارث کے بیٹے ہیں اور ثمالی، ابو اسماء کنیت اور شام وطن ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے۔ لیکن خود ان کا بیان ہے کہ میری پیدائش آپ کے زمانہ میں ہوئی میں نے آپ سے بیعت کی اور آپ نے مجھ سے مصافحہ فرمایا حضرت عمرؓ و ابوذرؓ و عائشہؓ سے حدیث کی سماعت فرمائی اور ان سے کھول اور سلیم بن عامر نے روایت کی غصیف میں غنیمت معہ پر ضمہ ضاد معجمہ پر فتحہ اور یا ساکن اور آخر میں فارغ ثمالی میں ثار (تین نقطوں والی) مضموم اور میم بغیر تشدید ہے۔

۴۶۔ غیلان بن سلمہ :- نام غیلان سلمہ کے بیٹے بنو ثقیف سے ہیں فتح طائف کے بعد اسلام لائے اور حجت نہیں کی بنو ثقیف کے مشہور اور نمایاں افراد میں سے ہیں بہت اچھے شاعر تھے حضرت عمرؓ کی خلافت کے آخری دور میں انتقال فرمایا حضرت عبد اللہ بن عمرؓ اور عروہ بن غیلان وغنمیرہ نے ان سے روایت کی۔

تابعین

۴۷۔ غالب بن ابی غیلان :- نام غالب ابو غیلان کے بیٹے ہیں۔ یہ خطاط القطان کے بیٹے بھی کہلاتے ہیں۔ بصرہ وطن مالوف ہے مگر بن عبد اللہ سے روایت کی اور ان سے ضمہ بن رہے۔

۴۸۔ غریف بن عیاش :- یہ غریف میں عیاش بن الدی کے بیٹے واند بن الاسقع سے روایت کرتے ہیں ان کا شمار اہل شام میں کیا جاتا ہے غریف میں غنیمت معجمہ پر زبر اور راوہلمہ (غیر منقوط) کو زبر اور آخر میں فارغ ہے۔

۴۹۔ ابو غالب :- ابو غالب - خزرجی نام زبیرہ فرد میں اور بصرہ کے رہنے والے ہیں حضرت عبد الرحمن ابن انصر می نے ان کو آزاد کیا۔ ابو امامہ سے روایت کی اور ان سے شام میں ملاقات کی خود ان سے ابن عیینہ اور حماد بن زید سے روایت کی ضرور میں حماد چہلمہ پر زبر اور زاذ معجمہ پر زبر اور واو مشددا اور آخر میں راہ ہے۔

ف صحابہ

۵۰۔ الفضل بن عباس :- نام فضل، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا عباس کے صاحبزادہ ہیں آپ کے ساتھ غزوہ جنین میں شامل ہوئے، آپ کے ہمراہ جو لوگ اس موقع سے ثابت قدم رہے ان میں یہ بھی تھے، تحتہ الوداع میں بھی شریک رہے، آپ کے غسل کے موقع پر بھی دوسروں کے ساتھ موجود تھے پھر شام کی طرف بغرض جہاد تشریف لے گئے۔ صرف ۲۱ سال کی عمر میں اطراف اردن میں طاعون عمواس میں مسلمانوں میں انتقال فرمایا کہا گیا ہے کہ جنگ یرموک میں شہید ہوئے اور بھی بعض اقوال ذکر کئے جاتے ہیں ان سے ان کے بھائی عبد اللہ بن عباس اور ابو ہریرہ روایت کرتے ہیں۔

۵۱۔ فضالہ بن عبید :- فضالہ نام عبید کے بیٹے قبیلہ اوس میں سے اور انصاری ہیں غزوات میں یہ پہلا پہل یہ اہد میں شریک ہوئے ان کے بعد دوسرے غزوات میں شرکت کی بیت تحت الشجرہ میں آپ صلیم کے ہاتھ پر بیعت کی پھر نام کی طرف منتقل ہو گئے اور دمشق میں قیام پذیر ہو گئے

تابعین

۷۱۳۔ الفرافضہ بن عمیر :- نام فرافضہ عمیر کے بیٹے ہیں اور بنو حنیفہ میں سے ہیں حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت کی اور ان سے قاسم بن محمد وغیرہ نے، الفرافضہ میں دو فار اور راغیر مشد اور صاو غیر منقوط ہے، محمد بن کے یہاں تو یہ فار اول کی فتح کے ساتھ پڑھا جاتا ہے لیکن ابن حبیب کہتے ہیں کہ عرب میں فرافضہ جب کبھی نام ہوگا تو فار اول مضموم ہوگا، صرف فرافضہ بن الاحوص اس سے مستثنیٰ ہے اس کے معنی یہ ہیں کہ فرافضہ بن عمیر، ابن حبیب کی تحقیق کے مطابق فار کے ضم کے ساتھ پڑھا جائے گا، اہل لغت کے یہاں یہ لفظ کسی بھی جگہ فتح فار کے ساتھ نہیں ہے۔

۷۱۵۔ فروہ بن نوفل :- یہ فروہ بن نوفل کے بیٹے بنو اسبیج میں سے ہیں اہل کوفہ میں ان کا شمار ہے اپنے والد اور عائشہ سے حدیث سنی اور ان سے ابو اسحاق سجستانی اور بلال بن یساف نے روایت کی۔

۷۱۶۔ ابن الفرک :- کنیت ابن الفرک اور نام احمد بن زکریا بن فارس ہے، اہل لغت میں ہمدان میں قیام پذیر تھے، اہل علم کے سردار اور بکتائے روزگار تھے، بلاد الجبل میں قیام کے دوران میں اتقان العلم اور ظرف الکتابت والشعر کے مضامین کو جمع کیا ان کے والد کو فراس اور فرسی کہا جاتا ہے ان کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ملنا ثابت ہے الفراس میں فار پر کسرہ اور را بلا تشدید اور سین غیر منقوط ہے۔

صحابی مورثین

۷۱۷۔ فاطمہ الکبریٰ :- یہ فاطمہ الکبریٰ ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی ہیں ان کی والدہ ماجدہ حضرت خدیجہ میں ایک روایت کے مطابق یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سب سے چھوٹی صاحبزادی ہیں، دنیا و آخرت کی تمام عورتوں کی سردار ہیں رضائی سلمہ میں ان کا شمار حضرت علی ابن ابی طالب سے ہوا اور ذی الجہد میں شخصی علی میں آئی ان کے لطف سے حضرت علی کے تین صاحبزادے حضرت حسن اور حضرت

اور حضرت معاویہ کی جانب سے دمشق میں فصل خصوصیات کا کام کرتے رہے یہ وہ زمانہ ہے جب کہ حضرت معاویہ جنگ صفین کے لئے تشریف لے گئے، حضرت معاویہ کے زمانہ میں ہی وفات پائی کہا گیا کہ سترہ میں انتقال ہوا ان سے ان کے آئندہ کردہ میرہ اور دوسرے لوگ روایت کرتے ہیں۔ فضالہ میں فار اور صاو مجھے پرزرا اور عبید میں عین مہملہ ہے۔

۷۱۰۔ الفصح بن عبد اللہ :- نام فصح، عبد اللہ کے بیٹے بنو عامر میں سے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنی قوم کے ساتھ حاضر ہوئے اور آپ کی حدیثیں سنیں، وجہ بن حقیقہ نے ان سے روایت کی، الفصح میں فار پر ضمہ اور جیم پر فتح یا ساکن اس کے نیچے دو نقطے اور آخر میں عین مہملہ ہے۔

۷۱۱۔ فروہ بن مسیک :- یہ فروہ بن مسیک کے بیٹے مرادی غطفانی اور اہل یمن میں سے ہیں، حضور کی خدمت میں سلمہ میں حاضر ہوئے اور مسلمان ہو گئے اور کوفہ کی جانب منتقل ہو گئے حضرت عمر بن الخطاب کے عہد خلافت میں، اور کوفہ ہی میں رہے۔ ان سے شیمی وغیرہ نے روایت کی وہ اپنی قوم کے اشراف اور نمایاں لوگوں میں سے ہیں، بہترین شاعر تھے، مسیک میں میم پر ضمہ و سین مہملہ پر فتح اور حقیقہ ساکن اور آخر میں کاف ہے۔

۷۱۲۔ فروہ بن سلمہ :- یہ فروہ عمرو کے بیٹے یامنی اور انصاری ہیں بدر میں شریک تھے اس کے بعد کے سفرات میں بھی شریک ہوئے ان سے ابو حازم تمار نے روایت کی۔

۷۱۳۔ فیروز الدیمی :- یہ فیروز دیمی ہیں، ان کو حمیری کہا جاتا ہے کیونکہ انہوں نے قبیلہ حمیر میں قیام کر لیا تھا، اصل میں فارسی الاصل ہیں اور صنعا کے رہنے والے ہیں یہ ان لوگوں میں سے ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بصورت وفد حاضر ہوئے، اود غسی کذاب (جس نے یمن میں نبوت کا دعویٰ کیا) کے قاتل بھی ہیں، آپ کی زندگی کے آخری ایام میں اس کو قتل کیا گیا اور اس کی اطلاع آپ کو مرض الوفا سے مل گئی تھی فیروز کے دو بیٹے ضحاک اور عبد اللہ وغیرہ ان سے روایت کرتے ہیں حضرت عثمان کے زمانہ خلافت میں انتقال فرمایا، انفسی میں عین پرزرا اور نون ساکن اور سین مہملہ ہے۔

حسین اور حضرت حسن رضی اللہ عنہم اور زینب و اُمّ کلثوم اور رقیہ میں صاحبزادیاں تولد ہوئیں مدینہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے چھ ماہ بعد انتقال فرمایا اور ایک روایت کے مطابق تین ماہ بعد اس وقت ان کی عمر صرف ۲۸ سال تھی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے غسل دیا اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی شب میں دفن کی گئیں ان سے حضرت علی بن ابی طالب اور ان کے دونوں صاحبزادے حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہم اور ان کے علاوہ صحابہ کی ایک جماعت نے روایت کی حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ میں نے کسی کو ان سے زیادہ سچا نہیں پایا انہوں نے فرمایا: جیب کہ ان دونوں کے درمیان کسی بات میں کبیدگی تھی کہ یا رسول اللہ ان کی سے دریافت فرمائیے کیونکہ یہ جوڑ نہیں بولتے ہیں۔

۱۸۔ فاطمہ بنت ابی جیش :- ان کا نام فاطمہ ابو جیش کی بیٹی ہیں جو استخاضہ میں مبتلا ہوئیں ان سے عروہ بن زبیر اور اُمّ سلمہ نے روایت کی یہ فاطمہ عبداللہ بن جیش کی بیوی ہیں جیش جیش کی تصنیف ہے۔

۱۹۔ فاطمہ بنت قیس :- ان کا نام فاطمہ سے قیس کی بیٹی ضحاک کی بہن ہیں قریش میں سے ہیں صاحبزادوں میں سے ہیں متعدد لوگوں نے ان سے روایت کی، نیک سیرت اور مجتہد اور بالکمال خدمت میں پہلے ابو عمر بن حفص کے نکاح میں تھیں بعد میں انہوں نے طلاق دیدی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نکاح حضرت اسامہ بن زید سے کر دیا زید آپ کے آزاد بن رہے تھے۔

۲۰۔ القریۃ بنت مالک :- ان کا نام فریہ ہے مالک

بن سنان کی بیٹی اور ابو سعید خدری کی بہن ہیں بیۃ الرضوان میں حاضر تھیں اس بیۃ الرضوان کے واقعہ کی روایت انہوں نے کی ان کی حدیثیں اہل مدینہ کے یہاں ہیں حضرت زینب بنت کعب بن جبرہ نے ان سے روایت کی القریۃ میں فار پر خیمہ زاد برقعہ یا د ساکن اور عین جہلہ ہے۔

۲۱۔ اُمّ الفضل :- یہ ام الفضل بباہ ہیں حادث کی بیٹی اور بنو عامر سے ہیں حضرت عباس بن عبدالمطلب کی بیوی اور

ان کی اکثر اولاد کی اُمّ المؤمنین حضرت میمونہ کی بہن ہیں کہا جاتا ہے کہ حضرت خدیجہ کے بعد سب عورتوں سے پہلے یہی اسلام لائیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت سی حدیثیں روایت کرتی ہیں۔

۲۲۔ اُمّ فروہ :- یہ ام فروہ انصاریہ ہیں بیعت کرنے والیوں میں سے ہیں قاسم بن غنم نے ان سے روایت کی۔

تابعی عورتیں

۲۳۔ فاطمہ الصغریٰ :- یہ فاطمہ الصغریٰ ہیں حضرت حسین بن علی بن ابی طالب کی بیٹی قرشیدہ ہاشمیہ ہیں ان کا نکاح حضرت حسن بن حسن بن علی بن ابی طالب سے ہوا ان کا انتقال ہو گیا تو عبداللہ بن عمر بن عثمان بن عفان نے ان سے نکاح کر لیا۔

ق صحابہ

۲۴۔ قبیصہ بن ذویب :- یہ قبیصہ میں ذویب کے بیٹے اور بنو خزاعہ میں سے ہیں ہجرت کے پہلے سال میں پیدا ہوئے کہا جاتا ہے کہ ان قبیصہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا گیا اور آپ نے ان کے لئے دھما فرمایا اسی لئے یہ بڑے رفیع المرتبت عالم اور فقیہ تھے ابو الزناد کہتے ہیں کہ جلد شخص مدینہ میں فقیہ مشہور تھے ابن مسیب، عروہ بن زبیر، عبدالملک بن مردان و قبیصہ بن ذویب انہوں نے ابوہریرہ و ابوذر و اوزید بن ثابت سے روایت کی اور ان سے امام زہری اور دوسرے حضرات نے روایت کی وفاق پائی، یہ ابن عبدالبر کے رائے ہے جو انہوں نے اپنی کتاب میں درج فرمائی ہے اور ان کو صحابہ میں شامل کیا ہے دوسرے حضرات نے ان کو صحابہ میں نہیں رکھا بلکہ ان کو شام کے تابعین کے دوسرے طبقہ میں رکھا ہے۔ قبیصہ میں قاف پر زبر اور باء موحده کے نیچے زیر اور ذویب ذب کی تصنیف ہے۔

۲۵۔ قبیصہ بن محارب :- یہ قبیصہ میں محارب کے بیٹے بنو بلال میں سے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے ان کا شمار اہل بصرہ میں ہوتا ہے ان سے ان کے بیٹے

قطن اور ابو عثمان نہدی وغیرہ نے روایت کی بخاری میں ہم پر منہ
خانے مجھ اور زاد اور قاف ہے۔

۷۶۔ قلیصہ بن وقاص :- یہ قبیلہ میں وقاص سلمیٰ کے
بیٹے۔ بصرہ میں سکونت پذیر ہو گئے اہل بصرہ ہی میں ان کا شمار ہے
ان سے صالح بن عبید نے روایت کی۔

۷۷۔ قتادہ بن النعمان :- یہ قتادہ میں نعمان کے بیٹے
انصار میں سے ہیں بیعت عقبہ اور غزوہ بدر میں شرکت کے باعث
عقیقی اور بدری کہے جاتے ہیں اس کے بعد تمام غزوات میں شریک
رہے ان سے ان کے (انخیانی) ماں شریک بھائی ابو سعید
خدری اور ان کے بیٹے وغیرہ نے روایت کی سنہ ۳۳ میں بحر
۶۵ سال انتقال فرمایا حضرت عمرؓ نے ناز جنازہ پڑھائی صاحب
فضل صحابہ میں سے ہیں۔

۷۸۔ قدامہ بن عبد اللہ :- اسم گرامی قدامہ عبد اللہ کے بیٹے
بنو کلاب میں سے ہیں پڑنے سلمان میں مکہ میں ہی سکونت پذیر
ہو گئے اور ہجرت نہیں کی۔ حجتہ الوداع میں حاضر تھے اور اپنے
خانہ سمیت بدر میں ٹھہر گئے ان سے امین بن نافع وغیرہ نے
روایت کی۔ قدامہ میں قاف پر منہ اور وال مہملہ بلا تشدید
ہے۔

۷۹۔ قدامہ بن مظعون :- نام قدامہ مظعون کے بیٹے قرشی
ذہبی ہیں یہ عبد اللہ بن عمر کے ماہوں میں مکہ سے جد کعب
ہجرت کی بدر اور باقی تمام غزوات میں حاضر ہوئے عبد اللہ
بن عمر اور عبد اللہ بن عامر نے ان سے روایت کی۔ سنہ ۳۳
میں بعمر ۶۵ سال وفات پائی۔

۸۰۔ قطیبہ بن مالک :- یہ قطیبہ مالک کے بیٹے بنو ثعلبہ
میں سے ہیں اور کوفہ کے رہنے والے ہیں۔ یہ صحابی ہیں
ان سے ان کے برادر زادہ زیاد بن علاقہ نے روایت کی۔

۸۱۔ قیس بن ابی عزرہ :- نام قیس۔ ابو عزرہ کے بیٹے
غفار کی ہیں اہل کوفہ میں ان کا شمار ہے ان سے ابو وائل خثعمی
بن سلمہ نے روایت کی ان سے صرف ایک ہی روایت تجارت
کے بیان میں آئی ہے عزرہ میں غنیمت پر فتح اور رائے بہل
پر فتح اور اس کے بعد زامعہ پر فتح ہے۔

۸۲۔ قیس بن سعد :- یہ قیس ہیں۔ سعد بن عبادہ کے

بیٹے کنیت ابو عبد اللہ خزرجی و انصاری ہیں حضور کے معزز
صحاب میں سے تھے اور حلیل القدر فضلاء اور صاحب را
اور جنگی معاملات میں صاحب تدبیر لوگوں میں شمار ہوتے ہیں
اپنی قوم میں شریف تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حبیب
مکہ لشریف لائے تو آپ کے یہاں ان کا وہی درجہ تھا
جو کسی امیر کے یہاں پولیس افسر کا، حضرت علی ابن ابی طالب
کی جانب سے مصر کے گورنر تھے حضرت علیؓ کی شہادت تک
یہ آپ کے ساتھی رہے مدینہ میں سنہ ۳ میں انتقال فرمایا
ایک جماعت نے ان سے روایت کی قیس بن سعد اور
عبد اللہ بن زبیر قاضی شریک اور حنف ان سب کا چہرہ
بالوں سے خالی تھا اور نہ کسی کے داڑھی تھی۔ لیکن قیس
پھر بھی خوبصورت تھے۔

۸۳۔ قیس بن عاصم :- قیس نام عاصم کے بیٹے ابو
کنیت تھی، ابن عبد البر کہتے ہیں کہ مشہور یہ ہے کہ کنیت ابو
علی تھی وفد تبیم کے ہمراہ حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے
اور سنہ ۳ میں اسلام قبول کیا جب آپ کی نظر ان پر
پڑی تو آپ نے فرمایا کہ یہ اہل بدر کے سردار ہیں عقل مند اور جبار
تھے اور بردباری میں مشہور تھے اہل بصرہ میں شمار ہوتے ہیں ان سے
ان کے بیٹے حکیم اور دوسرے لوگ روایت کرتے ہیں۔

۸۴۔ قرظہ بن کعب :- یہ قرظہ انصاری خزرجی ہیں کعب کے
بیٹے ہیں غزوہ احد اور اس کے بعد دوسرے غزوات میں شریک
ہوئے بڑے فاضل تھے حضرت علیؓ نے ان کو کوفہ کا حاکم مقرر فرما
دیا تھا حضرت علیؓ کے ہمراہ تمام غزوات میں شامل ہوئے بمقام
کوفہ حضرت علیؓ کی مخالفت کے زمانہ میں انتقال فرمایا، شعبی وغیرہ
نے ان سے روایت کی قرظہ میں کاف را مہملہ اور ظا مجمہ سب
پر زبر ہے۔

۸۵۔ قرہ بن ایاس :- نام قرہ ایاس کے بیٹے اور مزنی ہیں۔
بصرہ میں سکونت اختیار کر لی تھی ان سے ان کے بیٹے معاویہ کے
علاوہ اور کسی نے روایت نہیں کی ان کو خوار جموں نے قتل کر دیا
تھا۔ ایاس میں حمزہ مکسور ہے۔

۸۶۔ ابو قتادہ :- یہ ابو قتادہ ہیں نام حارث، ربیع کے بیٹے انصاری
میں سے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مخصوص شاہ سوار میں

۳۵۷۔ میں بمقام مدینہ انتقال فرمایا کہا جاتا ہے کہ یہ صحیح نہیں ہے بلکہ حضرت علیؓ کی زندگی خلافت میں بتکام کو فدا انتقال ہوا حضرت علیؓ کے ساتھ تمام محاربات میں شریک رہے حالانکہ ان کی عمر ۷۰ سال تھی یہ ان لوگوں میں سے ہیں جن کی کنیت نام پر غالب ہے مدنی میں راد مکتوبہ بار موصودہ ساکن اور عین مہملہ پر کسرہ ہے۔

۳۵۸۔ ابو قحافہ :- یہ ابو قحافہ بن نام عثمان ہے عامر کے بیٹے اور ابو بکر صدیقؓ کے والد ہیں ان کا ذکر صرف عین مہملہ میں پہلے آچکا ہے۔

تابعین

۳۵۹۔ القاسم بن محمد :- یہ ہیں قاسم، محمد بن ابی بکر الصدیق کے صاحبزادے مدینہ کے سات مشہور فقہاء میں سے ایک اور اکابر تابعین میں سے ہیں اور اپنے اپنی زمانہ میں نہایت صاحب فضل و کمال تھے ابی بن سعید کا قول ہے کہ ہم نے کسی کو مدینہ میں نہیں پایا جس کو ہم قاسم بن محمد کے مقابلے میں فضیلت دیں انہوں نے صحابہ کی ایک جماعت سے جن میں حضرت عائشہ و معاویہ شامل ہیں روایت بیان کیں اور ان سے ایک گروہ روایت کرتا ہے ۷۰ سال انتقال فرمایا۔

۳۶۰۔ القاسم بن عبد الرحمن :- یہ ہیں قاسم بن عبد الرحمن کے بیٹے۔ شام کے باشندہ اور عبد الرحمن بن خالد کے آزاد کردہ ہیں انہوں نے ابوالامہ سے حدیث کی سماعت کی اور ان سے علاء بن حارث وغیرہ نے روایت کی عبد الرحمن بن یزید کہتے ہیں کہ میں نے قاسم بن عبد الرحمن سے افضل کسی کو نہیں پایا۔

۳۶۱۔ قبیلہ بھہ :- ان کا نام قبیلہ بھہ کے بیٹے بنو طے میں سے ہیں اپنے والد سے روایت کی اور ان کے والد صحابی ہیں ان سے سبک نے روایت کی، بھہ میں بارہ صنف اور لام ساکن اور آخر میں بار موصودہ ہے لوگ کہتے ہیں کہ بھہ کو بار کے فتح اور لام کے کسرہ کے ساتھ تلفظ کرنا صحیح ہے۔

۳۶۲۔ القعقاع بن حکیم :- ان کا نام قعقاع ہے حکیم کے بیٹے مدینہ کے رہنے والے ہیں اور تابعی ہیں جابر بن عبد اللہ اور ابو یونس سے حدیث کی سماعت کی اور ان سے

سعید مقبری اور محمد بن عجلان نے روایت کی۔

۳۶۳۔ قطن بن قبیلہ بھہ :- ان کا نام قطن ہے قبیلہ کے بیٹے بنو بلال میں سے ہیں ان کا شمار اہل بصرہ میں ہے اپنے والد سے روایت کی اور ان سے حیان بن عمار نے، قطن شریف آدمی تھے سمستان کے حاکم مقرر ہوئے، قطن بن قات اور طرادونوں پر فتح اور آخر میں لون ہے۔

۳۶۴۔ قتادہ بن دعائم :- یہ قتادہ بن دعائم کے بیٹے، ان کی کنیت ابو الخطاب مدوسی ہے، نابینا اور قوی الحفظ ہیں بکر بن عبد اللہ مزیفی کا ارشاد ہے کہ جس کا جی چاہے وہ اپنے زمانہ کے سب سے زیادہ قوی الحافظ شخص کی زیارت کرے تو وہ قتادہ کو دیکھے میں آج تک کوئی شخص ان سے زیادہ قوت حفظ کا مالک نہیں ملا خود قتادہ کہتے ہیں کہ جو بات بھی میرے کان میں پڑتی ہے اس کو میرا قلب محفوظ کر لیتا ہے انہوں نے فرمایا کہ کوئی قول بغیر اس کے مطابق عمل کے مقبول نہیں اس لئے جس کا عمل اچھا ہوگا اسی کا قول خدا کے یہاں مقبول ہوگا عبد اللہ بن عمر جس اور انس اور بہت سے دیگر حضرات سے روایت کی اور ان سے ایوب اور شعبہ اور ابو یونس وغیرہ نے انتقال ۷۰ سال میں ہوا۔

۳۶۵۔ قیس بن عبا :- یہ ہیں قیس عباد کے بیٹے بصرہ کے رہنے والے۔ بصرہ کے تابعین میں پہلے طبقہ کے تابعی ہیں صحابہ کی ایک جماعت سے روایت کی عباد میں عین مہملہ پر پیش اور بار موصودہ بلا تشدید ہے۔

۳۶۶۔ قیس بن ابی حازم :- نام قیس ہے ابو حازم کے بیٹے اصم و بھہ میں سے ہیں زمانہ جاہلیت و اسلام دونوں دیکھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیعت ہونے کی غرض سے آئے، اس وقت آپؐ وفات پا چکے تھے، کوثر کے تابعین میں شمار ہوتے ہیں ان کا نام صحابہ کے ساتھ ذکر کیا جاتا ہے حالانکہ سب کو اعتراف ہے کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نہیں کی حضرت عبد الرحمن بن عوف کے علاوہ باقی۔

عشرہ مشرہ سے روایت کی ان کے علاوہ اور بہت سے صحابہ سے روایت کرتے ہیں ایک بہت بڑی جماعت تابعین کی ان سے روایت کرتی ہے ان کے سوا اور کوئی تابعی ایسا نہیں جس

فاسق کے ذریعہ بھی فرماتا ہے خوب سمجھ لو یہ شخص بالیقین جہنمی ہے۔

صحابی نورثیں

۴۵۱۔ قیلہ بنت مخزومہ بہ یہ قیلہ بنی مخزومہ کی بیٹی بنو تمیم میں سے ان سے علیہ کی دونوں بیٹیاں صفیہ اور وجیہہ روایت کرتی ہیں یہ دونوں ان کی ربیبہ (پروردہ) ہیں وہ ان دونوں کے والد کی کی دادی ہیں یہ صحابیہ ہیں وجیہہ اور علیہ دونوں مصغر ہیں۔

۴۵۲۔ ام قیس بنت محصن ۱۔ یہ ام قیس بن محصن کی بیٹی محصن میں تیم مسعود حارساگن اور نون ہے بنو اسد میں سے ہیں۔ عکاشہ کی بہن ہیں بہت پہلے مکہ میں مسلمان ہو چکی تھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی پھر مدینہ کا جانب ہجرت کی۔

ک صحابہ

۴۵۳۔ کعب بن مالک ۱۔ یہ کعب بن مالک کے بیٹے انصاری اور خزرجی ہیں۔ بیعت عقبہ ثانیہ میں حاضر تھے اس میں اختلاف ہے کہ بعد میں شرکت فرمائی یا نہیں تبوک کے علاوہ دیگر غزوات میں بھی شریک ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے شعراء میں سے ہیں یہ ان تین صحابہ میں سے ہیں جو غزوہ تبوک میں شریک ہونے سے روہ گئے تھے ان تینوں کے نام یہ ہے کعب بن مالک بلال بن امیہ مرارہ بن ربیعہ ان سے ایک جماعت نے روایت کی سندھ میں بعمر ۷۰ سال نابینا ہونے کے بعد انتقال فرمایا۔

۴۵۴۔ کعب بن عجرۃ ۱۔ یہ کعب بن عجرۃ کے بیٹے اور بلوی ہیں کوفہ میں قیام کر رہا تھا ۶۰ سال بعمر ۷۰ سال بمقام مدینہ انتقال فرمایا ان سے کچھ لوگوں نے روایت کی۔

۴۵۵۔ کعب بن مخرمہ ۱۔ یہ کعب بن مخرمہ کے بیٹے اور ہنزی بنو سلیم میں سے ہیں ملک شام میں اردن میں سکونت پذیر ہو گئے تھے اور وہاں ۶۰ سال میں انتقال فرمایا ان سے کچھ لوگوں نے روایت کی۔

۴۵۶۔ کعب بن عیاض ۱۔ یہ کعب بن عیاض کے بیٹے اشعرم میں اوسابی شام میں شامہ ہوتے ہیں ان سے جابر بن عبد اللہ اور جیسر بن نفیر نے روایت کی عیاض میں عین مہلہ پر کسره اور یائے مخففہ کے نیچے ذوقطے اور

نے عشرہ بشرہ میں سے تھے روایت کی ہونہروان کے واقعہ میں حضرت علی بن ابی طالب کے ہمراہ شریک ہوئے بڑی عجم پائی اور سو سال سے زیادہ زندہ رہے ۶۰ سال میں انتقال فرمایا۔

۴۵۷۔ قیس بن مسلم ۱۔ نام قیس بن مسلم کے بیٹے بنو جدیلہ میں سے ہیں اور کوفہ کے باشندہ ہیں۔ سعید بن جبیر وغیرہ سے روایت کی اور ان سے ثوری اور شعبہ نے سندھ میں وفات پائی جدیلہ میں حکیم ہمز اور وال بھلمہ برزبر ہے۔

۴۵۸۔ قیس بن کثیر ۱۔ یہ قیس بن کثیر کے بیٹے ابو الدرداء سے حدیث کی سماعت کی ان سے داؤد بن مجیل نے روایت کی۔ امام ترمذی نے اسی طرح ان کی حدیث کی اپنی کتاب میں قیس بن کثیر کے حوالہ سے تخریج کی اور فرمایا کہ اسی طرح ہم سے محمود بن خدّاش نے حدیث بیان کی حالانکہ یہ قیس کے حوالہ سے ہے نہ کہ قیس بن کثیر کے ذریعہ سے اور اسی طرح ابو داؤد نے ان کا نام کثیر بن قیس بیان کیا اور بخاری نے بھی ان کا ذکر کثیر کے باب میں کیا ہے قیس کے باب میں نہیں رزاو یہ ہے کہ یہ نام قیس بن کثیر نہیں بلکہ کثیر بن قیس ہے۔

۴۵۹۔ ابو قتلابہ ۱۔ یہ ابو قتلابہ ہیں، قتلابہ میں قاف مکسور اور لام غیر مشدّد اور باد موحّدہ ہے۔ ان کا نام عبد اللہ ہے زید کے بیٹے، یہ بنو جرم کے مشہور تابعی ہیں۔ حضرت انسؓ اور دوسرے صحابہ سے روایت کرتے ہیں اور ان سے بہت سے لوگ، سختیائی فرماتے ہیں کہ خدا کی قسم ابو قتلابہ نہایت عاقل فقیہ ہیں شام میں ۶۰ سال میں انتقال ہوا بنو جرم میں حکیم مفتوح اور داہمہلہ ہے۔

۴۶۰۔ ابن قطن ۱۔ نام عبد العزیز بن قطن کا بیٹا ہے قطن میں قاف مفتوح اور طاء مغلطہ مفتوح ہے زمانہ جاہلیت کا آدمی ہے اس کا ذکر رجال کے قصہ میں ہے۔

۴۶۱۔ قزمان ۱۔ یہ وہی قزمان ہے جس نے منافقت کے ساتھ اسلام کا اظہار کیا اس کا ذکر باب ہجرات میں سے یہ غزوہ حنین میں مسلمانوں کی طرف سے شریک ہوا اور بڑی قوت شدت سے جنگ کی لوگوں نے اس کا ذکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا یہ کوئی بات نہیں خوب اچھی طرح سمجھ لو کہ اللہ تعالیٰ اس دین کی تائید فاجرو

منا و غریب ہے۔

۷۵۷۔ کعب بن لکرمہ یہ کعب بن عمرو کے بیٹے انصاری اور خوسلم میں سے ہیں صحت عقبہ اور غزوہ بدر میں موجود تھے انہوں نے جنگ بدر میں عباس بن عبد المطلب کو گرفتار کر لیا تھا ۳۵ھ میں بمقام مدینہ طیبہ انتقال فرمایا ان سے ان کے بیٹے عمار اور حنظل بن قیس نے روایت کی۔

۷۵۸۔ کثیر بن صلت : یہ کثیر بن صلت کے بیٹے اور مہدی کرب کے پوتے، خاندان کندہ کے ایک فرد ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں ان کی پیدائش ہوئی خود آپ نے ان کا نام بخونیز فرمایا ان کا سالف نام قلیل تھا، انہوں نے ابو بکر بن عمر عثمان اور زید بن ثابتؓ سے روایت کی۔

۷۵۹۔ کرکرہ : یہ کرکرہ میں دونوں کاف مفتوح یا دونوں مکسور میں بعض عزرات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامان کے نگران تھے، ان کا ذکر باب غلوں میں آتا ہے۔

۷۶۰۔ کلہ بن حنبل : ان کا نام کلہ ہے۔ حنبل کے بیٹے اور خاندان اسلم میں سے ہیں صفوان بن اُمیہؓ بھی کے انخانی (ماں شریک) بھائی ہیں اور معمر بن حبیب کے غلام تھے انہوں نے ان کو سوق عکاظ میں بنی فلول سے خرید لیا تھا پھر ان کو حلیف بنالیا اور ان کا نکاح کر دیا وفات تک مکہ ہی میں رہے ان سے عمرو بن عبد اللہ بن صفوان نے روایت کی کلہ میں قاف دلام پند براور وال پر لفظ نہیں

۷۶۱۔ ابو کبشہ : یہ ابو کبشہ میں نام عمرو اور سعد کے بیٹے بنو انمار میں سے ہیں شام میں آئے تھے ان سے سالم بن ابی الجعد اور نسیم بن زیاد نے روایت کی۔

تابعین

۷۶۲۔ کعب الاحبار : یہ کعب الاحبار میں مانع کے بیٹے ہیں کنیت ابو اسحاق ہے کعب الاحبار کے نام سے مشہور ہیں اصل میں حمیر کے خاندان سے ہیں۔ آنحضرت کا زمانہ پایا لیکن زیارت سے مشرف نہیں ہوئے عمر بن الخطاب کے دور خلافت میں مسلمان ہوئے، عمر بن حبیبؓ اور عائشہؓ سے روایت کی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں بمقام حصص مسند میں

انتقال فرمایا۔

۷۶۳۔ کثیر بن عبد اللہ : یہ کثیر بن عبد اللہ بن عمرو بن عوف کے بیٹے قبیلہ خزیمہ کے شخص ہیں مدین کے رہنے والے ہیں اپنے والد سے حدیث کی سماعت کی، مروان بن معاویہ وغیرہ نے ان سے روایت کی

۷۶۴۔ کثیر بن قیس : یہ کثیر بن قیس کے بیٹے یا قیس بن ان کا ذکر حرف کاف میں آچکا ہے۔

۷۶۵۔ کریب بن ابی مسلم : یہ کریب بن ابی مسلم کے بیٹے عبد اللہ بن عباس اور معاویہ کے آزاد کردہ ہیں ان سے ایک جہات نے روایت کی۔

۷۶۶۔ ابو کریب بن محمد : یہ ابو کریب بن محمد بن عمار کے بیٹے ہمدانی و کوئی میں ابو بکر بن عباس وغیرہ سے حدیث کی سماعت کی ان سے بخاری و مسلم اور دوسرے محدثین نے روایت کی ۳۵ھ میں وفات پائی۔

تابعی عورتیں

۷۶۷۔ کبشہ بنت کعب : یہ کبشہ بنت کعب بن مالک کی بیٹی عبد اللہ بن ابی قتادہ کی بیوی ہیں ان کی حدیث سورمہ کے بیان میں ہے۔ انہوں نے ابو قتادہ سے اور ان سے حمیدہ بنت عابد بن رفاعہ نے روایت کی۔

۷۶۸۔ کھیمہ بنت ہمام : یہ کھیمہ بنت ہمام کی بیٹی ہمام میں با ارضہ اور مہم غیر مشدد ہے۔ انہوں نے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ان کی حدیث خضاب کے متعلق ہے۔

۷۶۹۔ ام کرزہ : یہ ام کرزہ میں خاندان ابو کعب اور قبیلہ خزاعہ میں سے ہیں۔ مکہ کی باشندہ ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت سے حدیثوں کی روایت کرتی ہیں، ان سے عطاء مجاہد وغیرہ نے روایت کی ان کی روایت عقیدہ کے بارہ میں ہے کرزہ میں کاف ہمیش اور را ساکن اور آخر میں دینے مجھے ہے۔

۷۷۰۔ ام کلثوم بنت عقبہ : یہ ام کلثوم بنت عقبہ بن ابی معیط کی بیٹی ہیں مکہ ہی میں اسلام لائیں انہیں اور سیاہ

اور ایک قول کے مطابق بعمر ۱۵ سال انتقال فرمایا ان کی عمر کے بارے میں اور بھی کئی اقوال ہیں یہ طویل المیہ لوگوں میں سے تھے۔

۴۴۔ ابولبابہؓ یہ ابولبابہؓ میں رفاعہ نام، عبدالعزیز کے بیٹے انصار و اوس میں سے ہیں، ان کی کنیت نام پر غالب ہے فقیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ بیعت عقبہ اور غزوہ بدر اور اس کے بعد دوسرے غزوات میں حاضر تھے بیان کیا گیا ہے کہ غزوہ بدر میں شریک نہیں ہوئے بلکہ آپؐ نے ان کو مدینہ کا حاکم بنا دیا تھا اور غازیان بدر کی طرح ان کا بھی حصہ مال غنیمت میں مقرر فرمایا حضرت علیؓ کے دور میں انتقال فرمایا، ان سے ابن عمر اور نافع وغیرہ نے روایت کی۔

۴۵۔ ابن اللتیبہؓ یہ ابن اللتیبہؓ ہیں۔ یہ کنیت ہے اور نام عبداللہ ہے صحابی ہیں ان کا ذکر صدقات کی وصولی کے بیان میں ہے، اللتیبہ میں لام پر ضمہ اور تاء جس پر دو نقطے ہیں۔ مشہور اور باد جس کے نیچے ایک نقطہ ہے مکسور اور دیار جس کے نیچے دو نقطے ہیں مشدّد ہے۔

تابعین

۴۶۔ لیث بن سعدؓ نام لیث، سعد کے بیٹے ہیں۔ کنیت ابوالمحارث ہے مصر والوں کے فقیہ ہیں کہا جاتا ہے کہ یہ خالد بن ثابتؓ فہمی کے آزاد کردہ ہیں مصر کے نشیبی حصہ کے گاؤں میں پیدا ہوئے انہوں نے ابن ابی ملیکہ عطاء زہری وغیرہ سے روایت کی اور ان سے بہت سے لوگوں نے حدیث بیان کی ان میں ابن مبارک بھی ہیں ۳۱۰ھ میں بغداد آئے خلیفہ منصور نے مصر کی ولایت ان کے سپرد کرنا چاہی تو انہوں نے انکار کر دیا اور معافی کے خواستگار ہوئے یحییٰ بن کثیر کہتے ہیں کہ میں نے لیث بن سعدؓ سے زیادہ کامل کسی کو نہیں پایا قتیبہ بن سعید کہتے ہیں کہ لیث ہر سال بیس ہزار دینار کا غلہ حاصل کرتے تھے اور ان پر کبھی زکوٰۃ فرض نہیں ہوئی شعبان ۳۱۰ھ میں انتقال فرمایا۔

۴۷۔ ابن ابی لیلیٰؓ یہ ابن ابی لیلیٰؓ میں نام عبد الرحمن ہے اور لیلیٰ ابولیلیٰ ان کے والد ہیں انصار میں سے ہیں انکی

ہجرت کی اور بیعت کی امک میں ان کے شوہر نہ تھے۔ جب یہ مدینہ پہنچیں تو حضرت زید بن حارثہؓ نے ان سے نکاح کر لیا اور غزوہ موتہ میں شہید ہوئے اس کے بعد ان سے حضرت زبیر بن عوام نے نکاح کر لیا کچھ عرصہ بعد انہوں نے ان کو طلاق دے دی اب عبدالرحمن بن عوفؓ نے ان سے نکاح کیا، ان سے ان کے یہاں دولہ کے ابراہیم اور حمید تولد ہوئے ان کا بھی انتقال ہو گیا تو ان سے سلمہ بن عاصؓ نے نکاح کر لیا ان کے نکاح میں ایک ماہ رہی ہوں گی کہ خود ان کا انتقال ہو گیا، یہ حضرت عثمان بن عفانؓ کی اخیانی (ماں) شریک بہن ہیں۔ ان سے ان کے بیٹے حمید وغیرہم نے روایت کی۔

صحابہ

۴۸۔ لقیظ بن عامرؓ یہ لقیظؓ میں عامر بن صبرہ کے بیٹے ہیں ان کی کنیت ابو زین ہے خاندان بنو عقیل سے ہیں اور مشہور صحابی ہیں ان کا شمار اہل طائف میں ہے ان سے ان کے بڑے عاصم اور ابن عمر وغیرہ نے روایت کی لقیظؓ میں لام پر فتح اور قاف پر کسروہ اور صبرہ میں صاد پر فتح اور اور با موحده پر کسروہ ہے۔

۴۹۔ لقمان بن باخویرؓ یہ لقمانؓ میں باخویر کے بیٹے اور حضرت ابو بکرؓ کے بھانجے یا ان کے خالہ زاد بھائی ہیں لوگ کہتے ہیں کہ یہ حضرت داؤد علیہ السلام کے زمانہ میں موجود تھے ان سے انہوں نے علم حاصل کیا اور نبی اسرائیلؑ میں قاضی کے فرائض انجام دیتے تھے۔ کہا جاتا ہے کہ وہ ایک حبشی غلام مصری سودان میں مقام نوب کے رہنے والے تھے زیادہ تر یہی کہا جاتا ہے کہ نبی نہیں تھے وہ تو بس ایک حکیم تھے ان کا ذکر کتاب الزناقی میں ہے۔

۵۰۔ لیبید بن ربیعہؓ نام لیبیدؓ ربیعہ کے بیٹے بنو عامر میں ہیں سے تھے شاعر تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اس سال حاضر ہوئے جس سال ان کی قوم بنو جعفر بن کلابؓ آپؐ کی خدمت میں آئی زمانہ جاہلیت اور زمانہ اسلام دونوں میں صحابہ شرف و عزت رہے کوفہ میں رہ گئے تھے۔ ۳۱۰ھ میں بعمر ۴۰ سال

۷۸۲۔ مالک بن اوس۔ یہ مالک میں اوس بن حذافا کے بیٹے بصرہ کے رہنے والے، ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے، ابن عبد البر کہتے ہیں کہ اکثر کے نزدیک ان کا صحابی ہونا ثابت ہے، ابن مندہ کہتے ہیں کہ ثابت نہیں ان کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کم ہے اور صحابہ سے جو روایات یہ نقل کرتے ہیں کافی زیادہ ہیں، عشرہ مشرہ سے انہوں نے روایت کی ہیں حضرت عمرؓ سے ان کی روایات بکثرت منقول ہیں، ایک جماعت رواد کی ان سے روایت کرتی ہیں ان میں زہری و عکرمہ بھی شامل ہیں بمقام مدینہ ۳۹۵ھ میں انتقال فرمایا۔ حدثان میں حار اور وال دونوں پر فتح اور ثار مثلثہ (تین نقطوں والی) مفتوح ہے۔

۷۸۳۔ مالک بن نویرث۔ نام مالک جویرث کے بیٹے اور لیث گھرانے کے شخص میں، آپ صلعم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کی خدمت میں بیس روز قیام پذیر رہے اور پھر بصرہ میں سکونت پذیر رہے ان سے ان کے صاحبزادے عبد اللہ اور ابو قلابہ وغیرہ نے روایت کی ۳۹۵ھ میں بمقام بصرہ انتقال فرمایا۔

۷۸۴۔ مالک بن صبعصعہ۔ یہ مالک میں صبعصعہ کے بیٹے انصار میں سے ہیں بنو مازن ان کا خاندان اور مدینہ وطن مافوق ہے پھر بصرہ میں سکونت اختیار کر لی ان سے حدیث کی روایت کم ہے۔

۷۸۵۔ مالک بن یسیر۔ یہ مالک بصرہ کے بیٹے سکونی اور بنو کندہ میں سے ہیں ان کا شمار اہل شام میں ہوتا ہے بعض ان کو اہل مصر میں شمار کرتے ہیں ان سے مرثد بن عبد اللہ نے روایت کی حضرت معاویہ کی جانب سے فوج کے امیر تھے اور روم کی جنگ میں بھی امیر تھے مرثد میں مہم پر زبرد راہ ساکن اور ثار مثلثہ (تین نقطوں والی) ہے۔

۷۸۶۔ مالک بن یسار۔ یہ مالک یسار کے بیٹے سکونی اور عوفی ہیں، ان کا شمار اہل شام میں ہے ابو نجد نے ان سے روایت کی ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے۔ سکونی میں سین پر فتح اور کاف اور لون ہے۔

۷۸۷۔ مالک بن تیمہان۔ یہ مالک تیمہان کے بیٹے

پیدائش اس وقت ہوئی جب کہ حضرت عمرؓ کی خلافت کے چھ سال باقی تھے اور کہا جاتا ہے کہ مدینہ میں پیدا ہوئے ۳۵ھ میں بصرہ میں ڈوب گئے ان کی حدیثیں اہل کوفہ کے یہاں ہیں صحابہ میں سے بہت سے حضرات سے حدیث کی سماعت کی اور ان سے بہت بڑی جماعت نے حدیث سنی کوفہ کے تابعین میں یہ پہلے طبقہ کے تابعی ہیں، ابن ابی لیلیٰ بعض اوقات ان کے بیٹے محمد کو بھی کہا جاتا ہے یہ کوفہ کے قاضی اور فقہ کے مشہور امام اور صاحب مذہب درائے ہیں جب محدثین ابن ابی لیلیٰ بلا تصریح بولتے ہیں تو عبد الرحمن مراد ہوتے ہیں اور جب فقہ بولتے ہیں تو محمد بن مراد ہوتے ہیں محمد کی پیدائش ۳۵ھ میں اور وفات ۳۹۵ھ میں ہوئی۔

۷۸۸۔ ابن لبیعہ۔ یہ ابن لبیعہ حضرمی میں نقیبہ ہیں، ان کا نام عبد اللہ اور کنیت ابو عبد الرحمن ہے مصر کے قاضی میں عطاء و ابن لیلیٰ۔ ابن ابی ملیکہ، اعرج، عمرو بن شعیب سے روایت کرتے ہیں اور ان سے یحییٰ بن بکیر اور قتیبہ مرقی روایت کرتے ہیں، حدیث کے باب میں ضعیف ہیں ابو داؤد کہتے ہیں کہ میں نے احمد بن حنبل کو کہتے ہوئے سنا ہے کہ مصر میں کوئی شخص کثرت حدیث اور اس کی یادداشت اور کثرت میں ابن لبیعہ جیسے نہ تھا۔ ۳۹۵ھ میں انتقال ہوا۔

۷۸۹۔ لیسد بن الاغصم۔ یہ لیسد بن اعصم کا بیٹا یہودی ہے بنو زریق کا آدمی ہے کہا گیا ہے کہ یہ یہودیوں کا حلیف تھا اس کا ذکر سحر کے سلسلہ میں باب المعجزات میں ہے۔

۷۹۰۔ ابو لہب۔ یہ ابو لہب ہے، عبد العزی نام عبد المطلب بن ہاشم کا بیٹا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا چچا ہے۔ جہانی (کفر) ہے اس کا ذکر کتاب الفتن میں ہے۔

صحابی عورتیں

۸۱۔ لبابہ بنت حارث۔ یہ لبابہ میں حارث کی بیٹی ان کی کنیت ام الفضل ہے پہلے ان کا ذکر صرف الفداء میں آچکا ہے۔

صحابہ

م

میں ابوالہشیم کنیت اور انصار میں سے ہیں، بیعت عقبہ میں حاضر تھے یہ بارہ نقیبوں (نمائندوں) میں سے ایک ہیں۔

غزوہ بدر وغزوہ احد اور تمام غزوات میں شریک رہے ان سے ابو ہریرہؓ نے روایت کی حضرت عمرؓ کے بعد خلافت میں مقام مدینہ طیبہ سنہ ۳۰ میں انتقال ہوا یہ بھی کہا جاتا ہے کہ سنہ ۳۰ میں جنگ صفین میں شہید ہوئے ان کے علاوہ دوسرے اقوال بھی ہیں ابوالہشیم میں بارہ ہجری یا ساکن اور ثار

مشائخ (تین نقطوں والی) ہے اور التیہان میں تار پر فتح (اس پر دو نقطے ہیں) اور یار پر تشدید (اس کے نیچے دو نقطے ہیں) اور آخر میں نون ہے۔

۷۸۸۔ مالک بن قیس :- یہ مالک بن قیس کے بیٹے ان کی کنیت ابوصرہ ہے کنیت ہی مشہور ہے ان کا ذکر حرف صاد میں آچکا ہے۔

۷۸۹۔ مالک بن رعیہ :- یہ مالک بن قیس کے بیٹے ابواسید کنیت ہے کنیت ہی مشہور ہے ان کا ذکر حرف ہمزہ میں آچکا ہے۔

۷۹۰۔ معاذ بن مالک :- یہ معاذ بن مالک کے بیٹے اور اہل مدینہ میں شمار ہوتے ہیں یہ صحابی ہیں بن کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے منذر نامی سنگسار کرایا تھا ان سے ان کے صاحبزادے عبد اللہ نے صرف ایک روایت کی ہے۔

۷۹۱۔ مطرب بن عکامس :- یہ مطرب بن عکامس کے بیٹے اور سلمیٰ میں ان کا شمار اہل کوفہ میں سے ان سے ایک روایت منقول ہے ابو اسحق سمیع کے علاوہ اور کسی نے ان سے روایت نہیں کی عکامس میں عین مہملہ پر پیش اور کاف غیر مشدود ہے یہیم پر کسرہ اور آخر میں سین غیر منقوطہ ہے۔

۷۹۲۔ معاذ بن انس :- یہ معاذ بن انس کے بیٹے جہینہ خاندان سے ہیں اہل مصر میں شمار ہوتے ہیں وہاں ہی ان کی حدیثیں پائی جاتی ہیں ان کے بیٹے سہل ان سے روایت کرتے ہیں۔

۷۹۳۔ معاذ بن جبل :- یہ معاذ بن جبل کے بیٹے ابو عبد اللہ کنیت انصاری خندجی ہیں یہ انصار کے ان مشرک اشخاص میں سے ہیں جو بیعت عقبہ ثانیہ میں حاضر ہوئے تھے

بدر اور دوسرے غزوات میں حاضر ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بحیثیت قاضی و معلم میں روانہ فرمایا تھا ان سے عمر و ابن عباس اور بہت سے لوگوں نے روایت کی اٹھارہ سال کی عمر میں مسلمان ہوئے یہ بعض کا قول ہے، ان کو حضرت عمرؓ نے ابو عبیدہ بن جراح کے بعد شام کا حاکم مقرر فرمایا اور اسی سال ۳۱ میں بصرہ میں ۳۸ سال طاعون عمواس میں ان کی وفات ہوئی اور بھی کچھ اقوال اس باب میں نقل کئے گئے ہیں۔

۷۹۴۔ معاذ بن عمرو بن جموح :- یہ معاذ بن عمرو بن جموح کے بیٹے انصاری و خندجی ہیں بیعت عقبہ اور بدر میں یہ خود اور ان کے والد عمرو و شریک ہوئے یہ وہ صحابی ہیں جنہوں نے معاذ بن عمروؓ کی معیت میں ابو جہل کو قتل کیا تھا ان کا ذکر باب سمتہ الغنائم میں ہے ابن عبد الرحمن اور ابن اسحاق کی نقل ہے کہ معاذ بن عمروؓ نے ابو جہل کی ٹانگ کاٹ دی تھی اور اس کو زمین پر گرادیا تھا وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ عمروؓ نے جو ابو جہل کے بیٹے ہیں یہ بعد میں مسلمان ہو گئے معاذ بن عمروؓ کے ہاتھ پر تلوار ماری اور اس کو الگ کر دیا تھا اس کے بعد معاذ بن عمروؓ نے ابو جہل پر تلوار سے حملہ کیا تا آنکہ اس کو بے دم کر دیا کچھ سانس باقی تھے کہ وہ اس کو چھوڑ گئے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مقتولین میں ابو جہل کو تلاش کرنے کے لئے ابن مسعودؓ کو حکم فرمایا تو یہ ابو جہل کے پاس آئے اور اس کا سر جسم سے جدا کر دیا ان سے عبد اللہ بن عباس نے روایت کی حضرت عثمان کے زمانہ میں وفات پائی۔

۷۹۵۔ معاذ بن حارث :- یہ معاذ بن حارث بن رفاعہ کے بیٹے انصاری و ذرقی ہیں، غفرا، ان کی والدہ ہیں اور وہ عبید بن جعلبہ کی بیٹی ہیں یہ اور رافع بن مالک قبیلہ خندرج کے انصار میں سب سے پہلے مسلمان ہوئے غزوہ بدر میں اپنے دونوں بھائیوں عوف اور معوذ کی معیت میں شریک ہوئے ان کے یہ دونوں بھائی بدر میں شہید ہوئے بعض کے قول کے مطابق یہ بدر کے علاوہ دوسرے غزوات میں شریک ہوئے بعض کہتے ہیں کہ بدر میں ان کو زخم آئے اور مدینہ میں انہیں زخموں کے باعث انتقال فرمایا یہ بھی کہا جاتا ہے

کہ حضرت عثمان کے زمانہ تک زندہ رہے ان سے ابن عباسؓ اور ابن عمرؓ نے روایت کی عسراء میں عین مہلہ مفتوح اور فاماکن اور الف ممدودہ ہے۔

۷۹۶۔ معوذ بن حارث ہے یہ معوذ بن حارث کے بیٹے اور عسراء ان کی والدہ میں بدر میں شریک ہوئے یہی میں جنہوں نے اپنے بھائی معوذ کی معیت میں ابو جہل کو قتل کیا یہ دونوں کاشتکار اور باغات کا کام کرنے والے ہیں بدر میں قتل کیا اور وہیں شہداء پائی معوذ میں میم مضموم اور عین پر فتح اور واؤ مشدود پر کسرہ اور ذال مجہم ہے۔

۷۹۷۔ مسطح بن اثاثہ ہے یہ اثاثہ بن عباد بن عبد المطلب بن عبد مناف کے بیٹے قریش و بنو عبد المطلب میں سے ہیں غزوہ بدر اور غزوہ احد اور دوسرے غزوات میں شریک ہوئے یہی وہ صحابی ہیں جو واقفہ افک میں عائشہؓ کے متعلق بدگوئی میں شریک ہو گئے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جن آدمیوں کو اتہام تراشی میں کوڑوں کی سزا دی ان میں یہ بھی شامل ہیں کہا جاتا ہے کہ مسطح ان کا لقب ہے اور نام خوف ہے ابن عبد البر نے کہا کہ اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے سلسلہ میں بعمر ۳۵ سال وفات پائی مسطح میں میم مکسور سین ساکن ظاہلہ پر فتح اور حار مہلہ ہے اثاثہ میں ہمزہ بر صمہ تین نقطوں والی پہلی تاد غیر مشدود ہے عباد میں باد میں کے نیچے ایک نقطہ ہے مشدود ہے

۷۹۸۔ مسور بن مخرمہ ہے یہ مسور میں مخرمہ کے بیٹے کینث ابو عبد اللہ ہے زہری و قرشی ہیں یہ عبد الرحمن بن عوف کے بھائی ہیں ہجرت نبوی کے دو سال بعد مکہ میں ان کی پیدائش ہوئی ذی الحجہ ۳۵ء میں مدینہ منورہ پہنچے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے وقت ان کی عمر ۶ سال تھی انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث کی سماعت کی اور اس کو یاد رکھا بڑے فقیہ اور صاحب عقل اور دیندار تھے حضرت عثمان کی شہادت تک مدینہ جا میں قیام پذیر رہے بعد شہادت مکہ میں منتقل ہو گئے اور حضرت منادیرہ کی وفات تک وہاں مقیم رہے انہوں نے یزید کی بیعت کو پسند نہیں کیا لیکن پھر بھی مکہ ہی میں رہے جب تک کہ یزید نے لشکر بھیجا اور مکہ کا محاصرہ کر لیا اس وقت یہاں ابن زبیرؓ مکہ میں موجود تھے چنانچہ اس محاصرہ میں مسور

غزیرہ کو یحییٰ سے بھینکا ہوا ایک پتھر لگا یہ اس وقت حجرہ مبارک میں نماز پڑھ رہے تھے اسی پتھر نے ان کی جان لی یہ واقعہ ربیع الاول ۳۵ء کی چاند رات کو ہوا ان سے بہت سے لوگوں نے روایت کی مسور میں میم مکسور سین ساکن اور واؤ مفتوح ہے غزیرہ میں میم مفتوح حار مہلہ ساکن اور واؤ مفتوح ہے۔

۷۹۹۔ مسیب بن حزن ہے یہ مسیب بن حزن کے بیٹے کینث ابو سعید قرشی و غزوہ میں اپنے والد حزن کے ہمراہ ہجرت کی مسیب ان لوگوں میں سے ہیں جو بیعت الرضوان میں شریک ہوئے اپنے والد حزن سے روایت کی اہل حجاز میں ان کی حدیث ملتی ہے ان سے ان کے بیٹے سعید بن مسیب نے روایت کی مسیب میں میم مضموم سین مفتوح اور دو نقطوں والی یا مشدود مفتوح ہے حزن میں حار مہلہ پر زبر زاد ساکن اور آخر میں نون ہے۔

۸۰۰۔ مستور بن شداد ہے یہ مستور میں شداد کے بیٹے زہری و قرشی ہیں ان کا شمار اہل کوفہ میں ہے بعد میں معز کو سکونت گاہ بنالیا اور ان میں شمار ہوتے ہیں کہا جاتا ہے کہ جس روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی اس وقت یہ بچے تھے لیکن انہوں نے اکل حضرت سے حدیث کی سماعت کی اور اس کو یاد رکھا ان سے ایک جماعت روایت کرتی ہے۔

۸۰۱۔ مغیرہ بن شعبہ ہے یہ مغیرہ میں شعبہ کے بیٹے اور تقی میں غزوہ خندق کے سال مسلمان ہوئے اور ہجرت کمر کے مدینہ پہنچے کوفہ میں پڑے رہے اور وہیں ۳۵ء میں بعمر ۳۵ سال وفات پائی اس وقت یہ حضرت معاذ بن ابی سفیان کی جانب سے امیر تھے چند لوگ ان سے روایت کرتے ہیں۔

۸۰۲۔ مقدام بن معد کرب ہے یہ مقدام میں معدی کرب کے بیٹے کینث ابو کرب ہے اور گندی میں اہل شام میں ان کا شمار ہے وہاں ہی ان کی حدیث پائی جاتی ہے ان سے بہت سے لوگوں نے روایت کی شام میں بعمر ۱۱ سال شہداء میں انتقال ہوا۔

۸۰۳۔ مقداد بن اسود ہے یہ مقداد میں اسود کے بیٹے اور

تک حبشہ میں مقیم رہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر کی حفاظت پر مقرر تھے۔ ان کو ابو بکرؓ وغیرہ نے بیت المال (خزانہ مسلمین) کا افسر اعلیٰ بنا دیا تھا ان سے ان کے بیٹے محمد اور پوتے ایاس بن سارث وغیرہ نے روایت کی، مستندہ میں انتقال فرمایا۔

۸۰۷۔ معقل بن یسارؓ یہ معقل بن یسار کے بیٹے اور مزنی بن بیعت الرضوان میں انہوں نے بھی بیعت کی۔ بصرہ میں سکونت پذیر تھے۔ بصرہ کی نہر معقل انہیں کی طرف منسوب ہے، ان سے حسن اور ایک جماعت نے روایت کی عبید اللہ بن زیاد کی امارت میں سترہ کے بعد وفات پائی کہا جاتا ہے کہ ان کی وفات حضرت معاویہ کے زمانہ میں ہوئی۔

۸۰۸۔ معقل بن سنانؓ یہ معقل بن سنان کے بیٹے اور انجمی بن فتح مکہ میں شریک و حاضر ہوئے اور کوفہ میں رہ پڑے اہل کوفہ کے یہاں ان کی روایت پائی جاتی ہے جنگ جمرہ میں باندہ کر قتل کئے گئے ان سے ابن مسعود، عقیلہ بن شعبی اور دوسرے حضرات نے روایت کی، معقل میں یم پر زبر عین ساکن اور قاف مکسور ہے۔

۸۰۹۔ معن بن عدیؓ یہ معن بن عدی کے بیٹے اور بلوی ہیں، عاصم کے بھائی یہی ہیں غزوہ بدر اور اس کے بعد دوسرے غزوات میں شریک و حاضر تھے جنگ یامہ میں حضرت ابو بکر صدیقؓ کے دور خلافت میں شہید ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے اور زید بن خطاب کے درمیان مواخاۃ (برادرانہ تعلقات) قائم کر دی تھی جنگ یامہ میں دونوں ساتھ ہی قتل ہوئے۔

۸۱۰۔ معن بن یزیدؓ یہ معن بن یزید بن انیس کے بیٹے اور نسکی ہیں، یہ خود صحابی ہیں اور ان کے والد اور دادا بھی صحابی ہیں ان باتوں میں سے جو کہی گئی ہیں یہ بھی ہے کہ بدر میں شریک ہوئے اہل کوفہ میں شمار ہوتے ہیں ان سے وائل بن کلاب وغیرہ نے روایت کی۔

۸۱۱۔ مجمع بن جابرؓ یہ مجمع جابر کے بیٹے اور انصاری و مدنی ہیں مسجد ضرار والے منافقین میں ان کے والد بھی داخل تھے لیکن مجمع ٹھیک رہے۔ وہ قار کا تھے کہا جاتا ہے کہ ابن مسعودؓ

کندہ میں اس کی وجہ یہ ہوئی کہ ان کے والد نے بنو کندہ سے عہد و پیمان کر لیا تھا، اسی لئے کندہ کی طرف منسوب ہوئے، ابن اسود کہنے کی وجہ یہ ہے کہ یہ اسود کے حلیف یا ان کے پروردہ تھے۔ کہا جاتا ہے کہ یہ بات نہ تھی بلکہ یہ اسود کے غلام تھے انہوں نے ان کو متبنی بنالیا تھا یہ اسلام لانے والوں میں چھٹے آدمی میں ان سے علیؓ اور طارق بن شہاب وغیرہ نے روایت کی، ہون جو مدینہ سے تین میل کے فاصلہ پر ایک مقام ہے وفات پائی لوگ ان کو وہاں سے اپنے کندھوں پر اٹھا کر لائے اور بقیع میں سنگسار میں دفن کیا، اس وقت ان کی عمر ۷۰ سال تھی۔

۸۰۴۔ مہاجر بن خالدؓ یہ مہاجر بن خالد بن ولید بن خیرہ کے بیٹے غزوئی و قرشی ہیں یہ اور ان کے بھائی عبدالرحمان و دونوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بچے تھے، ان دونوں میں اختلاف تھا، یہ خود حضرت علیؓ کے طرفدار تھے اور عبدالرحمن حضرت معاویہؓ کے ساتھ تھے مہاجر نے حضرت علیؓ کے ہمراہ جنگ جمل و صفین میں شرکت کی ابو عمر کہتے ہیں کہ لوگ کہتے ہیں کہ جنگ جمل میں ان کی آنکھ بھوٹ گئی تھی جنگ صفین میں شہید ہوئے اور شہادت تک حضرت علیؓ کے طرفدار رہے۔

۸۰۵۔ مہاجر بن قنفذؓ یہ مہاجر بن قنفذ کے بیٹے قرشی تھے میں کہا جاتا ہے کہ مہاجر و قنفذ دونوں لقب ہیں اصل نام عمر بن خلف ہے۔ مسلمان ہوئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ہجرت کر کے پہنچے، آپ نے ارشاد فرمایا کہ یہ حقیقی تمہا میں کہا جاتا ہے کہ فتح مکہ کے دن مسلمان ہوئے اور بصرہ میں رہ پڑے اور وہاں وفات پائی ان سے بنو ساسان، حصین بن منذر نے روایت کی قنفذ میں قاف پر ضمہ اور نوں ساکن اور قاف اور

وال مجہ ہے اور ساسان میں ہر دو سین پر نقطے نہیں اور حصین میں ہاء جہلہ مضموم اور فاء معجمه مفتوح اور پاء کے بعد نوں ہے۔

۸۰۶۔ معقیب بن ابی فاطمہؓ یہ معقیب بن ابی فاطمہ کے بیٹے اور دوسری میں سعید بن ابی عاص کے آزادہ کردہ ہیں غزوہ بدر میں شریک ہوئے بہت پہلے مکہ میں مسلمان ہو چکے تھے، دوسری ہجرت حبشہ میں انہوں نے بھی ہجرت کی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ تشریف لے جانے

نے ان سے نصف قرآن حاصل کیا تھا ان سے ان کے بھتیجے
عبد الرحمن بن یزید وغیرہ نے روایت کی حضرت معاویہؓ کے
آخری دور میں انتقال فرمایا۔ مجمع میں میم پر پیش اور جیم پر زبر
اور دو سر میم مشدود اور اس کے نیچے کسرہ اور آخر
میں عین مہملہ ہے۔

۸۱۲۔ مخجن بن اوزع ۱۔ یہ مخجن بن اوزع کے بیٹے اور اسلمی
ہیں ابتدائے اسلام ہی میں مسلمان ہو چکے ہیں، اہل بصرہ میں ان
کا شمار ہے ان سے حنظلہ بن علی اور جہاد و سعید بن ابی سعید نے روا
کی طویل عمر پائی کہا جاتا ہے کہ حضرت معاویہؓ کے آخری ایام خلافت
میں وفات پائی، مخجن میں میم کے نیچے زبر جا، حملہ ساکن اور جیم پر
زبر اور آخر میں نون ہے۔

۸۱۳۔ مخنف بن سلیم ۲۔ یہ مخنف بن سلیم کے بیٹے اور غامدی
ہیں اور ان کو حضرت علی بن ابی طالبؓ نے اصفہان کا حاکم مقرر
فرمایا تھا ان سے ان کے بیٹے اور ابورملہ نے روایت کی۔ ان
کا شمار اہل بصرہ میں ہے مخنف میں میم کے نیچے زبر خاں معجم ساکن
نون پر زبر اور آخر میں فاء ہے۔

۸۱۴۔ مدغم ۱۔ یہ مدغم بن اہل حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
آزاد کردہ ہیں۔ یہ پیشی غلام تھے پہلے یہ رفاعہ بن زید کے غلام
تھے انہوں نے ان کو بطور بدیہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی خدمت میں پیش کر دیا ان سے قیس بن ابی حازم نے صرف
ایک حدیث روایت کی اس حدیث کے علاوہ ان کی کوئی
نبیہا ہے۔

۸۱۵۔ مروان بن مالک ۱۔ یہ مروان بن مالک
کے بیٹے اور اسلمی ہیں یہ اصحاب شجرہ (جنہوں نے درخت
کے نیچے آپؐ سے بیعت کی) میں سے تھے، اہل کوفہ میں
ان کا شمار ہے، ان سے قیس بن ابی حازم نے صرف ایک
حدیث روایت کی، اس حدیث کے علاوہ ان کی کوئی
حدیث نہیں ہے۔

۸۱۶۔ مجیصہ بن مسعود ۱۔ یہ مجیصہ بن مسعود کے بیٹے
اور انصاری و حارثی ہیں، اہل مدینہ میں شمار ہوتے ہیں اور
ان میں ہی ان کی حدیثیں ملتی ہیں، غزوہ احد و تندق اور اس
کے ماسوا دیگر غزوات میں حاضر ہوئے ان سے ان کے بیٹے

سعید نے روایت کی مجیصہ میں میم پر پیش اور خاں غیر منقوطہ
پر زبر اور یا مشدود کے نیچے زبر اور صا د غیر منقوطہ پر
زبر ہے۔

۸۱۷۔ مخارق بن عبد اللہ ۱۔ یہ مخارق بن عبد اللہ کے
بیٹے اہل کوفہ میں شمار ہوتے ہیں، ان کی حدیث میں اختلاف
ہے ان سے ان کے بیٹے قابو کس کے سوا کسی نے
روایت نہیں کی۔

۸۱۸۔ مخرفہ عبدی ۱۔ یہ مخرفہ عبدی ہیں ان کے نام میں اختلاف
ہے بعض نے کہا مخرفہ پہلا قول اکثر کا ہے ان سے سعید بن
قیس نے روایت کی اور ان کا ذکر سعید کی حدیث میں ہے۔

۸۱۹۔ مجاشع بن مسعود ۱۔ یہ مجاشع بن مسعود کے بیٹے
اور سلمی ہیں ان سے ابو عثمان نہدی نے روایت کی۔ صفحہ ۸۲۰
میں جنگ جمل میں شہید ہوئے، ان کی حدیث اہل بصرہ کے
یہاں ہے۔

۸۲۰۔ مرارہ بن ربیع ۱۔ یہ مرارہ بن ربیع کے بیٹے عامری

انصاری ہیں، غزوہ بدر میں شریک و حاضر تھے، غزوہ تبوک سے رو
جانے والے تین اصحاب میں سے یہ بھی ہیں ان کی توبہ مقبول ہوئی، ان
کے متعلق آیات قرآن کا نزول ہوا، مرارہ میں میم پر پیش ہے۔

۸۲۱۔ مصعب بن عمیر ۲۔ یہ مصعب بن عمیر کے بیٹے اور قرشی
عدوی میں بزرگ اور اہل قتل صحابہ میں سے ہیں پہلی ہجرت حبشہ میں
پہلے قافلہ کے ساتھ ہجرت فرمائی پھر مدینہ میں شریک و حاضر ہوئے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بیعت عقبہ ثانیہ کے بعد مدینہ
بھیجا تا کہ اہل مدینہ کو قرآن و فہم دیں سکھائیں سب سے پہلے انہوں
نے ہی ہجرت سے پہلے مدینہ میں جمعہ قائم کیا، زمانہ جاہلیت میں نہا

آرام کی زندگی گزارتے تھے اور بہت ناز کے لباس استعمال کرتے
تھے۔ جب مسلمان ہو گئے تو دنیا سے بے نیاز ہو گئے، اس کا نتیجہ
یہ ہوا کہ ساری کھال سائب کی طرح کھر دری ہو گئی، کہا جاتا ہے کہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعت عقبہ اولیٰ کے بعد ہی مدینہ صحیح
دیا تھا یہ انصار کے مکانات پر جاتے اور ان کو اسلام کی دعوت دیتے
کبھی ایک کبھی دو آدمی مسلمان بھی ہوتے جب اسلام کی افشا

ہو گئی تو ان حضرات سے بذریعہ خط و کتابت جمعہ قائم کرنے کی
اجازت چاہی۔ آپ نے ان کو اجازت مرحمت فرمائی پھر سرخ آدموں

کی مصیبت میں بیعت عقبہ ثانیہ کے موقع پر حاضر ہوئے اور مکہ میں
تھوڑا سا قیام فرمایا اور پھر آپ کی ہجرت سے قبل ہی مدینہ لوٹ
گئے مدینہ میں سب سے پہلے پہنچے اور جنگ احد میں شہادت
پائی اس وقت آپ کی عمر چالیس سال یا کچھ زیادہ تھی رجال مدینہ
ما عاصروا اللہ علیہ (ترجمہ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے خدا کے
معاہدہ کو سچائی کے ساتھ لہذا دکھایا) ان کے بارے میں تین
ہوئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دارالرحم میں داخل ہونے
کے بعد یہ مسلمان ہو گئے تھے۔

۸۲۲۔ معاویہ بن ابی سفیان :- یہ معاویہ میں ابی سفیان
کے بیٹے قرشی اموی ہیں، ان کی والدہ کا نام ہند بنت عقبہ
ہے۔ یہ خود امدان کے والد تھے مکہ کے موقع پر مسلمان ہونے
والوں میں سے ہیں اور مولفۃ القلوب میں داخل تھے، آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی وحی کی کتابت کرنے والوں میں حضرت
معاویہ بھی شامل ہیں کہا گیا ہے کہ انہوں نے وحی بالکل نہیں
لکھی، البتہ آپ کے مراسلات بھی لکھتے تھے، ابن عباس
اور ابو سعید نے ان سے روایت کی، اپنے بھائی یزید کے
بعد تنگم کے حاکم مقرر ہوئے اور حضرت عمرؓ کے زمانہ سے
وفات تک حاکم رہے یہ کل مدت چالیس سال ہے حضرت
عمرؓ کے دور خلافت میں تقریباً چار سال اور حضرت عثمانؓ
کی پوری مدت خلافت اور حضرت علیؓ کی پوری مدت خلافت
اور ان کے بیٹے حضرت حسن کی مدت خلافت یہ کل میں سال
ہوئے اس کے بعد حضرت حسن بن علیؓ نے سلسلہ میں خلافت
ان کو ہر دگر دی تو حکومت مکمل طور پر ان کو حاصل ہو گئی اور
مسلل بیس سال تک زمام سلطنت ان کے ہاتھ میں رہی
بمقام دمشق وجب سنت ۴۵ سال کی عمر میں انتقال
فرمایا۔ آخر عمر میں ان کو لقوہ کی بیماری لاحق ہو گئی تھی اپنی
زندگی کے آخری ایام میں کہا کرتے تھے۔ کاش کہ میں وادی
فری طوی میں قریش کا ایک آدمی ہوتا اور یہ حکومت وغیرہ
کچھ نہ جانتا، ان کے پاس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی چادر
قیص انوار اور کچھ موئے مبارک اور ناخن موجود تھے
انہوں نے وصیت کی تھی کہ مجھے آپ کی قیص انوار اور چادر
میں لٹھن دیا جائے اور میری ناک اور منہ امدان اعضا میں

جن سے سجدہ کیا جاتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
بال مبارک اور ناخن بھروسے جائیں اور مجھے میسر
ارحم الراحمین کے سامنے تنہا چھوڑ دیا جائے (وہ میرے
ساتھ جو معاملہ مناسبت جائیں گے کریں گے)
۸۲۳۔ معاویہ بن حکم :- یہ معاویہ میں حکم کے بیٹے اور
سلسلی میں یہ مدینہ میں ٹھہرے ہوئے تھے ان کا شمار اہل حجاز
میں ہے ان سے ان کے بیٹے کثیر اور عطار بن یسار وغیرہ
نے روایت کی سلسلہ میں انتقال فرمایا۔

۸۲۴۔ معاویہ بن جہم :- یہ معاویہ میں جہم کے بیٹے
اور اسلی میں ان کا شمار اہل حجاز میں ہے انہوں نے اپنے والد
سے امدان سے طلحہ بن عبید اللہ نے روایت کی۔
۸۲۵۔ مروان بن الحکم :- یہ مروان میں حکم کے بیٹے کنیت ابو
الو عبد الملک ہے قرشی اموی اور عمر بن عبد العزیز کے دادا ہیں
مروان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں پیدا ہوئے،
کہا جاتا ہے کہ سلسلہ میں پیدا ہوئے یہ بھی کہا جاتا ہے کہ غزوہ
خندق کے سال میں یا کچھ اور سال پیدا ہوئے انہوں نے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نہیں کی کیونکہ آپ نے
ان کو (مروان کے والد کو) طائف کی جانب جلا وطن کر دیا تھا۔
حضرت عثمانؓ کی خلافت تک یہ وہیں مقیم رہے حضرت عثمانؓ
نے ان کو مدینہ واپس بلا لیا۔ یہ اپنے بیٹے کے ساتھ مدینہ لوٹ
آئے دمشق کے مقام پر سنت ۴۵ میں وفات پائی کچھ صحابہ سے
روایت کرتے ہیں ان میں حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ بھی ہیں
اور ان سے کچھ تابعین نے روایت کی جیسے عروہ بن زبیر اور
علی بن حسین۔

۸۲۶۔ عترة بن کعب :- یہ مکرہ میں کعب کے بیٹے اور
بہزی ہیں ان کا شمار اہل شام میں ہے ان سے کچھ تابعین نے
روایت کی سلسلہ میں بمقام اردن وفات پائی۔

۸۲۷۔ مزیدہ بن جابر :- یہ مزیدہ میں جابر کے بیٹے اور
بصرہ کے رہنے والے اہل بصرہ میں شمار کئے جاتے ہیں ان
کی حدیثیں اہل بصرہ کے یہاں ملتی ہیں ان سے ان کے انیافی
بھائی عروہ بن عبد اللہ بن سعد نے روایت کی۔ مزیدہ میں ہم
پر زبیر زناد ساکن اور یار رہیں کے نیچے دو نقشے ہیں (پر

کے بیٹے قرشی و اسدی ہیں، ہجرت سے پانچ سال قبل پیدا ہوئے اور اپنے والد کے ساتھ ملک حبشہ کو ہجرت کی بھر مار لوٹ آئے پھر مدینہ کی جانب ہجرت فرمائی ان سے ان کے آزاد کردہ ابوبکر و غیرہ نے روایت کی۔

۸۲۴- محمد بن عمر و :- یہ محمد بن عمر بن حزم کے بیٹے اور انصار ہیں سنہ ۱۱۰ میں بمقام نجران آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں تولد ہوئے ان کے والد عمر و آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے نجران کے عامل (گورنر) تھے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے والد سے فرمایا تھا کہ وہ وہ ان کی کنیت ابوعبد اللہ رکھیں، محمد فقیہ تھے اپنے والد اور عمر بن العاص سے انہوں نے اور ان سے اہل مدینہ کی ایک جماعت نے روایت کی سنہ ۳۲۰ میں حمزہ کی جنگ میں بعمر ۵۳ سال قتل کئے گئے۔

۸۳۵- محمد بن ابی عمیرہ :- یہ محمد بن ابوعمرہ کے بیٹے اور مزنی میں اہل شام میں شمار ہوتے ہیں ان سے جابر بن نفیر نے روایت کی ہے۔ عمیرہ میں عین غیر منقوطہ پر فتح اور یم پر کسرہ اور آخر میں را ہے۔

۸۳۶- محمد بن مسلم :- یہ محمد بن مسلمہ کے بیٹے انصاری اور حارثی میں غزوہ تبوک کے علاوہ باقی تمام غزوات میں شریک ہوئے حضرت عمر بن خطاب اور دوسرے صحابہ سے روایت کی اہل فضل صحابہ میں سے تھے یہ ان صحابہ میں سے ہیں جو حضرت مصعب بن عمیرہ کے باجھ پر مدینہ میں مشرف باسلام ہوئے مدینہ ہی میں سنہ ۳۰ میں بعمر ۷۷ سال وفات پائی۔

۸۳۷- محمود بن لبید :- یہ محمود بن لبید کے بیٹے انصاری و اشجلی ہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں تولد ہوئے آنحضرت سے بہت سی حدیثوں کے راوی ہیں، بخاری فرماتے ہیں کہ یہ صحابی ہیں ابو حاتم کہتے ہیں کہ ان کے صحابی ہوئے کا حال معلوم نہیں ہوا۔ امام مسلم نے ان کو تابعین کے دوسرے طبقہ میں ذکر کیا ہے ابن عبید اللہ نے فرمایا کہ بخاری کا قول درست ہے اس لئے ان کا صحابی ہونا درست ہے۔ محمود علماء میں سے ہیں، ابن عباس اور عثمان بن مالک سے روایت کی سنہ ۹۶ میں وفات پائی۔

نمبر ہے۔
۸۲۸- مسلم قرشی بن عبد اللہ :- یہ مسلم قرشی ہیں ان کا نام مسلم ہے عبد اللہ کے بیٹے میں کہا جاتا ہے کہ ان کا نام عبد اللہ بن مسلم ہے۔

۸۲۹- مطلب بن ابی وداعہ :- یہ مطلب بن ابودواعہ کے بیٹے ہیں ابودواعہ کا نام حارث ہے، سہمی اور قرشی ہیں، فتح مکہ کے موقع پر سلمان ہوئے پھر کوفہ میں بھاڑھے پھر مدینہ میں، ان کے باپ جنگ بدر میں قید ہو گئے تھے تو مطلب ان کو چھڑانے آئے تھے اور چار ہزار درہم زریہ دے کر اپنے باپ کو چھڑایا ان سے عبد اللہ بن زبیر اور ان کے دونوں بیٹوں کثیر و جعفر اور مطلب بن سالم نے جو ان کے بھتیجے ہیں روایت کی۔

۸۳۰- مطلب بن ربیع :- یہ مطلب بن ربیع بن حارث بن عبدالمطلب بن ہاشم کے بیٹے اور قرشی و ہاشمی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں کم عمر تھے ان کا شمار اہل حجاز میں ہے۔

۸۳۱- محمد بن ابی بکر صدیق :- یہ محمد بن ابوبکر صدیق کے بیٹے ہیں، ابوالقاسم کنیت ہے، سنہ ۱۱۰ میں حجۃ الوداع کے سال بمقام ذوالخلیفہ پیدا ہوئے، ان کی والدہ اسماء بنت عمیس ہیں، حضرت عائشہ سے بکثرت روایت کی اور دوسرے صحابہ سے بھی روایت کرتے ہیں۔ ان سے ان کے بیٹے قاسم نے بکثرت روایت کی اور دوسرے تابعین بھی روایت کرتے ہیں حضرت معاویہ کے طرفداروں نے ان کو مصر میں سنہ ۳۰ میں قتل کر دیا اور ان کو مردہ گدھے پر رکھ کر جلا دیا۔

۸۳۲- محمد بن عطاء بن ابی حذافہ :- یہ محمد بن عطاء بن قرشی ادبھی ہیں وہ اور ان کے والد، والدہ بھائی حارث اور چچا خطاب۔ سب صحابی ہیں اور ملک حبشہ میں پیدا ہوئے سنہ ۱۱۰ میں بمقام مکہ اکوفہ وفات پائی ان کا شمار اہل کوفہ میں ہے ان سے ان کے بیٹے ابراہیم اور سماک بن حرب نے روایت کی بیان کیا جاتا ہے کہ یہ پہلے شخص ہیں جن کا نام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر رکھا گیا۔

۸۳۳- محمد بن عبد اللہ :- یہ محمد بن عبد اللہ بن حبش

۸۲۸- معمر بن عبد اللہ :- یہ عمر بن عبد اللہ کے بیٹے قرشی و عددی ہیں نہ کہ قدیم ہی میں مشرف باسلام ہوئے اہل مدینہ میں شمار ہیں اور مدینہ کے یہاں ان کی حدیثیں ملتی ہیں۔ سعید بن مسیب نے ان سے روایت کی۔

۸۲۹- مغیش :- مغیش بن میم مضموم، عینی معجر اور یار جس کے نیچے دو نقطے ہیں ساکن اور تین نقطوں والی نار ہے۔ بربرہ (حضرت عائشہ کی آزاد کردہ) کے شوہر ہیں یہ خود آل ابی احمد حشش کے آزاد کردہ ہیں ان سے ابن عباس اور عائشہ نے روایت کی۔

۸۳۰- منذر بن ابی اسید :- یہ منذر بن ابی اسید کے بیٹے اور ساعدی ہیں حبیب پیدا ہوئے تو آنحضرت کی خدمت میں لائے گئے آپ نے ان کو اپنی ماں پر رکھ لیا اور ان کا نام منذر رکھا، اسید اس کی تصغیر ہے۔

۸۳۱- ابو موسیٰ :- یہ ابو موسیٰ میں نام عبد اللہ، قیس کے بیٹے اور اشعری ہیں مکہ میں مسلمان ہوئے اور مدینہ میں حبشہ کی طرف ہجرت فرمائی پھر اہل سفینہ کے ساتھ آئے اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خیمہ میں تھے سترہ میں حضرت عمر بن خطابؓ نے ان کو بصرہ کا حاکم مقرر کیا ابو موسیٰ نے اپنا کو بیچ کر لیا، ابتدائے خلافت عثمان تک بصرہ ہی کے حاکم رہے پھر وہاں سے معزول ہو کر کوفہ کی طرف منتقل ہو گئے اور وہاں قیام پذیر ہو گئے حضرت عثمان کی شہادت تک کوفہ کے والی رہے حضرت علیؓ اور حضرت معاویہؓ کے درمیان اختلاف کے طے کرنے کے لئے حضرت علیؓ کی طرف سے حکم بنائے گئے اس کے بعد اپنے سال و نوات مسہرہ تک مکہ ہی میں رہے

۸۳۲- ابو مرثد بن حصین :- یہ ابو مرثد بن حصین کے بیٹے ہیں ان کو ابن حصین غنوی کہا جاتا ہے اپنی کنیت سے مشہور ہیں یہ اور ان کے بیٹے مرثد غزوہ بدر میں شریک ہو بڑے صحابہ میں سے ہیں انہوں نے حضرت حمزہ سے اور

ان سے واصلہ بن اسقع اور عبد اللہ بن عمرو نے روایت کی مسند میں وفات پائی، کناز میں کاف پر زبر اور نون مشدود اور آخر میں زاء ہے۔

۸۳۳- ابو مسعود بن عمرو :- یہ ابو مسعود میں نام عقبہ عمرو کے بیٹے اور انصاری و بدری ہیں بیعت عقبہ ثانیہ میں حاضر تھے اور اکثر واقف کاران سیر و تاریخ کے نزدیک یہ بدر میں شریک نہیں ہوئے یہ بھی کہا جاتا ہے کہ بدر میں شرکت کی۔ پہلا قول زیادہ صحیح ہے اس کی بدری کہنے کی وجہ یہ ہے کہ یہ چاہ بدر پر ٹھہرے تھے اس لئے بدر کی طرف منسوب ہو کر بدری کہلانے لگے اور یہ کوفہ میں سکونت پذیر ہو گئے تھے حضرت علیؓ کی خلافت میں وفات پائی اور کہا گیا کہ ۱۲ یا ۱۳ھ میں ان سے ان کے بیٹے بشیر اور دوسروں نے روایت کی۔

۸۳۴- ابو مالک بن عاصم :- یہ ابو مالک میں نام کعب ہے عاصم کے بیٹے اور اشعری ہیں، امام بخاری نے تاریخ میں اور دوسرے حضرات نے ایسا ہی بیان کیا ہے ان سے عبد الرحمن بن عوف کی روایت میں امام بخاری نے بطور اظہار شک فرمایا کہ ہم سے ابو مالک یا ابو عامر نے حدیث بیان کی ابن المدینی نے کہا کہ یہاں ابو مالک ہی زیادہ صحیح ہے ان سے ایک جماعت نے روایت کی حضرت عمرؓ کے دور خلافت میں وفات پائی۔

۸۳۵- ابو مخذوم :- یہ ابو مخذومہ میں ان کا نام سمیرہ ہے معبرہ کے بیٹے ہیں معبرہ میں میم کسور ہے کہا جاتا ہے کہ ان کا نام اوس بن معبرہ ہے۔ یہ آنحضرت کی طرف سے مکہ میں ٹھون تھے، مشدود میں انتقال فرمایا، انہوں نے ہجرت نہیں کی اور وفات تک مکہ میں مقیم رہے۔

۸۳۶- ابن مریج :- یہ زید بن مریج کے بیٹے اور انصاری ہیں کہا جاتا ہے کہ ان کا نام زید ہے اور یہ بھی کہتے ہیں کہ عبد اللہ ہے۔ پہلا قول زیادہ لوگوں کا ہے ان سے زید بن شیبان نے روایت کی ان کا شمار اہل حجاز میں ہے اور ان کی حدیث و خوف عرفات کے بارے میں ہے مریج میں میم کسور ساکن باد و موحده مفتوح اور عین مہملہ ہے۔

تابعین

۸۳۷- محمد بن حنفیہ :- یہ محمد بن علی ابن ابی طالب کے بیٹے ان کی کنیت ابوالقاسم اور ان کی والدہ خولہ حنفیہ جعفر کی بیٹی ہیں کہا جاتا ہے کہ ان کی والدہ یامہ کی جنگ میں گرفتار کر کے

لائی گئی تھیں، اور حضرت علی بن ابی طالب کے حصہ میں آئیں
اسما بنت ابی بکر نے فرمایا کہ میں نے محمد بن الحنفیہ کی والدہ
کو دیکھا ہے کہ وہ سند کی باشندہ اور سیاہ فام تھیں۔
اور وہ جو حنفیہ کی باندی تھیں انہوں نے اپنے والد سے
اور ان سے ان کے بیٹے ابراہیم نے روایت کی ہے۔
مدینہ میں بعمر ۶۵ سال ۳۰ھ میں انتقال ہوا۔ اور بقیع
میں مدفون ہوئے۔

۸۴۸- محمد بن علی بن یوسف بن علی کے بیٹے ہیں،
حسین بن علی بن ابی طالب کے پوتے کنیت ابو جعفر اور باقر
کے نام سے مشہور ہیں اپنے والد حضرت زین العابدین اور
جابر بن عبد اللہ سے حدیث کی سماعت فرمائی ان سے ان کے
صاحب زادے جعفر صادق وغیرہ نے روایت کی ۱۵۶ھ میں
تولد ہوئے اور مدینہ میں ۳۰۰ھ یا ۳۰۵ھ میں بعمر ۶۴ سال
وفات پائی ان کی عمر کے بارے میں اور بھی اقوال ہیں بقیع
میں مدفون ہوئے ان کا نام باقر اس لئے ہوا کہ ان کا علم نہایت
وسیع تھا جس کے لئے "مبقر فی العلم" کا محاورہ عربی
میں مستعمل ہے۔

۸۴۹- محمد بن یحییٰ، یہ محمد بن یحییٰ بن جہان کے بیٹے کنیت ابو
عبد اللہ سے انصاریں سے ہیں ان سے ایک جماعت نے روایت
کی، امام مالک کے اساتذہ میں سے ہیں خود امام مالک ان کی
بڑی تعظیم کرتے تھے ان کے زہد، عبادت، فقر و علم کے
منتقل ہر قسم کے بہت سے فضائل کا ذکر کرتے تھے مدینہ
میں بعمر ۶۵ سال ۳۱۰ھ میں انتقال فرمایا اہل مدینہ میں حار
مجاہد مشہور اور بار (ایک نقطہ والی) مشہور ہے۔

۸۵۰- محمد بن سیرین، یہ محمد بن سیرین کے بیٹے کنیت ابو بکر ہے۔
انس بن مالک کے آزاد کردہ ہیں انہوں نے انس بن مالک، ابن عمر
ابو ہریرہ سے اور ان سے بہت سے لوگوں نے روایت کی، یہ فقیہ
عالم عابد، متقی اور پرہیزگار اور محدث تھے اور مشہور و جلیل القدر
تابعین میں سے تھے، علوم شریعت کے فنون میں شہرت پائی امور
العلم علی کا بیان ہے کہ میں نے کوئی شخص نہیں دیکھا جو پرہیزگاری کے
مساومات میں ان سے زیادہ صاحب فقر اور مسائل فقہیہ میں ان سے
زیادہ پرہیزگار ہو، خلف بن یساف نے کہا کہ ابن سیرین کو ایک خاص

علامات اور خاص مقام خشوع عطا کیا گیا تھا۔ لوگ ان کو دیکھتے تو
خدا یاد آجاتا، خشوع کہتے ہیں کہ جب ابن سیرین سے حلال و حرام کے
متعلق فقہ کا سوال کیا جاتا تو ان کا رنگ اڑھاتا اور اس طرح بدل جاتا
کہ وہ پہلے ابن سیرین نہیں معلوم ہوتے تھے، مہدی نے کہا کہ ہم
محمد بن سیرین کے پاس نشست و برخاست رکھتے ہیں وہ ہم سے
باتیں کرتے ہیں اور وہ ہمارے پاس بکثرت آنے میں اور ہم ان کے
پاس بکثرت جاتے ہیں لیکن جب موت کا ذکر ہوتا ہے تو ان کا رنگ
بدل جاتا ہے اور زرد ہو جاتے ہیں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ شخص
نہیں جو پسند تھے۔ ۳۱۰ھ میں بعمر ۶۵ سال وفات پائی۔

۸۵۱- محمد بن اسوقہ، یہ محمد بن اسوقہ کے بیٹے ابو بکر کنیت اور
غنی و کوثری میں عبادت گزار شخص میں حضرت انس و غنی اور ایک
گروہ سے روایت کرتے ہیں اور ان سے ابن مبارک، ابن عیینہ
وغیرہ کہا جاتا ہے کہ وہ خدا کی نافرمانی پر بخوبی قادر نہ تھے، اپنے
دوستوں پر ایک لاکھ درہم صرف کر دیئے۔

۸۵۲- محمد بن عمرو، یہ محمد بن عمرو بن حسن بن ابی طالب کے
بیٹے ہیں انہوں نے جابر بن عبد اللہ سے روایت کی۔

۸۵۳- محمد بن سلیمان، یہ محمد بن سلیمان کے بیٹے
اور باغندی ہیں، کنیت ابو بکر اور واسطہ کے رہنے والے ہیں
باغندی کے نام سے مشہور ہیں بغداد میں قیام کر لیا تھا اور وہاں
ایک جماعت سے حدیث بیان کی ان سے بہت سے لوگ روایت
کرتے ہیں ان میں ابو داؤد سمجستانی بھی ہیں ۲۸۲ھ میں
وفات پائی۔

۸۵۴- محمد بن ابی بکر، یہ محمد بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حرم
کے بیٹے انصاری مدنی ہیں اپنے والد سے حدیث کی سماعت
کی اور ان سے سفیان بن عیینہ اور مالک بن انس نے
روایت کی، اپنے والد کے بعد مدینہ کے قاضی تھے یہ اپنے
بھائی عبد اللہ سے بڑے تھے، ۳۲۰ھ میں بعمر ۶۵ سال انتقال
فرمایا، ان کے والد کا انتقال ۳۰۰ھ میں ہوا

۸۵۵- محمد بن منکدر، یہ محمد بن منکدر کے بیٹے ابو تمیمی
ہیں، جابر بن عبد اللہ انس بن مالک، ابن الزبیر اور اپنے چچا ریمہ
سے حدیث کی سماعت کی ان سے ایک جماعت نے جن میں زوری
اور مالک بھی شامل ہیں روایت کی ان کی وفات ۳۳۰ھ میں ہوئی

اور ان کی عمر کچھ اوپر ستر سال ہوئی، جلیل القدر تابعین میں سے ہیں اور علم و زہد و عبادت و دین میں کھنگلی اور پاک دامن کی جامع ہیں :-

۸۵۶ - محمد بن صباح :- یہ محمد بن صباح کے بیٹے ابو جعفر و ولای بن زرار کہلاتے ہیں و سنی بزرگ کے مصنف ہی ہیں شریک و مشیم وغیرہ سے روایت کی اور ان سے بخاری و مسلم، ابو داؤد، احمد اور بہت سے لوگوں نے روایت کی انہوں نے ان کو ثقہ قرار دیا ہے یہ حافظ حدیث بھی تھے ۲۲۷ھ میں وفات پائی۔

۸۵۷ - محمد بن منتشر :- یہ محمد بن منتشر کے بیٹے ہدان کے ربیعہ وائے ہیں، مسروق کے بھتیجے ہیں، ابن عمر و عائشہ وغیرہ صحابہ سے روایت کی اور ان سے ایک جماعت نے۔

۸۵۸ - محمد بن خالد :- یہ محمد بن خالد کے بیٹے اور سلمیٰ میں انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ان کے دادا صحابی ہیں۔

۸۵۹ - محمد بن زید :- یہ محمد بن زید بن عبد اللہ بن عمر کے بیٹے انہوں نے اپنے دادا اور ابن عباس سے اور

ان سے ان کے بیٹوں اور عائشہ وغیرہ نے روایت کی یہ ثقہ ہیں۔

۸۶۰ - محمد بن کعب :- یہ محمد بن کعب کے بیٹے قرظی و مثنیٰ بن چند صحابہ سے حدیث کی سماعت کی اور ان سے محمد بن منکدر وغیرہ نے ان کے والد جنگ قرظیہ میں بے وارحی مہلچہ کے تھے اس نے جنگ میں نہ لے گئے عرصہ میں ان کی وفات ہوئی۔

۸۶۱ - محمد بن ابی مجالد :- یہ محمد بن ابی مجالد کے بیٹے کوفہ کے رہنے والے کوفہ، کوفہ کے تابعین میں سے ہیں ان کی حدیث اہل کوفہ کے یہاں ہے انہوں نے صحابہ کی ایک جماعت سے حدیث کی سماعت کی اور ان سے ابی اسحاق اور شعبہ وغیرہ نے۔

۸۶۲ - محمد بن قیس :- یہ محمد بن ابراہیم کے بیٹے قرظی و مثنیٰ بن حلقہ بن و قاص اور ابو سلمہ سے حدیث کی سماعت کی امام ترمذی نے صبح کی دو رکعت کے بارے میں ان کی ایک حدیث بیان کی ہے اس کی سند یہ ہے کہ روایت ہے قیس سے جو سعد بن سعد کے دادا ہیں اور یہ قیس یحییٰ ابن سعید کے اور ان کے بھائی سعد بن سعید کے دادا ہیں ترمذی نے کہا کہ یہ قیس عمرو بن قیس بن قعد کے

بیٹے ہیں پھر کہا کہ اس حدیث کی سند متصل نہیں اس لئے کہ ابراہیم یہی نے قیس سے نہیں سنا، قہد میں قاف مفتوح ہے یا فار مفتوح ہے۔

۸۶۳ - محمد بن ابی بکر :- یہ محمد بن ثقیف حجازی اور ابو بکر عوف کے بیٹے انہوں نے انس بن مالک سے اور ان سے ایک جماعت نے روایت کی۔

۸۶۴ - محمد بن مسلم :- یہ محمد بن مسلم کے بیٹے ابو ہریرہ سے ان کا ذکر حرف زار میں پہلے آچکا ہے۔

۸۶۵ - محمد بن قاسم :- یہ محمد بن قاسم کے بیٹے ابو خلا و کینث سے یہ نابینا تھے ابو العباس کے نام سے مشہور ہیں، ابو جعفر منصور کے آزاد کردہ میں اصل میں یامہ کے ہیں ائمہ میں ابو اوزین پیدا ہوئے۔ بصرہ میں پرورش ہوئی، نہایت قوی الحفظ اور زبردست فصیح اور حاضر جواب تھے ۲۳۷ھ میں وفات ہوئی ان سے ایک جماعت نے روایت کی۔

۸۶۶ - محمد بن فضل :- یہ محمد بن فضل بن عطیہ کے بیٹے، اپنے والد اور زیاد بن علاقہ اور منصور سے روایت کرتے ہیں اور ان سے داؤد بن رشید اور محمد بن عیسیٰ مراشی نے روایت کی، محمد بن نے ان کو قابل ترک قرار دیا ۲۳۷ھ میں انتقال فرمایا۔

۸۶۷ - محمد بن اسحاق :- یہ محمد بن اسحاق کے بیٹے مدینہ کے رہنے والے قیس بن خضر کے آزاد کردہ اور تابعی ہیں حضرت انس اور سعید بن مسیب کی زیارت کی اور تابعین کی جماعت میں بہت سے حضرات سے حدیث کی سماعت کی ان کی حدیث کی روایت ائمہ اور علماء کرتے ہیں مثلاً یحییٰ ابن سعید ثوری نخعی اور ابن عیینہ، ان کے علاوہ دوسرے لوگ بھی روایت کرتے ہیں، سیر اور مغازی اور لوگوں کے مخصوص حالات افزائش عالم کے واقعات، انبیاء کے قصص، علم حدیث و قرآن اور فقہ کے زبردست عالم تھے، بغداد و شریف لائے وہاں حدیث کی روایت کی ۱۵۰ھ میں بغداد میں انتقال فرمایا مقبرہ خیران میں بجانب مشرق مدفون ہوئے۔

۸۶۸ - محمد بن مسرہ :- یہ مسرہ بن مسرہ کے بیٹے بصرہ کے باشندہ ہیں، عابد بن زید، ابو حنوفہ وغیرہ سے حدیث

سماعت کی ان سے بخاری، ابو داؤد اور ان کے علاوہ بہت سے لوگوں نے روایت کی۔ ۸۲۳ھ میں انتقال ہوا۔ مستند میں نیم مضموم سین جہلہ مفتوح، پہلی وال پر تشدید ہے اور سرید میں بھی نیم پر غنہ سین جہلہ پر فتح اور راء جہلہ ساکن اس کے بعد ہار جہلہ (موز والی مفتوح ہے) آخر میں وال جہلہ ہے۔

۸۶۹ - مجاہد بن جبر :- یہ مجاہد میں جبر کے بیٹے ابو الجاج کینت، عبداللہ بن سائب کے آزاد کردہ، بخو خروم میں تھے اور مکہ کے تابعین میں دوسرے درجہ کے تابعی اور مکہ کے قراء اور فقہاء میں سے ہیں اور مکہ کے اہل شہرت لوگوں میں سے ہیں اور معروف سرکردہ شخص میں قرأت اور تفسیر کے امام ہیں ان سے ایک جماعت نے روایت کی سند میں

انتقال فرمایا جبر میں نیم ہزیر اور بار موحده ساکن ہے۔ ۸۷۰ - مہاجر بن مسہار :- یہ مہاجر میں مسہار کے بیٹے اور زہری ہیں، یعنی ان (نوزیرہ) کے آزاد کردہ ہیں انہوں نے عامر بن سعد بن ابی ذناص سے اور ان سے ابو ذؤب وغیرہ نے روایت کی۔ یہ روایت میں تھے ہیں۔

۸۷۱ - مکحول بن عبداللہ :- یہ مکحول میں عبداللہ کے بیٹے کینت ابو عبداللہ شام کے باشندہ ہیں کابل سے قید کر کے لائے گئے تھے قبیلہ کی ایک عورت پانی لیٹ کے غلام تھے امام ادراعی کے استاد تھے، امام زہری کہتے ہیں کہ علماء اچار میں، مدینہ میں ابن مسیب، کوفہ میں شعبی، بصرہ میں حسن بصری، شام میں مکحول، فتوح میں مکحول سے زیادہ کوئی صاحب بصیرت نہ تھا جب فتویٰ دیتے تو کہتے لا رسول ولا قوۃ الا باللہ یہ میری رائے ہے، اس کے بھی غلط ہوتے تھے کبھی درست ایک جماعت سے انہوں نے اور ان سے بہت لوگوں نے روایت کی سند میں انتقال فرمایا۔

۸۷۲ - مسروق بن ابی جری :- یہ مسروق ہیں، اجداد کے بیٹے، بخاری اور کوفی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے قبل مشرف باسلام ہوئے صحابہ کے صدر اقل جیسے ابو بکر، عمر، عثمان، علی رضوان اللہ علیہم اجمعین کا زمانہ پایا سرکردہ اور فقہاء میں سے تھے، مرہ بن خریجیل نے فرمایا کہ کسی بخاری محدث نے مسروق جیسا سچوت نہیں بنا، شعبی نے فرمایا اگر کسی گھرانے کے لوگ جنت کے لئے پیدا کئے گئے ہیں تو وہ یہ اسود، علقمہ اور مسروق محمد بن منشر نے فرمایا کہ خالد بن عبداللہ بصرہ

کے عامل (گھڑ) تھے انہوں نے بطور ہدیہ تیس ہزیر کی رقم مسروق کی خدمت میں پیش کی یہ ان کے فقر کا زمانہ تھا، مسروق نے اس کو قبول کرنے سے انکار کر دیا کہا جا تا ہے کہ انہوں میں ان کو پرا لیا گیا تھا پھر مل گئے تو ان کا نام مسروق ہو گیا ان سے بہت سے لوگوں نے روایت کی بقام کو فہ سند میں وفات پائی۔

۸۷۳ - مرثد بن عبداللہ :- یہ مرثد میں عبداللہ کے بیٹے ابو الخیر کینت زہری اور مصری ہیں، عقبہ بن عامر، ابو یوب، عبداللہ بن عمر اور عمر بن عاص نے حدیث کی سماعت کی ان سے زید بن ابو حبیب نے روایت کی۔

۸۷۴ - مالک بن مرثد :- یہ مالک ہیں مرثد کے بیٹے اپنے والد سے روایت کی اور ان سے مالک بن الولید نے۔

۸۷۵ - مسلم بن ابی بکر :- یہ مسلم ہیں ابو بکر کے بیٹے ثقفی اور تابعی ہیں انہوں نے اپنے والد سے اور ان سے عثمان شحام نے روایت کی۔

۸۷۶ - مسلم بن یسار :- یہ مسلم ہیں یسار کے بیٹے اور حنفی ہیں، سورہ اعراف کی تفسیر میں امام ترمذی نے ان کی روایت حضرت عمر بن خطاب سے نقل کی اور کہا کہ ان کی حدیث حسن ہے، لیکن انہوں نے عمر سے نہیں سنا، امام بخاری نے فرمایا کہ مسلم بن یسار نے نعیم سے اور انہوں نے عمر سے روایت کی۔

۸۷۷ - مصعب بن سعد :- یہ مصعب ہیں سعد بن ابی وقاص کے بیٹے ہیں اور قرشی ہیں اپنے والد اور حضرت علی بن ابی طالب اور ابن عمر سے حدیث کی سماعت کی ان سے مالک بن حرب وغیرہ نے روایت کی۔

۸۷۸ - معین بن عبدالرحمن :- یہ معین ہیں عبدالرحمن بن عبداللہ بن مسعود کے بیٹے اور زہری ہیں انہوں نے اپنے والد سے روایت کی۔

۸۷۹ - معدان بن طلحہ :- یہ معدان ہیں طلحہ کے بیٹے اور زہری ہیں انہوں نے عمر اور ابو الدرداء اور ثوبان سے حدیث کی سماعت کی۔

۸۸۰ - معمر بن راشد :- یہ معمر ابو عروہ ازدی (ازد کے آزاد کردہ) ہیں راشد کے بیٹے ہیں کے عالم زہری اور ہمام سے روایت کی، اور ان سے زہری اور ابن عیینہ وغیرہ نے روایت

کی عبدالرزاق نے فرمایا کہ میں نے ان سے دس ہزار حدیثیں سنیں ۵۳۰ھ میں بمصر ۵۸ سال وفات پائی۔

۸۸۱۔ مہلب بن ابی صفرة۔ یہ مہلب بن ابوصفرو کے بیٹے، ازدی ہیں خوارج کے ساتھ ان کے مخصوص مقامات اور مشہور روایات منقول ہیں، انہوں نے سمرہ اور ابن عمر سے حدیث کی سماعت ان سے ایک جماعت نے روایت کی عبدالملک بن مروان کے عہد میں ملک خراسان کے مقام مرو میں ۳۳۰ھ میں وفات پائی بصرہ کے تابع ہیں پہلے طبقہ کے تابعی ہیں

۸۸۲۔ مویز بن مشمرج۔ یہ مویز بن مشمرج کے بیٹے، کنیت ابو مشمر، عجل و بصری ہیں حضرت ابوذر اور انس بن مالک اور ابن عمر سے حدیث نقل کرتے ہیں اور ان سے مجاہد قاضی وغیرہ روایت کرتے ہیں، مویز بن مشمرج، راوندی و مشرق، راوندی اور قاف سے مشمرج بن سیم مضموم شین مع مفتوح، سیم ساکن را مکسور اور سیم ہے۔

۸۸۳۔ موسیٰ بن طلحہ۔ یہ موسیٰ بن طلحہ کے بیٹے، کنیت ابو موسیٰ تیمی اور قرظی ہیں صحابہ کی ایک جماعت سے حدیث کی سماعت کی سند میں انہوں نے وفات پائی۔

۸۸۴۔ موسیٰ بن عبداللہ۔ یہ موسیٰ بن عبداللہ کے بیٹے، جنی و کوفی ہیں حضرت مجاہد اور مصعب بن سعد سے حدیث کی سماعت کی اور ان سے شعبہ اور یحییٰ بن سعید اور علی نے روایت کی۔

۸۸۵۔ موسیٰ بن عبیدہ۔ یہ موسیٰ بن عبیدہ کے بیٹے اور زیدی ہیں انہوں نے محمد بن کعب اور عمر بن ابراہیم تیمی سے اور ان سے شعبہ و عبداللہ بن موسیٰ اور علی نے روایت کی، محمد بن ان کو ضعیف کہتے ہیں سند میں وفات پائی۔

۸۸۶۔ مطرف بن عبداللہ۔ یہ مطرف بن عبداللہ بن شمر کے بیٹے، عسری اور بصری ہیں اور حضرت ابوذر و عثمان بن ابی عاص سے روایت کی سند کے بعد انتقال فرمایا، مطرف بن سیم مضموم و طاہر مہلب مفتوح، راوندی و مکسور اور فارسی شمر بن شین معہ پر کسرہ اور خار معہ پر تشدید اور کسرہ ہے۔

۸۸۷۔ معاذ بن زہرہ۔ یہ معاذ بن زہرہ سلمی کوفی تابعی ہیں مرسل روایت کی ہے حصین بن عبدالرحمان نے روایت کی ان سے۔

۸۸۸۔ معاذ بن عبداللہ۔ یہ معاذ بن عبداللہ بن حبیب کے بیٹے، جنی اور مدنی ہیں اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔

۸۸۹۔ محمد بن خفاف۔ یہ محمد بن خفاف کے بیٹے، انہوں نے عمرو سے اور انس بن ابی ذئب نے روایت کی ان کی حدیث الخراج بالضممان ہے۔

۸۹۰۔ مختار بن قفل۔ یہ مختار بن قفل کے بیٹے مخزومی و کوفی ہیں انس بن مالک سے حدیث کی سماعت کی ان سے ثوری وغیرہ نے روایت کی قفل بن دونوں نام مضموم ہیں۔

۸۹۱۔ مختار بن ابی عقیبہ۔ یہ مختار بن ابوعقید بن مسعود کا بیٹا، بنو ثقیف سے ہے اس کے والد جلیل القدر صحابہ میں سے ہیں مختار کی پیدائش ہجرت کے سال ہوئی، یہ نہ صحابی ہے نہ حدیث رسول کا راوی، یہ تہا وہ شخص ہے جس کے بارے میں عبداللہ بن عسہ نے کہا یہ وہی کذاب ہے جس کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ ثقیف میں ایک کذاب ہوگا "ابتداء" یہ فضل و علم و غیر میں مشہور تھا یہ اس کے دلی جناب کے بالکل برعکس تھا یہاں تک کہ اس نے عبداللہ بن زبیر سے علیحدگی اختیار کر لی اور خود حکومت کا خواہشمند بن گیا، اب اس کی غلط رائی و عقیدہ اور نفسانیت کا اظہار ہوا، اس سے ایسی بہت سی باتیں ظہور میں آئیں جو دین کے سراسر خلاف تھیں، یہ شخص حضرت حسین کے قصاص کا مطالبہ کرتا تھا تا کہ حصول حکومت و طلب و دنیا کی اس کی اسکیم آگے بڑھے جو اس کا خاص مقصد تھا اسی حالت میں بعد مصعب بن زبیر ۳۳۰ھ میں قتل کیا گیا۔

۸۹۲۔ مغیرہ بن زیاد۔ یہ مغیرہ بن زیاد کے بیٹے بکلی اور موصلی ہیں انہوں نے عکرمہ اور مکحول سے اور ان سے وکیع اور ابو عاصم اور ایک جماعت نے روایت کی، امام احمد بن حنبل نے ان کو منکر الحدیث فرمایا اور یہ کہ میں نے مغیرہ بن زیاد کو صحابہ میں نہیں پایا۔

۸۹۳۔ مغیرہ بن مقسم۔ یہ مغیرہ بن مقسم کے بیٹے کوفہ کے رہنے والے صاحب تفقہ اور ثابینا تھے ابو داؤد اور شعبی سے انہوں نے اور شعبہ زائده، اور ابن فضیل نے ان سے روایت کی، ہریرہ نے ان سے نقل کیا کہ انہوں نے فرمایا کہ جو بات میرے کان میں پڑی اس کو نہیں بھولتا سند میں وفات پائی۔

۸۹۰۔ منشی بن صباح :- یہ منشی بن صباح کے بیٹے اور انسانی چھر کی ہیں انہوں نے عطار مجاہد اور عمرو بن شعیب سے اور ان سے عبد الرزاق وغیرہ نے روایت کی ابو حاتم اور دوسرے حضرات نے کہا کہ یہ نقل حدیث کے معاملہ میں نرم ہیں مسئلہ میں انتقال فرمایا۔

۸۹۵۔ معاویہ بن قرہ :- یہ معاویہ بن قرہ کے بیٹے ابو ایاس کینت بصرہ کے باشندہ ہیں اپنے والد اور انس بن مالک و عبد الرحمن بن معقل سے حدیث کی سماعت کی اسے قتادہ، شعبہ اور اعش نے روایت کی، ایاس میں ہنزہ مکسورہ و نقصوں والی یا غیر مستدرج ہے۔

۸۹۶۔ معاویہ بن مسلم :- یہ معاویہ بن مسلم کے بیٹے کینت ابو تیرہ، ابن عباس ابن عمرؓ سے حدیث کی سماعت کی ان سے شعبہ اور ابن جریر نے روایت کی۔

۸۹۷۔ یسار :- یہ یسار بن اپنے مولا عبد الرحمن بن عوف اور عثمان اور ابو ہریرہ سے روایت کی اور ان سے عبد الرزاق والد نے، ان کو نقل حدیث میں ضعیف کہا گیا ہے۔

۸۹۸۔ ابو الخلیج بن اسامہ :- یہ ابو الخلیج بن، نام عامر اس کے بیٹے اور ہذلی و بصری ہیں صحابہ کی ایک جماعت سے روایت کی ہے یلیج میں سیم پر زبر لام مکسور اور حاد جملہ ہے۔

۸۹۹۔ ابو مودود بن ابی سلیمان :- یہ ابو مودود بن عبد اللہ بن نام، ابو سلیمان کے بیٹے مدینہ کے باشندہ ہیں ابو سعید خدری کو دیکھا ہے سابق بن یزید اور عثمان بن ضحاک سے حدیث کی سماعت کی اور ان سے ابن ہدی اور عتبی اور کامل بن طلحہ نے محدثین نے حدیث کے بارے میں ان کو ثقہ کہا ہے مہدی کی امامت کے زمانہ میں وفات پائی، باب فضائل سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم میں ان کا ذکر ہے۔

۹۰۰۔ ابو ماجد :- یہ ابو ماجد بن یحییٰ بن حنفیہ کی طرف منسوب ابن مسعود اور یحییٰ اور جابر سے روایت کی ابن مسعود کی حدیث

میں باب المنشی بالجنازہ میں ان کا ذکر ہے۔ ترمذی نے ان کا نام ماجد ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ میں نے محمد بن اسماعیل بخاری سے سنا کہ وہ ان کی حدیث کو ضعیف کہتے ہیں۔ ابن حنیفہ کہتے ہیں کہ وہ اس ہرندے کی طرح ہیں جو اڑ گیا ہو۔

۹۰۱۔ ابو سلم :- یہ ابو سلم بن خولانی اور زاید بن عبد اللہ بن ثوبان نام ہے زیادہ صحیح کہا ہے۔ ابو بکر بن عمرؓ اور معاویہ ملاقات کی، ان سے جابر بن نفیر اور عمروہ اور قتادہ نے روایت کی ان کے مناقب بہت ہیں مسئلہ میں انتقال فرمایا۔

۹۰۲۔ ابو المظوس :- انہوں نے اپنے والد سے اور ان سے خبیب بن ابی ثابت نے روایت کی، کہا گیا کہ ان کے اور خبیب کے درمیان عمارہ (نام کے ایک راوی) میں، ان کو ثقہ قرار دیا گیا ہے۔

۹۰۳۔ ابن مدنی :- یہ علی بن عبد اللہ کے بیٹے ان کا ذکر حرف عین میں بتے گزر چکا ہے۔

۹۰۴۔ ابن منشی :- اس کا نام عمر ہے عبد اللہ بن منشی بن انس بن مالک کے بیٹے میں انصاری و بصری ہیں اپنے والد اور سلیمان بنی، حمید طویل وغیرہ سے حدیث کی سماعت کی ان سے قتیبہ، احمد بن حنبل اور محمد بن اسماعیل بخاری جیسے مشہور ائمہ وغیرہ نے روایت کی، رشید کے عہد میں عہدہ قضا پر بصرہ میں مامور ہوئے، بغداد تشریف لائے تو وہاں بھی محکمہ قضا پر مامور ہوئے انہوں نے اپنی روایات بیان کیں، پھر بصرہ لوٹ آئے ان کا سن پیدائش مسئلہ اور سن وفات مسئلہ ہے۔

۹۰۵۔ ابن ابی ملیکہ :- ان کا نام عبد اللہ ہے۔ ابو عبد اللہ کے بیٹے، ان کا ذکر حرف عین میں آچکا ہے۔

۹۰۶۔ محارب :- یہ محارب بن اس میں سیم مضموم حاد جملہ راہ جملہ اور ابو مودودہ (ایک نقطہ والی) ہے یہ نسبت قریش کے ایک بطن محارب کی طرف ہے۔ ان کا نام عبد الرحمن ہے محمد کے بیٹے میں انہوں نے اعش اور یحییٰ بن سعید سے اور

ان سے احمد اور علی بن حرب نے روایت کی، یہ حافظہ حدیث میں مسئلہ میں انتقال ہوا۔

صحابی عورتیں

۹۰۷۔ میمونہ :- یہ ام المؤمنین میمونہ ہیں، عمارت کی بیٹی بلالیہ عامرہ ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ ان کا نام برہ تھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نام میمونہ رکھا، پہلے جاہلیت میں مسعود بن عمرو نقضی کے

ہیں ان سے طاؤس اور مکحول نے روایت کی۔

تابعی عورتیں

۹۱۲۔ معاذہ بنت عبد اللہ: یہ معاذہ پر عبد اللہ کی بیٹی اور معاویہ میں حضرت علیؓ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے اور ان سے قتادہ وغیرہ نے روایت کی ۹۱۳۔ میں انتقال فرمایا۔

۹۱۳۔ مغیرہ: یہ مغیرہ میں حجاج بن حسان کی بہن ہیں۔ انس بن مالک کو انہوں نے دیکھا ہے اور ان سے روایت بھی کی، مغیرہ سے ان کے بھائی حجاج نے ان کی حدیث باب الترجل میں روایت کی۔

ن صحابہ

۹۱۳۔ نعمان بن بشیر: یہ نعمان میں بشیر کے بیٹے کنیت ابو عبد اللہ اور انصار میں سے ہیں مسلمانان انصار میں ہجرت کے بعد سب سے پہلے پہلے ہوئے، ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے وقت ان کی عمر ۸ سال ۷ ماہ تھی، یہ خود اور ان کے والدین صحابی ہیں کوفہ میں سکونت پذیر ہو گئے تھے اور حضرت مساویہ کے عہد میں کوفہ کے والی (ساکم) تھے، پھر حص کے حاکم بنا دیئے گئے انہوں نے عبد اللہ بن زبیر کی خلافت کے لئے لوگوں کو مائل کرنا شروع کیا، ابی حص نے ان کو تلاش کر کے ۳۵ھ میں قتل کر دیا ان سے ایک جماعت نے جن میں ان کے بیٹے محمد اور شعبی شامل ہیں روایت کی۔

۹۱۵۔ نعمان بن عمرو بن مقرن: یہ نعمان عمرو بن مقرن کے بیٹے مقرن میں لوگ روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ وہ قرینہ کے چار سو آدمیوں کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے، اولاً بصرہ میں رہے پھر کوفہ منتقل ہو گئے پھر حضرت عمرؓ کی جانب سے حبش نہادند کے حاکم تھے ۳۲ھ میں نباوند کو فتح کر کے اسی دن شہید ہوئے، ان سے مفضل بن یسار محمد بن سیرین وغیرہ نے روایت کی۔ مقرن میں سیم ہوش قاف پر زبر، راہ پر تشدید و کسرہ اور آخر میں نون ہے۔

۹۱۶۔ نعیم بن اسود: یہ نعیم مسود کے بیٹے اور انجعی ہیں،

نکاح میں تھیں انہوں نے ان کو چھوڑ دیا تو ان سے ابوہریرہ نے نکاح کر لیا، ابوہریرہ کی وفات کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے نکاح، یہ نکاح ذی قعدہ ۳۵ھ میں عمرۃ القضا کے موقع پر کہے سے دس میل دور صرف نام کے ایک مقام پر ہوا قدرت کی کوشش ساری دیکھئے کہ ۳۵ھ میں اسی مقام پر جہاں آپ کا نکاح ہوا تھا ان کا انتقال بھی ہوا، ان وفات کے بارے میں اور بھی اقوال ہیں، غار بنارہ حضرت ابن عباس نے بڑھی، یہ حضرت عباس کی زوجہ ام الفضل اور اسماء بنت علبس کی بہن ہیں یہ آپ کی بیویوں میں آخری ہیں کہا جاتا ہے کہ آپ نے ان کے بعد اور نکاح نہیں کیا۔ ان سے ایک جماعت نے روایت کی ان میں عبد اللہ ابن عباس بھی ہیں۔

۹-۸۔ ام منذر: یہ ام منذر میں قیس کی بیٹی انصار میں سے ہیں کہا جاتا ہے کہ بنو عدی میں سے ہیں (عدویہ) یہ صحابی عورت ہیں ان سے ایک حدیث یعقوب بن ابی یعقوب نے روایت کی۔

۹-۹۔ ام معبد بنت خالد: یہ ام معبد میں خزاعہ کی ایک عورت ہیں ان کا نام حاکم ہے خالد کی بیٹی ہیں کہا جاتا ہے کہ یہ اس وقت مسلمان ہوئیں جب کہ سفر ہجرت کے موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے یہاں راستہ میں قیام فرمایا، یہ بھی کہتے ہیں کہ یہ مدینہ آ کر مسلمان ہوئیں ان کی مشہور حدیث حدیث ام معبد کے نام سے متعارف ہے۔

۹۱۰۔ ام معبد بنت کعب: یہ ام معبد میں، کعب بن مالک کی بیٹی اور انصار میں سے ہیں انہوں نے دونوں قبلہ ریت انتقد و کعبہ اللہ کی طرف ناز پڑھی تھی، ان سے ان کے بیٹے معبد نے روایت کی یہ ابن منذر کا نواسی ہے۔ ابن عبد البر کہتے ہیں کہ یہ ام معبد کعب بن مالک انصاری سلمیٰ کی بیوی ہیں اور کعب بن مالک انصاری کی بیٹی ہیں ان سے ان کے بیٹے معبد نے روایت کی جو کچھ بخاری کی تاریخ میں باب معبد میں مذکور ہوا یہ ہے کہ معبد کعب بن مالک انصاری کے بیٹے ہیں یہ ابن عبد البر کے قول کی تائید کرتا ہے۔

۹۱۱۔ ام مالک البہزیر: یہ ام مالک بہزیر ہیں اور صحابی عورت ہیں ان سے روایت بھی نقل کی گئی ہے یہ حجازی

ہجرت کر کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو گئے اور غزوہ خندق کے موقع پر مشرف باسلام ہوئے انہوں نے ہی بنو قریظہ اور ابوسعیان احراب مشرکین کے سردار تھے انہوں نے ہی مشرکین کو آنحضرت سے ناکام واپس کیا تھا ان کا یہ واقعہ مشہور ہے مدینہ طیبہ میں رہتے تھے ان کے بیٹے سلمہ نے ان سے روایت کی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں انتقال فرمایا کہا جاتا ہے کہ میں ابلیس جگہ جہنم میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پیچھے سے قبل قتل ہوئے تھے

91۷- نعیم بن ہمار :- یہ نعیم ہمار کے بیٹے ہیں ہمار میں بار مثنوی
میں مشدد اور لڑا ہے کہا جاتا ہے کہ ہمار ہے آخر میں میم ہے قبیلہ
خطفان کے آدمی ہیں ابو اور یس خولانی وغیرہ نے ان سے
روایت کی ۔

۹۱۸- نعیم بن عبد اللہ :- یہ نعیم عبد اللہ کے بیٹے قرشی و عدوی
میں نخام کے نام سے مشہور ہیں کہا جاتا ہے کہ یہ نعیم نخام بن عبد اللہ
کے بیٹے ہیں کہ میں بہت پہلے مشرف باسلام ہو چکے تھے، یہ بھی
کہا جاتا ہے کہ حضرت عمرؓ کے اسلام سے قبل ہی مسلمان ہو گئے
تھے اور اپنے اسلام کو چھپائے ہوئے تھے چونکہ انہی قوم میں
نہایت شریف النفس تھے اس لئے ان کی قوم نے ان کو ہجرت
سے منع کر دیا تھا، یہ اپنی قوم کی یوہ عورتوں اور یتیم بچوں کا
خرچ اٹھاتے تھے، انہوں نے ان سے کہہ دیا کہ تم کسی دیس
پر رہو لیکن ہمارے پاس رہو صلح حدیبیہ سب سے میں ہجرت کی
اور جنگ احنابین میں حضرت ابو بکرؓ کی خلافت کے آخری
دنوں میں شہادت پائی ان سے نافع و محمد بن ابراہیم حمی نے
روایت کی نخام میں نون پر زبر جارمہلہ پر تشدید ہے احنابین
میں عیمر پر زبر جہیم ساکن اور نون اور دال پر زبر اور یا ساکن
(اس کے نیچے دو نقطے ہیں)

۹۱۹۔ نابھیہ بن جندب :- یہ نابھیہ جندب کے بیٹے اہل
اسلمی میں یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اذنوں کے نگران تھے
کہا جاتا ہے کہ یہ عمر رضی کے بیٹے ہیں، اہل مدینہ میں شمار ہوتے
ہیں ان کا نام زکوان تھا آپ نے نابھیہ نام رکھا کیونکہ ان کو
قریش سے نجات حاصل ہوئی تھی یہی وہ صحابی ہیں جو مدینہ
کے موقع پر قلیب میں آپ کا تیرے گروا رہے تھے جب اگریان

کیا جاتا ہے، ان سے عمرو بن زبیر رضی وغیرہ نے روایت کی، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے عہد میں بمقام مدینہ وفات پائی۔

۹۲۰۔ نیشۃ الخیر :- ان کا نام نیشۃ الخیر ہے جو نبیل
میں سے ہیں ابو الیخ اور ابو قلابہ نے ان سے روایت کی، اہل
بصرہ میں شمار کئے جاتے ہیں ان ہی کے یہاں ان کی حدیث پائی
جاتی ہے۔

۹۲۱۔ ثوقل بن معاویہ :- یہ نوحی میں معاویہ کے بیٹے اور دیلی میں کہا جاتا ہے کہ زمانہ اسلام سے پہلے ان کی عمر کے ساٹھ سال گزرے اور اسلام میں ساٹھ سال، کہا گیا ہے کہ ایسا نہیں بلکہ سو سال زندہ رہے سب سے پہلے غزوہ فتح مکہ میں شریک ہوئے مشرف باسلام پہنچے ہی ہو چکے تھے اہل حجاز میں ان کا شمار ہے یزید بن معاویہ کے عہد میں مدینہ میں وفات پائی کچھ لوگ ان سے روایت کرتے ہیں، دیلی میں والی مکتوبہ اور بارساکنی سے۔

۹۲۔ نو اس بن سمعان و یہ نو اس سمعان کے بیٹے بنو کلاب میں سے ہیں شام میں سکونت پذیر ہو گئے اور اہل شام میں شمار ہوتے ہیں، جیسریں بغیر اور ابو اویس غولانی نے ان سے روایت کی سمعان میں سین مہملہ پر کسرہ اور کہا گیا کہ اس پر زبر ہے اور مہم ساکن اور عین مہملہ ہے۔

۹۲۲۔ نفع بن سہارت :- نفع سہارت کے لیے تقاضی میں کینت الجوبکر ہے ان کا ذکر حرف بار میں ہو چکا ہے ۔

۹۲۔ نافع بن عتبہ۔ یہ نافع عتبہ بن ابی وقاص کے بیٹے بنو زہرہ میں سے ہیں یہ حضرت سعد بن ابی وقاص کے بھتیجے ہیں ان سے جابر بن سمیرہ نے روایت کی فتح مکہ کے روز مسلمان ہوئے۔ ان کا شمار اہل کوفہ میں ہے۔

۹۲۵۔ ابو النجیح: یہ ابو النجیح میں ان کا نام عمرو بن عتبہ ہے عرف
عین میں اس کا ذکر گدھڑ کا ہے۔

میں نے نہیں

۹۲۶- نافع بن سحر جس پر یہ نافع، سحر کے بیٹے، عبداللہ بن عمر کے آزاد گروہ ہیں، یہ دلمی تھے اور اکابر تابعین میں سے ہیں

نے ان کو ضعیف کہا ہے۔

۹۳۲۔ التفضیلی :- ان کا نام عبداللہ، محمد بن علی بن نفیل کے بیٹے حافظ حدیث میں انہوں نے مالک سے اور ان سے ابو داؤد نے روایت کی ابو داؤد کہتے ہیں کہ میں نے ان سے زیادہ صاحب حفظ نہیں دیکھا امام احمد ان کی بڑی تعظیم کرتے تھے یہ دین کے ایک رکن ہیں ۹۳۳ میں انتقال فرمایا۔

۹۲۳۔ النجاشی :- یہ نجاشی بادشاہ حبشہ میں رہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے اور اسلام قبول کیا ان کا نام احمد ہے فتح مکہ سے قبل وفات پا گئے، آنحضرت کے اس حبیب ان کے وفات کی اطلاع آئی تو ان کی نماز جنازہ پڑھی حضور کی زیارت سے شرف نہیں ہوئے ابن مندہ نے ان کا ذکر صحابہ میں کیا۔ سے حالانکہ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نہیں رہے اور نہ آپ کا ویدار کیا۔ مناسب یہی ہے کہ ان کو صحابہ میں شمار نہ کیا جائے کیونکہ صحابی "ان پر کسی سورت سے صادق نہیں، ان کا ذکر صلاۃ الجنائز وغیرہ میں ہے۔

۹۳۔ ابو نصر بن یہ ابو نصر بن ان کا نام سالم، ابو امیہ کے بیٹے
عمر بن عبید بن معمر کے آزاد کردہ قرشی تھے اور مدنی ہیں تابعین میں
شمار کئے جاتے ہیں ان سے ایک ثوری اور ابن عیینہ نے روایت
کی، انصر میں نوں مفتوح ضاد معجمہ ساکن ہے۔

۴۳۵۔ ابو نصرہ مندر :- یہ ابو نصرہ ہیں، نام مندر مالک کے بیٹے اور عذی ہیں ابن عمر و ابو سعید اور ابن عباس سے حدیث کی سماعت کی، ان سے ابراہیم تیمی اور قتادہ اور سعید بن یزید نے روایت کی، ان کا شمار بصرہ کے تابعین میں کیا جاتا ہے حسن سے کچھ پہلے انتقال کیا

۹۳۶۔ ابن نواصحؒ ہے اس کا امام عبد اللہؒ ہے یہ وہی ہے جو اپنے دوست ابن اثال کے ساتھ میلہ کذاب کے پاس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، دونوں کا ذکر کرتا الا مان میں ہے۔ ابن نواصحؒ میلہ کذاب کے قتل کے بعد مسلمانوں میں اس طرح روپوش ہو گیا کہ لوگ اسے مسلمان سمجھتے رہے یہاں تک کہ حضرت عمر بن خطابؓ کے عہد خلافت میں یمن کی امداد میں کوفہ بھیج دیا گیا۔ یہ شخص اپنی قوم بنی حنیفہ کا امام تھا۔ پنا پنچہ اس کے اور اس کے

ابن عمرؓ اور ابو سعید رضی اللہ عنہما سے حدیث کی سماعت کی ان سے بہت سے لوگوں نے جن میں زہری مالک بن انس شامل ہیں روایت کی حدیث کے بارے میں شہرت یافتہ لوگوں میں سے ہیں نیز ان فقہ راویوں میں سے ہیں جن سے روایت حاصل ہے جمع کی جاتی ہے اور جمع کی حدیث پر عمل کیا جاتا ہے حضرت ابن عمرؓ کی حدیث کا بڑا حصہ ان پر موقوف ہے، امام مالک فرماتے ہیں کہ میں نافع کے واسطے سے ابن عمرؓ کی حدیث سن لیتا ہوں تو کسی اور راوی سے سننے سے بے فکر ہو جاتا ہوں شامہ میں وفات پائی، جس میں سین چہلہ اول مفتوح راہ ساکن اور عظیم مکسور ہے۔

۹۲۔ نافع بن خثیمہ بن نافع خثیمہ کے بیٹے مطعم کے پوتے قرظش میں سے ہیں اور حجاز کے رہنے والے ہیں اپنے والد سے اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں اور ان سے زہری وغیرہ نے روایت کی۔

۹۲۸۔ نافع بن غالب: یہ نافع غالب کے بیٹے کنیت ابو غالب ہے، یہ خیاط اور باجلی میں ابصرہ کے تابعین ہیں شمار ہوتے ہیں، انس بن مالک سے روایت کی اور ان سے عبد الوارث نے روایت کی۔

۹۲۹- تمیمہ بن وہب :- یہ نمبر وہاب کے بیٹے کبھی اور بخاری میں ابان بن عثمان اور کتب سے جو سعید بن عاص کے آزاد کردہ ہیں انہوں نے اور ان سے نافع نے روایت کی یہی میں نوں پر ضمہ باموصلہ ہر فتحہ اور یاد ساکن ہے اس کے نیچے دو نقطے ہیں۔

۹۲۔ نصر بن سہیل مدنیہ نصر میں شہیل کے بیٹے کنیت ابو الحسن، بنو اکرین سے ہیں مرویہ سکونت اختیار کیا اور وہاں تقریباً سترہ بیس وفات ہوئی ان سے بہت سے لوگوں نے روایت کی۔ لغت، نحو اور تمام فنون ادبیہ کے ماہر تھے شہیل میں شیخ معجمہ پرورش ہے۔

۹۳۱- ناصح بن عبد اللہ :- یہ ناصح ہیں، عبد اللہ کے بیٹے اور علمی ہیں ان کا ذکر باب الشفقتہ والرحمتہ میں ہے انہوں نے سماک اور یحییٰ بن کثیر سے اور ان سے یحییٰ بن یعلیٰ اور اسحاق المسلم السلوکی نے روایت کی نیک طبیعت میں، محدثین

کو آزاد کر دیا تو وہ بھی مسلمان ہوئے ان کی ایک خاص جہت
اور مرتبہ تھا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے موقع پر
ان کو صفوان بن امیہ کے پاس بھیجا تھا تاکہ یہ ان کو اسلام کی دعوت
دیں۔ شام میں جہاد کرتے ہوئے وفات پائی۔

۹۳۹۔ والبعہ بن معبد :- یہ والبعہ میں معبد کے بیٹے میں کنیت
ابو شداد اسی ہے پہلے کوفہ میں قیام کیا پھر جزیرہ کی طرف منتقل
ہو گئے رقبہ میں وفات پائی ان سے زیادہ بن ابی الجعد نے روایت
کی۔

۹۴۰۔ وائل بن حجر :- یہ وائل بن حجر کے بیٹے اور حضری ہیں،
حضرت موت کے سرداروں میں سے تھے اور ان کے والد وائل کے
بادشاہ تھے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بصورت
وند حاضر ہوئے کہا جاتا ہے کہ نبی علیہ السلام نے اپنے صحابہ کو
ان کے آنے سے پہلے یہ خوشخبری سناری تھی اور یہ ارشاد فرمایا
تھا کہ تمہارے پاس بہت دور (حضرت موت) سے وائل بن حجر ہے
میں ان کا آنا اطاعت گزاری اور خدا اور اس کے رسول کے شوق و
رغبت کے لئے ہے یہ شاہی خاندان میں افضل ہیں، حبیب یہ حاضر
ہوئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو مرحبا کہا اور اپنے
قریب جگہ دی۔ اپنی روئے مبارک ان کے لئے کچھا دی اور اس
پر ان کو بٹھایا اور فرمایا اے اللہ وائل اور ان کی اولاد اور ان کی
اولاد کی اولاد میں برکت عطا فرما، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
ان کو حضرت موت کے سرداروں پر افسر اعلیٰ مقرر فرما دیا، ان سے ان
کے دونوں بیٹے علقمہ اور عبد الجبار وغیرہ نے روایت کی، حجر میں حوا
مہملہ مضموم حیم ساکن اور آخر میں را ہے۔

۹۴۱۔ وحشی بن حرب :- یہ وحشی بن حرب کے بیٹے حبشی اور
مکہ کے حبشیوں میں سے ہیں حبشہ بن مطعم کے آزاد کردہ بھی ہیں جنہوں
نے بحالت کفر جنگ احد میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے علم
ختم حضرت حمزہ کو شہید کیا تھا، غزوہ طائف کے بعد مسلمان ہوئے
اور جنگ یمامہ میں مسلمانوں کی طرف سے شریک ہوئے، ان کا دعویٰ
تھا کہ انہوں نے مسیلہ کذاب کو قتل کیا وہ کہتے تھے کہ میں نے
اپنی چھری سے دو آدمیوں کو قتل کیا، ایک خیر الناس (حمزہ)
دوسرے خیر الناس (مسیلہ کذاب) شام میں جا بھڑے تھے
محض میں وفات پائی ان سے ان کے بیٹے اسحاق اور حرب
وغیرہ نے روایت کی۔

صحابیوں کے خلاف حارث بن مضرب نے شہادت دی کہ یہ لوگ
کافروں کی مسجد میں وہ چیزیں ایک دوسرے کو پڑھا رہے تھے جس
کو مسیلہ نے جھوٹ موٹے بنالیا تھا اور اس کا دعویٰ کیا تھا کہ یہ خدا
کی طرف سے وحی کیا گیا ہے اس زمانہ میں حضرت عبداللہ بن مسعود
کوفہ میں معلم اور حضرت ابو موسیٰ کے دست راست تھے، یہ
سرکش جماعت ان کے سامنے حاضر کی گئی انہوں نے ان کی
سرکشی کو صاف طور پر پہچان لیا اور ان سے توبہ کرائی گئی، انہوں
نے توبہ کی تو ان کی توبہ قبول کر لی گئی لیکن ابن نواہہ کی سند
قبول نہیں ہوئی کیونکہ ابن مسعود نے ان لوگوں کو شام کے
علاقہ میں جلا وطن کر دیا اور ان کے اندرونی احوال کو خدا کے
سہرہ کر دیا گیا۔ ابن مسعود نے فرمایا کہ اگر ان کا عقیدہ وہی
ہے جو پہلے تھا تو شام کا طاعون ان کو ہلاک کر دے گا ورنہ
اب توبہ کرنے کے بعد ہمیں ان کو سزا دینے کا کوئی
حق نہیں رہا، لیکن اب نواہہ کے بارے میں ابن مسعود
قتل کرنے پر مصر ہے۔ کیونکہ زندقہ اور زندقہ کا مبلغ
تھا۔ چنانچہ ان کے حکم سے قرظہ بن کعب نے اس کو سر
بازار قتل کر دیا۔

و صحابہ

۹۴۲۔ وائل بن الاسقع :- یہ وائل بن اسقع کے بیٹے اور
یشی ہیں یہ اس وقت مسلمان ہوئے جب کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم غزوہ تبوک کے لئے سامانہ کر رہے تھے، کہا جاتا
ہے کہ انہوں نے تین سال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت
کی اور یہ اہل صفہ میں سے تھے پہلے بصرہ میں پھر شام میں
ظہرے اور ان کا مکان دمشق سے نویں کے فاصلہ پر ایک
گاؤں بلاط میں تھا پھر بیت المقدس منتقل ہو گئے اور وہ
وفات پائی اس وقت ان کی عمر ستو سال تھی، ان سے ایک
مرد نے حدیث نقل کی اسقع میں قاف پر زبر آخر ہر
عین ہے۔

۹۴۳۔ وریب بن عئیر :- وریب بن عئیر بن وریب کے
بیٹے اور محمی ہیں یہ جنگ بدر میں بحالت کفر تہذیب کر کے لائے
گئے تھے ان کے والد مدینہ آئے اور مسلمان ہو گئے، آن
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی وجہ سے ان کے با

تابعین

۹۴۷۔ وہیب بن منبہ :- یہ وہیب بن منبہ کے بیٹے کنیت ابو عبد اللہ، صنعاء کے رہنے والے ایرانی النسل ہیں، اجابر بن عبد اللہ اور ابن عباس سے حدیث کی سماعت کی سلسلہ میں انتقال فرمایا، منبہ میں مہم پر پیش توں پر زبر بار (ایک نقطہ والی) کے نیچے زیر اور اس پر تشدید ہے۔

۹۴۸۔ ویرہ بن عبد الرحمان :- یہ ویرہ بن عبد الرحمان کے بیٹے، کنیت ابو خزیمہ بنو حارث میں سے ہیں انہوں نے ابن عمر اور سعید بن جبیر سے اور ان سے ایک جماعت نے روایت کی ویرہ میں واو مفتوح بار (ایک نقطہ والی) ساکن ہے۔

۹۴۹۔ وکیع بن جراح :- یہ وکیع بن جراح کے بیٹے کوفہ کے باشندہ، قیس عیلان سے ہیں کہا جاتا ہے کہ اس کی اصل نیشاپور کے کسی قریہ سے ہے انہوں نے ہشام بن عروہ اور اوزاعی اور ثوری وغیرہ سے حدیث کی سماعت کی ان سے عبد اللہ ابن مبارک احمد بن حنبل اور یحییٰ بن معین اور علی بن مدینی اور ان کے علاوہ بہت سے لوگوں نے روایت کی بغداد میں آئے امد وہاں حدیث بیان کی یہ قابل اعتماد مشائخ ہیں سے ہیں جن کی حدیث پر اعتماد ہے اور جن کے قول کی طرف رجوع کیا جاتا ہے، یہ ابو حنیفہ رحمہ کے قول پر فتویٰ دیتے تھے، انہوں نے امام ابو حنیفہ سے بہت سی چیزیں سیکھی تھیں ۹۹۰ھ میں پیدا ہوئے اور ۱۹۰ھ میں دس عزم کو جب کہ وہ مکہ سے لوٹ رہے تھے انتقال فرمایا اور مقام فید میں دفن کئے گئے۔

۹۵۰۔ وحشی بن حرب :- یہ وحشی بن حرب کے بیٹے انہوں نے اپنے باپ کے واسطے سے اپنے دادا سے روایت کی اور ان سے صدقہ بن خالد بن وغیرہم نے، اہل شام میں شمار ہوتے ہیں۔

۹۵۱۔ ابو وائل :- یہ ابو وائل ہیں ان کا نام شقیق ہے سلمہ کے بیٹے اسدی و کوفی ہیں زمانہ جاہلیت و زمانہ اسلام دونوں ہائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پایا لیکن آپ کو دیکھا نہیں نہ آپ سے کوئی حدیث سنی، ان کا اپنا بیان ہے کہ آنحضرت کی بعثت سے قبل میری عمر دس سال تھی میں اپنے گھر کی بکریاں جنگل میں چرایا کرتا تھا، صحابہ میں سے بہت سے حضرات سے

۹۴۶۔ ولید بن عقبہ :- یہ ولید بن عقبہ کے بیٹے کنیت ابو وہب سے، قرشی اور عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے ماں شریک بھائی ہیں فتح مکہ کے موقع پر مسلمان ہوئے ان وقت جوان ہوئے کے قریب تھے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان کو کوفہ کا والی مقرر فرمایا یہ قریش کے جوان مردوں اور شاگردوں میں سے ہیں ان سے ابو ہریرہ جہدانی وغیرہ نے روایت کی رقمیں دفات پائی۔

۹۴۳۔ ولید بن ولید :- یہ ولید بن ولید کے بیٹے قرشی اور مخزومی ہیں خالد بن ولید کے بھائی ہیں جنگ بدر میں بحالت کفر قید کر کے لائے گئے ان کا ذریعہ ان کے بھائی خالد و ہشام نے ادا کیا جب زرنذیر ادا ہو گیا تو مسلمان ہو گئے لوگوں نے کہا کہ تم نے ذریعہ کی ادائیگی سے قبل اسلام کا اظہار کیوں نہیں کیا، تو جواب دیا کہ میں نے اس لئے ایسا نہیں کیا کہ تجیس تم کو یہ بدگمانی نہ ہو کہ میں نے اسارت سے گھبرا کر اسلام قبول کر لیا ہے۔ اظہار اسلام کے بعد ان کو مشرکین مکہ نے مجبور کر دیا کہ میں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کے اور دوسرے ضعیفے اسلام کے لئے قوتوں میں دعا فرماتے تھے، کچھ عرصہ کے بعد یہ تو ان کی قید سے نکل آئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جا پہنچے اور عمرہ القضاء میں شریک ہوئے ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کی۔

۹۴۴۔ ورقہ بن نوفل :- یہ ورقہ بن نوفل بن اسد کے بیٹے، قریش میں سے تھے زمانہ جاہلیت میں عیسائی ہو گئے تھے، انجیل پڑھے ہوئے تھے بہت بوڑھے اور نابیت گئے تھے۔ ام المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے چچا زاد بھائی تھے۔

۹۴۵۔ ابو واقد :- یہ ابو واقد ہیں، ان کا نام حارث ہے عوف کے بیٹے یثی ہیں، پرانے مسلمان تھے ان کا شمار اہل مدینہ میں ہے۔ ایک سال مکہ کے قرب و جوار میں رہے اور مکہ ہی میں ۱۰۰ھ میں ۷۰ سال کی عمر میں انتقال فرمایا اور مقام فتح میں مدفون ہوئے۔

۹۴۶۔ ابو وہب :- یہ ابو وہب جثلی ہیں ان کا نام اور کنیت ایک ہے انہیں حضور کی صحبت اور آپ سے روایت کرنا دلو نصیب ہوئی، جثلی میں یحییٰ بن زید اور شہین بن جہم پر فتوح امدیم کے نئے کمرہ سے (اور اراختیہ مشدوسے جو نسبت کی ہے۔

۹۵۹۔ ابو الہشیم :- یہ ابو الہشیم میں ان کا نام مالک بن نہبان ہے، صرف ہم میں ان کا ذکر آچکا ہے۔

۹۶۰۔ ابو ہاشم :- یہ ابو ہاشم شیبہ بن عقبہ بن ربیعہ قرشی ہیں کہا جاتا ہے کہ ان کا نام ہشام ہے اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ان کا نام ان کی کنیت ہی ہے اور یہ مشہور تری ہے، معاویہ بن ابوسفیان کے ماموں میں فتح مکہ کے موقع پر مسلمان ہوئے اور ہشام میں سکونت پذیر ہو گئے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت کے زمانہ میں وفات پائی، ایک نہاد صاحب فضل صحابی ہیں ان سے ابو ہریرہ وغیرہ نے روایت کی۔

تابعین

۹۶۱۔ ابو ہند :- یہ ابو ہند ہیں نام یسار ہے بچنے لگانے کا کام کرتے تھے انہوں نے ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بچھے لگائے تھے جو بیاہنے کے آزاد کر رہے ہیں، ابن عباس اور ابو ہریرہ اور جابر سے انہوں نے روایت کی۔

۹۶۲۔ ہشام بن عروہ :- یہ ہشام بن عروہ بن زبیر کے بیٹے کنیت ابو ہند قرشی اور مدنی ہیں مدینہ کے مشہور تابعین اور کثرت روایت کرنے والوں میں سے ہیں ان کا شمار اکابر علماء و جلیل القدر تابعین میں ہوتا ہے عبداللہ بن زبیر اور ابن عمر سے حدیث کی سماعت کی اور ان سے بہت سے لوگوں نے روایت کی، ان میں ثوری، مالک بن انس اور ابن عیینہ بھی، حضرات بھی ہیں، خلیفہ منصور کے یہاں بغداد آئے، سند میں پیدا ہوئے مسئلہ میں بمقام بغداد اتفاق فرمایا۔

۹۶۳۔ ہشام بن زبیر :- یہ ہشام بن زبیر بن انس بن مالک کے بیٹے اور انصاری ہیں انہوں نے اپنے دادا انس سے روایت کی، انس سے ایک جماعت نے حدیث کی سماعت کی اہل بصرہ میں شمار ہوتے ہیں

۹۶۴۔ ہشام بن حسان :- یہ ہشام بن حسان کے بیٹے اور قردوسی یعنی اس قبیلہ کے آزاد کردہ ہیں کہا جاتا ہے کہ ان کے یہاں قیام پذیر تھے اس سے قردوسی کہے جاتے ہیں یہاں انہوں نے کہا تھا کہ جن کو حجاج نے باغ پیر باندھ کر قتل کیا ان کی تعداد کا شمار کرو، شمار کیا تو ایک لاکھ بیس ہزار ہوئے، حسن عطاء اور عکرمہ

سے حدیث کی سماعت کی اور انس سے حماد بن زید اور فضل بن عیاض وغیرہ نے روایت کی مسئلہ میں انتقال ہوا، قردوسی میں قاف پر ضمہ اور وال مہملہ پر ضمہ اور سین مہملہ ہے۔

۹۶۵۔ ہشام بن عمار :- یہ ہشام بن عمار کے بیٹے کنیت ابو الولید سلمی و شقی ہیں بخوید کے ماہر حافظ حدیث، دمشق کے خطیب ہیں انہوں نے مالک بھی ابن عمر سے اور ان سے بخاری، نسائی ابو داؤد ابن ماجہ، محمد بن خزیمہ اور باعندی نے روایت کی ۹۲ سال تک زندہ رہے۔ مسئلہ میں وفات پائی۔

۹۶۶۔ ہشام بن زیاد :- یہ ہشام بن زیاد کے بیٹے ابو القدام کنیت ہے قرطبی اور حسن سے روایت کی اور ان سے شیبان بن فروخ اور قواری نے روایت کی، محدثین نے ان کو روایت میں ضعیف کہا ہے۔

۹۶۷۔ ہشیم بن بشیر :- یہ ہشیم بن بشیر سلمی و سلمی ہیں مشہور آئمہ حدیث عمر بن دینار اور زہری اور یونس بن عبدیہ اور ابوبسختیانی وغیرہ سے حدیث کی سماعت کی اور ان سے مالک، ثوری، شعبہ اور ابن مبارک اور ان کے علاوہ بہت سے لوگوں نے روایت کی، مسئلہ میں پیدا ہوئے اور مسئلہ میں وفات پائی

۹۶۸۔ ہلال بن علی :- یہ ہلال بن علی بن اسامہ کے بیٹے اپنے دادا ہلال بن ابی مہمونہ فہری کی طرف منسوب ہیں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ عطاء بن یسار سے انہوں نے اور مالک بن انس وغیرہ نے ان سے روایت کی۔

۹۶۹۔ ہلال بن عامر :- یہ ہلال بن عامر کے بیٹے مزینی ہیں اہل کوفہ میں شمار کئے جاتے ہیں انہوں نے اپنے والد سے روایت کی اور رافع مزینی سے حدیث کی سماعت کی، ان سے یحییٰ وغیرہ نے روایت کی۔

۹۷۰۔ ہلال بن یساف :- یہ ہلال بن یساف کے بیٹے ہیں، اشجع کے آزاد کردہ ہیں ان کی ملاقات حضرت علی بن ابی طالب سے ثابت ہے سلم بن قیس سے روایت کی ابو سعود انصاری سے حدیث کی سماعت کی اور ان سے ایک جماعت نے سماعت کی۔

۹۷۱۔ ہلال بن عبد اللہ :- یہ ہلال بن عبد اللہ کے بیٹے ابو ہاشم

کنیت اور بنو ہاشم سے ہیں انہوں نے ابو اسحاق سے روایت کی اور عثمان اور مسلم نے ان سے روایت کی، بخاری نے فرمایا کہ ان کی حدیث منکر ہوتی ہے۔

۹۷۲۔ جہام بن حارثہ :- یہ جہام بن حارثہ کے بیٹے نخعی اور تابعی ہیں ابن مسعود اور عائشہ اور دوسرے صحابہ سے حدیث کی سماعت کی اور ان سے ابراہیم نخعی نے روایت کی
۹۷۳۔ یحییٰ بن عبد اللہ :- یہ یحییٰ بن عبد اللہ بن سعدان کے بیٹے اور عصری ہیں، اپنے دادا مزیدہ اور سعید بن وہب سے روایت کی یہ دونوں صحابی ہیں اور ان سے طالب بن حبیہ روایت کی۔

۹۷۴۔ یحییٰ بن مریم :- یہ یحییٰ بن مریم کے بیٹے، علی بن مسعود سے روایت کرتے ہیں اور ان سے ابو اسحق اور ابو فاختہ نے روایت کی یہ تھمیں، امام نسائی فرماتے ہیں کہ روایت میں کچھ قوت نہیں سند میں اشغال ہوا۔

۹۷۵۔ ہزید بن شریح :- یہ ہزید بن شریح کے بیٹے، ازوی کوئی، اور نابینا ہیں، عبد اللہ بن مسعود سے حدیث کی سماعت کی ان سے ایک جماعت نے روایت کی۔

۹۷۶۔ ابو الہیاج :- یہ ابو الہیاج حیان بن حصین کے بیٹے اور اسدی ہیں حضرت عمار بن یاسر کے کاتب ہیں، امام احمد نے فرمایا کہ یہ منصور بن حیان کے والد ہیں۔ جلیل القدر تابعی ہیں، ان کی حدیث صحیح ہوتی ہے حضرت علیؓ اور عمارؓ سے انہوں نے اور ان کے شاگردوں نے روایت کی۔ سیاح میں بار (دو نقطے والی) مشدود اور جہیم ہے۔

صحابی عورتیں

۹۷۷۔ ہند بنت عتبہ :- یہ ہند بنت عتبہ بن ربیعہ کی بیٹی اور سفیان کی بیوی اور معاویہ کی والدہ ہیں فتح مکہ کے موقع پر اپنے شوہر کے اسلام لانے کے بعد مسلمان ہوئیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کے نکاح کو باقی رکھا یہ نہایت فصیح اور عاقلہ تھیں، جب آنحضرت کے دست مبارک پر دوسری عورتوں کی بیعت میں بیعت کی تو آپؐ نے فرمایا کہ خدا کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ گی اور نہ چوری کرو گی، تو ہندہ نے عرض کیا کہ ابو سفیان ہاتھ

روک کر خرچ کرتے ہیں، جس کی تنگی ہوتی ہے، تو آپؐ نے فرمایا کہ تم اس قدرے لو جو تمہارے اور تمہاری اولاد کے لئے حسب دستور کافی ہو، آپؐ نے فرمایا اور نہ زنا کرو گی تو ہندہ نے عرض کیا کہ آیا کوئی شریف عورت زنا کر سکتی ہے۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا اور نہ اپنے بچوں کو قتل کرو گی، تو ہندہ نے عرض کیا کہ آپؐ نے تو مجھے سب بچوں کو قتل کر دیا، ہم نے تو چھوٹے چھوٹے بچوں کو پرورش کیا اور بڑے ہوئے پھر آپؐ نے بدر میں قتل کر دیا حضرت عمرؓ کی خلافت کے زمانہ میں وفات پائی، اسی روز حضرت ابو قحافہ حضرت ابو بکرؓ کے والد کا انتقال ہوا ان سے حضرت عائشہ نے روایت کی ہے۔

۹۷۸۔ ام ہانی :- یہ ام ہانی ہیں ان کا نام فاختہ ابو طالب کی بیٹی اور حضرت علیؓ کی ہمیشہ ہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نبوت سے قبل ان سے پیغام نکاح دیا تھا اور یسیرہ بن ابودہب نے بھی پیغام دیا تھا لیکن ابو طالب نے ابو یسیرہ سے ان کا نکاح کر دیا تھا۔ لیکن بعد میں یہ مسلمان ہو گئیں اور اسلام کی وجہ سے ان میں نکاح باقی نہ رہا اب دوبارہ آپؐ نے پیام دیا تو انہوں نے کہا خدا کی قسم میں تو آپؐ کو پہلے سے پسند کرتی ہوں، اب مسلمان ہونے کے بعد کیا پسند کر سکتی گی مگر میں بچوں والی عورت ہوں تو آپؐ نے سکوت فرمایا، ان سے بہت سے لوگوں نے روایت کی ان میں علیؓ اور ابن عباس بھی ہیں۔

۹۷۹۔ ام ہشام :- یہ ام ہشام حارث بن نعمان کی بیٹی اور صحابیہ ہیں، ان سے ایک جماعت نے روایت کی۔

صحابہ

۹۸۰۔ یزید بن اسود :- یہ یزید بن اسود کے بیٹے اور سوانی ہیں ان سے ان کے بیٹے جابر نے روایت کی، ان کا شمار اہل طائف میں ہوتا ہے ان کی حدیث اہل کوفہ کے یہاں پائی جاتی ہے سوانی میں سینچا مہلہ مضموم۔ واؤ بلا تشدید اور الف ممدود ہے

۹۸۱۔ یزید بن عامر :- یہ یزید بن عامر کے بیٹے اور سوانی اور حجاز میں غزوہ حنین میں مشرکین کی جانب سے شریک تھے اس کے بعد مسلمان ہوئے ان سے سائب بن یزید وغیرہ نے روایت کی۔

تابعین

۹۸۲- یزید بن شیبان :- یہ یزید بن شیبان کے بیٹے ازہر بن صحابی ہیں ان سے روایت بھی نقل کی گئی ہے ان کا ذکر سعدان میں کیا جاتا ہے انہوں نے ابن مرثع سے روایت کی (مرثع میں سیم کسور ہے) اور ان سے عمرو بن عبد اللہ بن صفوان نے روایت کی ان کی حدیث حج کے بارہ میں ہے۔

۹۸۳- یزید بن زعامہ :- یہ یزید بن زعامہ کے بیٹے اور ضبی ہیں ان سے سعید بن سلمان نے روایت کی بحالت شرک جنین میں شریک ہوئے اور اس کے بعد مسلمان ہوئے۔ ترمذی کا ارشاد ہے کہ ان کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث کی سماعت معروف نہیں ہے زعامہ میں نون اور عین مہملہ دونوں پر فتح ہے۔

۹۸۴- یحییٰ بن اسید بن حضیر :- یہ یحییٰ بن اسید بن حضیر کے بیٹے انصار میں سے ہیں ان سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں پیدا ہوئے ان کے والد کی کنیت ابو یحییٰ ہی کے نام پر ہے ان کا ذکر فضل القراءۃ والتاری میں ہے ابن عبد البر نے کہا کہ ان کی عمر تو حدیث کی سماعت کے لائق تھی لیکن میں ان کو کوئی روایت نہیں جانتا۔

۹۸۵- یوسف بن عبد اللہ :- یہ یوسف بن عبد اللہ بن سلام کے بیٹے کنیت ابو یعقوب ہے حضرت یوسف بن یعقوب کی اولاد بنی اسرائیل میں سے تھے حضور کی حیات میں ہی پیدا ہو چکے تھے آپ کی خدمت میں لائے گئے آپ نے ان کو اپنی گود میں لیا ان کا نام یوسف تجویز فرمایا ان کے سر پر ہاتھ پھیرا اور ان کے لئے دعا حفاظت فرمائی، کچھ لوگ کہتے ہیں کہ ان کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار نصیب ہوا ان کی کوئی روایت نہیں اہل مدینہ میں ان کا شمار ہوتا ہے۔

۹۸۶- یعلیٰ بن امیہ :- یہ یعلیٰ بن امیہ کے بیٹے تھیں اور غطفانی ہیں فتح مکہ کے موقع پر مسلمان ہوئے ان کا شمار اہل حجاز میں ہے، ان سے صفوان بن عطاء مجاہد وغیرہ نے روایت کی حضرت علی بن ابی طالب کے ساتھ جنگ جمل میں شریک ہوئے اور اسی میں قتل کئے گئے۔

۹۸۷- ابوالیسر :- یہ ابوالیسر زبیر بن عقیل اور نضیر دو نقطے اور سین مہملہ پر فتح ہے، ان کا نام کتب اور یہ مرد کے بیٹے ہیں، ان کا ذکر حرف کاف میں آچکا ہے۔

۹۸۸- یزید بن ہارون :- یہ یزید بن ہارون کے بیٹے اور اسلمی یعنی ان کے آزاد کردہ ہیں۔ واسطہ کے رہنے والے، ایک جماعت سے انہوں نے روایت کی اور ان سے احمد بن حنبل علی بن مدینی وغیرہ نے روایت کی بغداد میں وارد ہوئے اور وہاں حدیث بیان کی پھر واسطہ لوٹ آئے اور وہیں وفات پائی، سنہ ۱۰۰ میں پیدا ہوئے ابن مدینی کہتے ہیں کہ میں نے ابن ہارون سے زیادہ قوی الحفظ نہیں دیکھا، حدیث کے زہرست عالم اور حافظ، ثقہ ثابت و عابد تھے سنہ ۱۰۰ میں انتقال فرمایا۔

۹۸۹- یزید بن زریع :- یہ یزید بن زریع کے بیٹے ان کی کنیت ابو سعید ہے حافظ حدیث ہیں ابوب دیوس سے انہوں نے اور ان سے ابن مدینی اور سعد نے روایت کی ان کا ذکر باب الشفیعہ والرحمۃ میں آتا ہے امام احمد بن حنبل نے فرمایا کہ بصرہ میں دینی و علمی کھنگی ان پر ختم ہے، خوال سنہ ۱۰۰ میں بصرہ ۸۱ سال وفات پائی۔

۹۹۰- یزید بن ہریرہ :- یہ یزید بن ہریرہ کے بیٹے ہوانی مدینی اور بنو لیث کے آزاد کردہ ہیں، انہوں نے ابو ہریرہ رضی عنہ سے اور ان سے ابن کے بیٹے عبد اللہ اور عمرو بن دینار اور زہری نے روایت کی۔

۹۹۱- یزید بن ابی علیہ :- یہ یزید بن ابی علیہ کے بیٹے، سلم بن اکوع کے آزاد کردہ ہیں انہوں نے سلم سے اور ان سے یحییٰ بن سعید وغیرہ نے روایت کی۔

۹۹۲- یزید بن رومان :- یہ یزید بن رومان کے بیٹے ان کی کنیت ابوروح ہے اہل مدینہ میں شمار ہوتے ہیں ابن زبیر اور صالح بن خوات سے حدیث کی سماعت کی اور ان سے امام زہری وغیرہ نے روایت کی۔

۹۹۳- یزید بن اصم :- یہ یزید بن اصم کے بیٹے حضرت ابو نعیم ميمونہ کے ہمشیر زادہ ہیں، حضرت ميمونہ اور ابو ہریرہ رضی عنہ سے روایت کرتے ہیں۔

۹۹۴- یزید بن نعیم :- یہ یزید بن نعیم بن بکر کے بیٹے اور اسلمی ہیں انہوں نے اپنے والد اور جابر رضی عنہ سے اور ان سے ایک جماعت نے روایت کی، نعیم میں نون پر فتح ہے اور عین مہملہ ہے اور بکر

میں یا مفتوح اور زاد مشدوبے۔

۹۹۵۔ یزید بن زیاد بن۔ یہ یزید میں زیاد کے بیٹے اور دمشق کے باشندہ ہیں انہوں نے زہری اور سلیمان بن حبیب سے اور ان سے وکیع اور ابو نعیم نے روایت کی۔

۹۹۶۔ یعلیٰ بن مملک۔ یہ یعلیٰ بن مملک کے بیٹے (مملک میں پہلا اسم مفتوح و دوسرا کن لام مفتوح اور آخر ف کاف ہے) اور تابعی ہیں انہوں نے ام سلمہ سے اور ان سے ابن ابی ملیک نے روایت کی۔

۹۹۷۔ یعیش بن طحفة۔ یہ یعیش بن طحفة بن قیس کے بیٹے اور غفار، میں انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ان کے والد اصحاب صفہ میں سے تھے اور ان سے ابو سلمہ نے روایت کی طحفة میں طار پر کسرہ خاد معجم ساکن ہے۔

۹۹۸۔ یعقوب بن عاصم۔ یہ یعقوب بن عاصم بن عروہ بن سعود کے بیٹے اور ثقفی و حجازی ہیں انہوں نے ابن عمر سے روایت کی۔

۹۹۹۔ یحییٰ بن خلف۔ یہ یحییٰ بن خلف کے بیٹے، باہلی میں مقرر وغیرہ سے انہوں نے اور ان سے مسلم، ابو داؤد، ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کی مسلمہ میں وفات پائی۔ باب اعلام آلہ النجار میں ان کا ذکر ہے۔

۱۰۰۰۔ یحییٰ بن سعید۔ یہ یحییٰ بن سعید کے بیٹے اور انصاری و مدنی ہیں، انس بن مالک، سائب بن یزید اور ان کے علاوہ بہت سے لوگوں سے حدیث کی سماعت کی اور ان سے ہشام بن عروہ، مالک بن انس، شعبہ، ثوری، ابن عیینہ ابن مبارک وغیرہ نے روایت کی مدینۃ الرسول میں بنو امیہ کے دور میں فصل خصوصیات کے ذمہ دار تھے خلیفہ منصور نے ان کو عراق بلالیا اور ہاشمیہ میں قاضی مقرر کر دیا اسی مقام پر مسلمہ میں انتقال فرمایا حدیث وفقہ کے ائمہ میں سے ایک امام عالم دین پر سیر نگار، زاہد، نیک ہنس اور ثقفی بصیرت میں مشہور تھے۔

۱۰۰۱۔ یحییٰ بن حصین۔ یہ یحییٰ بن حصین کے بیٹے، اپنی راوی ام حصین اور طارق سے روایت کرتے ہیں ان سے ابواسحق اور شعبہ نے روایت کی ثقہ ہیں

۱۰۰۲۔ یحییٰ بن عبد الرحمن۔ یہ یحییٰ بن عبد الرحمن بن حاطب بن ابی بلتعہ کے بیٹے اور مدنی ہیں انہوں نے صحابہ کی ایک جماعت سے روایت کی۔

۱۰۰۳۔ یحییٰ بن عبد اللہ۔ یہ یحییٰ بن عبد اللہ بن بحیر کے بیٹے اور صنعانی ہیں انہوں نے ان لوگوں سے روایت کی جن سے فرمودہ بن مسک نے سنا اور ان سے معمر نے روایت کی بحیر میں بار (ایک نقطہ والی مفتوح اور حار ہملہ مسود اور راہ مہملہ ہے۔

۱۰۰۴۔ یحییٰ بن ابی کثیر۔ یہ یحییٰ بن ابی کثیر کے بیٹے ان کی کنیت ابو نصر ہے یامی اور بنو طے کے آزاد کردہ ہیں دراصل بصرہ کے ہیں پھر عامہ منتقل ہو گئے انہوں نے حضرت انس بن مالک کی زیارت کی اور عبد اللہ بن ابی قتادہ وغیرہ سے حدیث کی سماعت کی ان سے عکرمہ اور اوزاعی وغیرہ نے روایت کی۔

۱۰۰۵۔ یونس بن یزید۔ یہ یونس بن یزید کے بیٹے اور ایلی ہیں قاسم عکرمہ اور امام زہری سے انہوں نے اور ان سے ابن مبارک اور ابن وہب نے روایت کی ثقہ اور امام ہیں۔ مسلمہ میں انتقال ہوا۔

۱۰۰۶۔ یونس بن عبد۔ یہ یونس بن عبد کے بیٹے بصرہ کے رہنے والے ہیں یحییٰ اور ابن سیرین سے حدیث کی سماعت کی ان سے ثوری اور شعبہ نے روایت کی مسلمہ میں وفات پائی۔

صحابی عورتیں

۱۰۰۷۔ یسیرہ۔ یہ یسیرہ۔ یا نضر انصاری کی والدہ ہیں یہ ہاجرہ تھیں جس سے ان سے ان کی پوتی حمیدہ بنت یاسر نے روایت کی کثیرہ میں یاد پر محمد بن یوسف یا ساکن اور راہ ہے۔

اصحاب اصول ائمہ کے بیان میں

۱۰۰۸۔ مالک بن انس۔ یہ امام مالک ہیں، انس بن مالک بن ابی عامر کے بیٹے اور انس بن ابی کثیر، ابو عبد اللہ سے ہم نے ان کے ذکر سے اس لئے ابتدا کی کہ یہ اپنی واقفیت مرتبہ اور

زمانے کے لحاظ سے مقدم ہیں یہ علماء کے شیخ اور ائمہ کے استاد ہیں حالانکہ ہم نے مقدمۃ الکتاب میں بخاری و مسلم کا ذکر ان سے پہلے کیا ہے اس کی وجہ وہ شرط ہے جس کی رعایت ان دونوں نے اپنی کتاب میں رکھی اس لئے ہم یہاں ان کو ذکر نہ کریں گے کیونکہ یہ دونوں سے مقدم ہونے کے زیادہ حقدار اور لائق ہیں اور ان دونوں کی کتابیں بے شک ان کی کتاب سے تقدیم کا متوق رکھتی ہیں ۱۹۰ھ میں تولد ہوئے اور مدینہ منورہ میں ۱۹۸ھ میں وفات پائی اس وقت آپ کی عمر ۸ سال تھی، واقعہ یہ کہ آپ کی عمر نوے سال ہوئی آپ نہ صرف حجاز کے امام تھے بلکہ حدیث و فقہ میں تمام انسانوں کے مقتدا تھے آپ کے مخر کے لئے اسی قدر کافی ہے کہ امام شافعی آپ کے شاگردوں میں سے ہیں آپ نے

زہری، یحییٰ بن سعید، نافع محمد بن کندی، ہشام بن عروہ، زید بن اسلم، ربیعہ بن ابی عبد الرحمن اور ان کے علاوہ بہت سے حضرات سے علم حدیث حاصل کیا اور آپ سے اس قدر خلق نے حدیث کی روایت کی جن کا شمار نہیں ہو سکتا آپ کے شاگردوں میں پورے ملک کے امام بنے ان میں امام شافعی، محمد بن ابراہیم بن دینار، ابو ہاشم، عبد العزیز بن ابی حازم شامل ہیں، یہ آپ کے شاگردوں میں علم کے اعتبار سے ان کی نظیریں علاوہ ازیں یحییٰ بن یحییٰ، یحییٰ بن یحییٰ، عبد اللہ بن مسلمہ، قیس بن عبد اللہ بن دہب و غیرہ بھیے لوگوں کا شمار نہیں، یہی بخاری، مسلم، ابو داؤد، ترمذی، احمد بن حنبل اور یحییٰ بن یحییٰ جیسے ائمہ اور محدثین کے استاد ہیں مگر بن عبد اللہ صنعانی نے فرمایا کہ ہم مالک بن انس کی خدمت کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے ہمیں ربیعہ بن ابی عبد الرحمن سے احادیث سنائیں ہم اور منٹا چاہتے رہے تو ایک روز فرمایا تم ربیعہ کا کیا کرو گے وہ وہاں محراب میں سو رہے ہیں ہم نے جا کر ربیعہ کو جگایا اور ان سے کہا آپ ہی ربیعہ ہو کہا ہاں ہم نے کہا وہی ربیعہ جن سے مالک بن انس روایت کرتے ہیں کہا ہاں ہم نے کیا کیا بات ہے امام مالک تو آپ سے اس قدر مستفیض ہوئے اور آپ اپنے علم سے اس درجہ (استعداد) پر نہ پہنچے انہوں نے جواب دیا کہ تمہیں معلوم نہیں کہ دولت یعنی لطف ربانی کا ایک انتقال علم کے ایک گٹھڑے سے بہتر ہے، عبد الرحمن بن عبدی کہتے ہیں کہ سعیدان ثوری حدیث میں تو امام ہیں لیکن سنت میں

امام نہیں اور اذراعی سنت میں امام ہیں تو حدیث میں امام نہیں اور مالک بن انس دونوں میں امام ہیں، یہ امام مالک علم اور دین کی تعظیم میں بہت بڑھے ہوئے تھے چنانچہ جب حدیث بیان کرنے کا ارادہ ہوتا تو وضو فرماتے اور مسند پر تشریف رکھتے وارحی میں کنگیا کرتے خوشبو استعمال فرماتے اور نہایت باوقار اور پرہیزگار ہو کر بیٹھتے پھر حدیث بیان فرماتے اس کے متعلق ان سے عرض کیا گیا تو کہا کہ میرا جی چاہتا ہے کہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت قائم کر دوں۔ ایک بار ابو حازم حدیث بیان فرما رہے تھے امام مالک گذرے اور آگے بڑھ گئے، بیٹھے نہیں آپ سے پوچھا کہ تو فرمایا کہ بیٹھے کی گویا جگہ نہ تھی، حدیث رسول کو کھڑے ہو کر حاصل کرنا چھ اچھا نہیں معلوم ہوا اس لئے نہیں ٹھہرا یحییٰ بن سعید نے فرمایا کہ کسی کی حدیث امام مالک کی حدیث سے زیادہ صحیح نہیں ہوتی۔ امام شافعی نے فرمایا کہ جب اہل کا تذکرہ ہو تو امام مالک بخیم کی طرح ہیں اور مجھے تو امام مالک سے زیادہ کوئی قابل اطمینان معلوم نہیں ہوتا اور یہ بھی فرمایا کہ جب کوئی اہل باطل آپ کے پاس آتا تو آپ اس سے فرماتے کہ تم دیکھ لو میرے دین کی گواہی میرے پاس موجود ہے اور تم تو شکی ہو جاؤ اور کسی اپنے جیسے شکی کے پاس جا کر اس سے مناظرہ کرو۔ اور یہ بھی فرمایا کہ جب کوئی روایت امام مالک سے ملے تو دونوں ہاتھوں میں مضبوطی سے پکڑ لو امام مالک کا قول ہے کہ جب کسی انسان کے نفس میں شیر موجود نہ ہو تو لوگوں کو اس سے خیر حاصل نہ ہوگی، آپ کا ارشاد ہے کہ علم کثرت روایت کا نام نہیں بلکہ وہ تو ایک نور ہے جس کو اللہ تعالیٰ دل میں رکھ دیتا ہے، ابو عبد اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف فرما ہیں لوگ ارد گرد میں کمالک آپ کے بالکل سامنے کھڑے ہیں آپ کے سامنے مشک رکھی ہوئی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس میں سے ٹھیاں بھر کر امام مالک کو دے رہے ہیں اور مالک لوگوں پر چھڑک رہے ہیں، مطرف نے کہا کہ میں نے اس کی تعبیر علم اور اتباع سنت سمجھی، امام شافعی نے فرمایا کہ مجھ سے میری چھو بھی نے فرمایا اس وقت ہم مکہ میں تھے کہ میں نے آج رات عجیب چیز دیکھی، میں نے کہا کیا دیکھا؟ تو انہوں نے کہا کہ کوئی شخص کہہ رہا ہے آج رات زمین والوں میں سب سے بڑے عالم کی وفات

ہو گئی، امام شافعی فرماتے ہیں کہ ہم نے اس کا حساب رکھا معلوم ہوا کہ یہ وہی وقت تھا جس وقت امام مالک کی وفات ہوئی امام مالک سے روایت ہے کہ میں خلیفہ ہارون رشید کے پاس گیا تو انہوں نے مجھ سے کہا کہ اچھا ہوتا کہ آپ ہمارے یہاں آیا کرتے تاکہ ہمارے بچے آپ سے آپ کی کتاب موٹا سن لیتے تو میں نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ امیر المؤمنین کی عزت برقرار رکھے یہ علم آپ ہی کے یہاں سے نکلا ہے اگر آپ اس کی سزا رکھیں گے تو باعزت رہے گا اور اگر آپ ہی اسے ذلیل کر دیں گے تو ذلیل ہو جائے گا علم تو ایسی چیز ہے کہ اس کے پاس پہنچا جائے نہ کہ اس کو اپنے پاس بلایا جائے ہارون نے کہا آپ نے سچ فرمایا اور بچوں سے کہا جاؤ مسجد میں لوگوں کے ساتھ حدیث کی سماعت کرو رشید سے روایت ہے کہ انہوں نے امام مالک سے دریافت کیا کہ آپ کا کوئی مکان ہے انہوں نے جواب دیا کہ نہیں رشید نے ان کو تین ہزار دینار دیئے اور کہا کہ اس سے مکان خرید لئے امام نے دینار لے لئے اور خرچ نہیں کئے جب رشید نے روانگی کا ارادہ کیا تو امام مالک جہ سے کہا کہ آپ بھی ہمارے ساتھ چلیں کیونکہ میں نے بختہ ارادہ کر لیا ہے کہ لوگوں کو موٹا ہر اس طرح پابند کروں جس طرح عثمان نے ایک قرآن پر لوگوں کو پابند کر دیا تھا تو امام مالک نے جواب دیا کہ لوگوں کو موٹا پر مجبور کرنا ایسا امر ہے کہ آپ کو اس پر قدرت نہیں کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب آپ کی وفات کے بعد شہروں میں نقشہ ہو گئے ہیں اور انہوں نے حدیثیں بیان کی ہیں اس لئے ہر شہر والوں کے پاس حدیث کا علم ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ میری امت کا اختلاف رحمت ہے امد آپ کے ساتھ چلنا تو ایسا معاملہ ہے کہ مجھے اس کی قدرت نہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ مدینہ اس کے لیے بہتر ہے کاش کہ انہیں اس کا علم ہوتا اور آپ نے فرمایا کہ مدینہ اس کے کھوٹ کو نکال دیتا ہے اور آپ کے دیئے ہوئے یہ دینار موجود ہیں اگر آپ کا حیا چاہے واپس لے لیں یا پھر رہیں وہیں مفضل یہ تھا کہ تم مجھے مدینہ چھوڑنے کے لئے اس لئے مجبور کرنا چاہتے ہو کہ تم نے میرے ساتھ احسان کیا ہے میں رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم کے شہر کے مقابلہ میں ان دنانیر کو ترجیح نہیں دے سکتا امام شافعی رحمہ نے فرمایا کہ میں نے امام مالک کے دروازے پر کچھ خراسان کے گھوڑوں کی جماعت اور مصر کے چمڑوں کی غول دیکھے میں نے اس سے بہتر کبھی نہ دیکھے تھے میں نے امام مالک سے عرض کیا یہ کیسے اپنے ہیں تو فرمایا اسے عبداللہ بن میری جانب سے آپ کے لئے بدیر سے میں نے عرض کیا کہ آپ بھی اپنے لئے اس میں سے کوئی سوار کا رکھ لیجئے تو فرمایا مجھے اللہ سے شرم آتی ہے کہ میں نے اس زمین کو جس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم موجود ہیں کسی جانور کے کھر سے روند ڈالوں۔ اس جیسے نامعلوم کتے فضائل اس کو بد بلند اور بکر مواج کے لئے مذکور ہیں۔

۱۰۰۹۔ نعمان بن ثابت وہ امام ابو حنیفہ رحمہ ہیں آپ کا نام نعمان بن ثابت بن زوطار کے بیٹے کوذ کے رہنے والے ہیں حمزہ زیات کے گھرانے سے ہیں، آپ بزاز تھے اور ریشمی کپڑوں کی تجارت کرتے تھے۔ آپ کے دادا زوطا کابل کے تھے اور بنی تیم اللہ بن ثعلبہ کے غلام تھے بعد میں آزاد کر دیئے گئے اور ان کے والد ثابت مسلمان ہوئے بعض لوگ کہتے ہیں کہ وہ بھی آزاد تھے اور کبھی ان پر غلامی کا دور نہیں آیا ثابت اپنے بچپن میں حضرت علی بن ابی طالب کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ ان کے حق میں اور ان کی اولاد کے حق میں برکت کی دعا فرمائی سنہ ۳۰ میں پیدا ہوئے اور سنہ ۴۰ میں بمقام بغداد وفات پائی مقبرہ خیرزان میں دفن کئے گئے بغداد میں آپ کی قبر مشہور ہے آپ کے زمانہ میں چار صحابی بقید حیات تھے، ابصرہ میں انس بن مالک کوفہ میں عبداللہ بن ابی اوفی مدینہ میں سہل بن سعد ساعدی مکہ میں ابوالفضل عامر بن واصلہ، امام ابو حنیفہ کی ملاقات ان میں کسی سے نہیں ہوئی اور نہ ان سے کچھ حاصل کیا، فقہ تو حماد بن ابی سلیمان سے حاصل کیا اور حدیث کی سماعت عطاء بن ابی رباح ابوالفتح سلیمی محمد بن منکدر، تافع، ہشام بن عروہ، اسماعیل بن حرب وغیرہ سے کی ان سے عبداللہ بن مبارک وکیع بن جراح یزید بن ہارون قاضی عمربوسف، محمد بن حسن شیبانی وغیرہ نے روایت کی خلیفہ مفسور نے ان کو کوفہ سے بغداد منتقل کر لیا تھا آپ نے وفات تک وہیں قیام کیا، مردان بن محمد اموی کے دور میں ان پیمرہ نے کوفہ کے حکمہ قضا کی ذمہ داری لےنے پر

مجبور کرنا چاہا مگر ابو حنیفہ نے سختی سے انکار کر دیا۔ اس نے آپ کے دس دن تک روزانہ دس کوڑے لگوائے لیکن جب دیکھا کہ یہ کسی طرح راضی نہیں تو ان کو چھوڑ دیا جب خلیفہ متصور نے ابو حنیفہ کو عراق بلوایا تو حکم قضا سپرد کرنا چاہا انہوں نے انکار کر دیا۔ خلیفہ نے قسم کھائی کہ تم کو ایسا کرنا ہوگا ابو حنیفہ نے بھی قسم کھائی کہ ایسا ہرگز نہ ہو گا دونوں طرف سے بار بار قسم کھائی گئی۔ آخر میں خلیفہ نے آپ کو قید کر ڈالا۔ قید ہی میں آپ کی وفات ہوئی حکیم بن ہشام نے کہا شام میں مجھ سے ابو حنیفہ رح کے متعلق بیان کیا گیا کہ ابو حنیفہ امانت داری میں سب سے بڑے آدمی ہیں بادشاہ نے چاہا کہ آپ اس کے خزانوں کی کھینچوں کے ذمہ دار ہو جائیں ورنہ آپ کو کوڑوں کی سزا دی جائے گی انہوں نے دینا دانوں کے عذاب کو خدا کے عذاب کے مقابلہ میں برداشت کر لیا روایت ہے کہ ابن مبارک کے یہاں ابو حنیفہ رح کا ذکر ہوا تو وہ کہنے لگے تم اس شخص کا ذکر کرتے ہو جس کے سامنے پوری دنیا رکھ دی گئی ہے اور وہ اس دنیا کو چھوڑ کر جہان گیا۔ ابو حنیفہ مردوں میں متوسط قامت تھے بعض کہتے ہیں کہ کشیدہ قامت تھے، گندمی رنگ غالب تھا، چہرہ خوبصورت گفتگو میں سب سے اچھے نہایت آواز، ثالثہ مجلس، نہایت سخی اپنے دوستوں اور ساتھیوں کی بہت خبر گیری کرتے رہتے تھے، امام شافعیؒ نے فرمایا کہ امام مالک سے عرض کیا گیا کہ کیا آپ نے ابو حنیفہ کو دیکھا ہے، آپ نے فرمایا ہاں میں نے ایسے شخص کو دیکھا ہے کہ اگر وہ تم سے اس سنوں کے حلق گفتگو کریں کہ یہ سونے کا ہے تو یقیناً ایک مضبوط دلیل سے ثابت کر دکھائیں گے امام شافعیؒ نے فرمایا کہ جس شخص کو فقہ میں تبحر حاصل کرنا ہوگا وہ ابو حنیفہ کی امداد کے بغیر اپنے مقصد میں کامیاب نہ ہو سکے گا، امام ابو حامد غزالی نے فرمایا کہ بیان کیا گیا کہ ابو حنیفہ نصف شب تہجد پڑھتے تھے ایک روز اس سوز سے گند رہے تھے ایک شخص نے ان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے دوسرے سے کہا یہ وہ شخص ہے جو خدا کی عبادت میں رات بھر جاگتا ہے اس روز کے بعد یہ تمام رات جاگنے لگے اور فرمایا کہ مجھے اس بات میں شرم محسوس ہوتی ہے کہ لوگ میری

عبادت کے متعلق وہ بات کریں جو مجھ میں نہیں ہے شریک مخفی نے کہا ابو حنیفہ نہایت خاموش اور ہمیشہ گہری فکر میں رہنے والے اور نہایت کم گوشتھے یہ علم باطنی اور اہم دینی معاملات میں مشغولیت کی واضح ترین علامت ہے اس لئے کہ جس شخص کو دو نعمتیں خاموشی اور دنیا سے بے رغبتی حاصل ہو جائیں اس کو پورا علم حاصل ہو جاتا ہے۔

اس قدر کافی ہے اور اگر ہم ان کے مناقب و فضایل کی تشریح کرنے لگیں تو بات لمبی ہو جائے گی اور مقصد ہاتھ سے جاتا رہے گا خلاصہ یہ کہ آپ عالم متقی، زاہد، عابد اور علوم خریعت میں امام تھے اس کتاب میں ہم نے ان کا تذکرہ کیا ہے جلالہ ان کے واسطے سے کوئی روایت اس کتاب مشکوٰۃ میں نہیں ہے اس کی غرض صرف آپ کی جلالہ شان اور کثرت علوم کے باعث آپ کے نام و ذکر سے تبرک کا حصول ہے۔

۱۰۱۰۔ محمد بن ادریس شافعیؒ جسے یہ امام ابو عبد اللہ محمد بن ادریس بن عباس بن عثمان بن شافع بن سائب بن عبید بن عبد یزید ہاشم بن عبد المطلب بن عبد مناف ہیں قرشی و مطلبی ہیں، شافعی نے بحالت جوانی اُن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کی ہے ان کے والد ابی جنگ بدر کے موقع پر مسلمان ہوئے ہیں یہ سنی ہاشم کے علم پر وارد تھے قید ہو گئے تو قیدیہ رہے مگر رہائی حاصل کی اور اس کے بعد مشرف باسلام ہوئے امام شافعیؒ بمقام غزوہ ستھامہ میں تولد ہوئے دو سال کی عمر میں مکہ لائے گئے بعض لوگ کہتے ہیں کہ آپ کی پیدائش عسقلان میں ہوئی اور بعض نے یمن مقام پیدائش کہا ہے یہ وہی سال ہے جس میں ابو حنیفہ رح کی پیدائش ہوئی کچھ لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ اسی روز پیدا ہوئے جس روز امام ابو حنیفہ رح کا انتقال ہوا، امام جہتی فرماتے ہیں کہ یوم پیدائش کی یہ خصوصیت صرف بعض روایات میں مذکور ہے ورنہ اہل تاریخ میں مشہور ہی ہے کہ اسی سال پیدا ہوئے محمد بن حکیم نے کہا کہ امام شافعیؒ جب مادر شکم میں دو بیعت کئے گئے تو آپ کی والدہ ماجدہ نے خواب میں دیکھا کہ ستارہ مشتری ان کے شکم سے نکلا اور وہ ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا پھر اس کے اجزاء ہر شہر میں جا کر کسی مجرب نے تعبیر دی اور کہا کہ تم سے ایک زبردست عالم کی پیدائش واقع ہوگی، امام شافعیؒ نے فرمایا کہ میں نے خواب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی، مجھ سے آپ نے ارشاد

فرمایا میاں لڑکے تم کوں ہو، میں نے عرض کیا آپ کے خاندان سے ہوں آپ نے فرمایا نزدیک آؤ! میں قریب ہو گیا، آپ نے اپنا لعاب دہن میرے ہونٹ، زبان اور مونہ پر پھیر دیا اور فرمایا جاؤ اللہ تمہاری ذات میں برکت عطا فرمائے انہوں نے ہی فرمایا کہ میں نے بچپن میں آنحضرت کو (خواب میں) مکہ میں ایک نہایت وسیع انسان کی شکل میں لوگوں کو مسجد حرام میں نماز پڑھاتے ہوئے دیکھا جب آپ نماز سے فارغ ہو گئے تو لوگوں کی طرف رخ کر کے بیٹھ گئے اور ان کو تعلیم دینے لگے قریب ہو کر میں نے کہا آپ مجھے بھی نماز پڑھائیے آپ نے اپنی اسٹین سے ایک ترازو نکالی اور مجھے مرحمت فرمائی اور فرمایا یہ تمہاری ہے امام شافعی فرماتے ہیں وہاں کوئی معبر تھا میں نے اپنا خواب ان کو سنایا تو انہوں نے کہا کہ تم علم کے امام ہو گے اور تم سنت پر قائم رہو گے کیونکہ مسجد حرام کا امام تمام ائمہ سے افضل ہوتا ہے اور میزان کی تعبیر یہ ہے کہ تم اشیا کی حقیقت واقعی تک رسائی پاؤ گے لوگ بیان کرتے ہیں کہ امام شافعی بہ ابتداء میں نادار تھے اور جب ان کو مدرس کے سپرد کیا گیا تو ان کے رشتہ داروں کے پاس معلم کی تنخواہ دینے کے لئے کچھ نہ تھا، معلم ان کی تعلیم میں بے توجہی کرتا تھا لیکن معلم جب کسی بچے کو تعلیم دیتا امام شافعی اس کو اس کی زبان سے نکلتے ہی محفوظ کر لیتے، جب مدرس اپنی جگہ سے اٹھ جاتا

تو امام شافعی بچوں کو وہی چیزیں یاد کرتے رہتے، معلم نے غور کیا تو اس کو محسوس ہوا کہ امام شافعی ان کے بچوں کی تعلیم کے بارے میں مدرس کو اس سے زیادہ فائدہ پہنچا دیتے ہیں جیسا کہ تنخواہ کی صورت میں وہ امام شافعی سے خواہاں ہیں۔ اب تو معلم نے تنخواہ کا مطالبہ چھوڑ دیا، یہ سلسلہ تعلیم اسی طرح جاری رہا اور نو سال کی عمر میں انہوں نے علم قرآن حاصل کیا۔ امام شافعی فرماتے ہیں کہ میں ختم قرآن کے بعد مسجد میں داخل ہو گیا اور علماء کی مجلس میں بیٹھنے لگا حدیثیں اور مسائل یاد کرتا، بیمار امکان شعب خیف مکہ میں تھا، میں اس قدر غریب تھا کہ کاغذ نہیں خرید سکتا تھا تو میں بڑی اٹھالیتا اور اس پر لکھ لیتا شروع میں انہوں نے فقہ کی تعلیم مسلم بن خالد سے حاصل کی اسی

اسی دوران میں انہیں معلوم ہوا کہ مالک بن انس اس وقت مسلمانوں کے امام اور آقا ہیں امام شافعی فرماتے ہیں کہ میرے دن میں یہ بات پہنچ گئی کہ مجھے ان کے پاس جانا چاہیے چنانچہ میں نے ایک شخص سے موطا عاریتہ لی اس کو زبان ی یاد کر لیا پھر میں مکہ کے والی کے پاس پہنچا اور اس سے ایک والی مدینہ کے نام خط اور دوسرا امام مالک کے نام حاصل کیا اور مدینہ آ گیا اور وہ خط دے دیا حاکم مدینہ نے کہا صاحبزادے، اگر تم مجھے وسط مدینہ سے وسط مکہ تک پیادہ پا پھلنے کے لئے مجبور کرو تو یہ میرے لئے بہ نسبت اس کے بہت ہلکی بات ہو گی کہ میں امام مالک کے دروازے تک جاؤں، میں نے کہا کہ اگر امیر کی رائے ہو تو ان کو ہی بلا لیں تو امیر نے کہا یہ تو بہت مشکل کاش کہ تم ان کے دروازے پر پہنچو اور ان کے پاس ٹھہرو اس وقت ممکن ہے کہ ہمارے لئے بھی ان کا دروازہ کھل جائے، پھر وہ اپنی سواری پر سوار ہو گئے اور ہم بھی ان کے ساتھ گئے ایک آدمی نے آگے بڑھ کر دروازہ کھٹکھٹایا ایک سیاہ فام ٹوٹھی نکلی امیر نے اس سے کہا اپنے آقا سے عرض کرو کہ میں دروازے پر ہوں۔ وہ اندر چلی گئی اور بہت دیر بعد آئی اور اس نے کہا کہ آقا فرماتے ہیں کہ اگر کوئی مسئلہ ہے تو لکھ کر دے دیجئے اب کو جواب مل جائے گا اور اگر کوئی اہم معاملہ ہے تو ہمیں معلوم ہے کہ نجات سے اس قسم کی ضرورت کے لئے معن سے، اس لئے تشریف لے جائیے انہوں نے کہا کہ میرے پاس ایک معاملہ میں والی مکہ کا خط ہے وہ اندر گئی اور ہاتھ میں کرسی لے ہوئے نکلی اور اس کو رکھ دیا میں نے دیکھا کہ امام مالک ایک کشیدہ قامت بزرگ تشریف لارہے ہیں، آپ نہایت پر ہیبت تھے اور طیلسان پہنے ہوئے تھے والی نے وہ خط امام کی خدمت میں پیش کر دیا جب امام مالک اس جملہ پر پہنچے کہ محمد بن ادریس ایک شریف شخص ہیں اور ان کا حال ایسا ہے تو انہوں نے خط کو گرا دیا اور فرمایا سبحان اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا علم اس درجہ میں آ گیا کہ لوگ سفارشی خطوط سے اس کو حاصل کرنے لگے، امام شافعی کہتے ہیں کہ میں ان کی طرف بڑھا اور عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو شکی عطا فرمائیں میں عبدالمطلب کی اولاد ہوں میری حالت اور قصہ ایسا ایسا

امام احمد بن حنبل نے کہا کہ میں کسی ایسے شخص کو نہیں جانتا جس کی نسبت اسلام کے ساتھ اس قدر زبردست و حسن قدر کہ امام شافعی کے زمانہ میں امام شافعی کی تھی جس اپنی تمام نمازوں کے بعد ان کے حق میں دعا خیر کرتا ہوں کہ اے اللہ میرے اور میرے والدین اور امام محمد بن احمد بن شافعی کی مغفرت فرما حسین بن محمد زعفرانی نے کہا کہ میں نے جو کتاب بھی امام شافعی کے سامنے پڑھیں اس میں امام احمد بن حنبل ضرور موجود ہوتے، امام شافعی کا قول ہے کہ جس نے عزت نفس زیادہ کشائش کے ساتھ علم حاصل کیا وہ کبھی کامیاب نہیں ہوا لیکن جس نے تنگ دستی اور زولت نفس اور علما کی خدمت سے حاصل کیا وہ کامیاب رہا۔ انہی کا قول ہے کہ میں نے جب کبھی کسی سے مناظرہ کیا تو اس وقت یہی خواہش ہوتی کہ خدا اس کو توفیق مرحمت فرمائے اور وہ ٹھیک ہو جائے اور اس کی مدد و ہوا

اس کی طرف اللہ کی رعایت اور حفاظت ہو اور میں نے کسی سے کبھی مناظرہ نہیں کیا مگر یہ کہ اس امر کی ولی خواہش نہ کی ہو کہ اللہ تعالیٰ اس کو خواہ میری زبان سے واضح کر دے خواہ اس کی زبان سے، یونس بن عبد اللہ اعلیٰ کہتے ہیں کہ میں نے امام شافعی کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ کسی شخص کا شرک کے علاوہ بڑے بڑے گناہ میں مبتلا ہو جانا میرے نزدیک اس سے بہتر ہے کہ وہ علم کلام کے مسائل میں غور کرے اور مجھے تو خدا کی قسم ابی کلام کی ایسی باتوں کی اطلاع ہو گئی ہے جن کا میں گمان بھی نہیں کر سکتا اور فرمایا کہ جس شخص نے کلام کو اپنا لباس بنایا وہ ہرگز کامیاب نہیں ہوا۔ ابو محمد جو امام شافعی کی ہنر کے لڑکے ہیں اپنی والدہ سے روایت کرتے ہیں کہ بسا اوقات ہم ایک رات میں تیس بار اس سے کم زیادہ آیت تو جہرا امام شافعی کے سامنے ہوتا شافعی بیٹھے ہوئے کچھ سوچتے رہتے پھر لوٹ کر آواز دیتے کہ جہرا لاؤ وہ جہرا آ کر آتی اور جو کچھ کہتا ہوتا وہ لکھتے پھر فرماتے جہاؤ! ابو محمد سے دریافت کیا کہ جہرا واپس کرنے سے کیا مقصد تھا؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ تاریکی میں قلب زیادہ روشن ہو جاتا ہے، امام شافعی نے فرمایا غضت گو میں قوت پیدا کرنے کے لئے خاموشی کو مددگار بناؤ اور استنباط کی قوت حاصل کرنے کے لئے فکر کو کام میں لاؤ اور یہ بھی ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے اپنے بھائی کو چپکے سے

سے چپ انہوں نے میری بات سن لی تو کچھ عرصہ میری طرف دیکھتے رہے امام مالک صاحب فراست بزرگ تھے پھر مجھ سے فرمایا تمہارا نام کیا ہے میں نے عرض کیا محمد مجھ سے فرمایا محمد خدائے ڈروگناہوں سے پرہیز کرنا اس لئے کہ غفرت تمہاری ایک شان کا ظہور ہو گا میں نے عرض کیا کہ بہت بہتر بسر و چشم پھر فرمایا کہ اللہ تمہارے قلب پر ایک نقد و ولایت فرمایا ہے اس کو معصیت سے گل نہ کر دینا پھر ارشاد فرمایا کہ تم جب آؤ تو اپنے ساتھ کسی ایسے شخص کو لانا جو موٹا کی قرأت کرے میں نے عرض کیا میں اس کو زبانی پڑھوں گا پھر ان کی خدمت میں دوسرے دن حاضر ہوا اور میں نے قرأت شروع کی جب ان کے طول کے خیال سے ختم کرنے کا ارادہ کرتا تو ان کو میری قرأت پسند آتی اور وہ مجھ سے فرماتے کہ میاں صاحب زادے اور بڑھو یہاں تک کہ چند ہی روز میں میں نے موٹا کی قرأت مکمل کر لی اس کے بعد امام مالک کی وفات تک مدینہ میں مقیم رہا امام شافعی جب کوئی رائے

امام مالک سے نقل کرتے تو فرماتے کہ یہ ہمارے استاذ امام مالک کی رائے ہے عبد اللہ بن امام احمد بن حنبل کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے عرض کیا کہ یہ شافعی کون شخص ہیں کیونکہ میں اکثر آپ کو ان کے حق میں دعا کرتا ہوا پاتا ہوں؟ تو انہوں نے فرمایا کہ یہ ایسے بیٹے امام شافعی دن کے آفتاب کے مانند تھے اور لوگوں کے حق میں وہ امن و عنایت کی طرح تھے اب غور کرو ان دونوں کا قائم مقام یا کوئی بدل ہو سکتا ہے ابھی عبد اللہ کے بھائی صالح بن احمد نے کہا کہ امام شافعی رح ایک روز میرے والد کی عبادت کے لئے تشریف لائے والد اس وقت بیمار تھے صلح کہتے ہیں کہ والد صاحب اٹھے آنکھیں پھوم کر امام شافعی کو اپنی جگہ بٹھایا اور خود سامنے بیٹھ گئے پھر کچھ دیر تک سوال کرتے رہے جب امام شافعی اٹھ کر سوار ہو گئے تو میرے والد نے ان کی رکاب ہتھام لی اور ان کے ہمراہ بیدل چلتے رہے یحییٰ بن معین کو اس کی اطلاع ہوئی تو انہوں نے کہا کہ سبحان اللہ تم بیماری کی حالت میں ان کے ہمراہ کیوں گئے تو والد صاحب نے کہا کہ ابو کریم! اگر تم دوسری جانب سے ان کی رکاب ہتھام لیتے تو میں بھی کچھ فوائد حاصل ہوتے جس شخص کو فقہ کی خواہش ہو اسے اس نجر کی دم کو ضرور ہو گناہوں کا

نے کہا کہ یہ دنیا میں سب سے بڑے عالم کی موت کی طرف اشارہ ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو علم اسرار مرحمت فرمایا تھا کچھ دن نہ گزرے تھے کہ امام شافعیؒ کا انتقال ہو گیا مرنے کہتے ہیں کہ امام شافعیؒ کے پاس آپ کی اس بیماری کے زمانہ میں حاضر ہوا جس میں آپ کی وفات ہوئی، میں نے دریافت کیا آج صبح محشی رہی؟ تو فرمایا کہ میں دنیا سے کوچ کرنے والا ہوں دوستوں سے جدا ہونے والا، موت کا جام پیے والا اور اپنی بد اعمالی سے ملنے والا اور اپنے خدا کے پاس پہنچنے والا ہوں۔ اب مجھے معلوم نہیں کہ میری روح جنت کی جانب منتقل ہوئی ہے کہ میں اس کو مبارک بادوں یا دوزخ کی جانب کہ میں اس کی تعزیت کروں، پھر ان پر گریہ و طاری ہو گیا اور انہوں نے یہ اشعار پڑھے۔

شعر

(۱) جب میرا دل قساوت میں مبتلا ہو گیا اور میرے راستے تنگ ہو گئے تو میں نے حیری امید کو غصہ کی طرف پہنچانے والا زینرنا لیا۔ (۲) میرے گناہ مجھے بڑے معلوم ہوئے، لیکن جب میں نے ان و تیرے غصہ کے مقابل دیکھا تو تیرا غصہ ہی بڑا ثابت ہوا۔ (۳) آپ برابر گناہوں کو معاف کرتے رہے اور اپنے غصہ و غضب کی سخاوت سے میرے اور ہر انسان فرماتے رہے اور میری عزت بڑھاتے رہے (۴) اگر آپ کی مدد نہ ہوتی تو کوئی عابد شیطان سے کبھی محفوظ نہ رہتا اور یہ ممکن ہی نہ تھا کیونکہ اس نے آپ کے صفی آدم کو بھی راستہ سے ہٹا دیا۔

احمد بن حنبل نے فرمایا کہ میں نے امام شافعیؒ کو خواب میں دیکھا میں نے عرض کیا بھائی صاحب آپ کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے کیا معاملہ کیا؟ فرمایا کہ میری مغفرت فرمادی اور ایک تاج میرے سر پر رکھا میری تاج پوشی کی اور مجھے بیوی عنایت فرمائی اور مجھ سے فرمایا کہ یہ اس بات کا بدلہ ہے کہ تم ان چیزوں پر نہیں اتراؤ جن سے ہم نے تمہیں سرفراز کیا اور تم نے ہماری دی ہوئی نعمتوں پر فخر نہیں کیا، تمام علماء نے فقہ و اصول و حدیث و لغت و نحو اس پر متفق ہیں کہ امام شافعیؒ فقہ، امین، عادل، زائد، متورع، سخی، خوب سیرت اور عالی مرتبت ہیں اب ان کے اوصاف جس قدر طول کے ساتھ ذکر کئے جائیں گے

نصیحت کی اس نے اس کے ساتھ اخلاص کا معاملہ کیا اور اس کو آراستہ کر دیا لیکن جو شخص کھلم کھلا نصیحت کرتا ہے اس نے اس کو بدنام کیا اور اس کے ساتھ نیابت کی۔ حمیدی نے کہا امام شافعی صفا سے دس ہزار کی رقم ایک رومال میں لے کر مکہ تشریف لائے آپ نے اپنا خیمہ مکہ سے باہر قائم کر دیا اور لوگ آپ کے پاس آتے تھے میں وہیں موجود رہتا تھوڑی دیر میں ہی تمام رقم خرچ ہو گئی اب امام شافعی مکہ میں داخل ہوئے مرنے لے کہا میں نے امام شافعیؒ سے زیادہ سختی کسی کو نہیں پایا ایک دفعہ میں شب عید میں ان کے ساتھ چلا میں ان

سے کسی مسئلہ میں گفتگو کرتے کرتے میں ان کے مکان کے دروازہ تک چلا آیا اس وقت ایک غلام ان کے پاس ایک پھیلی لایا اور امام سے عرض کیا کہ آؤ گئے آپ کو سلام عرض کیا ہے اور یہ کہا ہے کہ یہ یہ پھیلی آپ قبول فرمائیں، امام نے وہ پھیلی ان سے لے لی اسی وقت ایک شخص آیا اور اس نے عرض کیا کہ اے ابو عبد اللہ میرے یہاں ابھی ولادت ہوئی ہے اور پاس کچھ بھی نہیں ہے امام نے وہ پھیلی ان کو دے دی اور خالی ہاتھ مکان میں داخل ہوئے آپ کے فضائل بے شمار ہیں آپ دنیا بھر کے امام اور مشرق و مغرب کے تمام لوگوں میں سب سے بڑے عالم و دینا تھے، اللہ تعالیٰ نے ان کی ذات میں علوم و فضائل کی وہ مقدار ایک جا کر دی تھی جو آپ سے پہلے نہ کسی امام کو حاصل ہوئی اور نہ آپ کے بعد اور آپ کی شہرت اور ذکر خیر اس قدر پھیلے کہ کسی اور کو یہ بات نصیب نہ ہوئی آپ نے مالک بن انس، سفیان بن عیینہ، مسلم بن خالد اور ان کے علاوہ بہت سے لوگوں سے روایت کی سماعت فرمائی، آپ سے امام بن حنبل ابو ثور، ابراہیم بن خالد، ابو ابراہیم مرنی ربیع بن سلیم مرادی اور دوسرے بہت سے لوگوں نے روایت کی ۱۹۵ھ میں بغداد تشریف لائے اور وہاں دو سال مقیم رہے پھر مکہ چلے گئے اور چند ماہ قیام کیا پھر مصر گئے اور وہاں بوقت عشاء شب جمعہ میں انتقال فرمایا جمعہ کو عصر بعد دفن کئے گئے۔ رجب کی آخری تاریخ سنہ ۲۰۵ھ میں بقرہ سال انتقال فرمایا، ریح کہتے ہیں کہ میں نے امام شافعیؒ کی وفات سے چند روز پہلے خواب میں دیکھا کہ آدم کی وفات ہو گئی اور لوگ آپ کا جنازہ اٹھانے والے ہیں، صبح کو میں نے بعض علماء سے اس کی تعبیر دریافت کی تو انہوں

وہ کوتاہی پر محمول ہوں گے اور جس قدر گفتگو دراز ہوگی فقہ
تصویر کی جائے گی اور بیان کرنے والا کوتاہی کا مرتکب

۱۰۱۱۔ احمد بن حنبل :- یہ امام ابو عبد اللہ احمد بن محمد بن حنبل مروزی
ہیں اور خوش زبان ہیں سے ہیں مسئلہ میں بمقام بغداد تولد ہوئے
اور مسئلہ میں بعمر ۷ سال بغداد ہی میں انتقال فرمایا یہ فقہ حدیث
زہد و عبادت میں مقتدی ہیں، یہ صحیح و یقین، جبروح و مدد کا معیار
میں بغداد میں ان کا اٹھان ہوا اور وہیں علم حاصل کیا اور شاخ
حدیث سے حدیث کی سماعت کی پھر کوفہ، بصرہ، مکہ، مدینہ، یمن و شام
اور جزیرہ کا سفر کیا اور اس زمانہ کے علماء سے حدیث کو جمع کیا۔

آپ نے یزید بن ہارون، یحییٰ بن سعید قطان، سفیان بن عیینہ، محمد بن
اور یسٰی شافعی اور عبد الرزاق بن ہمام اور ان کے علاوہ بہت
سے حضرات سے حدیث کی سماعت کی ان کے دونوں صاحبزادے
صالح اور عبد اللہ اور آپ کے چچا زاد بھائی حنبل بن اسحق اور محمد بن
اسمعیل بخاری و مسلم بن حجاج نیشاپوری، ابو زرہ، ابو داؤد سہستانی
اور ان کے سوا بہت سے لوگوں نے ان سے روایت کی یہ ضرور
ہے کہ کتاب الصدقات کے آخر میں ایک بلا ذکر سند حدیث کے
سوا امام بخاری نے ان سے کوئی روایت اپنی کتاب صحیح بخاری
میں نقل نہیں کی اور احمد بن حسین ترمذی نے بھی ان سے ایک
اور حدیث روایت کی آپ کے فضائل بہت زیادہ اور آپ کے متا
بہت وافر ہیں نیز اسلام میں ان کے اثرات مشہور ہیں، دین میں
ان کے مقامات عالیہ کا تذکرہ ہے، ان کے ذکر کا اتفاق میں شہرہ
ہے ان کی تعریف تمام ممالک میں پھیلی ہوئی ہے۔ یہ ان مجتہدین
میں سے ہیں جن کے قول رائے اور مذہب پر بہت سے ملکوں
میں عمل ہوتا ہے، اسحق بن راہویہ کا قول ہے کہ امام احمد بن حنبل
خدا اور اس کے بندوں کے درمیان زمین پر خدا کی رحمت میں امام بنانا
نے فرمایا کہ میں بغداد سے روانہ ہوا تو میں نے اپنے مجھے کسی شخص
کو امام احمد بن حنبل سے بڑھ کر متقی متورع اور عالم و فقیہ نہیں
چھوڑا احمد بن سعید دارمی نے کہا کہ میں نے کسی کا لے سروسے
(نوجوان) کو امام احمد بن حنبل سے زیادہ حدیث رسول کا حافظ
اور اس کے معانی و فقہ کا واقف کار نہیں دیکھا، ابو زرہ کہتے ہیں
کہ احمد بن حنبل کو دس لاکھ حدیثیں یاد تھیں کسی نے ان سے دریا
کسا کہ آپ نے کس طرح معلوم کیا؟ تو فرمایا کہ میں نے ان سے

حدیث کا تذکرہ کیا اور بہت سے ابواب حدیث ان سے سوائے
کئے اور اسیم تحریر کی نے کہا کہ میں نے احمد بن حنبل کو دیکھا تھا
نے ان کی ذات میں ہر قسم کا اولین و آخرین کا علم جمع کر دیا تھا
اور ان کو اس قدر قابو تھا کہ جس حصہ کو بیان کرنا چاہتے اسی
کو بیان کرتے اور جس کو روکنا چاہتے روک لیتے، ابو داؤد
سہستانی کہتے ہیں کہ ان کی مجلس مجلس آخرت ہوتی تھی اس
میں دنیا کی کسی چیز کا ذکر نہیں ہوتا تھا، محمد بن مسلمہ نے کہا
کہ حسن بن عبد العزیز کی میراث ان کے پاس مصر سے لائی گئی
یہ ایک لاکھ اشرفی تھی۔ انہوں نے امام احمد بن حنبل کے لئے
تین تھیلیاں بنیں میں ایک ایک ہزار دینار تھے بھیجی اور کہا بھیجا
کہ حضرت یہ میراث حلال میں سے پیش کرتا ہوں آپ اُسے
قبول فرمائیں اور اپنے اہل و عیال پر صرف فرمائیں آپ نے
فرمایا مجھے ان کی ضرورت نہیں میرے پاس بقدر ضرورت
موجود ہے پناہ اس کو واپس کر دیا اور اس میں سے کچھ بھی
قبول نہیں کیا، ان کے بیٹے عبد الرحمن کہتے ہیں کہ نمازوں کے
بعد میں اپنے والد کو اکثر یہ کہتے ہوئے سنتا تھا۔ اے اللہ جس
طرح تو نے میرے چہرہ کو دوسروں کے سامنے سجدہ ریزی
سے بچا یا ہے اسی طرح میرے چہرہ کو دوسروں سے
سوال کرنے سے محفوظ رکھ، مہیون ابن اصبغ نے کہا کہ میں
بغداد میں تھا میں نے ایک آواز سنی میں نے پوچھا یہ کیسی آواز
ہے؟ تو لوگوں نے بیان کیا کہ احمد بن حنبل کا امتحان کیا جا رہا
ہے میں وہاں گیا جب ان ایک کوڑا مارا گیا تو آپ نے فرمایا
بسم اللہ جب دوسرا کوڑا مارا گیا تو آپ نے کہا لا حول ولا قوۃ الا
باللہ جب تیسرا کوڑا لگایا گیا تو فرمایا قرآن اللہ کا کلام ہے
مخلوق نہیں جب چوتھا مارا گیا تو آیت کن یحییٰنا الہا کہ اللہ
لنا رحمہم و ترجمہ ہم پر رحم کر کوئی مصیبت نہ آنے گی سوائے اس
کے جو اللہ نے ہمارے لئے مقرر کر دی ہے (اسی طرح
انیس کوڑے لگائے گئے اس وقت امام احمد کا انا رہند
ایک کپڑے کی کٹی تھا وہ کوڑے کی ضرب سے کٹ گیا تو ان کا ہجام
زیر ناف ہو گیا تو امام احمد نے آسمان کی طرف دیکھا اور اپنے ہاتھوں
کو کچھ حرکت دی نہ معلوم کیا بات ہوئی ان کا ہجام اوپر ہو گیا اور
نیچے نہیں گرا، ایک ہفتہ بعد میں ان کے پاس ہاتھ بڑا تو میں نے عرض کیا

کہ میں نے آپ کو دیکھا آپ اپنے ہونٹوں کو کچھ حرکت دے رہے تھے
آپ نے کیا چیز پڑھی تھی؟ انہوں نے فرمایا کہ میں نے کہا تھا کہ اسے
اللہ ہی آپ سے آپ کے اس نام کے وسیلہ سے درخواست کرتا ہوں
میں سے آپ نے عرض کو کر دیا ہے کہ اگر آپ کو علم ہے کہ میں صحیح
راستہ پر ہوں تو آپ میرا پروردہ فائز نہ کریں احمد بن محمد کندہانی نے
کہا کہ میں نے امام احمد بن حنبل کو خواب میں دیکھا میں نے پوچھا کہ اللہ
تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا ہے فرمایا کہ میری مغفرت فرمادی
اور یہ فرمایا کہ اسے احمد کو ہمارے معاملہ میں ڈال دیا ہے میں نے
کہا ہاں اسے پروردگار فرمایا دیکھو یہ ہمارا چہرہ ہے اس کا دیدار
کرنا ہم سے نہیں دیدار کی اجازت دے دی ہے۔

۱۰۱۲۔ محمد بن اسماعیل بخاری کی بیہ ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل
بن ابراہیم بن مغیرہ کے بیٹے جعفری و بخاری میں ان کو جعفری اس لئے
کہا جاتا ہے کہ ان کے دادا کے والدہ مغیرہ پہلے آتش پرست تھے
یمان بخاری کے باقیہ پرستان ہوئے تھے اور چونکہ وہ جعفری اور بخارا
کے حاکم تھے اس لئے ان کو جعفری و بخاری کہا جاتا ہے کیونکہ وہ ان
کے ہاتھ پر اسلام لائے تھے جعفری یمن کے ایک قبیلہ کے جدِ اعلیٰ میں
جعفری سعد کے بیٹے ہیں جعفری کی طرف نسبت کی جائے تو یہی لفظ
نسبت کے لئے بھی بولا جاسکے گا امام بخاری کی پیدائش بروز
جمعہ ۱۲ شوال ۲۵۵ھ میں ہوئی اور شوال کی پہلی شب میں ۲۵۵ھ
میں انتقال فرمایا آپ کی عمر ۵۷ سال ہوئی اولاد ذکر
میں ان کے بعد کوئی نہ تھا امام بخاری نے علم حدیث کی طلب میں
دور و دراز کا سفر کیا اور تمام ممالک کے محدثین سے ملاقات کی
اور خراسان، جبال و عراق، حجاز، شام اور مصر میں حدیثیں جمع کیں
اور حدیث بڑے بڑے حفاظ حدیث سے حاصل کی ان میں یحییٰ بن
ابراہیم یحییٰ، عبد اللہ بن موسیٰ، عیسیٰ، ابو عاصم شیبانی، علی بن عینی
احمد بن حنبل یحییٰ بن عیین، عبد اللہ بن زبیر حمیدی اور ان کے
ملاوہ دوسرے ائمہ شامل ہیں ہر شہر میں جہاں امام بخاری رہے
نے حدیث بیان کی ان سے بہت سے لوگوں نے حدیث حاصل
کی، فربری کہتے ہیں کہ امام بخاری کی کتاب بخاری کو خود مصنف
سے نوے ہزار آدمیوں نے سنا، اب امام بخاری سے نقل
کرنے والا میرٹ سو کوئی باقی نہیں ہے جب امام بخاری
مشائخ حدیث کی خدمت میں حاضر ہوئے تو اس وقت ان

کی عمر صرف گیارہ سال تھی اور علم کی طلب دس سال کی عمر میں کی
بخاری فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی کتاب بخاری چھ لاکھ سے زیادہ
احادیث سے انتخاب کر کے مرتب کی، اس میں جو حدیث درج
کی اس سے پہلے دو رکعت نازل پڑھی، اور انہوں نے یہ بھی فرمایا
کہ مجھے ایک لاکھ صحیح اور دو لاکھ غیر صحیح حدیثیں یاد ہیں، ان
کی کتاب صحیح بخاری میں بشمول احادیث مکررہ سات ہزار دو
سو پچتر حدیثیں ہیں، کیا جاتا ہے کہ مکرر حدیثوں کو حذف کرنے
کے بعد اس میں چار ہزار حدیثیں ہیں امام بخاری نے اپنی اس
کتاب کو سولہ سال میں مرتب فرمایا جس وقت امام بخاری بغداد
پہنچے اور وہاں کے محدثین کو اس کی اطلاع ہوئی تو وہ اسے
ہوئے اور انہوں نے سو حدیثیں اس طرح انتخاب کیں کہ ان
کے توان و اسانید کو الٹ پلٹ کر دیا اور ایک متن حدیث کے
ساتھ دوسرے متن کی سند لگا دی اور اس کی سند دوسری
حدیث کے ساتھ شامل کر دی۔ دس آدمیوں کو ایسی دس حدیثیں
دیں اور ان کو کہا گیا کہ جب وہ امام بخاری کی مجلس میں
حاضر ہوں تو ان احادیث کو امام بخاری کے سامنے پڑھیں (تو
کہ ان کے حفظ حدیث و حفظ اسناد کا امتحان ہو سکے)
چنانچہ امام کی مجلس میں محدثین کی ایک جماعت حاضر ہوئی
جب باطمینان بیٹھ گئے تو ان دس آدمیوں میں سے ایک
شخص امام کے سامنے حاضر ہوا اور ان حدیثوں میں سے
ایک حدیث کے بارے میں امام سے دریافت کیا امام بخاری
نے جواب دیا کہ میں اس کو نہیں جانتا یہاں تک کہ وہ دس
حدیثیں پڑھ چکا اور امام بخاری برابر ہی کہتے رہے کہ میں اس کو نہیں
جانتا، ابی علم توان کے انکار ہی سے سمجھ گئے کہ امام بخاری ماہر حدیث
ہیں لیکن غیر علماء کو ابھی تک امام کی واقفیت کا علم نہیں ہو سکا پھر
دوسرا آدمی حاضر ہوا اور اسی طرح واقعہ پیش آیا جیسے پہلے کے
ساتھ پیش آیا تھا یہاں تک کہ دس آدمیوں نے ایسا ہی کیا اور
امام بخاری صرف اس قدر فرماتے کہ میں اس کو نہیں جانتا، جب
سب آدمی اپنی اپنی حدیثیں پیش کر کے فارغ ہو گئے تو امام بخاری
پہلے شخص کی طرف متوجہ ہوئے اور اس سے فرمایا کہ تمہاری پہلی حدیث
اس طرح ہے اور دوسری اس طرح اور تیسری اس طرح اور پوری
دس حدیثیں اس ترتیب سے پڑھ ڈالیں اور اس کے بعد ہر متن

کے ساتھ اس کی اصلی سند کو ملا کر چڑھا اور پھر باقی نو آدمیوں کی حدیثوں کے ساتھ بھی یہی معاملہ کیا اس وقت تمام آدمیوں کو ان کے حفظ کا اعتراف کرنا پڑا اور سب نے ان کے فضل کے سامنے گردن جھکا دی۔ ابو مصعب احمد بن ابی بکر مدینی نے فرمایا کہ امام بخاری ہمارے خیال میں امام احمد بن حنبل سے زیادہ فقیہ اور ان سے زیادہ صاحب بصیرت ہیں میں ان کے شرکائے مجلس میں سے کسی نے کہا کہ آپ حد سے زیادہ آگے بڑھ گئے تو ابو مصعب نے کہا کہ اگر تم امام مالک سے ملے ہو تو اہل ان کے اور امام بخاری کے چہروں کو دیکھتے تو خود بکا راٹھتے کہ دونوں فقہ اور حدیث میں یکساں ہیں امام احمد بن حنبل نے فرمایا کہ خراسان نے محمد بن اسماعیل بخاری جیسی شخصیت پیدا نہیں کی انہیں کا قول یہ ہے کہ خراسان کے چار آدمیوں پر حفظ ختم ہے ان میں انہوں نے بخاری کو بھی شمار کیا ہے، رہا ابن مزحجی نے کہا کہ امام بخاری علما کے مقابلہ میں وہی فضیلت رکھتے ہیں جو مردوں کو مورتوں کے مقابلہ میں ہے ان سے ایک شخص نے کہا اے ابو محمد! سب کچھ یہی ہے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ وہ خدا کی نشانیوں میں سے سطح زمین پر چلتی پھرتی نشانی ہے۔ محمد بن اسحاق کہتے ہیں کہ میں نے قضا سے آسمانی کے پیچھے ٹھسی ٹھسی شخص کو محمد بن اسماعیل بخاری سے زیادہ حدیث کا عالم نہیں دیکھا۔ ابو سعید بن مسیر کا قول ہے کہ امیر خاندان

ابن احمد ذیلی حاکم بخارا نے امام بخاری کے پاس یہ پیغام بھیجا کہ میرے پاس کتاب جامع اور تاریخ نے آئیے تاکہ میں ان کو آپ سے سن لوں امام بخاری نے فرمایا کہ میں علم کو ذلیل نہیں کرتا اور نہ اس کو لوگوں کے دروازوں پر بٹے پھرتا ہوں اگر آپ کو کوئی ضرورت ہے تو میری مسجد یا مکان میں تشریف لائیے اور اگر آپ کو یہ سب نالیند ہو تو آپ بادشاہ ہیں مجھے اجتماع سے منع کر دیجئے تاکہ خدا کے سامنے قیامت میں میرا عند واقع ہو جائے، اس لئے کہ میں تو علم کو نہ چھپاؤں گا کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جس شخص سے علمی بات دریافت کی جائے اور وہ اس کو نہ بتائے تو اس کو آگ کی لگام دیا جائے گا، دوسرے لوگ بیان کرتے ہیں کہ بخاری کے بخارا سے چلے جانے کا سبب یہ ہوا کہ خالد نے ان سے درخواست کی تھی کہ امام ان کے مکان پر حاضر ہوں

اور تاریخ ان کے بچوں کو پڑھائیں تو وہ اس کے پاس پہنچے سے باز رہے انہوں نے ان کے پاس پیغام بھیجا کہ آپ اتنا کریں کہ بچوں کے لئے ایک خاص نشست مقرر کر دیں جس میں ان کے علاوہ دوسرے حاضرین ہو انہوں نے یہ بھی نہیں کیا بلکہ یہ فرمایا کہ مجھ سے یہ نہیں ہو سکتا کہ میں اپنی نشست کو ایک جماعت کے ساتھ اس طرح خاص کر دوں کہ دوسرے لوگوں کو یہ خصوصیت نہ ہو اس پر خالد نے ان کے خلاف علمائے بخارا سے استدعا کی تو ان علمائے ان کے مذہب پر اعتراض کیے اور خالد نے ان کو بخارا سے جلا وطن کر دیا، امام بخاری نے ان سب کے خلاف دعا کی اور وہ بد دعا مقبول ہوئی اور پھوڑی ہی مدت میں وہ سب مصائب میں گرفتار ہو گئے۔

محمد بن احمد مری نے کہا کہ میں رکن و مقام کے درمیان سو رہا تھا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا تو آپ نے فرمایا اے ابو زید! تم کہہ تاکہ امام شافعی کی کتاب پڑھاتے رہو گے اور ہمارا کتاب نہ پڑھاؤ گے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کی کتاب کونسی ہے؟ فرمایا محمد بن اسماعیل بخاری کی جامع نجم بن فضل نے کہا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا اور محمد بن اسماعیل آپ کے پیچھے میں جب آپ ایک قدم اٹھاتے ہیں تو امام بخاری بھی ایک قدم بڑھاتے ہیں اور ٹھیک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نشان قدم پر اپنا پاؤں رکھتے ہیں اور آپ کے نقش قدم کا اتباع کرتے ہیں عبد الواحد بن اوم طواواری نے فرمایا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا، آپ کے ساتھ ایک جماعت ہے، آپ ایک مقام پر ٹھہرے ہوئے ہیں عبد الواحد نے اس مقام کا ذکر کیا تھا میں نے سلام عرض کیا، آپ نے جواب دیا، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ یہاں کیسے قیام فرما رہے ہیں فرمایا محمد بن اسماعیل بخاری کا انتظار ہے۔ چند روز گزرنے کے بعد ہم نے امام بخاری کی وفات کی خبر سنی، معلوم ہوا کہ آپ نے ٹھیک اسی وقت وفات پائی جس وقت میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا تھا۔

۱۰-۱۳: مسلم بن حجاج۔ یہ ابو نعیم امام مسلم بن حجاج بن

مسلم کے بیٹے قیسری و نیشاپوری میں حدیث کے حفاظ اور آئمہ میں سے ایک میں مسند میں تولد ہوئے اور یکشنبہ کی شام کے وقت ماہ رجب میں ختم ماہ سے چھ روز قبل مسند میں وفات پائی۔ عراق، حجاز، شام اور مصر کا سفر کیا اور کئی بنی نیشاپوری قتیبہ بن سعید، اسحاق بن راہویہ، احمد بن حنبل، عبد اللہ بن مسلمہ، ثعلبی اور ان کے علاوہ آئمہ و علمائے حدیث سے حدیث حاصل کی، بغداد کئی بار آئے اور وہاں حدیث بیان کی ان سے بہت سے لوگ جن میں ابراہیم بن محمد بن سفیان، امام ترمذی اور ابن خثیمہ شامل ہیں روایت کرتے ہیں آخری بار مسند میں بغداد آئے۔ امام مسلم فرماتے ہیں کہ میں نے مسند صحیح کو مین لاکھ اپنی سنی ہوئی احادیث سے انتخاب کر کے لکھا ہے۔ محمد بن اسحق بن مندہ نے کہا کہ میں نے ابو علی نیشاپوری سے سنا وہ کہتے تھے کہ علم حدیث میں اس سقف آسمانی کے نیچے کوئی کتاب کتاب مسلم سے زیادہ صحیح نہیں ہے۔

خطیب البکر بغدادی نے فرمایا امام مسلم نے تو صرف بخاری کی پیروی کی اور انہی کے علوم پر نظر رکھی اور شیک انہیں کے نقش قدم پر چلے ہیں جب امام بخاری آخری مرتبہ نیشاپور آئے ہیں تو امام مسلم ان کے ساتھ ساتھ رہتے تھے اور ان کے پاس برابر آتے جاتے تھے، امام دارقطنی کہتے ہیں کہ اگر وہاں بخاری نہ ہوتے تو امام مسلم کو وہاں آنے جانے کی ضرورت نہ تھی۔

۱۰۱۴: سلیمان بن اشعث بدیع ابو داؤد و سلیمان اشعث کے بیٹے سبستانی ہیں ان لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے سفر کئے، ماہ مارے پھرے اور احادیث جمع کر کے کتاب تصنیف کی، ابن عراق و خراسان و شام و مصر و جزیرہ سے روایات سن کر لکھیں مسند میں پیدا ہوئے اور ۱۲۴ خوال مسند میں بمقام بصرہ وفات پائی، بغداد کئی مرتبہ آئے اور پھر آخری بار مسند میں وہاں سے نکل گئے، مسلم بن ابراہیم سلیمان بن حرب عبد اللہ بن مسلمہ ثعلبی، یحییٰ بن معین احمد بن حنبل اور ان کے علاوہ ان آئمہ حدیث سے حدیث حاصل کی جو بوجہ کثرت شمار نہیں ہوتے ان سے ان کے صاحبزادے عبد اللہ نے اور عبد الرحمن نیشاپوری نے اور احمد بن محمد خللال وغیرہ نے حدیث حاصل کی، ابو داؤد بصرہ میں سکونت پذیر رہے اور بغداد آئے اور وہاں اپنی تصنیف سنن ابی داؤد کی روایت کی وہاں کے رہنے والوں نے

اس کتاب کو آپ نے نقل کیا اور اس کو امام احمد بن حنبل کے سامنے پیش کیا تو انہوں نے اس کے حسن و خوبی پر حسین کا اظہار فرمایا، ابو داؤد نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کردہ پانچ لاکھ حدیثیں جمع کیں ان میں سے میں نے ان احادیث کا انتخاب کیا جن کو میں نے اس کتاب میں چار ہزار آٹھ سو حدیثیں جمع کیں میں نے صحیح و صحیح کے مشابہ اور صحیح کے قریب قریب تینوں قسم کی حدیثیں بیان کی ہیں ان میں سے آدھی کو اپنے دین کے لئے صرف چار حدیثیں کافی ہیں، حضور علیہ السلام کا یہ اشد کہ اعمال صرف نیتوں سے وابستہ ہیں، حضور کا ارشاد ہے کہ آدمی کی اسلام کی خوبی سے ہے اس کا ترک کرنا لایعنی وہمیل بات کو (۲) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قول ہے کہ آدمی اس وقت تک (پورا) مومن نہیں ہوتا جب تک کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کے لئے وہی چیز پسند نہ کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے (۴) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان کہ حلال ظاہر ہے اور حرام بھی واضح ہے لیکن ان دونوں کے درمیان کچھ مشتبہ چیزیں ہیں الخ۔ ابو بکر خللال نے کہا کہ ابو داؤد ہی اپنے زمانہ میں امام اور پیش رو تھے۔ یہ وہ شخص ہیں کہ ان کے زمانہ میں کوئی شخص تحریج علوم کی معرفت و استخراج کے مواقع کی بصیرت میں ان سے آگے نہیں بڑھا، صاحب ورع اور پیشرو ہیں احمد بن محمد بروی نے کہا کہ ابو داؤد زمانہ اسلام میں حدیث رسول اللہ حفظ کرنے والوں اور ان کے نقائص اور ان کی سند کے یاد رکھنے والوں میں سے ایک ہیں وہ اعلیٰ درجہ کے عبادت گزار و حقیق نیک صاحب ورع اور شہسوار ان حدیث میں سے ہیں۔ ابو داؤد کی ایک آئین کشادہ اور دوسری تنگ تھی آپ سے دریافت کیا گیا، اللہ آپ پر رحم فرمائے یہ کیا بات ہے؟ فرمایا کشادہ آئین کتابوں کے لئے ہے اور دوسری کے کشادہ رکھنے کی ضرورت نہیں خطابی نے کہا کتاب سنن ابو داؤد ایک شریف کتاب ہے علم دین میں اس کی سی کتاب تصنیف نہیں ہوئی، ابو داؤد نے فرمایا میں نے اپنی کتاب میں کوئی ایسی حدیث درج نہیں کی جس کے ترک پر تمام لوگوں کا اتفاق ہو، ابراہیم حربی نے کہا جب ابو داؤد نے اس کتاب کی تصنیف کی تو آپ کے لئے حدیث ایسی نرم (آسان) کر دی گئی جیسے داؤد علیہ السلام کے لئے لو

۱۰۱۶۔ احمد بن شعیب نسائی :- یہ ابو عبد الرحمن احمد شیب کے بیٹے اور نسائی میں بمقام مکہ مستقر ہیں وفات پائی اور وہیں مدفون ہیں اہل حفظ و صاحب علم و فقہ حضرات میں سے ایک پر بھی میں بڑے بڑے مشائخ سے ان کی ملاقات ہوئی

انہوں نے قتیبہ بن سعید، ہناد بن سری، محمد بن بسار، محمود بن غیلان، ابو داؤد و سلیمان بن اشعث اور دوسرے اہل حفظ و مشائخ سے حدیث حاصل کر لی ان سے بھی بہت سے لوگوں نے جن میں ابو القاسم طبرانی ابو جعفر طحاوی اور حافظ ابو جبر احمد بن اسحق سنی داخل ہیں حدیث حاصل کی حدیث اور علل وغیرہ میں ان کی بہت کتابیں ہیں حافظ مامون مصری نے کہا ہم ابو عبد الرحمن کے ساتھ طبرانی کی طرف گئے بہت سے بزرگان دین جمع ہو گئے اور حفاظ حدیث میں سے عبد اللہ بن احمد بن حنبل اور محمد بن ابراہیم وغیرہ بھی تشریف لائے اور آپس میں مشورہ کیا کہ شیوخ کے مقابلہ میں ان کے لئے کوئی شخص سب سے زیادہ مناسب ہے اس کا اتفاق ابو عبد الرحمن نسائی پر ہو گیا اور سب نے انہیں کا انتخاب تحریر کر دیا حاکم نیشاپوری نے کہا ابو عبد الرحمن کی فقہ و حدیث کے بارے میں محنت کو تو اس سے کہیں بڑھ کر ہے کہ اس کا بیان کیا جائے (حدیث کے تفصیل میں مسلم ہیں) لیکن جو شخص بھی ان کی کتاب سنن میں غور کرے گا وہ ان کے حسن کلام میں حیران رہ جائے گا انہوں نے کہا کہ میں نے حافظ علی بن عمر سے کئی بار سنا وہ کہتے تھے کہ ابو عبد الرحمن اپنے زمانہ میں ان تمام لوگوں سے مقدم ہیں جو اس علم میں شہرت یافتہ ہیں، امام نسائی مذہب شافعی تھے بہت متقی اور سنت کا متبع کرنے والے شخص تھے نسائی میں نوں پر منتہ اور سین بلا تشدید اور الف محدودہ و غیرہ ہے یہ لفظ خراسان کی ایک آبادی نسا کی جانب منسوب ہے۔

۱۰۱۷۔ ابن ماجہ :- یہ ابو عبد اللہ محمد بن یزید بن ماجہ کے بیٹے قرظین کے باشندہ، حافظ حدیث اور کتاب سنن ابن ماجہ کے مصنف ہیں امام مالک کے شاگردوں اور لیث سے حدیث کی سماعت کی اور ان سے ابو الحسن قحطان اور ان کے علاوہ دوسرے لوگوں نے حدیث کی سماعت کی سند میں تولد ہوئے اور ۲۷۰ھ میں بصرہ ۶ سال وفات پائی۔

۱۰۱۸۔ عبد اللہ دارمی :- یہ ابو محمد عبد اللہ بن عبد الرحمن کے

نوم کردیا گیا تھا، ابن اعرابی نے کتاب ابو داؤد کے متعلق فرمایا کہ اگر کسی شخص کے پاس علوم میں سے سوائے مصنف کے حل میں کتاب اللہ ہے اور پھر کتاب ابو داؤد کے علاوہ اور کچھ بھی نہ ہو تو ان دونوں کی موجودگی میں اس کو قطعاً کسی علم کی ضرورت نہیں ہوگی۔

۱۰۱۹۔ محمد بن عیسیٰ ترمذی :- یہ ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی ہیں۔ ترمذ میں دو شہر کی رات کو بتاریخ ۱۳ رجب ۲۷۹ھ میں

وفات ہوئی ایک شہرت یافتہ حافظ حدیث عالم ہیں ان کو فقہ میں اچھی دسترس ہے ائمہ حدیث کی ایک جماعت سے حدیث حاصل کی، مشائخ کے صدر اول سے ان کی ملاقات ہوئی جیسے قتیبہ بن سعید، محمود بن غیلان، محمد بن بشر احمد بن منیع، محمد بن منی سفیان بن وکیع، محمد اسماعیل بخاری وغیرہ لائق تعلق کثیر سے علم حدیث حاصل کیا اور ان سے خلق کثیر نے حدیث حاصل کی ان میں محمد بن احمد مجوسی مروزی شامل ہیں ان کی علم حدیث میں بہت تصنیفات ہیں اور ان کی کتاب صحیح ترمذی سب کتابوں سے اچھی کتاب ہے، ان کی کتابوں میں ان کی ترتیب سب سے بہتر ہے اور ان کے فوائد سب سے زیادہ اور تکرار سب کتابوں سے کم ہے اس کتاب میں دو چیزیں ہیں جو دوسری کتابوں میں نہیں مثلاً ذکر غائب، استدلال کے طرق، الواضع حدیث یعنی حسن و صحیح و غریب کا بیان، اس میں جرح و تعدیل بھی ہے آخر کتاب میں کتاب السئل کے نام سے ایک حصہ ہے اس میں انہوں نے اچھے فوائد جمع کر دیئے ہیں ان کا مرتبہ اس شخص پر مخفی نہیں جو ان سے واقف ہو چکا ہو ترمذی فرماتے ہیں کہ میں نے اس کتاب کو مرتب کیا اور علمائے حجاز کے سامنے پیش کیا انہوں نے اس پر اپنی پسندیدگی کا اظہار کیا پھر علمائے خراسان کے سامنے رکھا انہوں نے بھی پسند کیا پھر علمائے عراق کے سامنے رکھا انہوں نے بھی پسند کیا جس شخص کے مکان میں یہ کتاب موجود ہو پس یہ سمجھنا چاہیے کہ اس کے یہاں ایک نبی موجود ہیں جو گفتگو فرما رہے ہیں ترمذی کا میں تارکسور اور ذال مجہ ہے۔ یہ ترمذی طرف نسبت ہے اور وہ دریا مے سخن کے اس پار اس کے مشرق ساحل پر ایک شہر ہے۔

بیٹے دارمی حافظ حدیث اور سمرقند کے عالم ہیں انہوں نے یزید بن ہارون نضر بن شعیب سے اور ان سے مسلم، ابو داؤد، ترمذی وغیرہ نے روایت کی، ابو حاتم کہتے ہیں کہ وہ اپنے اہل زمانہ کے امام ہیں۔ ۳۸۰ھ میں تولد ہوئے اور ۴۵۰ھ میں عمر ۷۰ سال انتقال فرمایا۔

۱۹۔ دارقطنی :- یہ ابو الحسن علی بن عمر کے بیٹے دارقطنی۔ حافظ حدیث، امام اور زبردست مشہور عالم ہیں، یہ یکتائے روزگار، سردار زمانہ اور امام وقت ہیں ان پر علم حدیث و نقائص حدیث کی واقفیت و اسمائے رجال کا علم راویوں کی معرفت ختم ہے اس کے ساتھ ساتھ علوم حدیث کے علاوہ حدیث امانت، اعتماد و عدالت، عقیدہ کی صحت اور مذہب کی سلامتی اور دوسرے علوم کی ذمہ داری سے آراستہ ہیں۔ مثلاً علم قرآن فقہاء کے مذاہب کی واقفیت وغیرہ، ابو سعید اصطخری سے فقہ شافعی کی تعلیم حاصل کی اور ان سے حدیث بھی جمع کی ان علوم میں سے علم ادب اور شعر بھی ہیں۔ ابو طیب نے کہا کہ دارقطنی حدیث میں امیر المؤمنین ہیں انہوں نے بہت سے لوگوں سے حدیث کی سماعت اور ان سے حافظ حدیث ابو نعیم، ابو بکر برقانی، جوہری قاضی ابو طیب طبری وغیرہ نے روایت کی ۳۸۰ھ میں پیدا ہوئے اور ۸ ذی قعدہ ۴۵۰ھ بڑھ کر وفات پائی۔ دارقطنی میں قاف اور نون ہے یہ بغداد کے ایک قدیم محلہ دارقطن کی طرف منسوب ہے۔

۱۰۲۰۔ ابو نعیم :- یہ ابو نعیم احمد بن عبد اللہ کے بیٹے، اصفہان کے باشندہ ہیں احمیہ کے مصنف ہیں یہ حدیث کے ثقہ مشائخ ہیں سے جس جن کی حدیث پر عمل ہوتا ہے اور جس کے قول کی طرف رجوع کیا جاتا ہے، نہایت بڑے رتبہ کے شخص ہیں ۳۷۰ھ میں پیدا ہوئے اور صفر ۴۵۰ھ میں اصفہان میں ۷۶ سال وفات پائی۔

۱۰۲۱۔ الاسماعیلی :- یہ ابو بکر ہیں۔ نام احمد ابراہیم کے بیٹے اور اسماعیلی جرجانی ہیں، یہ امام حدیث کے حافظ ہیں ان میں حدیث، فقہ اصول، دین و دنیا کی سردار کا یکجا ہے، انہوں نے اپنی کتاب صحیح کو امام بخاری کی مقررہ شرط کے مطابق تصنیف کیا ان سے ان کے بیٹے ابو سعید اور جرجان کے الیٰی فقہ نے

حدیث حاصل کی اسلئے میں پیدا ہوئے ان کی عمر ۹۰ سال ہوئی۔

۱۰۲۲۔ البرقانی :- یہ ابو بکر احمد بن محمد خوارزمی برقانی ہیں اپنے شہر میں ابو عباس بن احمد نیشاپوری وغیرہ سے حدیث سنی بھر جرجانی جاکر اسماعیلی سے حدیث سن کر بغداد جاکر اسے وطن بنالیا وہیں حدیث بیان کی اور ثقہ متورعہ متقن فہم ثبت تھے۔ خطیب ابو بکر بغدادی نے کہا۔ میں نے اپنے شیوخ میں کسی کو ان سے زیادہ ثبوت نہیں پایا وہ حافظ قرآن، فقہ کے ماسر، علوم عربیہ میں تحصیل تھے۔ علم حدیث میں ان کی کئی تصانیف ہیں ۳۲۰ھ میں پیدا ہوئے اور جب ۳۸۰ھ میں بھر ۸۹ سال انتقال فرمایا اور مفرج جامع منصور میں مدفون ہوئے، برقانی میں ایک نقطہ والی بار مکتوب یا مفتوح اور قاف اور نون ہے۔

۱۰۲۳ احمد سنی یہ ابو بکر احمد بن محمد کے بیٹے سنی اور حافظ حدیث اور دینوری امام احمد بن شعیب نسائی وغیرہ سے حدیث کی روایت کرتے ہیں اور ان سے بہت سے لوگ، ۳۸۰ھ میں وفات پائی، سنی میں سین مہمل پر ضمہ اور نون مشدود مکتوب راویا تختہ مشدود ہے۔

۱۰۲۴۔ بیہقی :- یہ ابو بکر احمد بن حسین کے بیٹے اور بیہقی ہیں۔ حدیث اور تصنیف کتب اور فقہ کی واقفیت میں اپنے زمانہ کے یکتا شخص ہیں، حاکم ابو عبد اللہ کے بڑے شاگردوں میں ہیں لوگ کہتے ہیں کہ حفاظ حدیث میں سات شخص ایسے گزرے ہیں جن کی تصانیف نہایت عمدہ ہیں اور ان سے لوگوں نے زبردست فائدہ حاصل کیا (۱) امام ابو الحسن علی بن عمر دارقطنی (۲) بھر حاکم ابو عبد اللہ نیشاپوری (۳) بھر حافظ مصر ابو محمد عبد الغنی ازدی (۴) بھر ابو نعیم احمد بن عبد اللہ اصفہانی (۵) بھر حافظ مغرب ابو عمر بن عبد البر (۶) بھر ابو بکر احمد بن حسین بیہقی (۷) بھر ابو بکر احمد بن خطیب بغدادی بیہقی ۳۸۰ھ میں پیدا ہوئے اور بمقام نیشاپور ۴۵۰ھ میں ۷۰ سال جمادی الاولیٰ میں انتقال فرمایا اور ان کی عمر چوبیس سو سال کی ہوئی۔

۱۰۲۵۔ محمد بن ابی نصر حمیدی :- یہ ابو عبد اللہ محمد بن ابو نصر فتوح بن عبد اللہ کے بیٹے اندلس کے باشندہ اور حمیدی ہیں۔ کتاب الجمع بین صحیحی البخاری و مسلم کے مصنف یہ امام، زبردست اور مشہور عالم ہیں اپنے وطن میں حدیث کی

اور وہاں مقیم رہے اور حج کے ارادہ سے بغداد آئے اور پھر موصل واپس لوگئے۔ وہیں یوم پنجشنبہ آخری ذالحجہ ۴۰۶ھ کو انتقال فرمایا۔

۱۰۳۰۔ ابن جوزی: یہ ابو الفرج عبد الرحمن بن علی بن جوزی کے بیٹے، حبشی المسلک اور بغداد میں واعظ تھے، ان کی کئی مشہور تصنیفات ہیں، سنہ ۵۹۷ھ میں تولد ہوئے اور ۵۹۷ھ میں انتقال فرمایا۔

۱۰۳۱۔ امام نووی: یہ ابو زکریا محی الدین یحییٰ بن شرف کے بیٹے۔ نووی اور اپنے زمانہ کے امام اور عالم و فاضل و صاحب درجہ، فقیہ و محدث، ثبت اور حجت ہیں۔ ان کی بہت سی مشہور تصنیفات اور عجیب و مفید تالیفات ہیں، فقہ میں الروضہ حدیث میں الریاض اور الاذکار، شرح حدیث میں شرح مسلم اور اس کے علاوہ معرفۃ علوم الحدیث واللغة بھی کتابیں ان کی تصنیفات میں سے ہیں انہوں نے بڑے مشائخ سے اور ان سے بہت سے لوگوں نے حدیث کی سماعت کی، انہوں نے شرح مسلم اور الاذکار کی روایت کی تمام مسلمانوں کو بجا زت دی۔ یہ دمشق کے زیر انتظام ایک گاؤں ۶۰ فویہ کے باشندہ تھے۔ وہیں بڑے ہوئے اور پورا قرآن حفظ کیا۔ سنہ ۵۷۷ھ میں دمشق آئے اس وقت آپ کی عمر ۱۹ سال تھی یہاں فقیہ بنے اور ترقی کر گئے ان کی زندگی نہایت عریضہ تھی صرف سنت لایموت پر قناعت کرتے تھے، جذبات و خواہشات سے الگ رہتے، خوف خدا اور عبادت میں لگے رہتے حق بات کو خوب بیان کرتے پگڑی چھوٹی استعمال فرماتے تھے راتوں میں اکثر بیدار رہتے اور علمی و علمی کاموں پر جھکے رہتے۔ رجب ۵۷۷ھ میں وفات پائی۔ نووی میں آپ کی قبر زیارت گاہ سے کل ۵ سال زندہ رہے۔ مولف رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ان کا ذکر آخر کتاب میں آیا ہے جیسا کہ ان کا نام آخر حروف میں ہے۔

ایک بات اور عرض کرنا۔ ہے کہ میں نے جو کچھ پیش کیا ہے اس میں صرف قابل اعتماد ائمہ کی کتب پر اعتماد کیا ہے جیسے ابن عبد البر کی کتاب استیعاب، النعمیم اصفہانی کی حلیۃ الاولیاء ابو العادات جزیری کی جامع الاصول اور مناقب الاخبار ابو عبد اللہ قزینی و دمشقی کی کتاب کاشف میں یوم جمعہ ۲۰ رجب

سماعت کی اور مصر میں مہندس کے شاگردوں سے۔ مکہ میں ابن فراس کے شاگردوں وغیرہ سے اور شام میں ابن جمیع کے شاگردوں سے اور دوسرے لوگوں سے حدیث کی سماعت کی، بغداد آئے تو وار قطنی کے شاگردوں سے اور دوسرے حضرات سے حدیث سنی، تاریخ اہل اندلس بھی انہی کی تصنیف ہے۔ امیر بن ماکولا کہتے ہیں میں نے ان جیسے بے عیب عقیف اور متورع شخص نہیں دیکھا بغداد میں ذی الحجہ ۵۸۷ھ میں انتقال فرمایا ان کی پیدائش سنہ ۵۷۷ھ سے پہلے ہوئی۔

۱۰۲۶۔ خطابی: یہ امام ابوسلیمان احمد بن محمد کے بیٹے خطابی اور ہستی ہیں۔ اپنے زمانہ میں نمایاں جن کی طرف انگلیوں سے اشارہ کیا جائے، زبردست عالم، فقہ، حدیث، ادب اور غریب احادیث کی معرفت میں یکساں روزگار ہیں ان کی مشہور تصنیفات اور عجیب مولفات ہیں جیسے معالم السنن غریب الحدیث وغیرہ۔

۱۰۲۷۔ ابو محمد حسین بغوی: یہ فقیہ ابو محمد حسین بن مسعود کے بیٹے اور بغوی و شافعی ہیں کتاب مصابیح اور شرح السنہ اور فقہ کی کتاب التہذیب اور تفسیر کی کتاب معالم التنبیل کے مصنف ہیں ان کی اور بھی اچھی تصنیفات ہیں فقہ و حدیث میں امام تھے بہت متورع، معتمد علیہ، حجتہ اور دین میں صحیح عقیدہ رکھنے والے شخص تھے، پانچویں صدی ہجری کے بعد ۵۱۶ھ میں انتقال فرمایا۔ بغوی میں بار (ایک نقطہ والی) مفتوح، یقین معجم مفتوح ہے خراسان کے شہر بغشور کی طرف نسبت ہے، یہ نسبت قاعدہ کے خلاف ہے کہ جاجا لگے۔ کہ اس شہر کا نام بغ ہے۔

۱۰۲۸۔ زکریا بن معاویہ: یہ ابو الحسین زکریا بن معاویہ کے بیٹے عبدی حافظ حدیث، التجرید فی الجمع بین الصحاح کے مصنف ہیں سنہ ۵۷۷ھ کے بعد انتقال فرمایا۔

۱۰۲۹۔ مبارک بن محمد جزیری: یہ ابو السادات مبارک محمد کے بیٹے جزیری، ابن اثیر کے نام سے مشہور ہیں جامع الاصول مناقب الاخبار اور نہایہ کے مصنف ہیں۔ محدث، عالم اور لغت کے ماہر تھے بڑے بڑے ائمہ میں سے بہت سے لوگوں سے روایت کی۔ پہلے جزیرہ میں تھے پھر ۵۱۵ھ میں موصل منتقل ہو گئے

شیخہ کو اس کتاب کی تصنیف و مضامین کے جمع کرنے ان
کو درست کرنے اور آراستہ کرنے سے فارغ ہوا۔
میں اللہ تعالیٰ کا سب سے کمزور عقیدہ اور اس کی مغفرت
کا امیدوار بندہ، خطیب محمد بن عبد اللہ بن محمد ہوں۔ یہ سب
کچھ میرے شیخ اور آقا مفسرین کے سرتاج محققین کے امام
دین و ملت کی عزت مسلمانوں پر خدا کی قائم کردہ جنت حسین
بن عبد اللہ بن محمد طیبی را اللہ تعالیٰ دیر تک مسلمانوں کو ان کی دراز
عمر سے نفع بخشیں، کی اعانت اور امداد سے سرا انجام ہوا۔ میں
نے مشکوٰۃ کی طرح اس کو بھی ان کے سامنے پیش کیا۔ انہوں
نے مشکوٰۃ کی طرح اس کی بھی تحسین فرمائی اور بہت
پسند فرمایا۔

۴ ۴ ۴
۴ ۴ ۴

تمت بالخیر